جئناک بالحق واحسن تفسیرا

زین مان فرخی اقتران بفضل خداوند قدیر نسخهٔ بے نظیر کتاب لپذیر یعنی حصهٔ اول

خلاصة التفاسیر

۱۳۰۹ھ

از تازہ افاضات فصیح التقریر بلیغ التحریر جامع فضائل و کمالات

بحسن اہتمام نامی نام حامی اسلام جامع المحامد والمناقب جناب منشی حاجی شیخ بہادر صاحب

در مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مطبوع شد

جئناک بالحق و احسن تفسیرا

درین زمان فرخی اقتران بفضل خداوند قدیر نسخۂ بے نظیر کتاب دلپذیر یعنی حصۂ اول

[illegible]

خلاصۃ التفاسیر

۱۳۰۹ھ

[illegible]

بحسن اہتمام نامی نام حامی اسلام جامع المحامد والمناقب جناب منشی حاجی [illegible] صاحب

در مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کا ذکر کر تو دن رات — سب باتوں میں اچھی یہ کام کی بات
آجائے جو تجھکو بات کرنا — نعمت [illegible] کا شکر کرنا

ہی اصل علوم علم قرآن — نادان ہی جو [illegible] وہ نادان
احکام اسکا ہی مدار اسپر — احکام کا [illegible]

فرماتے ہیں دوجہاں کے سردار — قرآن کو چھوڑنا نہ زنہار
آیات پہ اسکے گر نظر ہو — دنیا میں نہ دین [illegible]

جو طور پہ گفتگو ہوئی تھی — وہ کونسی بات تھی یہی تھی
قرآن پڑھو اگر ہے ایمان — ایمان ہے [illegible]

[illegible] وہاں امان ہی — اسکی برکت یہاں وہاں ہے
دنیا میں [illegible] مصلحت کوش — عقبے میں شفیع [illegible]

[illegible] خدا سے ڈرنیوالو — قرآن پر اک نظر تو ڈالو
وہ نام ہے جسکے تم ہو قربان — ایمان جہان و جان [illegible]

ہر حال میں جنکا آسرا ہی — ہر شخص درود پڑھ رہا ہی
وہ احمد مصطفے محمد — وہ سرور انبیا محمد

[illegible] عرض ای رب — قرآن کو چھوڑ بیٹھے ہیں سب
وقال الرسول — یٰرب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا

[illegible] ان جواب کیا ہی — تدبیر دم عذاب کیا ہی
قرآن پڑھو پڑھاؤ قرآن — قرآن سنو [illegible] اک آن

[illegible] سند نہیں ہی — سمجھے ہیں جو جد و کد نہیں ہے
ارشاد خدائے عز و جل ہی — قرآن پہ [illegible] عمل ہی

گر اسکی زبان میں عرب ہی — پڑھ سکیں تو سمجھیں کیا غضب ہے
اک مسئلہ روز یاد کر لو — [illegible] سقدر [illegible]

یار [illegible] تقدیر — حاضر ہی خلاصۃ التفاسیر
اردو بھی ہی اور مختصر ہے — آسان و صحیح [illegible]

مضمون [illegible] گو نکالے — گو انہیں [illegible] نکالے
[illegible] نہیں ہیں [illegible] — ہر جا ہی کتاب کا

تفسیر [illegible] انتخاب [illegible] — [illegible] ہوتی ہیں [illegible]
تاویل پر اختلاف کی ہی — احکام کی بحث صاف کی ہی

اسبا[illegible] بھی لکھا ہی — آیات میں ربط جا بجا ہی
اب کونسا عذر رہگیا ہی — [illegible] کیا ہی

خو کردہ معاصی [illegible] شیخ محمد [illegible] صاحب التماس کرتا ہی کہ [illegible] لیکن [illegible] کھولا گیا اور [illegible] اعتقاد [illegible] حاصل ہوا دل سے [illegible] چاہتا تھا کہ کوئی ایسی عام فہم مختصر [illegible] تفسیر [illegible] قرآن [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] مسلمان [illegible] قرآن [illegible] نفع نقصان کی [illegible] [illegible]

چلے جاؤ اللہ ... یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ
... قرآن سمجھنے کے ... ست پکڑتے حضرات آپ
... کی نسبت کیا فرماتے ہین جسکی یقین دلایا جا سکے کہ تمام عالم کے سردار اللہ کے
... وہ افسوس ہین چل تجھے یاد فرمایا ہی پہر وہ اپنی سُستی و بدبختی سے
... آپ اسے کہنا چاہین پہلے دس حصے زیادہ ہین کہ لین اللہ تعالی ہمکو
... یہ طلب فرماتا ہی اور ہم خاموش شاہنشاہ مطلق لیکر ہو غلام اپنی خواہشوں کا ہین
... یال دلی ہین تحریک سنہ ... مین جماعت اسلام قائم ہوئی جسنے مسجدونکو ملبے
... سے احکام الٰہی پر کمر باندھے ہزارون کو نمازی کر دیا ایک دن حافظ عبد الستار خان صاحب
... بانی عیدگاہ جنکو جماعت سے خطاب (معین المساجد) عطا ہوا ہی فرمانے لگے اگر کسی
معتبر قدیم تفسیر کا اُردو ترجمہ کو اندسے شائع ہو غالب ہی کہ عموماً مسلمان فائدہ اوٹھائین قرآن سے
واقف ہو جائین اور قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ ... ہر طرف سے ندائے مرحبا بلند ہوئی مگر ترجمے کی نسبت
... فائدہ عوام کو نہوگا ایک تو اوسمین علمی مباحث دوسرے بعض جدید ضرورتین
... مناسب سمجھا گیا کہ ایک مستقل تفسیر جو اپنے تمام کی طرح معتبر تفسیرونکا لب لباب ہو
اردو زبان مین ... منافع اسکا مدرسہ رفاہ المسلمین و جماعت اسلام کے
ضروری کامون مین بحسب قرارداد تحریری صرف کیا جاوے پہر بقول حافظ (قرعۂ فال بنام من
دیوانہ زدند) ارشاد ہوا کہ تا ایندم ناچیز آپ عجز و خلوص سے غسل و صنو کرکے قلم کی طرح سر کے
قدم سے اس بارگاہ عالی مین حاضر ہو باعانت توفیق و فیضان غیب واسطے خدمت این
مصروف ہی ہرچند یہ آوارہ مزاج لاوبالی اور یہ پایۂ بلند و منصب عالی ع این عشق کہ ہست قلع خون
... پیش چہ آمد جیسے ناتوان نوازی ۔ مورے بیدلشاہ ہماری ۔ ولولون اور رحمت
کے امیدون نے حرص و بیم پست ہمتی کو ڈانٹ ڈپٹ کر نکالا اُس دریاے ناپیدا کنار مین بسم اللہ
کہکر قدم ڈالا ۔ الحمد للہ کہ جلد اول تمام و ثانی شروع ہو گئی واضح رہی کہ علم تفسیر مین پانچ
امرونکی ضرورت ہوتی ہی (۱) ادب) یعنی نحو و صرف معانی و بیان سے لطائف قرآنی و تراکیب
دقیق کو حل کرنا (۲) (تحقیق قرأت (۳) ورید ... ہماری عام فہمی کی غرض کے موافق تحسین
... نجوم و ہلقت کے متعلق بعض عقلی علوم کی بحث ... نزدیک نہ یہ مجموعہ ... مقصود
... اسباب نزول و قصص) ... سکے ... ... مطلب ... بالکل ... ہوا ...

دل تو خوش ہو جاتا ہی سامع لطف واثر پاتا ہی اس سے احتراز لازم سمجھا بیا او سط یعنی حد
وضعف سے بالا اور کمال صحت سے پست ۔ اس اجابین بہرکت اتباع بزرگان دین
فیضان ظاہر و باطن سے یہ تفسیر صورت پذیر ہوئی کوتاہی نہین کی گئی زبان میں اس حقیر کی طرح
کوتاہ رہین نہین تو آسمان کا تہو کا منہ پر آئیگا کلام پڑھتے پڑھتے دور پہونچ جائیگا ہمنے ایسے
نویسوں سے اخذ و انتخاب نہین کیا ہی بیلے کتب اور انکی مصنفین کی علو قدر رجلالت شان
وسعت نظر قوت روایت و درایت پر نظر فرمائین بعد ازان اپنے خادم تائب کو
بھی شربت کی گھونٹ کیطرح پی جائیگا کلمہ ترش زبان پر نہ لائیگا اہتمام
کیا احکام نہایت صحیح و معمول بہ ہون اور اخبار ترغیب و ترہیب و شرح
سے بچتے رہین اور قصص اسرائیلیات اصول مسئلہ [illegible] کے خلاف نہ پڑنے
ضرر نہ پہنچائین اور ہر فن کا مسئلہ وہین سے نکالا [illegible] صحاح مقبول درس
فقہ مین متون معمول اور اونکے متعلق کتب تصوف [illegible] کیا گیا ہے
تفاسیر سے وہی بات لی گئی ہی جو خاص انکے فن کی ہی آپکو زیادہ لطف تب ایگا جب آپکا مقدمہ
جو در حقیقت آئینہ علم قرآن و معلم فہم دینیات ہوگا بعد اختتام ملاحظہ فرمائینگے عوام
تھے اوسکی اعانت سے سمجھ جائینگے اور معلوم ہوگا کہ یہ تفسیر کس مستحکم اصول پر لکھی
مین بھی عجیب صنعت ہی جیسے کام کرنے والے ہی کا دل جانتا ہی ہر لفظ کے تحت
اوسپر لطف یہ کہ محاورہ کی رعایت تاکہ تھوڑی استعداد والے کو دو چار پارون مین خود
ترجمہ کرنے کی قوت آجائے اصل مین گو امام التراجم یعنی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب رحمہ اللہ
کی اقتدا ہی مگر ذوق شوق اپنا اپنا جدا ہے اور تمام کتاب مین التزام ہی کہ جہانتک کوئی مضمون
انتخاب کیا جائے اوسکا نام اول یا آخر مین ضرور ہی درنہ وہ مضمون [illegible] تمام فوائد [illegible] خلاف تصور ہوگے

محو ہا ہون معانی تنزیل	سایہ گستر ہون حضرت جبریل	عرش سے نور جان مین آئی	سرد شنی کچھ بیان مین آئی
دست توفیق فتح باب کرے	مجکو ہر بحث مین صواب کرے	صورت حق نظر مین آئی فقط	صفحہ دل سے حک ہو حرف غلط
جو زبان سے کلام جاری ہو	ترجمان کلام باری ہو	ہو عنایت مجھے بحق رسول	عمل خالص اور حسن قبول
دل مین قصد و عبادت ہی	تو رہے اور دوسرا ہے	دخل شیطان سے لگا ہون نام	ابتدای سخن ہے بسم اللہ

الر [illegible] القرآن [illegible] الآیات والذکر الحکیم

سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان نہایت رحم والا

تلاوت قرآن سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لینا باتفاق سنت ہی تاکہ آلایش گناہ اور نجاست کلمات ممنوع اوراد عای عبادت سے پاک وصاف ہوجاے جسطرح دروازے پر پاسبان بٹھا دیتے ہین کہ خلوت سراے راز و نیاز مین بیگانے کو دخل نہو اور اسکی نظیر کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مین موجود ہی کہ اولا حق سبحانہ تعالیٰ نے نفی غیر کی تعلیم فرمائی پھر اثبات حق کی ہدایت کی اس سے معلوم ہوا کہ گناہون سے بچنا عبادت کرنے پر مقدم ہی اور ہر کام مین حق سبحانہ تعالیٰ کی مدد پر اعتماد اور شیطان سے احتراز لازم ہی اسکے مختلف صیغے وارد ہوی ہین فرمایا اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ جب تو قرآن پڑھے تو اللہ سے پناہ مانگ شیطان مردود سے اور فرمایا اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ کہ اے رب تجھسے پناہ مانگتا ہون شیطانون کی چھیڑ چھاڑ سے نماز کی پہلی رکعت مین قبل بسم اللہ اسکا پڑھنا سنت ہی اور قرآن مین لکھنا غیر ثابت

اللّٰه اسم ذات رحمت نرم دلی اللہ کا بندو نپر رحمت کرنا یہ ہی کہ انکی حق مین خیر کا ارادہ کرے یا بدون استحقاق کے سرفراز یا سزا اوار عذاب ہو عفو فرمائی رحمٰن کا لفظ خاص ہی خدا کے سوا کسیکو کہنا جائز نہین اور معنی اسکے عام ہین یعنی کافر و مسلم دونون کا کارساز یا ہر قسم کی نعمتین دینے والا قلیل ہون یا کثیر رحیم کا لفظ عام ہی ہر نرم دل کو کہہ سکتے ہین اور معنی خاص ہین یعنی آخرت مین صرف مومنین پر مہربان ف حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ کو تمام نامون سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن زیادہ محبوب ہین اور فرمایا جو کام بسم اللہ سے شروع نکیا جاے ناقص و ناتمام ہی علما نے اس آیت مین بہت اختلاف کیا ہی کہ جزو قرآن ہی یا نہ معالم سے تین ہی قول نقل کیے جاتے ہین ۱ قرای مکہ و کوفہ و حجاز کہتے ہین کہ بسم اللہ صرف سورۂ فاتحہ کی آیت ہی اسلیے کہ فاتحہ مین سات آیتین ہین پہلی بسم اللہ اور ساتوین صراط الذین سے آخر تک ۲ ایک جماعت کے نزدیک سورۂ برات کے سوا بسم اللہ ہر سورت کی جز ہی اسی لئے بخط قرآن لکھی جاتی ہی حالانکہ قدما قرآن مین دوسرا کلام ہرگز نملاتے تھے چنانچہ آمین آخر الحمد مین نلکھی گئی - امام شافعی کا قول آخری ہی ۳ قرای مدینہ و بصرہ و کوفہ کا مذہب یہ ہی کہ بسم اللہ جزو قرآن تو ہی مگر کسی صورت کی آیت نہین (ایک جدا گانہ آیت ہی

ابتدا مین تبرکاً لکھی جاتی ہی تاکہ ایک سورت دوسری سے ممتاز ہو جائے اور اسلیے آنحضرت اور خلفای راشدین الحمد سے نماز شروع کرتے تھے ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تک بسم اللہ نازل نہوئی تھی ہم سورتون مین فرق نکر سکتے تھے شعبی سے منقول ہی کہ پہلی آپ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھواتے تھے جب سورۂ ہود مین بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اتری بسم اللہ لکھوانے لگے پھر جب سورۂ مریم مین اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نازل ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی جانے لگی اگر بسم اللہ جزو سورت ہوتی تو لازم آتا کہ تا نزول بسم اللہ وہ سب سورتین ناتمام تھین اور ایسا نہین کیا مظہری سورۂ ملک باتفاق تیس آیت ہی اگر بسم اللہ اوسمین ملایئے تو اکتیس آیتین ہو جاینگی تائب اور آمین کا قیاس بسم اللہ پر صحیح نہین اسلیے کہ آمین کلام خدا نہین اور نماز مین اوسکا ملانا سنت ہی اور بسم اللہ اللہ کا کلام اور ہر مقام پر سنت ہی اور قدما کا احتراز کلام غیر سے تہا نہ اللہ کے کلام پاک سے اور ہر سورت پر لکھنے سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ جزو سورت ہو اسلیے کہ ممکن ہی کہ کتابت مین سنت قرارت کے اتباع کا لحاظ ہو یا یہ کہ لکھنے سے طریق سنت قرارت یاد آجائیگا اور قاری کو سہو نہوگا اور اعوذ باللہ بھی اگرچہ سنت تلاوت ہی مگر بوجہ نہونے کلام خدا کے درج نکیا گیا **احکام** امام ابوحنیفہ کے نزدیک ابتدای وضو مین اور نماز مین الحمد سے پہلے بسم اللہ سنت ہی اور اگر ہر سورت پر نماز مین پڑھی جائے تو بھی مستحسن ہے (شامی) چونکہ اسکے جزو فاتحہ ہونے مین بڑا اختلاف تہا حنفیہ نماز مین وجوب وجہر کے قائل نہوئے اور سنت مان لینے سے اعتقادی اور عملی دونو احتیاطین ہو گئین ہر جائز کام مین بسم اللہ مستحب ہے **لطیفہ** اسم ذات یعنی اللہ کے مقدم کرنے مین بہی انتہا اسرار ہین ۱ ذات صفات سے رتبہ مین مقدم ہے ۲ ذات سے تعلق پیدا کرنے مین صفات سے بہی تعلق ہو جاتا ہی اسلیے کہ صفات ذات سے متعلق ہوا کرتے ہین ۳ اسکا نام لینے والون کو خوشخبری سنا دی کہ ہمارا نام لیا اور ہمارا ہو گئے ہم بنفس نفیس بلا واسطہ ملنے کے لئے آمادہ ہین اور کس طرح کہ رحمٰن یعنی ہر امر کے کارساز رحیم یعنی خاص نعمتین عطا کرنے والے ۵ چہ نامی کہ مولا ہی نام توام ✽ درم ناخریدہ غلام توام ✽ ۶ ذکر ذات سے شوق کی آگ زیادہ بھڑکتی ہی اہل دل کو وجد و ذوق دو چند حاصل ہوتا ہی خیال غیر پاس نہین آتا۔ پھر رحمٰن جو صفت خاص تھی مقدم کی گئی کہ اشتراک اور دوئی برائے نام بھی باقی نرہی اور رحیم جو عام صفت ہی آخر مین ذکر فرمائے کہ اپنی حالت پر غور کرو اور ہماری صفات جلیلہ کے معرفت پیدا کرو۔ اور رحمٰن ورحیم دونو رحمت کی صفتین مکرر اسلیے بیان فرمائین کہ تمام امور کا مدار توجہ پر ہے کار بعنایت باقی بہانہ اور بار بار امید دلانے سے بندۂ ذلیل و دور افتادہ کو جرأت طلب حضور ہو ہمت و امید بڑھے۔ حضرت نوح کی کشتی صرف بسم اللہ سے پار ہوئے اور ہمارے نبی رحمت کی امت کا بیڑا کیا ان دو زبردست مددگارون کے ہوتے ہوئے نہ پار ہوگا۔

۱۲ رحمن ورحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ اِيَّاكَ

سب تعریف واسطے اللہ کے پالنے والا تمام جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک دن قیامت کا تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۗ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

بندگی کرتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین چلا ہمکو راہ سیدہی راہ اونکی

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ

نعمت کی تونے جنپر نہ غضب کیا گیا جنپر اور نہ (راہ) گمراہون کی

یہ سورت اللہ تعالی نے اپنے بندون کی تعلیم کے لیے نازل فرمائی کہ ہمارے حضور مین یون عرض کیا کرین ہر قسم کی ثنا و شکر تمام عالم کے پروردگار کے واسطے ہی جو بڑا مہربان نہایت خیرخواہ اور اوسدن کا مالک ہی جسدن مالک کسی کسی کو اپنی خبر بہی نہو گی جسدن سب مطیع اور عاجز ہو جائینگی جسدن فرمابردار انعام اور سرکش سزا پائین گے جسدن بڑے بڑے زبردست مغرور بادشاہ پہلوان - جن و انس و ملک تھر تھراتے کانپتے [illegible] لرزتے حضور مین دست بستہ حاضر نہ مجال گفتار نہ طاقت عذر نہ پاے فرار صرف اوسی کے کرم و فضل کے امیدوار اپنی آنکھون مین خود ذلیل و خوار اپنی فنا کے مقر اوسی کے وجود کے قائل نہایت مفلس بدست و پا بارگاہ عالی مین سائل ہون گے ہم تیرے سوا کسی طرف نہین جھکتے جب ہمارا وجود ہماری بہبود سب تیرے ہی اختیار مین ہی تو دوسرا کون ہے جس سے ہم برائے نام تعلق رکھ سکین - ہم خاص تیری ہی غلامی کرتے ہین اور اپنے تمام کامون مین تجھی سے مدد مانگتے ہین سر مرا بجز این در حوالہ گاہی نیست + جز آستان توام در جہان پناہی نیست + (ایسی حمد و ثنا اور اس مناجات سے بوی فخر و دعوی کا خوف تہا لہذا ادب سکھایا اور فرمایا کہو) دکھادے ہمین سیدہی راہ اون کی جنکو تونے اپنی نعمتین دین یعنی انبیا - اولیا - شہدا - علما - صلحا - مخصوص محمد رسول اللہ اور آپ کے اصحاب باصفا کی راہ - اور اونکی راہ پر نہ چلا جنپر تیرا غضب ہوا غرور و نافرمانی کی وجہ سے یا جو گمراہ ہو گئے خواہش نفسانی و اغوای شیطانی سے یہ دعا قبول کر اے میرے رب نام اس سورت کا فاتحۃ الکتاب - ام الکتاب - سبع المثانی ہی اسلیے کہ سبع کے معنی سات ہین اور اسمین سات آیتین ہین مثانی کے معنی مکرر اور یہ نماز مین مکرر پڑہی جاتی ہے یا پہلے مکے مین پھر مدینے مین نازل ہوئی مگر صحیح مذہب مین یہ سورت مکی ہی الحمد تمام حمد و ثنا اسلیے کہ اگر کسی شخص کی تعریف کی جاے تو وہ بہی اللہ کی تعریف ہی کیونکہ اوسکی فیضان و ربوبیت کا طفیل ہی عکس کی خوبی عین خوبی آئینہ دیکھنے والے کی ہی رب مالک پروردگار مجاز آرب کا استعمال اگرچہ غیر خدا مین شائع و جائز ہے مگر عام طور پر نہین جیسے رب العالمین تمام چیزون کا رب اور ایسی ہی آسمانی مخلوق مین بہی منع ہے جیسے رب العرش رب الملائکہ رب السموات وغیرہ اور خالی رب بہی کسیکو کہنا درست نہین اس قسم کی عام ربوبیت حقیقی اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے

عالمین اللہ کے سوا سب عالم ہی **معالم** بعضون نے ایکہزار اور بعضون نے اسی ہزار اور بعضون نے اٹھارہ ہزار عالم گنے ہین مگر مَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اللہ کا لشکر اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا مالك وملك دونو قراتین ہین یعنی ایسا قادر جو نیست کو ہست کرسکے یوم الدین حساب - یا بدلی - یا اطاعت کا دن یعنی قیامت حالانکہ حق سبحانہ تعالیٰ ہر وقت مالک ہی مگر بظاہر اپنے بندونکو بھی مالک بنا رکھا ہی اوسدن یہ ملک ظاہری بھی مٹ جائیگی **ف** بعد فنای عالم فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج ملک کسکا ہی کون ہی جو بولے - خود جواب دیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ ہی کا ملک ہی جو واحد زبردست ہی اس صفت کا ذکر اسلیے تہا کہ بندی بامید رحمت زیادہ گستاخ اور نڈر نہ ہوجائین **عبادت** غلامی قول یا فعل یا اعتقاد سے دوسرے کی کمال بڑائی یا بزرگی کرنا اپنی ذلت وعاجزی کے ساتھ اسکی دو قسمین ہین ۱ حقیقی یعنی کسیکو اوسکی ذاتی استحقاق سے معظم جاننا اسکو عبادت کہتے ہین اور اسکا حق خاص پروردگار کے لئے ہی دوسرے کی عبادت شرک ہی ۲ اضافی یعنی کسی اعتبار سے بزرگ جاننا جیسے باپ کو بیٹے سے بڑا اور اپنے باپ سے چھوٹا اور دوسرون کے برابر ہی یا اولیاء اللہ کی بزرگی جو اللہ کی دی ہوئی ہی ایسی تعظیم اگر صاف صاف شرع مین ممنوع نہو جیسے سجدہ یا بتون کی تعظیم تو عموماً جائز ہی اور مقبولان جناب باری کے لیے واجب ہی جیسے بیت اللہ قرآن انبیا اولیا علما کی تعظیم مگر بعض تعظیمین شرعاً عبادت قرار پاچکی ہین وہ بھی غیر کے لئے فعلاً حرام ہین اور اعتقاداً کفر جیسے سجدۂ تعظیمی طواف وغیرہ حرام ہی اور باعتقاد استحقاق شرک **استعانت** مدد چاہنا اسکے تین درجے ہین ۱ قولی جیسے دعا تعلیم - اعمال - سفارش وغیرہ ۲ فعلی جیسے امرا یا اطبا وغیرہ سے درخواست چونکہ انتظام عالم انہین پر ہی جائز کئے گئے اور وہ جس سے اعانت مانگی جائے اگر اوس امر پر قادر نہو تو لغویت اور غلط فہمی ہوگی گناہ نہین بشرطیکہ صریحی ممانعت یا فساد عقیدت نہو ۳ اعتقادی یعنی کسی کو اثر پر قادر اور نفع وضرر کا مختار جاننا - یہ سوائے خدا کے کسی اور سے جائز نہین - پس ایسی چیزین جنمین سبب اور مخلوق کو دخل نہین کسی اور سے نہ مانگی جیسے پانی برسا دو موت دو جلا دو - اور جنکا تعلق اسباب سے ہی جیسے زید نے بکر کو مار ڈالا بیشک اسباب موت یعنی قطع اعضا زید سے ہوا اسیوجہ سے اوسے مار ڈالنے والا کہنا جائز ہی ہدایت کے طلب کرنیکا عام حکم اسلئے ہی کہ قطع منازل قرب مین ہمیشہ آمادگی رہی اور جسطرح جبروت جلال ومراتب جمال حضرت الوہیت کی انتہا نہین اوسیطرح سالک کو ہادی سے استغنا نہین ہوسکتی ہی اگر گمراہ ہی تو وہ صرف ایمان مانگے اگر مومن ہی تو کمال ایمان کی ہوس کرے اور ثبات ودوام کی راہ کا خواہان ہو اگر متقی وکامل ہی تو شیطان کے فریب اور نفس کی تمناؤن کے سمجھنے کا سلیقہ طلب کرے اور مقربان بارگاہ مراتب کمال اور حضور ذات کی ہدایت کے خواہان ہون صراط مستقیم سیدھی اور کھلی ہوئی راہ مراد اس سے اسلام یا طریق سنت ہی اور تو صالا تو ادمین صراط مستقیم اہل سنت کی راہ کو لکھا ہی اسلیے کہ نہین کجی اور افراط وتفریط

انعمت علیھم سے تمام نیک بندے مراد ہین مخصوص وہ جنکا خود ذکر فرمایا اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ
النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا وہ جنپر نعمتین کین اللہ نے
پیغمبر ہین اور ولی ہین اور شہید ہین اور نیک بندے ہین اور یہ کیا اچھے رفیق ہین اسمین کئی لطیفے ہین ۱ یہ کہ
صراط مستقیم سے صرف عقل اور تدبیر معاش اور انتظام دنیاوی نسمجھا جاے بلکہ اونکی راہ جو منزل مقصود پہنچ گئے
۲ یہ کہ خودسری چھوڑ و سلف صالح کی اتباع کرو اچھون کے ساتھ لگے رہو اور یہ کہ یہود و نصاری بلکہ تمام گمراہون
سے اور اون کے طریقے سے نفور رہو مشابہت اور متابعت اور موالات جدیدہ و شائعہ سے پناہ مانگنی کی دعا ہمارے
بزرگونکو سکھلادی گئی المغضوب علیھم سے یہود مراد ہین جیسا کہ وارد ہوا فَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
یہود اللہ کے غضب مین آگئے اور ضالین بھکے ہوئے۔کھوئے ہوئے۔ہلاک ہونیوالی مراد نصاریٰ
ہین یا تارکین طریق سنت اور اہل بدعت اہل ضلالت بھی ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
ہر بدعت گمراہی ہی اور مغضوب بھی ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ جسنے کوئی نئی بات دین مین ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی
اوسپر اللہ کی لعنت اور فرشتون کی لعنت اور تمام آدمیون کی لعنت ہی اور حق یہ ہی ضال ہر بہکے ہوے خطاوار کو
کہہ سکتے ہین اور مغضوب صرف وہ عاصی ہی جسپر خدا کا غصہ ہوا اور ہمارے حضور کی طرف جو ضال کی خطاب
ہوی ہین وہ اور ہی راز و نیاز ہین ہم اوسکے علو اور عظمت کی راہ نہین پاسکتے تفصیل اسکی اپنے مقام پر آئیگی
انشاء اللہ تعالی **لطیفہ** ایاک نعبد اور ایاک نستعین کا پنجوقتہ معاہدہ اور صراط مستقیم کی دائمی طلب اوسپر
ہماری فراموشکاری اور ہزارون عہدشکنیون پر امیدواری شرم کا مقام ہی **فضائل** معالم مین ابوہریرہ سے
مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیؓ سے فرمایا کیا مین تمھین ایسی سورت سکھادون جسکا مثل
نہ تورات مین ہو نہ زبور مین نہ انجیل مین نہ فرقان مین ابیؓ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپ پر میرے
مان باپ فدا ہون آپ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری ذات ہی سورۂ فاتحہ
وہ سورت ہی جسکا مثل تورات و انجیل و زبور و فرقان مین نہین ابن عباس سے منقول ہی کہ ایکدن جبرئیل ہین
آپ کے پاس تھے کہ ایک آواز اوپر سے آئی جبرئیل نے نظر اوٹھائی اور کہا آسمان کا ایک دروازہ کھلا جو کبھی
نکھولا گیا تھا اور ایک فرشتہ آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کو دو نورون کی بشارت ہو کسی پیغمبر کو نہ ملی تھی
ایک سورۂ فاتحہ ہی دوسرا خاتمہ سورۂ بقر ان کے ہر حرف پر ثواب عطا ہوگا **مظہری بخاری** مین ہی کہ اعظم
سورتہای قرآن فاتحہ ہی اور مسند بخاری مین ہی کہ فاتحہ دو ثلث قرآن کے برابر ہی اور آنحضرت نے اسی ہر
مرض کی شفا زہر کی دوا فرمایا ہی انس سے روایت ہی کہ لیٹتے وقت الحمد اور قل ھو اللہ پڑھ لے ہر چیز سے امن مین ہی

درمنثور مجاہد سے مروی ہی کہ شیطان چار بار بکمال اندوہ رویا ۱ جب ملعون ہوا ۲ جب زمین پر پھینکا گیا
۳ جب آپ مبعوث ہوے ۴ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی ابو امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہی کہ چار چیزیں وس خزانے سے اوتری ہین جو عرش کے تلے ہی ۱ سورۂ فاتحہ ۲ آیۃ الکرسی
۳ سورۂ بقر ۴ سورۂ کوثر **موطا** امام محمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی نماز مجھ مین اور میرے بندے مین آدہی آدہی ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا پائیگا
فرمایا بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العلمین ارشاد ہوتا ہی میرے بندی نے میری حمد کی عرض کرتا ہی
الرحمن الرحیم فرماتا ہی میرے بندے نے میری ثنا کی عرض کرتا ہی مالک یوم الدین ارشاد ہوتا ہے
میرے بندے نے میری بڑائی کی عرض کرتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی یہ میری اور میرے
بندے کے درمیان مین ہی اور میرا بندہ جو مانگے پائے عرض کرتا ہی اھدنا الصراط الخ فرماتا ہی یہ میری
بندے کے لیے ہی اور میرا بندہ پائیگا جو مانگے ۔ اور دوسری روایت مین ہی کہ جو نماز مین الحمد نہ پڑہی اوسکی نماز
ناتمام ہی ناتمام ہی ناتمام **کتب صحاح** مین مروی ہی کَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بے الحمد کے نماز
نہین ہی **احکام** ان حدیثون سے شافعیہ کے نزدیک نماز کی ہر رکعت مین الحمد پڑہنا فرض ہی اور حنفیہ
کی تحقیق مین واجب ہی[۱] اور فرض کے شفعۂ ثانی مین مستحب ہی مگر مقتدیون کے حق مین امام ہی کا پڑھ لینا کافی
ہی[۲] تفصیل اسکی اپنے موقع پر آئیگی بعد الحمد کے آمین کہنا سنت ہی **مسلم** مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تم بہی آمین کہو جسکی آمین فرشتون کی آمین کے موافق
ہو جائیگی اوسکی اگلے گناہ بخشدیے جائینگے اور ابو موسی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ آمین کہنے والے کو دوست رکہتا ہی **ابن کثیر** آنحضرت نے فرمایا مجھے آمین عطا ہوئی کسی پیغمبر کو نہوئی تہی مگر
حضرت موسی جب دعا کرتے تو حضرت ہارون آمین کرتے **معالم** آمین اللہ کی مہر ہی اوسکے بندون پر تاکہ آفتون سے محفوظ رہین

سورۃ البقرۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان نہایت رحم والا

اس سورت کا نام سورۂ بقر ہے اسمین ۲۸۷ آیتین ہین مدینے مین اوتری جب طریقۂ حمد
وطلب اعانت وہدایت کے تعلیم ہو چکی تو اصلی ایمان کی تعلیم شروع ہوئی اور فرمایا

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ
یہ کتاب نہین شک اسمین ہدایت ہی واسطے پرہیزگارونکے جو

[۱] حدیث کا مفاد واجب قرار دیا گیا ۱۲ [۲] یہ سب امام اعظم کے مذہب مین ہی ۱۲ [۳] ہدی حال معنی ذلک بالعمل محذوف سے ۱۲

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

ایمان لاتے ہین　غیب پر　اور قائم کرتے ہین　نماز　اور راون چیزسے کہ دی ہمنے اونہین خرچ کرتے ہین

یہ کتاب اسمین کسی قسم کا شک و شبہ نہین اللہ ہی نے اپنے پیغمبر محمد رسول اللہؐ پر جبرئیل کی معرفت نازل فرمائی اور اسمین جو کچھ ہی وہ یقینی اور حق ہی اسکے ذریعے سے ہدایت ہوتی ہی اون پرہیزگارون کو جو غیب پر یقین لائے یعنی حق سبحانہ تعالی کے جمیع صفات عالیہ کو مانا اوسکے پیغمبرون کی تصدیق کی قیامت مین زندہ ہونے کو اور حساب وکتاب اور دوزخ وجنت کو سچ جانا اور نمازین قائم کرتے ہین اور ہمارے دیے رزق سے اپنی ذات اور عیال اور دوسرے حقوق مین صرف کرتے ہین زکوۃ وصدقات دیتے ہین یا رزق حلال پر کفایت کرتے ہین زیادہ ہوس وحرام طلبی نہین کرتے **فضائل** (ابن کثیر) آنحضرتؐ نے فرمایا سورۂ بقر قرآن کا کنگرہ ہی اور کوہان آسکے ہر آیت کی ساتھ اسی فرشتے اوترے اور آیۃ الکرسی عرش کے تلے سے نکال کر اسمین ملائی گئی کوئی آدمی اللہ اور آخرت کے لیے اسے نہین پڑہتا مگر بخشدیا جاتا ہی تم اپنے مردون پر اسے پڑہا کرو۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہی کہ شیطان اوس گہر سے بہاگ جاتا ہی جہان سورۂ بقر سن پڑی اور اس مضمون کی متعدد حدیثین مختلف سندون سے ابن کثیر اور در منثور وغیرہ مین منقول ہین اسید بن حضیرؓ سے مروی ہی کہ وہ ایک رات سورۂ بقر پڑہتے تھے اور اونکا گہوڑا اوہین بندہا تہا دفعۃً گہوڑا بہڑکا تو یہ چپ ہو رہے گہوڑا بہی تہم گیا پہر پڑہنے لگے پہر گہوڑا بہڑکا پہر خاموش ہوئے گہوڑا بہی ٹہہر گیا پہر تلاوت کرنے لگے پہر گہوڑے کا وہی رنگ ہوا اون کے بیٹے یحیی قریب تھے اونہین خیال ہوا کہ مبادا گہوڑا اونہین کچل ڈالے اوٹہکر گہوڑی کو پکڑا اور سر اوٹہایا تو ایک ابر سا دیکہا اوسمین چراغ چمک رہے تھے پہر وہ غائب ہوگئے صبح کو یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپ نے فرمایا تو جانتا ہی یہ کیا تہا اسید نے کہا مجھے نہین معلوم فرمایا یہ فرشتے تیری آواز سنکر جہک پڑے تھے اگر تو صبح تک پڑہے جاتا تو آدمی اونکو دیکہتے مختصر فضائل یہان مذکور ہوئے سورۂ آل عمران کے ساتھ اور بہت فضائل آئینگے **معالم الم** یہ اور جملہ حروف جو سورتون کی ابتدا مین آئے ہین انہین مقطعات ومتشابہات کہتے ہین اگرچہ بعض مفسرون نے طرح طرح کے مطالب واشارے انسے نکالے ہین مگر حق یہی ہی کہ مراد اسکی اللہ ہی جانے ہم ان کے ظاہر پر ایمان لائے ہوئے ہین **ف** تمام اہل سنت کا یہی مذہب ہی اور قرآن مین اکثر لفظ اور آیتین متشابہات ہین اور فائدہ اون کے ذکر کا بظاہر یہ ہی کہ اگر تصدیق کامل اور ایمان راسخ ہی تو اپنے علم ودانش کو بالائے طاق رکھکر ایمان لائینگے اسکی تفصیل ور متشابہات کا بیان سورۂ آل عمران مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ **ذٰلک** (معالم) ابن کیسان نے کہا

یہ اشارہ اون سورتون کی طرف ہی جو اس سے پہلے نازل ہوئین اور مشرکین نے اوسکی تکذیب کی **ف** خواہ
مجموع قرآن کی طرف اشارہ ہی اور ذلک اگرچہ بعید کے لیے ہی مگر قرآن باعتبار عظمت قدر و دقت معنی فہم بشر سے
بعید قرار دیا گیا ابن عباس نے فرمایا کہ متقی وہ جو شرک اور گناہ کبیرہ اور فحش سے بچتا رہی شہر بن حوشب
کہتے ہین متقی وہ ہی جو مباحات سے ممنوع کی طرح حذر کرے (اسلیے کہ گو مباح مین گناہ نہین مگر اضاعت عمر
و محرومی ثواب کیا کم نقصان ہے) اور کہا گیا کہ تقوی سنت کے پیرویکا نام ہی **تائب** ہو کبائر سے
متقی کو قرار بر صغائر یہ ہوا وسے اصرار **ف** تقوی سے عام تقوی مراد ہی یعنی ناقص ہو یا کامل
بالفعل ہو یا عزم و نیت مین۔ عملی ہو یا اعتقادی پس جس درجہ کا تقوی ہے اوسی درجہ کی ہدایت ہوگی
قرآن کی مثال بعینہ چراغ کی ہی جوان اور بڈہا اپنی اپنی بینائی کے موافق چراغ سے نورانیت حاصل
کرتا ہی اور اندہے کو کچہ نظر نہین آتا **سعدی** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +
ایمان دل سے یقین لانا اور زبان سے اقرار کرنا اور **غیب** وہ شئے جو نہ محسوس ہو نہ معقول ایمان تہا
غیب ہی اور اصحاب نے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مگر صفت رسالت دیکہنے کی شئ نہ تھی۔
اور بعد ایمان اگر کسی مقبول بارگاہ پر بعض اسرار منکشف ہو جائین جیسے ملائکہ یا دوزخ و بہشت یا معاملات
حشر و نشر تو یہ برکت و نورانیت ایمانیہ ہی اوسے ایمان بالغیب سے خارج نہین کرتے اسلیے کہ بوقت ایمان
لانیکی یہ امور غائب تھی اور ایسے ہی خواب مین دیکہنے سے حکم غیب کا مرتفع نہین ہوتا البتہ دم نکلنے کے
وقت جبکہ ملائکہ عذاب نظر آجائین ایمان معتبر نہین اسلیے کہ اب وہ معاملات مشاہدہ ہو گئے **صلوۃ** سے
فرائض مراد ہین اسلیے کہ فرض نماز ایمان کے بعد تمام امور اسلامیہ پر مقدم ہے آنحضرت نے نماز کو
علامت ایمان اور عماد الدین فرمایا اور قرآن مین نماز کو ایمان کہا رزق جو شئے آدمی کمائے اہل سنت کے
نزدیک حلال اور حرام دونو رزق ہین ورنہ حرامخور کا رزاق کوئی اور ہوتا مگر یہان رزق حلال مراد ہے
اسلیے کہ ۱ اس رزق کو اللہ تعالی نے اپنی طرف منسوب فرمایا اور ایسی نسبت اکثر شرف و کرامت کے لیے
ہوا کرتی ہی ۲ محل مدح مین ذکر کیا ۳ اوس رزق کے مصارف کی تعریف کی اور حرام کمائی تو خود نجس اوسکے
مصارف مردود ہین اور نفقہ مین مصارف۔ واجب جیسے زکوۃ و قربانی و فطرہ اور مصارف مستحب جیسے
صدقات و خیرات و حج و جہاد و بنای مسجد و دیگر امور خیر اور مصارف لازم مثل ضروریات ذات و عیال اسکین داخل ہی

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ

اور جو ایمان لاتے ہین اوس پر کہ اوتارا گیا طرف تیرے اور جو اوتارا گیا پہلے تیرے اور پچھلے دن پر

...نَ ۚ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

...ہین رکھتے ہین وہی راہ پر ہین اپنے رب کی طرف سے اور وہی نجات پانیوالے ہین

...قرآن اور توریت وانجیل پر ایمان لائے اور آخرت پر یقین رکھتے ہین وہی راہ پر ہین اور فلاح پانیوالے ہین مفسرین کہتے ہین ما انزل الیک سے مراد قرآن اور ایمان لانے والے قریش اور اوس وخزرج جو اہل کتاب نہ تھے اور ما انزل من قبلک سے مراد توریت وانجیل اور ایمان لانیوالے وہ یہود ونصاری مراد ہین جو مسلمان ہوئے یا یون کہنا چاہیے جو اگلی پچھلی کتابون پر ایمان لائے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

بیشک جو کافر ہوئے برابر ہے اونھین خواہ ڈرائے تو یا نہ ڈرائے وہ نہ ایمان لائینگے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

مہر کردی اللہ نے دلونپر اونکے اور کانونپر اونکے اور آنکھونپر اونکے پردہ ہے اور واسطے اونکے مار بڑی ہے

بیشک جو لوگ مشیت ایزدی مین کافر لکھے گئے دیدہ ودانستہ حق سے منہ پھیرا اونکے حق مین برابر ہے کہ آپ ڈرائین سمجھائین یا خاموش رہین وہ ایمان نہ لائینگے کفر سے اہل شرک واہل کتاب دونو مراد ہین اون کے دلون اور کانون پر اللہ کی مہر ہے سمجھین اور سنین تو کیونکر اونکی آنکھونپر پردہ ہے سوجھے کیا خاک ۔ اون کے لیے بہت بڑا عذاب ہے در منثور جن کفار کے حق مین یہ آیت اوتری تھی وہ سب بدر مین مارے گئے کسیکو ایمان نصیب نہوا زاہدی اللہ کا مہر کردینا یہ نہین کہ کفر پر مجبور کردیا بلکہ اون کے کسب اختیار سے کفر پیدا کردیا ف دروازے توفیق کے بند کردیے جب وہ غیب پر ایمان نہ لائے قرآن کی ہدایت سے محروم ہوئے آنکھ کان عقل رکھتی تھی غلطی پر اطلاع بھی نہو سکی اب بجز کفر وضلالت کے کیا رہگیا ربط بعد ذکر مومنین وکفار منافقین کا بیان کیا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور بعض آدمی وہ ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم اللہ پر اور دن قیامت پر اور نہین وہ ایمان والے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

فریب دیتے ہین اللہ کو اور اونھین جو ایمان لائے اور نہین فریب دیتے مگر جان کو اپنی اور نہین سمجھتے

بعض آدمی زبان سے کہتے ہین کہ ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے مگر وہ ایمان والے نہین اللہ سے اور ایمان والون سے فریب کرتے ہین اور حقیقت مین اپنی ہی جان کو فریب دیتے ہین مگر اونھین اسکا بھی شعور نہین ۔ کہ یہ وبال کدہر جائیگا آسمان کا تھوکا منہ پر آئیگا ۔ گو منافق

یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی فریب کر سکتے ہین مگر چونکہ پیغمبر خدا سے کی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمائے کہ کمال تقرب نبوی اور منافقین کی حماقت اور ناکامی غضبناک مضمون مین ظاہر کردی - اور مومنین کو فریب دینا یہ تھا کہ لا الٰہ الا اللہ کہکر مسلمانون کی تلوارون سے بچین اون کے احسانات مین شریک ہون

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

دلون مین اونکے مرض تھا پھر بڑھادیا اونکو اللہ نے مرض مین اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہی اسلیے کہ جھوٹ بولتے تھے

یعنی اون کے دلون مین کفر و نفاق کا مرض ہی پس اللہ نے یہ مرض اونکا بڑہادیا اور اون کیلیے بڑا عذاب ہی جھوٹ بولنے اور قرآن و پیغمبر کی نسبت غلط افترا کرنے کی شامت سی واضح رہی کہ جہان اضلال کی نسبت اللہ کی طرف ہو یہ معنی نہونگے کہ اللہ تعالیٰ کفر و گناہ سے راضی ہی یا اوسکا حکم دیتا ہی یا بندون کو کفر و گناہ پر مجبور کیا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ توفیق خیر بندے یا برائی سے بچنے کے اسباب مہیا نفرمائے یا اون کے بد افعالی کا انتقام فوراً نلیا یا اونہین اون کے ارادون مین کامیاب کیا جس سے بجائے ندامت و رجوع کے اون کی جرئت او گستاخی بڑہتی گئی محاورات مین کہا جاتا ہی زید نے اپنے بیٹی کو عمرو نے اپنے غلام کو گستاخ بے ادب کردیا یعنی سرزنش اور گوشمالی نہین کی یا مہربانی زیادہ کرتا ہی اور مرض سے نفاق مراد ہی اس لیے کہ جسطرح مرض ایک حالت ہی درمیان موت اور حیات کے نفاق بھی نہ کفر ہی نہ اسلام اور مرض عدم اعتدال و اخلاط ردی سے پیدا ہوتا ہی نفاق بھی بزدلی فریب کاری دروغ بیانی سے جو اعتدال شرف انسانی و فضائل بشری کی مخالف ہین پیدا ہوتا ہی **منافق** وہ جو زبان سے اسلام کا مقر ہو اور دلمین منکر منافق تمام احکام مین مسلمانون کے ساتھ ہی اور حدیث مین نفاق کی یہ علامتین ہین ۱ وعدہ جھوٹھا کرنا ۲ امانت مین خیانت ۳ لڑائی مین گالیان دینا ۴ دروغ بیانی اور ہدایہ مین نماز جماعت سے روپوشی بھی علامت نفاق قرار دی ہی مگر کسیکو یقینی منافق کہہ نہین سکتی اسلیے کہ دلکی خبر اللہ ہی کو ہی علامتو پر ترتب حکم نہین ہوسکتا اور آخرت مین کفار کے ساتھ ہوگا جیسا کہ فرمایا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بیشک منافق دوزخ کے نیچے کے درجے مین ہونگے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ○

اور جب کہا جاے اونھین نہ فساد کرو زمین مین کہین نہین ہین ہم مگر اصلاح کرنے والے

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْمُفْسِدُونَ وَلَـٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ

خبردار بیشک وہ مفسد ہیں ولیکن نہیں سمجھتے

اور جب یہود اور منافقین سے کہا جاتا ہے زمین میں فساد یعنی نمرو شاد کے بدولوگون کو نہ بہکاؤ ایمان سے نہ روکو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنیوالے ہیں کہ رسول مقبول آپ اور آپ کے تابعین خوب سمجھ رکھیں کہ وہ بیشک مفسد ہیں مگر انہیں اپنی اس غلطی کی خبر نہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا۟ كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓا۟ أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ

اور جب کہا جاتا ہے اونسے ایمان لاؤ جسطرح ایمان لائے آدمی کہتے ہیں کیا ایمان لائیں ہم جسطرح ایمان لائے

ٱلسُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَـٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ

احمق خبردار بیشک وہی احمق ہیں مگر نہیں جانتے

اور جب اون سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ یعنی ایمان خالص جسطرح مہاجر و انصار ایمان لائے کہتے ہیں کفار علانیہ یا منافق اپنے جلسون میں پوشیدہ کیا ہم ان کم عقلون کی طرح ایمان لائیں جو اپنی ہستی اللہ اور اللہ کے رسول پر فدا کر بیٹھے اور شرف ظاہری و اصلاح معاش پر نظر ہی نہیں کرتے آپ خبردار ہو جائیں کہ وہی احمق ہیں مگر کمال حمق سے یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ نادان ہیں سفہا جمع سفیہ۔ کم عقل اول سے عقل دنیا دوسرے سے عقل دین مراد ہے جسطرح ایک مقام پر وارد ہوا هُمْ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کفار چارپایون کے مانند ہیں بلکہ اون سے بھی زیادہ گمراہ اور نادان **شانِ نزول** درمنثور میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ایکدن عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اپنے یارون کے ہمراہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اپنے ہمراہیون سے کہا دیکھو میں ان نادانون کو کیسا بناتا ہون پھر بڑھکر حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا مرحبا اے بنی تیم کے سردار رسول کے یار غار جان و مال سے پیغمبر پر نثار پھر حضرت عمرؓ کا ہاتھ تھاما اور کہا مرحبا اے سردار بنی عدی اللہ کے دین میں قوی پیغمبر پر جان و مال فدا کرنیوالے پھر حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر بولا مرحبا اے رسول اللہ کے داماد اور برادر عم زاد و سردار بنی ہاشم جب لوگ اپنی اپنی طرف گئے ساتھیون سے بولا دیکھا مینے کیسی باتین بنائین تم بھی اسیطرح میل جول کیا کرو۔ تو اللہ تعالے نے فرمایا

وَإِذَا لَقُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْا۟ إِلَىٰ شَيَـٰطِينِهِمْ قَالُوٓا۟ إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ

اور جب ملتے ہیں اونسے جو ایمان لائے کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہیں اپنے شیطانون کی طرف کہتے ہیں ہم ساتھ تمہارے ہیں یقین ہم ہیں مگر ہنسی کرتے

یعنی جب منافق ایمان والون سے ملتے ہین کہتے ہین ہم ایمان لاتے ہین پہر جب علیحدہ اپنی شیطانون
کے پاس ہوتے ہین کہتے ہین ہم تو تمہارے ساتھ ہین صرف اون سے دلگی و مسخراپن کرتے ہین
استہزا مسخراپن کسیکو تخفیف و ذلیل کرنے کی نیت سے بی اصل باتین کہنا **شیاطین** جمع
شیطان یعنی سرکش نافرمان جن ہو یا آدمی اور یہ پانچ سردار یہود کے تھے ۱ کعب بن اشرف
۲ ابوبردہ ۳ عبدالدار ۴ عوف بن عامر ۵ عبداللہ بن سودار۔ یہ پانچون بڑے مفسد خدا اور رسول کے دلی دشمن تھے (مظہری)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○
اللہ استہزا کرتا ہی اونسے اور بڑھاتا ہی اونھین اونکی سرکشی مین بھکے ہوے

اللہ اون سے استہزا کرتا ہی اور اون کی سرکشی یعنی کفر و نفاق و تکذیب و فتنہ و فساد مین اونہین
اسطرح بڑھاتا ہی کہ وہ بھکی متحیر اپنی گمراہی سے بیخبر رہتے ہین بظاہر لفظ استہزا کے نسبت
حق سبحانہ تعالی کی طرف زیبا نہ تہی مگر بمحل جزا مین جائز ہی جیسا کہ فرمایا جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
برائی کا بدلا برائی ہی ۔ مقصود یہ تہا کہ جسطرح وہ دنیا مین ہنستے ہین آخرت مین ہنسے جاوینگی جیسا کہ
درمنثور مین ابن عباس سے منقول ہی کہ قیامت مین منافقین سے استہزا یون ہوگا کہ اونکی لیے
جنت کا دروازہ کہولا جایگا منافق خوش خوش اوس کے پاس جاینگے اور مومنین بہشتی تختون پر
بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہون گے اوپر منافق دروازے کے قریب آئے اور پٹ بند ہوگئی دوزخ
مین پہینک دیے گئے اوسوقت مومن قہقہے مارینگے۔ اور ابی صالح نے روایت کی دوزخ مین
اونسے کہا جایگا دروازہ کہولا جاتا ہی نکل چلو جب دوزخی دروازہ کہلا دیکھین گے نکل چلنے کو
آمادہ ہون گے اور جنتی اپنے تختون پر بیٹھے ہوے یہ تماشے دیکھ رہے ہونگے پہر یہ لوگ دروازے کے
پاس پہنچے اور پٹ بند ہوگئے اسیلیے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا يَضْحَكُونَ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ
جنتی تختون پر بیٹھے ہوے تماشے دیکھتے اور ہنستے ہون گے اور یہ استہزا پل صراط پر بہی ابن کثیر نے ذکر
کیا ہی یعنی جب مومن و منافق روشنی لے کے پل صراط کی طرف چلین گے مومنین کو اللہ تعالی نور عطا
فرمایگا منافق کہین گے ٹھہرو ہم بہی تمہاری روشنی سے اقتباس کرین اون سے کہا جایگا اپنے
پیچھے پہر جاؤ وہین سے روشنی لے آؤ منافق سمجہین گے کہ جہان سے یہ روشنی لائے ہم بہی لائین اور
پہرینگے۔ پہرتے ہی ایک دیوار کہڑی ہو جایگی جو تہوڑی بہت روشنی دور سے دکہائی دیتی تہی
وہ بہی نرہی تاریکی مین ہلاک و تباہ ہونگے **مظہری** ۔ استہزا سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ دنیا مین
وہ تو یہ سمجھے تھے کہ ہمنے مسلمانون کو دم دیا اگر یہ غالب و کامیاب ہونگے ہم بہی انکے شریک ہین اور

اللہ تعالے نے اپنے رسول کو فتحیاب کرتے ہی منافقین کا نفاق ظاہر فرما دیا ذلت خواری ایکے نصیب ہوئی اسکی طرف

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

وہی ہین کہ خریدے گمراہی ہدایت سے بس نہین بڑھی سوداگری انکی اور نہ تھے راہ پانیوالے

یعنی ان لوگون نے راہ راست چھوڑ دی اور گمراہی اختیار کی عقل جوہر امر مین رہنما ہی قوت وعمر عزیز جو اصلاح احوال کے لیے عطا ہوئی دنیاوی فائدون نفسانی خواہشون کی خریداری مین صرف کی پس نہ اس سوداگری مین اونھین کچھ فائدہ ہوا کہ اپنے ارادون مین کامیاب ہوتے اور نہ وہ ان غلطیون سے مطلع ہونے والے ہین ورنہ ان خرابیون کی دفع کرنے کی تدبیر جانتے ہین **ف** اس ارشاد سے کہ (ضلالۃ یعنی کفر ہدایت یعنی ایمان سے خریدے) ظاہر ہی کہ استعداد ایمانیہ ہر بشر کو عطا کی گئی ہی اور وہ خواہ معاہدۂ روز ازل ہی کہ ہر انسان نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر لیا تھا یا عقل ہی جو بالطبع وبالذات ایمان کے رہنما ہی اگرچہ کدورت نفسانی وفریب شیطانی سے مغلوب کر دیجائے یا فیضان توفیق ازلی ہی جو ابر کرم کی طرح ہر اوسر اور اچھی زمین پر برس رہا ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ

کہاوت اونکی مثل اوسکی ہی جسنے جلائی آگ پس جب چمکا دیا آگ نے گرداگرد اپنا

ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ

لیگیا اللہ روشنی اونکی اور چھوڑا اونھین تاریکی مین نہین دیکھتے

یعنی منافقین کی ایسی مثال ہی جیسے کوئی آگ جلائے اور اوسکی روشنی ہر طرف پھیل جائے اور امید ہو کہ سردی سے امن اندھیری سے نجات اصلاح طعام وغیرہ کے سامان غرض ہر قسم کی کارسازی ہو جائیگی دفعتہً غیب سے وہ روشنی جاتی رہی اور اندھیری مین ٹٹولتے بھٹکتے رہجائین پس بانی اسلام کو آگ سے تشبیہ دی جو آلۂ عذاب ہی اور گرداگرد کی روشنی معاملات ظاہر ہین کہ مسلمانون مین نشست برخاست شادی بیاہ غنائم مین حصہ اون کے تلوارون سے حفظ حاصل ہوا مگر یہ صرف حالت جسمانی اور دنیاوی سے متعلق رہی نہ دل مین اثر ہوا نہ آخرت مین کام آئے پھر جب مسلمان غالب ہوئے اور فتحین آنے لگین دوست کامیاب دشمن ذلیل وخراب ہوئے اللہ نے اونکا نفاق اپنے پیغمبر کی زبان سے ظاہر کر کے بالکل محروم وخوار کر دیا اب کچھ سوجھ نہین پڑتا حماقت وکفر کے تاریکی مین اودھر اودھر ٹھوکرین کھاتے اپنے منہ پیٹتے ہین پچھتاتے ہین ابن کثیر ابن عباس سے مروی ہی کہ قیامت مین ہر مسلم کو نور ملیگا خالص ہو یا منافق پھر منافقین کی روشنی مٹنے لگے گی

مومن پھر اگر دعا کرینگے رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا اے رب ہمارا نور پورا اور کامل کردے مفسرین باتفاق
فرماتے ہین کہ یہ آیت منافقین کے شان مین نازل ہوئی مگر معالم مین ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود مراد
ہین اسلیے کہ یہود قبل بعثت مشرکین سے کہا کرتے تھے کہ نبی موعود آتے ہین ہم اون کے ساتھہ ہوکر
جہاد کرینگے اور اللہ تعالی سے دعا کرتے کہ جلد پیغمبر آخر زمان آئین ہمارے اور مشرکین کے
جھگڑے چکائین جب آپ تشریف لائے انکار کیا اون کی بیرونی روشنی نے کچھ نفع نہ دیا
اندھیری مین بھٹکتے رہگئے ف یہ مثل یہود اور منافق دونون پر صادق آتی ہے

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ
بہرے گونگے اندھے ہین پس وہ نہین رجوع کرتے

یعنی اون کے کفر و نفاق نے کلمۃ الحق کے سننے اور کہنے سے
اونہین روک دیا ہے دل کے آنکھہ عقل کی بینائی رکھتی ہے
نہین کیونکر راہ پائین غلط کاری سے باز آئین در منثور مین مروی ہے کہ دو منافق مدینے سے بھاگے
راہ مین پانی آیا گھٹا چھائی بادل گرجا بجلی کڑکی کبھی روشنی مین چلتے پھر اندھیری مین متحیر کھڑے
ہو رہتے کانون مین انگلیان دیتے دلمین پچھتاتے کہنے لگے اگر بچے تو حضور سے بیعت جدید
کرینگے جب پانی نکل گیا واپس آئے اور حضور مین توبہ کی اور پکے مسلمان ہوگئے بعض منافق ایسے ہی تھے
کہ حضور کے دربار مین کانون مین انگلیان دے لیتے کہ احکام نہ سنین جسکے عمل کے ذمہ دار ہون یا مبادا
قرآن مین اونکی مذمت ظاہر ہو رسوائی اور وہ سنین حق سبحانہ تعالی نے یہ واقعہ تمثیلاً نازل فرمایا

اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ
یا مثل مینہ کے ہے آسمان سے اوسمین اندھیری اور گرج اور بجلی رکھتے ہین اونگلیان اپنی
فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ۝
کانون مین بجلی سے بخوف موت کے اور اللہ گھیرے ہے کافرون کو

یا مثال اونکی ایسی ہے کہ مینہ کے جھڑی لگی ہو اور بدلی یا رات کی اندھیری چھاجائے اور بجلی چمکتی ہو
بادل گرجتا ہو مینہ سے قرآن یا اسلام مراد ہے اور آبر سے من جانب اللہ ہونے کا اشارہ اندھیری سے
مصائب صبر ایمان بالغیب۔ برق سے ہدایت نورانیت رعد سے احکام شدید عذاب کی وعید مراد
ہے اس حالت مین جیسے مسلمان کافر کانون مین اونگلیان رکھتے تاکہ رعد کے صدمے سے بچ جائین
تو جسطرح انگلیان اوس برق و باران سے بچا نہین سکتین یہ زبانی ایمان بھی اونہین مجاہدین
کی تلوارون کی کاٹ اور ملائکہ کے عذاب کی مار سے نہ بچا سکیگا بلکہ مردانہ قدم جمانا اور ابر
رحمت سے نفع اوٹھانا بکارآمد ہوگا۔ اور اللہ تو کافرون کو گھیرے ہوئے ہے یعنے کہین

اوس سے بچ کر جا نہین سکتے ابر و رعد و برق و ظلمات مین ہلاک ہوتے ہین

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ
قریب ہی کہ بجلی اُچک لے بینائی اونکی جب چمکے واسطے اونکے چلین اوسمین اور جب اندھیری کرے اوپر
قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
ٹھہرین اور اگر چاہتا اللہ البتہ لیجاتا سماعت اونکی اور بینائی اونکی بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے

یعنی نور اور غلبہ اسلام یا غضب الٰہی اونہیں اندھا اور بہرا بنانا چاہتا ہی جب کوئی آسان حکم نازل ہوا یا وعدہ مغفرت و فتح کیا گیا یا مال غنیمت ہاتھ آیا منافق اوس کے ساتھ ہولئے اور اوس نور سے فائدہ اوٹھانیکا عزم کیا اور جب امتحان پیش ہوا یا احکام شدیدہ مثل جہاد و قتال کے نازل ہوئے یا مصائب کا سامنا ہوا تو توقف اور تقاعد کرتے ہین جیسے ابن ابی منافق اپنے کئی سو آدمیون کے ساتھ جنگ اُحد سے پھر آیا مگر اللہ تعالیٰ نے اونہیں چندی مہلت دی ہو کہ اونکی پوری شرارتین کھل جائین اور کوئی عذر و حجت باقی نہ رہے ورنہ اللہ چاہتا تو یہ اون کی دسیسہ بازیان حیلہ سازیان جنہین اپنی جان مال عزت کے سپر بنائی تھی کچھ بھی کام نہ آتین اون کی بینائی یعنی امن و راحت ابھی خاک مین ملا دیتا اور اس کے لیے برق و رعد کی ضرورت نہ تھی بلکہ چاہیے آسمانی عذاب سے ہلاک کرے چاہیے زمینی بلاؤن مین مبتلا فرمائے وہ تو ہر شے پر قادر ہے **ابن کثیر** اکثر مفسرین کے نزدیک مینہ سے شک کفر نفاق مراد ہوا اور رعد سے وہ شے جو منافقین کا دل ہلا دے اور برق وہ جس سے اون کے دلون مین چمک پونہچی اور کانون مین انگلیان دینا کمال گھبراہٹ اور مجبوری کی طرف اشارہ ہی کہ کوئی آڑ اور بچاؤ نہین کر سکتے اسلیئے کہ انگلیون سے رعد و برق کا روک معلوم ہے اور "تکاد البرق" سے آیات قرآنی مراد ہین جو منافقین کی قلعی کھولتی ہین **مظہری** خالد بن معدان سے مروی ہی کہ پانی عرش سے آسمان دنیا پر بمقام (الاثرم) جمع ہوتا ہی - ابر پیتا ہی اور جہان حکم ہوتا ہی لیجاتا ہی **معالم** اکثر مفسرین نے روایت کی کہ رعد فرشتے کا نام ہی اور برق اوس کے کوڑے کی چمک ہی جس سے ابر کو ہکاتا ہی جب غضبناک ہوتا ہی تو چنگاریان نکلتی ہین جسے صاعقہ کہتے ہین بعض روایت مین ہی کہ برق فرشتے کے آواز ہے بعض نے کہا فرشتے کی ہنسی ہے بعض نے کہا فرشتہ ہی **ربط** بعد ذکر مومنین و کفار و منافقین عموماً اپنی عبادت کا حکم دیا اور استحقاق کے دلائل بیان فرمائے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنایا تمکو اور اونکو جو پہلے تھے تم سے

معالم کہا ابن عباس نے ایہا الناس سے مکہ والون کی طرف خطاب ہوتا ہے اور ایہا الذین آمنوا سے مدینہ والون کی طرف مگر یہان سب آدمی مراد ہین **ف** یہ باعتبار اکثر کے کلیہ نہین کہا ابن عباس نے قرآن مین جہان لفظ عبادت ہے اوسکے معنے توحید کے ہین **ف** غالبًا یہ وہان ہے کہ عبادت مطلوب و مامور بہ ہو ورنہ لا اعبد ما تعبدون مین یقینًا توحید مراد نہین **معالم** خلق ایسی شے کی ایجاد کو کہتے ہین جسکا شکل پہلے سے نہو اور اگلون سے تمام باپ دادے حضرت آدم تک مراد ہین **ف** اس آیت مین دلائل توحید و معبودیت و استحقاق الوہیت اس خوبی سے بیان ہوئے ہین کہ کسی منصف کو انکار نہو سکے اسلیے کہ ہر شے اول وجود دوم پرورش و بقا کی محتاج ہے باقی ضرورتین نہین دونو امرون کی تابع ہین اور جب خلق و پرورش ہماری اور ہمارے باپ دادون کی اللہ تعالی کی طرف منسوب ہو چکی تو اوسکی عبادت نکرنیکا کیا سبب اور دوسری طرف توجہ کی کیا ضرورت **ربط** جبکہ یہ استحقاق چاہتا تھا کہ خدمت و عبادت شکریے مین محسوب ہو اور ہمین آیندہ کسی فائدے کی امید نرہے ارشاد فرمایا

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

تاکہ تم ڈرو

اگر تم پرہیزگار ہو جاؤ جس سے دوسرون پر بزرگی ملے اور انجام بخیر ہو جیساکہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے جو بڑا متقی ہو اور فرمایا والعاقبة للتقوی آخرکار مین کامیابی تقوی سے ہے **سیبویہ** کے نزدیک لعل و عسی اگرچہ یعنی امید کے آتا ہے مگر کلام الٰہی مین لزوم و یقین کا فایدہ دیتا ہے **معالم** اسلیے کہ کریم جب امید دلاتا ہے تو اوسی وعدے کی طرح وفا کرتا ہے **ربط** جبکہ کفار وہ خالقون کے قائل نہ تھے صرف اسباب پرورش مین غیرون کو معین جانتے تھے لہذا فرمایا کہ آسمانی تاثیرین اور سرزمینی وسائل اللہ کی طرف سے ہین

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

جسنے بنائی واسطے تمہارے زمین فرش اور آسمان چھت اور اوتارا ابر سے مینہ

فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ

پھر نکالا اسکے ذریعے پھلون سے کھانا واسطے تمہارے

یعنی وہ اللہ جسنے تمہارے لیے زمین کا فرش اور آسمان کی چھت بنائی اور ابر سے پانی برسایا جسکے ذریعے سے طرح طرح کے پھل اور چارے پیدا کیے تاکہ تم اور تمہارے جانور کھائین **معالم** جعل یعنی خلق اور فراش بچھونا یا بچھونا یعنی زمین ایسی نہین بنائی کہ ٹھہر نسکو بنا سے اونچی چھت مراد ہے اور من السماء کے

جب ایسی پرورش اور | فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ | یہ قدرت ہی تو نہ سیکو

اللہ کا شریک اور مثل | پس نہ ٹھہراؤ واسطے اللہ کے شریک حالانکہ تم جانتے ہو | قرار دو اللہ کی طرح معبود

یا قادر یا حاضر و ناظر جب نہ ہو اور تم جانتے ہو کہ حقیقت اور حقیقت اللہ ہی کے لیے ہی سوا ان مجازی

وسائل اور باطل معبودوں کے جو غیر کہو انکا شرک ہے جو ربط بعد اثبات توحید و معبودیت نبوت و قرآن کا ثبوت قطعی دلائل سے فرمایا

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

اور اگر ہو تم شک میں اوس سے کہ اوتارا ہمنے بندے پر اپنے تو لاؤ کوئی سورت مثل اسکے

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور پکارو حمایتی اپنے سوای اللہ کے اگر ہو تم سچے

باوجود ان کھلے دلائل کے تمکو قرآن مین شک ہی جو ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور جانتے ہو کہ وہ

اللہ کا بھیجا ہوا نہین بلکہ محمد صلعم دل سے گڑھ لاتے ہین تو کوئی چھوٹی سورت قرآن کے مثل بنا لاؤ

اور اس کام مین اپنے معبودون یا حمایتیون اور ہمنشینون کو بھی بلاؤ اگر سچے ہو تو ایسا کرو معالم

سورت قرآن کا وہ ٹکڑا جسکا اول و آخر معلوم و معین ہو اور کہا گیا کہ سورت بلند مکان کو کہتے ہین اور

قرآن کے حصون کا نام سورت اسلیے ہوا کہ ہر سورت کی تلاوت سے قاری کو مرتبہ بلند ملتا ہی اور

جب قرآن پورا ہو جاتا ہی تو اون مقامات علیا کی تکمیل ہو جاتی ہی من مثلہ سے خواہ قرآن مراد ہی

خواہ آنحضرت یعنی محمد صلعم کے ایسے ہی لکھے پڑھے سے ایک سورت قرآن کی بنواؤ و ف یہ آیت اثبات

قرآن و نبوت مین دلیل مسکت و معجزہ باقی ہی جسکا انکار منکرین سے بھی نہین ہو سکتا اسلیے کہ عرب

شعر و سخن مین یگانہ فصاحت و بلاغت مین مشہور زمانہ تھے پھر بھی زبان نہ کھل سکی اگرچہ ایسے

ایسی غیرت انگیز اشتہار کیے بار ہوئے چنانچہ قرآن مین کئی مقام پر اسی قسم کے دعوی مذکور ہین اور سچ تو

یہ ہی کہ ایسا زبردست اور عام دعوی سوائے ذات قادر و علیم کے کسی سے صحیح نہوا اور نہ اب ممکن ہے

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ

پس اگر نہ کیا تمنے اور ہرگز نکر سکوگے تو ڈرو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا جن و انس اور پتھر ہین

یعنی اگر تم قرآن کی سی سورت | اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ | نہ بنا سکے اور ہرگز نہ بنا سکوگے

تو اوس آگ سے بچنے کی تدبیر کرو | تیار کی گئی ہی واسطے کافرونکے | یعنی ایمان لاؤ جسکے ایندھن

گنہگار آدمی اور جنت یا پتھر ہین اور کافرون کے لیے پہلے ہی سے تیار کی گئی ہی معالم فان لم تفعلوا

یعنے نہ بنا سکے گذشتہ مین ولن تفعلوا یعنی آئندہ زمانے مین نہ بنا سکنے کی نفی اسلیے کی کہ عجز اچھی طرح ظاہر ہو جاوے

ع انداد جمع ند کی ... فضل ... شرک ... نہیں ... اللہ ... آنحضرت ... ع ... مانند ... ع فان لم ... ع ... بسورۃ سورت امانت ... فصل الاوہمزہ اول سے محذوف ہوسکتا ... مین ہی اول و آخر معلوم ہو ... ش ابن کثیر سے امام ... ۱۲

ابن عباسؓ اور اکثر مفسرین نے کہا کہ حجارہ سے گندھک مراد ہے جسمین بھڑک زیادہ ہوتی ہی ابن جبیر
کہا مجاہد نے کہ پتھر گندھک کے ہین وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہوتا اور کہا بعضون نے کہ تمام پتھر مراد ہین
اور اس سے آتش دوزخ کی شدت و عظمت ظاہر ہوتی ہے اور کہا گیا کہ حجارہ سے بت مراد ہین اسلیئے
کہ بت اکثر پتھر سے تراشے جاتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تم اور جنہین تم پوجتے ہو غیر خدا کے
دوزخ کے ایندہن ہین ف حجارہ کی تفسیر مین تینون اقوال ہین بت نص قرآن سے اور پتھر نعمت
سے اور گندھک حدیث سے اور مطابقت یون ہے کہ آگ بھڑکانے کے لیئے گندھک اور عذاب و عبرت
و ذلت کفار کے لیے بت اور اونکی اصل یعنی پتھر اور کفار ہمیشہ جہنم بنائے جائین چنانچہ ابن مسعود نے
اسی آیت کے تحت مین فرمایا کہ یہ پتھر گندھک ہین آسمان و زمین کے ساتھ پیدا ہوئے اور کافرونکے
لیئے مہیا کیے گئے - اور محمد ہاشم سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب یہ آیت اوتری آپ نے اصحاب کو سنائی
ایک نوجوان بیہوش ہو کر گر پڑا حضور نے بکمال شفقت و ترحم اوسکا سر گود مین رکھ لیا تھوڑی دیر بعد
ہوش آیا آنکھ کھولتے ہی پوچھا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون وہ پتھر کیسا ہے فرمایا یہ غشی
تجھے کافی نہ تھی ایک پتھر اگر اوسکا رکھا جاوے پہاڑون پر تو وہ سب پگھل جائین
اور ایسا ہی ایک پتھر اور ایک شیطان ہر آدمی کے ساتھ ہوگا - ترغیب)

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ
اور خوشخبری سنا دو انہین جو ایمان لائے اور کین نیکیان کہ واسطے اونکے باغ ہین
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
جاری نیچے اونکے نہرین جب دیجاتی ہے اوسمین سے (جنت سے) پھل
رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا
رزق کہتے ہین یہ وہ ہے کہ دیئے گئے تھے ہم پیشتر سے اور دیئے جاوینگے وہ پھل ہمصورت

یعنی ای محمد جو آپ کو ہمارا رسول اور قرآن کو ہماری کتاب مانتے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اونہین
خوشخبری سنا دیجیے کہ اون کے واسطے جنتین ہین جنکے تلے نہرین جاری جب اون بہشتون سے مومنین
کو کوئی میوہ دیا جائیگا کہینگے یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے ملا تھا معالم معاذ نے کہا کہ عمل صالح
وہ ہے جسمین چار باتین ہون ۱ علم ۲ صبر ۳ نیت ۴ خلوص - ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عمل
صالح سے یہان مراد ادائے فرائض و حقوق عباد ہین جیسا کہ روایت کی بخاری اور مسلم نے
ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے آپ وہ کام بتائین جسکے

ف۱ من تحتہا سے مراد یہ ہے کہ درختون اور محلون کے نیچے جاری ہین ۱۲ ف۲ یہ جاننے کہ یہ ہین خدا کی طرف اور علم کے حجر نا شکری ... سب ... بہشت ... یعنی ... بالاراد ... یعنی ... تعمیل حکم مقصود ہے ۱۲

کرنے سے جنت مین داخل ہون فرمایا اللہ کی بندگی کرکسیکو اوسکا شریک نکر اور فرض نماز پڑہ اور زکوۃ دے اور روزے رمضان کے رکھ **ف** جنت عوض ہی ایمان کا مگر عمل صالح سے دو فائدے ہین ۱ یہ کہ ابتدا مین ہی اوسپر عذاب نہو ۲ یہ کہ مدارج علیہ عطا ہون۔ اور کفر سے خلود نار کا مستحق ہوجاتا ہی گناہون سے عذاب زیادہ ہوتا ہی اور مومن عاصی اگرچہ ابتدا دوزخ مین جائے مگر ہمیشہ نرہیگا جنات جمع جنت باغ **عزیزی** جنتین آٹھ ہین ۱ فردوس جسمین قسم قسم کی پہول ہین اور یہ عرش کے تلے ہی) ۲ عدن (ہمیشہ رہنے والی) ۳ جنت الماوی جاے پناہ ۴ خلد ۵ دار السلام (سلامتی کا گہر) ۶ دار المقام (جاے قیام) ۷ علیین ۸ جنات النعیم (عیش ونعمت والے باغ) **درمنثور** ابوہریرہ نے کہا یا رسول اللہ جنت کا بیان کیجیے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی۔ موتی کی کنکریان۔ زعفران کی مٹی۔ مشک کا گارا جو اوس مین داخل ہو مزے اوڑائے کبہی ملول نہو ہمیشہ رہی موت نہ آئے نہ اوس کے کپڑے مین کہنگی کا دخل ہی نہ شباب مین ضعیفی کا ذکر امام منذری نے انس سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے جنت عدن اپنی ید قدرت سے پیدا کی ایک اینٹ سفید موتی کی ایک اینٹ یاقوت سرخ کی ایک اینٹ زبرجد سبز کی گارا مشک کا گہاس زعفران کی کنکریان موتی کی اور مٹی عنبر کی پہر کہا اوس سے باتین کر عدن نے عرض کیا قد افلح المومنون ایمان والے رستگار اور کامیاب ہوئے پہر فرمایا اللہ عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت وجلال کی تجہمین بخیل میرا ہمسایہ نہوگا۔ اور فرمایا کہ جنت مین ایک کوڑا رکہنے کے یا بالشت بہر جگہہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہی انہار جمع نہر۔ **ترغیب** ابوہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی نہرین مشک کے پہاڑ ون سے نکلی ہین ابن عباس سے مروی ہی کہ ہمنے آنحضرت سے پوچہا کیا جنت کی نہرین گہرائی مین بہتی ہین فرمایا نہین وہ زمین کے اوپر بہتی ہین نہ ادہر جاتی ہی نہ اودہر فرمایا کہ جنت مین دریا ہی پانی کا اور دودہ کا اور شہد کا اور شراب طہور کا اوسی سے نہرین نکلی ہین **درمنثور** ابن عباس سے منقول ہی کہ بیذخ نامی ایک نہر جنت مین ہی اوسپر یاقوت کے خیمے ہین اوسمین لڑکیان اوگتی ہین جنتی کہین گے آؤ بیذخ پر چلین جب جائینگے وہ لڑکیان خوش ادائیان کرینگی پہر جس مرد کو وہ اچہی معلوم ہونگی اونکا پہنچا پکڑ لیگا وہ ساتہہ ہولینگی اور دوسری وہین اوگ آئینگی۔ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ جنت کی لنبائی مین ایک نہر ہی دو رویہ باکرہ عورتین آمنے سامنے کہڑی ہین نہایت خوش آیند آواز سے گا رہی ہین جنتی سنکر جانینگے کہ جنت مین کوئی لذت اسکے برابر نہین۔ لوگون نے کہا ای ابوہریرہ

وہ راگ گیا ہی فرما التسبیح والتقدیس۔ انس رضہ سے مروی ہی کہ جنت مین ایک نہر ہی اوسپر موتیون کا شہر آباد ہی ستر ہزار دروازے سونے چاندی کے ہین یہ اہل قرآن کے لیے ہی (علاوہ اسکے کوثر و سلسبیل وغیرہ انہار جنت کا ذکر اپنے اپنے موقع پر آئیگا) اور اہل جنت کا یہ کہنا کہ یہ میوے وہی ہین جو پہلے ملے تھے ابن کثیر نے ابن عباس و ابن مسعود اور کئی اصحاب سے روایت کی ہی کہ مراد ثواب عمل ہی یعنے یہ وہی ہین جو نیک کام ہمنے دنیا مین کیے تھے۔ یا یہ کہ دنیا مین بہی اسے رنگ و صورت کے میوے ہمکو ملا کرتے تھے یا جنت مین جو میوے اس سے پہلے عطا ہوئے تھے وہ بہی ایسے ہی تھے جیسا کہ یحیی بن ابی کثیر سے مروی ہی کہ بہشتی لڑکے میوے لیے ہوئے بہشتیون کے آس پاس پہرتے ہین جب کوئی میوہ کہا لیتے ہین تو پہر ویسا ہی میوہ وہ لڑکے دیتے ہین بہشتی کہتے ہین یہی تو تمنے ہمین پہلا دیا تہا بچے کہتے ہین كُلُوا فَاللَّوْنُ وَاحِدٌ وَالطَّعْمُ مُخْتَلِفٌ کہاؤ رنگ یکسان اور مزے جدا جدا ہین

یعنی بہشتیونکو حورین حیض و نفاس سے پاک ملینگی اور جنتی	وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور واسطے انکے اوسمین (جنت) جوڑے پاک ہین اور وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے	دنیا کی عورتین حیض و نفاس ہمیشہ جنت مین رہینگی

ف ازواج کا لفظ مرد اور عورت دونون کو شامل ہی یعنی مردون کو دنیا کی عورتین اور حورین اور عورتونکو مرد ملینگے **ترغیب** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتی کو بہتر حورین دنیا کی بیبیون کی علاوہ ملینگی۔ اور عبد اللہ بن ابی اوفی نے آنحضرت سے روایت کی ہی کہ پانچسو حورین اور چار ہزار کنواری عورتین اور آٹھ ہزار ثیبہ عورتین عطا ہونگی۔ انس نے آنحضرت سے روایت کی کہ اگر ایک جنت کی عورت زمین کی طرف جہانکے تو زمین سے آسمان تک نور اور خوشبو سے بہر جائے۔ اور جنتی عورت کی سر کی اوڑہنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہی۔ **طہارت** سے مراد یہ ہی کہ حیض نہ آئیگا باوجود مباشرت و ہمبستری کے جنابت نہوگی پاخانہ پیشاب تہوک ناک وغیرہ سے بالکل پاک و صاف ہونگے۔ مسلم مین ہی کہ کہانے کے بعد ڈکار آجائیگی۔ **معالم** بری عادتین برے اخلاق سے جنتی پاک ہونگے۔ اور **خالد** سے مراد یہ ہی کہ جنت اور اوسکے رہنے والے نہ کبہی فنا ہون گے نہ کبہی اوس سے جدا **ترغیب** حضرت علی نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایک مقام ہی جہان حورین جمع ہوکر گائینگی نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ ہم ہمیشہ رہنے والیان ہین بس نہ فنا ہونگے نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ ہم چین کرنیوالیان ہین ملول و رنجیدہ نہونگی۔ نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ ہم خوش رہنے والیان ہین ناخوش نہونگی طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ مبارکبادی اوسکو جو ہمارے لیے ہی اور ہم اوسکے لیے **ربط** جمہور مفسرین نے کہا جب منکرین قرآن کے جواب سے عاجز ہوئے تو کہنے لگے کہ اگر

اللہ کا کلام ہوتا تو یہ ناچیز اور رکیک مثالیں نہوتیں جسطرح آگ اور مینہ کی مثال یا سورۂ عنکبوت
میں مکڑی کے مثل اور سورۂ حج میں مکھی کی نظیر اللہ تعالیٰ نے اون کے زعم باطل کی تردید فرمائی

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ
بالتحقیق اللہ نہیں شرماتا کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر ہو یا وہ شے کہ زیادہ ہو اوس سے پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے جانتے ہیں

أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ
کہ وہ بر آئینہ حق ہے رب سے اونکے اور وہ لوگ جو کافر ہوئے کہتے ہیں کیا ارادہ کیا اللہ نے اس مثل سے گمراہ کرتا ہے اوس کے (قرآن کے)

كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ
بہتوں کو اور راہ پر لاتا ہے اوس سے بہتوں کو اور نہیں بھٹکاتا اوس سے مگر نافرمانوں کو جو توڑتے ہیں وعدہ اللہ کا بعد مستحکم کر چکنے کے

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝
اور قطع کرتے ہیں اوسے کہ حکم دیا اللہ نے ساتھ اوسکے یہ کہ ملایا جاوے اور فساد کرتے ہیں زمین میں وہی گھاٹا پانیوالے ہیں

اللہ شرماتا نہیں کہ کوئی مثال مچھر کی یا اوس سے جسمیں یا ضعف میں زائد چیز کی بیان کرے ایمان والے
جانتے ہیں کہ یہ مثال اللہ کے پاس سے حق ہے اور کافر کہتے ہیں اللہ نے اس مثل سے کیا مراد لی ہے
اللہ قرآن کے انکار اور گستاخی سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور اتباع و تعظیم سے بہتوں کو رہنمائی فرماتا ہے
ف ۱ امر حق اگرچہ حقیر اور عام خیالوں میں رکیک ہو مگر اظہار اور اختیار میں شرم و عار
نچاہیے ۲ اسرار و احکام الٰہی میں گفتگو اور اشتباہ موجب حرمان و خسران ہے اور قرآن سے اونہیں کو
بھٹکاتا ہے جو نافرمان ہیں اللہ سے عہد باندھکر توڑتے ہیں اور جس کے ملانیکا حکم کیا ہے اوسے قطع
کرتے ہیں یہی لوگ گھاٹا پانے والے ہیں - یعنی قرآن گمراہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ وہ ہدایت ہے
مگر یہ بدنصیب اپنی بداعمالیوں سے گمراہ ہو جاتے ہیں - بھٹکانے سے مراد یہ ہے کہ توفیق خیر نہ عطا
کی کفر و ضلالت کے سامان مہیا کر دیے اور اپنی طرف نسبت اسلیے کی کہ انتقام کامل و تذلیل
تام ہو **فاسق** (اطاعت سے باہر ہونیوالا) **مظہری** فاسق سے خواہ کافر مراد ہیں یا گناہ
کبیرہ پر اصرار کرنے والے **اللہ کا عہد** توریت و انجیل کی وہ خبریں جو آنحضرت کی نبوت
اور اطاعت کے باب میں تھیں - یا توحید اور ایمان کی عہدشکنی یہ ہے کہ محکمات قرآن و سنت سے
انکار یا اونکی تحقیر کرے **ان یوصل** بہ سے صلہ رحم اقارب سے احسان مراد ہے یا یہ کہ سب
پیغمبروں پر ایمان لاؤ یا کتاب و سنت دونوں کو پورا پورا مانو مثل یہود و نصاریٰ کے بعض پیغمبروں نے

انکار اور بعض کتاب پر عمل نکر دیا تھا قتل فرقہا سے ضالہ خوارج و روافض و نواصب کے قرآن و حدیث مین ایسے معنی نہ پہنا ؤ کہ محکمات مین تخالف و تعارض پڑجا سے اپنے ایمان و اعمال کو صحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا سئے رہو تفسیر کبیر مومنین سے اتصال و اتحاد کفار سی قطع وعناد مراد ہی
ف جسطرح عہد شکنی کے مراتب مختلف ہین ہدایت و ضلالت کے مراتب بہی متفاوت ہین

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
کیونکر انکار کروگے ساتھ اللہ کے حالانکہ تھے تم بیجان پھر زندہ کیا تمھین پھر مار یگا تمکو پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝
زندہ کریگا تمکو پھر اوسکی طرف پھروگے تم

اللہ تعالی سے تم کفر کیونکر کروگے جسم بیجان یا مضغہ گوشت تہو اوس نے جان عطا کی زندہ کیا پہر اوس مار یگا پہر زندہ کریگا پہر اوسکے حضور مین جانا ہوگا ایسے زبردست قدرت والے بے غرض احسان کرنیوالے سے کفران نعمت حق پوشی کسی فہمیدہ آدمی سے ہو ہی نہین سکتے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى
وہی ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچہ زمین مین سبکا سب پھر قصد کیا

اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۝
طرف آسمان کے پس درست کیا اونہین سات آسمان اور وہ ہر شی سے خبردار ہے

وہی ایسا ہے جسنے تمہارے نفع کے لیے تمام چیزین زمین کی پیدا کین پہر آسمان کی طرف قصد کیا اور سات آسمان بنادئے اور سب کچہ جانتا ہے۔ پہلا احسان آغاز و انجام سے متعلق تہا دوسرے مین درمیانی حالت بیان کی اسلیے کہ زمینی چیزین اور آسمانی تاثیرین انسان کی زندگی سے متعلق ہین پہر ظاہر کر دیا کہ جب اللہ تعالی آسمان بنانے پر قادر ہے اور تمام چیزون سے خبردار تو کیا تمہارے جلانے سے عاجز اور تمہارے اعمال سے غافل رہسکتا ہے ف انسان کے فائدے اگرچہ آسمان سے بہی تعلق رکہتے ہین فرشتون کے انتظام تدبیر عالم۔ آسمانی تاثیرین رات۔ دن۔ باران تبدیل موسم وغیرہ مگر زمین کا ذکر اسلئے فرمایا (۱) زمینی فائدون پر معاً نظر پہونچ جاتی ہے (۲) آسمانی مخلوق کسیکی مملوک نہین ہوسکتی اور زمینی چیزین سب کی سب انسان کے مملوک ہین ش ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اشیاء زمین کے بعد آسمان بنایا گیا حالانکہ دوسرے مقام پر فرمایا والارض بعد ذلک دحاها زمین آسمان کے بعد پہیلائی جواب اسکا در منثور مین ہے کہ مراد خلق سے تسخیر ہے یعنے ان سب کو تمہارا مطیع و مملوک کر دیا عزیزی خلق سے مراد اندازہ ہے یعنے تمہارے لئے معین و مقدر کر دیا پس تقدیم و تاخیر سے اس آیت کو تعلق نہین رہا ف اسمانون مین عرش و کرسی کا شمار

ك خلق لكم سے اہل اباحت ثابت کرتے ہین کہ اصل اشیا مین حلت ہے [illegible]

ع ۳ ۹

[illegible]

کیا ہے کہ بسطح آسمان بانسبت زمین کے ازراہ لطیف ورنج ہر کرسی و عرش آسمانی بلند و رفیع کے ذرے منقول عبد اللہ
بن عمر سے منقول ہے حق تعالی نے پہلے پانی پیدا کیا اور اپنا عرش اوسپر رکھا پھر ہوا بنائی جسنے پانی کو جنبش دی اور لگا گرم ہونے
حرارت اور حرارت سے دہوان اور دہوئین سے آسمان پیدا کیے تلچھٹ سے زمین زمین سے پہاڑ
بنائے الجبال ابن عباس نے فرمایا زمین سات ہین طبقۂ اول مین آدمی۔ دوم مین ہوا سوم مین
جہنم کے پتھر۔ چہارم مین جہنم کی بچھو پنجم مین جہنم کے سانپ ششم مین گندھک ہفتم مین ابلیس اور اوسکا لشکر ہی
اور ابن عباس سے دوسری روایت ہے کہ چوتھی زمین مین جن ہین اگر ظاہر ہون تو کثرت سے آفتاب
کو چھپالین اور ہر کنارے پر اللہ کی مہر ہے اور فرشتہ محافظ در منثور عباس فرماتے ہین آپ نے فرمایا
جانتے ہو زمین سے آسمان تک کسقدر فاصلہ ہے بولے کہا واللہ ورسولہ اعلم فرمایا پانچسو برس کی
راہ اور ہر آسمان اسیقدر گندا ہے اور ایک آسمان سے دوسرے تک اسیقدر فاصلہ اور اسی قدر مثالی ساتوین
آسمان پر ایسی ہی دو دریا جنکی گہرائی پانچسو برس کی راہ اوسپر آٹھ بُز کوہی ہین جنکے زانو سے
کہر تک پانچسو برس کی راہ اوسپر عرش ہے اوسکے اعلی و اسفل مین اسیقدر بُعد اوسپر حق جل علاؤہٗ
بندون کے اعمال سے خبردار۔ ایک روایت مین ہے کہ آسمان پر کرسی اوسپر پانی اوسپر عرش ہے
ربیع ابن انس سے مروی ہے کہ آسمان اول رُکی ہوئی موج ہے۔ دوسرا شفاف تیسرا لوہے کا چوتھا تانبے کا
پانچوان چاندیکا چھٹا سونیکا ساتوان یاقوت سرخ کا۔ اوسپر نور کے صحرا۔ اور ملک موکل حجابات
کا نام میطاطروس ہے اور سلمان فارسی سے منقول ہے کہ پہلا آسمان زمرد سبز کا ہے نام اوسکا رقیعا
دوسریکا نام ازقلون سفید چاندیکا تیسریکا نام قیدوم سرخ یاقوت کا چوتھے کا نام عونا
چمکتے ہوئے موتی کا ہے پانچوین کا نام دبقا زرسرخ سے بنا ہے چھٹے کا نام وفنا زرد یاقوت کا ہے
ساتوین کا نام عربا نور کا آسمان ہے اور فرمایا علی نے کہ پہلے کا نام رقیع اور ساتوین کا
ضراح ہے ربط پھر ان تمام احسانون کے بعد اون نعمتون کا ذکر کیا جس سے
انسان تمام مخلوق پر فائق ہوگیا اور وہ احسان جسپر ایک جان کیا ہزار جان قربان ہے

اے خدا قربان احسانت شوم　＊　اینچہ احسانست قربانت شوم

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً
اور جب کہا ربنے تیرے فرشتونکو مین بنانیوالا ہون زمین مین نائب

قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ
کہا کیا بنائیگا اوسمین وہ کہ فساد کرے اوسمین (زمین مین) اور گرائے خون

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اور ہم تسبیح کرتے ہین تیرے حمد کی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری کہا اللہ نے مین خوب جانتا ہون جو تم نہین جانتے

ای حبیب ہماری نعمتین یاد کرو اور ہمارے بندون کو بھی یاد دلاؤ کہ جب تیرے پروردگار نے فرشتون سے کہا ہم زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنائینگے وہ تعجب سے بولے کیا تو ایسے شخص کو بنائیگا جو گناہ اور خونریزی اور فساد کرے ہم تو تیری تسبیح اور حمد اور تقدیس کرتے ہین فرمایا جو ہم جانتے ہین تم نہین جانتے کہ اسمین کیا حکمت ہی اور اونکی عصیان مین کیسی طاعت **شعر** درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ٭ ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیان ٭ **معالم** زمین و آسمان بنانے کے بعد فرشتون کو آسمان پر رکھا جنون کو زمین مین بسایا بعد مدت دراز جنون سے بغض حسد ظلم فساد بغاوت ظاہر ہوئی اللہ تعالی نے فرشتون کا گروہ بھیجا جنکا سردار عزازیل تھا جنون پر چڑھاو ہوے مارے گئے زمین چھوڑکر دریاؤن اور پہاڑون کی طرف بھاگے - یہ فرشتے خزانہ دار جنت تھے اسلئے انکا نام - جن ہوا عزازیل کو زمین اور پہلے آسمان کی بادشاہت ملی کبھی جنت مین عبادت کرتا کبھی آسمان پر کبھی زمین مین - رفتہ رفتہ اسے تکبر پیدا ہوا کہ میرے برابر کون ہی کسی کو یہ سلطنت اور عزت ملی ہی حق جل وعلی کا فرمان جاری ہوا کہ ہم زمین مین اپنا نائب خلیفہ بنائینگے فرشتے تعجب سے کہنے لگے حق تعالی حکیم ہی اور بری باتون سے ناخوش ایسے مخلوق کو کیونکر خلیفہ کرے گا جو فساد و گناہ کرے رہی عبادت وہ ہم کر ہی رہے ہین مفسرین باتفاق فرماتے ہین کہ یہ قول ملائکہ کا بوجہ حسد و اعتراض کے نہ تھا بلکہ اس حکمت کو نہ سمجھے پوچھنے لگے **ف** بیشک یہ عطیہ عظمی کہ زمین و آسمان کا شاہنشاہ ایک خاکی نژاد کو اپنے احکام جاری کرنے والا اپنی کمالات کا آئینہ محرم اسرار مخصوص بارگاہ بنائے کسی طرح خیال مین نہ آسکتا تھا ملائکہ کو تعجب ہوا تو کیا عجب ہی **ابن کثیر** ملائکہ نے حضرت آدم کو نہین کہا کہ یہ مفسد ہونگے بلکہ یہ کہا کہ خاکی نژاد کی شان سی ہی کہ فساد و عصیان کرے **لطیفہ** جوہر خاک کو شرف خلافت اسلئے عطا ہوا کہ کثافت قابل فیضان اتم و لائق تحمل نورانیت ہی جیسا کہ قاضی ثناء اللہ رح تفسیر مظہری مین اکابر صوفیہ سے نقل کرتے ہین کہ نور آفتاب کا فیض زمین پر کامل و ذاتی ہی بوجہ کمال کثافت کے اور آب و ہوا و آتش پر صفاتی اسلئے کہ اونمین مادہ کثافت کم ہی اور اجرام علویہ بوجہ کمال لطافت کے صرف سایہ و عکس نورانیت سے مستفیض ہو سکتے ہین پس چونکہ جسم آدم عناصر سفلی سے اور اخلاق اسکے عالم ملکوت سے اور روح اوسکی عالم امر و نور سے ہی ہر قسم کی فیضان کا مستحق اور قابل قرار دیا گیا **تائب** اس کثافت کی چمک دیکھو ٭ ہمارا انسان عرش تک دیکھو

فرمایا بعض مفسرین نے کہ حق تعالیٰ نے جسسے بہتر مخلوق نہ پیدا کریگا اور جسکو بھی تو علم ہمارا اوس سے زیادہ ہوگا
اسلیے کہ جو ہم دیکھ چکے ہیں اوسنے نہیں دیکھا لہذا علم ہی کا امتحان پیش ہوا تاکہ زعم باطل ٹوٹ جائے
ذکر آدم ثعلبی نے کہا کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا
کرنا چاہا عزرائیل کو حکم دیا کہ مشت خاک حاضر کرو آپنے ہر مقام سے مٹی لیکر پیش کی (اسیوجہ سے
اولاد آدم نیک و بد کالے گورے ہر قسم کے ہوتے ہیں) پھر وہ مٹی پانی سے خمیر کی گئی اور جبرئیل امین
سے فرمایا کہ صاف مٹی قلب زمین سے لاؤ جبرئیل امین آنحضرت کی قبر شریف کی مٹی لے گئے آب تسنیم
سے گوندھی گئی اور جنت کی نہروں میں غوطے دلوائے اور آسمانوں اور زمینوں میں پھرائی گئی آپ کو
فرشتوں نے آدم سے پہلے پہچان لیا پھر یہ آدم کی مٹی کے ساتھ ملادی گئی اور جسم شریف آدم کا
تیار کیا گیا پھر روح عطا فرمائی اور جنتی پوشاک پہنائی اور نور محمدی آپ کی پیشانی پر چمکایا پھر تخت پر
بٹھا کر فرشتوں نے آسمان کے عجائبات دکھائے یہ سیر سو برس میں تمام ہوئی پھر ایک گھوڑا مشک کا
بنایا گیا جسکا نام (المیمون) تھا بازو اوسکے موتی مونگے کے جبرئیل نے لگام لی داہنی طرف میکائیل
بائیں جانب اسرافیل حضرت آدم سوار آسمانوں کی سیر فرماتے رہے فرشتے انہیں سلام کرتے اور یہ فرشتوں کو
کنیت آپکی جنت میں ابو محمد ہے اور دنیا میں ابو البشر ہے پھر علم اسماء کی تعلیم ہوئی اسیکو ملائکہ پر
ابن ماجہ نے جابر سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں نے کہا اے اللہ
آدم کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں سوار ہوتے ہیں انہیں دنیا عطا کر ہمیں آخرت ارشاد ہوا کیا جسے
ید قدرت سے بنایا اپنی روح پھونکی وہ اوس مخلوق کے برابر ہو جائیگا جسے صرف کن سے پیدا کر دیا

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ
اور سکھا دیے آدم کو نام سب پھر پیش کیں وہ چیزیں فرشتوں پر پس فرمایا بتادو تم مجھے نام
هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ
انکے اگر ہو تم سچے بولے فرشتے پاکی ہے تو نہیں ہے علم ہمیں مگر جو سکھایا تونے ہمیں بیشک تو
اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ
داناہے پختہ کار کہا اے آدم بتادو تم انہیں نام انکے پس جب بتادیے (آدم نے) انہیں نام انکے فرمایا
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝
کیا نہیں کہا تھا میں نے تمسے بیشک میں خوب جانتا ہوں اسرار آسمانوں اور زمین کے اور جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

پھر آدم کو سب نام سکھا دیے اور وہ چیزیں فرشتوں کے سامنے پیش کیں اور کہا ان کے نام ہمیں بتادو

اگر تم سچے ہو فرشتے بولے تو پاک ہی ہمین تو وہی معلوم ہے جو تونے بتایا اور توہی دانا و پختہ کار ہے
فرمایا اے آدم تم انہین بتادو (تاکہ ہماری حکمت بالغہ و عطیات عالیہ اچھی طرح ظاہر ہون) آدم نے
اون کے نام بتا دیے تو فرمایا اے فرشتو ہمنے نہین کہا تہا کہ ہم زمین و آسمان کے اسرار مخفی جانتے ہین
اور جو تم ظاہر کرو اور جو دل مین چھپاؤ اوس سے بھی آگاہ ہین **مظہری** ابن عباس نے کہا کہ
جب جسد آدم تیار ہوا مکے اور طائف کے درمیان مین ڈالدیا گیا ابلیس وہ ہر نکلا اور منہ سے گھسا
نیچے سے باہر آیا اور فرشتون سے کہا اگر یہ تم سے افضل بنایا گیا اور اسکی اطاعت کا تمہین حکم ہوا
تو کیا کروگے بولے فرمانبردار رہینگے ابلیس نے جی مین کہا مین اسپر غالب ہوا تو اوسے ہلاک کرونگا
اور مطیع بنایا گیا تو اطاعت نکرونگا اسلیئے فرمایا کہ فرشتو نکا قول ظاہر اور ابلیس کی نیت مخفی ہمین معلوم ہے
مفسرین ابن عباس اور مجاہد اور قتادہ سے روایت کرتے ہین کہ آدم کو علم لغات۔ یا تمام چیزونکے
نام۔ جو کچھ ہونیوالا تہا یا فرشتون کے نام سکہائے گئے تھے **مظہری** صرف علم لغات و اسما سے
یہ فضیلت و اختلاف خلاف قیاس ہے حالانکہ فخر عالم و آدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لغت معلوم
نہ تھے اور خود فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ تم لوگ دنیا کے کام خوب جانتے ہو ہان وہ
تعلیم اسما سے صفات باریتعالی کے ہونگے جو سرمایہ تفاخر و خزانہ فضائل ہے **ف** ملائکہ سے یہ ارشاد کہ
ہمین بتادو عاجز کرنے کے لیے ہے اور آدم سے یہ ارشاد کہ انہین سکہاؤ بغرض اظہار کرامت آدم
و شاگردی ملائکہ ہوا اور خود امتحان نلیا تاکہ اضطراب و سکوت نہو **ف** اس آیت سے تین امر ثابت
ہوے ۱ علم افضل ہے عمل سے اسلئے کہ فرشتون نے تسبیح و تقدیس پر ناز کیا اور آدم کی طرف سے
فضل علمی پیش ہوا **تا ئب** جب کیا آدم کو حق نے سرفراز ۲ اور ملائک کو ہوا طاعت پہ ناز
امتحان مین فیض علم پاک سے ۳ دب گئے نوری فروغ خاک سے ۳ ہمہ اللہ تعالی کے نزدیک تسبیح
و تقدیس زیادہ تر محبوب اور خونریزی و فساد نہایت مغضوب ہے اسلیئے ملائکہ نے اون کا ذکر کیا
۳ خاصان بارگاہ کی طرف بدگمانی اور تحقیر موجب ہلاک و ذلت ہے ملائکہ باوجود ندامت و اقرار
خطا عتاب مین آئے اور عزازیل تو کہین کا نرہا ابن کثیر نے ایک ضعیف روایت سے
ذکر کیا کہ یہ سب دس ہزار فرشتے تھے ایک آگ پیدا ہوئی اور سبکو جلا دیا ع

خلاف رائے سلطان رائے جستن		بخون خویش باشد دست شستن	

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ٭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور جب کہا ہمنے فرشتون سے سجدہ کرو آدم کا پس سجدہ کیا سبنے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا اور تہا (شیطان) کافرون سے

یعنی جب فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کا سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار اور تکبر کیا
زاہدی حضرت آدم کے لئے ایک ممبر نور کا بنایا گیا اور فرشتے انہیں اوٹھا کر عرش پر لیگئے
وہان ارشاد ہوا کہ انکا سجدہ کرو اس آیت مین بہت اختلاف منقول ہین ۱ معالم اس
سجدے مین پیشانی زمین پر نرکہی گئی تہی زاہدی ابن جریج نے کہا کہ یہ سجدہ بطور تواضع
وخضوع تہا مگر صحیح یہ ہی کہ پورا سجدہ کیا گیا جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد ہوا فقعوا لہ ساجدین
گرے آدم کے لئے سجدے مین ۲ آدم قبلہ ملائکہ تہی یا علت سجود یا خود مسجود یعنے سجدہ
اللہ کا اور منہ جسطرح کعبہ کی طرف ہوتا ہی آدم کی طرف تہا یا یہ کہ آدم کی تحقیر ومعارضی کے
پاداش مین فلا ذلت دیگئی سجدے کا حکم ہوا یا یہ کہ آدم کا سجدہ کیا گیا اکثر مفسرین پچہلی
صورت پر زور دیتے ہین اسلیے کہ قبلہ بننا یا سبب سجود ہو جانا دلیل خیریت وفضیلت کی
نہین ورنہ اس سے شیطان کو انکار اور غرور کے کوئی وجہ نہی بلکہ حضرت آدم کا تعظیماً سجدہ
کرایا گیا جسطرح حضرت یوسف کے بہائیون نے کیا تہا ہمارے اسلام مین غیر خدا کا سجدہ احادیث سی
حرام ہوگیا ۳ صرف زمین ہی کے فرشتون نے سجدہ کیا یا سبنے نور الانوار فسجد الملائکۃ کلہم
اجمعون محکم ہی اور کوئی فرشتہ مخصوص نہین عزیزی کوئی وجہ نہین کہ کہا جاوے بعض فرشتون
نے سجدہ کیا سبنے نہین در منثور کہا عمر بن عبد العزیز رح نے سب سے پہلے حضرت اسرافیل نے سجدہ
کیا اوس کے انعام مین مراتب علی وکمال تقرب عطا ہوا قرآن پیشانی پر لکہدیا گیا ۴ ابلیس فرشتہ تہا
یا جن صحابہ سے دونون روایتین منقول ہین کہا بعضون نے ایک قسم کے فرشتے ہین جو خزانہ دار
جنت ہین اسلیے اونہین جن کہتے ہین ابن عباس فرماتے ہین کچہ فرشتے آگ سے پیدا ہوئے
ہین شیطان اونہین سے تہا کہا گیا کہ اگر شیطان ملائکہ سے ہوتا تو اوسکی اولاد وذریت نہوتی
اور نہ کچہ کہاتا پیتا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوا ہی اور اوسکا جواب ہوسکتا ہی کہ بعد لعنت وکفر
شرافت ملکی سلب ہوگئی رذالت طبیعت جنی دی گئی واللہ اعلم ثعلبی نے کہا کہ حضرت آدم کو اگرچہ تمام
وکمال فضائل عطا ہوئے مگر تنہائی مین گہبراتے کوئی ہمجنس وغمگسار نہ تہا ایکدن سورہے تہے کہ آپکی بائین
پسلی سے حضرت حوا کو حق سبحانہ تعالی نے خلق فرمایا اور حلہائے بہشت پہنائے آپ جاگے
آپ کا نکاح حوا سے ہوا اور دس بار درود مہر قرار پایا اور ارشاد ہوا کہ

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

اور کہا ہمنے ای آدم رہ تو اور بی بی تیری جنت مین اور کہاؤ اوس سے بافراغت جسطرح چاہو اور نہ نزدیک جاؤ

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا

اس درخت کے پس ہو جاؤگے ظالم پھر پھسلایا اونھین شیطان نے اوس حکم سے پس نکالا اونھین اوس چیز سے

كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ۝

کہ تھے جہان اور کہا ہمنے اترو ایک تمہارا دوسرے کا دشمن ہو اور واسطے تمہارے زمین مین قرارگاہ ہی اور برتنی ہی ایک وقت تک

تم اور تمہاری زوجہ حوا دونو جنت مین رہو اور جہان اور جسطرح جی چاہی کہاؤ پیو مگر اس درخت کے قریب نجاؤ نہین تو ظالم و عاصی ہو جاؤگے پھر شیطان نے اونھین بہکا کر شجرۂ ممنوعہ کہلایا حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ تم سب یعنی آدم و حوا و ابلیس و طاؤس و مار وغیرہ جو حوا کے معصیت مین شریک و معین تھے یہان سے اوترجاؤ تم مین باہمی دشمنی رہیگی جسطرح طاؤس و مار و آدم و انسان مین عداوت ہی اور تھوڑے دنون زمین مین کھاؤ پیو رہا ثعلبی نے کہ شیطان بے تقریب اعزاز دیکھکر جل گیا بہشت کے دروازے پر اس راہ سے عبادت کرنے لگا کہ کسی فریب سے آدم کو نکلوا دینا چاہیے طاؤس دروازے پر آیا شیطان زار زار رونے لگا وہ سمجھا کوئی فرشتہ ہی رونے کا سبب پوچھا شیطان بولا افسوس ہی تجھسا صاحب جمال بلا سے زوال مین گرفتار ہو اوسنے کہا کیا میرا حسن زائل ہو جائیگا شیطان بولا ہر مخلوق فانی ہی مگر وہ جو شجرۃ الخلد کو کھائے ہمیشہ اور باقی رہیگا طاؤس نے کہا مجھے وہ درخت کیونکر ملے ابلیس بولا مجھے لیچل طاؤس نے کہا بے اذن رضوان کوئے نہین جاسکتا مگر سانپ دربان ہی شاید اوس سے کچھ کام نکلے چنانچہ وسے بھی اسی طمع مین پھنسایا پھر ابلیس ہوا کی صورت بنگیا اور سانپ کے منہ مین چھپکر داخل جنت ہوا حضرت آدم کے قریب گیا اور رونے لگا قسم کہائی خیرخواہی کا دعوی کرکے کہا تم اس درخت سے اسی لئے روکے گئے ہو کر فرشتے نبنجاؤ یا ہمیشہ نرہو حضرت آدم کو قسم کھانے پر یقین آگیا بعضون نے کہا کہ حضرت حوا کی وجہ سے اور بعضون نے کہا کہ شراب کے نشے مین گیہون کھالیا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا یہان سے نکلو لباس بہشتی اوتارو آدم سراندیپ مین اور حوا جدہ مین گرین ف اہل سنت کے نزدیک وہ جنت جسمین آدم تھے جنت الخلد تھی اور بعض گمراہ خیال کرتے ہین کہ وہ ایک باغ تھا فلسطین مین ورنہ جنت مین داخل ہوکر نکلنا نہیں اور امر و نہی کے تکلیف کے کیا معنی مگر یہ اونکی غلط فہمی ہی اسلیے کہ یہ حکم دنیا ورتی ہین یعنی بعد موت کے جنت سے جاکر نکلنا ممتنع اور تکلیف ناروا ہی ورنہ آنحضرت کا معراج مین جاکر واپس تشریف لانا ثابت ہی شجرہ مین اختلاف ہی معالم ابن عباس کے نزدیک سنبلہ اور ابن مسعود کی روایت مین انگور اور ابن جریج کی

ف ۵ [illegible]

بیان مین انجیر اور معاذ کی حدیث مین شجرۃ العلم جسمین ہر قسم کے پھل ہین اور علیؓ کی روایت مین
کافور ہے جلالین گندم مراد ہو یا انگور ابن عباس سے روایت ہو کہ آدم اور حوا نے
چالیس برس نہ کچھ کھایا نہ پیا اور تین سو برس تک شرم سے سر نہ اوٹھایا اور مدتون روئے

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

پھر سیکھین آدم نے رب سے اپنے کچھ باتین پھر توبہ قبول کی اوسکی بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی

یعنی اللہ تعالی نے آدم کی گریہ وزاری پر رحم فرمایا اور توبہ کرنیکا طریقہ یا جن لفظون سے توبہ کرنا چاہیے وہ لفظ
سکھائے اور توبہ قبول فرمائی در منثور اور عزیزی مین عمر بن خطاب سے مروی ہو کہ آدم نے آنحضرتؐ کے طفیل سے
عفو خطا کی درخواست کی ارشاد ہوا محمد کون ہین عرض کی اے رب جب مین پیدا ہوا عرش پر دیکھا لکھا تھا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خیال کیا کہ محمد سے بڑھکر تیری حضور مین کسیکی عزت نہین ارشاد ہوا کہ
وہ خاتم الانبیا اور تمہارے فرزند ہین ولولاہ ما خلقتک اگر محمد نہوتے تو مین تمہین پیدا نکرتا
اور ابن عباس و قتادہ سے مروی ہو کہ ربنا ظلمنا الخ تعلیم ہوا مفسرین نے مختلف عبارتین
نقل کین ہین بہرکیف توبہ کی توفیق اور قبول کی سند عطا ہوئی اور بعض تسکین اور بشارت بھی فرمایا

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کہا ہمنے اترو یہانسے سبکے سب پھر جب آئے تمہارے پاس ہماری طرفسے ہدایت تو جو پیروی کرے ہماری ہدایت کی نہیں ڈر ہی اونپر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع

اور نہ وہ غمناک ہونگے اور جنھون نے کفر کیا اور جھٹلائین نشانیان ہماری وہی ناری ہین وہ اوس (دوزخ) مین ہمیشہ رہینگے

یعنی ہمنے حکم دیا کہ تم سب جنت سے اترو اور جب تمہاری اولاد کے پاس ہماری طرف سے ہادی
رہنما اور احکام آئین جو اونہین مانے اور اتباع کرے اوسے نہ قیامت کا خوف ہوگا نہ دنیا مین غم
کھائیگا اور جو کافر ہوگئے اور پیغمبرون اور کتابون کو جھٹلانے لگے وہ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے
اس آیت مین تسکین و تنبیہ دونون ہین یعنی گھبراؤ نہین تم اور تمہاری اولاد سب بشرط اطاعت و
فرمانبرداری اسی جنت مین جگہ پائیگی اور تم اس جنت کے چھوٹنے پر رنجیدہ خاطر نہو اور آئندہ کسی بلا مین
گرفتار ہو جانیسے نہ ڈرو یا زمین مین تنہائی اور بیکسی کا خوف نکرو مگر یہ بھی سمجھے رہو کہ اس مرتبہ تو
اتنا ہی ہوا کہ جنت سے نکالدیا اگر تمہاری اولاد کفر و بغاوت کریگی تو جہنم مین معذب و محبوس رہیگی

يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ

اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمتین میری جو کین مینے تمپر اور پورا کرو عہد میرا پورا کرونگا مین

ای بنی اسرائیل ہماری نعمتین یاد کرو کہ ہمنے کیونکر تمہین ملک مصر عطا فرمایا فرعون کو غرق کیا نبوت

بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ○
عہد تمہارا اور مجھے سے ڈرو

تم مین رکہی بڑے بڑے سلاطین اور علما تم مین ہوئے من وسلوا اوتارا اور ہمارے وعدے پورے کرو جو توریت وانجیل مین ہین کہا مفسرین نے وہ وعدہ یہ تہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ ہم بہی تمہارے وعدے پورے کرین گے دنیا مین تمہین غلبہ و عزت دینگے اور آخرت مین ثواب و جنت اور ہمین سے ڈرا کرو **ف** حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تہے اسمٰعیل و اسحٰق انکے بیٹے یعقوب انکی اولاد بنی اسرائیل ہے

وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ
اور ایمان لاؤ جو اوتارا ہمنے تصدیق کرتا اوسکی جو تمہارے ساتھ ہے اور نہ ہوجاؤ پہلے پہل

كَافِرٍ بِهِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ○
منکر اوس سے اور نہ خریدو میری آیتون سے قیمت کم اور مجھی سے بس ڈرو

قرآن پر ایمان لاؤ کہ تمہاری یا سکے (کتابون کی) تصدیق کرتا ہے یعنی توریت وانجیل اور صحائف انبیا کو کلام ربانی و احکام آسمانی بتاتا ہے اور تمہین سب سے پہلے انکار نہ کر بیٹھو یعنی تم جان بوجہکر منکر ہو تو دوسرے تمہارے پیرو ہون گے بخلاف اہل مکہ کے کہ اونکا کفر بوجہ جہل کے اسقدر موثر و معتبر نہ تہا - اور ہماری آیتون کی عوض مین ثمن قلیل نخریدو اور ہمین سے ڈرو **ثمن قلیل** سے نفع دنیا مراد ہے جیسا کہ فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہدیجئے متاع دنیا کم قدر ہے **ف** اس آیت سے دین فروشی وحق پوشی حرام ہوگئی جیسے حکام کی رشوت ستانی اور علما کی غلط بیانی - ظالم کی تعریف - بطمع دنیا احکام مین تشدد یا تخفیف مگر عبادت یا یار رسائی وعظ وغیرہ بغرض حصول مال وجاہ اس سے متعلق نہین **عزیزی** کسے عبادت واجب یا سنت موکدہ پر بدون کسی دوسری حیثیت کے اجرت لینا جائز نہین پس صرف اذان یا اقامت یا تعلیم علوم دینی کے اجرت نا - واہے اور اس اعتبار سے کہ ایک وقت خاص یا مقام معین ہی مشروط ہے مضائقہ نہین اور علاوہ اسکے مثل اجرت دعا و تعویذ وغیرہ کے جائز ہے **ف** اگر اس نیت سے کہ امور خیر ہی کا اشتغال رہے یا مسلمانون کی نفع رسانی پر قدرت حاصل ہو یا کوئی اور مصلحت مسلمانون کی ملحوظ ہے تو ایسی اجرتین موجب ثواب ہین وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ہر آدمی کو نیت کا پہل ملیگا

اور حق کو باطل سے نبوت اور فضائل بطمع

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○
اور نہ ملاؤ حق جھوٹ مین اور نہ چھپاؤ حق اور تم جانتے ہو

نہ ملاؤ آنحضرت کی دنیا و اغوائے شیطان

۴۰ وآمنوا ... القرآن ... ایمان بالقرآن اور ... ایمان بالقرآن وقعۃ ... ۴۱ ... اوراتیان ... انفاق ... عبادات ... ۴۲ ... ۴۳ ... ۴۴ ...

مخفی نکرو اور تم تو جانتے ہو آسمانی کتابین انبیا کے اخبار تمہارے پاس ہین ف حق کو باطل سے چھپانے سے مراد یہ کہ غلط تاویل اور حق پوشی محل بیان مین خاموشی نکرو حدیث مین وارد ہوا کہ جو عالم ضرورت پر خاموش رہیگا قیامت مین آگ کے لگام اوس کے منہ پر چڑھائی جاۓگی۔ ربط توحید اور ایمان کے بعد اون اعمال کا ذکر فرمایا جنکی بدون ایمان و اسلام ایسا ہی جیسے طعام بے نمک

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

اور قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنیوالو کے

نماز پڑھو زکوٰۃ دو جماعت کے پابند رہو مظہری چونکہ یہود کی نماز مین رکوع نہ تھا لہذا بالخصوص رکوع کا ذکر فرمایا ف نماز کے سب ارکان ایک جا بیان نفرماۓ بلکہ کبھی رکوع کبھی سجدہ کبھی ذکر کبھی استقبال کا مذکور ہوا تاکہ معلوم ہو کہ ہر رکن اسکا مستقل عبادت اور مامور بہ ہے تارک انکا فاسق اور منکر کافر ہے حدیث مین تارک نماز کے حق مین کفر کا لفظ آیا ہی اور مانعین زکوٰۃ پر حضرت ابوبکر رضہ نے جہاد کیا اور جماعت کو بعضون نے فرض بعضون نے واجب کہا اور صحیح قول مین سنت موکدہ ہی ترمذی شریف مین ابن عمر سے منقول ہی کہ اکیلے سے جماعت کا ثواب ستائیس حصے زاید ہی اور منذری نے ابن کعب سے روایت کی وکلما کثر فھو احب الی اللہ جماعت جسقدر بڑہتی جائیگی اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہوگی اور علما نے کہا ماں باپ کی اطاعت ترک جمعہ و جماعت مین نہین ہی ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص دن کو روزے رکہتا ہی اور رات کو عبادت کرتا ہی مگر جمعہ و جماعت مین حاضر نہین ہوتا فرمایا ھو فی النار وہ جہنم مین ہی ربط اے اہل کتاب ایمان لاؤ نماز و زکوٰۃ ادا کرو مسلمانون کے ساتھ رہو اور ایسا نکیا تو کیا

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کیا حکم کرتے ہو آدمیونکو نیکی کا اور بھلاتے ہو ذاتین اپنی اور تم پڑھتے ہو کتاب کیا نہین عقل رکھتے

صرف دوسرون کو نیکی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم کرتے ہو اور اپنا کچھ خیال ہی نہین اور کتاب پڑھتے امید و خوف کی آیتین جزا و سزا کی خبرین دیکھتے ہو اور یہ خود فراموشی تو کیا عقل ہی نہین رکھتے سیوطی نے کہا بعض یہود دوسرون کے ایمان کی ترغیب دلاتے اور خود ایمان نہ لاتے حق سبحانہ تعالی نے ایسے تمام آدمیون کو جو خود فضیحت اور دیگران را نصیحت ہون غیرت و شرم دلائی ابن ابو درداء نے فرمایا کہ آدمی پورا دانشمند تب ہوتا ہی کہ دوسرون کو عذاب سے ڈرا کر اپنے نفس کو سب سے زیادہ ڈراۓ آنحضرت نے فرمایا جو عالم آدمیون کو نیکی بتاۓ اور خود عمل نکرے چراغ ہی کہ غیرونکو روشنی دیتا ہی اور آپکو جلا رہا ہی اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً حَتّٰى يَغْفِرَ لِلْعَالِمِ مَرَّةً

یا اہل پر اللہ کی سخت خشیت ہوتی ہیں تو عالم پر ایک گرامر بالمعروف واجب ہے اور کل خیر واجب ہے اگر ایک ادب ترک ہو تو دوسرا ترک نکرے یعنی بہتر تو یہی ہے کہ نصیحت کرے اور خود بھی عمل کرے مگر عمل نہ ہو سکے تو نصیحت چھوڑ دے خیر ایک ہی ثواب سہی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ جو ذرہ برابر نیکی کرے اوسے دیکھ لیگا

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ۝ الَّذِينَ

اور مدد مانگو بذریعہ صبر اور نماز کے اور یہ البتہ بھاری ہی مگر اون ڈرنیوالوں پر جو

يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۝

یقین کرتے ہیں کہ وہ ملینگے رب سے اپنے اور وہ اوسکی طرف پھر نیوالے ہیں

اپنے کاموں میں اللہ سے مدد مانگو صبر کر کے نماز پڑھ کے اور صبر و صلوۃ گران و دشوار ہی مگر اون ڈرنے والوں پر گران نہیں جو یقین کرتے ہیں کہ پروردگار سے ملنا اور اوسکی طرف پھر جانا ہی جیسا کہ فرمایا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى متقیوں کے لیے دین آسان کر دیتے ہیں اور وجہ یہ ہی کہ مشتاق حضور طالب حور و قصور جانتا ہی کہ بے نماز کے وہاں گذر نہیں اس شوق میں مشقت مزا دیتی ہی اور بازپرس آخرت سے ڈرنے والے صبر کو بچاؤ اور موجب نجات جانکر تلخ نہیں سمجھتے ابن کثیر صبر سے صوم مراد ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ صبر مصیبت میں اچھا ہی اور اللہ کے منع کی ہوئی باتوں سے بچنا بہت اچھا صبر ہے در منثور حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر تین ہیں ا مصیبت پر صبر ۲ ترک معصیت پر صبر ۳ فرمانبرداری پر صبر عزیزی حضرت علی نے فرمایا صبر ایمان کا سر ہے اور فرمایا جسے صبر نہیں ایمان نہیں اسلیے کسی زبردست کا خوف مصائب و حوادث کی تلخی نفس کے مخالفت بلکہ قضاء الٰہی پر رضامندی بدون صبر کے ہو ہی نہیں سکتے ع صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد حبیب وہی سے مروی ہی کہ پیغمبروں کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی خوفناک امر پیش آتا نماز کیطرف متوجہ ہو جاتے آنحضرت جب ابر و باد یا برق یا کسوف خسوف یعنی کوئی خوفناک امر ملاحظہ فرماتے تو نماز میں مشغول ہو جاتے معلوم ہوا کہ تقوی اور توکل اور عبادت سے ہر امر میں کامیابی ہوتی ہی اور یہ امور ضعیف الایمان آدمیوں پر گران ہیں اب خطاب ایمان و اعمال کی تعلیم ہو چکی تو غیرت اور ترغیب دلا کر اپنے احسانات یاد دلائی کہ اب بھی کچھ سمجھو تو جھو

يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمتیں میری جو کیں میں نے تمپر اور یہ کہ میں نے افضل کیا تمکو

الْعٰلَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

جہان والوں پر اور ڈرو اوس دن سے کہ نہ کفایت کریگی کوئی جان کسی جان سے کچھ بھی اور نہ قبول ہوگی اوس سے سفارش

وَاتَّقُوا امر ہے سو واجب ہوا قیامت کے دن اور عذاب سے ڈرنا اور یہ آیت بوجہ خبر کے مسلم سے ہے ۱۲

ہماری نعمتون کا شکر کرو | وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ | کہ تمہین ہمنے تمہارے عصر و نیز
فضیلت دی ہی تم سے | اور نہ لیا جاے اوس سے بدلا اور نہ وہ مدد کیے جائین | کفران نعمت اور حق پوشی

اگر ہو تو کمال غیرت کا مقام ہی اور اگر یون نسمجھو تو اوسدن کی مصیبتون سے ڈرو جسدن نہ کوئی
کسی کے کام آیگا نہ سعی و سفارش مانی جائیگی نہ عوض دیکر جانبری ہوگی اور نہ کوئی مجرمونکا مددگار
نہ عذاب الٰہی سے بچانیوالا ہوگا **جلالین** اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ کے معنی یہ ہین کہ تمہارے
باپ دادون کو جو انبیا تھے اوس زمانیکی تمام لوگون پر فضیلت دی جسطرح یَسُوْمُوْنَکُمْ اور نَجَّیْنَاکُمْ سے
حضرت موسیٰ اور فرعون کے زمانے کی بنی اسرائیل مراد ہین اور تمام عالم مین تو حضرت ابراہیم
اور آنحضرت بہی داخل ہین اُن سے افضلیت قطعاً ممنوع اور محکمات قرآن کے خلاف ہی جناب
فخر الہند ابو الحسنات مولانا محمد عبد الحی رحمہ اللہ نے اس مقام کے سبق مین فرمایا کہ فضیلت جزئی
اور مخصوص ہی فضیلت کلی کو مانع نہین ہوسکتی یعنی اگر فضلتکم سے تمام بنی اسرائیل اور عالمین سے
تمام عالم مراد ہو تب بہی یہ جواب کافی ہی کہ اون کے فضائل معین و مخصوص ہین جسطرح میراث نبوت
اور نبی زادگی اور نزول من و سلویٰ و مائدۂ آسمانی و تخصیص کلام ربانی وغیرہ اور اس امت کی
خیریت مطلقاً و عموماً ہی پس امت محمدی تو ہر طرح اور ہر حیثیت سے خیر ہی اور بنی اسرائیل بعض
صورتون مین اون سے افضل ہین تو جسطرح ایک سوداگر کے پاس دو ایک قسم کے جواہر ایسے
ہون کہ خزانہ شاہی مین نکلین تو اوسے بادشاہ پر فضیلت نہین ہوتی اور کسی عامی کو ایک
مسئلہ خوب یاد ہو تو اوس عالم سے جسے اوس مسئلے کے سوا ہزارون مسائل یاد ہین بزرگی نہوگی
اسے ہی جزئی فضیلت کلی پر سبقت نہین لیجا سکتی اور بنی اسرائیل مین جو پیغمبر نہین اونکی فضیلت
انبیاے بنی اسرائیل کے ضمن و طفیل مین ہی اور اس امت کی خیریت مستقل و بالذات مذکور ہوئے
اور اسی طرح انکی فضیلت اون پیغمبرون پر جو بنی اسرائیل نہ تہے مثل حضرت آدم و حضرت ابراہیم
و حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے غیر معتبر ہی اسلئے کہ جزئی و ضمنی ہی البتہ
فضیلت انبیای بنی اسرائیل کے بمقابل دوسرے پیغمبرون کے اس آیت سے بحیثیت مجموعی
نکل سکتی ہی یعنی جسطرح انبیای بنی اسرائیل باً و جداً پیغمبر ہوتے آئے اونمین نبوت کی
کثرت و میراث رہی دوسرون مین نہین اور یہ فضیلت ذاتی فضیلت کو مانع و معارض نہین ہی

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اور جب چھڑایا ہمنے تمہین فرعونیون سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب ذبح کرتے تھے

أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝

لڑکے تمہارے اور زندہ چھوڑتے لڑکیاں تمہاری اور اسمین آزمایش تہی تمہارے رب کی طرف سے بڑی

ہمنے تمکو فرعون والون سے چھڑالیا جو سخت تکلیفین دیتے تھے تمہارے لڑکون کو ذبح کرتے اور لڑکیون کو زندہ چھوڑ دیتے اور اسمین تمہارے پروردگار کا بڑا امتحان تہا آل سے اوس کے تابعین اور مددگار مراد ہین **معالم** فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تہا نہایت سخت کام لیتا بعضون پر خراج مقرر کیا تہا اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے نہ اداکرین تو مشکین باندہی جائین کاہنون کے بیان سے اسے معلوم ہوا تہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جو میرے ملک و دین کو تہ و بالا کر دیگا اوسدن حکم تہا کہ جو لڑکا پیدا ہو قتل کیا جائے اور لڑکیان چھوڑ دیجائین

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝

اور جب پہاڑ دیا ہمنے تمہارے لیے دریا پہر نجات دی تمکو اور ڈبو دیا گروہ فرعون کو اور تم دیکھ رہے تھے

ہمنے تمہارے لیے دریا مین راہین کردین اور فرعونیون کو ڈبو دیا اور یہ ہمارے احسانات تم آنکھون سے دیکھ رہے تھے اوسپر جھٹلاتے ہو جس قادر نے تمہین فرعون سے جابر کے ہاتھ سے رہائی دی کیا اپنے پیغمبر اور اون کے اصحاب کو غالب نہین کر سکتا ہی **ثعلبی** جب حضرت موسی کو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مصر سے چلے جائین اور فرعون نے تعاقب کیا صبح ہوتے ہی بنی اسرائیل کو جا لیا آگے دریاے نیل پیچھے فوج فرعون لوگ گہبرا گئے اللہ تعالی نے اپنے کلیم سے فرمایا عصا دریا مین مار و پہر کیا تہا دریا پہٹ گیا بارہ راہین ہوگئین پانی بیچ مین دیوار کی طرح قدرت کاملہ سے قائم تہا بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے ہر قبیلے کے ایک راہ ہوگئی جب یہ دریا مین داخل ہوے ہر گروہ کو اپنے دوسرے ساتہیونکی فکر تہی پانی کو حکم ہوا اوسمین روشندان بنگئے ایک دوسرے کو دیکہتا باتین سنتا دریا سے پار ہوگیا ادہر فرعونی پہنچے حضرت جبرئیل مادہ اسپ پر سوار سامنے سے نکلکر دریا مین داخل ہوے فوج کے گہوڑے مادی کی بو سے پیچھے ہولیے اور حضرت میکائیل عقب سے لشکر کو بڑہاتے اور کہتے چلو چلو الغرض جب سب کے سب دریا مین آگئے ارشاد ہوا کہ ہمارے دشمنون کو لے اور دوزخ مین پونہچا دریا برابر اور فرعون غرق ہوگیا جل جلالہ وجل شانہ ؎

	نگہہ دار واز تاب آتش خلیل	گروہی باتش برد زاب نیل	

وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ۝

اور جب وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے چالیس رات کا پہر بنا لیا تمنے گوسالہ بعد اوسکے اور تم ظالم تھے

یاد کرو جب ہمنے موسیٰ سے وعدہ کیا کہ چالیس راتون مین کتاب عنایت ہوگی پھر تمنے بعد موسیٰ کے گوسالہ پرستی اختیار کی اور ظالم ہوگئے۔ **ثعلبی** حضرت موسیٰ نے بعد غرق فرعون کے درخواست کی ای پروردگار ایک کتاب عطا ہو جسپر کاربند ہون ارشاد ہوا تیس دن روزے رکھو پھر کوہ طور پر حاضر ہو جب یہ تیس روزے پورے ہوگئے حضرت موسیٰ نے مسواک کرلی ملائکہ نے کہا آپکے منہ سے مشک کی بو آتی تھی مسواک سے آپ نے زایل کردی ارشاد ہوا دس دن اور روزے رکھو تاکہ اوسکا عوض ہو جاسے چالیس دن بعد آپ کو توریت عطا ہوئی ادہر سنئے جو مال اور زیور فرعونیونکا بنی اسرائیل نے پایا تھا وہ اکٹھا کیا گیا اسلیئے کہ غنیمت کا مال مجاہدین کو اپنے خرچ مین لانا اون کے دین مین جائز نہ تھا اوس زیور سے سامری نے ایک گاے کا بچہ تیار کیا اور قصہ اوسکا اسطرح بیان کیا جاتا ہی کہ بنی اسرائیل مین منجا نامی ایک زرگر تھا جسے عرف مین سامری کہتے ہین اوسنے فرعونیون کے ڈوبتے وقت دیکھا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑی جہان قدم رکھتی ہے زمین سرسبز ہو جاتی ہی تھوڑی مٹی اوٹھالی اور اوس موقع پر گوسالہ بناکر اوسمین رکھے اوس گوسالہ سے ایک آواز پیدا ہوئی گویا گاے کا بچہ بول رہا ہی۔ جب حضرت موسیٰ کو تیس کے چالیس دن ہوے وقت معینہ سے دیر ہوئی کہنے لگا موسے بہک گئے تمہارے معبود نے چاہا کہ خود تمپر ظاہر ہو اس گوسالہ کی صورت مین جیسی کلام کرتا ہی لوگ نافہمی سے اوسکے فریب مین آگئے حضرت ہارون نے ہرچند وعظ و نصیحت کی مگر کون سنتا تھا صرف ساٹھ ہزار اون کے تابع رہے باقی گوسالے کی طرف جھکے

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

پھر درگزر کیا ہمنے تمسے بعد اسکے شاید تم شکرگزار ہو جاؤ اور جب دی ہمنے موسیٰ کو کتاب اور

الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

فیصلہ تاکہ تم راہ پاؤ

پھر ہمنے یہ گناہ معاف کردیا تاکہ تم لوگ شکرگزار ہو جاؤ اور موسیٰ کو حق و باطل کی علیحدہ کرنے والی کتاب عطا کی کہ اوسکے ذریعے سے تمہین راہ راست ملے۔ یعنی جب حضرت کلیم توریت شریف لیے ہوئے واپس آئے یہ حال دیکھکر بہت غضب مین آئے ہیبت موسوی سے سبکے سب نادم اور خطا کے مقر ہوے حق سبحانہ تعالیٰ نے اونکی توبہ قبول فرمائی اور گناہ بخشدیا **عزیزی** کتاب ہے فرقان بعض مفسرین کے نزدیک ایک ہی ہی یہ کہ کتاب توریت ہی اور فرقان ہی وہ شعار دین الٰہی ہین جس سے مومن کافر مین امتیاز ہو **ف** جسطرح ہمارے دین مین نماز فارق ہے کفر و ایمان مین

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ

اور جب کہا موسیٰ نے قوم سے اپنی ای قوم بیشک تمنے ظلم کیا جانو پر اپنی بسبب بنالینے گوسالہ کے پس توبہ کرو طرف اپنے خالق کے

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور قتل کرو اپنی جانین یہ (توبہ اور قتل) بہتر ہی واسطے تمہارے خالق کے نزدیک پہر توبہ قبول کی تمہاری بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی

وہ احسان یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا تمنے گوسالہ پرستی کر کے اپنی جانون پر ظلم کیا مستحق عذاب الٰہی ہوئے اب خالق سے توبہ کرو اور اپنی جان کو ہلاک کرو یہ خدا کے نزدیک تمہارے حق مین بہت اچہا ہی - پہر حق سبحانہ تعالی نے اونکی توبہ قبول فرمائی وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی **عرائس التیجان** جب بنی اسرائیل نادم ہوئے حضرت موسی نے بارشاد الٰہی کہا کہ آپکو قتل کرو گناہ بخشدیے جائینگے یہ راضی ہو گئے مومنین نے خنجر نکالے مگر عزیز و اقارب پر ہاتہہ نہ اوٹہہ سکتا تہا حق سبحانہ تعالی نے ابر تاریک بہیجا اور حکم ہوا کہ جو شخص اپنے قاتل کیطرف نظر اوٹہائی یا ہاتہہ سے وار روکے وہ ملعون ہی اور توبہ مردود پہر تلوار چلنے لگی اور ستر ہزار بنی اسرائیل قتل ہو گئے حضرت موسی و حضرت ہارون زار زار روتے اور جناب احدیت سے عفو و ترحم کی درخواست کرتے تہے کہ دریاے رحمت نے جوش مارا ابر ہٹ گیا مجرمون کی جان بخشی ہوئی اور ارشاد ہوا کہ قاتل و مقتول دونو بہشتی اور باقی ماندون کے گناہ معاف ہین **ف** حکم الٰہی مین سر رکہدینا موجب نجات و سلامت ہی مگر ہماری شریعت مین کسی غرض کے لیے دینی ہو یا دنیوی خودکشی جائز نہین **ثعلبی** پہر حضرت موسی کو حکم ہوا کہ ستر آدمی قوم سے چنکر حضور مین حاضر کرو تا کہ اسکی طرف سے عذر خواہی کرین آپ اونہین روزے رکہوا کر طور پر لائے ایک ستون نور بصورت ابر سپید نمودار ہوا اور تمام پہاڑ کو ڈہانک لیا آپ اوسمین در آئے اور یہ ہمراہی سجدہ مین گر پڑے چونکہ بوقت کلام الٰہی حضرت موسی کے چہرے پر وہ چمک ہوتی کہ کوئی دیکہہ نہ سکتا آپ کی اور بنی اسرائیل کے درمیان مین ایک حجاب ہو گیا لوگون نے سنا کہ رب العزت سے خطاب ہوتا ہی پہر تمنا ظاہر کی کہ ہم بہی اس دولت سے مشرف ہوتے ابر سے ایک نور چمکا اور یہ کلمہ طیب سنا اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا ذُوْ بَكَّةَ اَخْرَجْتُكُمْ مِّنْ اَرْضِ مِصْرَ فَاعْبُدُوْنِیْ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرِیْ اسکے ان سب امور کے بعد وہ لوگ کہنے لگے کہ جب تک آنکہون سے نہ دیکہہ لین کیونکر یقین آسکے

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

اور جب کہا تمنے ای موسی ہرگز نہ یقین کرینگے تمہپر جبتک نہ دیکہین اللہ کو ظاہر پہر لیا تمہین بجلی نے اور تم دیکہتے رہگئے

اور جب تمنے کہا ای موسی ہم یقین نہ لائینگے جبتک اللہ کو ظاہر طور پر نہ دیکہہ لین تو ہلاک کیا تمہین بجلی نے اور تم دیکہہ رہے تہے **عزیزی** اس گستاخی پر ایک برق اوس ابر سے چمکی

اور ایک ایک کو دوسرے کے سامنے ہلاک کرڈالا اور اسی طرح رات دن پڑے رہے

پھر موت کے بعد ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تمہیں زندہ کیا کہ

تم ہماری نعمتوں کی پھر زندہ کیا تمکو تمہاری موت کے بعد شاید تم شکر کرو شکرگذاری کرو

جب یہ لوگ ہلاک ہوئے تو حضرت موسیٰ نے رو رو کر عرض کی اور دیر تک واسطے دلائی حق سبحانہ تعالے

نے پھر ایک ایک کو زندہ فرمایا تاکہ کیفیت موت وحیات و قدرت خالق کائنات دیکھیں

اور سایہ کیا اونپر بدلی کا ۔ حضرت وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ موسیٰ نبی اسرائیل کو عمالقہ کی لڑائی

کے لیے لیچلے تیہ (میدان) مین اور سایہ کیا ہمنے تمپر ابر کا اس لشکر نے ہمراہی سے عذر کیا

حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چالیس برس تک تم اسی میدان مین رہوگے کہین نہ جا سکوگے ہرچند

چاہتے کہین نہ جا سکتے باوجودیکہ جرم کی پاداش تھی تاہم دھوپ کے لیے ایک ابر سایہ گستر رہتا

عزیزی جنگ بدر مین فرشتے اسی ابر مین نازل ہوئے تھے اور قیامت مین بھی

حق جل جلالہ اسی ابر مین نزول اجلال فرمائیگا مفسرین نے لکھا ہی کہ علاوہ سائبان

کے رات کو ایک ستون نور قائم ہوجاتا ۔ ناخن اور سر کے بال نہ بڑھتے ۔ جو لڑکا پیدا

ہوتا لباس اوس کے بدن پر ہوتا اور جوں جوں لڑکا بڑھتا لباس بھی بڑھتا جاتا

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اور اوتارا تمپر من اور سلویٰ کھاؤ پاک چیزوں سے جو دینا ہمنے تمکو

اور اوتارا تمپر من اور سلویٰ کھاؤ اچھی چیزین جو ہمنے تمہین دین معالم من ترنجبین ۔ مجاہد نے کہا کہ

ایک شئی تھی مثل گوند کے رات کو درختوں پر گرتے تھے ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کماۃ من ہی جس کے

عرق سے آنکھ کو شفا ہوتی ہی عزیزی سلویٰ ۔ جانور تھے فجر سے طلوع آفتاب تک دریا سے

آ آکر گرتے لوگ اونہیں اوٹھا لیتے اور ذبح کرکے کھاتے تعلبی ابو عالیہ نے کہا کہ یہ جانور آسمان سے

برستے تھے ایک میل عرض وطول مین عکرمہ نے کہا سلویٰ ایک چڑیا ہی کہ ہندوستان مین ہوتی ہی

گرگرا سے بڑی ۔ من شیرین تھا جب بنی اسرائیل میٹھا کھاتے کھاتے گھبرائے تو سلویٰ نمکین ہلا ۔

حکم یہ تھا کہ کھالو جمع نکرو مگر حرص انسانی سے کئی کئی دن کا جمع کرتے گوشت سڑ جانے لگا اسی لیے

حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہوتے تو گوشت نہ سڑتا یہ بلا اوسی وقت سے شروع ہوئی لہذا ارشاد ہوا

ہمپر ظلم نہین کیا وہ تو خود وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے

یعنی گناہوں سی رحمت کو اور نہین ظلم کیا ہمپر لیکن تھے وہ جانوں پر اپنی ظلم کرتے سیدل بزحمت کرتے تھے

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا

اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس شہرمین پس کہاؤ اوس سے جسطرح چاہو تم بافراغت اور داخل ہو

الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ

دروازے مین سجدہ کرتے ہوے اور کہو حطۃ بخشدینگے ہم تمہاری خطائین اور زیادہ کرینگے ہم نعمتین احسان کرنیوالونکی

جب ہمنے اجازت دی کہ اس شہرمین جاؤ اور جو جی چاہے کہاؤ مگر سجدہ کرتے ہوے دروازے مین داخل ہو اور عفو خطا کی لیئے کہو حطۃ (یعنی ہمارے گناہ عفو کر) ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور ہم شکر گزارون کے لیے نعمتین زیادہ کرینگے **معالم** یہ قریہ بیت المقدس یا اریحا یا ایلیا یا رملہ واردن وفلسطین وتدمر تہا **ابن کثیر** صحیح یہ ہی کہ بیت المقدس تہا **معالم** سُجَّدًا سے مراد یہ ہی کہ جہکے ہوے رکوع کی صورت مین داخل ہون وہب نے کہا سجدہ کا شکر بجالاؤ

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا

پس بدل دیا اونہون نے جو ظالم ہوے قول خلاف اوسکے جو کہا گیا تہا اونسے پس اوتارا ہمنے اونپر جنہون نے ظلم کیا عذاب

مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ع

آسمان سے بسبب اسکے کرتے نافرمان

بدل دیا ظالمون نے جو اونسے کہا گیا تہا ہمنے بسبب اون کے نافرمانبرداریون کے آسمان سے عذاب وتارا **معالم** بجای حطہ حنطۃ کہنے لگے مجاہد نے کہا بجاے سجدے کے چوتڑون کے بل داخل ہوے **ابن کثیر** ابن مسعود نے کہا سر اوٹہائے متکبرانہ داخل ہوے. رجز سے عذاب آسمانی یا مرض طاعون مراد ہی **ثعلبی** بعد انتقال حضرت کلیم وخلاص تیہ یوشع بن نون پیغمبر ہوے بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ شہر مین آؤ جو جو طلب کرتے ہو خوشی خوا کہاؤ بنی اسرائیل بجای حطہ کے تمسخر سے (حنطہ) کہنے لگے اور سجدے کے عوض مین چوتڑون کے بل چلے اللہ تعالی نے مرض طاعون مسلط کیا جسنے ایک گہڑی مین ساٹھہ ہزار ہلاک کرڈالے **ف** اس آیت سے اہل بدعتیون کا ظالم اور سزاوار غضب ہونا ثابت ہوگیا اس لیے کہ بدعت دین مین ایسے نئی امر پیدا کرنیکو کہتے ہین جسکا نشان اصول اربعہ مین نہو پس بدعت تبدیل طریق مشروع وآئین مسنون کا نام ہی مسئلہ یہ کہ احکام خدا ورسول مین تمسخر بے پروائی گستاخی حرام ہی

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ

اور جب پانی مانگا موسی نے اپنی قوم کے لیے تو کہا ہمنے مار عصا اپنا پتہر کو پس پہوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

پہچان لیا ہر گروہ نے گہاٹ اپنا حکم دیا کہاؤ اور پیو رزق سے اللہ کے اور نہ پہرو زمین مین فساد پہیلاتے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے پیاسوں کے لیے پانی مانگا پینے کو کہا اپنا عصا پتھر پر مارو تو اوسمین بارہ چشمے جاری ہوگئے ہر گروہ نے اپنی پینے کی جگہ پہچان لی اور ہمنے اجازت دی کہ کہاؤ من وسلوی اور پیو آب شیرین اللہ کا دیا ہوا جو بلا مشقت وانتظار تمہین عطا ہوتا ہے اور زمین مین فساد اور معاصی نہ پہیلاؤ مطیع و منقاد بنے رہو معالم جب من وسلوا کہانے لگا پیاس کی شکایت ہوئی حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اے موسیٰ اپنا عصا پتھر پہ مارو اوسمین سے بارہ چشمے نکل آئے بنی اسرائیل بارہ سبط (قبیلے) تھے ہر سبط کے لیے ایک چشمہ خاص ہوگیا چھ لاکھ آدمی سیراب ہوجاتے تھے کہا بعضوں نے یہ پتھر حضرت آدم جنت سے ساتھ لائے تھے ابن عباس نے کہا مربع تہا آدمی کے سر کے برابر مقاتل کے نزدیک کوئی خاص پتھر تہا اسمین دو شاخین تہین رات کو شمع کی طرح چمکتین

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

اور جب کہا تم نے ای موسی صبر کرینگے ہم کہانے پر ایک قسم کے پس پکار ہمارے لیے اپنے رب کو نکالے ہمارے لیے اون چیزو کو کہ اگاتی ہی

الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

زمین ساگ اپنے اور ککڑی اپنی اور لہسن اپنے اور مسور اپنی اور پیاز اپنی کہا اللہ نے کیا بدل لوگے

الَّذِىْ ھُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ ھُوَ خَيْرٌ ۭ اِھْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ

وہ جو حقیر ہی اوس سے جو اچھی ہی اترو کسی شہر میں پس بیشک تمہارے لیے ہی جو مانگو تم

یعنی جب بنی اسرائیل من وسلوی کہاتے کہاتے گہبرا گئے تو کہنے لگے ہم کو ایک قسم کے کہانے پر صبر نہین ہے ای موسی آپ پروردگار سے عرض کرین کہ غلے اور ترکاریان ہمین عنایت فرمائے موسی نے کہا آسمانی رزق تمہاری مانگی چیزون سے بہتر ہی۔ کیا اعلی کو ادنی سے بدلوگے اور تم تو چالیس برس کے لیے اس میدان مین محبوس ہو اگر جا سکو تو کسی شہر مین جاؤ اور جو مانگتے ہو کہاؤ۔ یہ حکم نہ تہا طنز اور اونکی نافہمی کا بیان تہا۔ پہر حضرت موسی کے بعد اونہون نے بڑے بڑے گناہ کئے آیات الہی سے انکار بغاوت اور شرارت و نیز اصرار انبیا کا خون ناحق حضرت یحیی و حضرت زکریا وغیرہم کا قتل حضرت عیسی پر افترا دا تہام چنانچہ ارشاد ہوا

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

اور ماری گئی اونپر ذلت اور خواری اور پہر آئے غضب مین اللہ کے یہ اسلیے تہا کہ وہ تھے انکار کرتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّـبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ع

آیتون سے اللہ کی اور قتل کرتے پیغمبرونکو ناحق یہ اسلیے تہا کہ نافرمانی کی اور تھے حد سے بڑھ جاتے

اونپر ذلت وخواری کا عذاب نازل ہوا اور اللہ کے غضب مین آگئے یہ اسلیے ہوا کہ وہ آیتون سے انکار کرتے تھے اور پیغمبرون کو ناحق قتل کرتے یہ شقاوت اسلیے پیدا ہوئی کہ نافرمانی کی اور حد سے بڑہتے تھے **ف** یہ لوگ یہود تھے اللہ تعالی نے اونہین دنیا مین ایسا خوار کیا کہ نام کو بہی حکومت اونکے پاس نرہی خصوصًا ہمارے حضورؐ کے زمانے مین رہی سہی شیخی نکل گئی اگر کہین کوئی یہودی تجارت وغیرہ سے مالدار بہی ہو تو قومی ذلت اور تابعداری کا دہبا نہین مٹ سکتا مترجم کوئی یہ نسمجہے کہ مسکین وفقیر ہونا موجب علامت ذلت وغضب آلہی ہے معاذ اللہ تمام پیغمبرون کے بادشاہ محمد رسول اللہ اور اونکے اصحاب اور ہزارون اولیا وصلحای سابق وحال مسکین ہو گزرے ہین اور حضورؐ نے تو تمنا کی اور فرمایا ای اللہ دنیا مین مسکین رہون مسکین مرون مسکینون کے ساتھ حشر ہو البتہ کفر ومعصیت کے ساتھ مسکنت سخت عذاب ہی

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

بیشک جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصاری اور صابی جو ایمان لایا اللہ پر اور دن قیامت پر اور کی

صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

نیکی پس اسطے انکے مزدوری اونکی ہے اونکے رب سے اور نہ خوف ہے اونپین اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے

محمدی اور یہودی اور نصارا اور صابی جو کوئی ہو جب اللہ پر ایمان لائے اور قیامت کو آنیوالی جانے اور اچہے کام کرے نہ اوسے بازپرس آخرت کا خوف ہے نہ دنیا مین رنج **مظہری** لفظ یہود خواہ عربی ہے یعنی راہ پانیوالا۔ خواہ یہودا کے نام پر ہے جو حضرت یعقوب کے بڑے بیٹے تھے کہا ابو عمر بن علا نے کہ یہود بمعنی متحرک کے ہین یہ لوگ توریت پڑہنے مین ہلتے اور کہتے کہ جب توریت موسی کو ملی تہی زمین وآسمان مین جنبش آگئی اسلیئے انکا نام یہودی ہو گیا۔ نصارا بمعنی مددگار صابی یعنی ایک دین سے نکل کر دوسرے دین مین جانیوالا کہا مجاہد نے صابی شام مین ایک قوم ہے آدہے یہودی آدہے مجوسی۔ اہل کتاب نہین کلبی نے کہا آدہے یہودی آدہے نصاری ہین قتادہ نے کہا زبور پڑہتے ہین کعبہ کیطرف نماز پڑہتے ہین ملائکہ کو پوجتے ہین۔ ہر دین سے کچہ کچہ لے لیا ہے در منثور کہا ابن منذر نے مشرک ہین اہل کتاب نہین وہب نے کہا اللہ کو ایک جانتے ہین کفر نہین کرتے ابو حنیفہ کے نزدیک اونکی عورتون سے نکاح جائز ہے اسلئے کہ اون کے نزدیک کتابی ہین۔ صاحبین نے کہا نکاح نہین جائز ہے اسلیے کہ مشرک ہین **ف** مراد یہ ہے کہ کوئی ہو مسلمان یا کتابی یا غیر کتابی جب ایمان لائے اور اچہے کام کرے اوسے خوف نہین پس پہلا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بطور علم کے ہے جیسے ہمارے زمانے مین مسلمان کی اولاد مسلمان سمجہی جاتی ہے کچہ ہی کیون نکرے حق سبحانہ تعالی نے اسے رد کر دیا کہ خالی نام کام نہ دیگا

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا

اور جب لیا ہمنے عہد تمہارا اور بلند کیا تم پر پہاڑ (اور کہا) پکڑو جو دیا ہمنے تمہین مضبوطی سے اور یاد کرو

مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۝

جو اوسمین ہو تاکہ تم ڈرو

اے بنی اسرائیل یاد کرو وہ واقعہ جب ہم نے تم سے عہد لیا اور پہاڑ تمہارے سر پر کہڑا کر دیا اور کہا کہ جو ہم حکم دیتے ہین اچہی طرح اُسے منظور کرو اور جو توریت مین لکہا ہی اوسے پڑہو اور سوچو ایسا کرنے سے تم پرہیزگار ہو جاؤ گے معالم حضرت موسیٰ توریت لائے بنی اسرائیل اوسکے احکام اور قیود دیکہکر عذر کرنے لگے حق سبحانہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا پہاڑ جیسے اوکہاڑ کر قدآدم سر سے اونچا سائبان کی طرح کہڑا کر دیا کہا ابن عباس نے کہ پیچہے سے سمندر اور آگے سے آتش سوزان نے اونہین گہیر لیا اور کہا گیا منظور کرو جو توریت شریعت مین لکہا ہی نہین تو ابہی کہین پتا نلگے گا بنی اسرائیل سجدے مین گر پڑے اور کنکہیون سے دیکہتے جاتے کہ کب پہاڑ ہٹے اور ہم بے غم ہو جائین مجبوری ہان کرنا پڑا زبان سے اقرار کیا چونکہ معاملہ دنیا ظاہر پر ہے پہاڑ ہٹ گیا

ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝

پہر منہ پہیر لیا تمنے بعد اسکے پس اگر نہوتا فضل اللہ کا تم پر اور رحمت اوسکی بیشک ہوجاتے تم نقصان پانیوالون

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـئِيۡنَ ۝

اور بیشک جان لیا تمنے جو حد سے بڑہے تم مین سے شنبے کے دنمین پس کہا ہمنے اونسے ہو جاؤ بندر پہٹکارے

پہر تم نے پہاڑ ہٹتے ہی منہ پہیر لیا اگر اللہ کا فضل اور رحمت نہوتی تو تم نقصان پانے والے یعنی گرفتار عذاب ہو جاتے اور تم کو تو معلوم ہی جن لوگون نے زیادتی کی شنبے کے دن مین ہمنے اون سے کہا بندر ہو جاؤ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے مین دریا کے کنارے ایلیا ایک شہر تہا اوسمین ستر ہزار بنی اسرائیل تہے اونہین حکم تہا کہ ہفتے کے دن سوائے عبادت کے اور کچہ نکرین اور اسی دن مچہلیان پانی پر آتین اور دنون مین مچہلیون کا پتا بہی نہ ملتا آدمیون نے دریا کنارے گڑہے کہود دیے جنمے کو راستہ کہولدیتے ہفتے کو مچہلیان بہر جاتین اتوار کو نکال لیتے ایک ن کسی نے ایک مچہلی پکڑ کر تاگے مین باندہ دے اتوار کو بہونلے لوگ کہنے لگے تجہپر عذاب نازل ہوگا جب کچہ نہوا تو جرأت بڑہی ہوتے ہوتے کہلم کہلا شنبے کو شکار کرتے اور کہتے ہمارے لئے یہ دن حلال ہی اب انہین تین گروہ ہوگئے ۱ بارہ ہزار یہ باغی سرکش تہے ۲ وہ جو نہ شکار کرتے نہ منع کرتے تہے ۳ جو خود بہی باز رہے اور دوسرون کو بہی منع کرتے آخر کو اس تیسرے گروہ نے اپنا محلہ الگ کیا

بیچ مین دیوار اوٹھا دی دو برس یونہین گذرے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد سے انپر لعنت کروائی ایک دن یہ تیسرا گروہ گھر سے نکلا تو دیکھتا ہی کہ اون گناہ گارون کے دروازے بند ہین جب دن چڑھا لوگ دیوارون سے چڑھ چڑھ کر جھانکنے لگے دیکھا تو سب بندر ہوگئے تھے قتادہ نے کہا کہ جوان بندر اور بڈھے سور ہوگئے تھے تین دن جیتے پھر مر گئے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

پھر بنایا ہمنے اوسکو خوف واسطے اوسکے جو سامنے اوسکے تھے اور جو پیچھے تھے اور نصیحت واسطے ڈرنیوالونکے

ہمنے یہ حادثہ مانع اور عبرت دلانیوالا بنا دیا اوس قوم کے لیے جو موجود تھے اور جو اس حادثے کے بعد ہونگے اور نصیحت ڈرنے والون کے لئے ف کئے امر معلوم ہوئے ۱ حرام کو کسی حیلے سے حلال کی صورت مین دکھانے سے جانبری نہین ہوسکتی ۲ کسی گناہ کا معاً مواخذہ ہونا ضرور نہین بلکہ مہلت دیجاتی ہی کہ سعادت مند باز آئے بدبخت اچھی طرح ماخوذ ہوجائے ۳ اللہ کے نافرمانبردارون سے مل جل کے رہنا بھی بغاوت اور نافرمانبرداری ہی ۴ نہی عن المنکر واجب اور اسکا ترک وبال عام ہی جیسا کہ معلوم ہوا ۵ افضل ترین نعمت یہ ہی کہ ہمین اللہ تعالیٰ نے آدمی بنایا اسلیے کہ جانور بننا عذاب و غضب کی صورت مین واقع ہوا مظہری بنی اسرائیل سے ایک شخص عامیل نامے بڑا مالدار تھا اوسکے چچا زاد بھائی نے اوسے بطمع میراث مار ڈالا اور دوسرے گانو مین لاش ڈال آیا صبح کو ان بیگناہون پر دعوی کیا وہ لوگ انکار کرنے لگے لوگون نے حضرت موسیٰ سے درخواست کی کہ آپ حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا کرین کہ یہ راز ظاہر کر دی حضرت موسیٰ نے بحسب وحی الٰہی فرمایا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور جب کہا موسیٰ نے قوم سے اپنی بیشک اللہ فرماتا ہی تمہین کہ ذبح کرو ایک گای کہا کیا لیتا ہی تو ہمین ہنسی مین کہا پناہ اللہ کی

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

کہ ہو جاؤن مین نادانونسے بولے پکار ہمارے لیے رب کو اپنے بیان کرے ہمسے کہ کیسی ہی (گای) کہا اللہ فرماتا ہی کہ وہ ایک گای ہی

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

نہ بڈھی اور نہ بچہ میانہ بیچ مین اسکے پس بجا لاؤ جو تم حکم دیے جاتے ہو بولے پکار ہمارے لیے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

رب کو اپنے بیان کرے ہمسے کیا ہی رنگ اوسکا کہا وہ فرماتا ہی کہ وہ ایک گای ہی زرد شوخ ہی رنگ اوسکا اچھی لگتی

۱۲ اور بکر کی دلالت ظاہر ہی لفظ پر بہی اور لفظ فارض و بکر کے لانے سے اشارہ ہی کہ بقر مین نر و مادہ دونو مساوی ہین ۱۲ سلمنے رنگ یعنی جوانی اور شباب ہین ۱۲

ف نکالا عذاب وبال یہان مراد مانع و عبرت ۱۲ ف بقرہ گای کو کہتے ہو یا مادہ اور بقر جمع اور واحد دونو ۱۲ ف اوسنے بنایا کہ یہ نہین کروہ امرسالت مین ہنسی دل لگی کرون لہذا فرمایا کہ اللہ مجھے اس جہالت کے کام سے بچائے ۱۲ ف ... حقیقت ... ف فارض ...

لِلنّٰظِرِیْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا ھِیَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

دیکھنے والونکو کہا پکار ہمارے لیے رب کو اپنے کہو لدے ہمارے لیے کیا ہے یہ بیشک گائی مشتبہ ہے ہمپر اور ہم اگر چاہا اللہ نے

لَمُھْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی

البتہ راہ پانیوالے ہین کہا بیشک اللہ فرماتا ہی وہ ایک گائی ہی نہ محنت کش کہ جوتے زمین اور سینچے

الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِیَةَ فِیْھَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

کہیت مسلم ہی نہین عیب اوسمین بولے اب لایا تو حق بات پس ذبح کیا اوسکے اور نہ تہے کہ کرستے

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ فرماتا ہی کہ گاے ذبح کرو وہ لوگ تعجب یا گستاخی سے بولے کیا آپ ہم سے دل لگی کرتے ہین کہان مقتول کا فیصلہ کہان گاے کی قربانی - حضرت موسیٰ نے فرمایا خدا کی پناہ کیا پیغام رسانی مین مزاح کرکے مین جاہل بن جاؤنگا - جب وہ سمجھے کہ قربانی سے چارہ نہین بولے پروردگار سے پوچھیے کہ وہ گاے کیسی ہی فرمایا اللہ فرماتا ہی وہ ایک گاے ہی نہ بڈہی اور نہ بچہ جوان و میانہ ہی بچپن اور بڑہاپے کے بیچ مین جو تمہین حکم ہوتا ہی بجالاؤ بولے اپنے رب سے دعا کیجیے رنگ گاے کا بتادے کہا ارشاد ہوتا ہی کہ وہ گاے زرد ہی شوخ رنگ دیکھنے مین اچہی معلوم ہوتی ہی بولے پروردگار سے پوچہیے ہمین اچہی طرح بتادے کہ وہ کیسی ہی ہمین گاے مین اشتباہ ہوتا ہی کہ ایسا نہو دوسرے قسم کی گاے ذبح ہوجاے اور ہم انشاءاللہ راہ پر آنیوالے ہین کہا حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی وہ ایسی گاے ہی جس سے کام نہین لیا گیا کہ زمین جوتے یا کہیت سینچے مسلم ہی کوئی عیب اوسمین نہین ہی کہا اب آپ نے سچی اور صاف بات کہی پہر ذبح کی اور کرتے ہوے نظر نہ آتے تہے **مظہری** اگر بنی اسرائیل بحث نکرتے تو جو گاے ذبح کردیتے کافی ہوتی مگر تکرار کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک خاص گاے نہایت بیش قیمت ذبح کرنا پڑی ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تہا اوسکے پاس ایک گاے کا بچہ تہا مرتے وقت دعا کی اے اللہ یہ بچہ اپنی بیٹے کے لیے تیرے سپرد کرتا ہون مرد مرگیا اوسکا بیٹا بڑا عابد اور ماں کا فرمانبردار تہا رات کے تین حصے کیے تہے ایک حصے مین ماں کی خدمت کرتا دوسرے مین عبادت تیسرے مین سوتا اور دن کو لکڑیان جنگل سے لاتا جو قیمت ملتی اوسکی تہائی خیرات کرتا اور تہائی ماں کو دیتا اور تہائی اپنے صرف مین لاتا ایک دن اوسکی ماں نے کہا تیرے باپ نے تیرے لیے ایک گاے اللہ کے سپرد کی تہی جنگل مین جا اور ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کے معبود سے دعا کر اور شناخت اوسکی یہ ہی کہ جب تو اوسے دیکہیگا معلوم ہوگا کہ آفتاب کے شعاع اوسکی جلد سے نکلتی ہی - غرض لڑکا گیا اور وہ گاے اوسکے پاس آئی

لڑکا لیکر گہر چلا گاے نے کہا اے نیکبخت لڑکے سوار ہو لے اوسنے کہا ما نے یہ حکم نہین دیا ہے
گاے بولی اگر تو مجپر سوار ہوتا تو مین تیرے قبضے مین نہ رہ سکتے جب گہر آیا ما نے کہا تو اسے بیچ ڈال
اوس زمانے مین گاے کی قیمت تین دینار تہے ما نے کہا مجہسے پوچہکر تین درم کو بیچنا۔ راہ مین
ایک فرشتے نے کہا کہ تین درم مجہسے لے لڑکے نے ماکے مشورے کا حوالہ کیا وہ بولا چہہ درم لے
مگر اسیوقت معاملہ کر لڑکے نے نانا اور ما سے حال بیان کیا اوسنے کہا اچہا مجہسے پوچہکر بیچنا
فرشتہ پہر ملا اور کہا کہ بیچ اوسنے کہا چہہ درم لونگا بشرطیکہ ما سے اذن لے لون فرشتہ بولا
بارہ درم لیکر اسیدم فیصلہ کر دے لڑکا پہر ما سے پوچہنے گیا ما نے کہا بیٹا وہ فرشتہ ہی
اوس سے کہو میری ما نے تجہے مختار کیا ہی تب فرشتے نے کہا اس گاے کو نہ بیچ اسکی قیمت
تجہے بہت ملیگی حضرت موسی خرید فرماینگے تب اوس کے کہال بہر کے دینار لینا الحاصل جس صفت
کی گاے ارشاد ہوئی تہی سواے اسکے اور نہ ملے تب بنی اسرائیل نے یہ گاے خرید کر ذبح کی

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ
اور جب قتل کی تمنے ایک جان پہر ایک دوسرے پر الزام دینے لگا اوسمین اور اللہ ظاہر کرنیوالا تہا اوسکو کہ تہے تم چہپاتے پہر کہا ہمنے مارو تم اوسپر
بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُـحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
ٹکڑا اوس (گاے) کا ایسا ہی جلاتا ہے اللہ مردے اور دکہاتا ہے تمہین نشانیاں اپنی تاکہ تم دہیان کرو

جب تمنے ایک شخص یعنی عامیل کو مار ڈالا اور دوسرونپر الزام لگایا اور جو تمنے چہپایا تہا اوسے اللہ
ظاہر کرنے والا تہا پہر ہمنے فرمایا کہ اوس گاے کا کوئی ٹکڑا اس مقتول پر مارو یونہی اللہ جلاتا ہی
مردے اور دکہاتا ہی تمہین قدرت اپنی تاکہ تم سوچو۔ مفسرین نے گاے کے اوس ٹکڑے مین بہت
اختلاف کیا ہے عامیل کو جو مارا گیا تو ظہری پر ٹکڑا ہوا اتنا تہا کہ عامیل زندہ ہوگئے اور اپنے قاتل کا نام بتلایا پہر گر پڑے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ
پہر سخت ہوگئے دل تمہارے بعد اسکے پس مثل پتہرکے یا زیادہ سخت

یہ قدرت دیکہی پہر بہی تمہارے دل سخت ہوگئے وہ مثل پتہر کے تہے بلکہ اوس سے زیادہ سخت
عامیل کے زندہ ہونے کے بعد بہی قاتل انکار کرتے ہی رہے یا اون کے دل پتہر ہوگئے کہ کچہہ اثر ہی نہین ہوتا تہا

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
اور بیشک بعض پتہرون سے وہ ہی کہ پہوٹ نکلتی ہین اوس سے نہرین اور بیشک اون سے وہ ہی کہ پہٹجاتا ہی پس نکلتا ہی اوس سے
الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
پانی اور بیشک اونسے وہ ہی کہ گر پڑتا ہی خوف سے اللہ کے اور نہین اللہ غافل اوس سے جو تم کرتے ہو

ط ع

بعض پتھر تو ایسے ہین جنسے نہرین پھوٹ نکلتی ہین اور بعض پتھر وہ ہین کہ شق ہو جاتے ہین اور اونسے
پانی یعنے چشمے نکلتے ہین اور بعض وہ ہین کہ اللہ کی عظمت وجلال کی ہیبت سے گر پڑتے ہین یعنے
پتھرون مین تو ایک طرح کی صلاحیت بہی ہی مگر انمین یہ بہی نہین معالم مین پہلے حجر سے وہ حجر مراد ہی
جسمین ببرکت عصای موسوی پانی نکلتا تہا اور دوسرے سے وہ پہاڑ جنسے چشمے نکلتے ہین۔ یا پہلا وہ
جس سے چشمے بہتے ہین دوسرا وہ جس سے سوتے نکلین در منثور ابن عباس نے کہا جو پتھر پہاڑ
سے گرتے ہین اگر اونسے بہت سے پہلوان او کہاڑتے تو نہ اوکہڑتا مگر عظمت وہیبت جناب باری
سے گر پڑتے ہین بعض احادیث بتاتی ہین کہ پتھر مین بہی احکام الٰہی کا اثر ہے احادیث
مین صحیح اسناد سے وارد ہوا کہ پتھرون نے آپ کو سلام کیا شہادت دی اور کوہ احد کی نسبت
آپ نے فرمایا هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ یہ پہاڑ ہی جو ہمین دوست رکھتا ہی اور ہم اوسے دوست
رکھتے ہین اور قرآن مین وارد ہوا کہ یہ قرآن اگر پہاڑ پر اوترتا تو وہ خوفناک اور شق ہو جاتا

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ
اب کیا تم امید رکہتے ہو کہ کفار مطیع ہونگے تمہارے اور بیشک تہا ایک گروہ اونمین کہ سنتا کلام اللہ کا پہر بدل ڈالتا اوسے

مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝
بعد ازانکہ کہ جانلیا اوسے اور وہ جانتے ہین

اے مسلمانو کیا تم امید رکہتے ہو کہ یہود تمپر ایمان لائین حالانکہ اونکے
بہت آدمی توریت سنتے ہین پہر اوسے بدل دیتے ہین آنحضرت کی
اخبار اور فضائل اور اطاعت کے احکام جان بوجہکر مخفی ومتغیر کر دیتے ہین اور وہ جانتے ہین سہو سے نہین

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ
اور جب ملین اونسے جو ایمان لائے کہین ایمان لائے ہم اور جب تنہا ہو ایک اونکا طرف دوسرے کے کہین کیا تم کہدیتے ہو مسلمانون سے

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ
وہ راز کہ کہولدیا اللہ نے تمپر تاکہ حجت پکڑین تمپر اوس سے تمہارے رب کے پاس کیا تم عقل نہین رکہتے کیا نہین جانتے کہ بیشک

اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝
اللہ جانتا ہے جو چہپاتے ہین اور وہ جو ظاہر کرتے ہین

جب یہ ایمان والون سے ملین کہین ہم ایمان لائے اور جب
آپسمین تنہا ہوتے تو کہتے ہین کیا تم مومنین سے بتادوگے
جو اللہ نے تمپر کہولدیا (یعنے امر حق ونبوت آنحضرت) تاکہ وہ قیامت مین تمپر حجت قائم کرین کیا اتنا بہی
نہین سوچتے۔ یہود اپنی نادانی سے کہتے کہ اگر وہ خبرین جو توریت مین ہین مسلمانون سے بتادوگے
تو قیامت مین کہین گے کہ ہمارے سامنے انہون نے نبوت کا اقرار کیا اور ایمان نہ لائے
کیا اتنا بہی نہین جانتے کہ اللہ تعالیٰ واقف ہے جو تم چہپاؤ یا دکہاؤ

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

اور اونمین سے اَن پڑھ ہین نہین جانتے کتاب کو مگر ارمان اور نہین ہین وہ مگر گمان کرتے

اور اونمین بعضے ان پڑھ جاہل بھی ہین توریت نہین جانتے مگر تمنائین کرنا وہ صرف گمان ہی کرتے ہین
مظہری امانی سے مراد کذب ہی یعنی غلط باتین مشہور کرتی ہین اور یہ سب اٹکل اور خیال خام ہین

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا

پس افسوس ہی اونکو جو لکھتے ہین کتاب ہاتھون سے اپنے پھر کہتے ہین یہ ہی پاس سے اللہ کے تاکہ خریدین

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝

عوض اوسکے دام تھوڑے پس حسرت ہی اونمین اور پہر جسکے کہ لکھی ہاتھون نے اونکے اور افسوس ہی واسطے اونکے اوس سے کہ کماتے ہین

پھر ہلاکت ہی جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھین اور لوگون سے کہین کہ اللہ نے کتاب نازل کی اور ہلاکی
ہی جو کما رہی ہو در منثور یعنی وہ بھی تھی جو کتاب لکھکر کہتے تھے کہ یہ اللہ کے بھیجی ہوئی ہی
تاکہ کچھ مل جاوے ویل دوزخ ایک جنگل یا کنوئین کا نام ہی جسمین عذاب نہایت سخت ہی در منثور
اس آیت سے متعدد علما نے کہا کہ خریدنا اور بیچنا قرآن کا جائز نہین اور بعضون نے کہا
خریدنا جائز اور بیچنا ناجائز ہی اور بعضون نے کہا بیچنا اور خریدنا دونو جائز ہین ف یہی
مذہب صحیح ہی اسلیے کہ یہ بیع کاغذ اور اجرت کی ہی کلام پاک نہ اسمین آگیا ہی نہ اوسکا مبادلہ ہوتا ہی
باقی رہی اجرت کتابت قرآن اوسپر بھی بمصلحت شرعی فتوی دیا گیا ہی۔ اور یہ آیت
جھوٹھی مسئلے بنانے والون اور حدیث موضوع بیان کرنیوالونکے حق مین بھی وعید شدید ہی

یہود کہتے تھے | وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ | کہ دوزخ کی آگ
ہمین نہ چھو جائیگی | اور کہا نہ چھوئیگی ہمین آگ مگر کئی دن گنتی کے | مگر چند دن مظہری

عطا نے کہا کہ وہی چالیس دن جنمین گوسالہ پرستی تھی ابن عباس نے کہا یہود کہتے
تھے عمر دنیا کی سات ہزار برس ہی ہر ہزار برس کے عوض ایک برس ہمین دوزخ مین رہنا ہوگا

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہہ دیجیے کیا لے لیا ہی اللہ سے وعدہ پس ہرگز نخلاف کریگا اللہ وعدہ اپنا یا کہتے ہو اللہ پر جو نہین جانتے

آپ کہہ دیجیے کیا تم نے اللہ سے وعدہ لے لیا ہی کہ اللہ اوسکے خلاف نکریگا یا اللہ تعالی پر بے سمجھے بوجھے افترا کرتے ہو

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـــــَٔــتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ہان جسنے کی برائی اور گھیر لیا اوسے خطاؤن نے اوسکی پس وہ ناری ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨٢﴾

اور جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں وہی لوگ جنتی ہیں وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

بلکہ یون ہی جسنے برائی کی اور اوس کے گناہون نے اوسے گھیر لیا وہی دوزخی ہین ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ جنتی ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے ف یعنی تمہارا گمان غلط ہے جنت دوزخ اعمال پر ہے ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست جو لوگ ایسی بیہودہ باتین بنایا کرتے ہین سو جیسین اور سمجھین کہ اگر سوء عمل کے اور ذریعہ بخشش کا ہوتا تو نبی کا زنیا سے جو نبی زادے تھے اور کون زیادہ مستحق تھا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٨٣﴾

اور جب لے لیا ہمنے عہد بنی اسرائیل کا کہ نہ پرستش کروگے سوائے اللہ کے اور والدین سے احسان کرینگے اور قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون سے اور کہو لوگون سے اچھی بات اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ پھر منہہ پھیر لیا تمنے مگر تھوڑے تم میں سے اور حالانکہ تم روگردان تھے

اور یاد کرو جب ہمنے بنی اسرائیل سے توریت مین عہد لیا کہ سوائے خدا کے کسی اور کی پرستش نکرنا اور نیکی کرتے رہنا مان باپ سے اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون سے اور آدمیون سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوۃ دیتے رہنا پھر تمنے وعدے کے بعد روگردانی کے مگر تھوڑے لوگ ثابت قدم رہے اور تم منہ پھیرنے والے تھے مظہری اچھی بات امر بالمعروف ف حقوق اللہ و حقوق العباد یا عبادات اور طرز معاشرت دونو امرون مین عہد لے لیا تھا۔ اور یہ تمام امور بعینہ ہمارے شریعت مین بھی ضروری اور مستحسن رکھی گئی ہین

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ

اور جب لے لیا ہمنے عہد تمہارا کہ نہ گراؤ خون آپس کے اور نہ نکالو اپنوں کو وطن سے اپنے پھر اقرار کیا تمنے اور تم شاہد تھے پھر تم سب قتل کرتے ہو اپنوں کو اور نکالتے ہو ایک گروہ کو اپنوں سے وطن سے اونکے غلبہ کرتے ہو اونپر گناہ اور ظلم سے اور اگر آئیں تمہارے پاس قیدی فدیہ دیتے ہو اونکا حالانکہ وہ حرام ہے تمپر نکال دینا اونکا

وانتم حال موکدہ ہے
تشہدون حال موکدہ ہے
و ہو ضمیر شان ہے

وہ بات یاد کرو جب ہمنے تم سے عہد مستحکم لے لیا کہ خونریزی نہ کرنا اور اپنی قوم کو وطن سے نہ نکالنا پھر تم نے اس امر پر اقرار کیا اور تم موجود تھے **ف** یہ احکام سب توریت مین تھے پھر تم اپنون کو قتل کرتے ہو اور بعضون کو وطن سے نکال دیتے ہو اور زبردستی کرتے ہو اونپر گناہ اور ظلم سے اور تم مین سے کچھ لوگ قید ہو جائین تو فدیہ دیکر چھڑا لیتے ہو حالانکہ تمپر اونکا نکالدینا حرام ہے **مظہری** آپ کے تشریف آوری سے پہلے بنو نضیر اور قبیلہ خزرج مین دوستی تھی اور اوس و بنو قریظہ ہم عہد تھے۔ جب آپسمین لڑائی ہوتی تو اپنی اپنی قیدی روپیہ دیکر چھڑا لیتے اللہ تعالی نے فرمایا کہ گو خونریزی اور وطن سے نکالنا اور اخلاق و احسان کے بدلے یہ ظلم و زبردستی کا تمہارا طریقہ ہو گیا مگر دماغ مین جنت کی ہوس باقی ہے ع این خیالست و محالست و جنون

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ

کیا ایمان لاتے ہو بعض کتاب پر اور انکار کرتے ہو بعض کا پس نہین بدلا اوسکا جو کرے یہ تم مین سے مگر رسوائی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

زندگی مین دنیا کی اور دن قیامت کے ڈالے جائینگے طرف سخت عذاب کے اور نہین اللہ غافل اوس سے کہ کرتے ہین

تو کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار ہے مطلب کی بات لے لی اور جو جی چاہا چھوڑ دیا ایسے شریرون کی کیا سزا ہے مگر یہ کہ دنیا مین رسوا و خوار ہون (جسطرح بنو قریظہ سب کے سب قتل کر ڈالے گئے اور بال بچے مملوک ہو گئے اور بنو نضیر و قینقاع وطن سے نکالدیے گئے) اور قیامت کے دن سخت عذاب مین گرفتار ہونگے اور اللہ تمہارے کامون سے بیخبر نہین ہے

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝

وہی ہین جنہون نے خریدی زندگی دنیا کی بعوض آخرت کے پس نہ ہلکا ہوگا اونسے عذاب اور نہ وہ مدد دیے جائینگے

یہ وہی بدنصیب ہین جنہون نے آخرت بیچکر دنیا کی زندگی خریدی پس انپر نہ عذاب مین تخفیف ہوگی نہ مدد ملیگی یعنے نہ تخفیف ہو نہ رہائی **ف** اگرچہ آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ دنیا مول لینے کے بعد اونکی ملک ہو جاے مگر بکمال خوبی فرمایا کہ اس تجارت میں دونہین خسارہ ہوا اسلیے کہ نہ آخرت پر وہ قابض ہین اور نہ دنیا پاسکینگے جسطرح مبیع پر بدون ادا ے ثمن قبضے کا حق نہین ہے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ربط نعمتون کا ذکر کرکے اون کی ناشکریان بیان کین پھر الزامون کی تکرار فرمائے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ

اور بیشک دی ہمنے موسی کو کتاب اور مدد دی ہمنے بعد اوسکے پیغمبرون سے

یعنی موسی کو توریت عطا فرمائی تاکہ حق و باطل کا امتیاز ہو اور جو احکام حضرت موسی

لائے تھے اور جو دین سکھایا تھا اوسکی اشاعت اور تعلیم کے لیے اون کے بعد پیغمبرون سے مدد دی جیسے حضرت داؤد حضرت سلیمان وغیرہ ہزارہا پیغمبر حضرت توریت کے تعلیم کے لئے آئے اور جب افراط و تفریط تمہاری حد سے گذر گئے بمقتضائے مصلحت اصلاح فرمائی اور عیسے بن مریم کو کھلی نشانیان عطا کین (جیسے خود اونکا بے باپ پیدا ہونا

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اور دیے ہمنے عیسے بن مریم کو معجزے اور مدد کی ہمنے اوسکی روح قدس سے

اندھون کو بینائی - مریضون کو شفا - بچپن مین کلام وغیرہ) اور مدد کی ہمنے عیسی بن مریم کی روح قدس سے ابن کثیر کہا ابن جریر سے کہ روح یعنے انجیل ہی جیسا کہ قرآن کے حق مین فرمایا وَاَوْحَیْنَا اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا بہیجا ہمنے تمپر قرآن اپنے حکم سے - اور قدس اللہ یعنی کتاب اللہ اور وہ انجیل تھی معالم روح ظاہری جبرئیل مراد ہوا اسلیے کہ جبرئیل ہمیشہ ملازم و محافظ حضرت عیسی کے رہتے تھے ابن جریر نے کہا کہ یہ تاویل اولی ہی - اکثر احادیث مین روح القدس یعنی جبرئیل مستعمل ہوا ہے - یا روح القدس یعنی روح اللہ یعنی اللہ کے زندہ کئے ہوئے یا امر الٰہی - اور یہ اضافت تشریفی ہی یعنی بلا واسطہ غیر اللہ تعالی نے اونہین زندہ فرمایا اور بحسب نظم عالم وسائل و اسباب کا تعلق نہوا اور اسیطرح حضرت آدم کی نسبت فرمایا نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ہمنے آدم مین اپنی روح پہونکدی اور فرمایا وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ اللہ اپنا نور یعنے دین حق کامل ہی کردیگا اور اسیطرح آنحضرت کو نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ کہتے ہین یعنی مستفیض اور منور خاص نور الٰہی سے دوسرے انوار سے تعلق نہین ہی اور یہ نہین ہوسکتا کہ روح اللہ سے عین اللہ مراد لیجاے ورنہ حلول ذات باریتعالی حضرت آدم مین لازم آئیگا اور اگر روح سے صفات مراد لیجاے جیسے اللہ کا کلام یا علم یا ارادہ تو اثر و فیضان صفات باریتعالی مراد ہون گے اسلئے کہ عین صفات کا نقل ذات سے محال ہی اور اگر کوئی دوسرے معنی لیے جائین تو حق تعالی مین ترکیب لازم آئیگی اسلیے کہ اضافت چاہتی ہی مغایرت کو پس روح ایک شی اور اللہ دوسری شی ہوگی یہ بھی باتفاق عقل و نقل باطل ہی الحاصل عیسی روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور نور من نور اللہ کے یہی معنی ہین کہ بلا واسطہ غیر اللہ سے الکا تعلق ہی اور یہ ترکیب کمال تخصیص و تقرب و شرف و کرامت پر دلالت کرتے ہی

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝

کیا پھر جب لایا تمہارے پاس کوئی رسول وہ چیز کہ نہ چاہتا تھا جی تمہارا تکبر کیا تمنے پس ایک گروہ کو جھٹلایا تمنے اور ایک گروہ کو قتل کرتے تھے تم

کیا ایسا نہین کہ جب لایا تمہارے پاس کوئی پیغمبر وہ حکم کہ نہین پسند کرتے تمہارے نفس تو تکبر کیا اور انکار کیا تمنے پھر ایک گروہ کو جھٹلایا جیسے حضرت عیسی و جناب محمد رسول اللہ اور ایک گروہ کو تمنے قتل کیا جیسے حضرت زکریا و حضرت یحیی وغیرہما علیہم الصلوۃ والسلام

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۝

اور بولے دل ہمارے غلاف میں بلکہ لعنت کی اللہ نے اونپر اونکے کفر کے سبب پس تھوڑا ہی جسپر ایمان لاتے تھے وہ

اوسپر لطف یہ کہ شرارت سے کہتے ہیں) ہمارے دلونپر غلاف ہی (یہ تمہارے عذر لغو ہیں) بلکہ اللہ کی پھٹکار ہی اسیلئے ایمان ہی نہین لاتے **ف** یہود کہا کرتے تھے کہ ہمارے دل غلاف ہو رہے ہین یعنی وہ محفوظ ہین کسیکی نہین سنتے کوئی بات اونپر اثر نہین کرتی اور اگر اچھی بات ہوتی تو ہم کیون نہ مانتے۔ ارشاد ہوا کہ یہ ایسا ہی اللہ کے غضب و لعنت سے جم گئی ہے

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى

اور جب آئی اونکے پاس کتاب پاس سے اللہ کے تصدیق کرتی اوسکی جو ساتھ ہے اونکے اور تھے پہلے سے فتح مانگتے اونپر

الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

جو کافر ہوئے پھر جب آیا اونکے پاس وہ کہ پہچان رکھا تھا انکار کیا اوس سے پس لعنت ہی اللہ کی کافرون پر

اور جب قرآن اللہ کے پاس سے آیا جو اونکی پاس کی آسمانی کتابونکی تصدیق کرتا تھا (یعنی اونکی باتین اور وحشت دلانیوالی امور اوسمین نہ تھی) اور یہود پہلے کفار پر فتح طلب کیا کرتے تھے جب آگیا اونکے پاس وہ جسے پہچان لیا انکار کیا پس اللہ کی لعنت ہی انکار کرنیوالونپر **ابن کثیر** محمد بن اسحق نے کہا آنحضرت کے مبعوث ہونیسے پہلے یہود مشرکین سے کہا کرتے تھے کہ بہت جلد نبی موعود آتے ہین ہم اہل کتاب ہین اونہین پہچان لینگے اون کے ساتھ تمپر جہاد کرینگے اور تمپر غالب ہو جائینگی پھر جب حضرت مبعوث ہوئے اور مدینے مین تشریف لائے اوس و خزرج جو بت پرست تھے اور جنہین یہود ڈرایا کرتے تھے مشرف باسلام ہوے اور یہود سے کہنے لگے کہ اب تم کیون مسلمان نہین ہوتے وہ بولے یہ وہ پیغمبر نہین ہین جنکا ذکر ہم کرتے تھے۔ **اسباب نزول** یہود دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ نبی امی بھیج ہمین انپر غالب کر۔ پس حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ باتین یاد دلائین

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ

بری ہی وہ کہ بیچین بعوض اوسکے جانین اپنی یہ کہ کفر کیا اوس سے کہ اوتارا اللہ نے حسد سے یہ کہ اوتارا اللہ نے فضل سے اپنے

عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

جسپر چاہا بندونسے اپنے پس پھرے غضب مین غضب پر اور واسطے کافرونکے عذاب ہی ذلت کا

بہت بری ہی وہ شے جس سے تمنے اپنی جان کو بیچا ہی (یعنی جو امر اختیار کیا ہی اور جسکی وجہ سے آپ کو عذاب دائم کا سزاوار کر دیا وہ بہت برا ہی اور وہ) اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب سے

کفر کرتا ہی اس بغاوت اور حسد پر کہ اللہ نے جس بندے پر (یعنی محمد رسول اللہ پر) چاہا اپنے فضل سے نازل فرمایا (اور بنی اسرائیل کو جو نبی زادے ہوتے آئے ہین محروم رکھا اس انکار اور بغاوت سے غضب پر غضب اونپر آگیا اور انکار کرنے والون کے لئے ذلت کی مار ہی معالم پہلا غضب بوجہ انکار توریت اور دوسرا غضب آنحضرت ؐ کے انکار سے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ

اور جب کہا جاتا ہے اونسے ایمان لاؤ اوسپر جو اوتارا اللہ نے کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم اوسپر جو اوتارا گیا ہمپر اور انکار کرتے ہین اوس سے کہ اسکے سوا ہی

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ

اور وہی حق ہی سچا کرنیوالا اوسکا کہ اونکے ساتھ ہی

اور جب اوسے کہا جاتا ہی کہ جو اللہ نے اوتارا اوسپر ایمان لاؤ کہتے ہین جو اللہ نے ہمپر اوتارا یعنی توریت اوسپر ہم ایمان لائے اور اوسکے سوائے جو کچھ ہو (یعنی قرآن) اوس سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ حق ہی اور اونکی پاس کی کتاب کو سچا کرتا ہی - ان سب سوالون اور جوابون کے بعد فرمایا کہہ دیجیے آپ

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

کہہ دیجیے پہر کیون قتل کرتے تہے پیغمبرونکو اللہ کے پہلے سے اگر تہے تم مومن

پہر کیون قتل کرتے تہے اللہ کے پیغمبرونکو اگر ہو تم مومن یعنی اگر تم سچے ایمان والے ہوتے تو قتل انبیا جو اکبر الکبائر ہے تمسے نہوتا جسطرح وہ فعل قبیح تمہارے کفر و شرارت سے ہوا پیغمبر آخر الزمان کا انکار بہی کفر و بغاوت سے ہی

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

اور بیشک لائے تمہارے پاس موسیٰ معجزے پہر بنا لیا تمنے گوسالہ اوسکے بعد اور تم ظالم تہے

اور موسیٰ تو تمہارے پاس کہلی نشانیان لیکر آچکے تہے پہر جب وہ طور پر گئے تمنے گوسالہ پرستی اختیار کی اور تم ظالم

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

اور جب لیا ہمنے عہد تمہارا اور اوٹہایا تمپر طور اور کہا لو جو دیا ہمنے تمکو مضبوطی سے اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

بولے سنا ہمنے اور نافرمانی کی ہمنے اور رچ گیا اونکے دلونمین گوسالہ اونکے کفر کے سبب

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

کہہ دیجیے برا ہی وہ کہ حکم کرتا ہی اوسکا تمہین ایمان تمہارا اگر ہو تم مومن

اور جب ہمنے تمہارا اقرار لے لیا اور پہاڑ تمہارے سر پر اوٹہا لیا (اور حکم دیا) مضبوط پکڑو جو ہمنے تمکو دیا اور سنو (یعنی احکام توریت کے پابند ہو جاؤ) بولے ہمنے سنا (باواز بلند) اور نافرمانی کی

(آہستہ کہا) اورحال یہ تہا کہ اون کے دلون مین گوسالے کی محبت پلادی گئی تہی اونکے کفر کی شامت سے کہدیجیے آپ برا حکم کرتا ہی تم کو تمہارا ایمان اگر تم ہو مومن (یعنے اگر تم مومن فرض کیے جاؤ تو ایمان تمہین بری باتین بتاتا ہی اور ظاہر ہے کہ ایمان بری بات کا حکم نہین کرتا ہی تو یہ برائی تمہاری بے ایمانی سے ہوئی اور تمہارے دعوی باطل ہوگئے

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

کہدیجیے اگر ہی واسطے تمہارے گہر آخرت کا پاس اللہ کے خالص سوای اور آدمیونکے تو تمنا کرو مرنے کی

کہدیجیے آپ اگر آخرت کا گہر تمہارے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ لیے خاص ہوگیا اور آدمیون کا اوسمین

حق نہین توپہر مرنے کی خواہش کرو اگر ہو تم سچے اگر سچے ہو ف بعد ان تمام الزامات

کے بہی اگر تم کو یہ زعم ہے کہ عالم آخرت مین ہم نجات پانے والے ہین تو موت کی آرزو کرو تا کہ وہ نعمتین تمہین مل جائین اگر سچے ہو تو ایسا ضرور کروگے معالم یعنے اگر تم اپنے دعوون مین سچے ہو تو دعا کرو کہ خدا جہوٹے کو موت دے کہا ابن عباس نے اگر یہود ایسے دعا کرتی تو ایک یہودی زندہ نرہتا سب مرجاتے

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۝ ۵ۃ من الذین اشرکوا

اور نہ چاہینگے اوسے کبہی اسوجہ سے کہ آگے بہیجا ہاتون نے اونکے اور اللہ جانتا ہی ظالمونکو

یہود کبہی موت کی تمنا نہ کرینگے بسبب اون گناہون کے جو اونہون نے کیے ہین اور اللہ تو ظالمونکو خوب جانتا ہی علیہ

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ معانقہ

اور بیشک پائیگا تو اونہین بڑا حریص آدمیون سے جینے پر اور اونسے جو مشرک ہوے چاہتا ہی ہر ایک اونکا

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۝ ع ۱۱

کاشکے جیتا ہزار سال اور نہین ہی وہ بچانیوالا اوسکو عذاب سے اگرچہ جیے اور اللہ دیکہتا ہی جو کرتے ہین

اور آپ زیادہ زندگی پر حریص یہود کو پائیگا تمام آدمیون سے اور مشرکین سے ہر ایک اونین کا تمنا کرتا ہی کہ ہزار برس جیتا اور یہ زیست اونہین عذاب سے بچانیوالی نہین ہی اگرچہ زندہ رہین اور جو وہ کرتے ہین اللہ سو دیکہہ رہا ہی **شان نزول** علامہ سیوطی نے حضرت عمر رضہ سے روایت کی کہ مین یہود کے پاس جاتا اور توریت سنتا اور تعجب کرتا کہ یہ قرآن کی کیسی تصدیق کرتے ہین ایک دن آنحضرت اودہر سے نکلے مین نے یہود سے کہا کہ تمہین خدا کی قسم سچ کہو یہ اللہ کے رسول ہین اون مین سے جو بڑا عالم تہا بولا ہان ہم جانتے ہین کہ یہ رسول خدا کے ہین مین نے کہا پہر کیون نہین اتباع کرتے بولا ہمنے پوچہا تہا کہ آپ کے پاس کون وحی لاتا ہی فرمایا کہ جبرئیل وحی

لاتے ہین اور وہ ہمارے دشمن ہین اور وہ عذاب نازل کیا کرتے ہین - مینے کہا پہر تمہارا دوست کون
ہی یہودی بولا کہ میکائیل دوست ہین جو باران اور رحمت نازل کیا کرتے ہین مین نے کہا اللہ کے
پاس ان دونون کا کیا مرتبہ ہی بولا ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف مینے کہا پہر تو نہ جبرئیل کو
میکائیل کی مخالفت جائز ہی نہ میکائیل جبرئیل کے دشمن سے صلح کرینگے اور مین گواہی دیتا ہون
کہ جبرئیل و میکائیل اور اون کے رب نے اوس سے صلح کی جسنے اون سب سے صلح کی اور دشمن
ہوئے جسنے اونسے دشمنی کی پہر مین آنحضرت کی خدمت مین آیا اور چاہا کہ یہ واقعہ عرض
کرون آپ نے فرمایا کیا مین وہ آیتین نہ پڑہون جو مجہپر ابہی اوتری ہین اور فرمایا

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کہدیجیے جو ہوا دشمن　جبرئیل کا پس بیشک اوسنے اوتارا اوسے (قرآن) دلپر آپکے　حکم سے اللہ کے　سچاکرنیوالا اوسے کہ جو جانتے ہی

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ

اور ہدایت اور خوشخبری واسطے مؤمنون کے　جو　ہوا　دشمن　اللہ کا　اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے رسولونکا اور جبرئیل

کہدیجیے جو دشمن ہوا جبرئیل کا ہو　وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝　کہ اپنے غصے مین مرجائے بیشک

جبرئیل ہی نے اوتارا قرآن　اور میکائیل کا پس بیشک اللہ دشمن ہی واسطے کافرونکے　آپ کے دلپر اللہ کے حکم سے

سچاکرنیوالا اگلی کتابون کا اور ہدایت کرنے والا خوشخبری سنانیوالا ایمان والون کو - جو ہوا دشمن
اللہ کا اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے پیغمبرون کا اور جبرئیل اور میکائیل کا پس بیشک اللہ دشمن ہے
کافرون کا یعنی وہ کافر ہین اور اللہ اونکا دشمن اسلیے کہ فرشتے وہی کرتے ہین جو حکم ہوتا ہی پس اونسے
مخالفت اللہ سے مخالفت کرنا ہی **لطیفہ** یہود نے حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل کا نام لیکر اپنی
عداوت اور رغبت کا اظہار کیا حق سبحانہ تعالی نے بہی اونہین دونون کے نام سے اونہین جواب دیا
اور احتیاطاً عام ملائکہ کا ذکر فرمایا کہ پہر کسی کو ایسی بیجا جرأت نہ پڑے - یہ آیت اون آیات سے ہی جو
قبل نزول حضرت عمر رضہ کے زبانپر جاری ہوے جیسا کہ خبر مین ہی اللہ عمر رضہ کی زبانپر کلام کرتا ہی **ف**
اس سے کئی امر معلوم ہوے ۱ یہ کہ یہود دیدہ و دانستہ شرارت سے انکار کرتے تھے ۲ مقبولان بارگاہ
الٰہی سے عداوت موجب کفر ہی انبیا و ملائکہ کی عصمت اور مقبولیت نصوص قطعیہ سے ثابت ہی انکی مخالفت
مین قطعی کافر اور دوسرون کی مخالفت مین سخت گناہگار اور دائرۂ اہل سنت سے خارج ہوگا
پس خلفای راشدین اور بعد اون اصحاب کی عداوت جنکے فضائل قریب تواتر پہنچ گئے ہین اور اون
اولیاء اللہ اور علماے ربانی کی دشمنی جنکی خداپرستی باتفاق امت مسلم ہوگئی ہو اسی حکم مین ہی

[illegible]

۳ کسی عالم یا واعظ کا قول اس خیال سے کہ یہ رذیل ہی یا ہم سے اس سے مخالفت ہی نہ ماننا اسی
قبیل سے ہوگا **اصل** یہ ہی کہ جو تنفر اور توہین حق سبحانہ تعالی کی طرف بواسطہ یا بلا واسطہ منسوب ہو
وہ بہت بڑا گناہ ہی اور جسکا اثر آدمی ہی کی ذات پر ختم ہو جاے وہ اس بحث سے متعلق نہوگا
العجائب جبریل افضل الملائک ہین پیغمبرون پر پیغام لانا نافرمانبردار و نیز عذاب نازل کرنا جہاد
مین مسلمانون کی مدد کرنا ان سے متعلق ہی نام انکا عربی مین عبد اللہ ہی **میکائیل** یہ بہی نہایت
بزرگ ملک ہین نام انکا عربی مین عبید اللہ باران و تقسیم رزق اور اعمالنامۂ خلائق پیش کرنا
انسے متعلق ہی جبسے دوزخ پیدا ہوئی آپ پر ایسا خوف غالب ہی کہ کبہی ہنسے نہین حضرت علی سے
منقول ہی کہ جبریل آسمان کے موذن ہین اور میکائیل امام ہین بیت المعمور کے پاس ملائکہ کو نماز پڑہاتے ہین

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا
اور بیشک اوتاری ہمنے آپکی طرف آیتین ظاہر اور نہین انکار کرینگے اوس سے مگر نافرمان　کیا نہین کہ جب کیا اونہون نے
عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
کوئی عہد پہینکدیا اوسے ایک گروہ نے اونہین سے بلکہ اکثر اونکے ایمان نہین لاتے

اور ہمنے کہلی کہلی آیتین بہیجین جنسے انکار گنہگار ہی کرتے ہین اور یہود جب

کوئی عہد کرتے ہین تو اونکا ایک گروہ اوسے توڑ ڈالتا ہے نہین بلکہ اکثر اونمین بے ایمان ہین

وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
اور جب آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر پاس سے اللہ کے سچا کرنیوالا اوسے جو پاس اونکے ہی پہینکدیا ایک گروہ نے اونسے جو
اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ كَاَنَّھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
دی گئی کتاب کتاب کو اللہ کے اپنی پیٹھ کے پیچھے گویا وہ نہین جانتے

اور جب کوئی پیغمبر جیسے حضرت عیسیٰ اور محمد رسول اللہ اللہ کی طرف سے اون کے پاس آیا اور وہ توریت
کے مضامین کی تصدیق کرتا تہا ان کتاب والون نے اللہ کی کتاب یعنی توریت کو پس پشت پہینکدیا یعنی
اوسپر نہ نظر کی نہ عمل کیا۔ (اسلئے کہ اگر نظر کرتے تو انبیا سے انکار روا نہ رکہتے) اور وہ ایسے ہوگئے گویا
کچہ جانتے ہی نہین **ف** ہرچند مخاطب اسکے یہود ہی ہین مگر مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سے ایک قسم کا عموم
نکل آیا اور جملہ اہل کتاب یہود ہون یا نصارا سب داخل ہوگئے اور یہ بہی لطف ہی کہ اہل کتاب ہو کر کتاب
سے انکار کیسے بے انصافی ہی **مظہری** ابن عباس سے مروی ہی کہ جب آنحضرت نے یہود کی معاہدون کا
ذکر فرمایا تو مالک بن ضیف بولا آپکی نبوت اور ایمان کی باب مین تو ہمسے کوئی عہد نہین لیا گیا تہا حق سبحانہ تعالی
نے تہدید فرمائی کہ ایک اسی قرار پر کیا منحصر ہے تم تو ہمیشہ عہد شکنی کرتے آئے اور جو پیغمبر آیا اور تمہاری توریت کے

ط الفاسقون

جسکے تم قایل ہو تصدیق بہی کی مگر تمنے کمال شرارت اور تعصب سے توریت کو بہی نمانا اور بغمبر سے انکار کیا

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

اور پیچہے پڑے ہین اوسکے جو پڑہتے تھے شیطان ملک مین سلیمان کے اور نہین کفر کیا سلیمان نے اور لیکن شیطانون نے

اور اون باتونکی پیروی اختیار کی جو شیاطین سلیمان ع کے زمانے مین بتایا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہین کیا

كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ

کفر کیا سکہاتے تھے آدمیونکو جادو

بلکہ شیطانون نے کفر کیا سکہاتے تھے آدمیون کو سحر یعنی جو افترا واتہام تم حضرت سلیمان پر کرتے ہو اور اونہیں ساحر کہتے ہو جو موجب کفر ہے تو یہ فعل حضرت سلیمان کا نہ تہا بلکہ شیاطین کا کام تہا اور تم شیطان کے پیرو بن گئے شرح یمنی اور کتب سیر مین ہی کہ حضرت سلیمان کے زمانے مین جنات آدمیونمین مل جل کر رہتے تھے اور سحر سے اونہین عجیب عجیب شعبدے دکہاتے تھے اور اُن جادوون مین کفر وشرک کی باتین بہی تہین حضرت سلیمان نے اپنے وزیر آصف بن برخیا کو حکم دیا کہ شیاطین کو حاضر کرین اور اون کے پاس جسقدر ایسے عمل ہین ایک کتاب مین لکہوا کر میری کرسی کے تلے دفن کردین اور تاکید کردی جا کہ جن آدمیون کے ساتھہ نہ نشست وبرخاست کرین نہ کچہ اونہین سکہائین جبتک آپ زندہ رہی ایسا ہی ہوا کیا جب حضرت سلیمان ع وآصف بن برخیا نے انتقال کیا جنون نے آدمیون سے کہا کہ یہ تمام ملک ومال سلیمانی سحر کے بدولت تہا اور وہ جادو انکی کرسی کے تلے دفن ہے اگر تم اوسے نکالو اوسیطرح کی حکومت وقدرت حاصل ہوجایگی الغرض آدمیون نے وہ دفتر ضلالت نکالا اور توریت شریف کو چہوڑکر سحر وافسون پر جہک پڑے جسطرح ہمارے زمانیکے مسلمان سچے عبرت انگیز قصے انبیا اور صلحا کے چہوڑکر داستان امیر حمزہ اور حاتم طائی وغیرہ خرافات پر متوجہ ہوگئے ہین اور قرآن وحدیث کے ادعیہ واذکار منقولہ سے قطع نظر کرکے واہی تباہی اعمال جو حکما یا جوگیون کی ایجاد کردہ ہین یا ساحرون کی تعلیم ہی اختیار کرتے ہین اور اسی بنا پر یہود ونصارا حضرت سلیمان کو ساحر کہنے لگے جب تک ہمارے حضور دنیا مین تشریف نہین لائے حضرت سلیمان ع سے یہ الزام نہ اوٹہا جب عالم نور حق سے منور ہوا وہ طلسم باطل ٹوٹ گیا اور آپکی نبوت اور بریت ثابت ہوگئی **تعریف سحر** حضرت شارع سے اسمین کچہ مسموع نہین ہوا مگر اسیقدر کہ وجود سحر کا یقینی ہی البتہ اخبار اور اقوال اور قرائن پر نظر کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ جسطرح دواؤن مین اللہ تعالی نے اثر دیا ہی الفاظ اور افعال اور ترکیبون مین بہی تاثیر ہوتی ہی پس ان الفاظ اور افعال کا مجموعہ جو بشروط معینہ اظہار امور خلاف عادت کا ذریعہ قرار دیا جائے اگر امور مباح ومستحب سے مرکب ہی **اعمال علویہ** کہیں گے اور اگر سب باتین اوسکی مباح ہین

اعتقاد کیا ہے اور دوسرا یہ کہ عقیدہ قرآن واحادیث کے بالکل برخلاف ہے بزرگان دین کے ... غافل

تو شعبدہ یا طلسم یا ٹوٹکا ہے اور بعض یا کل امور ممنوع ہیں تو سحر ہے اس سے نفس انسانی میں
ایسا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے امور عجیبہ کے واقع کرنے پر قادر ہو حکم سحر سحر بذاتہ کفر نہیں البتہ اسکے
افعال و الفاظ میں اکثر کفریہ امور ہوا کرتے ہیں لہذا بعضون نے باعتبار غالب کفر کا حکم دیدیا اور
ظاہر ہے کہ شیاطین بدون کفر کے انسان سے خوش اور اونکی معین و مطیع نہیں ہوتے اور قرآن پاک
میں بھی بکلمہ کفر تعبیر فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا مگر جس سحر میں کوئی کفر کی بات نہو
وہ فسق و حرام ہوگا کفر نہوگا جیسا کہ فرمایا شیخ ابو المنصور ماتریدی نے کہ ہر سحر کو کفر کہنا خطا ہے **مظہری**
ساحر جب سحر کرے اور کسی کے جان یا مال یا بدن کو ایذا دے مثل خناق[1] اور قطاع الطریق[2] کے قتل کیا جاے
مدارک ساحر مرد حنفیہ کے نزدیک مرتد کی طرح قتل کیا جاے اور عورت محبوس رہے **ف** اعمال
علوی یا ٹوٹکے کسی جائز غرض کے لئے کرنا مضایقہ نہیں جیسے شفاے مریض کشاو رزق خلاصی مظلوم
اور کبھی کبھی ثواب[3] بھی ملتا ہے اور اگر غرض فاسد ہو جیسے حب ۔ بغض ۔ اعانت ظالم ۔ اثبات حق ۔ شکوک
ضرر نفس ۔ قتل ۔ اضاعت مال ۔ و ایذا وغیرہ تو حرام ہے فرمایا وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ جو لوگ مومن مرد یا عورت کو
بے خطا ایذا دیتے ہیں تو لادلیتے ہیں بہتان اور گناہ بڑا اور صحیح حدیث میں وارد ہوا اَلْمُسْلِمُ مَنْ
سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ مسلمان وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت اور امن میں ہیں

ع

وَمَآ أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ

اور جو اوتارا گیا دو فرشتوں پر بابل میں ہاروت اور ماروت اور نہیں سکھاتے تھے کسیکو یہانتک کہ

يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ

کہتے نہیں ہیں ہم مگر آزمانیوالے پس کفر کر

اور پیروی کرتے تھے اوس سحر کی جو اوتارا گیا دو فرشتوں پر بلک بابل میں جنکا نام ہاروت و ماروت تہا اور وہ کسی کو سحر نہیں سکھاتے تھے
جب تک یہ کہہ نہ لیتے کہ ہم آزمائش اور امتحان کے لئے ہیں تو کفر نکر ۔ یعنی یہود حضرت سلیمان کو جادوگر
کہتے تھے اور اتنی خبر نہیں کہ جنون کا بتایا ہوا اور ہاروت و ماروت کا سکھایا ہوا جادو سیکھتے
اور کرتے ہیں حالانکہ ہاروت و ماروت کہدیتے تھے کہ تم اسے نہ سیکھو یہ صرف امتحان ہے
احمد بن حنبل و محمد بن حمید نے اپنی اپنی مسانید میں ذکر کیا ۔ جب حق سبحانہ تعالی نے آدم کو خلیفہ کیا
فرشتون نے کہا کہ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں اور آدم خاکی سے سوائے فساد و خونریزی کے کیا ہوگا اونکو
حکم ہوا کہ دو فرشتے زمین پر جائیں اور لوگوں کے اعمال کی نگرانی کریں اور بیہقی نے ذکر کیا کہ جب ملائکہ نے
دیکھا آدمی گناہ کرتے ہیں تعجب سے کہا کہ کیسے جاہل ہوتا ہم ہیں آدمیوں کی مہربان پروردگار نے آدمیوں کی

---

[1] خناق گلا گھونٹ کر مار ڈالنے والا ۱۲
[2] قطاع الطریق [illegible] ۱۲
[3] باختیار [illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲

طرف سے فرشتون کو جواب دیا کہ تم اونکی جگہ پر ہوتے اور اونکی سی خواہشین تم مین ہوتین تو معلوم ہو جاتا
فرشتون نے عرض کیا اے پروردگار کسطرح بندہ اپنے رب کی نافرمانبرداری کر سکتا ہی اور ہم تو تیری
تسبیح و تقدیس کرتے ہین ارشاد ہوا اگر اسکا امتحان ہونا چاہیے تین فرشتے جو بڑے متقی اور عابد تھے چھانٹے
گئے ۔ ابو حاتم سے روایت ہی کہ پہلے آسمان کے فرشتے زمین والون کے گناہ دیکھا کرتے تھے اور کہتے تھے
اے رب زمین والے گناہ کرتے ہین ۔ پروردگار زمین و آسمان نے اپنی خاکی بندون کی طرف سے
جواب دیا کہ اے فرشتو تم میری حضور مین ہو اور وہ بیچارے غائب و دور ۔ غرض کہ انہین وجوہ سے
تین فرشتے انتخاب کیے گئے ہاروت و ماروت و عزرائیل ۔ انکو آدمی کی ایسی خواہشین اور ضرورتین
دی گئین عزرائیل یہ حال دیکھکر رب العزت مین عرض کرنے لگے کہ مجھے آسمان پر بلا لے مین اس امتحان کے
لائق نہین اور چالیس برس تک سجدے مین پڑے رہے اور حیا سے پھر کبھی سر نہ اوٹھایا ۔ یہ دونو فرشتے
زمین پر آئے اور شرک و قتل نفس و شراب نوشی سے انکو ممانعت کر دی گئی ۔ دونو فرشتے مقدمونکا تصفیہ
کیا کرتے تھے اور رات کو اسم اعظم پڑھکر آسمان پر چلے جاتے تھے کسی دن ایک حسین نوجوان دلفریب
محبوبہ نے جسکا نام زہرہ تھا اور بعض کہتے ہین کہ فارس کی شاہزادی تھی ان کے پاس حاضر ہو کر
اپنے شوہر کا جھگڑا پیش کیا ان کے دلون مین خواہش بشری بھڑکی اور طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی
ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کیا تیرے دلمین بھی وہی جوش و خروش ہی جو میرے دلمین ہی اوسنے کہا
ہان میرا بھی یہی حال ہی ایک نے کہا کہ کیا ہم اسکے شوہر کے خلاف فیصلہ کر دین کہ زہرہ راضی ہو دوسرے
نے کہا اللہ تعالی کا عذاب شدید ہی اوسنے کہا کہ وہ غفور و رحیم بھی تو ہی اب یہ دونون گرفتار اوس سے
لگاوٹین کرنے لگے زہرہ نے کہا کہ ایسا تب ہو سکتا ہی کہ تم میرے شوہر کو قتل کر ڈالو تو ایک نے کہا
کہ اللہ کا عذاب سخت ہی دوسرے نے کہا اوسکی رحمت وسیع ہی غرض کہ اوسے قتل کیا اور امیدوار ہوے
کہ اونکے حوصلے نکلین تب زہرہ نے کہا کہ میرا ایک بت ہی تم اوسکی نماز پڑھو تو البتہ کامیاب ہو سکتی ہو
ہنوز بت پرستی کی نوبت نہ آئی تھی کہ زہرہ مسخ ہو کر شہاب بنگئی ۔ دوسری روایت یون ہی کہ زہرہ نے
کہا مجھے وہ دعا بتا دو جسے پڑھکر تم آسمان پر جاتے ہو وہ دعا سیکھ کر زہرہ آسمان پر گئی اور مسخ ہو گئی
مگر یہ محل کہ یہ وہی زہرہ ہی جسے تارہ کہتے ہین ضعیف ہی ایک روایت یہ ہی کہ ہاروت و ماروت نے
پہلے شراب پی اور زہرہ سے ہمصحبت ہوے ایک آدمی نے اس بیجا حرکت کو دیکھ لیا غیرت مین آکر
اوسے قتل کر ڈالا جب ہوش آیا سوچا اور نادم ہوئے بہرکیف جب آنکھ کھلی اور اپنی خطا پر مطلع ہو کے
نہایت خوف اور ندامت سے حضرت ادریس علیہ السلام کے حضور مین حاضر ہوئے اور خواستگاری کی

کہ آپ ہمارے حق مین دعا فرمائین کہ توبہ ہماری مقبول ہو حضرت ادریس کی شفاعت و سفارش سے یہ حکم ہوا کہ عوض ضرور لیا جائیگا مگر اختیار ہے کہ مصیبت دنیا قبول کرین یا عذاب آخرت آخر فرشتے اچھے سوچے اور عذاب دنیا کو فانی اور نا چیز سمجھکر سر جھکا دیا کہ حاضر ہین جو حکم ہو مگر خاتمہ بخیر ہوا انکی کیفیت عذاب مین بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اپنی اپنے بالون سے لٹکا دیے گئے اور بعض کہتے ہین کہ اولٹے لٹکے ہین اور لوہے کے کوڑون سے مارے جاتے ہین واللہ اعلم

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ

پھر سیکھتے تھے اون دونوسے وہ کہ جدائی ڈالین اوس سے مرد اور اوسکی بی بی مین اور نہین وہ ضرر رسانی

بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ

اوس سے کسیکو مگر حکم سے اللہ کے اور سیکھتے ہین وہ کہ ضرر دے اونہین اور نہ فائدہ دے اونہین

اور وہ بات سیکھتے تھے جس سے مرد اور اوسکی بی بی مین جدائی ہو جاے حالانکہ وہ کسیکو ضرر بے حکم خدا نہ پہونچا سکتے تھے اور وہ بات سیکھتے تھے جو ضرر پہونچاے اور نفع نہ دے **عزیزی** تفرقہ زن و شوہر دو طرح ہے ۱ جادو کے اثر سے آپسمین لڑائی ہو ۲ یہ کہ ساحر بوجہ سحر کافر و مرتد ہو اور عورت نکاح سے باہر ہو جاے **ف** کئی امر معلوم ہوئے ۱ جبکہ بے حکم خدا کچھ نہین ہو سکتا تو ایسے کام سے جسمین اللہ تعالی ناراض ہو کیا حاصل ۲ کام تین قسم کے ہوتے ہین **اول** نفع محض **دوم** نفع و ضرر دونو **سوم** ضرر محض پس جبکہ جادو ضرر محض ہے اور اگر نہ بھی اسکا بے حکم خدا نہین ہو سکتا تو کون دانشمند ایسے بیفائدہ امر کے ارتکاب سے حق سبحانہ تعالی کے غضب کو خرید کریگا اور ساحر بوجہ خبث طبیعت و ایذا رسانی خلق مین ذلیل رہتا ہے لوگ اوس سے حذر کرتے ہین اسلیے ساحر دنیا مین بھی کامیاب کم دیکھے گئے ہین اور کچھ ہو جسطرح چوری قمار بازی کا نفع و ضرر دونو ضرر ہی شمار کیے جاتے ہین سحر بھی سراسر ضرر ہے **شامی** سحر سیکھنا حرام ہے اگر اس نیت سے بھی سیکھے کہ ساحران دار الحرب کے سحر کو رد کرون یہ قول صحیح اور واجب العمل ہے اسلیے کہ قول اللہ تعالی کا فَلَا تَكْفُرْ دلالت کرتا ہے حرمت سحر پر اور وہ سحر ہے

وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ

اور بیشک جان لیا کہ جسنے خریدا اوسکو نہین اوسکے آخرت مین کوئی حصہ اور بیشک برا وہ کہ بیچین اوس سے اپنی جانین

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

اگر ہوتے جانتے اور وہ ایمان لاتے اور ڈرتے تو بدلہ اللہ کے پاس کا اچھا اگر جانتے

اور بیشک نہین معلوم ہو کہ جو ایسے امور کا طالب ہو اوسے دنیا مین کچھ فائدہ ہو یا نہو مگر آخرت مین

ف یتعلمون اعادہ قال اہل بابل ہین اور یہود یا تبع ہین اہل بابل کے ... سے ... اور ... اہل بابل سے سیکھا

ع ۷
۱۲

کچھ ثواب نملے گا پس وہ شے نہایت بری ہی جسکے عوض انہوں جان بیچ لیتے اپنی جان ہلاکت اور عذاب میں ڈالی سزاوار جہنم ہوے کاشکے وہ اپنی اس غلطی کو جانتے اور باز آتے اور کاشکے وہ لوگ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ثواب اور بدلا اللہ تعالی کے پاس کا اون کے حق میں اس دنیاوی فائدوں سے بہت اچھا تہا کاشکے وہ اس بات کو جانتے **ف** باربار فرمانا کہ وہ کاشکے جانتے اشارہ کر رہا ہی کمال خوف اور اون کی گمراہی پر یعنی جو لوگ دنیا ہی کے طالب نکلے اور اوسکی خریدار ہوے اور سحر اور اعمال باطلہ کرنے لگے اون کے لیے نہایت مصیبت اور بڑا عذاب ہی

اسباب نزول لفظ راعنا کے دو معنی ہیں ۱ رعایت کیجیے ہماری اور توجہ فرمایئے ۲ احمق اور صاحب رعونت یہود جب آپ سے کلام کرتے تو (راعنا) کہتے اور دوسرے معنی مراد لیتے اونکی دیکھا دیکھی سادہ دل مسلمان بھی راعنا کہنے لگے حق سبحانہ تعالی نے تنبیہ فرمائی اور کہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ای | ایمان والو | نہ کہو | راعنا | اور کہو | انظرنا | اور سنو تم | اور واسطے کافروں کے عذاب دردناک ہے

ای ایمان والو راعنا نکہو انظرنا کہو اور آپ کے احکام سنو اور کافروں کے لیے عذاب دردناک ہی

ف کئی امر ثابت ہوئے ۱ کلمہ راعنا سے معلوم ہوا کہ جس امر میں آنحضرت کی گستاخی کا احتمال بھی ہو وہ کفر ہی ۲ جب دو دلیلیں معارض ہو جائیں اور ایک سے حرمت اور دوسرے سے حلت نکلے تو دلیل حرمت راجح اور واجب العمل ہوگی اور یہی اصول ہی حنفیہ کا ۳ جبکہ ہوں لفظ کے کئی معنی اور بعض اونمیں توگنہ جانے +تا بمقدور اوس کلام سے بچے + اشتباہ اور اتہام سے بچے ۴ ایسی صورتوں میں اس امر کا فیصلہ کہ مراد امر خیر ہی یا شر واضع کی نیت پر ہوگا تابع پر پورا اعتبار نہیں صحابہ گو اس سوء ادبی سے بری تھے مگر یہود کی نیتوں پر حکم کرکے ممانعت کی گئی ۔ پس وہ میلے جو کفر و عصیان کی غرض سے معین ہوں اور وہ رسمیں جو کفار کی تشبیہ و تقلید یا استرضا یا معاصی پر مبنی ہوں اور وہ امور جو اصل میں بدعت و معصیت تہی تابعین کی نیک نیتی سے جائز نہونگی اور وہ کام جو اصل وضع میں خیر ہوں اور ہماری فساد نیت سے ممنوع کی صورت میں آجائیں تو منع ہو جائینگے اسلئے کہ پہلی صورت میں باعتبار عرف و اصل وضع اتہام معصیت و توہین احکام شریعت والزام تقلید شر باقی رہتا ہی لہذا اوسکا اعتبار مقدم کیا گیا اور دوسری صورت میں اسکی نیت کا فساد اللہ کے نزدیک اوسے رسوا کریگا

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ

نہیں پسند کرتے جو | کافر ہوے | کتابیوں سے | اور نہ مشرک | کہ اوتاری جاوے تم پر | کوئی نیکی

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ مخصوص کرتا ہی اپنی رحمت سے جسے چاہے اور اللہ بڑا فضل والا ہی

اہل کتاب ور مشرک نہین پسند کرتے کہ تمکو پروردگار کی طرف سے کوئی بہتری حاصل ہو اور اللہ جسے
چاہے اپنی رحمت سے خاص کرے وہ بڑا فضل کرنیوالا ہی یعنی نہ یہود و نصارا پسند کرتے ہین کہ
نبوت اونکی خاندان سے دوسری جگہہ جائے اور نہ مشرک خوش ہوتے ہین کہ کوئی اون کے دین
باطل کا مٹانیوالا ہو مگر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا فضل جو آپ پر مخصوص ہی کسی کو روکنے سے
نرکیگا۔ رحمت سے مراد نبوت ہی۔ ربط اسلامی احکام بحسب مصلحت بدلا کرتے ہین کفار کہنے لگے
اگر آپ پیغمبر خدا اور قرآن کتاب اللہ ہے تو یہ تبدیل و تغیر کیسی ارشاد ہوا

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

جو منسوخ کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہین ہم اوسکو تو لاتے ہین ہم اچھی اوس سے یا مثل اوسکے کیا نہین جانا تو نے کہ اللہ ہر شی پر قادر ہی

ہم جو آیت منسوخ کرتے ہین یا بھلا دیتے ہین تو اوس سے بہتر یا ویسی ہی دوسری نازل کر دیتے ہین
(یعنی بحسب مصلحت عباد دوسرا حکم دیا جاتا ہی اور ایسا نہین کہ حکم جدید قدیم سے سخت یا فائدہ مین
کم ہو) کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ ہر شی پر قادر ہی **ف** نسخ سے یہ غرض نہین کہ آمر اپنی رائے سے
نادم ہوا بلکہ مدت حکم کے اظہار کا نام ہی اسلئے کہ بعض حکم دائمی ہین اور بعضے ایک وقت تک جیسے ترک
جہاد و وجوب ہجرت و حلت خمر مگر یہ وقت اللہ کے علم مین تہا جب ضرورت ہوئی اور وقت آگیا
اللہ تعالی نے اوسے ظاہر کر دیا اور اوسکی چار صورتین ہین نور الانوار ۱ حکم بہی منسوخ اور تلاوت
بہی نہ عمل کرو نہ پڑہو جیسے عشر رضعات معلومات یحرمن رواہ بخاری و مسلم ۲ تلاوت منسوخ حکم
باقی جیسے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ محصن مرد و عورت جب زنا کرین تو اونہین سنگسار کرو
اسکا حکم عمل در آمد ہی اور قرآن مین نہ لکہی جاتی ہی نہ پڑہی جاتی ہی (یہ دونو قسمین دل سے بہلا دیجاتی
ہین ننسہا سے اسی طرف اشارہ ہی) ۳ حکم منسوخ تلاوت باقی جیسے لکم دینکم ولی دین ۴ منسوخ الوصف
یعنی آیت کا کوئی جزو وصف یا قید یا اطلاق منسوخ ہو گیا جیسے قرآن سے وضو مین پانو نکا دہونا
مطلقا فرض ہی اور حدیث نے مقید کر دیا یعنی فرض ہی یا نو دہونا جب تم موزے نہ پہنے ہو۔
اور اخبار اور اصول دین منسوخی سے محفوظ ہین صرف احکام فروعی مین ایسی تبدیل ہوئی ہی
اور شرط ہی کہ منسوخ سابق ہو اور درمیان مین کچہ توقف بہی ہو اور حنفیہ کے نزدیک قرآنکا
نسخ قرآن اور حدیث دونو سے ہو سکتا ہی اور حدیث حدیث او قرآن سے منسوخ ہو سکتی ہی

مسئلہ نسخ میں علما نے بہت اختلاف کیا اور اکثر آیتیں ایک حیثیت سے منسوخ اور دوسری تاویل سے غیر منسوخ قرار دی گئیں ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک قرآن کا نسخ احادیث سے جائز نہیں ہے کیونکہ علم اسکا ضروریات قرآن سے ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

کیا نہیں جانتا تو کہ اللہ واسطے اوسکے ہے ملک آسمانوں کا اور زمینوں کا اور نہیں واسطے تمہارے سوای اللہ کے حمایتی اور نہ مددگار

کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کے لئے آسمان اور زمین کی ملکیت ہے اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے نہ مددگار

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔــلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ

کیا تم چاہتے ہو کہ سوال کرو اپنے رسول سے جسطرح سوال کیے گئے موسی پہلے سے اور جو بدل لے کفر کو

بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝

ایمان سے پس بیشک گم کی سیدہی راہ

ای مسلمانو کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے ویسے ہی سوال کرو جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کیے تھے اور جو کفر ایمان سے بدلیگا یعنی ایمان چھوڑ کر کافر ہوگا وہ سیدھی راہ بھول جائیگا در منثور کہا ابو العالیہ نے کہ آنحضرت سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ جسطرح بنی اسرائیل میں گناہوں کے کفارے تھے ہمارے لیے بھی ہونا چاہیے ارشاد ہوا وہ جب گناہ کرتے اون کے دروازے پے لکھ جاتا پھر اگر کفارہ دیتے تو دنیا میں رسوا ہوتے اور نہ دیتے تو آخرت میں عذاب ہوتا اور تمہارے لئے تو نماز پنجگانہ ایک وقت سے دوسرے وقت تک کفارہ ہے اور نماز جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہے۔ اور سُدی نے کہا بعضوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دکھلا دیجیے۔ کہا مجاہد نے کہ قریش نے درخواست کی کہ کوہ صفا سونے کا کر دیجیے ارشاد ہوا اچھا مگر تمہارے حق میں یہ ویسا ہی ہوگا جیسا بنی اسرائیل کے لئے مائدہ آسمانی کہ مخالفت حکم کرتے پھر بندر اور سور ہوگئے یہ سنکر سائلوں نے انکار اور رجوع کیا۔ الحاصل اللہ تعالیٰ نے ان سوالات کی نسبت فرمایا تم کیوں ایسی درخواستیں کرتے ہو ف یہ ارشاد کہ جو ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرے اسلئے ہوا کہ ان باتوں سے شرارت اور مصلحت الٰہی میں مداخلت اور دین سے ناخوشی پائی جاتی ہے اور یہ سب نشانیاں کفر کی ہیں

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

چاہتے ہیں بہت اہل کتاب کاشکے پھیر دیں تمہیں بعد ایمان کے کافر (اور یہ چاہنا) از روی حسد کے ہے اونکے دلوں سے

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بعد ازان کہ ظاہر ہوگیا واسطے اونکے حق پس معاف کرو اور درگزر کرو یہانتک کہ لائے اللہ حکم اپنا بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے

بہت اہل کتاب چاہتے ہیں کہ کاشکے تمکو ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پھیر لائیں اور یہ اون حسد

قولہ تبدیل اشارہ بسوئے سوال کرنے سوال و جواب دلیل و قال ہے

بالکفار و کفر پہنچا دیتا ہے اور ایمان مسدود ہوجاتا ہے ۱۲

الثلثۃ ارباع

وجہ سے ہی جو اونکی جانون مین حق ظاہر ہونے کے بعد بھی بھرا ہوا ہی یعنی حسد ہی جا اونکو دلون مین خود بخود موجود ہی نہ نافہمی ہی نہ کوئی اونکا نقصان پس معاف کرو اور چشم پوشی کرو یہان تک کہ اللہ تعالی اپنا فیصلہ بھیجی اللہ ہر شے کر سکتا ہی۔ اس آیت کی تفسیر مین بہت غلط ہی معالم اور مظہری مین ہی کہ بعد جنگ احد یہود مسلمانون کو طعن کرتے اور کہتے اگر دین تمھارا حق اور محمد پیغمبر ہوتے تو ایسی شکست نملتی ارشاد ہوا جبتک حکم قتال نہ اوترے صبر کرو مگر دوسری تفسیرون مین یہ قصہ مذکور نہین ہوا۔ در منثور مین ہی کہ یہود مسلمانون کو بہکاتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم ابھی صبر کرو اور یہ آیت آیت جہاد سے منسوخ ہی **شہید** بدر اور غزوات متعددہ اور قتل کعب بن اشرف یہودی تو جنگ احد سے سابق اور قرآن قتال وجہاد پر ناطق پھر کس حکم کا انتظار رہا۔ اس روایت سے سکوت کیا جائے اور آیت حکم جہاد سے سابق مانی جائے تو بھی یہ وہم ہو سکتا ہی کہ آیت قتال سے صرف ظاہری بغاوت فرو ہوتی ہی دلون کی خواہش نہین بدلتی نہین تو ذمی بنالینا اور جزیہ کی منظوری بے ضرورت ہو جاتی ہی اور ظاہر آیت مین تو یہی ہی کہ اونکے دلون مین آرزو تھی کوئی فعل یا تقریر ایسی مذکور نہین جسکے انتقام کی امید بوقت فرضیت جہاد ہوتے بعد غلبۂ اسلام بھی کفار ذمی اپنی تصانیف۔ مواعظ۔ عبادات وغیرہ سے کبھی نہین روکے گئے ہان یہ کہا جائے کہ گو صراحۃً ذکر نہین مگر اقتضای کلمۂ عفو سے سمجھا جاتا ہی کہ کوئی خطا قابل گرفت ضرور تھی ورنہ عفو وصفح عقلاً ونقلاً صحیح نہوتا اور معنی یہ ہونگے کہ اہل کتاب تمنا بھی رکھتی تھی اور ہاتھ پانون زبان سی وہ حرکات کرتے تھے جسکے سزا آیت قتال پر اوٹھا رکھی گئی **اقول وباللہ التوفیق** یہ آیت حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی کی خوشخبری سناتی ہی کہ ای مسلمانو اسوقت تو صرف اونکی بغاوت فرو کرنے پر کفایت کرو دلمین جو کچھ خیال کرین اوس سے چشم پوشی رہے ایک زمانہ وہ آتا ہی کہ نہ کفار کو پناہ ملیگی نہ کسی حیلے اور قوت سے جان بچے گی فیصلہ کامل در حکم ناطق آجائیگا اس تقریر سے روایت بھی صحیح اور آیت بدون تاویل وتکلف اپنے سیاق پر محمول رہیگی **نظامی** میانجی چنان کن برای صواب + کہ ہم سیخ بر جا بود ہم کباب + اور قید اہل کتاب نے عجیب لطف سے اہل رفض کی سرکوبی کی کہ آیت اہل کتاب کے حق مین خاص ہی دوسرے مطاعن واہیہ اور اوہام فاسدہ کے سمین گنجایش نہین

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ اور جو آگے بھیجو گے اپنی ذات کیلیے بھلی سے پاؤگے اوسے اللہ کے پاس بیشک اللہ جو کرتے ہو تم دیکھتا ہی

ک پچھلی بہکاوے کر دل بدل جاوے تفہیم محل مسلمانون کی تعلیم ثالف ... ما عظم قرآن محدود ہو گیا ... کی تفصیل متقدمین ... ۱۲

... اہل کتاب تا کہ اہل اسلام خارج ہو جاتے ... نفاق وکفر جو بعض اصحاب کی طرف کرتے ہین غلط ٹھہری ۱۲ + + +

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو جو نیکی اپنے لیے آگے بھیجو گے اوسی اللہ کے پاس پاؤ گے یعنی اوسکا ثواب ملیگا اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو ف اقیموا الصلوۃ سے ظاہر ہے کہ صرف نماز پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ اچھی طرح اطمینان و تعدیل ارکان سے پڑھنا چاہیے اسیلیے فقہا نے فرمایا کہ سرسری نماز پڑھنے سے فرض ساقط اور گناہ ثابت ہوتا ہے

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اور بولے نہ داخل ہوگا جنت میں مگر وہ کہ تہا یہودی یا نصاری یہ ارمان اونکا ہے کہدیجیے لاؤ دلیل اپنی اگر ہو تم

صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ع ۹ ۱۳ سچے ہان جسنے مطیع کردی ذات اپنی واسطے اللہ کے اور وہ نیکوکار ہے پس اوسکے لیے مزدوری اوسکی ہے اوسکے رب کے پاس اور نہ خوف ہے اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے

بولے جنت میں نہ جائینگے مگر یہودی یا نصارا (یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمین جنت مین جائینگے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمین جائینگے تو فرمایا) یہ اونکی تمنائین ہین کہدیجیے آپ انسے ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاؤ اس دعوی کی دلیل اگر سچے ہو۔ ہان جسنے مطیع کردی اپنی ذات اللہ کے لیے اور وہ نیکوکار ہے اوسکے لئے مزدوری ہے پروردگار کے حضور سے اور نہ اونہین خوف ہے (قیامت مین) اور نہ وہ رنج کہائینگے۔ دنیا اور اوسکی نعمتون کے چھوڑنیکا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ

اور کہا یہود نے نہین نصاری کسی شی پر اور کہا نصاری نے نہین یہود کسی شی پر اور وہ

يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ

پڑہتے تھے کتاب ایسی ہی کہی اونھون نے جو نہین جانتے اونکی سی بات پس اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

حکم کردیگا اونمین قیامت کے دن جسمین وہ تھے اختلاف کرتے

یہود نے کہا نصارا کوئی چیز نہین اور نصارا نے کہا یہود کچھ نہین اور وہ سب توریت و انجیل پڑہتے ہین (یعنے باوجودیکہ کتاب اللہ اونمین موجود ہے اوسپر اونہین سمجھ نہین آتے) اور ایسا ہی اختلاف کیا نادانون نے اور وہ بات کہی جو یہود و نصارا کہتے ہین پس اللہ تعالی بروز قیامت اوس امر کا فیصلہ کردیگا جسمین وہ باہم جھگڑا کرتے ہین معالم نجران کے نصارا جب حضور مین آئے تو یہود سے جھگڑا ہوا اور ایک نے دوسرے کو کہا کہ تم باطل پر ہو ارشاد ہوا تم دونو نا فہم ہو کہ نا فہم ایسی ہی باتین کرتے ہین تلبیت سے حقیقت معلوم ہو جاتی

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ

اور کون بڑا ظالم اوس سے جسنے روکی مسجد اللہ کی کہ ذکر کیا جاوے اوسمین نام اوسکا اور کوشش کی بربادی مین اوسکی یہ لوگ نہین واسطے انکے کہ داخل ہون اوسمین مگر ڈرتے

اور کون ظالم زیادہ ہی اوس سے جسنے اللہ کے مسجد کو اللہ کے ذکر سے روکا اور اوسکی بربادی
وخرابی مین کوشش کی۔ انھین حق نہین کہ اوسمین داخل ہون مگر خائف وترسان بعضون نے کہا
یہ آیت مشرکین قریش کے حق مین نازل ہوئی اور بعضی نصارا کو اسکا مخاطب بتاتی ہین مگر سیاق
عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ جب یہود ونصارا آپس مین لڑنے لگے ارشاد ہوا اپنی اپنی طرف دیکھو
اور شرمندہ ہو اے قریش تمنے مکہ معظمہ کی مسجد سے اللہ کے پیغمبر کو نکالدیا اور مومنین کو عبادت وذکر خدا سے
روکا اور اس سبب سے کہ عبادت وذکر کعبہ مین موقوف رہا تم اوسکے ویران اور خراب کرنے مین ساعی
ٹھہرے۔ یا اے نصارا تمنے محض یہود کے عداوت سے بیت المقدس کی بربادی مین کوشش کی
ایک بار بطرطوس رومی کو جو ایک بادشاہ تھا اور دین نصرانیت قبول کیا تھا بیت المقدس پر چڑھا لاے
اور اوسے خراب کرایا اور مسجد شریف کو نجاسات سے پاٹ دیا صرف حضرت عیسی کی ولادت گاہ کو معبد قرار
دیا پس تم دونو اس قابل نہ ہو کہ مسجد مین جانے پاؤ اور قریش کی نسبت یہ خبر حضرت ابوبکر کے
زمانے مین صادق ہوگئی کہ مسجد کعبہ کیسی کوئی بت پرست جزیرۂ عرب مین نہ رہنے پایا اور یہود
ونصارا کی نسبت خلافت اول سے ابتدا اور خلافت ثالث مین تکمیل ہوگئی کسیکی یہ مجال نہ رہی کہ
بدون طاعت وفرمان برداری قدم رکھ سکے اور اسوقت تک بتائید ایزدی ملک شام وعرب
اہل توحید کے قبضہ مین ہی جو مشرک وکافر جاے ہی تو خائف وذلیل ومطیع ہو کر **ف** اسمین کئی امر ہین
اول یہ کہ من اظلم اور مقام پر بھی آیا ہی تو سب سے زیادہ ظالم ہونا کیونکر صادق آئیگا **دوم** جبکہ
سعی کا عطف اظلم پر ہی تو ۱ صرف مسجد کا روکنا ۲ مسجد کو ذکر سے روکنا ۳ صرف مسجد کو خراب کرنا
۴ ذاکر کو صرف مسجد مین آنے سے روکنا ۵ ذاکر کو ذکر سے روکنا اور مسجد مین آنے سے روکنا
فرداً فرداً حرام ہوگا ۶ اور دوسری عبادتون سے جسمین نام پاک نہو روکنا بھی منع ہوگا **سوم** اگر مسلمان
ایسا کام کرے تو اوسے یہ سزا کہ مسجد مین جانے نہ پاے کیونکر ملیگی **چہارم** اور ایسے اذکار سے
جنمین افعال ممنوع وحرام مختلط ہوگئے ہین روکنا بھی ظلم ہوگا۔ اور **جواب** یہ ہی کہ ۱ جھوٹون مین
خدا پر افترا کرنے والا اور مانعین خیر مین مسجد کا روکنے والا بڑا ظالم وشقی ہی اور بربادی مسجد
مستلزم ہی منع کو یعنی جب مسجد منہدم اور ویران ہوگئی نماز اوسمین نہ پڑھی جایگی منع ذکر خود بخود لازم
آئیگا۔ اور خرابی عام ہی انہدام وانسداد سے ہو یا بوجہ ترک نماز واذان وجماعت یا کسی اور طرح سے
اور یہ سب امور ممنوع ہین اسیلئے فقہا نے فرمایا کہ غصبی لکڑی اگر مسجد مین لگائی جاے تو مالک کو
قیمت لینے کا حق رہیگا مسجد کھودی نہ جاے گی۔ اور ایسے ہی کسی ذاکر کو روکنا بھی منع مسجد کو

مستلزم ہے یعنی جب ذاکر روکا گیا تو مسجد کی خرابی اور مسجد کا روکنا بضرورت ثابت ہوگیا پس یہ
دونون امر یعنی صرف خرابی مسجد اور ذاکر کی ممانعت اقتضاءً اور ضرورۃً حرام قرار پائین۔ البتہ منع
مسجد مین دو امر مشروط ہونگی۔ اگر بربادی مسجد متصور نہو ے منع ذکر مقصود نہو تو کوئی مضایقہ نہین پس
ایک وقت تک مسجد کا روک رکہنا۔ مرمت یا تعمیر یا کسی شر قوی یا مصالح شرعی یا حفظ اشیاء مسجد کے
لئے جائز ہے اور اذان و جماعت کے معینہ وقتون سے پہلی جماعت یا اذان کا روکنا یا منتظم مسجد کو کسی امر
انتظامی کے لیے کوئی امر کرنا جسمین منع کا شائبہ مفہوم ہو سکے۔ اور ایسے امام کو جس سے مقتدی تنگ ہون
یا تقلیل جماعت کا خوف ہو تو باوجود منع مسجد و منع ذکر کوئی مضائقہ نہین اسلئے کہ یہ امور موجب
بربادی و ویرانی مسجد نہین بلکہ عین اصلاح و آبادی ہین اور وہ اذکار جنمین حرام یا بدعت مخلوط
ہو یذکر فیہا کی اطلاق سے اس حکم مین داخل نہونگی اور اشعار حمد و نعت وغیرہ کا مسجد مین گانا
اور اذان محترم عمرو وافض اور اون کے خطبات جو سب صحابہ سے خالی نہین ہوتے روک دیجا ینگی
اسلیے کہ جسطرح اللہ کے ذکر سے مسجد آباد ہوتی ہے ممنوعات و بدعات کے ارتکاب سے برباد
سمجھی جاتی ہے (البتہ کسی شخص کو علاوہ مسجد کے ذکر سے روکنا اس آیت سے متعلق نہین ہے۔ اور
یذکر فیہا اسمہ سے تخصیص نام پاک جناب باریتعالی نہین ہے بلکہ نماز بدرجۂ اولی مقصود اور دوسری عبادتین
ضمناً داخل ہین اسلیے کہ مقصود تعظیم و عبادت ہے نہ مطلق ذکر اور جو مسلمان ایسے فعل کا مرتکب ہو
اوسکی نسبت سزائے موعود یعنی مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ اسطرح سمجھنا چاہیے کہ اگر اوسنے
توبہ نکی تو اوسے توفیق ہی نہ ہیگی کہ مسلمانون کے ساتھہ مسجد مین آئے ہان کسیکی لعنت ملامت خوف
یا کسی مصیبت کے وقت آئے بہی تو چور کے طرح وقت نماز کے جی چرالے اور جان بچائے ہوئے
پس یہ وعید یہود و نصارا کے نسبت سچی نکہ معظمہ و بیت المقدس مشاہدہ ہوگئے اور دوسری مسجدون
یا کسی کم نصیب مسلمان کے حق مین دعاءِ بد ہے۔ اور سمجہہ لینا چاہیے کہ وہ تمام امور جو موجب تقلیل جماعت و کمی
نماز و بربادی مسجد ہون اس آیت کی تحت مین داخل ہین اہتمام و تعظیم مساجد مین مسلمانونکو سعی بلیغ و احتیاط کامل فرض ہے
اسلیے فقہاء نے فرمایا کہ مسجد کا دروازہ کسی مملوک زمین مین نہ ہونا چاہیے اور مسجد مین اذن عام شرط ہے

یعنی جو لوگ | لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ | کہ اللہ کی مسجدونکو
روکتے ہین | اونکے لیے دنیا مین رسوائی ہے اور واسطے اونکی آخرت مین عذاب بڑا ہے | اس سے کہ

اوسمین اللہ کا نام لیا جاسے اور سعی کرتے ہین اوسکی خرابی اور بربادی مین اون کے لیے دنیا مین
رسوائی و ذلت ہے اور آخرت مین بہی عذاب عظیم ہے یعنے دوزخ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

اور واسطے اللہ کے ہی مشرق اور مغرب پس جدہر منہ کرو وہین وجہ اللہ ہی بیشک اللہ گنجایش والا دانا ہی

مشرق و مغرب سب اللہ کا مملوک ہی جدہر منہ کروگے وہین اللہ ہی بیشک اللہ ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہی اور ہر امر سے خبردار ہی **مظہری** کلمہ (وجہ) متشابہات سی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد رضا ہی بہرکیف ہمین یون ایمان لانا چاہئے کہ جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہی وہ حق ہی کہا حاکم نے یہ آیت نماز نفل مین نازل ہوئی ہدایہ سوار شہر سے باہر نفل پڑہ سکتا ہی منہ جدہر چاہے رکہی بعض کے نزدیک نزول اسکا ایسی حالت مین ہی کہ جانب قبلہ معلوم نہو **ف** اور صاحب مظہری نے روایت اول کو صحیح کہا اور دوسرے کو ضعیف قرار دیا اور وجہ ضعف ظاہر ہی اسلئے کہ جب جانب قبلہ معلوم نہو تو یہ جائز نہین کہ جدہر چاہے منہ کرے بلکہ تحری اور غور واجب ہی **ف** یہ آیت اصل تصوف و خداپرستی و مراقبہ کی دلیل و نفی غیر کا عمدہ ثبوت ہی یعنی جدہر چاہو التفات کرو جلوۂ قدرت اور نور الٰہی نظر آئیگا جہان ڈہونڈوگے مل جائیگا **سعدی** رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست + بر عارفان جز خدا ہیچ نیست

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○

اور کہا اختیار کیا اللہ نے بیٹا پاک ہی وہ بلکہ اوسکے لیئے ہی جو آسمانون اور زمینون مین ہی سب واسطے اوسکے باادب ہین

کہا یہود و نصارا نے اللہ نے بیٹا بنالیا یعنے یہود نے کہا عزیر ابن اللہ ہین اور نصاری نے کہا مسیح ابن اللہ ہین اور مشرکین نے کہا کہ فرشتے اللہ کے بیٹیان ہین ارشاد ہوا وہ پاک و بری ہی بلکہ اوسکی مملوک ہی جو شئے کہ آسمانون و زمینون مین ہی اور سب اوسی کے مطیع اور اوسکی توحید شہادت پر قائم ہین ابن عباس سے مروی ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی آدم کے بیٹے نے مجہے گالی دی اور اوسے یہ سزاوار نہ تہا اور گالی یہ ہی کہ کہتا ہی اللہ کے لیئے لڑکا ہی فسبحانی ان اتخذ صاحبۃ ولا ولدا مین پاک ہون اس امر سے کہ کوئی ہمصحبت یا اولاد اختیار کرون **ف** جب کہ تمام چیزین اللہ کی مخلوق و مملوک ہین تو بی بی اور لڑکا جو ہمسر اور ہمجنس ہوتے ہین کسطرح ہونگے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

ایجاد کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا اور جب کرے کوئی کام صرف یہی کہتا ہی اوسے کن ہوجا پس وہ موجود ہوجاتا ہی

ایجاد کرنیوالا آسمانون کا اور زمینون کا ہی جب کسی امر کو چاہتا ہی تو فرماتا ہی (ہوجا) پس وہ ہوجاتا ہی یعنی سوائے امر کسی اصل و مادے کی ضرورت ہی نہین **ف** جو پروردگار امر سے سب کچہ پیدا کرسکتا ہو اوسے کیا پڑی ہی کہ توالد و تناسل کا محتاج ہو۔ اول فرمایا کہ جو زمین و آسمان

ہین ہر وہ مملوک ہی پہر صاف صاف کہدیا کہ زمین و آسمان بھی ہمارے مخلوق و مملوک ہین اور جسطرح چاہتی ہین خلق فرماتی ہین عیسی بے باپ تو آدم بی مان و باپ کی ہین اور بعض مخلوق بی اصل و مادہ کی پیدا ہوے

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ

اور بولے جو نہین جانتے کیون نہین کلام کرتا ہمسے اللہ یا کیون نہین لاتا کوئی نشانی ایسی ہی کہی اونہون نے جو

قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

پہلے تھی اونسے انکی سی بات ایکسے ہوگئے دل اونکے بیشک ظاہر کردین ہمنے نشانیان واسطے قوم یقین والی کے

اور ناوانون نے کہا کیون نہین ہمسے اللہ تعالی باتین کرتا اور امر حق بتادیتا یا کوئی ایسی صاف دلیل آجاتی کہ ہمین شبہ نرہے ایسے ہی حمق اور شرارت سے کہا ہے اگلون نے انکی بے اصل اور بے معنی کلام کی مثل اون کے دل کفر و بغاوت و نافہمی مین تشابہ اور مماثل ہوگئے اور ہمنے تو صاف صاف نشانیان یقین لانے والون کے لئے بیان کردین بے ایمان ہٹ مین یا نمائین اب کسی دلیل و رحجت کی ضرورت نہین ہے یعنی ایس حالت مین کہ دلائل توحید قائم اور شواہد نبوت معائن ہوگئے اونکی فضول گوئی قابل التفات ہرگز نہین اے نبی مقبول آپ کیون ملول و محزون ہوتے ہین انکی اگلی بھی ایسی ہی بے تکے کہا کئے

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ

بیشک ہمنے بھیجا تجھے ساتھ حق کے بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور تجھ سے نہ پوچھا جائیگا جہنم والون سے

ہم نے تو آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ ایمان لانیوالون کو جنت کی خوشخبری سنادین اور بے ایمانون کو دوزخ سے ڈرادین اور آپ سے دوزخیون کی بغاوت کا سوال نہوگا اسلئے کہ آپ رسول و پیغامبر ان ہین اور ان کے ذمہ دار نہین مظہری نافع نے کہا کہ لا تسأل صیغہ نہی بھی ایک قرات ہی یعنی آپ دوزخیون کا حال نپوچھئے آپکو کیا پڑی ہی کہ اون بدنصیبون کا مصیبت انگیز قصہ سنین یکمال [illegible] و تغلیظ ہی کہ آپ اونکا حال کچہ نپوچھین [illegible] کیا تو یہ مخاطب آپ ہی وہ قابل التفات و اعتنا نہین ف بیشک [illegible] منکرین [illegible] مخاطب ہون نہ یہ کہ [illegible] ذکر کیا جاوے [illegible] ہی کر [illegible] بشارت سنادو [illegible] آپکو [illegible] کیون کرتے ہین [illegible] آپ تو نذیر [illegible] اگر منکر ہون تو آپ [illegible]

وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ

اور نہین خوش ہونگے تجھسے یہودی اور نہ نصاری جب تک پیروی کرے تو اونکے دین کی کہہ بیشک ہدایت اللہ کی وہی رہنمائی ہے اور اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۟

پیروی کی تونے اونکی خواہشون کی بعد اوسکے آیا تیرے پاس علم نہین ہی واسطے تیرے اللہ سے کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار

تجہسے نہ یہود راضی ہونگے نہ نصارا جبتک اون کے دین کی پیروی نہ اختیار کرے آپ فرمادیجیے کہ ہدایت وہی ہی جو اللہ نے نازل فرمائی اور علم آنے کے بعد اگر تو نے کبہی اونکی پیروی کرلی (تو یاد رہے کہ) نہین ہی اللہ کے غضب اور گرفت سے کوئی حمایتی اور مددگار **ف** ۱ جبتک بالکل ویسے ہی ہوجاوین کفار سے یہ امید کہ تجہسے خوش ہون نص قرآن کے خلاف ہی ۲ کتاب اللہ وکتاب رسول بس ہی نہ دنیا مین کسی دوسرے قانون کی ضرورت نہ آخرت مین احتیاج ۳ یہ سب باتین جان بوجہکر اگر اونکی خواہشون کی پیروی کروگے تو اپنے تمہارے غضب آثار کا خیال رہے اللہ کے غضب سے بچاؤ تجویز کرلو۔ نہ دنیا مین تمہارا کوئی ولی ہوگا نہ دین مین معین ۴ یہ بہی معلوم ہوگیا کہ علاوہ مذہبی امور کے یون بہی کفار کے مراسم اونکی استرضا اون کی مشابہت اون کے موالات ممنوع اور موجب غضب الٰہی ہی۔ اور کلمۂ ولی ونصیر کی تکرار سے اشارہ ہی کہ دنیا ودین دونو برباد **ف** بیشک مسلمانون مین جسقدر ضعف وتباہی ومسکنت ہی یہ کفار ہی کی مصاحبت واختلاط ومشابہت واتباع کے بدولت ہی

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۟

وہ جنہین دی ہمنے کتاب پڑہتے ہین اوسکو پورا پڑہنا وہی ایمان لاتے ہین کتاب پر اور جسنے کفر کیا اوس سے وہی ٹوٹا پانیوالے ہین

ہمنے جنہین کتاب یعنی توریت وانجیل قرآن عطا فرمایا وہ اوسے پڑہتے ہین جو حق پڑہنیکا ہی وہی اوسپر ایمان لائے ہوے ہین اور جو انکار کرتے ہین اوس کلام منزل سے وہ نقصان پانیولے ہین **مظہری** جب جعفر بن ابی طالب حبشی سے آئے اون کے ہمراہ چالیس مسلمان اور مقامون کی بہی تہی حبشی کے بتیس اور آٹہہ راہب شام کے یہ آیت اون کے حق مین نازل ہوئی **ف** گو قرآن مجید جملہ علوم وفنون کا ماخذ ہی مگر کلمۂ حق تلاوت سے مختلف مذہبون کی فضیلت اور ضرورت صاف طور پر ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اصحاب ان تمام فضائل کے جامع تہے ۱ علم تجوید یعنی صحت الفاظ ومخارج حروف وتحسین صوت ۲ علم تفسیر یعنے فہم معانی ومحل ورود آیت ۳ علم فقہ یعنے احکام ۴ علم اخلاق ومواعیظ یعنے نفس کی اصلاح اور مفید نصائح کا استخراج ۵ عرفان وتقرب باللہ یعنے اس تصور ویقین سے پڑہنا کہ گویا حق سبحانہ تعالی کی ارشاد بلاواسطہ سن رہا ہی اور جہان بندون کی طرف سے دعائین ہین وہ بلاواسطہ عرض کی جاتی ہین اور ہوسکتا ہی کہ عمل بالقرآن بہی اشارۃً قرار دیا جاوے بہرکیف کمال ایمان موقوف ہی کتاب اللہ کی قراءت اور فہم اور عمل پر

۵۳ ضرورت اسلیے کہ حق تلاوت یہ ہی کہ خوب سمجھے اور قرآن خوب سمجھنے مین بہت سے علوم کے حاجت ہوتے ہین ۱۲

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا

اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمتین میری جو کین بیتے تمپر اور میتحقیق فضیلت دی تمکو تمہارے زمانے والونپر اور ڈرو

يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ

اوس دن سے کہ نہ کفایت کرے کوئی کسیکو کچہ اور نہ قبول کیا جاے اوس سے بدلا اور نہ نفع دے اوسے سفارش اور نہ وہ مدد دیے جائین

اے بنی اسرائیل ہماری نعمتین جو تمپر ہین یاد کرو اور اوسکا شکریہ ادا کرو اور ہمنے تمہین تمہارے معاصرین پر فضیلت عطا کی یا تمکو باعتبار کثرت انبیا و کثرت عطیات و برکات آسمانی کے دوسرون پر بزرگی دی اور اوس دن سے ڈرو جسدن کوئی کسی کے کام نہ آئیگا اور نہ بدلا لیا جاے نہ سفارش فائدہ دے اور نہ کوئی بچا سکے ف شفاعت و عوض و حمایت کی نفی سے اوسدن کی ہیبت و جلال کا اظہار اور اپنے بندون کی تخویف منظور تھی اور یہ بتانا منظور تہا کہ قیامت کے دن نہ تمہاری طرف سے کوئی تدبیر پیش جاے گی نہ کوئی اور کچہ مدد کر سکیگا ہان عمل بحسب وعدہ و کمال فضل پر توجہ ہوگی باقی رہی شفاعت صالحین اولاً اون کے ترحم پر موقوف ہی ثانیاً یہ بہی کسی عمل صالح اور ایمان سلامت کا نتیجہ ہی ثالثاً یہ امر استحقاقاً نہین بلکہ محض فضل ہی پس اپیر ایسا بہروسا کہ بے فکر ہو جائین جائز نہین ربط فضائل و رذائل بنی اسرائیل کو بعد مسلمانون کی اصل و کمال کا اظہار منظور رہا اور یون مقابلہ کیا گیا کہ جو احسانات تمہارے ساتہ ہوئے تہے اوسکی یون ناشکری کی اور جو احسانات انکے ساتہ ہوئے کیسی اونکے شکرگزار رہے فرمایا

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَ

اور جب آزمایا ابراہیم کو رب نے اوسکے چند باتون سے پس پورا کیا او نکو کہا اللہ نے مین بنانیوالا ہون تجہے واسطے آدمیونکے امام کہا ابراہیم نے اور

مِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

اولاد سے بہی میری کہا نہ پہونچیگا وعدہ میرا ظالمونکو

اور ابراہیم کے رب نے ابراہیم کو کئی باتون سے آزمایا اونہین پورا کر دیا اور تعمیل حکم مین سرمو فرق نہوا ہمنے بعد امتحان فرمایا ہی ابراہیم ہم تمہین آدمیون کا پیشوا بنانے والے ہین حضرت ابراہیم یہ رحمت یہ احسان دیکہہ کر عرض کرنے لگے یہ دولت میری اولاد کو بہی عطا ہو ارشاد ہوا ہمارا وعدہ ظالمون کو شامل نہین بکلمت کی تفسیر مین مختلف روایتین مذکور ہین جسکا خلاصہ مظہری مین یون کیا ہی کہ امتحان یہ تہا کہ اللہ کے احکام بجا لاؤ منہیات سے بچو اپنی رنج و راحت خوشی ناخوشی پر نظر نکرو اور ابراہیم نے سرمو اونمین فرق نکیا اور امام سے مراد نبوت ہی اور پیشوائی نہ سلطنت ۔ اور من ذریتی سے مراد بعض اولاد ہی اور ظالمین سے مراد فاسق اور کافر مگر عصمت مطلقہ شرط امامت نہین ہی اسلیئے کہ سولے پیغمبر کے اور کسی کی عصمت پر دلیل شرعی قائم نہین ہو سکتی اور امامت بمشاہدہ ثابت اور قائم ہی ف

یہ آیت حضرت ابراہیم کی کمال عصمت اور فضل و اتقا پر عبارۃً و دلالۃً شاہد ہے ۱۱ تمام احکام الٰہی اعلیٰ درجہ عبودیت کا ہی ۱۲ امتحان مین ثابت قدمی سے زیادہ کوئی کمال نہین ۱۳ للناس سے یہان مراد جمیع آدمی ہین کسیکو خصوصیت نہین اسیلئے حضرت ابراہیم تمام ادیان مین محمود اور معتقد علیہ رہی چنانکہ ہمارے حضور کو حکم ہوا کہ آپ بہی اپنے دادا ابراہیم کے ملت کی اتباع کرین پس امامت عامہ و فضیلت تامہ حضرت ابراہیم کے ثابت ہوگئی باقی رہی افضلیت ہمارے حضور کی یہ مختلف مقامات اور دلائل سے باعتبار مجموع و کلیت ثابت ہی اور امام ہونا آپکا شب معراج مین اسکا شاہد ہی اسکی تفصیل اپنے مقام پر آئیگی ۱۴ آپ کی دعا آپ کی اولاد صالح کے حق مین مقبول ہوئی بنی اسحٰق مین ہمیشہ بادشاہت رہی بنی اسرائیل دولت نبوت کے مخزن بنگئے اور ہمارے حضور نے تو اس دعا کی تکمیل ہی کردی سلطنت خلافت نبوت امامت اجتہاد رہنمائی و ہدایت تمام اوصاف آپ مین اور آپ کی امت مین بوجہ کمال پائے گئے ۱۵ ظالمین سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم معصوم تھے ورنہ اس عہد کے مستحق نہوتے ۱۶ یہ معلوم ہوا کہ رحمت زحمت کے بعد ہوتی ہی اور کامیابی مصائب کا نتیجہ ہی ۱۷ اتمام و تعمیل اوامر الٰہی آدمی کو پیشوا و سردار عالم بنا دیتی ہی جسطرح علما و اولیا مقتدای عالم ہوتی آئی ہین ۱۸ عمل معتبر ہے نسب کام نہین دیتا ورنہ ظالم خارج نہوتے اور یاد کرو وہ قصہ جب ہمنے

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا
اور جب بنایا ہمنے کعبے کو مجمع واسطے آدمیونکے اور جای پناہ

کعبہ شریف کو آدمیون کو جمع ہونے اور پناہ پانیکی جگہ مقرر کیا ۱ عن انس ابن عباس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعبہ شریف جنت کے سرخ یاقوت کا تہا اسمین دو دروازے زمرد سبز کے ایک شرقی دوسرا غربی حضرت آدم سے پہلے زمین پر اوتارا گیا تہا اور جنت کی قندیلین اوسمین روشن تہین بیت المعمور جو آسمان پر ہے اسکے مقابل و محاذی ہی۔ اور ایک روایت مین ہی کہ آدم کو حکم ہوا تہا کہ ہمارا گہر بناؤ ایک فرشتہ کی رہنمائی سے یہ جگہ اونہین بتائی گئی اور آپ نے دعا کی کہ میری اولاد سے اسکے معمار و خادم بنائے جائین جواب عنایت ہوا کہ ابراہیم اس کار خیر کے لیے خاص کیے گئے ہین (معالم مین ہی کہ بیت المعمور اوتارا گیا تہا اور یہی کعبہ تہا) اور رکن اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہین اگر مشرکون کے مس نکرتے تو زمین سے آسمان تک روشن ہوجاتا الحاصل حجر اسود آسمان سے آیا اور معاہدہ بنی آدم جو ازل مین لیا گیا تہا اوسمین سپرد کیا گیا پہر حضرت نوح کے طوفان مین کعبہ شریف آسمان پر اوٹھا لیا گیا حجر اسود جبرئیل نے جبل ابو قبیس مین امانت رکہدیا اور حضرت ابراہیم کے وقت تک یہ مقام خالی رہا پہر حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ کعبے کی بنا ڈالین ایک ابر آیا

اور اس مقام پر سایہ گستر ہوا اور غیب سے آواز آئی کہ بقدر سایۂ ابر خانۂ کعبہ بناؤ کہا بعض نے
کہ ایک ہوا کے ذریعے سے جگہ معلوم ہوئی اور بعض روایتون مین ہی کہ جبرئیل نے جگہ بتادی اور پانچ پہاڑون
کے پتھرون سے تیار ہوا ۱ طور سینا ۲ طور زیتا ۳ طور بینا ۴ لبنان ۵ جودی۔ حضرت اسمٰعیل
پتھر ڈہوتے اور ابراہیم دیوارین بناتے اور وہ پتھر جسپر ابراہیم کہڑے ہوکر دیوار بناتی تھے اور
جسقدر ضرورت ہوئی بلند و پست ہوجاتا تہا آج بنام (مقام ابراہیم) مشہور ہی اور جب کعبہ تیار ہوا تو
جبل ابو قبیس سے آواز آئی آپکی امانت میرے پاس ہی حجر اسود وہین سے نکالکر اپنے مقام پر چسپان کیا گیا
حضرت جبرئیل نے مناسک حج تعلیم کیے پہر حضرت ابراہیم نے بحسب ارشاد رب العباد منادی کی کہ اللہ کا حج
تمہارے ذمے ہی وہ آواز مشرق سے مغرب تک سب جگہہ پہنچ گئی جنکی قسمت مین حج لکھا تھا بولے
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے گرداگرد حرم کردیا جسکی گہاس و کہاڑ نا شکار کہیلنا سب
حرام ہی پس مثابہ سے مراد اجتماع بغرض حج ہی اور امن سے مراد خواہ یہ ہی کہ حاجی کو عذاب سے
امن عطا ہوتی ہے یا یہ کہ گرداگرد اوس کے حرم ہے وہانکی باشندونکو متبرک و قابل تعظیم سمجھکر لوگ
لوٹتے نہ تھے اور کفر و اسلام ہر حالت مین کعبے کی تعظیم ہوتی آتی ہے اور جنگ و جدال حرام سمجھا جاتا ہے

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ	
اور حکم دیا بنالو مقام ابراہیم سے جای نماز	

اور بنالو تم مقام ابراہیم کو جا نماز در منثور حضرت عمر نے
کہا کہ مین اپنے رب کے احکام سے تین مقامون پر
موافق ہوگیا یعنی جو آپ کی زبان سے نکلا وحی مین نازل ہوا اسطرح یہی آیت ف تین کے قید خواہ
اسلیے ہی کہ اسوقت تک تین ہی واقعی ہوئے تھے یا یہ کہ عدد ساقط الاعتبار ہو ورنہ اور بہی ایسی موافقتین
حضرت عمر کی مروی ہین۔ حضرت علی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود اور مقام
ابراہیم قیامت مین کوہ احد کے برابر ہوجائینگے اور اون کی دو دو آنکہیں اور منہ ہون گے
جنہون نے عہد پورا کیا اون کی شہادت بآواز بلند ادا کرینگی لطیفہ ۱ اشارہ نکل آیا کہ ابراہیم کی تذکرہ
۲ ارباب تصوف یہ بہی مراد لیسکتی ہین کہ طریق محنت و محبت اور خود فراموشی طلب رضا کمال پابندی اوامر
و نواہی و عرفان حق و قطع غیر و توحید وغیرہ اختیار کرنا تم پر واجب ہی اسلیے کہ مقام ابراہیمی یہی تہا

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝
اور اقرار لیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل سے کہ پاک کرو تم گہر میرا واسطے طواف کرنیوالون اور اعتکاف کرنیوالون اور رکوع کرنیوالون سجدہ کرنیوالون

اور ابراہیم و اسمعیل سے عہد لے لیا کہ ہمارا گہر طواف کرنے والون اور اعتکاف بیٹھنے والون اور رکوع
و سجدے کرنے والون کے لیے پاک و طاہر کین معالم طہارت سے مراد یہ ہی کہ شرک و بدعت اور

معاصی سے دور توحید و ذکر و عبادت سے معمور رکھو اور فرض ہی کہ مکۂ معظمہ اور دوسری مسجدین اُسکی
قیاس پر نجاسات سے پاک و صاف رکھے جائین ف طہرا صیغۂ تثنیہ یعنی سئے ابراہیم و اسمٰعیل تم
دو نو اس حکم کی تعمیل کرو اس خطاب سے عموم پر اشارہ ہی یعنی ہر مسلمان ذمہ دار ہی متبوع ہو مثل
ابراہیم کے یا تابع مثل اسمٰعیل کے۔ اور اگر یہ کہا جاسے کہ یہ دونو بزرگوار بانی کعبہ ہین تو خطاب
خاص ہوگا اور حکم عام مگر سلطان اسلام و بانی و متولی مسجد اصالتاً ذمہ دار ہون گے اور دوسرے
مسلمان بالتبع۔ اور طہرا بالتشدید مبالغہ کے لئے یعنی خوب طاہر کرو لہذا پاک کرنا مسجد کا افعال کفر و شرک
و محرمات اور پیشاب پاخانے شراب وغیرہ سے فرض ہوا اور ایسی چیزون سے جنسے طبیعت کو کراہت
آئے صفائی مین خلل ہو جیسا افعال ذمیمہ و روائح کریہہ کوڑا کرکٹ وغیرہ انسے صاف رکھنا مستحب
و افضل و موجب اجر عظیم ہے ۔ا مسجد مخصوص ہی عابدین کے لئے دوسرے مشاغل جیسے بیع و تجارت
کلام دنیاوی وغیرہ جائز نہونگی اسلئے کہ لام تخصیص کا ہی اور خصوصیت کا مقتضا یہ ہی کہ دوسرے کو
دخل نہو اور بیشک مداخلت غیر موجب اشتغال قلب و ورود خطرات و انتشار حواس ہوتا ہی اور مسجد جلوت گاہ
عابدین ہی نشست گاہ عام ۱۳ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد گو عبادت کے لئے خاص ہی تاہم کسی ایک کا
حق نہین ہو سکتا جیسا کہ منشا عموم الفاظ کا ہی اور جب مسجد خاص نہین تو اوس کے توابع یعنی چٹائی
بدھنی وغیرہ بھی مخصوص نہونگی لہذا فقہا نے جائز نہین رکھا کہ کوئی شخص مسجد کے کسی جگہ یا کسی چیز
کے ساتھ ایک خصوصیت ظاہر کرے البتہ حق سبقت جیسا کہ مباحات کا اصول ہی باقی رہیگا یعنی
جو پہلے جہان بیٹھ جاے جو شخص جو چیز پہلے اوٹھالے وہ اوسپر قابض سمجھا جایگا اور جب علیحدہ ہو
کوئی حق باقی نہین رہا ۱۲ کعبے کے طرف اشارہ نفرمایا بیت کے وصف سے یاد فرمایا تاکہ یہ حکم جمیع
مساجد کو جو اللہ کے گھر اور اللہ کے عبادتخانے قرار دیے جائین شامل رہے ۱۲ لفظ عابد یا ذاکر نفرمایا
تاکہ تخصیص و تعظیم طواف و اعتکاف و رکوع و سجود ظاہر ہو اور معلوم ہو کہ یہ امور افضل العبادات
ہین یا یہ کہ اور اذکار تو مکانون مین جائز یا افضل ہین مگر یہ عبادتین مسجد سے خصوصیت یا
افضلیت رکھتے ہین ترغیب حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے رمضان میں اعتکاف کیا اوسے دو حجون اور دو عمرون کا ثواب عطا ہوگا۔ اور وارد ہوا کہ
طواف کرنا کعبہ شریف مین نماز ہی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ
مِنْهَا مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اور مسجد سے کوڑا نکالنا حور جنت کا مہر ہی یعنی حور کا استحقاق
ہو جاتا ہی اور فرمایا جسنے مسجد سے گندگی نکال ڈالی اوسکے لئے اللہ ایک گھر جنت مین بنائیگا

اور حضرت عایشہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ یعنی
مسجدین بناؤ اونہیں ستھری اور صاف رکھو اور فرمایا اپنی مسجدون کو بچاؤ بچون سے (کہ اونمین نجاست
اور بی تمیزی نکرین) اور دیوانون سے اور خرید و فروخت سے اور آپس کے جھگڑون سے
اور غل شور کرنے سے اور حدود کے جاری کرنے سے (یعنی کسی پر مسجد مین حد جاری نکرو) اور
تلوارین تیز کرنے سے اور اوسکے دروازے پر طہارت گاہ بناؤ اور مسجد کو خوشبودار کرو جماعتون مین
ایک شخص نے امامت کی اور اپنے سامنے نماز پڑھنے مین تہوکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا
اب یہ امامت نکرے پہر جب اوس شخص نے نماز پڑہانیکا قصد کیا لوگون نے اوسے مطلع کیا وہ حضور
مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا ہان مین نے یہ حکم دیا ہی راوی کہتا ہی میرا گمان یہ ہی کہ آپ نے یہ بہی فرمایا
اِنَّكَ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تو نے تو اللہ اور اوسکے رسول کو ایذا دی اور ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ آپ نے فرمایا جسے تم مسجد مین خرید فروخت کرتے دیکھو کہو اللہ تیری تجارت
مین نفع نہ دے اور جو کوئی اپنی گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہتا ہو کہو اللہ اوسے نہ لوٹاے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور جب کہا ابراہیم نے اے رب بنا یہ شہر جای پناہ اور دے اہل کو اوسکی پہل وہ جو ایمان لایا اونمین سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر

اور جب دعا کی ابراہیم نے اے رب اس شہر یعنی مکے کو جاے پناہ بنا دے اور اسمین جو رہین اوس
اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائین اونہین میوے اور غلے کہلا یہ دعا اسلیے تہی کہ کعبہ شریف
ایسے مقام پر ہی جہان نہ کہیتی ہوتی ہی نہ پانی ہی نہ اور سامان معیشت دستیاب ہوتے ہین
حضرت ابراہیم نے شفقۃً دعا فرمائی کہ اسکے خادم و مجاور بہوکہہ سے ہلاک نہون

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

فرمایا اور جو کافر ہوا پس فائدہ دونگا اوسے تہوڑا پہر مجبور کرونگا مین اوسے طرف عذاب نار کے اور بری جگہ ہی

ارشاد ہوا جو کافر ہوگا اوسے بہی تہوڑے دنون تک برخوردار کرینگے (اور قلیل سے مراد حیات دنیاہی)
پہر مجبور کرینگے اوسے عذاب جہنم کی طرف اور جہنم برا ٹہکانا ہی یعنے ہم رزق تو مومن و کافر دونون کو
دینگے مگر انکا رزق قلیل یعنی تہوڑی دیر کے لیے ہی اور آخر کار انہین جارنا چار دوزخ مین جانا ہی
اور خوشی سے نہین بلکہ بجبر و اکراہ فرشتے کہینچکر دوزخ مین ڈال دینگے معالم و عزیزی طایف
جواب مکے کے قریب ہی اور اوسکے میوے نہایت لطیف و لذیذ ہوتے ہین سر شام کے شہرونکا ایک
ٹکڑا تہا حضرت ابراہیم کی دعا سے جبریل آئے اور اوس زمین کو اوکہاڑ کر مکہ معظمہ کے گرد سات بار

لم یضیعہ سے شہر والے سے جو ایمان دالاہو اوسے رزق عطا ۱۲ منہ

گہایا اسیلیے اسکا نام طائف ہوا پھر جہان اب ہی قائم کردیا اسیوجہ سے وہان کے میوے نہایت عمدہ ہوتے ہین اور امن یہ ہوا کہ گرد اگرد مکہ کے حرم قرار پاگیا جسکی تعظیم ہر زمانے مین ہوتی رہی اور یون ہی اللہ تعالی نے لوگون کے دل ادہر مائل کردیے انکے لیے مصر اور یمن اور شام سے غلہ برابر آتے تھے ان کے قافلے لوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے **ف** دعای خلیل اللہ اشارہ کررہی ہی کہ جو لوگ مثل خدام و مجاوران کعبہ عبادت و ذکر اللہ کے لیے اپنی سامان اور اسباب سے قطع کرکے گوشہ نشین ہوجائین تو اونہین رزق کہانیکا حق اوسیوقت ہی کہ اپنی کام پہر پورے طور پر قائم ہون جیسا کہ قید ایمان سے ظاہر ہوتا ہی مگر ارشاد یہ ہوا کہ دنیا مین عابدان ریا کار کو بہی فائدہ ہوگا اور انجام نار و عار ہی

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور جب اوٹہاتے تہے ابراہیم نیو گہر کی اور اسمعیل کہتے تہے ای رب ہمارے قبول کر ہمسے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہی

اور جب اوٹہاتے تہے ابراہیم اور اسمعیل نیو مکہ کے (اور کہتے تہے) ای رب ہمارے قبول فرما ہماری خدمت بیشک تو تو ہماری دعا کا سننے والا اور ہمارے ضعف اور عجز و نیاز اور حاجتون اور خدمتونکا دیکہنے والا ہی **ف** معلوم ہوا کہ کسی نیک کام کے بعد دعا کرنا نشان مقبولیت ہی چنانچہ بعد نماز و وقت افطار صوم دعائین ماثور ہین بلکہ اپنے عمل کو حقیر و ذلیل جاننا موجب برکات دائمی ہی اسلیے حضرت ابراہیم نے تقبل کا کلمہ عرض کیا جسکے معنی یہ ہین گو قابل قبول نہین ہے تو تکلف اظہار قبول فرما ربع

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا

ای رب ہمارے اور بنا ہمین فرمانبردار اپنا اور اولاد سے ہماری ایک گروہ فرمانبردار تیرا اور دکہا ہمین ارکان ہمارے اور توبہ قبول کر ہماری

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی

ای رب ہمارے بنا ہم دونوں کو فرمانبردار اپنا اور ہماری اولاد سے گروہ فرمانبردار اپنا اور ہمکو ارکان حج اور شرائع و عبادات سکہادے اور ہماری توبہ قبول فرما تو تواب و رحیم ہی عزیزی حضرت علی سے منقول ہی کہ اس دعا کی بعد جبرئیل امین آئے اور مناسک حج اور آداب بیت سب آپکو سکہادیے **ف** یہ دعا ہی اس امت مرحومہ مسلمہ کے حق مین

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع ۱۵ / ۸ / ۱۵

ای رب ہمارے اور بہیج اونمین ایک رسول اونہین مین سے کہ پڑہے اونپر آیتین تیری اور سکہائی اونہین کتاب اور مضبوط باتین اور پاک کرے اونہین بیشک تو غالب حکمت والا ہی

ای رب بہیج اونمین پیغمبر اونکی قوم سے جو اونپر تیری آیتین پڑہے اور اونہین کتاب اور فقہ سکہائی اور اونہین اخلاق ذمیمہ اور عقاید باطلہ سے پاک و صاف کرے اون کے دل ایمان سے نورانی کردے زنگ کفر و نفاق و حسد و بغض و بخل و حرص دور کرے تو غالب و ریختہ کار ہی **ف** رسول سے

مراد آنحضرت ہین اور آیات مین قرآن مجید اور حکمت سے فہم قرآن یا حدیث مقصود ہی اور تزکیہ سے علوم
تصوف و معارف و فیضان باطن و برکات تعلم مراد ہین **ف** یہ دعا ہمارے حضور کی تشریف آوری
کی ہی اور دلائل اسکے ظاہر ہین ۱ اس دعا مین حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل دونو شریک تھی
پس اولی یہ ہی کہ وہ ذریت ابراہیمی مراد ہو جو اسمعیل کی اولاد مین بہی ہو اور انہین مین سے پیغمبر
ہوگا مگر بنی اسمعیل ۲ تنوین رسولا کے گو تنکیر و تعظیم کا فائدہ دے مگر معنی وحدت علیحدہ نہین ہو سکتے
اور ایک رسول کا آنا بنی اسمعیل ہی پر صادق آتا ہی بنی اسرائیل کو اس سے کیا تعلق اور ایسی ہی
وہ رسول جو ہمہ نوع معظم ہو اور جسکی عظمت تعریف و تحدید سے زاید ہو سوائے پیغمبر آخر الزمان کے
اور نہین ہو سکتا اسلیے کہ بنی اسرائیل مین کئی پیغمبر اولو العزم گزرے ہین ایک پیغمبر کی نسبت سب سے
زائد عظمت و فضیلت تسلیم کر لینا دعوی بلا دلیل ہی اور کچہہ یہی کیون نہو بنی اسرائیل کی نسبت
ایک نبی کی دعا گویا بد دعا ہی بفضلہ تعالی اونمین تو ہزارون پیغمبر ہوے ۳ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ
حضرت ہی پر صادق آتا ہی اسلئے کہ قرآن مجید سبقا سبقا اور ترا اور آپنے آیت آیت سنایا
اور توریت تو دفعۃً واحدۃً اوتری اور دیدی گئی ۴ حکمت یہ امر بہی اسی امت مین بدرجہ
اتم ظاہر ہوا اسلئے کہ جسطرح تعلیم کتاب اور حکمت ہمارے حضور نے فرمائی کہ ایک ایک مسئلہ قرآن مجید
کا اپنی احادیث شریفہ سے بطور تفسیر حل کر دیا دوسرے دینون مین سنا نہین گیا نہ کسیکو جمع احادیث
پیغمبر اسطرح نصیب ہوا اور نہ فہم و حفظ کتاب الہی کسی سے ہو سکا بہت بڑی دلیل تعلیم کتاب
یہ ہی کہ آجتک آپکے شاگردون کے شاگردون مین کیسے علوم وسیع اور دلائل قوی موجود ہین جنکا
مقابلہ نہ کسی سے ہو سکا ہی اور نہ انشاء اللہ ہو سکیگا ۵ تزکیہ یہ تو اس امت کے حصے مین ہی مجتہد
ہوئے تو ویسی ہی محدث ہوے تو اوسی درجے کی عارف صوفی اولیاے روشن ضمیر تعداد سے زیادہ اور
ہر عصر مین ہوتی آئی ۶ اسلئے فرمایا کہ مین دعا ہون ابراہیم کی یعنی میرے ہی لئے ابراہیم نے بعد بنا کعبہ دعا کی تہی

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

اور کون پہرے گا ملت ابراہیم سے مگر جسنے کہ احمق بنایا اپنی ذات کو اور بیشک برگزیدہ کیا ہمنے اوسے دنیا مین

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور بیشک وہ آخرت مین نیکون سے ہی

اور کوئی منہ نہ پہیریگا ملت ابراہیم اور صراط مستقیم سے مگر وہی جو اپنی ذات کو بہولا اور اپنی نفع اور نقصان سے غافل ہوا اور بیشک ہمنے ابراہیم کو دنیا مین برگزیدہ کیا آگ کو گلزار دشمن نمرود کو ہلاک و خوار کیا مال کثیر عطا فرمایا اونکی اولاد مین سلطنت و نبوت رکہی وہ تمام اسباب جو دنیا دی عزت کے موجب ہون

عنایت فرماے اور اسکے ساتھہ آخرت مین وہ نیکون کے گروہ سے ہین یعنی انبیای مرسل ہی سین جب ابراہیم کو ایسی مقبولیت اور تقرب حاصل ہی اور دنیا مین وہ مقبول اور آخرت مین محمود ہین تو اونکی ملت اور راہ سے روگردانی حماقت وکم نصیبی کی نشانی ہے معالم مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ سے ظاہر ہی کہ معرفت نفس معرفت رب ہی اور جہل نفس جہل رب ہی یعنی جبتک اپنی عجز اپنی حدوث اپنی فنا اپنی حاجت کا اقتیاز نکرے قدرت وقوت وعظمت باری تعالی پر نظر کب پڑ سکتی ہی

جب فرمایا ابراہیم سے اوسکے رب نے کہ اسلام اور مطیع وسرباتسلیم بنجا عرض کیا مین پروردگار کا

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

جب کہا اوس سے رب نے اوسکے کہ حکم مان کہا حکم بردار ہوگیا مین پروردگار عالم کا

فرمانبردار ہون معالم اسلم یعنی سپرد کردی اپنی ذات یا خالص کردی یا مطیع بنجا ف معلوم ہوا کہ اسلام ایسا پیارا نام ہی جو اللہ نے اپنے دوست ابراہیم کے لئے پسند فرمایا اور یون فرمایا کہ تمہاری حاجت اپنی ہی کہ نام یہی مسلمان رکھو اور کام بھی اسلام کرو غنیمت ہے اے جان کہان زندگی کہان ❊ مسلمان کن مسلمان کن مسلمان ❊

وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

اور نصیحت کی اسکی ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوب نے اے بیٹو بیشک اللہ نے پسند کیا واسطے تمہارے دین پس نہ مرو مگر اس حالمین کہ تم فرمانبردار ہو

اور وصیت کی اسلام کی ابراہیم نے اپنے بیٹون کو اور یعقوب کو اے میرے بیٹو بیشک اللہ نے پسند فرمایا تمہارے لیے دین اسلام پس نمرو تم مگر بحالت اسلام ف آیت مین ممانعت موت کی نہین بلکہ اون امور سے منع فرمایا ہی جو اسلام کے منافی ہون یعنی کسیوقت کفر تمہارے قریب آئے اور جبکہ وقت موت کا نہ معلوم ہی نہ معین موت سے آتے وقت کسی قسم کی اطلاع ہوجانا ضرور ہی تو ہر وقت بحالت اسلام رہو نہین معلوم موت کب آجاسے اور اسی بنا پر اصول مین قرار پایا کہ ایمان کسی وقت ساقط نہین ہوسکتا بخلاف دوسرے اعمال کے کہ بعض وقت بعض عذرون سے ساقط ہوسکتی ہین فرمایا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے وصیت کی مجھے میرے دوست محمد رسول اللہ صلعم نے کہ تو شرک خدا کی نکرنا اگرچہ قتل کیا جاے یا جلایا جاے اس آیت سے کئی امر ثابت ہوے اول یہ کہ اسلام ہی دین مقبول ومحمود ہی اور تمام انبیا اسی دین پر تھی گو نام دوسرا ہوا اور کچھہ کچھہ فروعات مین اختلاف ہوا اسلیے کلمہ بنیہ کے بعد حضرت یعقوب کا ذکر بالتخصیص فرمادیا کہ تمام بنی اسرائیل اور انبیاے مرسل اصالۃ اور قصدا داخل ہوجائین اور تاکید ضمیر جمع یعنے لکم فرمائی اب کوئی دین بعد ابراہیم کے مخالف اسلام بلکہ غیر اسلام ایسا نرہا جسے اللہ نے پسند فرمایا ہو اگرچہ نام اور فروع مین اختلاف ہوا اصول ایک ہین ۲ دوام وقیام یعنی کسی وقت اسلام ترک نکرو

یہ کہ اسلام و ایمان ایک شی ہی ورنہ وصیت ایمان کے ہوتے ۔ وہ تکلیف ما لا یطاق لازم آتی جسکا نظیر کسی دین میں نہیں ہی اسلیے کہ انسان پر بہت وقت ایسے گذرتے ہین کہ سوائے ایمان یعنی اعتقاد صحیح کے اور کوئی علامت دینداری کی اوسمین نہین رہتی ہی اور ہر وقت ایسی حالت پر رہنا جسمین گناہ اور ترک طاعت نہو امر بالعصمت ہی اور باتفاق ثابت ہی کہ عصمت مخصوص ہی انبیا علیہم السلام کے لئے ۔ پس ضرور ہی کہ اسلام و ایمان ایک سمجہا جاوے ربط بعد بیان وصایا ہی خلیل جلیل بنی اسرائیل کی طرف پہر خطاب فرمایا کہ تمہین اپنے پدر بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ اور اونکی اولاد کا معاہدہ جو تمہارے باپ دادے تہے یاد ہی یا نہین

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ

کیا تہے تم گواہ جب آئی یعقوب کو موت جب کہا اپنے بیٹون سے کسی پوجوگے تم بعد میرے بولے پوجینگے

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

معبود کو تیرے اور معبود کو تیرے باپ دادا کے جو ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق ہین معبود اکلا اور ہم اوسکے فرمانبردار ہین

تم موجود تہے (یعنی گو موجود نہ تہے مگر تمہارے پاس خبرین صحیح موجود ہین اور نہون تو اب ہی سنو) جب یعقوب کی موت کا وقت آگیا اور اپنی اولاد سے دریافت فرمایا کہ تم میرے بعد کسکی بندگی کروگے وہ سب بولے ہم آپکے معبود اور آپکے باپ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحق کے معبود کی پرستش کرینگے جو معبود اکلا اور واحد ہی نہ کوئی اوسکا شریک نہ مثل اور ہم تو اوسے معبود واحد کے فرمانبردار ہین یہ معاہدہ حضرت یعقوب نے اپنی اولاد سے مرتے وقت لے لیا تاکہ اتمام منصب نبوت و اثبات حجت ہو جائے ۔ اور اسمٰعیل کو بھی باپ اسلیے کہا کہ عرف مین چچا کو بھی باپ کہتے ہین

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ ایک گروہ تہا کہ گزر گیا اوسکے لیے جو کما گئے اور واسطے تمہارے وہ ہی جو کماؤ تم اور نہ پوچہے جاؤگے تم اوس سے کرتے وہ کرتے

یہ ایک گروہ مقدس انبیا اور صلحا کا تہا اور جو انہون نے کیا وہ اونکے لیے تہا نہ اونکی برائیون کی تمسے بازپرس ہی نہ اونکی نیکیان تمہین مل جائینگی اور تمہارے لیے تو وہی ہی جو تم کماؤ اور تم سے پوچہا نہ جائیگا جو وہ لوگ کرتے تہے ۔ ای یہود و نصارا تمہارا یہ دعویٰ یہ زعم کہ ہم نبی زادے اور اللہ کے دوست ہین ہمارے آبا و اجداد مین ایسے ایسے فضائل تہے کچہ کام نہ آئیگا اور ایسے ہی اگر کسیکے باپ دادے مین کوئی خبث ہو تو اوسپر عار و بار نہین لا تزر وازرۃ وزر اخری کوئی کسیکا بوجہ نہ اوٹہائیگا اپنی اپنی فکر خود کرو ف ۱ یہ کہ باپ دادا کی کمال پر اترانا ۔ پیرون

اوستادون پر پورا بھروسا۔ نبی زادگی۔ پیرزادگی۔ مولوی زادگی پر فخر غلط ہی ۱۲ ایسی ہی
کسی شخص کو اوس کے باپ دادے کے بداعمالیون پر رذالت نسب سے ذلیل یا اسلام مین حقیر جاننا
ممنوع ہی بندگی یا بدبختی رذالت سے ورکا ثبت نہ باقی رہا تو اب اعمال صالحہ اولاد وغیرہ کا جو احادیث
مین مذکور ہی اوس آیت مین داخل نہین اسلیئے کہ ہے وہ خاص ہی اعمال صالحہ مین اور کسیکی
بدعملی کی رہائی دستگیری نہین ہوتی ہے وہ محض فضل و احسان ہی استحقاق نہین اور یہان جواب
دعوی استحقاق و نازش یہود و نصاریٰ کا تھا ۔ ربط یہود و نصاریٰ اپنے اپنے مذہب
کی طرف ترغیب لایا کرتے یہود کہتے یہود ہو جاؤ نصرانی کہتے نصرانی ہو جاؤ اور دوسرے
ادیان کی تکذیب کرتے اونکی سرکوبی اور الزام کے لیے دلائل قاہرہ و براہین باہرہ نازل فرمائے

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور کہا ہو جاؤ تم یہودی یا نصاری راہ پاؤگے　کہہ دیجیے نہین بلکہ اختیار کیا طریقہ ابراہیم حنیف کا اور نہ تہا وہ مشرک

کہا ہو جاؤ یہودی یا نصرانی تو راہ راست پاؤگے فرمادیجیے آپ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کچھ نہین
بلکہ اختیار کرو ملت ابراہیم کی (حنیف) یعنی جو باطل سے نفرت کرنیوالے اور حق کیطرف راغب
تھے اور نہ تھے شرک کرنیوالون سے۔ یعنی یہودی و نصرانی ہونے کی کیا ضرورت ہی آؤ ہم تم سب
ملکر ابراہیم کی ملت اختیار کرین جو ہمارے تمھارے باپ اور باتفاق پیغمبر مقبول ہین پس یہ سب
اختلاف اوٹھ جاے اور خوب سمجھ رکھو کہ ابراہیم حق کے طالب و رباطل سے نافر تھے اور مثل یہود
کے عزیر کو ابن اللہ کہکر یا مثل نصاریٰ کے مسیح کو ابن اللہ کہکر یا مثل قریش کے ملائکہ کو خدا کی بیٹیان
کہکر مشرک نہ تھے پس تم مین شرک کی بو موجود ہی اوسے ابراہیم سے کیا تعلق ای لوگو ابراہیمی ہم ہین
جو خدا کو احد صمد لم یلد و لم یولد جانتے ہین ربط بعد ان دلائل کے خواہ عموماً تمام آدمیون کو حکم دیا
یا اہل کتاب و رمومنین کو اور ظاہر یہ ہی کہ مومنین سے فرمایا کہ دوسرے جو چاہین کیا کرین تم تو یہی مسلمان ہون

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور جو اوتارا گیا ہمپر اور جو اوتارا گیا طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اونکی اولاد کے

وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

اور جو دیے گئے موسی اور عیسی اور جو دیے گئے تمام پیغمبر اپنے رب کیطرف سے نہین فرق کرتے ہم کسی مین اونمین سے اور ہم اوسکے لیے فرمانبردار

کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور جو ہمپر اوترا (یعنی قرآن) اور جو صحیفے اوتارے گئے ابراہیم اور اسمعیل اور
اسحق اور یعقوب اور اون کی اولاد پر اور جو دیا گیا یعنی (توریت و انجیل) موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو

تمام پیغمبرون کو ۔۔۔ اور انبیاء ۔۔۔ حنیف حق کی طرف مائل باطل سے نفرت کرنے والا ۱۲

احکام عنایت کیے گئے تمام پیغمبرونکو اُنکے رب کی طرف سے ہم ان سب پر ایمان لائے اور ہم تفریق نہین کرتے ان پیغمبرون یا کتابون مین یعنی ایسا نہین کرتے کہ بعض انبیا یا کتب کی تصدیق کرین اور بعضون کو جھٹلائین جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا اور ہم تو مخصوص اللہ کے فرمانبردار ہین ف ۱ ایمان اللہ کی ذات و صفات پر اور تمام پیغمبرون پر اور تمام کتابون پر فرض ہوگیا ۲ تفریق سے مراد یہ ہی کہ کسیکو پیغمبر جانے اور کسیکو نہ جانے اور یہ مراد نہین کہ باہم انبیا مین فرق مراتب نہ تھا اسلئے کہ صاف ارشاد ہوا فضلنا بعضکم علی بعض ایک کو تم مین سے دوسرے پر بزرگی عطا کی ۔ ہان نبوت اور تصدیق اور وجوب ایمان مین سب برابر ہین ۳ اور اگر خلاف ظاہر یہ مراد لی جاوے کہ ہم فرق نہین کرتے درمیان کتب آسمانیکے تو بھی ہوسکتا ہی کہ بحیثیت حق اور ہدایت اور کلام آسمانی ہونے کے سب برابر ہین اگرچہ بعض منسوخ اور بعض ناسخ ہون یا بعضے کسی وجہ سے ایک خاص شرف رکھتی ہون (ایسا ہی سمجھا گیا فقہ اکبر سے)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ

پھر اگر ایمان لائین جسطرح ایمان لائے تم بیشک راہ پائی اور اگر منہ پھیرین تو نہین ہین وہ مگر اختلاف مین پس اب کافی ہو تجھے اُن سے

اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اللہ اور وہ سننے والا جاننے والا ہی

پس اگر وہ بھی ایمان لائین جسطرح تم ایمان لائے تو راہ راست پا جاینگے اور اگر روگردانی کرین تو وہ مخالفت مین ہین یعنی اللہ تعالیٰ سے بغاوت و خلاف کرتے ہین ایسے دلائل کے بعد بھی انصاف نہین کرتے قائل ہوتے ہین مگر مائل نہین ہوتے پس اے محمدؐ آپ کو اور آپ کے تابعین کو اللہ تعالیٰ اون کی شر اور عداوت سے کافی اور بچانیوالا ہی اور اللہ آپ کی دعائین اور راست بیانی اور کفار کے بہتان اور کلمات کفر سنتا ہی اور آپ کی عجز و استقامت اور اون کے غرور و شر اور قوت کو دیکھ رہا ہی یہ نہ سمجھو کہ اللہ ہمارے حال سے بے پروا ہی اب ہم کیونکر تمام دنیا کی زبردست قومون سے پیش پائینگے بلکہ وہ متوجہ اور معین ہی لطیفہ مثل کے لفظ سے اشارہ ہی کہ وہ ادیان منسوخ ہوگئے اب وہی دین اختیار کرین جو تمہین بتایا گیا اور وہ اس امر مین تمہارے تابع و مقلد رہینگی ۲ فسیکفیکہم خاص حضور کی طرف خطاب اسلیے فرمایا کہ آپ کے خادم جان نثار آپ کے ساتھ ظل حمایت اور دائرۂ عنایت مین آجائین صرف اسقدر مقصود ہی کہ وہ اپنی خواہشین اپنے خیال آنحضرت کے اتباع مین مٹا دین پھر دوسری صلاحیت اور استحقاق کے اونہین حاجت نہین ۳ ایک اہل حق مجموع اہل باطل کے شر و عناد سے مغلوب یا مجبور نہوگا عزت ہی جب حضرت عثمانؓ کے قتل پر مفسدون نے تلوارین کھینچین آپ اُسی آیت شریفت کو پڑھ رہے تھے آپکا خون قرآن مجید پر گرنے لگا اللہ سے ادب اور تعظیم کلام الٰہی ہاتھ سے تلوار دشمن کا بدلے

مصحف پاک کو چہپانے لگے اور فرمایا واللہ کہ ہی پہیلا یاتہ ہو جسنے اس کلام مقدس کو لکہا تہا رضی اللہ تعالی عنہ

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝

رنگ اللہ کا اور کون اچہا ہی اللہ کے رنگ سے اور ہم اوسکے لیے عبادت کرنیوالے ہین

اختیار کرو اللہ کا رنگ اور اللہ سے کسکا رنگ اچہا ہی اور کہو ہم تو اوسیکے پرستش کرنے مین معالم
کہا ابن عباس نے کہ صبغۃ اللہ سے مراد دین اللہ ہی کہا مجاہد نے فطرۃ اللہ اور بعض نے کہا سنۃ اللہ
ہی اور چونکہ نصاری اپنے لڑکون کو اور وہ جو اون کے دین مین داخل ہون (ما معمودیہ) مین جسکا
رنگ زرد تہا غوطے دیتے تھے اور سمجہتے تھے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا ارشاد ہوا کہ تم تو اللہ کے
رنگ مین غوطہ کہائے ہوئے ہو جو سب رنگون سے نفیس لطیف ہی **ف** اس آیت مین بے انتہا
لطائف ہین ۱ دین کو صبغ فرمانے سے یہ اشارہ ہی کہ جسطرح رنگ تمام عیوب چہپا دیتا ہی اسلام
سے گناہ عفو ہو جاتے ہین ۲ جسطرح رنگین کپڑا کم میلا ہوتا ہی مومن گناہ سے نفرت رکہتا ہو ۳
جسطرح پختہ رنگ نہین چہوٹتا ایمان کامل دل سے نہین نکلتا ۴ احسن سے اشارہ ہی کہ جسطرح
عمدہ رنگ رنگنے کے لیئے تین امر ضرور ہین ایک یہ کہ کپڑا میلا نہو دوسرے یہ کہ عمدہ قسم کا ہو
تیسرے یہ کہ کوئی رنگ اوسمین نہو یعنی سپید ہو پس ضرور ہی کہ مومن صادق کا دل طمع ۔ ریا بخل
حسد تکبر وغیرہ کے آلایش سے صاف ہو اور اس کے لیئے ظاہری اور باطنی تقوی کی ضرورت ہی
۲ علوی ہمت ۔ خلوص نیت ۔ محبت ۔ توکل ۔ صبر ۔ سخاوت ۔ تقوی ۔ زہد ۔ اور عام اخلاق حمیدہ
جو جوہر انسانیت اور کمال بشریت ہین یہ صفات موجود ہون پست ہمت کم ظرف بخیل گو متقی
ہو مگر شرف قرب و مراتب حضور کے قابل نہین ہو سکتا شاید اسی حکمت سے فرمایا الائمۃ من القریش
خلیفہ اور امام قریشی ہونا چاہیے تا کہ ببرکت فیضان نسب شریف غالبا صاحب اخلاق محمودہ ہوگا
اور ۳ بے رنگے یعنی رنگ کفر و شرک و نفاق و شوق معاصی سے بہی مبرا ہو پس اس صفت کا طالب
اللہ کے رنگ مین رنگ جانی کے قابل ہو جائیگا اور اوسکی ہستی نابود مظہر جبروت جلال و آئینہ انوار
جمال بن سکتی ہی اسی بنا پر حضرات صوفیہ نے طریق وصول کے دو صورتین قرار دی ہین ۱ سیر فی اللہ
کہ ذات بحت سے تعلق (وہان تعلق کیسا فنائے محض) پیدا کرے نہ دوزخ و جنت کا واسطہ نہ کشف
و کرامات کا ذکر نہ نفع و ضرر پر نظر (دل ہی نہین رہا ہی جو کچہ آرزو کرین) **تا ئب** ہوا ی خود کا
دل سے گرد دور ہو ٭ حباب بدن گنبد نور ہو ٭ زمین و زمان تجہپہ شیدا رہی ٭ تو محبوب کا اپنے
جویا رہی ٭ طلبگاری بے نیازی رہی ٭ نہ معشوق و عشقبازی رہے ٭ جو توفیق دکہلای یہ دن تجہے

منزل ۱ ... بن نصف علی ... فارسیا کا بہیا رنگ ...

کرے شرع احمدی کے موسن تجھو سے سیر الی اللہ۔ اس مرتبے مین عجائبات علوم وغرائب اسرار منکشف ہوتے
ہین رفتہ رفتہ سالک جلال جبروت وہیبت لاہوت مین حقیر وفنا ہوکر آئینہ صفات بن جاتا ہے
خود گم ہوکر جو چاہتا ہی دکہلاتا ہی **شعر** جمال دوست چندان سایہ انداخت + کہ سعدی ناپدیدست
از حقیری + اس آیت شریفہ مین خزائن اسرار وجواہر علوم مخفی ہین جیسے خدا سمجہا دے حضور سرور
کائنات نے حدیث قدسی مین اشارہ فرمایا کہ جب بندہ نوافل کے ذریعے سے اپنے پروردگار کا
تقرب ڈہونڈہتا رہتا ہی آخر کو حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ
یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ اُعِیْذَنَّہٗ
(رواہ البخاری) یعنی یہان تک کہ مین خود اوسے چاہنے لگتا ہون اور اوسکی سماعت بنجاتا ہون
جس سے سنتا ہی اور آنکہہ بن جاتا ہون جسسے دیکہتا ہی اور ہاتہہ بن جاتا ہون جس سے کام کرتا ہی
اور اگر مجہسے مانگے عطا کرون اور طلب مغفرت کی خطرہ غیر وغفلت سے کرے تو معاف فرماؤن
صبغۃ اللہ مین فعل اسلئے مقدر رکہا یعنی الزموا صبغۃ اللہ اختیار کرو اللہ کا رنگ تاکہ رنگو تقدیر ملی ور باطنی ہی

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ

کہدیجیے کیا جہگڑا کرتے ہو ہمسے اللہ کے باب مین اور وہ ہی رب ہمارا اور رب تمہارا اور ہمین عمل ہمارے اور تمہین عمل تمہارے اور ہم اوسیکے لیے اخلاص کیے ہیں

کہدیجیے آپ تم ہم سے مباحثہ اور جہگڑا کرتے ہو اللہ کے معاملے مین حالانکہ وہ ہمارا بہی رب ہی
اور تمہارا بہی رب ہی اور ہمکو ہمارے اعمال کی جزا اور تمہین تمہارے اعمال کی سزا ملیگی اور ہم تو
اوسے اللہ کی توحید اور خلوص کرتے ہین نہ اوسکے ساتہہ کسیکو شریک کرتے ہین نہ اوسکے سوا اور کچہ
ہمین مقصود ہی اس مین کمال درجے کا الزام او سعار ہی یعنی جبکہ اللہ کو ہم تم دونون پروردگار
مان چکے تو پہر جہگڑا کیون ہی اور یہ بہی نہین کہ ایک دوسری اعمال لیگا بلکہ نہین مانتے تو اپنا کام
کرو قیامت مین معلوم ہوجائیگا **ترغیب** ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایمان کیا شے ہی فرمایا
اخلاص اور ثوبان رضؓ سے روایت ہی کہ مین نے سنا کہ حضور اقدس فرماتے تھے طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِیْنَ
اُولٰٓئِکَ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْھُمْ کُلُّ فِتْنَۃٍ ظَلْمَآءَ بشارت ہو اخلاص والونکو یہ لوگ
رہنمائی کے چراغ ہین انکی برکت سے ہر فتنۂ تاریک روشن ہوجاتا ہی **ربط** یہود کہتے تھے کہ ابراہیم
یہودی تہی نصارا کہتے کہ نصرانی تہے اللہ تعالی نے اونکی اس خلاف بیانی پر تعجباً ارشاد فرمایا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی قُلْ

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اونکی اولاد تہی یہودی یا نصاری کہدیجیے آپ

ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون بڑا ظالم اوس سے کہ چھپائی گواہی کہ پاس اوسکے ہے اللہ کی طرف سے اور نہیں اللہ غافل اوس سے

تَعْمَلُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
جو کرتے ہو تم یہ ایک گروہ ہے کہ گذر گئی اوسکے لیے جو کمائی کی اور واسطے تمہارے ہو کر کماؤ تم اور نہ پوچھے جاؤ گے جو تھے وہ کرتے

ع ۱۶ ۱۴ ۱۶

کیا وہ کہتے ہین کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور یعقوب اور اونکی اولاد یہودی یا نصارا تھی آپ اون سے پوچھیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ (یہ تو کہی نہین سکتے کہ ہم زیادہ جانتے ہین اور اللہ نے تو صاف صاف توریت وانجیل اور دوسری آسمانی کتابون مین فرمادیا ہی کہ حضرت موسی جنسے یہودیت کی بنا ہے اور حضرت عیسی جنسے نصرانیت کی ابتدا ہی ان بزرگون کی اولاد مین ہین اور صدہا برس کے بعد پیدا ہوے) اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہی جسنے وہ گواہی چھپائی جو اللہ کے پاس سے اوسکے پاس موجود ہو (یعنی توریت وانجیل مین اخبار انبیا اور ذکر اسلام ابراہیم و اسماعیل اور فضائل محمد مصطفٰے موجود ہین اونہین مٹانے اور چھپانے سے زیادہ ظلم اور بغاوت اور کیا ہی) اور اللہ بیخبر نہین ہے اون کے کامون سے اور یہ حضرات یعنی ابراہیم و اسماعیل وغیرہ تو ایک گروہ تھے اونہین وہ ملگیا جو اونہون نے کیا اور تمہین وہی ملیگا جو تم کروگے اور تم سے اون کے کامون کی کچھ پرسش نہوگی پھر کیون تم اون پر افترا کرتے ہو اور اس غلط نسبت اور بیجا تعلق سے اپنا فخر ظاہر کرتے ہو **ترغیب** عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جاے اور وہ چھپاے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اوس کے منہ پر چڑہائی جائیگی اور ابن عباس سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا علم مین ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو بیشک علم مین خیانت کرنا مال مین خیانت کرنے سے زیادہ گناہ ہو اور بیشک اللہ تعالی تمسے باز پرس کریگا

ف یہان دو شبہے ہین **شبہ اول** ایک کی کمائی دوسرے کو نملیگی سا حدیث مین وارد ہوا کہ باپ کو نیک لڑکے کی دعا کا ثواب ہمیشہ ملا کرتا ہی **جواب** حدیث مین وارد ہوا ہی کہ لڑکے تمہاری کسب سے ہین پس ولد نیک بھی گویا باپ کی کمائی ہی اور یہ ثواب ایسا نہین کہ لڑکے کی نیکی کم ہو کر باپ کو ملی بلکہ باپ کو اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے عنایت فرماتا ہی **شبہ دوم** آیت سے اون کے گناہ ہونگی باز پرس نہوگی حالانکہ حدیث مین وارد ہوا اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم سب چرواہی ہو اور تم سب اپنی گلی ہی متعلقین کے حال سے پوچھے جاؤ گے حضور اقدس تمام عالم کے لیے اور داعی ہین **جواب** اس حدیث کا منشا یہ ہی کہ سردار رعایا کی نگرانی اور اونکی ہدایت مین سستی کرے تو اوس سے پرسش ہوگی اور حضور سے تغافل کیسا خود ارشاد ہوا آپ زیادہ فکر کرین آپ کو صرف خوشخبری سنادین پھر وہ جانین اور اونکا کام

پارہ سیقول ۲

ذکر تحویل قبلہ عزیزی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں اسطرح نماز پڑہتے تہے کہ بیت المقدس
بہی سامنے رہتے اور کعبہ بہی پہر جب مدینے میں آئے تو بروایت بخاری سولہ یا سترہ مہینے تک
بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے مگر آپکے دل میں کعبۂ ابراہیمی کی محبت بہری تہی معالم مسجد بنی سلمہ
میں ظہر کی دو رکعت آپ پڑہ چکے تہے کہ جبرئیل آئے اور خوشخبری سنائی کہ آپ کعبے کی طرف منہ کرین
اوسیطرح آپ پہر گئے وہ مسجد ذو قبلتین مشہور ہوی بخاری میں ہے کہ پہلی نماز آپ نے جو کعبے
کی طرف پڑہی وہ عصر کی نماز تہی اور ایک نمازی آپ کے مقتدیون سے کسی مسجد کی طرف گذرا
کچہ لوگ نماز پڑہتے ہوسے نظر آئے یہ خبر سنائی سب کے سب کعبے کی طرف پہر گئے - اور بخاری میں
یہ بہی ہے کہ مسجد قبا میں بوقت نماز صبح خبر پہونچی - ممکن ہے کہ کہا جاے ظہر میں حکم آیا اور ابتدا سے
جو رو بکعبہ نماز ہوی وہ عصر کی تہی اور خبرین مختلف وقتون میں لوگون کو ملتی گئین الحاصل تحویل
قبلہ پر یہود بہت کچہ جلے اور کفار نے طعنہ زنی کی کہ آپ کا کچہ ٹہیک نہین نماز جو جوہر عبادت
ہے وہ کبہی ادہر ہوتی ہے کبہی اودہر اور مشرکین کہتے تہے کہ اب آپ کو اپنی غلطیان معلوم ہونے
لگین پہلے یہود کی دیکہا دیکہی بیت المقدس کی طرف منہ کیا اب اوس خطا سے روگردانی کی
اسیطرح ایک دن اپنا دین آبائی (یعنے بت پرستی جسے وہ زعم باطل میں دین ابراہیمی سمجہتے تہے)
قبول کرین گے حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کی طرف سے جواب دندان شکن نازل فرمایا

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ
اب کہینگے بیوقوف آدمی کسنے پہیرا اونہیں اپنے قبلے سے کہ جس پر تہے اوسپر کہ واسطے اللہ کے ہے پورب

وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
اور پچہم چلاتا ہے جسے چاہے سیدہی راہ کی طرف

اب بیوقوف آدمی کہین گے کس چیز نے مسلمانون کو بیت المقدس سے پہیر دیا جسکی طرف نماز پڑہا کرتے تہے
آپ کہدیجیے پورب پچہم یعنی تمام اطراف اور اشیا اللہ ہی کے ہین جسے چاہے راہ راست دکہاسے
یعنی یہ احکام تعبدی ہین کسی جانب طرف وغیرہ کی خصوصیت نہین رکہتے بلکہ ہدایت اللہ کی اختیار ہے
اور جس جانب منہ کرنیکا حکم دے وہی حق ہے ابن کثیر سفہا مشرک ہین یا علمای یہود معلوم
ہوا کہ جو کوئی احکام الہی میں قیل وقال کرے وہ سفیہ واحمق ہے نماز مین منہ کرنے سے
یہ لازم نہین آیا کہ بیت المقدس یا کعبے میں کوئی ذاتی استحقاق تعظیم کا ہے بلکہ یہ امر تعبدی ہے تاکہ

ف ابتدا یعنی پہلے نماز ابتدا بیت المقدس کی طرف تہی اور آپ کی آرزو تہی کہ کعبے کی طرف ... عصر کی نماز دو رکعت ... ۱۲

بندی آزاد اور خود مختار رہین بادشاہ اگر کسی مکان یا وقت کو خدمت اور حاضری کے لیئے
خاص کردے تو وہ اطاعت سلطانی ہی نہ اعزاز مکانی ہے تعیین جانب قبلہ مین ایک تو آزادی
نہین رہتی دوسرے مادۂ اتفاق باہمی پیدا ہوتا ہی تیسری اللہ کا رنگ یعنی یکرو ہو جانا خوب
کھلتا ہی جیسے تصور حضور حق کے لیے یہ بھی عمدہ زینہ ہی علاوہ اسکے فوائد بیشمار ہین جنکی تفصیل
علوم معارف مین ہی پھر جب یہود جل جل کر مسلمانونکو پراکھتے اور طعن کرتے تھے کہ بیت المقدس
تمام انبیا کا زیارت گاہ اور نہایت مقدس مقام ہی اور کعبے سے افضل و بہتر ہی مگر انہی جہل و تعصب
اور خواہش نفس سے اعلی کو چھوڑ کر ادنی اختیار کیا اور مشرکین کو بھی موقع گفتگو ملا ارشاد ہوا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

اور ایسے ہی بنایا ہمنے تمہین گروہ متوسط تاکہ ہو جاؤ گواہ آدمیونپر اور ہو پیغمبر تمپر گواہ

جسطرح تمہین ہدایت کی یا جسطرح تمہارا قبلہ قبلہ یہود سے بہتر ہوا ایسے ہی تمکو بھی امت وسط بنایا
تاکہ تم تمام آدمیونپر گواہ ہوجاؤ اور رسول تمپر گواہ ہو۔ وسط درمیان کی چیز اور بہتر اور عادل یعنی
جب تم بہتر اور منصف ہو تو اتباع نفس و ترک اولی اور حد سے تجاوز کیونکر ہو سکتا ہی اور یہ
توسط اسلیے عطا ہوا ہی کہ صلاحیت شہادت کی پیدا ہو جاتا کہ قیامت مین سب سے پہلے حکم ہوگا
کہ لوح حاضر کیا جاسے وہ کانپتا تھرتھراتا حاضر ہوگا ارشاد ہوگا ہمارے احکام کیا کئے عرض
کریگا اسرافیل کو بتا دیے پھر اسرافیل کی طلبی ہوگی وہ بھی ترسان و لرزان حاضر ہو کر لوح کی تصدیق
کرینگے اور عرض کرینگے تیرے غلام نے تیرے احکام جبریل کو سنا دیے حضرت احکم الحاکمین سے
لوح کی رہائی اور جبریل کی حاضری کا حکم ہوگا جبریل باین قوت و امانت و منصب جلیل روتی کانپتی
حضور مین آئینگی اور اسرافیل کی تصدیق کر کے التماس کرینگے بندہ نے حرف حرف پیغمبرونکو پہنچایا
جبریل امین بعد اقبال انبیا علیہم السلام بری ہونگے اب پیغمبرونکی امت مین بعض تصدیق کرینگے
بعض تکذیب کہ ہم تیرے احکام سنتے اور نہ مانتے پیغمبرون سے گواہ طلب کیے جائینگے تب یہ امت
پیش ہوگی اور گواہی دیگی کہ بیشک پیغمبرون نے تمام احکام سنائی اور نہایت جدوسعی سے سمجھایا
کفار کہینگے کہ یہ اوس وقت کہان تھے جو شہادت دیو رہی ہین ہمارے حضور اپنی امت کے
گواہ یعنی مزکی اور معدل ہونگے اور انبیا بری اور کفار ماخوذ ہو جائینگے درمنثور ابوالاسود
نے آنحضرت سے روایت کی کہ جس مسلمان کے لئے چار یا تین یا دو مسلمان کہین کہ اچھا آدمی ہی
اللہ اوسے جنت مین داخل کرتا ہی اور انس نے روایت کی کہ ایک جنازہ نکلا جسکی لوگون نے

تعریف کی آپنے فرمایا وَجَبَتْ پہر دوسرا جنازہ نکلا اوسے لوگون نے برا کہا آپ نے فرمایا وَجَبَتْ
حضرت عمر نے پوچہا فرمایا پہلی کے لیئے جنت واجب ہوئی اور دوسری پر دوزخ تم اللہ کے گواہ
ہو زمین مین ف کلمۂ وسطا سے اشارہ ہی کہ اس اُمت کی خیریت میانہ روی مین ہی جیسا کہ ارشاد ہوا
خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا بہتر کام درمیان کا ہی اور کلمۂ شہداء سے تنبیہ ہی کہ تمکو بداخلاقی دروغ بیانی
کہ و تعنی فسق و فجور سے بچنا چاہیے ورنہ شہادت کے قابل نہ ہوگے اور یہ آیت کمال درجے کے
فضائل اس اُمت کو ثابت کر رہی ہی احمدی کہا شیخ ابو المنصور نے کہ اجماع کا حجت ہونا اس آیت سے ثابت ہی

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ
اور نہین بنایا ہمنے قبلہ اوسے کہ تو تہا اوسپر مگر اسلیئے جانین ہم اوسے کہ پیروی کرتا ہی رسول کی اوس شخص سے کہ پہرتا ہی اپنی ایڑیونپر اور اگرچہ

كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ
تہا (یہ) گران مگر اونپر (گران نہتا) جنہین ہدایت کی اللہ نے

اور جدہر آپ نماز پڑہتے تہے اوسے ہمنے قبلہ اسلیئے بنایا کہ جانچین کون رسول کا ساتہ دیتا ہی
اور کون دین سے پہر جاتا ہی اور یہ امر اگرچہ بہت گران تہا اسلیئے کہ اپنا آبائی کعبہ یا وہ قبلہ جسکے عادی
ہوگئے تہے چھوڑنا گران گذرتا ہی مگر اونپر جنہین اللہ نے راہ راست کی توفیق دی کچہ دشوار نہین وہ
جانتے ہین کہ اللہ اور اللہ کا رسول جو فرمائیگا وہی حق اور مصلحت ہی یا یہ مطلب ہی کہ بیت المقدس کو
اسلیئے قبلہ بنا دیا تہا کہ مسلمانون کا امتحان ہو اپنا آبائی قبلہ یعنی کعبہ چھوڑ کر رسول کے حکم سے
بیت المقدس کو قبلہ بناتے ہین یا نہ یا یہ کہ دوبارہ کعبے کو قبلہ اسلیئے بنایا کہ مسلمانون کی
جانچ ہو چنانچہ کئی ضعیف الایمان یہود کے دم مین آگئے اور مرتد ہوگئے ف اسی بنا پر عقائد
مین قرار پایا ہی کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیے کیونکہ اس سنگین امتحان مین تو پورے نکلے۔
سعادتمند کو اتباع احکام مین سہولت اور بدنصیبون کو مصیبت رہتی ہی۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝
اور نہین ہی اللہ کہ ضائع کرے ایمان تمہارا بیشک اللہ آدمیونپر مہربان رحیم ہی

اور اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنیوالا نہین ہی وہ تو آدمیون پر مہربان اور رحیم ہی معالم ایمان سے
مراد نماز ہی مفسرین نے فرمایا کہ یہود مسلمانون سے کہتے کہ اگر وہ قبلہ غلط تہا تو جو نمازین تمنے پڑہین
اونکا انجام کیا ہوگا اور بعض مومنین کو بہی یہ وہم ہوا کہ جو مسلمان انتقال کرگئے اور کعبہ کی طرف نماز کا
حکم نہین سنا تو اونکی نمازونکا کیا حال ہی ارشاد ہوا ہم تمہارے ایمان اور نمازون کو ضائع نہین کرینگے
اسلیئے کہ اوس وقت تک وہی منظور و مامور تہا ف یہ آیتین مقدم و موخر ہین معالم جب حضور نے

ع مفعول اول الثانی جیبحل ایراد بفعول ثانی نابحہ جیبحل الیہ براد
ع بیکا آپ جیکم ... سے سکی طرف متوجہ ہے بتایا ... رہی رسلطر ... ہی
ع لفظ آن خفیفہ ... نہ ہین آن یہ ہے ... سری کی یہ وا اللہ ... جنہیا ... اللہ کو بہی علم نہین ... کفر اور بعض فقہاء ... بلا استمام ... جاری ہین کہ امتحان ... اور بجا ... کیا ہے
ع اور رسول سے مراد ... ع اللام ... ای بنی ... نماز کی قبیل ... اگر چہ گران ہی مگر ... جنہین ... اللہ نے ...

مدینے مین بیت المقدس کی طرف منہ کیا بار بار قبلۂ ابراہیمی کو یاد فرماتے (اور کیون نہ یاد کرتے
۱ابنای خلیل و اول بیت ۲ آپ اتباع مذہب ابراہیم کے مامور ۳ بوجہ کمال شرف اوسکی طرف
توجہ مین جو قربت ولذت حضور تہی اور جانب کہان) چنانچہ ایکدن آپ نے جبریل سے اپنا شوق
بیان کیا تاکہ وہ جناب باری مین سفارش کرین جبریل نے کہا مین آپکی طرح ایک بندۂ بارگاہ ہون وَانْتَ
كَرِيْمٌ عَلٰى رَبِّكَ اور آپ اللہ کے محبوب۔ آپ سے استرضا کے وعدے۔ تمام خلق سے اکرم واشرف
آپ دعا فرمائین یہ کہکر جبریل آسمان پر گئے ادہر بار بار آسمان کی طرف منتظر ہین اوسے تکنے لگین کہ
اب نزول اجابت ہو اب جبریل خوشخبری سنائین کہ عین نماز مین نازل ہوا

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

تحقیق دیکہ لیا ہمنے پہیرنا منہ کا تیرا طرف آسمان کے پس ضرور پہیر دینگے ہم تجہے اوس قبلے کو کہ پسند کیا تو اوسے پس پہیر لے منہ اپنا طرف مسجد حرام کے

ہمنے دیکہ لیا بار بار آسمان کی طرف تیرا منہ پہیرنا البتہ ہم تجہے پہیر دینگے اوسی قبلے کی طرف جس سے
تو خوش ہو (یعنی یہ امر آپہی کی رضا پر محول کیا جو آپ پسند کرین ہم بہی اوسی پر راضی ہین اور آپ
اسیوقت سے) منہ پہیر لین مسجد حرام کی طرف (اور زیادہ وسعت دیجاتی ہی کہ کعبے کا حضور بہی شرط
نہین بلکہ) جہان کہین ہو منہ اوسکی طرف کر لیا کرو (اور یہود و نصاری گو کچہ باتین بنائین عداوت و
شرارت سے جان بوجہ کر جہٹلائین مگر) وہ ضرور جانتے ہین کہ یہ حکم یا یہ قبلہ یا یہ تحویل حق ہی اون کے
رب کی طرف سے آپکی دلکی گڑہی بات نہین اور اللہ بہی اون کے ان بیجا کامون سے غافل نہین ہے
ف ۱ بوقت اضطرار و دعا آسمان کی طرف منہ کرنا موجب قبول ہی اسلیے کہ علوی نسبت اور فیضان
نورانیت ومصاحبت ملائکہ سے تصفیۂ قلب وکمال یقین مین مدد ملتی ہی اور خود بہی اپنی تجلیات خاصہ
کو آسمان کی طرف منسوب فرمایا ہی ۲ اور کلمہ نرٰی یعنے ہمنے دیکہ لیا اور فَلَنُوَلِّيَنَّكَ جسمین دو تاکیدین ہین
بغرض کمال تسکین و رفع اضطرار محبوب فرمایا کہ آپ کیون مضطر ہین ہم ضرور ایسا کرینگے پہر معاً حکم
سنایا تاکہ بشارت سے تلذذ اور حکم سے رضا حاصل ہو ۳ یہ نفرمایا کہ کعبے کی طرف منہ کر لیجیے بلکہ
یون فرمایا جس قبلے کو آپ پسند کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ ہم یہ حکم حاکمانہ طور پر نہین کرتے بلکہ آپ کی
خوشنودی منظور ہے اور یہ کمال درجہ فنا وقبولیت ہی کہ مولی طالب رضای عبد ہو جاسے ایلو فرمایا

[illegible]

کہ جسنے رسول کی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی ہے اسلیے کہ جانب کعبہ مختار و محبوب پیغمبر ہوا اہل قبلہ سے الزام کفار و علماء الیا کیا تا زمین کعبے کی طرف منہ کرنے والا باتفاق مسلمان قرار پایا **مسائل** لفظ شطر المسجد الحرام سے نکل آیا کہ کعبے کی طرف سینہ کرنا فرض ہے اور منہ کرنا سنت اس لیے کہ جب سینہ پھر سے صرف گردن پھیرنے سے منہ بالکل نہیں پھرتا۔ من حیث سے معلوم ہوا کہ تمام زمین ہمارے لیے جا نماز ہے کسی مسجد کا ہونا شرط نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے جعلت لی الارض مسجدًا تمام زمین ہمارے لیے جا نماز ہے کوئی شخص کعبے کی چھت پر نماز پڑھے تو استقبال ثابت اور نماز جائز اور رو بقبلہ ادب بوجہ بے ادبی گنہگار ہوگا کہ مسافر و مقیم مکے میں حاضر اور غائب کے لیے استقبال کا حکم ایک ہے مختلف نہیں ہوتا۔ خارج نماز میں قبلہ رو ہونا بھی مستحب ہے اسلیے کہ مشابہت ہے محبوب جانب مطلوب کے مگر فرض نہیں اسلیے کہ استقبال نماز ہی میں مشروط ہے

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ

اور جہاں ہو تم پس پھیرو منہ اپنے طرف اوسکے اور وہ لوگ کہ دی گئی کتاب بیشک جانتے ہیں کہ وہ حق ہے

اور جہاں کہیں ہو تم پھیرو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور بیشک اہل کتاب جانتے ہیں (کہ یہ حکم اور استقبال)

مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

اونکے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ غافل جو وہ کرتے ہیں

حق ہے اون کے رب کی طرف سے اور اللہ اون کے کاموں سے بیخبر نہیں ہے۔ اسلیے کہ اہل کتاب جانتے تھے کہ حضرت ابراہیم کا قبلہ کعبہ تھا اور آپ دین ابراہیم پر ہیں پھر انکار کیوں کرتے ہیں **ف** تکرار اسلیے فرمائی کہ حکم قبلے میں کوئی شبہ اور احتمال نسخ باقی نہ رہے **ربط** کفار کے بیہودہ اعتراضوں کی دندان شکن جواب دیکر بغرض اطمینان مومنین ارشاد فرماتا ہے

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ

اور اگر دے تو اونکو جو دی گئی کتاب ہر قسم کی نشانی نہ پیروی کرینگے قبلے کی تیرے اور نہ تو ماننے والا ہے

قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا

اونکے قبلے کو اور نہ بعض اونکے ماننے والے ہیں قبلہ کو دوسرے کے اور اگر پیروی کرے تو اونکی خواہشوں کے بعد اسکے کہ

اگر آپ اہل کتاب کے پاس ہر قسم کی دلیلیں اور معجزے بھی لائیں مگر وہ آپ کے قبلے کی اتباع نکرینگے اور

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

آگیا تیرے پاس علم بیشک تو اسوقت ظالموں سے ہے

راہ راست پر نہ آئینگے اور تو بھی اون کی راہ پر آنے والا اون کے قبلے کی طرف منہ کرنیوالا نہیں ہے (اور یہ ایک قاعدہ ہے) کہ ایک دوسرے کے طریق کو اختیار نہیں کرتا نہ یہود نصاریٰ کا قبلہ اختیار کرینگے نہ نصاریٰ یہود کا۔ اور اگر کبھی (خدانخواستہ) تو نے اونکی خواہش کی پیروی کی علم آنے اور ہمارے

سمجھانے کے بعد کر لی بیشک تو ظالم اور حد سے بڑھ جانے والا ہو جائیگا ۔ گو یہ خطاب حضور کیطرف ہی
مگر مومنین مراد ہین اور اس سے کمال تاکید و تخویف سمجھی جاتی ہی کہ جب نبی معصوم اسطرح ڈرائے جائین
تو ما و شما کس حساب مین ہین ۔ قبلے کی تخصیص دلالت کر رہی ہی کہ انکار قبلہ کفر ہے

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ
وہ لوگ کہ دی ہمنے اونہین کتاب پہچانتے ہین اوسے جیسے پہچانتے ہین بیٹونکو اپنے اور بیشک ایک گروہ اونسے چھپاتا ہے

الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ ع
حق کو اور وہ جانتے ہین حق تیرے رب کی طرف سے ہی پس نہ ہو جا شک کرنیوالون سے

جنہین ہمنے کتاب عطا کی اس حکم کو یا آپکی نبوت کو اسطرح پہچانتے ہین جیسے اپنے بیٹون کو ۔ اور بیشک
ایک گروہ اونمین کا چھپاتا ہی حق بات کو جان بوجھ کر اور حق تو تیرے رب کی طرف سے ہی پس تو شک
کرنیوالا نہ بن **معالم** حضرت عمر نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی عبد اللہ نے کہا
بیشک ہم نے حضور انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور اپنے بیٹون مین تو ہمین عورتون کی غلط بیانی کا
احتمال بھی ہو سکتا ہی اور آپکی نبوت اللہ اور اللہ کے پیغمبرون کی تصدیق سے ثابت ہی حضرت عمر
نے فرمایا اللہ نے عبد اللہ بن سلام کو توفیق عطا فرمائی **ف** ۔ ضمیر ہُم گو مذکر یعنی مردون کے لیے ہی
مگر مرد اور عورتین سب مراد ہین جیسا حکم نماز و زکوۃ وغیرہ مین مردون کے ساتھ عورتین مذکور ہوتی ہین
پس عورتون کا پہچاننا اپنے بیٹون کی نسبت بالکل یقینی ہی ۔ باپ کی شناخت بھی نسبت بیٹی کے دوسرے
اشیاء سے زیادہ یقینی ہوتی ہی ۔ بیٹا بوجہ کمال محبت کے کبھی فراموش نہین ہوتا اور تصدیق پیغمبر بھی کسی وقت فراموش نہین کیجاتی

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا
اور ہر شخص کو ایک جانب ہے وہ منہ کرنیوالا ہی اوسکی طرف پس سبقت کرو تم نیکیو نمین جہان کہین ہو تم

يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
لائیگا تمکو اللہ سب کے سب بیشک اللہ ہر شی پر قدرت رکھنے والا ہے

اور ہر ایک کے لیے ایک جانب ہی کہ اوسکی طرف منہ کرتا ہی پس تمہارے گروہ محمدی نیک اعمال کیطرف پیش قدمی
کرو اور تم جہان ہو مقام محبوب یا مغضوب مین اللہ تم سب کو (میدان حشر مین) جمع کریگا بیشک اللہ
ہر شے پر قدرت رکھتا ہی **مظہری** کہا اخفش نے ہُو سے مراد (اللہ) یعنی اللہ ہی پھیرنے والا ہے

حاصل ہر امت کے لیئے ایک قبلہ اللہ نے معین کر دیا یہود کے لیے بیت المقدس کا ایک جانب اور نصاریٰ کے واسطے دوسرا جانب اور مسلمانون کے لیے کعبہ اور یہ سب احکام اللہ ہی کی طرف سے تہے اسمین کسیکو دخل نہین جب جیسا چاہا حکم دیا آپ خیرات یعنی نیک باتونکی طرف پیشقدمی کرین اور اللہ تعالیٰ نیک بد دونوکو میدان حشر مین جمع کریگا نہ کوئی اوس سے بہاگ سکتا ہی نہ بچ سکتا ہی خیرات لیئے امور رضاے الٰہی موافق شرع

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ

اور جہان سے نکلے تو پس پہیر منہ اپنا طرف مسجد حرام کے اور بیشک وہ حق ہے

مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

تیرے رب کی طرف سے اور نہیں اللہ بی خبر اوس سے کہ تم کرتے ہو اور جہان سے نکلے تو پس پہیر

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ

منہ اپنا طرف مسجد حرام کے اور جہان کہین ہو تم پس پہیرو اپنے منہ طرف اوسکے

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ڎ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ فَلَا

تاکہ نہ ہو آدمیون کو تمپر حجت مگر وہ جو ظالم ہوے اونہین سے تو نہ

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ

ڈرو تم اونسے اور ڈرو مجہسے اور تاکہ پوری کر دون نعمتین اپنی تمپر اور تاکہ تم راہ پا جاؤ

اور تو جہان سے نکلے اور جہان ہو مسجد حرام کی طرف منہ کرلے اور یہ منہ کرنا اللہ کی طرف سے حق ہے اور یہ اسلیے ہی تاکہ آدمیون کو آپ پر حجت اور اعتراض کا موقع نرہے مگر ظالم دائرۂ انصاف سے بڑہ جانے والے سخن پرست متعصب اگرچہ بکین تو آپ اون سے خوف نکیجیے اور مجہسے ڈریے تاکہ اس اطاعت اور ڈر اور کعبے کی طرف منہ کرنے سے ہم اپنی نعمتین آپ پر کامل کر دین اور آپ ان اچھے کامون کی برکت سے راہ راست پا جائین **لطیفہ** یہ اسرار کہ حکم استقبال قبلہ چہ مرتبہ کیون ہوا خدا جانے ظاہرا یہ ارشاد بغرض تشفی و استرضای نبی محبوب تہا اسلیے کہ جب آپنے بیت المقدس کی طرف منہ کیا یہود کہنے لگے کہ مسلمانون کا کوئی قبلہ نہین ہمارے قبلے کی اتباع کرتے ہین مشرکین کہتے تہے دعوی یہ کہ ہم ابراہیم کے دین پر ہین اور اون کے قبلے سے روگردانی۔ ان بیہودہ باتون سے آپ کو ملال اور ہمیشہ قبلۂ ابراہیم کا خیال تہا حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ کے خوش کرنے کو پہلے فرمایا آپ جدہر خوش ہون ہم بہی اوسی جانب کا حکم دینگے پہر اس خیال سے کہ آپکو کعبہ شریف کا نہایت شوق ہی بار بار فرمایا کہ اوسی طرف منہ کیجیے

تاکہ کمال رضا و اطمینان حاصل ہو اور جائز ہی کہ ہر حکم سے ایک فائدۂ خاص کی طرف اشارہ ہو مثلاً
۱ حکم وجوب قبلہ ۲ تعمیم احوال یعنی سفر مین ہو یا حضر مین ۳ تعمیم مکان یعنے نزدیک ہو یا دور
حاضر ہو یا غائب ۴ تعلیم ادب یعنی بہتر تو یہ ہی کہ قبلہ رو رہا کرو ۵ توجہ قلبی یعنی ہر حال مین
اوسیطرف دل لگا رہی جبکہ ہر تمہارے پروردگار کی توجہ خاص ہی ۶ رفع احتمال نسخ یعنی ملے
حبیب آپ خوش رہین اور یہ وہم بھی نکرین کہ یہ حکم کبھی منسوخ ہوگا۔ اسی تاکید و اہتمام کی نظر
سے اہل قبلہ مومن اور منحرف کافر قرار پا گئے سمجھتے یعنے یہود و نصارا نہ کہہ سکین کہ اپنے اس
متبرک گہر کو جو قبلۂ انبیای بنی اسرائیل تہا چہوڑ دیا یا یہ نکہین کہ کتب آسمانی و اخبار انبیا سے تو یہ
ثابت تہا کہ پیغمبر آخر الزمان کا قبلہ کعبہ ہوگا اور یہ بیت المقدس کی طرف منہ کرتے ہین ظلموا سے
مشرک یا متعصب بے انصاف دشمن سخن پرست مراد ہین یعنی وہ اگر کچہ کہین تو کہا کرین اونکا اعتبار نہین
اسلیے کہ قریش کہنے لگے کہ جسطرح آپ کو مسئلہ قبلہ مین اپنی غلطی ظاہر ہوئی اور ہمارے مذہب کو
حق سمجھے ایسے ہی تمام امور مین ہماری مخالفت چہوڑنا پڑیگی۔ اور یہود متعصب تو جل کر کباب ہی
ہوگئے ارشاد ہوا آپ انکی مطاعن اور دشمنی سے نڈرین اور ہم سے ڈرین ہمارے خلاف نکرین
ہم اپنی نعمتین اپنی برکتین آپ کو کامل طور پر عطا فرمائینگے معالم کہا حضرت علی نے کہ تمام نعمت
یہ ہی کہ خاتمہ بخیر ہو کہا بعض نے تمام نعمت استقبال کعبہ ہے اسلیے کہ نماز افضل العبادات اور کعبہ
محل نزول رحمت و تجلیات ان دونونکا ملجانا عبادت کی تکمیل ہو اور تکمیل عبادت سے ثواب کامل
ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ تمہین راہ راست ملجائیگی بہیت خلیل واسطہ قرب رب جلیل ہرف چند امر ثابت
ہوے ۱ آنحضرت کی کمال محبوبیت اور پروردگار عالم کی طرف سے رضا طلبی ۲ مکہ معظمہ کے فضائل
۳ یہ کہ اللہ کی مخالفت مین دوسرون کی اطاعت و خوشنودی یا خوف نچاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا
لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانبرداری مین جائز نہین

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ
جسطرح بہیجا ہمنے تم مین پیغمبر تم مین سے پڑہتا ہو تمپر آیتین ہماری اور
يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝
پاک کرتا ہو تمہین اور سکہاتا ہی کتاب اور حکمت اور سکہاتا ہو تمکو وہ کہ نہ تہے تم جانتے

جسطرح ہمنے تمپر یہ احسان کیا کہ تمہاری ہی جنس سے تمہین ایک عالیقدر پیغمبر بہیجا اگر فرشتہ یا
جن یا اور کسی جنس سے پیغمبر ہوتا تو ۱ تمہین غیر جنس کی اطاعت کرنا پڑتی ۲ یہ خیال ہوتا کہ وہ

غیر جنس ہمارا دکھ درد کیا جائے اور جب پیغمبر آدمی ہی تو جو حال تمہارا وہ اونکا پوری ہمدردی کر
احکام معین کیے جائینگے اور ہمیشہ تمہاری حاجتون اور ضعف پر نظر کرکے تمہاری سفارش
کرتا رہیگا ۲ ہمارا قرآن تمہین سناتا ہی ۳ تمہین شرک وکفر وجہل واخلاق بد سے پاک وصاف
کرتا ہی ۴ قرآن اور سنت یا کلیات عقلی ونقلی اور قواعد مستحکم سکھاتا ہی ۵ اور وہ اسرار ربانی اور
علوم آسمانی تعلیم کرتا ہی جو تم کسی طرح جان ہی نہ سکتے تھے **ف** ۱ رسول سے باتفاق محمد رسول اللہ
مراد ہین اسلیے کہ رسول علیہ السلام عالیقدر اور اکیلے رسول ہمارے حضور ہی ہین نہ آپ کی قوم مین کبھی کوئی
پیغمبر ہوا اور نہ اب قیامت تک ہوسکیگا ۲ تیلوا سے تعلیم ظاہر کی طرف اشارہ ہی ویعلمکم سے تعلیم
فقہ وملکہ راسخہ مراد ہی جو رگ وریشے مین درآئے کتاب سے قرآن یا وہ امور جو تلاوت اور لفظ
سے تعلق رکھتے ہین جنہین لکھنے پڑہنے کو دخل ہی اور حکمت سے خواہ وہ احکام وتعلیم مراد ہی جو
زبان مبارک سے ارشاد ہوتی جنہین حدیث کہتے ہین یا وہ قواعد مستحکم جو ہر وقت اور ہر حال مین کام
آئین نہ منسوخ ہون نہ بیکار یا فقہ وفہم معانی واصول اجتہاد مراد ہین جس سے اس دین کو
ہر نئے حادثے اور اعتراض مین دوسرے علوم کی طرف پروا نہین یا اسرار توحید وتصوف ومعرفت
مراد ہے۔ اور تزکیہ بظاہر عقائد باطلہ سے بچانا امور حقہ کا سکھانا ہی مگر حقیقت مین وہ نسبت
خاص اور فیضان باطن ہی جسکی ادنی توجہ سے آپ کے دیکھنے والے سراپا نور ہوگئے اور ما لم تکونوا
تعلمون سے عقائد حقہ اور ایمان بالغیب یا وہ مسائل جو اہل کتاب نے چھپا دیے تھے اور نقص رفتہ
کتابون اور دلون سے محو ہوگئے تھے مراد ہین یا وہ علم جسنے تمام معلومات کو مٹا دیا عقل کو عاجز فہم کو
قاصر نادانی کو دانائی بے خودی کو وجود فنا کو مقصود بنایا حضرت موسی کی تمنا اور مصاحبت خضر علیہ السلام
مجاہدے اور مصائب سفر سے بھی اوسکے دقائق حل نہوے بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی
کہ مین نے حضور اقدس سے دو علم سیکھے ایک تم مین ظاہر کرتا ہون دوسرا اگر بیان کرون تو حلق کٹ جائے
؎ گراز ان علم ہمیں دم زنم ✤ این جہان وآن جہان برہم زنم ✤ بار بار نسبت تعلیم بجانب نبی کریم
دلالت کرتی ہی کہ آپکی تعلیم کامل اور آپ کی سب شاگرد کامیاب تھی اور قیامت تک
فیضان حضور جاری رہیگا ؎ ہنوز آن ابر رحمت درفشان است ✤ می ومیخانہ با مہر ونشان است ✤
کیسے کیسے مجتہدین ہمہ دان اور صوفیان ہمہ بین ہوتے آئے صفائی قلب تحسین اخلاق تحقیق
حق تخریج مسائل مین کیا کیا کمال دکھائے۔ نظر کردگان حضور نے جبرئیل واسرافیل کی
پاک انہی آنکھون سے دکھلادی اور تعلیم یافتگان خاص سے پیغمبرون کے کام ظہور مین آئے

تم ہمین یاد کرو ہم تمہین | فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ | یاد کرین یعنی جسطرح ہمنے
تمپر وہ احسانات کیے | پس یاد کرو مجھے یاد کرونگا مین تمکو اور شکر کرو میرا اور نہ ناشکری کرو | تم بھی ہمارا ذکر کیا کرو

اور یہ نسمجھو کہ یہ خدمت اوس عنایت کا معاوضہ ہو بلکہ ہم تمہین محبوب بنا لینگے اور تمہارا ذکر فرمائینگے اور ہمارا شکر کرو ناشکری نکرو ذکر یاد کرنا زبان سے ہو یا دل سے یا تصور سے یا اطاعت سے جیسا کہ درمنثور مین روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ جسنے اللہ کی اطاعت کی اللہ کا ذکر کرچکا **بخاری** ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ اگر میرا بندہ مجھے دل مین یاد کرتا ہی مین بھی اوسے تنہائی مین یاد کرتا ہون اور اگر وہ مجھے مجمع مین یاد کرتا ہی مین اوسے اوس مجمع مین جو اوس سے بہتر ہی یاد کرتا ہون (یعنی ملائکہ) **ترغیب** معاذ بن جبل نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کون عمل افضل ہی ارشاد ہوا اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مرتے دم تیری زبان اللہ کے نام پاک سے تر ہو **درمنثور** ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ کا ذکر کرتا ہی وہ مثل زندہ کے ہی اور جو ذکر نہین کرتا وہ مردہ ہی معاذ بن جبل نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جنت والون کو کوئی افسوس نہوگا مگر جو وقت اونکا دنیا مین ذکر سے خالی گزرا ہی اوسپر حسرت کرینگے ابو سعید سے مروی ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ذکر کرنے والون کو چار چیزین عطا ہوتی ہین ۱ اونپر سکینہ و اطمینان نازل ہوتا ہی ۲ رحمت الٰہی اونہین ڈھانک لیتی ہی ۳ فرشتے اونہین گھیرے رہتے ہین ۴ اللہ اوسکا ذکر اوس مجمع مین کرتا ہی جو اوس سے بہتر ہی **عزیزی** جابر بن عبد اللہ سے مروی ہی کہ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی اور افضل شکر الحمد للہ **ابن کثیر** مکحول نے ابن عمر سے روایت کی کہ اگر اللہ کا ذکر زانی اور شرابی وغیرہ کرین آپ نے فرمایا اللہ اونکا ذکر بکلمہ لعنت کرتا ہی یہانتک کہ وہ سکوت کرین اور شکر یہ ہی کہ اللہ کی دی نعمتونکو ضائع نکرے جسطرح فرمایا ہی عمل کرے مثلاً مال۔ اعضا۔ علم عقل وغیرہ اوسکی رضا کے تابع رکھے **درمنثور** کہا مخلد نے شکر گناہ کا چھوڑ دینا ہی۔ حضرت جنید نے کہا کہ ایک دن مجھسے سری سقطی نے پوچھا شکر کیا ہی مینے کہا اللہ کی دی ہوئی نعمتون سے گناہ پر مدد نہ لینا **ف** یہ آیت آنحضرتؐ کے فضائل اور حالات اور معجزات کے بیان اور آپکی اتباع و محبت پر دلالت کرتی ہی اسلیے کہ دی ہوئی نعمتونکا خوبی سے ذکر کرنا اور اونہین غنیمت جاننا اسے کو ذکر و شکر کہتے ہین ابن کثیر نے حضرت عباس سے نقل کی کہ آپ نے فرمایا کہ آیت مین نعمت سے مراد

وجود باجود نبی محمود ہی اور شکر آپ کی تصدیق - پس آپ کی نبوت اور اتباع کو سعادت اور غنیمت
سمجھنا آپ سے محبت نہ کہنا آپ کے ذکر سے خاموشی دلیل محرومی و شقاوت و کفر ہے ؎
زبان نابود و در دہان جاے گیر ؛ ثنائے محمدؐ بود دلپذیر ؛ تمہید جب مومنین غیر کی استعانت اور
مخلوق کے خوف سے منع کیے گئے اور اونکی کمال خداپرستی ذاتی نہین ظاہری تدبیر ونسے بے پروا کر دیا ارشاد ہوا

یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝

اے ایمان والو مدد مانگو بوسیلہ صبر اور نماز کے بیشک اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالون کے

اے ایمان والو اللہ سے مدد مانگو صبر کرکے نماز پڑھ کے اور اللہ صابرین کے ساتھ ہی یعنے محافظ و
مددگار انیس و غمخوار ہی ؁ حکم استعانت عام ہی یعنی ہر حال اور ہر کام مین اور یہ استعانت کبھی
حقیقی ہوتی ہی جیسے دشمن کے مقابلے مین صبر مصیبت اور مشقت مین صبر یا نماز پڑھکر حاجت طلب
کرنا اور کبھی حکمی ہوتی ہی جیسے ہر وقت یہ عزم کہ ہم رضاے الٰہی کے مخالفت ارتکاب معصیت نکرینگے
گو ہمارے نفس کے خلاف ہو اور فائدے فوت ہون اور ایسے ہی ایک نماز سے دوسری تک جو وقت
ہی وہ اعانت بالصلوۃ مین داخل ہی جیسا کہ ارشاد ہوا کہ نماز پنجگانہ ایک وقت سے دوسرے وقت تک
اور نماز جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اون گناہونکا کفارہ ہوجاتی ہی جو درمیان مین ہون اگر
کبیرہ گناہ نکرے ؁ صبر وہ صفت ہی جس سے کوئی اچھی بات خالی نہین مثلاً نماز - روزہ - حج - زکوۃ
سخاوت - شجاعت - تحمل - عفو - توکل - اداے حقوق - خدمت والدین - ترک معاصی - محرمات -
بی صبر کچھ نہین ہوسکتا تو جسطرح کلمہ صبر سے دوسرے تمام نیکیان مراد لے لی گئین نماز بھی علیحدہ نکی جاتی
مگر نماز کے مستقل ذکر سے ثابت ہوا کہ نماز بالقصد مطلوب ہی ضمنی نہین اور اسکا ترک کسیطرح جائز نہین اور
یہ کہ تنہا نماز مقابل ہی تمام نیکیون کی اسلیے فرمایا کہ افضل الاعمال نماز ہی اور فرمایا کہ قیامت مین
پہلی نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہی تو بہتر ورنہ دوسری نیکیان اسکے پورے کرنے مین محسوب
ہوجائینگی ؁ صبر کے متعلق فرمایا کہ ہم صابرین کے ساتھ ہین نمازیون کا ذکر نکیا اسلیے کہ نماز تو
کھلی کھلی حضوری اور تقرب ہی عیان را چہ بیان اور نماز مسلمان ہی پڑھتے ہین اور صبر کی صورت
تو مومن و منافق و کافر سب سے ظاہر ہوتی ہی پس صبر کے ساتھ اپنی معیت بیان فرمانا ضرور تھا
؁ معیت سے وہ معیت مراد نہین جو ھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ مین ہی اسلیے کہ یہان معیت سے اعانت
و حفاظت وتوجہ خاص مراد ہی بشرطیکہ صبر شرعی ہو ؁ صبر سے استعانت ظاہر ہے کہ کوئی کام دنیا کا
ہو یا دین کا بے صبر دلی سے نہین بن آتا نہ شیطان کے فریب نفس کی خواہشین دفع کرسکتا ہے

نہ اچھے اخلاق کا برتاؤ نہ عبادت و اطاعت کی برداشت نہ تدبیر نہ تحمل جہانتک غور کیا جائے بے صبرکے کہین کامیابی نہین اسی لیے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ آگیا یعنے صبر کشود کار کے کنجی ہی۔ اور قرآن پاک مین وعدہ فرمایا ہی کہ اگر تم صابر و متقی ہوے تو پانچہزار فرشتون سے تمہارے مدد کرینگے ۔ نماز سے استعانت کی کئی قسمین ہین اول امور دنیاوی حفظ صحت۔ تمدن۔ سیاست۔ چالاکی تحمل مشقت۔ باہمی اتفاق۔ عزت۔ اعتماد۔ طہارت وغیرہ یہ سب امور نمازیکو بدرجۂ اولی حاصل ہوتے ہین خصوصًا جماعت کی پابندی مسجدون کی حاضری اول وقات کا لحاظ اسکے اعلی درجہ کی کامیابی ہوجاتی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ جب باران سخت یا آندہی یا سورج گہن ہوتا یا بجلی تڑپتی بادل گرجتا آپ نماز مین مشغول ہوجاتے اور نماز استخارہ و نماز حاجت انہین امور کے لیے ہین۔ اور قبولیت دعا مین بہی نماز کو بڑا دخل ہی جیسا کہ آپنے فرمایا فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بحالت سجدہ دعا زیادہ کیا کرو ابی امامہ نے آنحضرت سے روایت کی ہی جسنے صبح کی نماز بجماعت پڑہی وہ اللہ کے ذمے مین ہی۔ اور فرمایا جو نماز صبح کے لیے چلا ایمان کا جہنڈا اوسکے ساتہہ ہوتا ہی (ترغیب) عبدالرحمن بن عوف بیماری سے ایسے بیہوش ہوے کہ لوگ سمجہے انتقال فرمایا کپڑا اوڑہا ڈہانک دیا گیا انکی بی بی ام کلثوم مسجد مین گئین اور بحسب ارشاد رب العباد نماز سے استعانت کی تہوڑی دیر گزری تہی کہ عبدالرحمن کو ہوش آگیا (در منثور) دوم دینی محفظ ایمان فرمایا الصلوۃ عماد الدین نماز دین کا ستون ہی اور فرمایا ہمارے اور لوگون کے درمیان مین نماز ہی عہد ہی جسنے نماز ترک کی کفر کیا اور فرمایا لَا سِہَامَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔ بے نماز کا اسلام مین حصہ نہین کثرت ثواب بخاری مین ہی کہ معراج مین پانچ وقت کی نماز مین پچاس وقت کے ثواب کا وعدہ ہوا ہی اور ترمذی مین ہی کہ نماز بجماعت مین ستائیس حصے ثواب زیادہ ہی اور قرآن مین ہی کہ ہر نیکی مین عمومًا دس حصہ ثواب زائد ضرور عطا ہوتا ہی اب جو اور کوئی تخصیص نماز کی نخیال کی جاے تو بہی تیرہ ہزار پانچسو کا ثواب نماز پنجگانہ مین عطا ہوتا ہی جس سے نمازی ہر روز ایک مہینے کی رات دن کے برابر عبادت کے ثواب کا امیدوار ہوسکتا ہی عفو جرائم ارشاد ہوا اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ نیکیان برائیان مٹادیتی ہین۔ اور فرمایا کہ نماز تمہاری ایسی ہی جیسے پانچ وقت نہر مین غسل کرنا یعنے تمام گناہون سے پاک کردیتی ہی اور فرمایا مَنْ حَافَظَ عَلَیْہِنَّ کَانَتْ لَہٗ فِیْ خَیْرٍ وَّمَاتَ فِیْ خَیْرٍ وَّکَانَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ (ترغیب) جسکے نماز کی

محافظت کی اچھائی مین جیا اور اچھائی مین مرا اور اپنے گناہون سے ایسا پاک صاف ہو گیا جیسے
ابھی اوسکی مانے جنا - ابن مسعود رض نے آنحضرت سے روایت کی کہ ہر وقت تمہارے گناہ
تمہین جلا دیتے ہین مگر نماز سے گناہ معاف ہو جاتی ہین پھر عشا پڑھکر جب نمازی سوتا ہے
جبتک بیدار ہو کوئی گناہ نہین لکھا جاتا ۔ سرشکنی شیطان اذان کی آواز سے تو شیطان کا
بھاگنا ثابت ہی اور قرآن مین وارد ہوا اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز
ہر قسم کے گناہون سے بچاتی ہے ۔ عذاب قبر شرح الصدور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ رات کو عجیب امور مینے دیکھے میری امت کے ایک آدمی پر عذاب قبر ہوتا تھا کہ اوسکا وضو
آیا اور اوسے بچا لیا - دوسری کو عذاب کے فرشتون نے گھیر لیا تھا نماز نے اوسے چھڑا یا - اور کعب سے
مروی ہی کہ جب ملائکہ عذاب قبر مین آتے ہین تو سر کیطرف سے روزہ اور پانون کی طرف سے نماز
اونہین روکتی ہی ۔ حشر آپنے فرمایا کہ نمازی کے لیے قیامت مین نور اور رحمت اور نجات ہوگی
اور فرمایا مین کوثر پر تشنگان امت کے لیے موجود ہونگا صحابہ نے عرض کی حضور اپنے کرورون
خادمون کو کیونکر پہچانینگے ارشاد ہوا اون کے ہاتھ پانو - منہ - وضو کے پانی سے نورانی ہونگے
بی نمازی فکر کرین کہ جب شناخت ہی نہوگی تو شفاعت کا کیا ذکر قرب و حضور یہ تو نماز کا حصہ ہے
ارشاد ہوا اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ فِي السُّجُوْدِ بحالت سجدہ نہایت قرب و حضور ہو جاتا ہی - بحالت
نماز حجاب بندی اور مولی کے درمیان سے اوٹھ جاتے ہین - اور فرمایا جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ
میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین بنائی گئی الحاصل یہ تمام مقام وہ ہین جنہین نماز سے
اعانت طلب کرنیکی ضرورت ہی اسی لیے ارشاد ہوا اَلصَّلٰوةُ خَيْرُ مَوْضُوْعٍ تمام شروع امور
مین نماز بہتر ہی اور آپنے بوقت انتقال پچھلی وصیت حفظ نماز کی فرمائی بیشک یہ وہ دو اصول
ہین جنکا پابند نہ دنیا مین ذلیل نہ آخرت مین محروم بلکہ یہان اور وہان ہر جگہ اور ہر کام مین
کامیاب ہوتا ہی اگر کہا جاوے کہ یہ اتمام نعمت کا بیان اور تعلیم حکمت کا اظہار ہی تو بجا ہی تعلیم
ان دو قاعدون کی تعلیم مین اشارہ ہی کہ تمہاری اصلاح تمہاری کامیابی تحسین اخلاق و اتباع
اوامر و ترک معاصی سے ممکن ہی اور دوسری صورت نہین ربط اخلاق اور عبادات کے بعد صبر کرنیوالونکی
آداب تعلیم فرمائی تاکہ صبر کی رغبت اور جرأت صابرین کی تمنا پیدا ہو اور صاحب صبر شوقین گریان نہین کرلیا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ
اور مت کہو ان کو جو قتل کیے جاتے ہین راہ مین اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہین لیکن نہین سمجھتے تم

تم اپنی حالت پر قیاس کرکے ہمارے جان نثارون کو یہ نکہو کہ وہ مرگئے وہ تو زندہ ہین اور تم نہین سمجھتے یعنے اونکی حیات ایسے لطیف اور عالی ہی جسے تم سمجھ ہی نہین سکتے ف آیت نی ولالۃً تعلیم کردیا کہ اللہ کے راہ مین جان ۔ مال ۔ نثار کرنیوالے اپنی ہستی خاک مین ملانے والے ۔ آلودگان حیات فانی و گرفتاران ہوای نفسانی کے برابر نہین ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ۔ ہر زمان از غیب جانی دیگرست **مظہری** یہ حیات شہیدونکی لیے مخصوص نہین بلکہ انبیا اور اولیا بہی زندہ ہین بلکہ بتواتر معلوم ہوا کہ ارواح اولیا سے نصرت ۔ ہدایت ۔ فیضان ۔ تصرفات ظاہر ہوتے ہین اور خاص شہیدونکا ذکر اسلیے ہے کہ جنگ بدر مین جو دہ مسلمان شہید ہوے لوگ کہنے لگے کہ فلان مرگئے فلان سے دنیا کی لذتین فنا ہوگئین غیرت الٰہی نے تادیب و تہدید فرمائی کہ ارواح شہدا عرش کے تلے رکوع و سجود کرتی ہین ۔ حدیث مین ہی کہ غازی جب شہید ہونے لگتا ہی اللہ تعالیٰ ایک خوبصورت جسم بہیجتا ہی اور اوسکی روح سے کہا جاتا ہے اسمین آجا وہ اپنی پہلے جسم کو دیکہتے ہی اور اوس سے باتین کرتی ہے اور جانتی ہے کہ وہ جسم اوسے دیکہتا ہی اور اوسکی بات سنتا ہی اسے اثنا مین اوسکی زوجہ حور جنت آجاتی ہے اور اسے لیجاتی ہے **صحیح مسلم** مین ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا شہیدون کی روحین اللہ کے حضور مین سبز جانورون کے جسد مین ہوتی ہین جنت مین سیر کرتے پہرتے ہین پہر عرش کی قندیلون کے پاس بسیرا کرتے ہین **ترغیب** ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جنت کے دروازون پر نہرونکے کنارے شہدا اپنا رزق صبح شام پاتے ہین **ربط** کنایہ و تمہید کے بعد صاف صاف صبر و امتحان کا مضمون بیان فرمایا

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

اور البتہ ہم آزمائینگے تمہین کسی شے سے خوف اور بہوکہ سے اور کمی سے مالون اور جانون اور پہلون کے

تمہارا امتحان ایک نہ ایک چیز سے ہم ضرور لینگے خوف ہو یا نقصان مالی ہو یا بدنی دیکہئے ہین تمام امور جنکا امتحان ہوسکتا ہی داخل ہین قلیل ہون یا کثیر جسکا تقرب زائد مراتب اعلیٰ اوسکے امتحان سخت ہین لیکن کوئی مسلمان بلکہ آدمی اللہ کی آزمائش سے بری نہین کلمۂ توحید کا اقرار اور شرک و باطل سے فرار یہ پہلا امتحان ہی عوام سے شرک جلی اور خواص سے شرک خفی کی آزمایش ہوتی ہی خوف مین ہر قسم کا ڈر داخل ہے ۔ زکوۃ مین مالی اور روزے مین بدنی اور جہاد مین جان کا ڈر ہے جاڑون کی مین غسل و وضو حق گوئی مین ظالمون اور حاسدون کا خوف ۔ تقوی و طہارت مین برادری کی مخالفت امرا کی نفرت دوستون کی مفارقت دنیا پرستون کی مطاعن

دشمنوں کی عداوت کا خوف جوع فقر و فاقہ روزہ اپنا ہو یا اہل و عیال کا۔ مال حرام سے باوجود حاجت بچنا۔ **نقصان مال** کسب حرام کا ترک کرنا۔ رشوت۔ سود۔ خیانت۔ دغا بازی۔ بیوع فاسدہ غرض کہ جس ناجائز طور سے مال ملنے کی امید ہو اوسے چھوڑ دینا اور آسمانی اتفاقی بلا جیسے آگ چوری غرق وغیرہ **نقصان جان** موت بیماری جہاد سفر حج اور وہ تمام خوفناک امور جنمین ضرر جسمانی ہو اور مشقت شاقہ جو اختیار معروف یا ترک معاصی مین اوٹھانی پڑے **ثمرات** اولاد مرا ہو یا درخت کے پھل تجارت کے نفع مکاسب و تدبیر کے فائدے ناموری نیکنامی اور ہر قسم کے فائدے

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

اور خوشی سنا اون صابرین کو　که　جب پہنچے اونہین کوئی مصیبت کہین ہم مملوک ہین اللہ کے اور ہم اوسکی طرف پھرنے والے ہین

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

یہی ہین　کہ اونپر　شاباش ہے　اونکے رب کی　اور رحمت　اور وہی ہین　راہ پانیوالے

اے رسول اللہ آپ خود خوشخبری سنا دین اون صبر کرنے والون کو جو مصیبت کے وقت انا للہ الخ کہتے ہین یعنے ہم اور ہمارے مال اولاد احباب تمام مخلوق اللہ کے مملوک ہین ہمین کسی قسم کے شکوہ و شکایت کا حق نہین اور ہم سب کے سب اوسکی طرف پھرنے والے ہین آج یا دس دن بعد یہ وہی ہین جنکی سچی سمجھ ثابت قدمی سلامت عقل۔ پوری اطاعت پر اونکی رب کی طرف سے آفرین و شاباش ہے اور اون کے حال پر رحمت نازل ہوتی ہے اور دنیا مین اپنی رضا و اطاعت اور پیغمبر کی اتباع و محنت کی سیدہی راہ اور آخرت مین کمال عفو و مغفرت لقاے بہشت کے آسان راہ اونہین مل جاتی ہے واضح رہے کہ یہ آیت اصل ایمان و کلید کامیابی اور خزانہ سعادت ہے مظہری فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ شَیْءٍ سَاءَ الْمُؤْمِنَ فَهُوَ مُصِیْبَةٌ جو امر مسلمان کو ناگوار ہو وہ مصیبت ہے ۲ صبر یعنی عقل کو اپنی خواہش پر ترجیح دینا دائرہ شریعت سے قدم باہر نہ نکالنا پس کسی ناگوار امر کا ایسا اثر جس سے ولمین اللہ کی شکایت یا قول و فعل سے رضاے الہی کی مخالفت پیدا ہو بیصبری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے

ابراہیم کے انتقال مین آنسوون سے روی اور فرمایا کہ یہ رحمت ہی اور ابن مسعود کو جب اپنے بہائی کی موت کی خبر ملی آنکہون سے آنسو بہ چلے اور کہا یہ رحمت ہی جو اللہ نے پیدا کی ہے اسے آدمی روک نہین سکتا۔ اور ربیعہ سے منقول ہی کہ فرمایا صبر یہ کہ مصیبت سے پہلے جو حالت تہی وہی رہی یعنی دائرۂ عقل و شرع حد تسلیم و رضا سے قدم باہر نہ نکلے اور وہ تغیر جو بمقتضای انسانی ہوتی ہین مانع صبر نہین حضور کا رونا اور مرض مین مضطر ہونا بہوک مین اضمحلال بروایات صحیحہ منقول ہی اور یہ تغیر تو مقتضای نرم دلی و ترحم و عجز بشری سے ہے ۳ صبر کا وقت فرمایا اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلیٰ جب پہلے پہل رنج کا صدمہ دل پر آی صبر کرے اگرچہ ثواب دوسری وقت بہی ملتا ہی جیسا کہ در منثور مین بروایت امام حسین آنحضرت سے منقول ہی کہ جو مسلمان اپنی گذشتہ مصیبت یاد کرے اور انا للّٰہ کہے وہی ثواب عطا ہوگا جو مصیبت کے وقت ملتا (پس روایت اول مین وقت صدمہ مراد ہی اور دوسرے مین وہ وقت جب اوسکا رنج و ملال تازہ ہو) ۴ احکام صبر جس امر کے ترک یا اختیار مین صبر کی ضرورت ہو اگر وہ واجب ہی تو صبر بہی واجب ہی جیسے اداے صوم و حج و جہاد و اطاعت والدین امام وغیرہا اور مستحبات یا مباح مین مستحب ہی جیسے نوافل و حسن اخلاق کے لیے صبر کرنا یا غریب قرضدار یا ظالم سے درگزر وغیرہ اور عملی تدبیرون اور جائز غصہ کے فرو کرنے مین صبر مفید ہی اسلیے کہ غصہ کسی قسم کا ہو عقل کو مغلوب کر دیتا ہی تدبیر اچہی نہین بن پڑتی اور دنیاوی امور مین موقع پر صبر و عفو مضر بہی ہو جاتا ہی ف گو صبر دل سے متعلق ہے مگر زبان سے انا للّٰہ الخ کہنا موجب اجر عظیم و برکات موعود و امتثال امر معبود و اتباع سنت نبی محمود ہے در منثور ابن عباس نے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ میری امت کو ایک وہ نعمت دی گئی ہے جو کسی کو اون سے پہلے نہ ملی تہی یعنے انا للّٰہ الخ بوقت مصیبت پڑہنا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ کسی پیغمبر کو بہی یہ عطیہ نہ ملا تہا ورنہ حضرت یعقوب یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ نہ فرماتے عبد اللّٰہ بن عمر نے آنحضرت سے سنا یت کی جسمین چار صفتین ہین اوسکا جنت مین گہر بنایا جاتا ہی ۱ حفظ دین مین لا الٰہ الا اللّٰہ ۲ مصیبت مین انا للّٰہ ۳ خوشی مین الحمد للّٰہ ۴ گناہ پر استغفر اللّٰہ کہنا۔ اور آنحضرت سے چراغ بجہنے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹنے پر انا للّٰہ فرمانا منقول ہی اور فرمایا کہ جسکے جوتی کا تسمہ ٹوٹے اور انا للّٰہ کہے اوسے ثواب ملتا ہی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہین کہ آنحضرت کی

انگوٹھی مین ایک کانٹا لگ گیا آپ انا للہ بار بار فرمانے لگے مین قریب گئی اور دیکھا تو وہ بہت ہی خفیف تھا مین ہنسی اور کہا آپ پر میرے مان باپ فدا ہون اسقدر انا للہ اسکے لیے تھا آپنے تبسم فرمایا اور میرے کاندہے پر (محبت سے) مارا اور فرمایا اے عایشہ اللہ جب چاہتا ہی کسی چھوٹی چیز کو بڑا کرنا تو اوسے بڑہا دیتا ہی اور جب چاہتا ہی بڑی کو چھوٹا بنا دیتا ہی (یعنی اس چھوٹی مصیبت پر اوسکے فضل سے بڑے ثواب کی امید ہے) حضرت عمر نے جوتی کی تسمہ ٹوٹنے پر اور سعید ابن مسیب نے جماعت فوت ہونے پر انا للہ کہا۔ فرمایا جسنے اسقدر صبر کیا کہ مصیبت کا جوش فرو ہو جاسے اوسے جنت مین تین سو درجے ملینگے ہر درجے مین زمین و آسمان کے برابر فرق ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے حضرت سے سن رکھا تھا کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اللہ اوس صبر کا ثواب اور گم ہوئی شے سے بہتر عطا فرماتا ہی پہر جب میرے شوہر اول حضرت ابوسلمہ شہید ہوی مین نے حسب تعلیم حضور یہ کلمات کہ لیے مگر دل مین یہ تہا کہ ابوسلمہ سے مبارک اور مقبول اور خوش اخلاق شوہر کہان مل سکتا ہی کہ خیر خلق اللہ محمد رسول اللہ نے مجھے اپنے نکاح مین قبول فرمایا اور حضرت ام سلمہ مجمع خیرات وام المومنین والمومنات ہوگئین تا ئب یہ تجربہ ہی کہ انا للہ پڑہنے سے نعم البدل ضرور مل جاتا ہی مسلمان ہر چہوٹے اور بڑے مصیبت پر اسے کہہ لیا کرین اور اسکی خصوصیت موت پر ہرگز نہین ف قالوا سے یہ غرض نہین ہی کہ صرف زبان سے کہہ لو بلکہ اسکی تین صورتین ہین ۱ کامل یعنی دل مین بھی معنی آیت منتقش ہون اور زبان سے یہ کلمہ جاری ہو اور دوسرے اعضا بھی اسکے موافق رہین ۲ ادنی یعنی اوسوقت دل مین کوئی اثر نہو مگر اسوجہ سے کہ مومن ہی اوسکا اعتقاد یہی ہی اقرار محض زبانی نہین ۳ اوسط دل مین معنی کا خیال کرکے صبر کرے اور زبان سے نہ کہے ۴ غیر معتبر دل سے خلاف اور زبان سے اقرار تمہید چونکہ آیات حج کا سمجھنا مسائل حج کے جاننے پر موقوف تھا لہذا ایک بیان مسلسل و مختصر کیا جاتا ہی حج مین تین فرض ہین ۱ احرام ۲ عرفات مین وقوف ۳ طواف زیارت اور چار واجب ہین ۱ وقوف مزدلفہ ۲ صفا و مروہ مین سعی کرنا ۳ رمی جمرۂ عقبہ ۴ جو مکی نہو اوسے طواف صدر طریق حج ۱ گہر سے یا میقات سے خارج احرام باندہکر کعبے مین آئے اور سات بار طواف قدوم کرے اور مقام ابراہیم پر یا جہان ہوسکے دو رکعت واجب نماز پڑہے پہر صفا

لمعون [illegible] لم تر [illegible] محزون [illegible] سابا [illegible] قوم فلی [illegible] استقلال [illegible] الکسا [illegible] شرح [illegible] اوسطرفہ [illegible] علی ما فی [illegible]

[illegible] حج [illegible] میقات [illegible] بیان دہان [illegible] احرام [illegible] جائز نہین [illegible] الف واو [illegible] صفا [illegible]

ومروہ میں سات بار سعی کرے پھر مکے میں بحالت احرام مقیم رہے ساتوین ذی الحجہ کو امام کے ساتھ خطبہ سنے آٹھوین کو منیٰ میں آکر نوین کے صبح تک رہے پھر عرفات پر جاے اور وقوف کرے پھر شام کو امام کے ساتھ مزدلفے میں آے دسوین کو بعد نماز فجر جبل قزح کے پاس وقوف کرے اور دھوپ نکلے منیٰ میں آئے اور جمرے میں سات کنکریان مارے اور ہو سکے تو قربانی کرے اور حلق یا قصر جو چاہے کرے عورتون کے سوا سب حلال ہوگیا احرام کھولڈالے پھر اوسیدن یا دوسرے یا تیسرے کون یعنے ۱۰ سے ۱۲ تک آکر سات بار بیت اللہ کا طواف کرے اب عورتین بھی حلال ہوگئین پھر منیٰ مین آکر ٹھہرے اور مسجد خیف کے پاس والے جمرے میں رمی کرے پھر دوسرے جمرے پر پھر جمرہ عقبہ پر رمی کرے دوسرے دن پھر تینون جمرون کی رمی کرے کعبے مین آکر طواف صدر کرکے رخصت ہو ربط بعد بیان امتحان وصبر جزئیات مسائل جنکے امتحان وصبر کی ضرورت تھی احکام حج مین شروع فرماے کہ یہ باعتبار سفر واحرام وغیرہ بڑی آزمایش کی چیز ہو اور امر تحویل قبلے سے مناسب

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

بیشک صفا اور مروہ نشانیان اللہ کی ہین پس جسنے حج کعبہ کیا یا عمرہ کیا پس نہین گناہ

عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

اوسپر اگر طواف کرے اونکا اور جو زیادہ کرے نیکی پس بیشک اللہ قدردان داناہے

صفا ومروہ دونو شعائر اللہ کے ہین جو حج یا عمرہ کرے اوسے مضائقہ نہین کہ صفا ومروہ مین سعی کرے اور جو خوشی سے کوئی نیکی کرے تو اللہ قدردان اور داناہی معالم زمانہ کفر مین صفا پر اساف نامی بت اور مروہ پر نائلہ تھا اہل مکہ اونکی تعظیم کے لیے سعی وطواف کرتے جب نور اسلام چھاگیا مراسم جہالت کی تاریکی کافور ہوئی مسلمان رکے کہ رسم جہالت کے اتباع کیونکر کیجاے حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا یہ تو شعائر اللہ سے ہین جسطرح بتون سے تعظیم کم نہوی انکی سعی جو حضرت ابراہیم کے زمانے سے مشروع تھی ممنوع نہین ہوسکتی اسلیے کلمہ لاجناح فرمایا یعنی کوئی گناہ نہین اسلیے کہ وہ گناہ سمجھ گئے تھے علما مختلف ہین کہ یہ سعی سنت ہی یا واجب امام ابوحنیفہ وجوب کے قائل ہین مگر حدیث اور آیت مین کوئی ایسی بات نہین جس سے واجب ہونے مین تردد ہو اور یہ ارشاد کہ کوئی گناہ نہین ون کے خیالونکا جواب ہی شعائر علامت یعنی اللہ کے حکمون کی نشانیان ہین عمرہ یہ ہمیشہ ہوسکتا ہو احرام مین

ـــــ

سلہ مروہ مکہ کی [illegible] میں دو پہاڑ [illegible] صفا بجانب [illegible] اور مروہ بجانب شمال [illegible] دونون میں ۷۶۰ گز کا فاصلہ ہے ۱۲

سلہ سعی صفا اور مروہ کے درمیان [illegible] ایک سعی کا پھیرا ۱۲

سلہ منیٰ جہان قربانی ہوتی ہے ۱۲

سلہ عرفات وہ میدان [illegible] ۱۲

سلہ مزدلفہ [illegible] ۱۲

سلہ [illegible] ۱۲

عمرہ کی نیت کرے اور طواف قدوم اور سعی صفا و مروہ کرکے حلق یا قصر کرکے احرام کھولڈالے
عمرہ تمام ہوا خیر ایمان عام ہی عبادت فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل یعنی اللہ ہر نیکی
کا عوض دینے والا ہی تو سعی بین الصفا و مروہ کے نیکی کم نہوگی ربط بعد بیان کلیات
واحکام اونکی طرف خاص توجہ کے جو اس علم حق کے چھپائی مٹانیوالے ہین چنانچہ
روایت ہی کہ بعض یہودی علماسے کچھ پوچھا گیا تو اپنی توریت کے لکھے ہوے کو چھپایا
سبب نزول علماے یہود سچی باتین کعبہ شریف کے فضائل آنحضرت کے اخبار
چھپاتے جھوٹھی باتین بتاتے اللہ تعالی نے ایسون کی سزا بیان فرمائی

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ
بیشک جو چھپاتے ہین اوسے کہ اوتاری ہمنے نشانیون اور رہنمائیون سے بعد ازان کہ بیان کرچکے او
لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ
آدمیون سے کتاب مین یہ وہ ہین کہ لعنت کی اونپر اللہ نے اور لعنت کی اونپر لعنت کرنیوالون نے

جو چھپاتے ہین ہماری اوتاری ہوئی ہدایتین اور احکام بعد ازانکہ توریت مین اونکا بیان
ہوچکا ہی یہ وہی ہین جنپر اللہ لعنت کرتا ہی اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہین ظاہری
بینات سے شہادت نبوت اور آپ کے فضائل مراد ہین اور ہدی سے احکام حق صراط مستقیم
مقصود ہی لعنت رحمت سے دور کرنا لاعنون سے ابن عباس کے نزدیک سوای جن و انس
کے تمام مخلوق مراد ہے کہا قتادہ نے فرشتے ہین ۔ کہا عطا نے آدمی اور جن مراد ہین حسن نے
کہا بندگان خدا ۔ مجاہد نے کہا چارپاے ہین جو قحط یا پانی نہ برسنے کو بنی آدم کی نحوست پر
محمول کرتے ہین اور گنہگارون پر لعنت کیا کرتے ہین ۔ اور یہ ارشاد کہ بعد ازان کہ ہمنے وہ باتین
کتاب یعنی تورات مین بیان کردین) اسلیے ہی کہ کمال تعصب ۔ حماقت وہ سخت انکار
کہ نیک و بد سے بے خبر کرے ثابت ہو اکیونکہ جب توریت مین ذکر آگیا ہزارون آگاہ
ہوگئے تو اب انکار سے فائدہ نہ خدا کے حضور مین عذر پیش جانے گا نہ آدمی مانینگے
ف چھپانا دو طرح سے سا سکوت محض جسکی سزا ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت مین آگ کی لگام منہ پر چڑہائی جانے گی ۲
خلاف بیانی اسمین خوف کفر ہے اور آیت مین اسیکا ذکر ہے اسلیے کہ یہود سچا سے
حق بیانی کفریات بکتے اور لوگون کو بہکاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

مگر جنہون نے توبہ کی اور اصلاح کی اوربیان کردیا بہی وہ ہین کہ توبہ قبول کیا جاوینگی اورہم قبول توبہ کرنیوالے مہربان ہین

مگر جنہون نے توبہ کی اور اصطلاح بہی کی خالی زبانی جمع خرچ پر کفایت نہ کی جو چہپایا تہا اوسکا اظہار اور حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اونکی توبہ ہم قبول فرمائینگے اور ہم توبہ قبول کرنے والے مہربان ہین در منثور عمر بن جریر نے کہا کہ جو پہلے اللہ نے لکہا یہ تہا اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَأَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ مین توبہ قبول کرنے والا مہربان ہون اور توبہ قبول کرتا ہون جو توبہ کرے ف قرآن مین جابجا مطلق توبہ مذکور ہے یعنی جو توبہ کرے ہم قبول کرتے ہین اور یہان اصلاح وبیان سے مقید ہی یعنی جو فساد پہیلایا تہا اوسکی اصلاح اور جو چہپایا تہا اوسکا اظہار بہی کرین اور کوئی ایسا قرینہ نہین ہی جس سے ہم یقین کرین کہ ہر جگہ یہی قید ہی اور مطابقت یون ہی کہ گناہ دو قسم کے ہین ۱ وہ جسمین صرف اللہ تعالی کی خطا بندگی مین کمی اطاعت مین بغاوت کی جیسے ترک صوم صلوۃ کفر لیس وہ بی پرواہی بندہ کی عاجزی کی اور معاف فرما دیا اسیلیے حدیث مین آیا ہی کہ بندہ توبہ کرے اور پہر وہی قصور ہو پہر توبہ کرے اللہ تعالی ہر بار عفو فرماتا ہے بندہ توبہ کرتے کرتے تہک جاے مگر وہان بخشش مین توقف نہین ہوتا ۲ وہ جس سے کوئی حق متعلق ہو جیسے قتل۔ غصب۔ رشوت ستانی۔ سود خواری۔ گالی جسمین خاص حقوق ہوتے ہین اسمین شرط ہی کہ ان حقدارون کو راضی کرے ورنہ صرف اللہ کا گناہ معاف ہوگا اور بندون کا مواخذہ باقی رہیگا یا فتنہ وفساد عام بغاوت اضرار خلق اللہ ہو جیسے غلط مسئلہ بیان کرنا۔ عقائد باطلہ کا اعلان۔ کسی راہ کو خوفناک کردینا۔ امن خلائق مین خلل ڈالنا۔ اسمین جب تک اس فساد کے اصلاح نکرے یعنی وہ ضرر رسان امور جہان تک ہوسکے دور کرے اون عقائد واحکام باطلہ سے اسطرح انکار کرے کہ لوگ مطلع ہوسکین معافی نہوگی جیسا کہ حضور نے معاذ بن جبل کو منجملہ دوسری نصیحتون کی یہ بہی فرمایا احدث لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً السِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ ہر گناہ کی ایک قسم کی توبہ کر چہپی گناہ کے چہپے توبہ اور کہلے گناہ کی کہلی توبہ۔ البتہ اگر کسی نے بقدر امکان ادائے حقوق ورفع اضرار وفساد مین سعی کی اور پورے طور پر نہوسکا تو اللہ تعالی سے امید عفو وترحم ہی اور توبہ بازآنا نادم ہونا اور بعزم ترک عذر خواہی کرنا ہی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

جو کافر ہوئے اور مرے درانحالیکہ وہ کافر تہے اونپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی

ف ترجمہ اسلیے کہ حمل مطلق کا مقید پر بدون اتحاد حادثہ وحکم جائز نہین اور یہان حادثہ دوسرا ہی جسکی تفصیل ہماری بیان مین ہے ۱۲

ف بعض جگہ خلود کفار مین اور بعض جگہ ... مین اور بعض ... کرنے والون اور ... والون مین ۱۲

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

اور آدمیونکی سبکی سب ہمیشہ رہینگے اوسی (لعنت) مین نہ ہلکا کیا جائیگا اونسے عذاب اور نہ وہ مہلت دیئے جاوینگے

جو کافر ہوکر بحالت کفر مرے اونپر اللہ کی لعنت فرشتون کی لعنت تمام آدمیون کی لعنت اوس لعنت یا عذاب مین ہمیشہ رہینگے نہ عذاب مین تخفیف ہو اور نہ عذر کرنے کی مہلت ملی اور نہ نظر رحمت ہو

ف یہ حکم اون کافرون کا ہی جو بلی توبہ مرے - اونپر دائمی عذاب ہی اور تخفیف سے مراد یہ ہے کہ جس عذاب مین وہ گرفتار ہون گے پہر اوسمین کمی نہوگی **مظہری** ظالم و کافر بہی کہتے ہین کہ بدون پر لعنت ہو پس یہ لعنت کرنا ہی کافر کا اپنی ذات پر اور اس طریقے سے تمام آدمیونکی لعنت کفار پر ہوسکتی ہی ربط بعد ذکر لعنت و خلود نار اپنی عظمت و جبروت کا ذکر فرمایا تاکہ ایسے عذاب شدید اور سخت وعید کی وقعت دلون مین در آئے پس فرمایا

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی رحمن ہی رحیم ہے

اور تم سب کا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی واحد رحمن و رحیم ہے در منثور فرمایا کہ ان دو آیتون مین اللہ کا اسم اعظم ہے ایک یہی آیت دوسری الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ انس نے آنحضرت صلعم سے روایت کی کہ سرکش جنون پر اس آیت سے زیادہ اور کوئی چیز سخت نہین ہی **شان نزول** مشرکین تعجب کرتے تھے کہ کسطرح ایک معبود تمام زمین و آسمان مین ہوسکتا ہی اور کہتے کہ آپ سچے ہین تو دلیل بیان فرمائیے در منثور مین ہی کہ قریش نے یہود سے حضرت موسی کے معجزے پوچھے تو عصا اور ید بیضا وغیرہ کا ذکر کیا اور نصارا سے سوال کیا تو حضرت عیسی کے معجزے بیان کیے کہ وہ مردے کو زندہ کو کوڑھی اور اندھے کو اچھا کرتے تھے تو آنحضرت صلعم سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لیے کوہ صفا سونیکا کردیجیے تاکہ یقین ہمارا بڑہ جاوے اور اپنے دشمنون کے مقابل مین قوت ہو آنحضرت نے اللہ سے عرض کی وحی آئی کہ پہر اونہون نے کفر کیا تو وہ عذاب کرون گا جو کسی پر نکیا تہا حضرت نے کہا اے اللہ میرے قوم کو چہوڑ دے پہر یہ آیتین اوترین کہ دیکہو ہماری قدرت

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ

بیشک پیدا کرنے مین آسمانون کے اور زمین کے اور بدلنے مین رات اور دن کے اور اوس کشتی مین

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا

کہ چلتی ہے دریا مین اوس چیز کو کہ نفع دے آدمیونکو اور اوسمین کہ اوتارا اللہ نے آسمان سے پانی پہر زندہ کی

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ
اوس سے زمین بعد مرنے کے اور پہیلائے اوسمین ہر قسم کے دابہ اور پہیرنے مین ہواؤن کے

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
اور بدلیونکے جو گہری ہوئی ہین آسمان اور زمین مین بیشک نشانیان ہین قوم عاقل کے لیے

آسمان وزمین کے پیدا کرنے مین رات دن کے بدلنے مین یعنی کبہی رات بڑی ہی کبہی دن بڑا اور کشتی مین جو آدمیون کے فائدے کی چیزین تجارتی مال خانہ داری کے اسباب اور خود اونہین لیکر دریا مین پانی پر چلتی ہی نہ ڈوبتی ہی کہ ہلاک ہوجائین نہ کہڑی رہتی ہی کہ پارہون اور آسمان سے مینہ برسنے مین جس سے زمین مردہ یعنی خشک زندہ و سرسبز ہوجاتی ہے طرح طرح کے سبزے دانے۔ درخت نکلتے ہین اور مختلف جانورون مین جو زمین مین پہیل پڑی ہین اور ہر قسم کے فائدے اون سے حاصل ہوتی ہین بعض ایسے زبردست خونخوار ہین کہ اگر خدا اونہین بس وکے نہو تو ایک آدمی زندہ نچہوڑین اور ہواؤن کے ایرپہیر مین یعنے پوربی ہوا ہی کبہی پچہیائو اون کی مختلف تاثیرین مختلف فائدے ہین اور ابر مین جو مسخر ہی آسمان وزمین کے بیچ مین نہ اوپر جاسکے نہ زمین پر گرے معلق ہی۔ بیشک نشانیان ہین دانشمندونکی لیے یعنی اگر سمجہین اور غور ونظر سے دیکہین تو سمجہ سکتے ہین کہ یہ تمام طلسمی کارخانے بنانا بدون ایسی ذات کے جو واحد ہو ممکن ہی نہین اسلیے کہ زمین وآسمان اور اوسکے طلسمی کارخانے بتارہے ہین کہ وہ خود نہ موجود ہوسکتے ہین اور نہ باقی رہسکتے ہین پس بضرورت ماننا پڑا کہ ایک ایسی ذات ہی جو خود بخود قائم ہر شئے پر قادر ہر امر سے عالم ہماری قیاس و مشابہت سے منزہ ہی اوسی نے یہ سب کیا ہی اور وہی پرورش وپرداخت فرماتا ہی پہر اب ایسی کئی ذاتین فرض کرنا اگر بلاضرورت ہی تو دلیل پیش کرنا چاہیے اور دلیل نہ ہی نہ ہوسکتی ہی اور اگر کوئی ضرورت ہی تو یہ کہا جائیگا کہ ایک ذات اِن تمام امور کے لیے کافی نہ تہی عجز ثابت ہوگا اور عاجز خالق نہین ہوسکتا پس بضرورت دوسرے کا خیال ممنوع ہوا اور جو ذات قادر وخالق ہی نہ اوسے خود پروردگار بننے مین تردد ہوگا نہ دوسرے کی ہمسری یا معبودیت پسند آئیگی پس عقلی طور پر بہی خالق واحد اور رب واحد اور اللہ واحد وہے ایک ذات پاک ہی جسے ہم مسلمان بکمال تعظیم اپنی دل وجان بلکہ ہر ہر رگ وریشے سے کہتے ہین (اللہ) ربط انعامات اور صناعت اور قدرت کا بیان کرکے تنہا دشمنکا پتا فرمایا کہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

اور بعض آدمی وہ ہین کہ اختیار کرتے ہین سوای اللہ کے شریک دوست رکھتے ہین انکو مثل محبت اللہ کے اور جو ایمان لائے سخت ہین محبت مین اللہ کے

بعضی آدمی وہ بھی ہین کہ اللہ کے سوا دوسرے کو شریک قابل معبودیت قرار دیتے ہیں اور سقدر نہین اوسے چاہتے ہین جسطرح اللہ کو چاہنا چاہیے اور ایمان والے تو اللہ کی محبت مین حد سے گذر گئے ہین اور اوس ذات پاک پر زمین و آسمان کیا اپنی خودی فدا کیے بیٹھے ہین نہ غیر پر نظر ہی نہ اپنی خبر **سعدی** بدیدار جانان ز جان مشتغل + بذکر حبیب از جہان مشتغل + **معالم** سعید بن جبیر نے کہا کہ قیامت کے دن ارشاد ہوگا جسنے ہتو ہیر جان جلالی ہے آج دوزخ مین جاے کوئی قدم نہ بڑھا ئیگا پہر کفار کے سامنے مومنین سے خطاب ہوگا اگر ہمارے چاہنے والے ہو تو دوزخ مین جاؤ یہان کیا تہا آمادہ ہوجائینگے عرش کے تلے سے پکارنیوالا پکاریگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ہمارے چاہنے والے ہمکو بہت چاہتے ہین **مظہری** حضرات صوفیہ فرماتے ہین جو محبت دینی یا دنیاوی فائدہ کیلیے ہو وہ محبت نہین ہے (اسلیے کہ محبت کیفیت اضطراری ہے اور نفع نقصان پر نظر اختیار اور خودغرضی کی نشانی ہے) محبت ایک آگ ہے کہ عاشق کے دل مین بہڑکتی ہے اور ماسوائے محبوب کو جلا کر خاک کر ڈالتی ہے کیسا نفع اور کہا نکا ضرر **ف** مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین گو عام مخلوق داخل ہے مگر محبت کی چار صورتین ہین ۱ کسی کو مجبور و مخلوق سمجھکر دوست رکہنا جیسے اولاد یا عزیز و احباب ۲ ربوبیت یا اوسکی کسی جزء کا مستحق جاننا ۳ تقرب یا حاجت روائی کا وسیلہ سمجھنا مگر تعلیم شرعی جیسے انبیا و صلحا و پیران طریقت کی محبت ۴ یہ توسل تعلیم شیطانی و حماقت نفس قرار پائی جیسا کہ کفار کہا کرتے ہین لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى پس اول مباح اور سوم واجب یا مستحب اور دوم و چہارم حرام اور اس آیت مین اُنکا ذکر ہے اور كَحُبِّ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ ویسی محبت جیسے ربوبیت کا مستحق سمجھی

وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ

اور اگر دیکھین وہ جنہون نے ظلم کیا وقت دیکھنے عذاب کے کہ بیشک قوت واسطے اللہ کے ہی سب

اور جب دیکھین ظالم کہ تمام قوتین اللہ ہی	وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ (تو جان لین) کہ بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے	وقت عذاب ہونیکے کے واسطے ہین

اور یہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے (تو اپنے اعتقاد اور افعال سے نادم ہون) نافع و ابن عامر و یعقوب نے (یری) تا سے بھی پڑھا ہے تو اب یہ معنے ہوے کہ اے نبی محبوب کبھی آپ

جواب لو کا محذوف

دیکہین کفار کو عذاب کی حالت مین تو آپکے دلسے یہ غصے اور جوش جو اونکی گستاخیون سے پیدا ہوتی ہین نکل جائین اور معلوم ہوجاسے کہ انکی چنان چنین کچہ بکار آمد نہین تمام قوتین اللہ کو ہین اور اللہ کا عذاب بہت سخت ہی اس صورت مین رویت سے مراد آنکہہ سے دیکہنا ہی یعنی یون تو مومنین جانتے ہین مگر یہ اعتقادی امور پیش نظر ہوجائین

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ
جب بیزار ہونگے وہ جنکی پیروی کی گئی اونسے جنہون نے پیروی کی اور دیکہین عذاب

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا
اور کٹجائینگے اونسے تعلقات اور کہین جنہون نے پیروی کی کاشکے میسر ہوتا ہمین

كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ
پہرنا تو ہم بیزار ہوتے اونسے جسطرح بیزار ہوئے وہ ہمسے ایسا ہی دکہاتا ہی اونہین

اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝
اللہ اونکے اعمال حسرت اونپر اور نہین وہ نکلنے والے آگ سے

جب وہ لوگ جنکی کفار پرستش کرتے تہے اپنے اپنے تابعین سے بیزاری ظاہر کرین جب کہ کفار عذاب کو دیکہین اور منقطع ہوجائین آپسکے تعلقات محبت قرابت وسائل اور کہین پیروی کرنیوالی کاشکے ہمین دنیا مین پہر جانا ملتا تو ہم بہی اونسے بیزار ہی اور نفرت کرتے جسطرح یہ آج مصیبت مین ہمسے علیحدہ ہوتے ہین اللہ اسیطرح کفار کے عمل اونکیلیے حسرت ووبال کرکے دکہاتا ہی امید یہ کہ شفاعت ہو نتیجہ یہ کہ خود ہی نفرت کرین اور وہ اس بیزاری وندامت کی وجہ سے دوزخ سے نکل نہین سکتے ابن کثیر فرشتے کہینگے یہ جنون کی پرستش کرتے تہے ہمسے انسے کچہ تعلق نہین اور جن کہینگے ہم انسے بیزار ہین مظہری کفار کو جنت کے باغ دکہائے جائینگے اور کہا جائیگا کہ تم اگر اطاعت کرتے تو یہ تمہارے لیے تہی اس سے اونہین کمال حسرت ہوگی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
ای آدمیو کہاؤ جو زمین مین ہی حلال پاک اور نہ پیروی کرو اقدام

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝
شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہی

ای لوگو کہاؤ جو زمین مین ہین حلال اور پاک چیزین ہین اور شیطان کی پیروی نکرو وہ کہلا ہوا تمہارا دشمن ہی یعنے جسطرح یہود اور مشرک حلال چیزون کو حرام ٹہرالیتے تہے تم ایسا نکرو

ف از تبرا ... باب تفعل ... بیزاری و بیزار شدن ۱۲
ف ... کفار کی طرف ۱۲
ف ... از وسائل ۱۲
ف ... کفار

یا غیر حلال کہا کر شیطان کی پیروی نہ کرو تم غیب ابن عباس نے فرمایا حضرت کے سامنے یہ آیت یعنی یَا اَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا الخ پڑہی گئی تو سعد بن وقاص نے کہڑے ہوکر عرض کی یارسول اللہ آپ دعا کریں کہ اللہ مجہے مستجاب الدعوات بنادے فرمایا اے سعد رزق حلال کہا مستجاب الدعوات ہوجا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکی قبضۂ قدرت مین محمدؐ کی جان ہے بندہ ایک لقمہ حرام پیٹ مین ڈالتا ہی تو اوس سے چالیس دن کی عمل مقبول نہین ہوتے اور جسکا گوشت لقمہ حرام سے بڑہا اوسکے لیے تو آگ ہے سزاوار ہے حلال وہ جسکی شرع مین ممانعت نہو یا جسکا حکم دیا گیا ہو طیب پاک طاہر فرمایا حسن بصری نے طیب وہ جسکا قیامت مین حساب نہو معالم طیب لذیذ عزیزی حلال سے وہ چیزین مراد ہین جو حرام نہون اور طیب وہ جنمین غیر کا حق نہو جیسے بیع فاسد اجرت فاسد ملک ناجائز وغیرہ احمدی حلال جسکا فتویٰ دیا جاے طیب جسے دل بہی گوارا کرے ف اکثر عامل ترک لذات وحیوانات کردیتے ہین مگر جب تک اونہین حرام و ناجائز نہ سمجہین مورد الزام نہین اسلیے کہ یہ ترک ویسا ہی سمجہا جاے گا جیسا کہ طبیب ممانعت کردے

اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

نہین حکم کرتا تمکو (شیطان) مگر برائی اور بیحیائی کا اور یہ کہ کہو تم اللہ پر وہ جو نہین جانتے

شیطان برے کامون اور بیحیائی کی فرمایش کرتا ہی اور یہ کہ اللہ پر وہ بہتان باندہو جو تم نہین جانتے ف کلمہ انما سے حکم کا اشارہ نکلتا ہی پس دشمن غالب سے بچنا نہین ہوسکتا جبتک کسی زبردست کی پناہ مین نہ آئے اوسکو دسنت پیغمبر ہے سوء افعال قبیح فحشاء جمع فحش اخلاق بد و بیحیائی اور اللہ کی نسبت کلام تین طرح ہے ۱ اوسکی ذات وصفات مین ۲ احکام مین ۳ ایسی خبرین یا وعدے اللہ کی طرف منسوب کرنا جو اللہ نے نہین کیے ف معلوم ہوا کہ دین مین مجرد راے سے کچہ کہنا اتباع شیطانی ہے

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا

اور جب کہا جاے واسطے اونکی پیروی کرو اوسکی کہ اوتارا اللہ نے بولے بلکہ پیروی کرینگے ہم اوسکی کہ پایا ہمنے

عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ

اوسپر باپ دادا کو اپنے کیا اگر ہوتے باپ دادے اونکے نہ جانتے کسی شے کو اور نہ راہ پاتے

اور جب اون سے کہا جاے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی حکمون کی پیروی کرو کہتے ہین ہم تو وہی کرینگے جو ہمارے باپ دادا کی رسم تہی (فرمایا) اور اگر ہون اون کے باپ دادے بے عقل گمراہ کیا تب بہی اونہین کی پیرو رہینگے بیٹے باپ دادا کی پیروی بشرط عقل و ہدایت ہوسکتی ہے

[illegible]

نہ محض رسم پرستی سے **مظہری** یہود سے جب کہا گیا کہ ایمان لاؤ بولی ہم تو اپنے باپ دادون کے طریقے پر ہین وہ بڑے دانا تہے اور بعض نے کہا کہ مشرکین قریش کی شان مین ہی **ف** ۱ اگر کہا جاوے کہ یہود صاحب کتاب تہے اون کے اگلے نادان و گمراہ نہ تہے تو جواب یہ ہی کہ یہود بوجہ تحریف توریت و انکار عیسی و قتل انبیا وغیرہ اس خطاب کی سزاوار ہوگئے اور یہان تو الزام مشروط ہی یعنے اگر وہ ایسے ہون تو بہی اتباع کروگے یہ نہین فرمایا کہ وہ سب کے سب نادان و گمراہ تہے ۲ عقل و ہدایت دو وصف اسلیے جمع فرمائے کہ عاقل گمراہ شیطان ہی اور نادان و براہ تیر ہوائی نہ اوسکا وقار نہ اسکا اعتبار اور عقل سے یہان معرفت دین مراد ہی پس یہ وہم کہ جبتک نادانی و گمراہی دونو نہ پائی جائین اتباع منع نہو گی باقی نرہا ۳ سیاق و الزام آیت سے معلوم ہوا کہ اون بزرگون کی تقلید جو امر دین مین مانا اور خود بہی عامل تہے قابل ترک نہین جبتک صاف طور پر اونکی غلطی ظاہر نہو **ربط** اے نبی محبوب آپ اون کی کجرویون سے مکدر نہون آپکو معلوم ہی کہ انکی حالت کیا ہی

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ

اور مثال اونکی جو کافر ہوے مثل اوسکے ہی کہ پکارے اوسے کہ نہ سنے مگر پکار اور آواز بہرے ہین

اہل کتاب کو سمجہانے کی مثال اوس شخص کی سی ہے جیسے کوئی پکارے اور وہ صرف پکار اور

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

گونگے ہین اندہے ہین پس وہ نہین جانتے

آواز سنے مطلب نہ سمجہے پہر وہ کیونکر جواب دیگا یا خود ایسی لفظون سے پکارے جسے خود نہین سنتا یعنے نہین سمجہتا اور بے سمجہے بات کہتا ہی یعنے اون کے جواب ایسے بے تکے ہین جسکے معنی وہ بہی خود نہین سمجہتے یا بت پرستون کی ایسی مثال ہی کہ کوئی ایسے شخص کو پکارے جو کچہ نہ سنے اور سنے تو نہ سمجہے پہر اس پکارنے والے کو کیا فائدہ ہوگا ایسی ہی اونہین اپنے معبودونکے پکارنے سے صرف آواز اور پکار کے سوا نہ ثواب ہے نہ جواب (آپ کیون ملول ہوتے ہین) کچہ سنین تو مانین یہ تو بہرے ہین۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زبان ہو تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہین - یہ گونگے ہین - آنکھ ہو تو چراغ ہدایت کی
رہنمائی ہوسکے یہ اندہے ہین پس وہ محض نافہم ونادان ہین - دوسرے مقام پر فرمایا هُمْ
كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کافر مثل چارپایون کے ہین بلکہ اون سے بہی زیادہ بہکے ہوے
ناسمجھ ہین ربط اور تم اے مسلمانو یہود و مشرکین کی طرح کوئی شے اپنی طرف سے حرام نکرو

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ
اے ایمان والو　کہاؤ　پاک چیز　جو دی ہمنے　تمکو　اور شکر کرو اللہ کا　اگر

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝
تم ہو　اوسیکی بندگی کرتے

اے ایمان والو پاک چیزین کہاؤ جو ہمنے تمہین دین اور اللہ کا شکر
کرو اگر خاص اوسیکی بندگی کرتے ہو اسلیے کہ کمال تعظیم دل اوسکے
لیے ہوسکتی ہے جسکے انعام واحسان ثابت ہون **ترغیب** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا اللہ پاک ہے اور پاک ہی چیز قبول کرتا ہے اور ابو سعید سے
مروی ہے کہ آپنے فرمایا جسنے پاک چیز کہائی اور سنت پر عمل کیا اور آدمیونکو اپنی بدی سے محفوظ
رکہا جنت مین داخل ہوا **ف** اسمین دو نعمتین ذکر فرمائین ۱ عطای رزق ۲ رزق حلال
لہذا فرمایا کہ ان نعمتون کے بعد بہی ناشکری کرو تو صاف سمجہا جائیگا کہ تم ہماری عبادت کرنیوالے نہین ہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ
نہین حرام کیا ہمنے تمپر　مگر مردار　اور خون　اور گوشت　سور کا　اور وہ کہ پکارا جاے اوسپر نام غیر اللہ کا

تمپر تو مردار اور خون اور گوشت خوک حرام ہے اور وہ حلال جانور جسپر غیر خدا کا نام پکارا جاے
میتہ وہ جو بدون ذبح کے مرا ہو مسئلہ زندہ جانور سے اگر کوئی عضو یا پارہ گوشت کاٹا جاے
وہ میتہ کے حکم مین ہے مسئلہ مردار کی ہڈی بال ناخن دانت اور کہال بعد دباغت طاہر ہے
دم - خون جو بہی اور گوشت مین خون کی تری خون نہین ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو مردار یعنی ٹیڑی اور مچہلی اور دو خون یعنی کبد اور تلی حلال ہین لحم خنزیر جمیع اجزائہ
نجس اور حرام ہے اس سے کسی قسم کا نفع جائز نہین زندہ ہو یا مردہ اور گوشت کا ذکر اسلیے
فرمایا کہ آیت مین صرف کہانیکا بیان ہے اور وہ گوشت سے تعلق رکہتا ہے ورنہ ہڈی چمڑا بال
دانت وغیرہ کوئی شے اسکی جائز النفع اور طاہر نہین ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ مطلق ہے کسی وقت اور
حال کے ساتھ خاص نہین ہوسکتا قبل ذبح ہو یا وقت ذبح غیر اللہ کے نام سے مشہور ہوا
اور حرمت آگئی اسلیے کہ آیت مین کوئی ایسا لفظ نہین جس سے یہ اشتہار اور پکار ذبح

کے وقت سے مخصوص ہوجاتی ہیں جو جانور کسی مخلوق کے نام سے پالی یا مشہور یا ذبح کیے
جاتے ہین یہ فعل شرک اور جانور حرام ہوجاتا ہی بسبب ذکر غیر اللہ کے اور جبکہ وہ مشرک جسکی
رد مین آیت اوتری وقت ذبح اپنے بتون کے نام سے پکارا کرتے تھے جمہور مفسرین نے اوسکی
موافق وقت ذبح کے قید بڑہا دے مگر کسی خاص محل پر آیت کا نزول اوسی عام حکم سے
نہین روکتا جب اسلام کا شیوع ہوا اور وقت ذبح بسم اللہ کہنے کے عادی ہوگئے تو وہی
اطلاق جو آیت مین ہی عود کر آیگا جسطرح اذان جمعہ کہ وقت نزول کے صرف خطیب کے سامنے
ہوتی تھی جب دوسرے اذان بضرورت نکلے تو حکم سعی و ممانعت بیع و شرا بھی اسکے ساتھ
صحیح مذہب مین قرار پاگئی یہ آیت غیر مذبوح کے احکام سے ساکت ہی اور صرف چار ہی چیزون پر
منحصر کیا گیا کہ بمقابلہ یہود و مشرکین اسی کی ضرورت تھی مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے
اپنی تفسیر مین بہت تشدد کیا اور فرمایا کہ نذر کرنیوالا مرتد اور وہ ذبیحہ ذبیحۂ مرتد ہے
(اگرچہ کوئی اور ذبح کرے) اور تفسیر احمدی مین کوئی صاف فیصلہ نہین ہی صرف اسقدر
ہے کہ جو جانور بزرگون کے ایصال ثواب کے لیے ذبح کیے جائین وہ حلال ہین اس سے یہ نہین
ظاہر ہوتا کہ بزرگون کے نام سے بطور نذر ممنوع مشہور کرنے کے بعد کیا حکم ہے غالباً یہ بلا
اون حضرات کے وقت مین پیدا نہوئی ہوگی اسی لیے تفسیرین اس بحث خاص سے خالی ہین

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پس جو بیقرار ہوا نہ بغاوت کرنیوالا اور نہ حد سے بڑھ جانیوالا پس نہین گناہ اوسپر بیشک اللہ غفور رحیم ہے

جو مجبور و بیقرار ہوا لذت طلب اور حد سے بڑہنے والا نہو وہ یہ چیزین کہاے تو اوسپر گناہ نہین
اللہ غفور رحیم ہی مضطر کی قسمین ہین سا بہوک سے دم نکلتا ہو یا کسی مرض یا افلاس وغیرہ
کی وجہ سے اور چیز نہ کہا سکے سٹلا ظالم قتل یا قطع عضو سے ڈرائے باغی طالب لذت یا دوسرے پر
ظلم کرنے والا عاد حد شرعی سے بڑہ جانے والا الحاصل ایسی مجبوری مین اگر کوئی حرام
چیز کہا ئے تو بشرطیکہ لذت مطلوب نہو یا کسی دوسرے پر ظلم واقع نہو اور ضرورت سے زائد
نکہائے تو مضائقہ نہین ۔ امام شافعی رح کے نزدیک باغی یعنے امام برحق پر خروج کرنے
والے اور عاصی اس تخفیف سے محروم ہین اور حنفیون کے نزدیک یہ تخفیف عام ہی بعض
کہتے ہین کہ وہ چیزین مباح ہو جاینگی اگر کہا لے تو حرمات اور نہ کہاے تو گناہ نہین
اور اکثر کا مذہب یہ ہی کہ وہ چیز حلال ہوجا یگی اور نہ کہانے مین گنہگار ہوگا اور فلا اثم علیہ

ایسا ہی جیسا کہ صفا و مروہ کی سعی مین جو واجب ہی فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ یہان بہی گناہ کا خوف تہا اوسکی نفی فرمائی اور غفور و رحیم باعتبار نعمت تخفیف و رفع ثقالت مشقت فرمایا مسئلہ اگر مضطر غیر کا مال نکہاسے تو باتفاق عاصی نہوگا اور کہاسے تو ادا کرنا واجب ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ
بیشک جو چہپاتے ہین اوسے کہ اوتارا اللہ نے کتابون سے اور خریدتے ہین ساتہ اوسکے

ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ
ثمن تہوڑا وہ نہین کہاتے اپنے پیٹون مین مگر آگ اور نہ کلام کریگا اونسے اللہ دن

جو چہپاتے ہین اللہ کے اوتارے ہوئے احکام اور اوس کے عوض مین دنیا کا مال جو قلیل

الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونہین اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہے

ذکر قدر ہی خریدتے ہین وہ اپنی پیٹ مین آگ بہرتے ہین قیامت کے دن نہ اونسے اللہ تعالی کلام کریگا یعنی عز حضوری سے بواسطہ ملائکہ عتاب و سرزنش ہوگی شرف خطاب حضور سے محروم رہیگا اسلیے کہ دنیا مین خطابات شاہنشاہی کو چہپایا اور اوسکی قدر نکی زاہدی و معالم یعنی رحمت و بشارت سے کلام نہوگا اور نہ اونہین گناہون سے پاک کریگا اور اون کے لیے دردناک عذاب ہے مستافہ پہلے یہود حضور کے آمد آمد کی خبرین بیان کیا کرتے تہے جب آپ مبعوث ہوئے اون کے نفسون نے یہ بات سمجہائی کہ آپ کی اطاعت مین یہ پرستش یہ تعظیم یہ تحفت و ہدایا یہ رشوتین کہان فضائل و اخبار چہپانے لگے ارشاد ہوا یہ مال حرام جو اس پرستش اور تعظیم مین بطور نذر و نیاز کہاتے ہین یا مسائل غلط بیان کرکے امرا کو مرید بناتے ہین آتش سوزان ہے جو ان کے اعمال کو جلا کر خاک کردینگے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
یہ وہ ہین کہ خریدے گمراہی ہدایت سے اور عذاب کو مغفرت سے

فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ
پس کیسے صبر کرنے والے ہین آگ پر یہ اسلیے ہی کہ اللہ نے اوتاری کتاب

ع الربع بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ع
ساتہ حق کے اور جنہون نے اختلاف کیا کتاب مین ہر آینہ بیچ اختلاف بعید مین

یہ وہی ہین جنہون نے گمراہی ہدایت کے عوض مین خریدے اور عذاب بعوض مغفرت کے

مول لیا پس یہ کتنے صابر ہین آگ پر اور یہ عذاب اسلیے ہی کہ اللہ نے کتاب حق نازل فرمائی اور جو اوسمین مختلف ہوئے یعنے ایک مقدار پر ایمان لائے اور ایک مقدار پر نہ لائے یا بعض کتابون کو کلام خدا بعض کو کلام بشر قرار دیا وہ حق سے دور پڑگئے **ف** مضمون مین تکرار نہین بلکہ آیت اولی مین فرمایا کہ ہمارے احکام چھپا کر دنیا کا بقدر مال خریدتے ہین دوسرے مین اوسکی تصریح کردی کہ یہ مبادلہ ضلالت و عذاب کا ہی ہدایت و مغفرت سی پھر بکمال تعجب ارشاد ہوا اے ایمان والو دیکھو تو یہ لوگ دوزخ پر کسقدر صبر کرنے والے ہین باوجودیکہ ان فعلون کی خوفناک نتیجے معلوم ہین اوسپر ایسی شوخ چشمی مگر یہ غفلت اسلیے پیدا ہوگئی ہے کہ اللہ کے سچے کلام مین نفسانیت سے اختلاف کرکے راہ سے دور بہک گئی

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
نہین نیکی یہ کہ پھیرو منہ اپنے طرف مشرق اور مغرب کے مگر نیکی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى
اوسکی ہی کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے اور فرشتون کے اور کتاب کے اور پیغمبرون کے اور دیا

الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ
مال محبت پر اوسکے قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافر کو اور مانگنے والون کو اور

فِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي
گردن چھڑانی مین اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالے ہین اپنے عہد کو جبکہ عہد کرین اور صبر کرنے والے ہین

الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝
محتاجی اور بیماری مین اور وقت لڑائی کی وہی ہین جو سچ بولے اور وہی پرہیزگار ہین

یہ نیکی نہین کہ صرف مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلو نیکی تو اوسکی ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتون اور اللہ کی کتابون اور پیغمبرون پر اور اللہ کی محبت مین قرابت دارون یتیمون مسکینون مسافرون مہمانون پر مال خرچ کیا اور غلام آزاد کرائے نماز پڑھی زکوۃ دی وعدے پورے کیے اور صبر کرنے والے ہین افلاس و بیماری اور جہاد مین یہی لوگ سچے اور پرہیزگار ہین۔ معالم یہود بیت المقدس کے مغربی جانب و نصارا شرقی طرف نماز مین منہ کرتے ہر ایک کو اپنے قبلے پر افتخار تہا اور بعضون نے کہا کہ ہجرت سے پہلے جب نماز و استقبال فرض نہ تہا مسلمان ہر طرف منہ کرتے تھے جب قبلہ معین ہوا تو ارشاد ہوا کہ اودہر اودہر فقط

ع ۵ لیس البر

نہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا یہان تو دلی توجہ اور جانب یقین پر نظر ہی البتہ نیکی یہ ہی کہ اللہ پر دلسے
ایمان لاؤ اور قیامت آنا برحق جانو حساب پل میزان دوزخ جنت پر یقین کرو اور تمام فرشتونکو
اللہ کے فرمانبردار نوری بیگناہ بندے سمجھو جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا اور جتنے پیغمبر بھیجے سب کے
تصدیق کرو دلی اعتقاد اسطرح ہو اور مال جسے تم جان سے عزیز رکھتے ہو اپنی زندگی کا سامان
راحت کا وسیلہ سمجھتے ہو اس حال مین خرچ کرو کہ تم کو اوسکی محبت ہو جیسا کہ فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ تم نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی پیارے مال سے خرچ نکرو - اور آنحضرت
سے کسی نے پوچھا زیادہ ثواب کس صدقے مین ہی فرمایا اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ ایسے
حال مین دی کہ تو تندرست ہو مرتے وقت جب خود بخود چھوٹی جاییگا دیا تو کیا اور حریص ہو یعنی
اوسکی محبت اوسکی ضرورت اوسکی حرص تجھ ہو یا یہ کہ اللہ کی محبت مین مال خرچ کرے جیسا کہ
فرمایا اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى یعنی ابوبکرؓ نے اسی لیے اپنا مال خرچ کیا کہ رضاے الٰہی
حاصل کرین یا محبت سے اللہ کی اطاعت مراد ہی کہ سب سے پہلے صلہ رحم کرین اپنی قرابت والون کو دین
جیسا کہ بخاری نے روایت کی اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ یعنے رشتہ دار کو دینے مین دو
ثواب ہین ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحم کا ترغیب آپ سے پوچھا گیا کون صدقہ افضل ہے
فرمایا عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ ایسے رشتہ دار پر جو دل مین عداوت رکھتا ہو (اسلیے کہ اوسمین
نفس کا لگاؤ نہین محض اللہ کے خوف اور محبت سے مال دیتا ہی اور اس احسان سے اوس کی دلی
عداوت بھی کم ہو جاے گی یہ دوسرا ثواب ہوا) پھر یتیمون کو دین سو اوسے دی جو یتیم ہون اور ابن ماجہ
نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کسی یتیم کے کھانے
پینے کی خبرگیری کی اوسے اللہ جنت مین داخل کرے گا اگر ایسا کام نہ کرے جو بخشا نہین جاتا
یعنی شرک - کفر - یا حق عباد (جو بلی توبہ یا بلی رضاے مظلوم معاف نہین ہوتے) پھر محتاجونکی خبرگیری
کرے جیسا کہ بخاری نے روایت کی کہ آپنے فرمایا هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ
تمہین نہ رزق ملتا ہی نہ مدد مگر محتاجونکی برکت سے عزیزی فرمایا مسکین وہ نہین جو در در
مانگتا ہو بلکہ مسکین وہ ہی جسکی آمدنی خرچ سے کم اور خلق اوسکی حال سے بیخبر ہو اور مسافرون
کے اعانت اور مہمانون کی دعوت کرے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا اَلْمَلٰئِكَةُ
تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً فرشتے ہمیشہ طلب بخشش کیا کرتے ہین
جبتک تم مین سے کسیکا دسترخوان بچھا رہتا ہی اور فرمایا فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ چاہیے کہ اپنے

ط ابن حبان مین مداراۃ بھی داخل ہیں ۱۲

مہمان کا اکرام کرے۔ اور مانگنے والون کو بھی دے مظہری امام حسینؓ نے آنحضرتؐ سے روایت کی
لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر چڑھ کے بھی آئے (بطور مروت
وسخاوت وہمدردی واعانت انسانی بھی مال خرچ کرنا چاہیے حاجتمند ہو یا نہ) بعد بیان مصرف
صحیح عام قاعدہ ارشاد ہوا کہ جو مانگے کچھ دیدو اور غلام کو آزاد کرو یا روپیہ دیکر آزاد کرا دو اسلیے
کہ فرمایا کہ جو کوئی غلام یا لونڈی آزاد کرے تو ہر ہر عضو کے عوض مین اسکا عضو دوزخ سے آزاد
ہوتا ہے اور اسی کی تحت مین مصیبت زدہ قرضدار۔ تاوان شاہی وحقوق العباد مین گرفتارون
کی رہائی داخل ہے۔ اور بدن سے نماز اچھی طرح ادا کیا کرے جیسا کہ فرمایا اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ
نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور زکوۃ بھی دی یعنی وہ مصارف خیر تو بوجہ مزید ثواب و
علو درجات ورضای الٰہی وشکر نعمت ہین مگر صرف واجب زکوۃ سے غفلت نہو اور یہ نسمجھو کہ منجملہ
اونہین خرچون کے ایک زکوۃ بھی ہے بلکہ اسکے لیے مدارج خاص ومراتب عالی ہین اور اپنے
وعدے بھی وفا کرتے ہین ترغیب آنحضرتؐ نے فرمایا تم چھ چیزوں کے ذمہ داری کر دو مین تمہارے لیے جنت کا
ذمہ دار ہون ۱ جب بولو سچ بولو ۲ جب وعدہ کرو پورا کرو ۳ جب امانت دار بنائی جاؤ ادا کرو
۴ اپنی شرمگاہ محفوظ رکھو ۵ نگاہ نیچی رہے ۶ اور ہاتھ کسی کو ایذا دینے سے روکے رکھو
اور عبدالرحمٰن بن الحارث کہتے ہین کہ ہم حاضر خدمت تھے آپ نے پانی منگایا اور ہاتھ ڈالکر
وضو کیا ہمنے بھی ویسا ہی کیا فرمایا کیون ہم بولے اللہ اور اوس کے رسول کی محبت سے فرمایا
اگر چاہتے ہو کہ تمہین اللہ اور رسول دونو دوست رکھین تو امانت ادا کرو اور بات سچ کہو اور
ہمسایون کے ساتھ نیکی کیا کرو سب سے پہلا عہد توحید واتباع قرآن مجید ہے۔ اور بکمال
ثابت قدمی ہر قسم کی سختیون مین صبر کرتے ہین اور اللہ صبر والون کے ساتھ ہے اور جہاد مین
صبر وشجاعت کرتے ہین جیتے تو غازی رہے تو شہید ہر حال مین کامیاب وسعید ہین انہین لوگون نے
وعدہ سچا کیا اور راستبازی کی فرمایا يَوْمَ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ قیامت مین سچون کی سچائی
بڑا نفع دیگی اور یہی پرہیزگار ہین ۔ کہ جنت بود جائے پرہیزگار ۔ یعنی نیکوکار یہ لوگ ہین نہ صرف
پورب پچھم منہ کرنیوالے ف ۱ معلوم ہوا کہ بدون ایمان کوئی عمل مقبول نہین یہان تک کہ کعبہ
کی طرف منہ کرنا جو علامت ایمان قرار پا چکا ہے قبل از ایمان لاشئی ہے ۲ نہ صرف ظاہری تقلید
بکار آمد ہے نہ محض باطنی اعتقاد کافی بلکہ دلمین ایمان اور ظاہر مین اطاعت ہونا چاہیے پس یہ آیت
اصل طریقت ومدار شریعت ہے ربط حسنات کے ذکر کے بعد اون برائیون سے جو کفر کے قریب پہنچا دین

اور موجب عذاب شدید و فساد عالم ہون بچانیکی تدبیر اور ایسے مجرمون کی سزا کی مصلحتون کی نسبت فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ

ای ایمان والو لکھہ لیا گیا تمپر عوض مقتولون مین آزاد بمقابلہ آزاد اور

الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى

غلام بمقابلہ غلام اور عورت بمقابلہ عورت

ای ایمان والو فرض لیا گیا تمپر قصاص مقتولون مین آزاد کے مقابلے مین آزاد اور غلام غلام کے بدلے اور عورت عورت کی عوض (ماری جاوی) امام شافعی اور امام مالک کی نزدیک غلام کے عوض مین آزاد اور عورتون کے عوض مین مرد اور ذمی کے قتل سے مسلم نہ مارا جائیگا جیسا کہ ظاہر آیت سے مفہوم ہوتا ہی اور حنفیہ جان کی عوض جان کا حکم دیتی ہین احمدی جولڑائیان اور کشت وخون اسلام سے پہلی ہوئی تہی اونمین زبردست قوم زیردستون سے قصاص پر راضی نہ تہے بلکہ غلام کے عوض آزاد اور ایک کے بدلے دو خونون کے خواہان تہی حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ایسا نکرو بلکہ برابری کا خیال رکہو علاوہ اسکے آیت مین ممانعت نہین ہی کہ عورت کے عوض مرد اور غلام کے بدلے آزاد مارا نہ جاوی اور اگر ایسا ہوتا تو لازم آتا کہ آزاد کی عوض غلام بہی قتل نہو حالانکہ آیت ظاہر ہی قصاص میں جبکہ نفس ہی مساوات ہین پس اعلی خارج اور ادنی داخل ہی یعنی غلام کی مقابلے مین آزاد قتل نہوگا اسلیے کہ آزاد مساوی نہین پس حکم آیت سے خارج ہی اور غلام مقابلہ آزاد بدرجہ اولی قتل ہوگا اسلیے کہ جب آزاد کی مقابلے مین آزاد کا قتل جائز ہی تو غلام کا قتل بدرجہ اولی جائز ہی گا صحیح نہین اسلیے کہ مساوات اگر وصف مین ہی تو چاہیے کہ صحیح صغیر و کبیر رذیل و شریف جاہل و عالم مین قصاص نہونا چاہیے اور یہ باتفاق باطل ہے یہان تک کہ بادشاہ سے بہی قصاص معاف نہین اور اگر مساوات نفس مین ہی تو سب جانین برابر ہین اور اسکی تائید ہوتی ہی آیہ اَلنَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور حدیث اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُهُمْ اور یہی یہ آیت منسوخ بہی قرار دیگئی ہی اور ذمی کے قتل سے مسلم کا بہی قتل لازم آئیگا مگر حربی کے قتل مین قصاص نہین عزیزی البتہ دیت مین وصف کا لحاظ رہیگا یعنے خون بہا مین یہ سب برابر نہین بلکہ عورت کا خونبہا مرد کا آدہا اور غلام کا خونبہا اوسکی قیمت ہی

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

پس جو کہ معاف کیا گیا اوسکے لیے اوسکی طرف سے اوسکی بہائی کی کچہ پس تقاضا کرنا شرعی طور پر اور ادا کرنا ہی طرف مدعی کے ساتہ نیکی کے

جسے اوسکی مدعی نے کچہ معاف کردیا یعنی بعض مدعیون نے معاف کیا یا کچہ خون بہا معاف کردیا تو باقی مدعی یا باقی خونبہا مین تقاضا اور تشدد بحسب شرع کرین زیادتی اور ظلم نکرین عفو کے بعد

دو بارہ غصہ نہ آئے اور قاتل کو بھی چاہیے کہ بدون تقاضا و تشدد وخوش اسلوبی اور نرمی سے
ادا کرے دشمن ور مخالف سمجھکر شرعی حیلہ - دغا بازی زبردستی - نادہندی نکرے -

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ
یہ (حکم) آسانی ہے رب سے تمہارے اور رحمت پس جسنے زیادتی کی بعد

ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اسکے پس واسطے اوسکے عذاب دردناک ہے

یہ حکم یعنی عفو یا قصاص قاتل کے حق مین تخفیف ہے کہ جان بچی مال پر کا خون بہا سے بدل دیا
ٹل گئے بالکل گلو خلاصی ہوگئی اور مدعیون کے حق مین رحمت ہے اس لیے کہ بہ ثواب کے اختیار
مصلحت بینی دونون ہین کیونکہ کبھی وارث مقتول محتاج بیکس ہوتے ہین اونکی حق مین مال زیادہ
مفید ہے اور کبھی قاتل مقتول سے زیادہ یا برابر عزیز و محبوب ہوتا ہے مثلا قاتل و مقتول بھائی بھائی ہون یا بیٹے ایک کو مکر
دوسرے کو قتل کروانا کسیطرح پسند نکریگا مظہری قتادہ نے کہا اللہ نے اس امت پر رحم فرمایا اور دیت کا مال ورثاء مقتول
کو دلا دیا اسسے پہلی کسی پر خون بہا لینا روا نہ تہا یہود پر صرف قصاص تہا اور نصارا پر عفو اور
جو کوئی اسکے بعد ظلم کرے یعنی معاف کرنے یا خون بہا لینے کے بعد بہر کچہ ایذارسانی کرے یا بعد فیصلہ
و صلح عداوت اور دشمنی رکھے یا ادا سے خونبہا مین روپوشی کرے بہرحال فیصلہ شرعی
کے بعد بہر دونو مسلمان بھائی بھائی ہوجائینگے جیسا کہ خود فرمایا (من اخیہ) باہم
عداوت و کینہ کشی حرام ہے ایسی حد سے بڑہنے والے کے لیے دردناک عذاب ہے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
اور واسطے تمہارے عوض مین زندگی ہے اے صاحبان عقل تاکہ تم ڈرو

اور تمہارے لیے قصاص کے حکم مین ایک ڈہنگ
کی زندگی ہے اے دانشمند وشاید تم ڈرو اور قتل و خون یا دعوے مین تعدی اور جواب مین
فریب نکرو ف حکم قصاص مین کئی فائدے ہین ۱ انتظام و انسداد قتل ۲ ورثاء مقتول
کے کچہ تشفی و تسکین ہے ۳ باہمی کشت و خون اور آئندہ عداوتوں کا خاتمہ ۴ درصورت عفو یا صلح
بمال بہت کچہ مصلحتین ہین - لہذا فرمایا کہ اگر قصاص نہوتا تو تمہاری زندگی اور امن مین فتور آتا

تفصیل قتل خواہ قصد اسکو مارا ہے یا بے قصد - قصد مین اگر ایسے آلے سے مارا جو غالبا قتل
مین مستعمل ہوتا ہے جیسے تلوار لٹہ وغیرہ تو **قتل عمد** ہے دنیا مین جان کی عوض جان اور آخرت مین جہنم مگر ورثہ کو
معاف یا صلح کرنیکا بہی اختیار ہے اور اگر وہ آلہ قتل کے لیے موضوع نہین جیسے ڈہیلا یا چہڑی تو
شبہ عمد ہے اسمین عاقلہ یعنی اوسکی برادری کا ہم پیشہ پر خون بہا اور قاتل پر کفارہ اور گناہ عظیم ہو مگر

سے قصد نہیں خواہ فعل اسکا ہو جیسے شکار کیلئے مین کوئی آدمی زخمی یا قتل ہوگیا یا سوتے مین کوئی چیز اوسکی گر سے کہ دوسرا مر گیا ہے کہ قاتل پر کفارہ ہے اور عاقلہ قاتل پر خون بہا مگر گناہ نہین اور اگر اسکا فعل نہین جیسے زمین غیر مین بدون اجازت کنوان کھودا اور کوئی گر کر مر گیا یہ مین صرف عاقلہ پر دیت ہے (ہدایہ) ربط تمام تصرفات انسانی حالت حیات مین نافذ اور بعد موت منتفی ہوجاتی ہین مگر وصیت جسکا وقت بعد موت ہے لہذا احکام قتل کے بعد فرمایا

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ

لکھا گیا تمپر جب آئے ایک کو تم سے موت اگر چھوڑے مال وصیت واسطے ماں باپ کے

وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝

اور رشتہ والون کے شرعی طور پر حق ہے پرہیزگارون پر

تمپر فرض ہے کہ مرتے وقت اگر کچھ مال ہو تو اوسے ماں باپ عزیز و اقارب کو وصیت دے جاؤ مگر بطور انصاف و عنوان مشروع ہو یعنی کمی نکرو اور ایسے مشفقانہ وصیت کرنا پرہیزگارون پر حق لازم ہے اولا میراث نہ تھی وصیت فرض کی گئی جب آیت میراث اوترے تو وصیت منسوخ ہوگئی مگر ورثہ کے حق مین جواز بھی نرہا اسلیے کہ محل وصیت یعنی مال وہ بطور میراث اون کے ملک مین آگیا اب نفاذ کسیپر ہو اور اگر وارث کے لیے وصیت جائز ہوتی تو فائدہ تعیین میراث کا باطل ہوجاتا اور اغیار کے لیے جواز بلکہ استحباب باقی ہے مظہری حق تو یہ ہے کہ وجہ نسخ مجھکو ملی ہوگی بظاہر ائمہ اربعہ کا اجماع و اتفاق اسکی منسوخیت کا باعث ہے اور متعدد حدیثین موجود ہین احکام وصیت بمعنی نصیحت ار شرع مین وہ امر جو بعد موت عمل در آمد ہونے کے قابل ہو اور یہ ۱ واجب ہے جیسے ادائے حقوق عباد مثل دین و امانت و حقوق اللہ مثل زکوۃ و نذر و کفارات و فدیہ وغیرہ ۲ مستحب جیسے کسی رشتہ دار کے لیے جو میراث نہ پاسکے یا اور کسی کار خیر کی وصیت کرنا ۳ جائز جیسے کسی امر مباح یا ذمی وغیرہ کے لیے وصیت ۴ غیر مستحسن جیسے کم سرمایہ والا آدمی وصیت کرے یا ایک رشتہ دار کو کم دوسرے کو زاید دے ۵ موقوف جیسے تہائی مال سے زیادہ یا کسی وارث کو وصیت کرنا یہ دوسرے ورثہ کی رضا پر موقوف ہے ۶ ممنوع جیسے کافر حربی یا کسی امر ممنوع کے لیے وصیت کرنا۔ بعد موت و تجہیز و تکفین و ادائے دیون و حقوق واجبہ تقسیم میراث سے پہلے ایک تہائی مال سے ادای وصیت لازم ہے

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ

پس جسنے بدل دیا اوسکو بعد اوسکے کہ سنا اوسکو پس نہین گناہ اوسکا مگر اونپر جو بدلین اوسے

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ
بیشک اللہ سنتا ہو جانتا ہو پس جو ڈرا وصیت کرنے والے سے ظلم یا گناہ کو پس اصلاح کرادی

بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
اونمین پس نہین گناہ اوسپر بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہو

ع ۶

جسنے وصیت سنکر بدلدی یعنی بیش و کم کیا یا وصیت بجا نہ لایا یا گواہ تہا اور اوسنے شہادت مین تغیر تبدل کیا تو اسکا گناہ بدلنے والی سپہ پر ہو وصی کو کچہ واسطہ نہین اللہ وصی کا قول اور اوسکی دلی نیت اور اس بدلنے والی کے بددیانتی سنتا اور جانتا ہو **ف** اس حکم سے جب گواہون اور وصیون کو احتیاطاً خوف غالب ہوا اور احتمال تہا کہ ایسے معاملون سے کنارہ کشی کرین اور معاملات مین تنگی واقع ہو تسکیناً فرمایا پس جو ڈرا کہ وصیت کرنے والا سہواً یا عمداً ایک جانب میلان کریگا یا صراحۃً ظلم و حق تلفی ہی پہر آپسمین اصلاح کردی یعنی موصی کو سمجہا دیا اور وصیت کرنے والے اور مستحقین وصیت مین اصلاح کرادے اوسپر کوئی الزام نہین اللہ غفور رحیم ہے۔ اس آیت کی تفسیر مین عجب خلط ہی **احمدی** موصی کو فہمایش کرکے اوس تجویز سے پہیر دیا اور اصلاح و اتباع انصاف پر متوجہ کیا اس صورت مین موصی پر پچہلی غلطی کا الزام نہ رہا اللہ تعالی غفور رحیم ہے **ف** یہ تقریر نہایت صاف اور تمام شکوک سے پاک ہی جمہور مفسرین اس تبدیل و تغیر مین بدلنے والے پر الزام نہین اور اسکی کئی صورتین ہین ۱ موصی کو فہمایش کردے ۲ یا اوسکے بعد مستحقون مین اصلاح اور انصاف کرادیا یہان تک بجا ہی مگر جبکہ اپنے اختیار سے وصیت کو بدل ڈالا تو اس اصلاح مین مال غیر پر تصرف پایا گیا اور ایسے حقوق امام کے سوائے دوسرے کو حاصل نہین ورنہ لازم آیگا کہ وکیل یا کسی آمر کا کفیل و متوسط موکل و آمر کے معاملات باطلہ و عقود و شروط فاسدہ کے اصلاح کر لیا کرے اور اسکے نظیر نظر سے نہین گذری البتہ جملہ شروط و عقود و امور ممنوعہ مین توکیل و توسط قابل عمل نہوگا (جنف) ایکطرف میل کرنا مراد اوس سے سہو یا خطائی فہم یا گونہ زیادتی ہو اور اثم سے کہلی کہلی حق تلفی مراد ہے اور اصلاح سے مراد یہ ہی کہ شرعی طور پر کردے اور چونکہ یہ اصلاح بظاہر مخالفت اور تبدیل یا کسی کے حق مین مضر تہی باعتبار صورت فرمایا کہ اوسپر گناہ نہین ورنہ ایسا مصلح باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ثواب پایگا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ

اے ایمان والو لکھے گئے تمپر روزے جسطرح لکھے گئے تھے اونپر

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۙ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ

جو پہلے تھے تمسے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ دن گنتے کے پس جو

كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

ہو تم مین سے بیمار یا مسافر تو گنتی ہی دوسرے دنون سے

اے ایمان والو تمپر روزے فرض کر دیے گئے (مگر یہ مشقت تمہین پر نہین پڑی بلکہ) اسیطرح تمہارے اگلونپر بہی فرض ہوے تھے اور فائدہ یہ ہی کہ تم متقی ہو جاؤ اور ہمیشہ کے لیئے نہین بلکہ گنتی کے دن ہین پس جو کوئی تم مین سے بیمار یا مسافر ہو تو دوسرے دنونمین قضا کرے ف اُمم سابقہ کی مشابہت صرف فرضیت مین ہی مقدار اور ثواب اور احکام مین نہین ۲ روزی کلمہ شہوات اور مقلل لغویات ہین پس روزہ دار غالباً صاحب تقوی ہو جاتا ہی حدیث مین ہی اے جوانو نکاح نکر سکو تو روزے رکہا کرو ۳ معدودات سے اشارہ اسطرف ہی کہ چاند دیکہکر رمضان شروع کرو اور چاند دیکہکر ختم کرو جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اسلیے کہ تعین روزونکی دوہی طرح ہو سکتی تہی ایک شمار اوسکا ذکر ہی نہین ۲ ہفتے یا مہینے وغیرہ سے پس یہی متعین ہو گیا مہینا ۲۹ دنکا ہو یا ۳۰ دنکا اور یہ بہی سمجہا گیا کہ اگر ابر وغیرہ سے ایک دن رمضان کا شعبان سے مل جاے تو شوال کے دن سے پورا نہین کر سکتے اسلیے کہ رمضان تو معین تہا وہ ہو گیا البتہ قضا جب چاہو کرو مظہری جب آپ مدینے مین آئے تو دسوین محرم اور ہر مہینے مین تین روزے رکہا کرتے جنگ بدر سے کچہ دنون پہلے رمضان فرض ہوا وہ روزے منسوخ ہو گئے مگر جواز باقی ہے

اور جو روزہ رکہہ سکین یا نہ اون کو دینے

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

اور اونپر جو طاقت نہین رکہتے اوسکی فدیہ ہی کہانا غریب کا

فدیہ یعنی ایک مسکین کا کہانا ہی علما اسکی تفسیر مین بہت کچہ مختلف ہوے بعض نے کہا کہ معنے یہ ہین جو روزہ رکہہ سکتے ہین وہ بہی فدیہ دینے کے مجاز ہین اور یہ حکم ابتداے اسلام مین تہا جب لوگ روزے کے عادی نہ تہے پہر منسوخ ہوا اور کہا بعض نے معنی یہ ہین کہ جو روزہ نرکہہ سکے فدیہ دے اور آیت

منسوخ نہین البتہ یہ حکم شیخ فانی کے حق مین مخصوص ہو مگر صاحب تفسیر احمدی اور تفسیر مظہری کے اقوال ملانے سے نہایت نفیس معنی حاصل ہوتے ہین یعنی جو طاقت نہین رکھتے یعنی ابتک
اور نہ آیندہ وہ فدیہ ادا کرین پس مقیم و تندرست فی الحال قادر ہین اور مسافر اور مریض کو قدرت کی امید ہو صرف شیخ فانی جو عادۃً جوان نہین ہوسکتا اس حکم مین بدون گفتگو باقی رہگیا اور آیت بھی منسوخ نہوئی اور نہ کوئی اصولی اعتراض نہ معتبر اختلاف جو پیش آیا علما متفق ہین کہ ما کوئی قادر فدیہ دیکر بری نہین ہوسکتا ہے عاجز جیسے شیخ فانی مراد ہو مریض و مسافر عاجز نہین فدیہ وہ مال جسکے عوض قیدی کو چھڑالین مقدار اوسکی حنفیہ کے نزدیک صدقہ فطر کے برابر ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ باوجود طاقت فدیہ جائز ہو اور یہ آیت پیش کرے تو باجماع مردود ہوگا-

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

پس جسنے زیادہ کی نیکی پس وہ اچھی ہو واسطے اوسکے اور یہ کہ روزہ رکھو تم بہتر ہو واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

پس جسنے زیادہ کی نیکی یعنی مقدار فدیہ بڑھا دی تو اوسکے حق مین اچھا ہو اور اگر روزہ رکھو تو فدیہ سے بھی تمہارے حق مین اچھا ہو اگر تم جانتے ہو ف آیت مین تصریح ہو کہ روزہ رکھنا مسافر اور مریض کے حق مین بھی اچھا ہو ممنوع نہین اور بعض حدیثون مین جو ممانعت وارد ہو اوس کے دو جواب ہین ا بعض حدیثون مین اجازت بھی آگئی ہو ۲ وہ ممانعت کسی عذر کی وجہ سے ہو مثلا ایسا مریض یا مسافر جسے جان کا خوف ہو یا حاجی یا مجاہد جسکی غرض اصلی فوت ہوجائے ۳ آیت ہماری مقصود پر اشارہ کر رہی ہو اس لیے کہ اگر یسر و عسر سے جو آگے مذکور ہوگا دینی یسر و عسر مراد ہو تو روزہ موجب آسانی ہو اور اگر دنیاوی ہو تو اختیار مین یسر ہے اور اضطرار و مجبوری مین عسر و تنگی پس ظاہر ہوگیا کہ مریض و مسافر کو افطار جائز ہے واجب نہین

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

مہینا رمضان کا وہ کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن ہدایت ہو واسطے آدمیون کے اور کھلی نشانیان مین رہنمائی کی اور فیصلے کے

رمضان کا مہینا جسمین قرآن اوترا آدمیون کے لیے ہدایت ہو اور قول فیصل کی دلیل و حجت یعنی احکام اور دلائل اور ہر شبہے اور سوال کا جواب شافی قرآن مین ہو در منثور عطیہ نے ابن عباس سے کہا میرے دل مین تردد ہو کہ ایک جگہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کہین فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ یا دوسری جگہ کہا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اور قرآن تو ہر مہینے مین برابر اوترا کر تا تھا فرمایا شب مبارک وہی شب قدر ہو اور یہ مضامین

ہوتی ہی اس رات لوح محفوظ سے بیت المعمور مین لیکیا۔ آیا وہان سے آپ پر بحسب ضرورت
اوترتا تہا۔ کہا شعبی نے جبریل آپ پر ہر رمضان مین قرآن عرض کرتے تھے **ابن کثیر** فرمایا کہ صحف
ابراہیم رمضان کے پہلے کو اور توریت چھٹے کو اور زبور بارہوین اور انجیل تیرہوین یا اٹھارہوین
کو اور قرآن چو بیسوین کو اوترا ہے دوسری کتابین مجموع اور قرآن متفرق نازل ہوا ہے
ف رمضان کے فضل کی دلیل نزول قرآن پاک قرار پایا اس سے معلوم ہوا کہ ۱ تلاوت
قرآن رمضان مین افضل ہی ۲ اور اس حدیث سے کہ حضرت جبریل آنحضرت پر رمضان مین
قرآن عرض کرتے تھے ایک اشارۂ لطیف تراویح مین قرآن پڑہنے کا نکلتا ہی ۳ کسی امر مقبول
ومتبرک کی وجہ سے اوس کے وقت اور مکان مین بہی برکت آجاتی ہی جسطرح نزول قرآن سے
رمضان مین اور چونکہ شب قدر خاص وقت نزول ہی زائد متبرک قرار پائے اس سے روز
ولادت وشب معراج اور دوسرے اوقات جنمین کسی مقبول بارگاہ کا تعلق ہوا اور ایسے
مقامات ضرور ۃ متبرک سمجھے جائینگے **ترغیب** فرمایا میری امت کو رمضان مین پانچ نعمتین
ملی ہین جو کسی کو نملی تہین ۱ اول شب رمضان کو اللہ اپنے بندون پر نظر رحمت کرتا ہی اور جسپر
نظر رحمت کی اوسپر کبہی عذاب نہو گا ۲ روزہ دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے
زاید خوشبودار ہی ۳ فرشتے رمضان کی ہر رات دن میں اونکے لیے استغفار کیا کرتے ہین ۴ جنت کو
رمضان مین حکم ہوتا ہی کہ مستعد اور آراستہ ہوجا میرے بندون کے لیے شاید وہ دنیا کی مشقتونسے
میری بخشش وفضل کے گہر مین آرام پکڑین ۵ آخر شب رمضان مین سب گناہ بخشدیے جاتے ہین
ابوہریرہ نے روایت کی کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہونکا کفارہ
ہوجاتا ہی اگر کبائر سے بچا رہے اور ابوسعید خدری سے مروی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ رمضان کی
پہلی کو آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پہر آخر رمضان تک بند نہین ہوتے کوئی مومن
رمضان کی رات مین نماز نہین پڑہتا مگر اوسکے لیے ہر سجدے مین پندرہ سو نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جنت مین ایک گہر یاقوت سرخ کا بنایا جاتا ہی جسکے ساٹہہ ہزار دروازے
ہین ہر دروازے پر سونیکا محل یاقوت سے مرصع۔ پہلے ہی روزے مین سب اگلے گناہ
بخشدیے جاتے ہین اور ایسا ہی ہر روز ہوا کرتا ہی اور ہر دن صبح سے شام تک ستر ہزار
فرشتے اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور ہر سجدے کے عوض ایک درخت جنت مین
اوگتا ہی جسکے سایے مین سوار پانچسو برس چلا جاے **مسلم** رحمت کے دروازے کشادہ

ے تیئسوین یا ستائیسوین یا پچیسوین شب علی لیلۃ القدر ہی ۱۲

جہنم کے دروازے بند اور شیطان پابزنجیر کیے جاتے ہین فرمایا الصَّوْمُ لِيْ اَنَا اَجْزِيْ بِہٖ روزہ میرے لیے ہی
اور مین ہی اوسکا عوض دونگا یعنی بلا توسط ملائکہ خود اور روزہ دار کی حالت پر توجہ خاص یا مین خود ہی اوسکی جزا ہون

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
پس جو پائے تم مین سے مہینے کو رمضان کے پس چاہیے روزہ رکھے اوسمین اور جو ہو بیمار یا مسافر پس گنتی ہے

مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
دوسرے دنون مین چاہتا ہے اللہ تمپر آسانی اور نہین چاہتا تمپر تنگی

پس جو کوئی تم مین سے یہ مبارک مہینا پائے چاہیے کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر یا مریض ہو تو دوسرے دنون مین بعد دفع عذر قضا کرے اللہ تعالے تمہارے حق مین آسانی چاہتا ہے اور تنگی کا ارادہ نہین کرتا یعنے حکم فدیہ یا قضا سے تمپر آسانی ہوگئی یا رمضان کی فرضیت تمہاری اخروی مصائب کے آسان کرنے کے لیے ہے اور یہ غرض نہین کہ تمپر سختی و مشقت پڑ جاے اسی آیت کو آیت سابق یعنی وعلی الذین یطیقونہ کا ناسخ قرار دیا ہے **مظہری** مسافر اور مریض تو قرآن ہی سے معذور و مستثنیٰ ہوگئے اور حائضہ و نفاس والی عورتین اجماع اور احادیث مشہورہ سے مخصوص ہین **ف** حاملہ اور دودہ پلانے والیونکا مریض پر قیاس کیا گیا اس لیے کہ جسطرح مرض مین جان کا ڈر یا طول مرض کا خوف معتبر ہے انہین بہی اپنا یا بچے کا ڈر ہے اور اسی بنا پر وہ مریض جسے روزہ مضر نہو اور وہ مسافر جسکا سفر مقدار شرعی سے کم ہو معذور نہین اس لیے کہ استدلال لغت سے نہین ہو سکتا بلکہ معنی اور اصطلاح شرعی معتبر ہین پہر سفر مین بہی اختلاف ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ سفر معتبر ہے جو عادۃً تین دن کا ہو یعنی اکثر اوسعادت یہ ہو کہ تیسرے روز طے کرے پہر اگر کوئی شخص ایک دن مین چلے یا ایک منزل کئی دن مین چلے تو اوسکا اعتبار نہین اور سواری بہی وہ معتبر ہے جو اوس مقام پر رائج و مناسب ہو جیسے دریا مین کشتی اور پہاڑ پر اونٹ خچر وغیرہ ہمارے زمانے کی ریل یا دودی جہاز کا اعتبار نہین ہے اور اسیطرح جبتک مسافر پندرہ دن رہنے کا عزم نکرے یا اپنے وطن مین واپس نہ آئے مقیم نہ سمجہا جایگا فقط قصد ہی معتبر و قوع نہین ہے پہر سفر بے کیے شروع نہین مدتون غیر قصد اگر تو رہے تو نہ شریعت تجہو مقیم لکہے ۞ اور دلیل ہماری مدت مسح موزہ ہے جسمین تین دن معین ہین اور ایام اخر سے مفہوم ہوا کہ اگر مریض یا مسافر بعد فراغت زندہ رہے تو قضا واجب ہوگی ورنہ ساقط **مسئلہ** زید دس دن بیمار رہکر اچھا ہوا پہر دو دن بعد مر گیا

ف من اگر عام ہے ... مخصوص ہے البعض ... بدلیل تخصیص ... مریض بر قیاس ... خارج کرلینا جائز ہے ... ع ... شہد سے ... ہوا اگر کوئی اول شب رمضان مین ... صحیح ہو تب بہی قضا ... واجب ہوگی ... ع ... ع ... ع ... ع ...

یا مریض یا مسافر ہوا اور اوسی حالت مین مرگیا تو اب وہی دنکی قضا واجب الادا ہی اس لیے کہ ایام اخر ادسے نہین ملے مسئلہ قضا کا برابر کہنا ضرور نہین اسلیے کہ آیت مطلق ہی جیسا کہ دار قطنی مین آنحضرت سے مروی ہی اِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَاِنْ شَاءَ تَابَعَ چاہے جدا جدا رکھی یا پے در پے مسئلہ میت کے ذمی فدیہ یا روزے باقی ہون تو دو شرطون سے وارث پر اونکا فدیہ دینا واجب ہوگا ملہ وصیت کے ہوسے اسقدر مال چھوڑا ہو ورنہ وارث کی خوشی ہو

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور تاکہ پوری کرو گنتی اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس نعمت پر کہ رہنمائی کی تمہارا اور تاکہ تم شکر کرو

پس جب اللہ تعالی کا ایسا فضل ہی اور وہ تمہارے آسانی و راحت کا خواہان ہے تو تمہین بہی لازم ہی کہ رمضان کے روزے پورے رکھو کم نکرو اور قضا ہو تو وہ بہی ادا کرو اور اللہ کی بڑائی کیا کرو تاکہ تم اسلام یا رمضان یا سہولت کی ہدایت پر شکر گزار ہو جاؤ مظہری عموم فرضیت سے مسافر اور مریض کو تو قرآن نے خاص کر دیا اور حائضہ اور نفاس والیان احادیث مشہورہ اور اجماع امت سے مخصوص ہو گئین اور تکبیر سے شافعی کے نزدیک شب عید کے بالجہر تکبیرین مراد ہین اور حنفیہ کے نزدیک تکبیر سے مراد نماز عید ہی جسمین تکبیرات زائدہ موجود ہین مگر اس احتمال سے فرضیت نماز عید مفہوم نہین ہوتے وجوب اوسکا احادیث مشہورہ اور حضرت کے فعل دائمی سے مستفاد ہی **اسباب نزول** ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا رب قریب ہو تو ہم چپکی چپکی دعا کیا کرین اور دور ہو تو آواز بلند پکارین ارشاد ہوا

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

اور جب سوال کرین تجھ سے بندے میرے پس مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون دعا دعا کرنیوالے کی جب پکارے مجھے پس قبول کرین میرا حکم اور ایمان لائین مجھپر تاکہ وہ راہ پائین

جب ہمارے بندے آپ سے ہماری کیفیت پوچھین تو بتا دیجیے کہ ہم قریب ہین جب دعا کرین قبول کرینگے پس ہمسے مانگا کرین اور ہمپر ایمان لائین تاکہ منزل مقصود پر پہونچین امام زاہدی نے کہا کہ جہان جہان غیر خدا سے سوال ہوا ہی جواب مین پیغمبر سے فرمایا (قل) مگر یہان ذات پاک سے سوال ہی لہذا کلمۂ قل محذوف کیا یعنی ہم خود جواب کے لیے حاضر ہین ف

معنی قرب سمجھانے کے لیے اپنے حبیب کی زبان سے تکلم فرمایا کہ کچھ تو سمجھ مین آئے اور یہ
اشارہ کیا کہ معرفت اور تقرب اور ولایت کے مضامین مین حضور کا وسیلہ شرط ہی لطیفہ اشارہ
ہی کہ علوی مراتب مین امتیاز و تغایر کی ضرورت نہین مظہری قریب باعتبار کمال علم یہ قرب
وہ معانی نہین ہین جو حرف و آواز سے ادا ہو سکین اللہ جانے اور اوسکے مقرب بیچارے
تو اپنی ہستی ہی سے دور اور مستغرق حضور ہین کیسے معانی اور کہان کی سمجھ ۵ قرب کا اوسکی
گو شعور نہین ٭ ہر جگہ ہی کسی سے دور نہین **ف** یہ ارشاد کہ جب ہمارے بندے پوچھین تو
بتا دو مشیر ہے کہ ۱ قرب و قبول طلب پر موقوف ہی ۲ ک خطاب اسلیے اختیار کیا کہ باعتبار
وصف و اسم دوسرے پر گمان نہو یہ توسط تو مخصوص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
۳ سوال بواسطہ اور جواب بلا واسطہ سے معلوم ہوا کہ توسل شیخ گو ابتدا مین ضروری ہی
مگر وہ عین توسل الٰہی ہو جاتا ہی ۴ جواب مین اولاً کلمہ (قریب) جو ہمارے فہم سے بعید ہی
اسلیے ارشاد ہوا کہ شوق کی آگ بھڑکی تار و پود خودی جلکر نیست ہوا جب کہ مشتاق سوختہ دل
یہ سنے کہ محبوب قریب ہی اور معانی نسمجھے تو اہل دل بتائین کہ اوسپر کیا گذرے گی **سعدی**
دیدار مینمائی و پرہیز میکنی ٭ بازار خویش و آتش ما تیز میکنی ٭ ۵ معاً (اجیب) اسلیے فرمایا کہ مبادا
کمال اضطراب و شوق مین تڑپکر نہ مرجاے ارشاد ہوا اگر ابنہین ہم دینگے جو مانگیگا ۶ پھر
(اذا دعان) کی قید بڑہائی کہ کچھ مانگو عاشقانہ آرزومین غلامانہ سوال پیش کرو جیسا کہ وارد ہوا
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ دَعْوَۃَ الْمُؤْمِنِ اللہ مومن کی دعا کو محبوب رکھتا ہی ۷ (فلیستجیبوا لی)
یعنے میرے لیے مانگو اپنی نسبت اسلیے کہ یہ سمجھو دعا محض خودغرضی ہے طالبان رضا تارکان
تمنا اسکے قریب نہین جاتی بلکہ یہ ہماری خوشنودی اور عبادت ہی جیسا کہ وارد ہوا اَلدُّعَاءُ مُخُّ
الْعِبَادَۃِ دعا عبادت کا مغز ہی ۸ اور یہ بھی اشارہ ہی کہ اے طالب مسکین جب تو نے ہماری
محبت مین اپنی خودی مٹادی تو تیری حاجت کہان رہی وہ بھی ہمارے ہی لیے ہی جیسا کہ وارد
ہوا کہ بندہ کمال تعبد اور خدا پرستی سے اوس مقام پر پہنچ جاتا ہی کہ اوسکے سمع و بصر و مشی
و بطش اللہ کی طرف منسوب ہو جاتی ہین ۹ طلب ایمان سے یہان وہ ایمان مراد نہین جسپر ہم
ایسون کی نجات کا مدار ہی یا جسکی جزا حور و قصور ہو بلکہ یہ گرویدگی خاص مع اصل عرفان و ذوق
معانی قرب و قبول ہی ۱۰ اب کامیابی یہ ہی فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اپنی
بادشاہ قدرت والے کے حضور مین مقام صدق و صفا پر لذت حضور اور دید اکبر سے کامیاب ہی

اوسپ مظہر و جو مسلم اللہ سے دعا کرتا ہی اور گناہ و یا قطع رحم اوسمین نہو تو اللہ تعالی خواہ اوسکی
مراد بر لاتا ہی خواہ آخرت کے لیے اوسکا ثواب جمع کرتا ہی خواہ اوس سے کوئی آنے والی بلا ٹال دیتا ہے
(سبحان اللہ یہان بہی ہماری ہی مصلحتون پر نظر ہے) درمنثور حضرت انس نے روایت کی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دعا سے عاجز نہو اس لیے کہ دعا کرنے والا ہلاک
نہین ہوتا اور فرمایا جب دعا کرو تو یون کہو کہ اے پروردگار ایسا ہی کردے اور یہ نکہو کہ
چاہے تو ایسا کرے اس لیے کہ اسے اللہ تعالی برا جانتا ہی (ایک قسم کی بے پروائی ثابت
ہوتی ہی) اور فرمایا جب اللہ چاہتا ہو کہ اپنے بندے کی دعا قبول کرے اوسے مانگنے کی توفیق
دیجاتی ہی اور فرمایا جسکے لیے دعا کا دروازہ کہل جاتا ہی یعنی توفیق دعا کی عطا ہوتی ہے
رحمت کا بہی دروازہ کہل جاتا ہی **منظہری** اللہ مومن کی دعا کو محبوب رکہتا ہے اور کبہی
اوسکی مراد کو موخر کردیتا ہی تاکہ اوسکا مانگنا سنے اور جس سے نہین محبوب رکہتا اوسکی مراد جلد
عطا فرماتا ہی تاکہ اوسکی آواز مکروہ حضور مین پیش نہو اور تفسیر زاہدی مین ہی کہ اولاً رمضان
مین سوجانے کے بعد ہمبستری جائز نہتی ایک دن حضرت عمرؓ اپنی بی بی کے پاس تشریف
لیگئے اونہون نے کہا مین سوگئی تہی آپ سمجہے کہ یہ معمولی عذر عورتون کے ہین اور وہ سمجہین
کہ شاید حکم منسوخ ہوگیا ہوگا ورنہ آپ اور خلاف ورزی۔ الغرض بعد فراغ جب آپ کو تحقیق
معلوم ہوا کہ وہ سچی تہین غسل کیا اور تمام رات گریہ و بکا مین بسر کی صبح کو بامید سفارش
حضور مین گئے آپ نے انکا حال پریشان دیکہا استفسار فرمایا حضرت عمر نے اپنی غلطی عرض
کی ارشاد ہوا اے عمر تم تو اس قابل نتہے پہر اور اصحاب بہی کہڑے ہوئے اور
عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم بہی ایسی ہی خطاؤن مین گرفتار ہین اب حضور نہایت
متردد ہوئے اور بنظر کمال ترحم بحال امت رونے لگے معاً یہ آیت نازل ہوئی
کہ ہم تمہاری سختی ہین اور عذر قبول فرماتے ہین اور صرف یہ خطا ہی نہین بخشتے بلکہ

ع مباشرت شب رمضان مین جائز ہو جانی کا سبب ۱۴

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ
حلال کیے گئے واسطے تمہارے شب رمضان مین مباشرت تمہاری عورتون سے عورتین پردہ ہین واسطے تمہارے اور

أَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ
تم پردہ ہو واسطے اون کے جان لیا اللہ نے کہ بیشک تم تہے خیانت کرتے اپنی جانون مین

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ
پس توبہ قبول کی تمہاری اور معاف کیا تمسے پس اب سے مباشرت کیا کرو عورتونسے اور طلب کرو جو لکہا اللہ نے تمہارے لیے

تم کو اپنی عورتون سے رمضان کی راتون مین ہم بستری حلال ہوگئی وہ تمہارے لیے اور تم اون کے لیے لباس اور موجب راحت ہو ہم نے جانا کہ تم سے خیانت ہوتی ہی پس توبہ قبول فرمائی اب مباشرت کرو تم اون سے اور جو تمہارے حق مین مقدر ہے طلب کرو یعنی (اولاد) **مظہری** مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ سے مراد اولاد ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ بوقت ہمبستری طلب اولاد کیا کرو تاکہ ثواب ملے اور فرمایا مین قیامت میں اپنی امت کی کثرت سے فخر کرونگا پس چاہیے کہ ایسی عورتون سے نکاح کرو جنکے لڑکے زیادہ ہوتے ہون اور لباس اس لیے فرمایا کہ زن و شو باہم پردہ دار اور موجب تسکین ہوتے ہین حدیث مین آیا مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ ثُلُثَيْ دِيْنِهٖ جس نے نکاح کیا تو اوسنے گہیر لیا دو تہائی کو اپنے دین کے معالم اول رمضان کی راتون مین سو جانے کے بعد کہانا پینا ممتنع تہا قیس بن صرمہ گہر مین آئے اوس وقت تک کہانا نہ تہا آپ کی بی بی کچہ بند و بست کرکے پکانے لگین اور یہ تہکے ماندے عشا پڑہکر سو رہے تہے جب کہانا تیار ہوا یہ جگانے گئین مگر قیس نے کہانا نکہایا اور بخوف خدا و رسول بہوکے پیاسے سو رہے دوسرے دن دوپہر کے قریب غش آگیا جب ہوش آیا حضور مین آئے آپنے فرمایا تمہارا کیا حال ہی کیفیت عرض کی آپ نہایت غمناک ہوئے حق سبحانہ تعالے نے نازل فرمایا

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
اور کہاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے ڈورا سفید سیاہ ڈورے سے فجر سے

اور کہاؤ اور پیو جب تک سفیدۂ صبح تاریکی شب سے ظاہر نہو خیط الابیض سے وہ خط مراد ہے جسے صبح صادق کہتے ہین اسلیے کہ ایک خط مستطیل کنارۂ شرقی سے بلند ہوتا ہی اوسکے گرد گرد سیاہی ہوتی ہے وہ صبح کاذب ہی پہر ایک خط سفید شرقی کنارے سے اوتر دکہن مین پہیلا ہوا منتشر ہوتا ہی اور سفیدی بڑہتی جاتی ہی اوسے صبح صادق کہتے ہین یہی وقت صوم و صلوۃ ہے **مظہری** عدی بن حاتم نے ایک سفید اور ایک سیاہ تاگا تکیے کے تلے رکہ لیا تہا دیکہا تو کچہ فرق نظر نہ آیا صبح کو حضور مین عرض کیا ارشاد ہوا تمہارا تکیا بہت چوڑا ہی کہ رات دن اوسکے تلے آجاے اور یہ کنایہ تہا کمال حمق سے - پہر فرمایا وہ خط سپیدۂ صبح اور سواد شب ہے مگر عدی کا اسلام سنہ ہجری مین ہے اور یہ آیت دوسرے سال کی کچہ دنون بعد

نازل ہوئی تو یہ قول کہ کلمہ من الفجر اس قصہ کے بعد اوترا البتہ محل کلام ہی

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ
پہر تمام کرو روزے رات تک اور نہ مباشرت کرو اونسے اور تم اعتکاف مین ہو مسجد مین یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○
حدین اللہ کی ہین پس نہ قریب جاؤ اوسکے یون ہی بیان کرتا ہی اللہ آیتین اپنی واسطے آدمیونکے تاکہ وہ ڈرین

پہر تمام کرو روزہ رات تک اور نہ مباشرت کرو عورتون سے جب تم مسجد مین معتکف ہو یہ اللہ کی حدین ہین ان کے قریب نجاؤ اللہ یونہین اپنے احکام بیان کرتا ہی کہ وہ پرہیزگار ہوجاین مسئلہ دن تمام ہوتی ہی رات آنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے جیسا کہ وارد ہوا جب ادہر (مشرق) سے رات بڑہی اور اودہر (مغرب سے) دن پیٹھ پہیرے اور آفتاب غروب ہوا روزہ کہل گیا وقت مغرب اور افطار کا ایک ہی - جو سیاہی شرقی کنارے سے پہیلی ہوئی بلند ہو نشان غروب ہی بخاری لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ آدمی ہمیشہ خیر مین رہینگے جب تک افطار مین عجلت کرینگے ترغیب فرمایا جب تک آدمی افطار کے لیے تارونکی منتظر نرہینگے میرے طریقے پر ہین اور فرمایا اَحَبُّ عِبَادِىْ اِلَىَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا میری نزدیک محبوب ترین وہ بندہ ہی کہ افطار مین عجلت کرے اور فرمایا یہ دین ہمیشہ غالب رہیگا جب تک افطار مین عجلت کرتے رہینگے (اور وجہ یہی بیان فرمائی) کہ یہود و نصاری تاخیر کرتے ہین - عجلت سے غرض یہ ہی کہ وقت آنے پر ذرا توقف نہو مسئلہ کلمہ اتموا سے اقتضاءً سمجہا گیا کہ نیت شرط ہی اسلیے کہ بقصد تمام کرنا شروع کرنے پر موقوف ہی اور نیت اسی قصد کا نام ہے مگر اسکا کوئی وقت معین نہین اور آیت سابقہ مین اسیقدر مذکور ہوا کہ طلوع فجر سے کہانا پینا چہوڑ دو اسی لیے فقہا نے فرمایا کہ اگر کوئی امر روزہ توڑنے والا نکیا ہو تو رات سے نیت افضل اور دوپہر سے پہلے جائز ہوگی اسلیے کہ اکثر یوم کل یوم کے حکم مین ہی اور اسکی شہادت حدیث سے بہی نکلتی ہے اور ایسے ہی صرف یہ قصد (کہ مین روزہ رکہتا ہون) کافی ہی رمضان کی قید شرط نہین اسلیے کہ مقتضاے نص مطلق ہی یعنی شروع کرو اور اتموسے افطار کرنیکا وجوب ثابت ہوا مگر مطلقاً یعنے مجبوری کی حالت مین بنیت افطار کرلو اور اختیار ہو تو کسی کہانے پینے والی چیز سے افطار کرو اعتکاف یعنی مسجد مین نیت کرکے بحالت صوم مقیم ہونا اور یہ رمضان مین سنت ہی ترغیب فرمایا جسنے عشرہ رمضان مین اعتکاف کیا تو وہ مثل دو حجون اور دو عمرونکی ہی

مذہب گا اور اگر عبارت بعد اوسکے بالکل باطل کرتی تو وجوب نیت واقتضاء سے ثابت ہوا ہی باطل ہوجاتا پس عبارت بعد بہی باطل ہوجاتی اور اسکی معارضی کا کوئی فائدہ نہ نکلتا لہذا تغیر عبد بہتر ہوگا بہرحکم اطلاق روزہ کفارہ وقضا و نذر کو شامل نہیں اسلیے کہ مقتضی مین عموم نہین ۱۲

مسئلہ اعتکاف مین مباشرت حرام ہوگئی اور بوس وکنار کی ممانعت کے لیے بہی یہی آیت کافی ہی اگر معنی[1] یہ لیے جائین کہ نہ مصروف اور ملتبس ہو عورتون سے بطور بوس وکنار یا بطور جماع مسئلہ اعتکاف مین مسجد کی پابندی ظاہر ہے اور بضرورت باہر جانا اشارۃً ثابت ورنہ مباشرت کی ممانعت کی ضرورت نہوتی اس لیے کہ مسجد محل مباشرت نہین پس معنی یہ ہوئے کہ بحالت اعتکاف اگر بضرورت مسجد سے نکلو تب بہی عورتون سے متلوث نہو مسئلہ ممکن ہے کہ اعتکاف مین اسی آیت سے روزے کی شرط ثابت ہوجاے جبکہ اسی اگلی آیت سے ملحق کرکے کہین تمہین رمضان کی راتون مین مباشرت کی اجازت ہی مگر اون روزونمین جو بحالت اعتکاف رکہی جائین اجازت نہین اب اعتکاف مقید بصوم ہوگیا اعتکاف مظروف اور صوم ظرف زمان قرار پایا مسئلہ صرف مباشرت کی ممانعت ہے وہ تمام امور جو روزونمین جائز تہے بحالہ جائز رہے لہذا معتکف بیع وشرا اور تمام معاملات کرسکتا ہی بشرطیکہ حرمت مسجد مین مخل نہون حدود وجو منع کرین اور روکین پس یہ احکام مخالفت اور مداخلت بیجا سے روکنے والی ہین

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا
اور نہ کہاؤ مال اپنے آپسمین بطور باطل اور نہ لیجاؤ مال کو طرف حاکم کے تاکہ کہاؤ تم

فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
ایک مقدار مال سے آدمیون کے ساتہ گناہ کے اور تم جانتے ہو

آپس مین ایکدوسرےکا مال ناجائز اور باطل طور پر نکہاؤ اور نہ جہوٹی مقدمے بناکر اونہین حکام کے پاس لیجاؤ کہ اپنی چرب زبانی یا شہادت زور یا انکار سے آدمیون کا کچہ مال کہالو اور تم جانتے بہی ہو یعنے اگر سہو وخطا سے ایسا ہوجاے تو خیر امید عفو ہی جان بوجہکر تو ایسا نکرو اسباب نزول عبدان نے امرء القیس پر ایک زمین کا دعوی کیا گواہ نہ تہی حضور نے فرمایا مدعا علیہ کی قسم پر کفایت کرا امرء القیس نے قسم کہانیکا قصد کیا کہ آیت نازل ہوئی اور آپنے فرمایا مین بہی تمہاری طرح آدمی ہون تم مین بعضی چرب زبان بہی ہوتے ہین تو جو شخص میرے پاس مصنوعی دعوی لائے اور فریب سے اوسے ثابت کروے تو مین بحسب ظاہر حکم دیدون گا مگر اِنَّمَآ أَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔ اوس کے حق مین یہ آگ کا ٹکڑا ہی زاہدی نے کہا کہ امرء القیس نے قسم کہالی تہی مگر حضور کے ڈرانے سے توبہ کی اور زمین پہیردی اور بعوض اون فائدون کے جو حاصل کیے تہے کچہ زمین اور بہی دیدی تو حضور نے فرمایا کہ تمہین مبارک ہو

[1] معنی یہ کہ بطور عموم بہی ۱۲ [illegible]
[2] تاکہ آیت ۱۲ [illegible] بالکل ممانعت مین نص ہو اور بعبارۃ [illegible] منع کرتی ہی [illegible] حکام سے رجوع کرنا
[3] [illegible] غلط دعوی مین [illegible] دعوی مین [illegible]
[4] [illegible]

اللہ تعالیٰ نے خطا معاف کی اموالکم یعنے ایک دوسرے کا مال بینکم سے تمام آدمی مراد ہین مسلم و کافر کی تخصیص نہین اسلیے کہ ناجائز طور پر کسیکا مال کہانا حلال نہین اور جو طریقے کفار حربی کے لیے معین ہین وہ باطل نہین باطل خلاف شرع - ناجائز - کذب - جعل سازی حکام سے مراد وہ جو فیصلہ کردے پنچ ہو یا حاکم مومن ہو یا مسلم اور مراد یہ ہی کہ کسی ناجائز طریقے سے حرام خوری پر کمر نہ باندہو جیسے بیوع فاسدہ - ربوا - خیانت - فریب - جعل سازی - چوری غصب - اجرت غنا و زنا قیمت مسکرات و محرمات یا جہوٹھی گواہی یا دہ وکالت جسمین مقدمے بنائے جائین یا دیدہ و دانستہ فریق کاذب و ظالم کی وکالت کرنا - کسی کے حق مین انکار کر جانا - رشوت لینا دینا کسی عذر لغو سے حق ساقط کر دینا جیسے حد سماعت وغیرہ ف ۱؎ نادانستہ غلطیان اس آیت مین داخل نہین ۲؎ سمجھا جاتا ہے کہ حاکم کا فیصلہ شہادت زور یا تدبیر باطلہ کے بنا پر گو دنیا مین نفع دے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک گلوخلاصی نہوگی بلکہ دو الزام ہین ۱؎ حق تلفی ۲؎ حاکم کو فریب دینا **اسباب نزول** چونکہ تمام تاریخین ایک چاند کی عجب کیفیت ہی کبہی کامل و روشن کبہی باریک و تاریک کبہی مشرق سے طالع کبہی مغرب سے طالع آدمی حضور سے پوچہنے لگے جنمین معاذ بن جبل و ثعلبہ بن غنم انصاری بہی تہے ارشاد ہوا

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ

سوال کرتے ہین تجہسے ہلال سے کہدیجیے یہ وقت ہی واسطے آدمیون کے اور حج کے

آپ سے ہلال کی کیفیت پوچہتے ہین کہدیجیے کہ یہ تمہارے معاملات داد و ستد تجارت اور حج کو مہینون اور تاریخون کے لیے وقت و تعین ہی یعنی اس کے ذریعے سے حساب تاریخ و ماہ معلوم ہوتا ہی **مظہری** سوال حکمت و ماہیت سے تہا جواب مین فائدے بیان ہوے تاکہ لوگ ادب سیکہین اور سوال کرنے کے طریقے سمجہین سائل کو اپنی ضرورت اور فہم سے زاید بات پوچہنا نچاہیے بندیکو حکمت الٰہی و مصلحت شاہنشاہی مین کیا دخل لہذا اونکے کام کی باتین بتادین ف فائدے اور بہی تہے لیکن دو باتو نپر اکتفا فرمائی ایک وہ جو تمہارے معاملات سے متعلق ہی اسی لیے فرمایا (للناس) آدمیون کے فائدون کے لیے دوسرا وہ جو تمہارے دین سے متعلق ہی (والحج) اسپر رمضان وغیرہ کا قیاس تم کر سکتے ہو اور یہ بہی تنبیہ کر دی کہ علوم غریبہ و نکات لایعنی اور تحقیقات ماہیت اور ہیأت وغیرہ مین انہماک نکرو تمہین اوس سے کیا تعلق ہے ۵؎ امور مصلحت ملک خسروان دانند ✻ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ✻ معالم زمانہ جاہلیت

مین دستور تہا کہ جب کوئی حج یا عمرے کا احرام باندہتا گہر مین دروازے سے نہ آتا۔ پیچہے والے سوراخ کرتے اور مکان والے خواہ نقب لگاتے خواہ سیڑہی کی چہت پر سے گہر مین آتے مگر چند قبیلے کے آدمی جنہین (حمس) کہتے تھے۔ دروازے ہی سے آتے جاتے اور ابتدا سے اسلام مین بہی یہی طریقہ باقی تہا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گہر مین تشریف لیگئے قطبہ بن عامر آپکے ساتہ دروازے سے داخل ہوئے لوگون نے کہا حضور یہ فاجر ہی احرام مین دروازے سے آنا ہی آپنے پوچہا کہ تمنے یہ کام کیون کیا وہ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے آپکو دیکہا آپ کی پیروی کی ارشاد ہوا کہ ہم حمسی ہین وہ جان نثار بولا مین بہی حمسی ہون آپ کی بتلائی ہوئی راہ پر چلتا ہون آپکا دین اختیار کیا ہو آپ کا دامن دولت پکڑا ہے اس عاشق صادق وفائی کامل کی تصدیق مین حضرت رب العزت سے خطاب ہوا

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ
اور نہین نیکی اسمین کہ آؤ تم گہرون مین پچہواڑے سے اوسکے لیکن نیکی اوسکی ہی کہ ڈرا

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○
اور آؤ گہرون مین دروازون سے اوسکے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ

نیکی یہ نہین ہی کہ گہرمین پچہواڑے سے آؤ مگر نیکی اوسکی ہی جو اللہ سے ڈرا اور گہر مین دروازے ہی سے آیا اور تم سب اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔ اس آیت سے وہ رسم منسوخ ہوگئے اور دروازون سے آنا جانا جائز ہوا **ف** اس قصے مین اشارہ ہی کہ حضور کا پیرو فہمیدہ ہو یا نافہم ہمیشہ کامیاب ہی حضرت قطبہ بظاہر تو بہک گئے تھے دروازے سے اونہین آنا جائز نہ تہا مگر بوجہ کمال اتباع سنت رسول خطا صواب اور ضلالت ہدایت ہوگئے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اوسی کے ساتہ ہی جسے چاہی **شان نزول** آپ سے حدیبیہ مین اس امر پر صلح ہوئی تہی کہ آئندہ سال حج کرنا دوسرے برس آپ تشریف لیگئے مگر یہ خیال تہا کہ مبادا کفار لڑپڑین تو یہ قتال شہر حرام مین ہونا اچہا نہین ارشاد ہوا وہ لڑین تو تمہین بہی اجازت ہی مگر کفار دب گئے اور مجال روک ٹوک کی نہوئی

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○
اور لڑو راہ مین اللہ کی اونسے کہ لڑتے ہین تمسے اور نہ حد سے بڑہو بیشک اللہ نہین دوست رکہتا ہی حد سے بڑہنے والون کو

لڑو اللہ کی راہ مین اون سے جو تمسے لڑین اور حد سے نہ بڑہو اللہ حد سے بڑہنے والون کو دوست نہین رکہتا سراج (حد سے بڑہنا) لڑائی مین پہل کرنا۔ اس صورت مین یعنی آیت منسوخ ہی

ع ۵ مس بطعۂ گرفتہ در کمی پر قبیلے ہمانت جری اور نسبی عامر ہوا ع ۶ اور کی اسپنے بر عطف ہے مراد ہے نہین پہلے گہر سے مین دروازے سے آنا نیکی نہین بیان پہلے بیان جواز سے آنا گہرون مین دروازون سے آوے اور اور ... حد

مظہری حد سے بڑہنا عورتوں بچوں بڈہوں دیوانوں کو قتل کرنا (مثلہ کرنا گوشہ نشین پر ہنکو قتل کرنا عذر کرنا بدعہدی بہی اسمین داخل ہی) اس تقریر سے آیت منسوخ نہین اسلیے کہ یہ امور ابتک منع ہین **ف** شرع مین فساد و خونریزی اور قتال کسی طرح حلال نہین مگر لجہاد جیسا کہ فرمایا فی سبیل اللہ ۲ تحفظ جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ جو اپنے مال کے بچانے مین مارا جاے وہ شہید ہو ۳ عوض جیسا کہ فرمایا کتب علیکم القصاص و دیات امام عادل بہی حفظ امن و نظم عام سے متعلق ہے اور یقاتلونکم سے یہ غرض نہین کہ جب دشمن سر پر آجاے یا مارنے لگے بلکہ اوسکے ارادے نیت آمادگی کا گمان کافی ہی اور یہ ارشاد کہ ہم حد سے بڑہنے والون کو دوست نہین رکہتے خواہ اسلیے ہو کہ حالت جنگ حالت احتیاط و اعتدال نہین لہذا سزا خفیف رکہی گئی یا یہ کہ مجاہد محبوب ہوتا ہے اور یہ محبوب نہو گا

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

اور قتل کرو اونکو جہان کہین پاؤ تم اونہین اور نکالو اونہین جسطرح نکالا تمکو اور فتنہ سخت ہی قتل سے

لڑو اون سے جہان یا جسطرح پاؤ تم اونہین اور نکالو تم اونہین جہان سے اور جسطرح تمہین نکالا یعنے مکے سے بظلم و تعدی اور فتنہ یعنے شرک و کفر بہکانا لڑائی سے سخت اور برا ہی یعنی گو تمہاری نظرون مین جہاد ظلم ہی تاہم شرک اور کفر اور خدا کی راہ سے روکنے سے کم ہی **ف** اگر حیث کے معنے جگہہ کے لیے جائین تو عموم (یعنے جہان پاؤ) اور خصوص یعنے مکے سے نکالو دوسری آیتون سے منسوخ ہی اس لیے کہ حرم مکہ مین قتال اب بہی حرام ہے اور اخراج کفار جزیرۂ عرب سے آپکے سامنے اور آپ کے بعد ہوا **بخاری** آنحضرت سے پوچہا گیا کہ کون عمل افضل ہی فرمایا اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا مین جہاد کرنا اور فرمایا مثال مجاہد کی مثل قائم اللیل و صائم النہار کے ہی جبتک کہ واپس نہ آئے **ترغیب** فرمایا ذِرْوَةُ سِنَامِ الْاِسْلَامِ الْجِهَادُ لَا يَنَالُهٗ اِلَّا اَفْضَلُهُمْ کنگرۂ اسلام جہاد ہے نہین پاتا اوسے مگر وہ جو افضل ہے اور فرمایا مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ جسنے راہ خدا مین جہاد کیا اوسپر جنت واجب ہو گئی۔ پہر جبکہ حرم مین قتال حرام تہا بنظر مجبوری مومنین فرمایا

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ

اور نہ مارو اونکو پاس مسجد حرام کے یہان تک کہ ماریں تمکو اوسمین پس اگر لڑین تمسے پس مارو تم بہی

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یہی بدلا ہی کافرون کا پس اگر باز آئین پس اللہ غفور رحیم ہے

مسجد حرام یعنی مکے مین اون سے نلڑو اور اگر وہ خود لڑین تو تم بھی وہین قتل کرو اونکا فرون کی سزا یہی ہی اور اگر وہ لڑنے سے ابتدائً یا انتہائً باز آئین تو تم بھی حرم مین دست اندازی نکرو اللہ غفور رحیم ہی وہین تک یہ حکم ہی کہ وہ شرارت کرین۔ جب آنحضرت نے مکہ فتح کیا تو فرمایا کہ جسدن سے زمین و آسمان پیدا ہوے مکہ حرام تہا اور رہیگا مگر میرے لیے ایک ساعت کو حلال ہوگیا تہا

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا

اور لڑو تم اون سے یہان تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہوجاے دین واسطے اللہ کے پس اگر باز آئین

فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

پس نہین زیادتی مگر ظالمین پر

اور لڑو کفار سے یہانتک کہ کفر و شرک باقی نرہے اور تمام دین و فرمانبرداری اللہ ہی کی ہوجاے خواہ اسلام لائین خواہ جزیہ دین پہر اگر کفر یا قتال سے باز آئین تو زیادتی روا نہین مگر ظالمونپر یعنی حکم قتال تو کفار یا سرکش پر ہی مسلم و مطیع کے لیے نہین۔ یا جو ظلم و تعدی کرین پہر اونہین پر سختی روا ہوگی **حاصل** جب تک مسلمان نہون یا جزیہ ندین تلوار میان مین نکرو اور اگر اسلام یا اطاعت قبول کرین تو پہر اونپر زیادتی نکرو یہ امور تو ظالم سرکش باغی عہد شکن کے لیے ہین فرمایا اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جہاد قیامت تک جاری رہیگا اور فرمایا مجھے حکم ہوا ہی کہ آدمیون سے لڑون یہان تک کہ کہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور نماز قائم کرین زکوۃ دین پہر جب ایسا کرین تو اونکا خون و مال محفوظ ہوگیا مگر کسی اسلامی حق مین اور اللہ قیامت مین حساب کریگا **ف** جو تخصیصات اوپر کی آیت مین تہے وہ اس سے اوٹھ گئے اب تو ہر حال مین لڑائی جائز ہی ابتدائی ہو یا انتہائی مگر جبکہ جزیہ دین جبکہ مسلمانون سے معاہدہ یا صلح ہو جب حرم مین ہون ابتدا انکرسے ماہ حرام مین بھی خود لڑنا بعض کے نزدیک جائز نہین ہی جزیرۂ عرب مین مشرک جزیہ دیکر بھی نہین رہسکتا مرتد کا زندہ چھوڑ دینا جائز نہین باقی بطور صلح و اطاعت کفار سے ترک جہاد جائز ہی

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

ماہ حرام مقابل ہی ماہ حرام کے اور حرمتونکا بدلا ہی پس جسنے زیادتی کی تمپر پس زیادتی کرو تم

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○

اوسپر مثل اوسکے کہ زیادتی کی تمپر اور ڈرو اللہ سے اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہی پرہیزگاروں کے

ماہ حرام کا بدلا ماہ حرام ہوگیا اور حرمتون مین مساوات ہی لیعنے جیسا ماہ حرام تمہارے لیے ویسا ہی اونکے لیے دونون کو برابر ہین **مظہری** حدیبیہ کے دوسرے سال جب آپ عمرۃ القضا کے لیے گئے خبر مشہور تہی کہ کفار روکین گے آنے نہ دینگے مسلمان گھبرائے کہ ماہ حرام مین کیونکر لڑین ارشاد ہوا کہ جب وہ لڑین تو تم بہی لڑو جسطرح اوس مہینے کی عظمت اونہین سے تمہین ہی پس جیسے زیادتی کی تمپر تم بہی اوسپر زیادتی کرو مگر مثل دمساوی اور اللہ سے ڈرو قصاص و عوض مین زیادتی نکیا کرو اور جان لو کہ اللہ تقوی والونہی کے ساتہہ ہی اگر تم حق ستانے مین ظلم کروگے تو تمہین مدد نملیگی

وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ ج

اور خرچ کرو راہ مین اللہ کے اور نہ ڈالو ہاتہون کو اپنی طرف ہلاکت کے

اللہ کی راہ مین مال خرچ کرو اور اپنی ذات کو ہلاکت مین نہ ڈالو بخل و امساک سے

وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکہتا ہی نیکوکارونکو

اور نیکی کرو اللہ نیکون کو دوست رکہتا ہی۔ ہلاکت سے مراد بخل یا ایسا کام جو آخرت مین مستحق عذاب اور دنیا مین ذلیل وخراب کردے **در منثور** اصحاب نے حضور کی خدمت مین ایسی کمر باندہ لی تہی کہ تجارتین اور کہیتیان اونکی تباہ ہوگئین جب مسلمان زیادہ ہوے اور قوت بڑہ گئی بعضون نے کہا آؤ اب کچہ اپنا کام دیکہین تجارت اور زراعت کو سنبہالین ارشاد ہوا دیدہ و دانستہ دولت ابدی چہوڑکر ہلاکت مین نہ پڑو **مظہری** ایک سال گرانی ہوئی تو اصحاب نے ہاتہہ روکا ارشاد ہوا خرچ کرو اور ہلاکت مین آپ کو نہ ڈالو اور اللہ نیکوکارون کو دوست رکہتا ہی اور احسان سے حضور قلب و یقین راسخ مراد ہی جیساکہ فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَهُوَ يَرَاكَ رواہ البخاری اپنے اللہ کی عبادت اس ادب اور خوف اور امید اور ذوق و شوق اور مشغولی سے کرکہ گویا تو اوسے دیکہتا ہی پس اگر تو اوسے نہین دیکہتا تو وہ تو ضرور تجہے دیکہہ رہا ہے اور معاملات مین احسان یہ ہی کہ فرمایا تُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رواہ احمد جو اپنے لیے پسند کرو دوسرون کے لیے بہی پسند کرو آنچہ برخود پسندی بدیگری مپسند

اللہ کے لیے حج و عمرہ پورا کرو یعنی بہ نیت خالص تمام ممنوعات سے پاک تمام افعال ادا کرو ناقص و فاسد نہو

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ

اور پورا کرو حج اور عمرہ واسطے اللہ کے

ترغیب فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی درمیان کے گناہون کا اور حج مبرور کی تو جزا یہی ہی کہ جنت عطا ہو۔ عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اِنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ حج اگلے گناہون کو گرا دیتا ہی اور ام المؤمنین ام سلمہ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا اَلْحَجُّ جِھَادُ کُلِّ ضَعِیْفٍ ہر کمزور کا جہاد حج ہی۔ ابو موسی نے آنحضرت سے روایت کی کہ حاجی اپنے گھر کے چار سو آدمیون کی شفاعت کریگا اور اپنے گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہی گویا آج ہی اوسکی ماں نے جنا

پھر اگر روک دیے جاؤ　**فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ** ج　یعنی حج نکر سکو تو
پس اگر روکے جاؤ تم پس وہ شے کہ میسر آئی ہدی سے
جو ہدیے میسر آسکے نذر کرو

صورت احصار جب آدمی نے احرام باندہ لیا پھر کسی دشمن زبردست نے روک دیا یا ایسا بیمار ہوا کہ جا نہین سکتا یا خرچ بالکل نرہا یا عورت کا ہمراہی محرم مرگیا یا بادشاہ ظالم نے ممانعت کردی الغرض ایسے تمام عذرون مین اوسے چاہیے کہ ہدی یعنے اونٹ یا گاے یا بکری کسیکے ہاتھ کعبہ شریف مین بھیجدی اور تاریخ ذبح مقرر کردی بعد ازان احرام کھولڈالے اور جب وہ عذر رفع ہو جاے تو بعوض عمرہ عمرہ اور حج ہو تو حج وعمرہ اور قران ہو تو ایک حج دو عمرے قضا کرے یہ ہدی سواے مکے کے اور کہین ذبح کرنا یا اسکی قیمت دینا جائز نہین (ہدایہ)

مظہری امام شافعی کے نزدیک حصر دشمن ہی کی وجہ سے ہو سکتا ہی اسلیے کہ جب آنحضرت نے مدینے سے کعبے شریف کا عزم فرمایا اور بمقام حدیبیہ کفار قریش نے مزاحمت کی یہ آیت نازل ہوئی اور آپنے ہدی بھیجے اور احرام کھولڈالا پھر دوسرے سال اوسکی قضا کی اور بعض حدیثون مین آپنے یون بہی فرمایا کہ بوقت احرام شرط کرلو کہ اگر کوئی مانع پیش آیا تو مین حلال ہو جاؤن گا پس اگر سواے دشمن کے اور امر موجب حصر ہوسکتا تو اس شرط کی کیا ضرورت تہی اور جواب یہ ہی کہ قرآن محل نزول پر خاص نہین ہوتا حکم اوسکا عام رہتا ہی بیشک آنحضرت بوجہ دشمن کے حلال ہوے مگر علت وہی مجبوری تہی جسطرح پیش آئے **ف** اور حدیث مین کوئی ایسا لفظ نہین جس سے یہ معلوم ہو کہ حصر سواے دشمن کے نہین ہو فرمایا قُوْلِیْ اِنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ تو کہہ کر جاے حلال میری وہین ہی جہان کوئی روک لے۔ اسمین جسطرح مرض ہے ایسی خوف دشمن بھی داخل ہی تو جو جواب وہ دینگے وہی جواب ہمارا ہی **مظہری** ہدی امام مالک کے نزدیک صرف اونٹ کی جائز ہے اور حنفی عام لیتے ہین اس لیے کہ ہدی وہ جانور ہی جو مکہ معظمہ مین بغرض قربانی بہیجا جاے۔ کلمہ استیسر آسانی کے لیے ہی اور اونٹ کا خاص کر دینا تشدد ہی اور ایسے ہی

صدقہ یا روزہ وغیرہ ہدی کے قائم مقام نہیں ہو سکتی جیسا کہ شافعیون سے منقول ہے

اور سر منڈاؤ | وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ | جبتک ہدی ذبح
شہول عبارت سے | اور نہ منڈاؤ　سر اپنے　یہانتک کہ پہونچے ہدی　اپنی جگہ کو | معلوم ہوا کہ بدون

ذبح حلال ہونا جائز نہیں اور اشارۃ سمجھا گیا کہ ذبح حلق پر مقدم ہے امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک (محلہ) سے حرم ہے مراد ہے اقتضاءً ہدی کا حرم تک پہنچنا بھی ثابت ہوگا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اقتضاءً ذبح کا دن مقرر کردینا بھی چاہیے اسلیے کہ وہ کہتے ہین کہ دسوین سے پہلے بھی یہ قربانی ہوسکتی ہے تو بدون تعین یوم حلال ہونیکا وقت معلوم نہیں ہو سکتا مگر ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ذبح دسوین ہی کو ہونا چاہیے پس تعین یوم پر حلال ہونا موقوف ہوگا نہ آیت اوسکی مقتضی ہوگی اور امام شافعی و امام مالک کے نزدیک محصر کے لیے وہی (محلہ) ہے جہان ہو روکا جاوے تو اونکے نزدیک آیت ان معنونکی مقتضی نہین **اسباب نزول** کہا ابن عباس نے کہ ہم حدیبیہ مین تھے کہ کعب بن عجرہ آئے اونکے سر کی جوئین منہ پر رینگ رہی تھین آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوؤن نے مجھے کہا لیا تو یہ آیت اوتری

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ
پس جو ہو　تم مین سے　بیمار　یا اوسے　درد　سر　ہو　پس فدیہ ہے

جو بیمار ہو یا اوسکے سر مین ایذارسان ہو اور سر منڈا ڈالی | صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ　روزونسے　یا صدقے سے　یا قربانی سے | درد یا زخم یا کوئی اور شے تو اوسپر فدیہ واجب ہے یعنی

تین روزے رکھے یا کچھ صدقہ دے یا قربانی کرے **ف** یہ مطلب نہین کہ ان تینون چیزون مین مختار ہے بلکہ جنایت اور اوسکے فدیہ کی تفصیل احادیث اور اقوال مجتہدین مین کردی گئی ہے

فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
پھر جب بیخوف ہوجاؤ پھر جسنے تمتع کیا　عمرے سے　طرف حج کے　تو جو آسان ہو (ذبح کرے)　ہدی سے

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ
پس جو نہ پاوے (قربانی) پس روزے (رکھے) تین　دن　حج مین　اور سات (دن)　جب پھرو تم

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ
یہ دس (روزے) کامل ہین　یہ (تمتع)　اوسکے لیے ہے کہ نہ ہون　اہل و عیال اوسکے　رہنے والے　مسجد

الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۟
حرام کے　اور ڈرو　اللہ سے اور جان لو　کہ بیشک اللہ　سخت　عذاب　کرنے والا ہے

پہر جب خوف جاتا رہی یعنی مانع باقی نرہی پہر جسنے تمتع کیا اوسپروہ ہدی کہ میسر ہو واجب ہی اور
کسی وجہ سے ہدی نپاسے تو تین روزے ایام حج مین رکھے یعنی ساتوین آٹھوین نوین کو اور
سات روزے بوقت رجوع رکھے یہ دس روزے کامل ہین اور یہ تمتع اوسکے لیے ہی جو مکے کا
رہنے والا ہو اور اللہ سے ڈرو افعال حج مین بیشی کمی نکرو معصیت سے بچو اور بخیال عظمت
خانۂ خدا زیادہ تر عبادت مین مصروف رہو اور جان لو کہ وہ سخت عذاب کرنیوالا ہی رجوع سے
امام ابو حنیفہ اور امام احمد یہ مراد لیتے ہین کہ حج سے فارغ ہو جائے اور امام شافعی اور امام مالک
کے نزدیک مکے سے نکل جانا مراد ہی اور تمتع و قران مکے کے رہنے والون کے لیے منع ہے
اقسام حج اگر احرام مین صرف حج کی نیت کی تو یہ حج مفرد ہوا اور شافعیون کے نزدیک
یہی افضل ہی اور اگر احرام مین حج و عمرے دونون کی نیت کی مگر درمیان مین حلال ہوجانیکا
ارادہ نکیا تو **قران** ہی اور یہ حنفیون کے نزدیک افضل ہی اور درمیان مین حلال
ہوجانیکا قصد کیا تو یہ تمتع ہے اور قران اور تمتع کے احکام ایک سے ہین دونون مین
دم شکر یعنی قربانی واجب ہی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک سفر مین ثواب ایک حج کا
دوسرا عمرے کا عطا فرمایا اور اگر قربانی نکر سکے تو دس روزے رکھے

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ

حج کے لیے کئی مہینے ہین جانی ہوے پس جسنے فرض کرلیا ان مین حج پس نہ رفث ہی اور نہ گناہ اور نہ جھگڑا حج مین

حج کے کئی مہینے معین ہین **احمدی** شوال ذیقعدہ اور دسوین تک ذی الحجہ کے دو ماہ
دس یوم اشہر حج و اشہر حرام ہین انہین مین حج کا احرام باندہنا جائز ہے اور اصل حج
ذی الحجہ کی نوین کو ہوتا ہی پس نہ رفث ہی نہ فسوق ہی نہ جدال حج مین یعنے یہ تینون حرام ہین
رفث کہا ابن عباس نے عورتون سے جماع کے کنائے رفث ہین - کہا ابن عمر نے
عورتون کے سامنے ذکر جماع کرنا اور یہ کلمہ بوس و کنار و جماع کو بہی شامل ہی **فسوق**
نافرمانبرداری فرمایا آنحضرت نے فسق کذب ہی کہا ابن عباس نے ہر گناہ فسق ہی **جدال**
غصہ گالی دینا آپس مین جھگڑنا لڑنا **ف** یہ امر اگرچہ ہمیشہ منع ہین مگر حج مین اور زیادہ
ممانعت ہی اور بنا اسکی ایک انتظامی مسئلے پر ہے اسلیے کہ حج مین مختلف ملکون اور بلادون کے
آدمی مجتمع ہوتے ہین اور ہجوم و ازدحام مین خواہ مخواہ خونریزی لڑائی مار پیٹ ہر قسم
کے فسادات بکثرت ہونگے تو زمین حرم اور عبادت جو محل برکات و حسنات ہے

سلہ قران ملانا عمرے اور حج کا ۱۲
سلہ تمتع نفع اوٹھانا درمیان عمرے اور حج کے احرام کھولنا ۱۲
سلہ ... ۱۲
سلہ لا رفث ... یعنی بصورت نفی ... ۱۲

جامع معاصی وسیئات ہوجائیگا لہذا وہ ضوابط باندھ دیئے کہ کسی منتظم اور محافظ کی ضرورت ہی نہ رہی اور جب فحش وبدکاری اور باہمی نفسانیت اور نزاع معدوم ہوگی تو عام امور خود بخود منتظم ہوجائینگے اور جسطرح رمضان میں غیبت لڑائی جو ہمیشہ سے حرام ہیں بالخصوص منع ہوئے ایسے ہی حج میں یہ امور از سر نو یاد کرادیے گئے در منثور ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا اور رفث اور فسق نکیا اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا گویا آج ہی اوسکی ماں نے اوسے جنا ابن مسعود نے آنحضرت سے روایت کی سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور فرمایا زمین و آسمان میں جہاد کے بعد کوئی عمل حج مبرور سے افضل نہیں حج جسمیں رفث اور فسق وجدال نہو

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ
اور جو کرو تم نیکی جانتا ہو اوسے اللہ اور زاد راہ لیا کرو پس بیشک بہترین زادراہ کا تقوی ہے

وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ
اور ڈرو مجھسے اے صاحبان عقل

اور تم جو نیکی کروگے اللہ اوسے جانتا ہے اور زادراہ لے لیا کرو اور سب زادراہوں سے بہتر تقوی ہے اور مجھسے ڈرو اے دانشمندو

معالم ابن عباس نے کہا کہ یمنی بے زادراہ حج کرتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں اور جب مکے میں آتے تو بھیک مانگتے ارشاد ہوا کہ زادراہ لیا کرو تاکہ ارتکاب محارم سے بچو اور تقوے سب سے بہتر زادراہ ہے یعنی جبکہ اطمینان موجب تقوی ہے تو زاد کی وجہ سے اطمینان حاصل کرنا بہت اچھا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ زادراہ لو تو اختیار ہے مگر تقوی وتوکل سب سے بہتر ہے اور کلمۂ تقوی سے تمام ممنوعات خارج ہوگئے ف آیت سے عبارۃً زادراہ لینے کا وجوب اور اشارۃً ہر سوال کی ممانعت ثابت ہے اسلیے کہ مالدار پر سوال کسی طرح جائز ہے نہیں خصوصاً متقی توکسیطرح زادراہ ہوتے ہوئے سوال نکریگا اور اولوا الالباب اسلیے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے زائر اللہ کے مہمان ہوں وہ نہیں ایسے کریم غنی حمید مہمان نواز کی ہوتے ہوئے دوسرے ذلیل وعاجز سے مانگنا عقلاً کیسی شرم ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ
نہیں ہے تمپر گناہ اگر ڈھونڈھو تم رزق رب سے اپنے پھر جب پھرو تم عرفات سے

فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ
پس یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر حرام کے اور یاد کرو اوسے جسطرح رہنمائی کی تمہیں اور اگرچہ تھے تم

تمپر کچھ الزام نہیں اگر فضل یعنی رزق طلب کرو پھر جب عرفات سے پھرو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو جسطرح

مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ
پہلے اس سے بھٹکے ہوؤں سے

عرفات جمع عرفہ باعتبار اطراف واضلاع کے جمع کیا گیا اور آدم سے یہیں ہوا کہ پہچانا ۱۲
مشعر بمعنی علامت و نشان ۱۲

تمھین اوسنے ہدایت کی اگرچہ تم اسکے پہلے بہکے اور نادان تھے **فضل** درمنثور مین ہے کہ فضل سے مراد فائدہ ہی دنیاوی تجارت وحرفت سے اور اخروی حج اور عبادت سے یعنی حج مین اگر دنیاوی فائدے بہی حاصل کرتے جاؤ تو کچھ الزام نہین چونکہ بازار عکاظ اور ذوالمجاز موسم حج مین عام تجارت گاہ تہا لوگ خرید فروخت کرتے جب نور اسلام چہا گیا اور طبایع حقیقی فائدون کی طرف متوجہ ہوے حضور مین عرض کی کہ مبادا دنیاوی غرضین مالی فائدے ہمارے خلوص اور قبول مین مخل ہون ارشاد ہوا ایسا نہین ہی **ف** عرفات پر وقوف کے بعد آفتاب غروب ہوتے ہی امام حج مزدلفے کی طرف آتا ہی اسے پہرنیکو افاضہ کہتے ہین **مشعر** علامت ونشانی **مشعر حرام** وہ مقام جو مزدلفے کے دو پہاڑ و نکے بیچ مین ہی آور ذکر سے نماز اور تسبیح وتہلیل وغیرہ مراد ہے

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پہر پہرو جہانسے پہرتن آدمی اور استغفار کرو اللہ سی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

پہرو جہان سے سب آدمی پہرین و رکنا ہو سکے بخشش طلب کرو یا جو کمی اور خطا ادا سے افعال حج مین ہوئی ہو اوسکی معافی مانگو درمنثور تمام آدمی عرفات مین وقوف کیا کرتے تھے اور قریش مزدلفہ مین وقوف کرتے اور کہتے کہ ہم اللہ کے اہل اور مجاور ہین ہم اوس کے حرم سے باہر نہ نکلینگے جب اسلام غالب ہوا اور مراسم کفر مٹے تو ارشاد ہوا کہ یہ بیجا امتیاز کیسا اللہ کے سب بندے ایک حالت اور ایک مقام پر رہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے مقام میں کسیکو امتیاز نہین ہی جیسا کہ بعض امرا یا درویش مسجد مین اپنی جگہ خاص کر لیتے ہین تاکہ عوام سے ممتاز وعلیحدہ رہین اس آیت سے ممنوع وباطل قرار پایا البتہ جہان جہان شرع مین کوئی تخصیص وارد ہوئی ہے تو بقدر ورود شرع جائز ہوگی جیسے امام کے لیے مقام خاص۔ یا یہ کہ علما امام کے قریب ہون اسلیے کہ آپنے فرمایا اہل علم ودانش نماز مین میرے قریب رہا کرین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ حج محل قبول دعا ہی اسلیے کہ حکم استغفار عین وعدۂ عفو ہے درمنثور مجاہد سے روایت ہی کہ عرفے کے دن حق جل وعلی آسمان دنیا پر نزول فرماکر ملائکہ سے خطاب کرتا ہی یہ میرے بندے میرے وعدے پر ایمان لائے میرے پیغمبرون کی تصدیق کی انکی مزدوری کیا ہو وہ عرض کرتے ہین مزدوری یہ ہی کہ تو انہیں بخشدے حضرت ام المومنین عایشہ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن ایسا نہین جس مین یوم عرفہ سے زیادہ بندے آگ سے آزاد کیے جاتے ہین

اسدن حق سبحانہ تعالیٰ اپنے غلامون سے قریب ہوجاتا ہی پہر فخر کرتا ہی فرشتون پر اور فرماتا ہی یہ میرے غلام مجہسے کیا مانگتے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ خاصہ مین عرفات سی آسمان کے فرشتون پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہی دیکہو میرے غلامون کو میرے حضور مین آئے ہین بال وبکہے ہوے غبار آلودہ اور فرمایا کہ افضل دعاے یوم عرفہ ہے

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ

پہر جب ادا کر چکو تم ارکان اپنے یاد کرو اللہ کو باپ دادا کی طرح یاد کرنا یا زیادہ یاد

پہر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جسطرح اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے ہو یا اوس سے بہی زیادہ عرب ایام جاہلیت مین بعد فراغ جمع ہوکر اپنے باپ دادون کے بڑائیان بیان کیا کرتے تھے ارشاد ہوا اللہ کا ذکر کرو معالم مراد یہ ہے کہ جسطرح چہوٹے بچے ہر راحت ومصیبت مین باپ کو پکارتے ہین اور اوسیکو اپنی تمام حاجتون مین کافی تصور کرتے ہین باپ چاہے مارے چاہی پیار کرے اوسکا دامن نہین چہوڑتے بندی اپنے پروردگار کو اسیطرح بلکہ اس سے زیادہ اور اکثر یاد کرین ربط چونکہ حج کرکے لوگ دنیا کے فائدونکے لیے دعائین کرتے تہی ارشاد فرمایا

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ وَمِنْهُمْ

پہر بعض آدمی وہ ہین کہ کہتے ہین اے رب ہمارے دے ہمین دنیا مین نیکی اور نہین واسطے اوسکے آخرت مین کوئی حصہ اور اونہین سے

مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

وہ ہین کہ کہتے ہین اے رب ہمارے دے ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب سے آگ کے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

یہ واسطے اونکی ہی حصہ جو کمایا اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہی

حسنہ خوبی اور بہلائی اور وہ چیز جو انسان کو فائدہ دے اور سریع الحساب سے مراد یہ ہے کہ وہان حساب اور فہم مین دیر ہوتی ہی نہ سہولیش عطاے ثواب مین انتظار ہوگا نہ وقوع عذاب مین احتمال ۔ یا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین تمام مخلوق کا حساب کردیگا در منثور ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کسی رکن پر نہین گزرا مگر اوسپر ایک فرشتہ کہڑا آمین کہہ رہا ہی تو جب تم اوسپر گزرو کہو ربنا آتنا الخ اور ابن عباس نے کہا کہ جب اللہ نے آسمان وزمین بنائی رکن یمانی پر ایک فرشتہ معین ہی آمین آمین کہا کرتا ہی تو تم بہی کہو ربنا آتنا الخ حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمن

اکثر یہی دعا مانگتے انس رضہ سے مروی ہی کہ ایک مرد آنحضرت کے پاس آیا اور عرض کیا کون دعا
افضل ہی فرمایا اپنے رب سے عفو اور عافیت مانگ پھر دوسرے دن آکر یہی سوال کیا فرمایا اپنے
رب سے عفو و عافیت دنیا و آخرت مین مانگ ف ۱ احادیث سی اس دعا کی خوبیان بہت
ثابت ہین اور اس دعا مین سلامتی ہی اس لیے کہ امتحان و ابتلا دنیاوی ہو یا دینی بہت سخت ہی
اور یہ دعا تمام حاجتون کو جامع ہی ۲ معلوم ہوا کہ جو محض دنیا مانگتے ہین نہ اونہین ثواب
ملتا ہی نہ اون کی دعا کی نسبت قبول کا وعدہ فرمایا گیا ہی اور جو لوگ دنیا و دین
کی خیر طلب کرتے ہین اون کے حق مین ارشاد ہوا کہ اون کی مزدوری عطا ہوگی

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے دنوں مین پس جو جلدی کرے دو دنون مین نہین گناہ اوسپر
وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ
اور جو دیر کرے نہین گناہ اوسپر جو ڈرا اور ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ بیشک تم طرف اوسکے جمع کیے جاؤگے

ایام معدودہ مین اللہ کو یاد کرو پھر جسنے دو دنون مین تعجیل کی یا تاخیر اوسپر کوئی گناہ نہین
اور یہ حکم پرہیزگارون کے لیے ہین اور جان رکھو کہ اوسی کی طرف جمع کیے جاؤگے احمدی
ذکر سے مراد خواہ وہ تکبیرین ہین جو نوین ذی الحجہ کی صبح سے تیرہوین کی عصر تک ہر نماز
کے بعد ہوتی ہین یا وہ تکبیرین مراد ہین جو رمی جمار کے وقت کہی جاتی ہین ف ۱ ایام معدودہ
ابن عمر کے قول مین ذی حجہ کی دسوین سے بارہوین تک ہین اور ابن عباس کے نزدیک
ایام تشریق یعنی نوین سے دسوین تک یا تیرہوین تک ہین ہدایہ جب طواف زیارت سے
فراغت ملی احرام کھل گیا گیارہوین کو منی مین آے اور دوسرے دن پھر تیسرے دن
رمی کرکے چاہے عجلت کرے اور مکہ چلا آئے اور چاہے تاخیر کرے اور رہے اور یہ افضل ہے
مظہری جاہلیت مین بعض عجلت کرنے والون کو گنہگار اور بعض ٹھہرنے والے کو عاصی خیال
کرتے تھے لہذا ارشاد ہوا کہ کسی صورت مین گناہ نہین پس اختیار بیان جواز کے لیے ہی مساوات
مقصود نہین اس لیے کہ قیام بہتر ہو ف آیت مین اشارہ ہی رمی جمار کے ثبوت پر ربط عباد
حج کے فرائض اور فضائل اور تقوی بیان فرما کے بدکارون کا اور نیکوکارون کا ذکر شروع فرمایا اور کہا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى
اور بعضے آدمی وہ ہین کہ اچھی لگتی ہی تجھکو باتین اوسکی زندگانی مین دنیا کی اور وہ گواہ کرتا ہی اللہ کو اوسپر

۱ معدودات باعتبار قلت یعنی گنتی کے دن اور بہت سے دن اور یہ بھی مجمل ہی ۱۲
۲ من متعلق ہے محذوف کا یعنی ہذا لمن اتقی ۱۲
۳ اسوقت اور بولی ہوگا ۱۲
۴ اس تقریر پر اثم سے مراد (ذکر) ...

اور ایک وہ ہی کہ خوش کرتا ہی آپ کو اوسکا قول دنیا کی زندگی مین (یعنے میٹھی میٹھی باتین

مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝
جو دل مین وسکی ہی اور وہ بڑا جھگڑالو ہی

بناتا ہی محبت وایمان کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی آپ کو یقین آجاتا ہے اور خوش ہوجاتی ہین)
مگر یہ سب دنیا ہی مین ہی آخرت مین اس حسن مصنوعی اور غلط بیانیون کی قلعی کہل جائیگی)
اور گواہ بناتا ہی اللہ کو اپنے دل کی خلوص واعتقاد پر اور حال یہ ہی کہ وہ سخت مخالف و
بدخواہ ہی معالم اخنس منافق آپکے حضور مین باتین بناتا اور آپ اوسے عزت سے بٹھاتی
وہ قسمین کہا کہا کر کہتا کہ مین بدل آپ سے محبت رکہتا ہون حق سبحانہ تعالے نے اوسکی
تکذیب نازل فرمائی اور اَلَدُّ الْخِصَامِ بڑا جھگڑالو۔ دین مین جھگڑا اور بدخواہی کرنے والا
درمنثور فرمایا کَفٰی بِكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا تجھے یہی گناہ کافی ہی کہ ہمیشہ جھگڑالو رہے
اور فرمایا مَنْ كَثُرَتْ خُصُوْمَتُهٗ لَمْ يَسْلَمْ دِيْنُهٗ جسکے جھگڑے اور خصومت زیادہ ہوجائیگی اوسکا دین
سلامت رہنا مشکل ہی **ف** اس لیے کہ اگر دین مین ناحق جھگڑا کرتا ہی تو سرکشی وگناہ ظاہر ہے
اور اگر حق پر ہی تو بہی زیادہ خصومت کا انجام سخن پرستی تعصب حق فراموشی تفاخر عیب بینی ہے

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ
اور جب منہ پہیرے کوشش کرے زمین مین کہ فساد پہیلائے اوسمین اور خراب کرے کہیتی اور نسل

اور جب پشت پہیرے زمین مین فساد پہیلانے کی کوشش کرے اور کہیت اور جانورون کو ہلاک کرے

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝
اور اللہ نہین چاہتا فساد کو

(یعنے سامنے یہ باتین اور پیٹھ پیچھے یہ خرابیاں کہ آدمیون کے امن وراحت اور مال کے درپے ہو)
اور اللہ فساد کو پسند نہین فرماتا معالم اخنس اور بنی ثقیف مین دشمنی تہی رات کو وہان
رہا اون کے کہیت جلادے اور مویشی مار ڈالے مقاتل نے کہا کہ (تولی) سے مراد ولایت ہی یعنی
اگر اوسے حکومت ملجائے تو ظلم کرے یا اوسکی ظلم و بدافعالی سے قحط اور بلائین نازل ہون
اور کہیت اور حیوان ہلاک ہوجائین اسلیے کہ اللہ فساد سے راضی نہین اور جس سے اللہ راضی نہو
پہر اوسکا ٹہکانا کہان ہی **ف** بہرحال خواہ اوس واقعہ مین آیت نازل ہوئی ہو یا نہ اسمین
فساد اور ضرر رسانی اور غلط بیانی کی برائیان مذکور ہین یا حضرت تعالی نے اپنی ناخوشی ایسے کامون مین
ظاہر فرمائی جو صراحت سے زیادہ ہی اسلیے کہ لفظ عذاب گو صریح ہی مگر یہ بہی احتمال رہتا ہی کہ کسی خاص وجہ سے
عذاب ہو جیسے تربیۃ عفو ورحم جلوہ فرما ہی اور جب ناخوشی ہوئی تو کسی امر کی امید نہ رہی فسادکو

اور ایذا رسانی وغیرہ ہے ... جانور

معاصی و مظالم وضرر رسانی اور وہ امور مراد ہین جو شرعًا یا عقلًا قبیح ہون

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ
اور جب کہا جاے اوس کو ڈر اللہ سے آمادہ کرے اوسے عزت گناہ پر پس کافی ہو اوسے

جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝
دوزخ اور بڑا ٹھکانا ہے

اور جب اوس سے کہا جاے کہ اللہ سے ڈر تو غلبہ اور قوت ظاہری اوسی گناہ اور سرکشی پر آمادہ کرتا ہے اور ندامت و توبہ و اطاعت کی طرف آنے نہین دیتا پس ایسے سرکش کے لیے جہنم ہے کافی اور سزاوار ہی اور وہ برا مقام ہی درمنثور ابن مسعود نے کہا کہ بڑا گناہ یہ ہی کہ جس سے کہا جاے (اِتَّقِ اللّٰهَ) یعنے اللہ سے ڈر تو جواب دے کہ تو اپنی فکر کر تو مجھے نصیحت کرتا ہی جیسا کہ متکبرین کا قاعدہ ہی اور حضرت عمر سے ایک شخص نے کہا اتق اللہ آپنے فرمایا مَا فِيْنَا خَيْرٌ اِنْ لَّمْ يَقُلْ لَنَا وَمَا فِيْهِمْ خَيْرٌ اِنْ لَّمْ يَقُوْلُوْهَا لَنَا اگر ہمین لوگ نصیحت نکرین تو نہ ہم مین خیر ہے نہ اون مین اور معالم مین ہی کہ آپنے بوجہ کمال عجز و فروتنی کے اور عظمت و ہیبت جناب رب العزت سے اپنے رخسارے زمین پر رکھدیے درمنثور ایک شخص نے مالک بن مقول سے کہا اتق اللہ تو آپ گر پڑے اور رخسارہ زمین پر رکھدیا اللہ کے سامنے عجز و غلامی ظاہر کرنے کے لیے ف معلوم ہوا کہ نصیحت کرنے والے کو جواب ترش کبھی نہ دے بلکہ ندامت و عجز و توبہ ظاہر کرتا ہو ربط منافق کا حال بیان کرکے خالص اور سچے غلامونکی طرف التفات فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝
اور بعض آدمی وہ ہین کہ بیچتے ہین جان اپنی بطلب رضای اللہ کی اور اللہ مہربان ہی بندونپر

بعضی ہمارے عاشق وہ بھی ہین جو اپنی جان بیچتے ہین کہ اللہ جل جلالہ کی خوشی حاصل کرین اور اللہ تو مہربان ہی اپنے غلامون پر درمنثور یہ مبارک خطاب حضرت صہیب کی طرف ہی جب جذبۂ عشق محمدی نے انہین کھینچا اور تاب ضبط اور مجال صبر نہ ہی گھر بار مال و عیال چھوڑ کر مکے سے مدینے چلے کفار نے گھیرا اور کہا کہ اے صہیب جب تم مکے مین آئے تھے مفلس و رذیل تھے اور اب مالدار ہوے تو جاتے ہو ایسا نہو گا صہیب اپنی سواری سے اوتر پڑے اور ڈانٹا کہ ای قریش تم جانتے ہو کہ مین کیسا تیر انداز ہون خدا کی قسم تم میرے قریب نہ آسکو گے جب تک یہ سب تیر نہ مار لون پھر یہ تلوار ہی اور تمہاری گردنین بعد ازان اگر تم غالب ہو جانا تو جو چاہنا کرنا ہان اگر تم چاہو تو اپنا مال تمہین دیدون اور تم مجھے چھوڑ دو وہ راضی ہو گئے یہان مال و ملک نظر مین

کب محبت رکھتے جو تھا اون کے حوالے کیا اور اپنی جان مضطر لیکر حاضر ہوے حضور نے دو بار فرمایا رَبِحَ الْبَیْعُ یہ سوداگری بڑے نفع کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی **ف** انکے علاوہ اور بھی اصحاب جانبازکے ایسے ہی واقعات منقول ہین ہر کیف جو شخص اللہ کے لیے مال جان صرف کرے وہ اس خطاب کا مستحق ہو جائیگا رؤف بہ پھر ذکر نفاق وخلوص کے مومنین سے ارشاد ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو در آؤ اسلام مین پورے طور پر اور نہ پیروی کرو قدمونکی شیطان کی بیشک وہ واسطے تمھارے دشمن کھلا ہوا

اے ایمان والو پورے پورے اسلام مین آجاؤ اور شیطان کی پیروی نکرو وہ تو تمھارا کھلا کھلا دشمن ہی **اسباب نزول** عبد اللہ بن سلام اور دوسری یہود جو مشرف باسلام ہوئے تھے کہنے لگے کہ ہفتہ متبرک دن تھا آپ فرمائین تو ہم اوسکی تعظیم کیا کرین اور توریت بھی کلام الٰہی ہی ہم اوسے رات کو پڑھین ارشاد ہوا کہ یہ خیال چھوڑ دو نبی مجبوب اور قرآن حمید کے ہوتے ہوے ادہر اودہر کے خیال جائز نہین **معالم** ایک دن حضور مین حضرت عمر گئے اور کہا مین یہود کی باتین اور توریت کے مضامین سنتا ہون آپ فرمائین تو بعض خبرین لکھ لون فرمایا کیا تم بھی یہود و نصارا کیطرح ہو جاؤگے مین تمھارے پاس روشن اور واضح دلیل لیکے قرآن مجید لایا ہون وَلَوْ كَانَ مُوسَىٰ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي اور اگر موسیٰ کلیم اللہ بھی زندہ ہوتا او نہین سوائے میری پیروی کے اور کچھ نہ بن پڑتا **ف** سیاق قرآنی اور مضامین حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اسلام کی وسعت ایسی نہین ہی کہ ہمین دوسرے دینون اور کتابون سے مدد لینے کی ضرورت ہو اور جب آسمانی کتب اور ارشاد انبیا کی نسبت یون فرمایا جامی تو بیچارے حکیم دانا کس شمار وقطار مین ہین **شعر** نام کی تیری ہوا ہو جان پر فقط گنجایش + وسعت دل بھی ہو اتنا نگین تنگ پڑتی ہی + کتب قدیمہ کی کتابت اور اونکی تقاضہ اس مقام سے ممنوع ہو گیا - اور اگر اسپر بھی تم ٹالو

فَإِن زَلَلْتُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

پھر اگر پھسلو تم بعد اوسکے کہ آگئین تمھارے پاس دلیلین پس جان لو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہی

پھر اگر پھسل گئے کھلی نشانیون کے آنے کے بعد تو خوب جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہی (جسطرح چاہے انتقام لے اور جو چاہے کرے تم اوسکے عذاب کو ٹال نہ سکوگے) حکمت والا اور پختہ کار ہے کوئی فریب بھی نچلیگا اور جو حکم اوسنے دیے ہین اور جس سے منع کیا ہی اسکے فائدون کے پہنچا دینے اور فرمانبردار بندون کی محافظت اور کارروائی اور حسن آغاز

وخیر انجام پر غالب و قادر ہو اور ہر امر کی مصلحت اور حقیقت سے خوب واقف ہو ایسے زبردست اور حکیم کے احکام میں دم مارنا سراسر حماقت اور ہلاکت ہو زللتم پھسل گئے تم اسلیے فرمایا کہ پھسلنا بے اختیاری سے ہوتا ہو گویا ارشاد ہوا کہ عمداً مخالفت تو بڑا گناہ اور وبال ہے اگر غلطی سے بہک گئے تب بہی عذاب اور انتقام کا خوف ہو بینات یعنی قرآن اور معجزے اور دلائل واضحہ اور مخصوص ذات بابرکات صاحب البینات والمعجزات علیہ السلام والصلوۃ

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ

نہین منتظر ہین مگر یہ کہ آجاے اونکے پاس اللہ سایبانون مین ابر کے اور فرشتے

وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

اور فیصل کر دیا جاے امر اور طرف اللہ کے رجوع کرینگے کام

ع ۱۴ ۹ ۲۵ ایسے نبی محبوب اور کتاب حکیم کے بعد شبہے اور تردد کرنے والی اور کچہ انتظار نہین کرتے مگر یہ کہ آجاے اللہ جل شانہ ابر کے سایبانون مین اور اوسکے فرشتے اور ہر امر کا فیصلہ کر دیا جاے اور اللہ کی طرف تو سب کامون کی بازگشت ہو در منثور ظلل جمع ظلہ جو شے سایہ کرے غمام ابر رقیق وسفید مگر یہ ابر نہین ہو اسکی ہم صورت ہو تیہ مین بنی اسرائیل پر یہی سایہ گستر تہا اور بدر مین فرشتے اسی مین اوترے تہے معالم ایسی جسقدر آیتین ہین انکے ظاہر لفظ اور مراد مین تجسس نہ کرنا چاہیے اور جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہو اوسپر ایمان لانا چاہیے اسلیے کہ یہ متشابہات سے ہو ورنہ ذات باریتعالی کے لیے ظرف ومحل نہین ہو قضاء امر بندون کے اعمال کا فیصلہ اور بدکارون کے لیے حکم عذاب اور نیکون کے واسطے انعام وعطیات۔ حق سبحانہ تعالی بروز قیامت غمام مین نزول اجلال فرمائیگا اور ملائکہ ہفت آسمان اوسکے عرش کے گرد گرد صف بستہ تسبیح وتہلیل مین مصروف ہونگے اور انسان عاجز دست بستہ حاضر کیا جائیگا حضرت شاہنشاہ رب الارباب جو چاہیگا اپنے فرمانبردار اور سرکش غلامون کے حق مین فیصلہ کردیگا لہذا ارشاد ہوتا ہو کہ کیا اس حکم کے منتظر ہو مگر اوسدن عذر وندامت سے کچہ فائدہ نہوگا واضح رہی کہ یا ایہا الذین سے یہان تک مومنین مراد تہی اسی لیے کمال ترحم ونوازش سے خطاب ہوے کہ شیطان کی پیروی نکرو اور کیا اللہ کے فیصلۂ قطعی کا اب انتظار ہو اور یہی کہا کہ پہسلنے مین بہی پکڑ لیے جاؤگے تاکہ مومنین کچی پوری طور پر اسلام مین داخل ہو جائین لیکن باوجود الفاظ نرم کرنے کے مبادا آپکا قلب نازک شق اور جان ضعیف فنا ہو جاے

سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ

پوچہہ بنی اسرائیل سے کسقدر دین ہمنے انہین نشانیان ظاہر اور جو بدلے نعمت کو اللہ کے

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝
بعد اوسکے کہ آئے اوسکے پاس پس بیشک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

آپ بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھیے ہمنے اونہیں کسقدر کھلی کھلی نشانیاں دین یعنی پیغمبرون ہمنے کیسے کیسے معجزے دکھائے اور وہ سب آپکی نبوت کے گواہ ہین پھر جسنے اللہ کی نعمت یعنی نبی محبوب کی تصدیق یا آسمانی کتابین بدل ڈالین یعنی آپکی تصدیق اور کلام الٰہی کی اتباع نکی اور کب جبکہ اون کے پاس وہ نعمت آگئی اور وہ اوسے پہچان گئے تو اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے
ف نِعْمَةَ اللّٰهِ کی اطلاق سے معلوم ہوا کہ ہر نعمت کا بدلنا موجب عذاب ہے پس اگر نعمت دینی ہے جیسے توحید تصدیق واتباع شریعت تو اوسکے ترک سے عذاب کا ہونا ظاہر ہے اور اگر نعمت دنیوی ہے جیسے انتظام خوش سلیقگی۔ خوش اخلاقی۔ دانشمندی مصلحت بینی وغیرہ تو اسکے ترک سے دنیاوی عذاب یعنی ناکامی افلاس تذلیل مصائب کا سزاوار ہو جاتا ہے بہرکیف جتنی عمدہ چیزیں اور اچھی باتین ہین اللہ کی نعمتین ہین ان کے بدلنے مین کچھ نکچھ نقصان ضرور حاصل ہوتا ہے

وقف لازم

زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِیْنَ
خوشنما دکھائے گئے لوگوں جو کافر ہوئے زندگی دنیا کی اور مسخراپن کرتے ہین اونسے کہ ایمان لائے اور جو

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝
پرہیزگار ہوئے اوپر انکے ہونگے دن قیامت کے اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب

اچھی دکھادی گئی کافرون کو دنیا کی زندگی اور ہنستے ہین ایمان والون سے اور پرہیزگار اونسے بالا رہینگے قیامت کے دن اللہ جسے چاہے رزق دے بے حساب زُیِّنَ زینت دیا گیا حقیقت مین زینت دینے والا اللہ ہے مگر اس زینت سے مغالطہ اور سبز باغ دکھانا مراد ہے یعنے حیات دنیا جو فانی اور زائل چیز ہے یہ کفار کی نظرون مین شیطان نے دوسرے طور پر محبوب اور باقی کر کے دکھائی ہے فَوْقَهُمْ سے یہ مراد ہے کہ گو آج مسکین و خوار نظر آتے ہین آخرت مین مدارج بلند اور مقامات اعلیٰ انہین عطا ہونگے انکا مقام علیین اور کفار کی جگہ اسفل السافلین ہے ذخیرہ جسمانیہ مین منقول ہے کہ معالم کفار قریش مساکین مومنین سے ہنسا کرتے تھے جیسے ابن مسعود اور عمار و صہیب و بلال و خباب وغیرہ مقاتل نے کہا منافقین کی شان مین نازل ہوئی عطا کے قول مین امرای یہود اسکے مخاطب ہین بہرحال دنیا پرست جو فقرائے دیندار پر ہنستے ہین اور دنیا پر جان دیے ہوئے ہین وہ جان لین کہ آخر کار غلبہ اور عزت اور راحت مومنین کے لیے ہے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ
تھے آدمی گروہ واحد پھر بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا
اور اوتارے ساتھ انکے کتاب ساتھ حق کے تاکہ حکم کرے درمیان آدمیونکے اوس امر مین کہ مختلف ہوگئے اوسمین اور نہین

اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ
مختلف ہوئے اوسمین مگر وہ جو دی گئی کتاب بعد ازان کہ آگئین اونکے پاس نشانیان بغاوت سے آپسمین

آدمی ایک گروہ تھے ومنشور یعنی حضرت آدم کے وقت مین ایک دین تہا بعض نے کہا آدم اور نوح کے درمیان مین سب ایک دین پر تھے کعب نے کہا کہ فطرت مین ایک طریقہ تہا پس سب کافر ہوگئے اور راہ راست سے بہکے تو اللہ نے پیغمبر بہیجے جو فرمانبردارون کو جنت کی بشارت دیتی تہی اور سرکشون کو دوزخ سے ڈراتے تھے اور ان کے ساتھ کتاب بہی اوتاری جو حق بات بتانی والی تھی تاکہ آدمیون مین حکم کردین اور جو کچہ امر حق سے اختلاف کیا ہو اوسکا فیصلہ کردین پہر اونہین لوگون نے جنکو کتاب دی گئی کہلی دلائل اور معجزات کے بعد کتاب مین اختلاف کیا اور یہ سبب بغاوت اور رشک باہمی کے تہا تعجب سے فرمایا کہ جہالت اور نادانی سے جو خطا ہوتی ہو کیا کیا مگر جب پیغمبر آئے اور کتابین لائے تو اہل کتاب کو اختلاف کی کیا ضرورت رہی کہ جان بوجہ کر بغاوت کی

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ
پہر ہدایت کی اللہ نے اونہین جو ایمان لائے اوس چیز کی طرف کہ مختلف ہوا اوسمین حق سے اوسکے حکم سے اور اللہ راہ دکہاے

مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
جسے چاہے طرف راہ کشادہ کے

پہر راہ دکہا دی اور توفیق خیر و فہم سلیم اللہ نے عطا کی ایمان والون کو جسمین وہ لوگ حق سے مختلف ہوگئے تھے اور یہ اللہ کے حکم سے ہوا اور اللہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت کرے ف ۱ عطا بعد طلب کے اور ہدایت بعد اطاعت و خدمت کی ہوتی ہے ۲ اختلاف کا اصلی موجب حسد اور بغاوت ہو سوال بعد ایمان کے ہدایت کیسی اسلیے کہ ایمان تو خود ہی ہدایت ہے جواب ایمان سے خواہ قصد و صلاحیت مراد ہو یعنی جنکی تقدیر مین ایمان تہا اور جو ایمان کے جویا ہوے اونہین رہنمائی کی پس خطاب (آمنوا) باعتبار مایؤل الیہ کے ہو خواہ یہ کہ جب نفس تصدیق و ایمان اون مین آگیا تو مراتب یقین و رفع شکوک مین ہدایت اور خطرات واہیہ سے حفاظت فرمائے

سلہ بعث نبوۃ معطوف ہی کان پر اسوقت یعنی ہوگی کہ سب کافر تھے اور اگر نقل مقدر پر عطف کرین یعنی فاختلفوا تو یہ معنی ہونگے کہ سب مومن تھے پھر مختلف ہوے پہر پیغمبر بہیجے گئے ۱۲ سلہ مبشرین و منذرین دونو حال ہیں مفعول ہی یعنی پیغمبر سلہ بالحق اوسکا متعلق ہی انزل سے یعنی دین کے دونو نکلے یا حال یعنی ملتبس بالحق ۱۲ سلہ ای اختلف ... سلہ اختلف کا فاعل ۱۲

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ

کیا تم نے سمجھ لیا کہ داخل ہو جاؤگے جنت مین اور نہین آئے تمہارے پاس مثال اونکی جو گذر گئی پہلے تمسے

مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ

چھو گئے اونہین مصیبت اور مرض اور ڈگائے گئے یہان تک کہ کہا پیغمبر نے اور جو

اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ۝

ایمان لائے ساتھ اوسکے کب ہوگی مدد اللہ کی بیشک مدد اللہ کے نزدیک ہی

ایمان والو کیا تم یہ جانتے ہو کہ جنت مین چلے جاؤگے اور ابھی تمپر اگلونکا سا معاملہ پیش نہین ہوا اونہین محتاجی کی مصیبت اور مرض چھو گئی اور وہ طرح طرح کے بلاؤن سے ڈگائے گئے یہان تک کہ رسول اور اوسکے ساتھی ایمان والون نے کہا اللہ کی مدد کب ہوگی (تو اونسے کہا گیا) کہ خبردار ہو اللہ کی مدد قریب ہی یعنی جب ایسی سخت بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار ہوے اور پورے امتحان دیچکے تب مدد کا وعدہ کیا گیا اور تم جانتے ہو کہ جنت مین جانا یونہین ہو جائیگا در منثور غزوۂ احزاب مین جب قریش نے بہت بڑی فوج سے مسلمانونکا محاصرہ کیا تھا اور نہایت سختی اور ناامیدی چھا گئی تھی اللہ تعالی نے دل بڑھانے اور اطمینان دلانے کے لیے فرمایا کہ کیا تم جنت مین جانا آسان سمجھتے ہو تمسے پہلے جو پیغمبر اور اونکی تابعین گذری ہین اونکی مصیبتین یاد کرو ابھی تو تمپر وہ سختی نہین ہو ف آیت مین اشارہ ہی کہ تمپر ہر قسم کی بلائین بھی اور مصائب پیش ہونگے جسطرح اگلی امتون پر ہوئین ہین سو بمقتضای بشریت اضطرار تو ہوتا ہے مگر ثابت قدمی اور اتباع احکام الٰہی اگر باقی رہو تو اللہ کی مدد دور نہین مظہری فرمایا حُفَّتِ الۡجَنَّةُ بِالۡمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جنت ناپسند چیزون سے گھری ہوئی ہی یعنی جب تک اون ناگوار امور کے برداشت نکرو جنت نپاؤگے اور دوزخ دلخوش کن چیزونسے گھری ہوئی ہی یعنی لذتین اور خواہشین موجب دخول نار ہین جلالین ابتدای اسلام مین زکوۃ واجب نہ تھی تو عمرو بن جموح نے جو بڈہے اور مالدار تھے عرض کیا کہ ہم کیا چیز راہ خدا مین صرف کرین

يَسۡـئَلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ قُلۡ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ فَلِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ

سوال کرتے ہین آپسے کیا خرچ کرین کہدیجیو جو خرچ کرو تم مال اوسکے ماں باپ کو اور رشتہ دارون کو

وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ۝

اور یتیمون کو اور مسکینون کے اور مسافرون کو اور جو کرو تم بھلائی پس بیشک اللہ اوسے جانتا ہی

آپسے پوچھتے ہین کیا چیز خرچ کرین آپ کہدیجیے جو مال تم خرچ کرو وہ مان باپ اور رشتے والون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لیے ہے اور جو نیکی تم کروگے مالی ہو یا بدنی اللہ اوسے جانتا ہے ف جواب مین سوال کی اصلاح فرمادی کہ مقدار خرچ ومحل صرف دریافت کرنا چاہیی تھا اوسکی ہدایت بدون درخواست کیجاتی ہے اور یہ سوال (کہ کیا خرچ کرین) جیسو ہے اسلیے کہ خرچ تو مالی ہوتا ہے اسکا پوچھنا کیا۔ اور (ما تفعلوا) سے اشارہ کردیا کہ جسقدر مال خرچ کروگے یا علاوہ اسکے جو نیکی کروگے وہ سب اللہ کو معلوم ہے ربط بعد بیان مصائب ووعدہ نصرت ومصارف مال جہاد وقتال کا ذکر فرماکر مطمئن کردیا کہ گھبراؤ نہین مصلحت تمہاری ہمین معلوم ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

لکھا گیا تمپر جہاد اور وہ ناگوار ہے تمہین اور شاید کہ براجانو تم ایک شی کو اور وہ بہتر ہو واسطے تمہارے

وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

اور شاید پسند کرو تم ایک چیز اور وہ بری ہو واسطے تمہارے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے

فرض کردی گئی تمپر لڑائی اور وہ تمپر گران اور ناگوار ہے (اس لیے کہ مقتضای طبع انسانی یہ ہے کہ جان ومال کو عزیز رکھے اور امن وراحت کو طلب کرے مگر) ممکن ہے کہ تم ایک امر کو براجانتے ہو اور وہ تمہارے حق مین خیر ہو (اسمین اشارہ ہے کہ قتال تمہارے حق مین اچھا ہے زندگی مین فتح وغلبہ حصول غنیمت دشمنون کی سرکوبی عزت ملک ومال اعوان وانصار کی افزونی آخرت مین ثواب وجنت) اور شاید تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق مین شر اور مضر ہو (اسمین اشارہ ہے کہ تمکو مصارف مالی اور جہاد بدنی کا ترک دنیا مین ذلیل وخوار ومفلس اور آخرت مین دولت ثواب ودرجات مخصوصہ شہدا سے محروم کردیگا اور اللہ ہر مصلحت اور ہر چھپی ہوئی بات اور ہونے والی امر کو جانتا ہے تم نہین جانتے ف یہ اس لیے خود فرمادیا کہ خاموش ہو رہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشقت اور مصائب سنکر شکایت بیجا یا عذر بے محل نہ کرنا تھین کہ مورد عتاب و سزا اور عذاب ہو جائین اس لیے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور اللہ کی راہ مین نلڑا نہ دلمین اسکی تمنا کی وہ صفت نفاق پر مرا۔ ظاہر آیت سے فرضیت جہاد کی خبر دی اور اشارۃً بتایا کہ تم کو مصالح اور مفاسد کی شناخت نہین انجام کار سے بیخبر ہو پس ضرور ہے کہ شرعی احکام بلا گفتگو تسلیم کرو اور صرف مان لینا ہی نہین بلکہ ان مین اپنا فائدہ تصور کرو ہمیشہ راضی برضا رہو ربط بعد حکم جہاد اوسکے متعلق مسائل پر توجہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۲ ہجری مین عبد اللہ بن جحش اپنی پھوپی زاد بھائی کو چند مسلمانون کے ہمراہ روانہ فرمایا اور ایک خط لکھدیا اور کہا کہ دو منزل طی کرنے کے بعد اسے کھولنا جو لکھا ہوا وسپر عمل کرنا عبد اللہ نے وقت معینہ پر نامہ نامی کھولا اوسمین لکھا تہا کہ اپنے ساتھیون کو لیکر بطن نخلہ کیطرف جاؤ وہان قریش کے قافلے کی تاک مین لگے رہو امید ہی کہ کچھ مال غنیمت حاصل ہو عبد اللہ نے حکم قبول کیا اور اپنے ساتھیونکو سنایا اور کہا مجھے جبراً ہمراہ لیجانے کا حکم نہین جو مشتاق شہادت ہو بسم اللہ آئے یہ جان نثار ہمراہ ہو لیے اور بطن نخلہ مین قریش کے قافلے سے ملے اور عکاشہ کا سر منڈوا دیا تاکہ قریشی وحشت نکرین اور سمجھین کہ یہ عمرہ لائے ہین اتفاق سے اوسدن جمادی الثانی کی تیسوین تہی مسلمانون نے مشورہ کیا اور کہا کہ اگر توقف کرتے ہین تو رجب کا مہینا آجائیگا پھر لڑائی جائز نہوگی یہ سمجھکر تیر اندازی شروع کی اور واقد کو قتل اور حکم بن کیسان اور عثمان بن عبد اللہ کو قید کیا باقی لوگ بہاگ گئے یہ قیدی اور غنیمت لیکر آنحضرت کی خدمت مین آئے اودہر بہاگے ہوے مکے مین گئے اور مشہور کر دیا کہ یکم رجب مین یہ لوٹ مار ہوئی جو مسلمان مکے مین تھے اونپر اعتراض کرتے کہ دیکھو تمہارے پیغمبر نے اللہ کے حرام مہینون کو حلال کر لیا اور حضور اقدس مین یہ شکایتین پہونچی آپ نے فرمایا کہ مین نے تمہین شہر حرام مین لڑنے کو نہین کہا تہا ان بہادرون کو یہ امر گران گذرا کہ اجر و ثواب ضائع ہوا اور الزام و گناہ سر پڑا حق سبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهِ

پوچھتے ہین آپ سے (حکم) ماہ حرام کا لڑائی اوسمین کہدیجے ہر لڑائی اوسمین گناہ بڑا ہی اور روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر اوسکے

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

اور مسجد حرام سے اور نکالنا وہان کے رہنے والونکا وہان سے بہت بڑا گناہ ہی اللہ کے پاس اور فتنہ بڑا گناہ ہی قتل کرنے سے

آپ سے پوچھا جاتا ہی کہ شہر حرام مین لڑنا کیسا ہی آپ فرما دیجیے کہ شہر حرام مین لڑنا گناہ کبیرہ ہی

قوله قتال ... قوله ... عطف ... اور اخراج ... معطوف ... معطوف علیہ ... مبتدا ... خبر ... قوله ...

اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام یعنے کعبہ شریف سے روکنا اور اہل کو (یعنے آنحضرت اور اون کے اصحاب مہاجرین) کو وہان سے نکالدینا بہت بڑا گناہ ہی اور فتنہ یعنے دین سے بہکانا اور شرک و کفر قتل کرنے سے بہی زیادہ گناہ ہی یعنی یہ قتل جسکا تم الزام دیتے ہو اگر ہوا بہی تو جمادی الثانی کی تیسوین کے دہوکے سے ہوا تم اپنی خبر لو کہ دیدہ و دانستہ پیغمبر اور اون کے اصحاب کو کعبہ سے نکالا اللہ کے ذکر و عبادت سے روکا اللہ سے کفر کیا یہ تو اوس قتل سے بہی بدرجہا بڑا ہوا ہی ف چار مہینے زمانۂ جاہلیت مین بہی حرام سمجھے جاتے تہے انمین لڑائی حرام تہی رجب ذی قعدہ ذی الحجہ محرم جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے اور بعض کے نزدیک ان مہینونمین ابتدائی قتال بدستور ممنوع ہے جیسا کہ قاضی صاحب نے اپنی تفسیر مین اسکو بدلائل ثابت کیا ہی اور مین نے ایسا ہی پڑہا تہا اپنی استاد فخر الہند مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی نور اللہ مرقدہ سے اور آیات اور احادیث اسپر شاہد ہین ف اسیاق آیت سے ثابت ہی کہ یہ لڑائی شہر حرام مین ہوئی تہی ورنہ قرآن مین رد وارد ہوجاتا ف خلوص نیت اور شبہہ سے احکام مین تخفیف بلکہ تبدیل بہی ہوجاتی ہی اسی لیے نہ اس لڑائی مین مجاہدین پر سرزنش ہوئی نہ اونکی غنیمت رد کی گئی بلکہ وہی احکام جو دوسرے دنون کی لڑائی کی تہی باقی رہے اسلیے کہ نہ فعل عمداً ہوا تہا نہ بدنیتی سے بلکہ بغرض تقویت اسلام و انکسار کفر اور اتباع امر رسول ایسا کیا گیا شعر کار پاکان را قیاس از خود مگیر ؛ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ؛ مگر ایسے احکام اور عفو کی حقیقت عوام پر نہ منکشف ہوسکتی ہی اور نہ یہ اوس کے مجاز ہین

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ
اور ہمیشہ | لڑا کرینگے تمسے | یہانتک کہ پہیردین تمکو تمہارے دین سے | اگر قدرت | رکہین

وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ
اور جو پہرے | تم مین کا | دین سے اپنے پہر مرجائے اور وہ کافر ہو | پس وہی ہین کہ ضایع ہوگئے

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
کام اون کے | دنیا مین | اور آخرت مین | اور وہی | دوزخی ہین | وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

[illegible]

اور انہین شرارتون پر کیا ہی کفار تو تم سے لڑائی کرینگے جبتک تمہین تمہارے دین سے
نہ پھیر دین اگر اونہین قوت ہو اور اگر کوئی اون کے فریب یا خوف یا طمع سے دین کو چھوڑ کر مرتد
ہوگیا اور بحالت کفر مرا یعنی ایسا ہی ہوا کہ بعد مرتد ہونے کے نادم ہوتا اور توبہ کرتا بلکہ اوسی
حالت مین مرگیا تو اوسکی اچھے کام ضائع کردیے گئے دنیا مین اوسکی بی بی دوسرا نکاح کرلے گی
میراث تقسیم ہو جائیگی لونڈی غلام آزاد ہو جائینگے مثل مُردونکی اوسکا شمار ہوگا نہ اوس سے جزیہ
مقبول نہ صلح وامان منظور رہے اور آخرت مین اوسکی تمام اعمال ضائع نیکیان برباد ہو جائینگی
یہ لوگ دوزخی ہین ہمیشہ اوسمین رہینگے **ف** اسمین تسلی اور ترغیب ہے کہ اے مومنین جانبازکفار
تم سے ہمیشہ ہی لڑینگے اور تمہین بہی اونسے ہمیشہ ہی لڑنا ہے تو ایسے احتیاط جسمین قتال وجہاد
ملتوی و نابود ہو جاسے ضرور نہین پھر مجاہدین ملول و نادم کے خوش کرنے کو ارشاد ہوا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ
بیشک جو ایمان لاسے اور جنہون نے ہجرت کی اور جہاد کیا راہ مین اللہ کے وہ امید رکھتے ہین

اور جو ایمان لاسے اور ہجرت کی اور جہاد کیے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہین اور اللہ اونکی خطاؤنکا
رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
رحمت اللہ کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
معاف کرنے والا اون کے حال پر مہربان ہے۔ اس آیت کے اوترنے کے بعد آنحضرت نے
غنیمت تقسیم کی معالم ابتداے اسلام مین قمار حلال اور مسلمان بدستور سابق
اسکے عادی تہے حضرت عمر اور حضرت معاذ اور بعض انصار نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شراب عقل زائل کرتی ہے اور قمار مال کہو دیتا ہے اسباب مین آپ کیا ارشاد فرماتی ہین تو نازل ہوا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
پوچھتے ہین آپسے حکم شراب اور جوی کا کہدیجیے ان دونون مین گناہ بڑا ہے اور نفع ہے واسطے آدمیونکے

آپ سے شراب و قمار کے باب مین پوچھتے ہین کہدیجیے کہ انہین گناہ کبیرہ ہے اور نفع تہوڑا **ف** اس آیت مین چند مذہب
وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا
اور گناہ انکا بڑا ہے نفع سے ان کے
اور مختلف مباحث ہین مذہب اول یہ آیت شراب و قمار کے مذمت مین ہے موجب تحریم نہین
جیسا کہ معالم مین ہے کہ اس باب مین چار آیتین اوترین اور ہر بار اسکی نسبت تنبیہ اور تشدید ہوے
اول وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا خرمی اور انگور کے
پہلون سے سکر اور اچہا رزق بناتی ہو ہر چند یہ آیت حلت خمر پر دلالت کرتی ہے تاہم متعلق ہے

رزق حسن کے جس سے مفہوم ہوتا ہی کہ رزق حسن سکر کا غیر ہے اور غیر حسن قبیح بالضرورت ہوگا مگر اسلیے کہ مفہوم مخالف نصوص مین معتبر نہین اباحت باقی رہی سے یہ آیت جسمین گناہ اور نفع قلیل کا ذکر فرمایا اور یہ بھی کہدیا کہ گناہ نفع سے بہت زائد ہی یہ بھی کنایہ تہا کہ غالبا حرام ہوجایگی ورنہ غیر محمود اور مکروہ تو ضرور ہے چنانچہ بعض صحاب نے اسی خیال سے شراب چھوڑدی اور بعض تاویل نفع پیتی رہے سے جب عبدالرحمن بن عوف نے ایک دعوت مین بعض اصحاب کو بلایا دعوت کہائی شرابین پین نشے مین چور مغرب کی نماز کو آئے تو قل یا ایہا الکافرون کی (کلا) اندار وکردی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى نازل ہوئی۔ نماز کے پاس بھی نجاو جب تم نشے مین ہو اسمین کمال زجر اور مذمت بیان فرمائی جس سے بعض اصحاب کہنے لگے کہ جب یہ نماز سے مانع ہی تو اسمین کوئی خیر نہین اور بعضون نے صرف نماز کے وقتون مین پینا چھوڑ دیا بعد عشا یا بعد فجر پیتے تاکہ نماز کے وقت تک نشہ اوتر جاے سے مگر عتبان بن مالک کی دعوت مین سعد بن وقاص نے بحالت کیف وسرور شراب قصیدہ پڑہا اور انصار کی ہجو کی ایک انصاری نے اونہین اونٹ کی ہڈی ماری سر پہٹ گیا حضور مین شکایت پیش ہوئی آپ نے دعا کی ای اللہ شراب کے باب مین کوئی حکم آجاے سورۂ مائدہ مین قطعی حرمت آگئی اور شراب پینا بیچنا سب حرام ہوگیا اور یہی مذہب جمہور مفسرین کا ہی مذہب دوم یہی آیت محرم خمر ہے اسپر صاحب تفسیر کبیر نے بدلائل واضح زور دیا ہی سے شراب کو گناہ فرمایا اور گناہ ہر حال مین حرام ہی جیسا کہ ارشاد ہوا قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ۔ اللہ نے بیحیائی کہلی ہو یا چھپی اور گناہ اور بغاوت حرام کی ہے سے سوال صحابہ کا کیفیت اور ماہیت اور نفع ونقصان سے نہ تہا بلکہ حکم کا استفسار منظور تہا جو منصب نبوت کی شایان ہی ورنہ ایسے محسوسات مین حضور کو تکلیف دیتی تو ضرور ہے کہ جواب بحسب سوال محرم ہو یا مبیح اور اسمین تو بظاہر اوسکے اوصاف مذکور ہین اب ضرور ہی کہ اوصاف قبیحہ دلیل اور موجب حرمت قرار دیے جائین چنانچہ ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت تحریم خمر مین اوتری اور یہ ذکر کہ لا تقربوا الصلوة اسکے بعد نازل ہوئی نہین فرمایا۔ اور ربیع بن انس نے کہا کہ یہ آیت شراب حرام ہو جانے کے بعد اوتری ہی اور یہ لغو ہے صاحب تفسیر کبیر کی نہایت صاف اور تسکین بخش ہے اس مقام پر چند بحثین ہین بحث اول اللہ تعالی نے یہ نہین کہا کہ شراب وقمار گناہ ہی بلکہ فرمایا

انہین گناہ ہی یعنی ایسے فعل ور نتیجے اونسے پیدا ہوتے ہین جو گناہ ہو جاتے ہین اور یہ نسبت موجب حرمت نہین **جواب** جب شراب آلہ و محل معاصی قرار پائی تو مثل خلوت اجنبیہ کے خود بھی گناہ ہو گئے اور کلمہ (اثمہما) مین تو صاف صاف گناہ کی نسبت شراب و قمار کیطرف ہے **بحث دوم** اگر شراب گناہ ہوتی تو کسی دین مین حلال نہوتی اس لیے کہ گناہ کسی مذہب مین مباح نہ تہا **جواب** گناہ کا اطلاق حرام ہونے کے بعد ہی جب حلال تہی گناہ نہ تہا اس لیے کہ حسن و قبح باعتبار عقاب و ثواب شرعی ہی عقلی نہین **بحث سوم** اگر گناہ تہا تو صحابہ کیون پیتے رہے اور حضور اقدس نے اونہین نہ روکا **جواب** یہ امر موقوف ہی اس پر کہ ہم روایت مذکورہ شان نزول بعینہ اس سے متعلق مانین حالانکہ ابن عباس اور ربیع کے قول مین اسکا پتا نہین **بحث چہارم** لا تقربوا الصلوٰۃ مین حرمت خاص مقتضی ہے کہ شراب حلال ہو **جواب** یہ امر بہی شان نزول پر مبتنی ہی اور ممکن ہے کہ نماز مین نبظر اہتمام شان بالتخصیص تاکید فرمائی جائے جیسا کہ حج مین فرمایا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج حالانکہ یہ امر خارج حج بہی ممنوع ہین تو اس سے حلت و حرمت پر استدلال نہین ہو سکتا اور نہ مفہوم مخالف حجت ہی **بحث پنجم** اگر اسی آیت سے حرمت ثابت ہوتی تو سوال کسلیے ہوتا **جواب** یہ شبہ صرف ربیع کی روایت پر ہو سکتا ہی کہ وہ کہتے ہین یہ آیت بعد حرمت خمر کے نازل ہوئی اور ممکن ہے کہ بعض صحابہ نے باعتبار عادت و تلذذ و منافع تجارت وغیرہ مصلحت اور وجہ تحریم کا سوال کیا ہو تا کہ اونکا دل مطمئن ہو جاے اور قدیمی عادتین اور تاسف و تحسر باقی نرہی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا تہا رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ای اللہ مجھے دکہا کہ تو کیونکر مردے جلائیگا اور جب ارشاد ہوا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تجھے یقین نہین ہی عرض کی بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ای رب یقین کیون نہین ہی مگر میرا دل مطمئن ہو جاے **بحث ششم** شے حرام مین عقلاً و نقلاً نفع ممتنع ہی عقلاً اسلیے کہ پروردگار حکیم اپنے بندون کو فائدے سے انہین روکتا اور نقلاً حدیث مین وارد ہوا مسلم ابن سوید جعفی سے روایت ہی کہ مینے حضور مین عرض کیا کہ شراب سے دوا کیجاے فرمایا اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ شراب دوا نہین ہی بلکہ مرض ہے ہدایہ شراب کی تلچھٹ سے بہی دوا کرنا اپنے زخم یا جانور کے یا کسی ذمی کا فر یا بچے کو پلا دینا جائز نہین اسلیے کہ لَا انْتِفَاعَ بِالْمُحَرَّمِ حرام حرام چیز سے نفع لینا حرام ہی اور آیت مین منافع للناس مذکور ہے **جواب** یہ نفع

قبل حرام ہونے کے تھا حرام ہونے کے بعد نفع کا ذکر نہین ہے **بحث ہفتم**
حلت وحرمت سے احکام اخروی ثابت ہوتی ہین یعنے عذاب وثواب یا اجازت نہ یہ کہ تبدیل
خاصیت وانقلاب ماہیت ہو حیوان مذبوحہ اور مقتولہ مین کوئی فرق دنیاوی نہین ہے
جواب اشیای متقابلہ مین نفع ونقصان اور حسن وقبح کا اندازہ مقابلے پر ہوتا ہے جو
زائد وغالب ہو وہ موجود اور ناقص ومغلوب معدوم سمجھا جاتا ہے جیسے مفلس ناتوان کے
یہ معنی نہین کہ ایک پیسا اور سرمو زور نہین ہے بلکہ مال کافی اور قوت کافی نہین پس جبکہ
گناہ غالب ور زائد تھا نفع اعتباری اور حقیر نابود ہوگیا اور مصلحت اظہار کی یہ تھی کہ
طبائع مین شراب وقمار کے فوائد اور خوبیان بھری تہین انکار مطلق سے متردد اور آمادہ تکذیب
ہوجانیکا اندیشہ ہے اور مطلق نفع کے نفی مشاہدے کے بھی خلاف ہے اسلیے کہ ربوا اور رشوت
اور بیوع فاسدہ اور تدابیر باطلہ سے بھی کچھ فائدہ ہوجاتا ہے اور اگر ایسے خفیف فائدے بھی
نہون تو ترک حرام بدون نص خود بخود ہوجاے پس منافع فانی اور دنیاوی ہین جو محض
عادت اور نفسی اور تلذذ پر مبنی ہین اور گناہ باقی اور اخروی نہایت عظیم ہے اور ممکن ہے
کہ قبل تحریم منافع ہون اور بعد حرمت اسکی تاثیر اور خاصیت مسخ کردی گئے ہو جسطرح
بنی اسرائیل کا من وسلوا جب انھون نے خلاف حکم الٰہی جمع کرنا شروع کیا تو وہ بھی
سڑنے لگا اور عموماً گوشت مین سڑنے کی خاصیت پیدا ہوگئی جیسا کہ پارہ الم مین ذکر ہوا
اور بعد زمان طویل کے حکماے فرنگ قائل ہوگئے کہ شراب نافع نہین بلکہ مضر ہے لیکن جبکہ
جمہور نے شان نزول سے آیت کو متعلق کیا اور کہا کہ یہ دوسری آیت ہے تو ضرور ہے کہ
اونکے مذہب پر بھی اعتراض دفع کردی جائین پس اس آیت مین اطلاق عصیان نہ خمر پر
ہے نہ قمار پر بلکہ اونکی نتائج اور آثار پر یعنے جب دماغ مین فتور اور عقل مین نقصان آیا
نا لتبا ایسے فعل جو شرع مین ممنوع ہون سرزد ہوجائینگے اور شیطان جسے عقل دفع کرتی
تھی پورا قابو پاجائیگا لہذا فرمایا کہ اونمین گناہ ہے جسطرح سبب کا اطلاق مسبب پر کرتے
ہین اور دلیل حکم کے قائم مقام ہوتی ہے اور ایسے نسبت اگر موجب حرمت ہو تو ایک
بھاگنے والے سپاہی کو معین کفار بلکہ مخالف وقاتل مومنین کہنا صحیح ہوجاے ۲ دو حال
سے خالی نہین خواہ شان نزول مسلم اور اس آیت سے متعلق ہے یا نہ اگر ہے تو جناب
سرور کائنات اور آپ کے اصحاب کی سمجھ ہماری لیے کافی ہے کسی دلیل کی ضرورت نہین

اور اگر متعلق نہین ہی تو ان تکلفات کی کوئی حاجت نہین آیت محرم ہو یا نہ احکام ۱
امام ابو حنیفہ کے نزدیک خمر وہ ہی جو عرق انگور سے بنائی جاے اور جمہور ہر سائل مسکر کو خمر
کہتے ہین لیکن بعد اختلافات و مباحث کے صحیح مذہب پر نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ امام ابو حنیفہ کے
نزدیک ذات خمر حرام اور نجس ہے کسی وصف کا اسمین اعتبار کرنا ضرور نہین پس وہ شراب
جسکا حلال جاننے والا کافر اور ایک قطرہ پینے والا سزاوار حد ہو یہی شراب انگوری ہی
اور دوسری شرابین باعتبار سکر حرام ہین نہ اونکا بتاویل حلال جاننے والا کافر اور نہ ایک
دو قطرہ انکا پینے والا سزاوار حد ہی اور امام شافعی ہر مسکر کو ایسا ہی فرماتے ہین اونکے معقول
دلائل اپنے مقامون پر مذکور ہین عوام کو اونکی ضرورت نہین ہے شراب قطعی حرام اور نجس
غلیظہ ہی نہ قلیل جائز ہی نہ کثیر نہ اسکے بیع صحیح ہی نہ ثمن حلال نہ ضائع کرنے والے پر ضمان
نہ پکانے سے حکم بدلتا ہی نہ فائدہ اوٹھانا جائز البتہ جب آدمی مجبور و مضطر ہو اور سواے
اسکے اور کوئی وجہ ابقای حیات نظر نہ آئے بقدر ضرورت حلال ہو جائیگی جیسا کہ صفحہ (۱۱۱)
مین مذکور ہوا ۳ جس مسکر مین ذاتی سیلان ہو وہ حرام بھی ہی اور نجس بھی اور سائل نہو تو
نجس نہین جیسے بنگ افیون وغیرہ انکا استعمال دوا مباح ہی اور بقصد تلذذ و تلہی و تحصیل
عادت یا بقدر نشہ ممنوع اور بیع و شرا وغیرہ حلال ہی اور جب تک نشہ نکرین حد بھی واجب
نہو گی **ف** ہمارے زمانے مین بعض انگریزی مائعات جنہین وہ اپنی اصطلاح مین
شراب کہتے ہین مگر نہ وہ پینے کے لیے بنائے گئے ہین اور نہ پینا اونکا ممکن ہی اسلیے کہ وہ (یعنی جلانے والی چیزین ۱۲)
سم قاتل اور تیزاب ہین نہ خمر ہین نہ نجس انکا حکم بعینہ زہر کا حکم ہے شراب نوشی کی سزا
مین جو حدیثین آئین ہین بہت سخت ہین سورۂ مائدہ مین مذکور ہونگی یہان اسقدر جان لینا
کافی ہی کہ فرمایا **بخاری** لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ شرابی شراب
پینے کے وقت مومن نہین رہتا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسکا ایمان اوس سے علیحدہ
ہوکر اوسپر سایہ کیے رہتا ہی بعد فراغت ضعیف ہوکر آجاتا ہی اور فرمایا اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ
فَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يُقْبَلْ صَلٰوتُهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهٖ مَاتَ مِيْتَةً
جَاهِلِيَّةً شراب سب برائیون کی جڑ ہی جسنے شراب پی اوسکی چالیس دن کی نماز مقبول
نہین ہوتی پھر اگر مر گیا اور شراب اوس کے پیٹ مین تھی تو موت جاہلیت یعنی کفر کی پائی
میسر یعنی قمار ابو مسعود زمانۂ جاہلیت مین یہ دستور تھا کہ کسی چیز یا اونٹ کے

دس حصے کرتے اور اونکے پاس دس پانسے یا تیر تھے جنپر کچھ الفاظ لکھے تھے وہ تیر ایک تھیلی مین ڈالدیتے اور ایک مرد امین کے حوالے کرتے ایک ایک پانسا ایک ایک شریک کے نام سے نکالتے جسکے نام پر جو پانسہ نکلتا اوسکا حصہ معینہ دیتے اور جسکے نام پر خالی پانسہ نکلتا وہ اپنے حصے کی قیمت دیتا اور کچھ نہ پاتا پھر وہ لوگ یہ حصے محتاجونکو دیتے اور اس امر کو موجب تفاخر سمجھتے اور یہ صورت بعینہ ہماری زمانے کی چٹھی کے مثل ہی بلکہ چٹھی اوس سے بھی بدتر ہی اس لیے کہ وہان باوجود گناہ کے کچھ فقرا کو ملجاتا تھا علاوہ اسکے ہارجیت بھی تھی جیساکہ منقول ہی کہ حضرت ابوبکر نے اس آیت سے پہلے کفار سے شرط کی تھی کہ رومی ایرانیون پر غالب ہونگے اور باہم ہارجیت قرار پائی تھی منظہری عطا اور طاؤس اور مجاہد نے کہا جس شے مین ہارجیت ہو وہ میسر ہے یہان تک کہ کعب اور جوز سے لڑکونکا کھیل بھی اسمین داخل ہی الحاصل ہر ایسا کھیل اور شرط جسمین ہارجیت ہو قمار مین داخل اور بنص قرآن سے حرام ہی اور جیتنے والے کا نفع اوسکے گناہ اور اصلی ضرر کے مقابلے مین جو ایسی شرطون سے خلق خدا کو ہوا کرتا ہی بہت کم بلکہ کالعدم ہی حضرت علی سے مروی ہی کہ نرد اور شطرنج قمار ہی اور حدیث مین ہی مَلْعُوْنٌ مَنْ لَعِبَ بِالشَّطْرَنْجِ وَالنَّاظِرُ اِلَيْهَا كَالْاٰكِلِ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ملعون ہی جو شطرنج کھیلی اور اوسکا دیکھنے والا سور کا گوشت کھانیوالا ہی شطرنج حنفیہ کے نزدیک مطلق حرام اور امام شافعی کے نزدیک ایک قول مین بشروط مباح ہی اور کہا صاحب مظہری نے کہ صحیح یہ ہی کہ امام شافعی نے جواز شطرنج سے رجوع کی ابوہریرہ سے مروی ہی کہ آپنے دیکھا ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے پڑا ہی فرمایا شیطان شیطان کے درپے ہی مسلم مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ دَمِ خِنْزِيْرٍ جسنے نردشیر کھیلی اپنا ہاتھ سور کے خون مین رنگا فرمایا جسنے نرد کھیلی اللہ اور رسول کے نافرمانبرداری کی **ترغیب** جمہور کے نزدیک نرد سے کھیلنا حرام ہی اور بعض کے نزدیک اسپر اجماع بھی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ کسی شے سے کیون نہو کھیل حرام ہی **ف** کھیل سے اگر وہ سب امور مراد لیے جائین جو محض دل خوش کرنے کے لیے ہوتے ہین اور اونمین کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہین تو حرام باعتبار اضاعت وقت ہی اور یہ حرام بجائے ترک اولی کے ہی اور اگر وہ کھیل مراد لیے جائین جنمین جوا یا کسی اور قسم کی شرعی ممانعت ہو یا ایسی محویت غالب ہو کہ آدمی تدبیر معاش و فکر سے بے پروا یا معطل رہے جس طرح

لنکوی یا کبوتر وغیرہ مین آدمی محو اور خود فراموش ہو جاتا ہی تو اونکی حرام یا مکروہ ہونے مین کچھ تردد نہین
ربط چونکہ شراب اور قمار کی ممانعت سے زیادہ تر مالی کفایت اور فائدہ متصور تہی لہذا بعض صحابہ نے خیر کا بہی ذکر کیا

وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ
اور پوچھتی ہین آپسے کیا خرچ کرین کہدیجیے زائد مال ایسی ہی بیان کرتا ہو اللہ واسطے تمہاری

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ
نشانیان تاکہ تم غور کرو دنیا اور آخرت مین

آپسے پوچھتے ہین کہ کسقدر مال راہ خدا مین صرف کرین آپ بتا دیجیے کہ جو حاجت ضروری سے بڑہی اوسسے زاد آخرت بناؤ اللہ تعالی یونہین اپنی نشانیان تمپر ظاہر کرتا ہی کہ تم دنیا اور آخرت کے معاملات مین غور کرتے رہو اور جان لو کہ دنیا آخرت کی کہیتی ہو اور اسکی نعمتین اور لذتین فانی ہین تو ہر امر مین اصلاح آخرت مقدم رکہو اور دنیا پرست نہ بنو یا یہ کہ قرآن مجید صرف دینی امور مین تمہارا رہبر نہین بلکہ تمہاری دنیاوی مصلحتین بہی اسی مین ہین تم غور کرو اور سمجہ لو **اسباب** جب حکم ہوا کہ اللہ کی راہ مین مال خرچ کرو بعضون نے عرض کی کسقدر خرچ کرین **مظہری** معاذ بن جبل اور ثعلبہ نے حضور مین عرض کی ہمارے ذمی غلام اور عیال کے بہی مصارف ہین تو ہم کسقدر اللہ کی راہ مین اور کسقدر اپنے عیال مین خرچ کرین ارشاد ہوا کہ ضرورت سے زائد راہ خدا مین دو یعنی جو دنیا مین اوٹہایا وہ یہان تمہارے کام آیا اور جو بچاؤ خیرات کرو کہ وہان کام آئے مال ضائع نہو **ف** ظاہر آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ نہ کل مال خرچ کر ڈالنا ممنوع ہی اور نہ زائد خرچ کرنا واجب تاکہ کہنا پڑے کہ یہ حکم آیت زکوۃ سے منسوخ ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا بلکہ مسلمانون کی سوال کی جواب مین فرمادیا کہ عام طور پر اولی تو یہ ہی کہ نہ مفلس ہو جاؤ اور نہ مالدار ہو کہا بیکر جو بچے وہ اللہ کے حفظ وامانت مین سپرد کردو اور عفو ابن عباس کے نزدیک وہ مال ہی جو اہل وعیال کے نفقات سی بڑہی اور طاؤس کہتے ہین کہ جسمین آسانی ہو اور عمرو بن دینار کے نزدیک عفو یہ ہے کہ نہ اسراف ہو نہ بخل بہرحال آیت نے ایک طریقہ متوسط جسمین دینی و دنیاوی مصلحتین دونون ہین تعلیم کردیا اور وہ احادیث جنمین کل مال خرچ کرنے کی ممانعت سمجہی جاتی ہے جیسا کہ ابو داؤد سے روایت کی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہی فرمایا اپنی ذات پر خرچ کر کہا ایک اور ہی فرمایا اپنی اولاد پر اوٹہا کہا ایک اور ہی فرمایا

اہل پر خرچ کر کہا ایک اور ہی فرمایا خادم کی صرف مین اوٹھا کہا ایک اور ہی فرمایا تو جانے اور
جابر نے روایت کی ایک شخص کو غنیمت سے کچہ چاندی ملگئی اوسنے کہا یا رسول اللہ آپ اسکو
میری طرف سے صدقہ کر دین آپنے منہ پہیر لیا اوسنے پہر کہا اور پہر کہا آپنے غضبناک ہو کر
فرمایا لا اور لیکر اسطرح پہینکا کہ اگر اوسکے لگتا تو وہ زخمی ہو جاتا اور فرمایا بعض آدمی کل مال
تصدق کرتے ہین پہر دوسرے دن ہاتہ پہیلاتے ہین صدقہ تو وہی ہی جو غنا اور فراغت
کے ساتہ ہو اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ ایک صحابی اہل صفہ سے مرے اونکے پاس
ایک دینار تہا آپنے فرمایا هٰذِهٖ كَيَّةٌ مِّنَ النَّارِ یہ آگ کا داغ ہی دوسرے کے پاس دو دینار
نکلے فرمایا كَيَّتَانِ یہ دو داغ ہین اور حضرت ابو بکر صدیق کے کل مال خرچ کر ڈالنے کی
فضیلت مشہور ہے اور اللہ تعالیٰ نے اونکے قرآن مین مدح کی جو اپنے حاجت روک کر
دوسرون کو کہلاتے تھے اور جہد المقل یعنے مفلس کم مایہ کی صدقی کی بہت کچہ فضیلت
آئی ہی پس اول روایت مین کل مال خرچ کرنیکی کراہت اور دوسرے مین فضیلت نکلتی
ہی لیکن یہ امور عام احکام سے متعلق نہین آپ حکیم تھے جیسی مصلحت دیکھتے حکم دیتے
جیسے جانتے تھے کہ عیال دار ہی یا فقر و فاقہ کا متحمل نہوگا اوسے منع فرماتے اور جسے متحمل
اور قانع عالی ہمت طالب آخرت باقی اوسے رغبت دلاتے اور بیشک قانع متوکل
مجرد کو مال کے وبال سے کیا تعلق ہی ربط مالی اصلاح اور جسمانی فلاح کے سلسلے مین خانگی
معاملات اور اندرونی انتظام پر توجہ فرمائی اور اوس حکم کی تصریح کر دی جو دربارۂ تحفظ
واجتناب مال یتیم وارد ہوا تہا لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ یا اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
اور صحابہ منتشر تھے کہانا پینا یتیمونکا علیٰحدہ کر دیا تہا اگر اونکا کہانا بچ رہتا تو نہ کہاتے گو
وہ سڑ جاے اور آنحضرت سے اس سختی کے اور مشقت کے بابین عرض کرتے تو فرمایا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَيْرٌ ۭ
اور سوال کرتے ہین تجھے یتیم سے کہدیجیے درستی واسطے اونکے اچھی بات ہی

وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
اور اگر میل جول کرو اون سے تو بہائی ہین تمہارے اور اللہ جانتا ہو بگاڑنے والے کو

مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
بنانے والے سے اور اگر چاہتا اللہ تو البتہ مشقت مین ڈالتا تمکو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہو

آپ سے یتیمون کی پرورش اور اونسے برتاؤ کا حکم پوچھتے ہین بتادیجیے کہ اونکی اصلاح اچھی بات ہی اگر مل جل کر بسر کرو تو وہ تمہارے بھائی ہین کچھ حرج نہین مگر اللہ مفسد کے بدنیتی اور مصلح کی خیرخواہی جانتا ہی اور اللہ چاہتا تو باعتبار ظاہر واحتیاط تمہین ایسی وسعت اور اختلاط کی اجازت نہ دیتا اور تم مشقت مین پڑجاتے **بخاری** آپنے بیچ کی اونگلی اور کلمے کی انگلی ملاکر فرمایا مین اور یتیم کا پرورش کرنیوالا جنت مین اسطرح یعنے قریب قریب ہونگا **ترغیب** فرمایا اِنَّ اَحَبَّ الْبُیُوْتِ اِلَی اللّٰہِ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ مُّکْرَمٌ اللہ کو محبوب زیادہ وہ گھر ہے جسمین یتیم کی نازبرداری ہو **احکام** اصلاح شامل ہے اصلاح جسمانی کو جیسے حفظ صحت کھانا پینا اور اصلاح مالی جیسے حفظ مال یا تجارت یا کفایت شعاری اور اصلاح اخلاقی جیسے ادب تمیز اور اچھی باتین اور اصلاح تعلیمی جیسے علوم فنون کے تعلیم اور اصلاح دینی جیسے قرآن فقہ حدیث نماز روزہ وغیرہ کی تعلیم اور تاکید اور گناہون سے بچانا اور اسی سے سمجھا گیا کہ تہدید وتنبیہ جو ضروریات تعلیم سے ہی جائز ہی اور ایسے تصرفات جنمین فائدہ ہی فائدہ ہو یا فائدہ مقصود ہو اور نقصان کا بھی احتمال ہو جیسے تجارت ولی کے اختیار مین ہین اور جنمین ضرر محض ہو جیسے صدقہ دیدینا غلام آزاد کرنا ہبہ کرنا کسی سے کوئی اقرار کرنا یہ ولی کے اختیار سے باہر ہے اسلیے کہ وہ مصلح ہی اور ان مین فساد ہی اصلاح نہین ۲ تخالطوہم سے ایک مین کھانا پینا نکاح کرلینا تجارت وغیرہ مین شراکت مگر بہ نیت اصلاح یتیم جائز ہی ۳ گو نیت پر ہر امر کا مدار ہی مگر یتیم کا بالکل معاملہ حسن نیت پر ہی اسلیے کہ ولی پر اور دوسرا نگران نہین اور زیادہ احتیاطی کارروائیان بن نہین پڑتین **معالم** آنحضرت نے ابو مرثد کو کعبہ شریف مین بھیجا کہ وہان سے بعض مسلمانون کو نکال لائین اونسے اور عناق سے جو ایک حسین عورت تھی اسلام لانے سے پہلے تعلق تھا جب اوسنے سنا کہ ابو مرثد آئے ہین عشق قدیم کی کشش اوسے لیگئی جب انہین دیکھا کہ نظر ہی نہین اوٹھاتے اس بے اعتنائی کا سبب پوچھا ابو مرثد نے کہا تجھے نہین معلوم کہ میری اور تیرے درمیان مین اسلام حائل اور مانع ہے بولی اچھا نکاح کرلو کہا ہان یہ ہو سکتا ہی مگر ہادی اور پیشوا سے پوچھ لون جب حضور مین آنے عرض کیا حق تعالی نے نازل فرمایا

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ

اور نہ نکاح کرو مشرک عورتونسے یہانتک کہ ایمان لائین اور البتہ لونڈی مومنہ بہتر ہی مشرکہ سے اگرچہ اچھی لگین تمکو

مشرک عورتوں سے نکاح نکرو جب تک ایمان نہ لائین اور لونڈی ایمان والی مشرکہ سے
اچھی ہی اگرچہ تمہین اونکا حسن وجمال اچھا معلوم ہو شرک اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرنا
مگر قرآن مین مشرکہ اوسی کافر کو فرمایا ہی جو کتابی نہو یس یہود و نصاری کی عورتین نہ اس
آیت سے حرام ہوتی ہین نہ اونکی حلت کے لیے آیت کو منسوخ کہنے کی ضرورت ہی جیسا کہ
بعضون نے زعم کیا ہی مسئلہ جب نکاح حرام ہونیکی علت شرک ٹھیرا تو جسطرح ابتدا
مین مشرکہ سے نکاح نہین درمیان مین بہی اگر مرد یا عورت مشرک ہو جاے تو نکاح
ٹوٹ جائیگا مسئلہ اگر کوئی مسلمان عورت نصرانی یا یہودیہ ہو جای تو یہ نہ سمجہا جاے گا
کہ وہ کتابیہ ہی بلکہ مرتد کا تکوئی مذہب ہی نہ اوسے ہم ذمی بنا سکتے ہین لہذا وہ بلا دین
اور نکاح سے باہر سمجہی جائیگی امہ سے اگر عورت مراد ہی آزاد ہو یا کنیز جیسا کہ کہا صاحب تفسیر
مظہری نے اسلیے کہ جس طرح سب مرد عبد اللہ ہین تمام عورتین امۃ اللہ ہین تو اونکا بہتر ہونا
ظاہر ہے اور اگر لونڈی مراد لیجاے تب بہی باعتبار اسلام مشرکہ سے اشرف اور افضل ہی
فرمایا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ
بِذَاتِ الدِّينِ عورت چار وجہون سے نکاح مین لائی جاتی ہی مالدار ہو یا بڑی ذات والی
ہو یا حسینہ وجمیلہ ہو یا دیندار پارسا ہو لیس تو دیندار پر کامیاب ہو یعنے دین داری کو
مقدم کر اور ایک روایت یہ بہی ہی کہ دیندار اور صاحب خلق ہو در منثور کہا ابن عباس
نے کہ عبد اللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی سیاہ رنگ تہی ایکدن اوسے مارا پہر دل مین
ڈری اور حضرت سے عرض کیا آپ نے اوسکا حال پوچہا کہا نماز پڑہتی ہی روزہ
رکہتی ہے آپ کو پیغمبر اور اللہ کو معبود جانتی ہے فرمایا یہ تو مومنہ ہے عبد اللہ نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اوسے آزاد کر دیا پہر اوسکے ساتھ نکاح کیا
تو بعض مسلمان ہنسنے لگے کہ لونڈی کسے نکاح کیا اور اون لوگونکا میلان مشرکہ عورتون کی
طرف زیادہ تہا نازل ہوا ولامۃ مومنۃ الخ اور مشرک مردون کے حق مین فرمایا

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
اور نہ نکاح کرو مشرکون کو یہانتک کہ ایمان لائین اور بندہ مومن بہتر ہی مشرک سے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ
اگرچہ اچہا معلوم ہو تمہین یہ بلاتے ہین طرف آگ کے اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت کے

وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۚ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

اور بخشش کی اپنے حکم سے اور ظاہر کرتا ہے نشانیاں اپنی واسطے آدمیوں کے تاکہ وہ سوچیں

اور مشرک مردوں سے نکاح نکرو جب تک ایمان نلائیں اور عبد مومن بہتر ہے مشرک سے باعتبار فضل اسلام و شرافت دین کے اگرچہ مشرک تمہیں اچھا معلوم ہو۔ یہ یعنی مشرکہ عورتیں اپنی کید اور محبت اور اندرونی مداخلت سے اور مشرک مرد اپنی حکومت اور اقتدار سے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور کافر بنا لیتے ہیں اور کچھ نہو تو محبت و موالات کفر سے چارہ نہیں اور راقضہ نکو راہ بتاتا ہے جنت میں داخل ہوا سلیے کہ نکاح وصف دینی ہے جیسا کہ فرمایا مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ کذا عَلٰی شَطْرِ دِینِہٖ جیسے اللہ نے عورت نیکبخت دی آدھی دین میں اوسکی مدد فرمائی اور اپنے احکام تیسیر ظاہر کرتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو مولانا صحبت صالح ترا صالح کند ۔ صحبت طالح ترا طالح کند ربط چونکہ ممنوعات نکاح سے جماع اور حیض کو بہت تعلق تھا جو اب تصریح کردی احمد عمر ابن دحداح نے کہا یا رسول اللہ جاڑہ سخت اور اوڑھنا کم حالت حیض میں عورتوں کو علیحدہ کردیں یانہ ارشاد ہوا

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ

اور پوچھتے ہیں آپ سے حیض کا حکم کہدیجیے وہ نجاست ہے پس کنارہ کرو عورتوں کو حیض میں

آپ سے حیض کے مسائل پوچھتے ہیں بتلا دیجیے کہ حیض گندگی ہے عورتوں سے | وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۖ اور نہ پاس جاؤ ان کے یہاں تک کہ پاک ہوں | مباشرت نکرو جب تک

خوب پاک نہولیں چونکہ یہود عورتوں سے حیض میں بہمہ وجوہ متنفر رہتے کھانا پینا نشست و برخاست ایک طرف گھر سے باہر کردیتے صورت تک نہ دیکھتے اور نصاریٰ ان کے برعکس انہیں و نہیں زیادہ رغبت کرتے جبراً ہمبستر ہوتے حق سبحانہ تعالیٰ نے طریق متوسط تعلیم فرمایا کہ نصاریٰ کی طرح نجاست میں ملوث ہو نہ یہود کی طرح خواہ مخواہ ایک آدمی کو نجاست عین بنا دو ورنہ آیت اپنے ظاہر پر محمول نہیں ورنہ کنارہ کشی عورتوں کو لازم آتی بلکہ اعتزال اور قرب کنایہ ہے جماع سے اسلیے کہ مقصود اہم عورتوں سے جماع ہے تو اون کی علیحدگی جماع سے علیحدگی اور قرب کو جماع قرار دیا اور نزاہت میں ہے کہ کلمہ اذی اسکی طرف اشارہ کرتا ہے اسلیے نجس محل حیض ہے یا دم حیض تمام عورت نجس نہیں پھر اوس سے اجتناب کے کیا وجہ اور یہ معنی کہ مراد اس سے ترک جماع ہے با جماع امت و شہادت سنت مسلم ہے بخاری اور مسلم نے روایت کی کہ آپنے بعد نزول آیت فرمایا اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ سب کام کرو مگر جماع نکرو اور آپ کی بعض ازواج سے منقول ہے کہ آپ حالت

حیض مین ہمبستر ہوتے اور مخالطت کرتے مگر جماع نکرتے ایک بار حضرت عایشہ سے کپڑا اما نگا وہ بولین مین حائضہ ہون فرمایا اِنَّ حَیۡضَتَكِ لَیۡسَتۡ فِیۡ یَدِكِ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین ہی اور حضرت عایشہ فرماتے ہین کہ آپنے میری گود مین قرآن کی تلاوت فرمائی اور مین حائضہ تھی اور مین جسنے برتن سے جہان منہ رکھکر پانی پیا آپنے بہی وہین منہ رکھکر پانی نوش فرمایا کہا امام ابوحنیفہ نے کہ ناف سے تلی اور زانو سے اوپر اختلاط نکرے اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ محل مخصوص کے سوا سب جگہ مخالطت جائز ہی اور اسی پر متعدد حدیثین شاہد ہین مسلم اِصۡنَعُوۡا کُلَّ شَیۡءٍ اِلَّا النِّکَاحَ سب باتین کرو سوا مباشرت کے اور لاتقربوا سے بہی جماع مراد ہی مگر مسئلہ یون ہی کہ اگر حیض دس دن کے بعد موقوف ہوا ہو تو معاً جماع کرنا جائز ہو جائیگا اور اگر دس دن کے اندر موقوف ہو تو بقدر غسل مہلت دینا شرط ہی غسل کرے یا نہ **تفصیل** حیض ایک خون ہی جو عورت بالغہ کے رحم سے نکلتا ہی اور سرخی رنگ ہونا شرط نہین یہ حیض دس دن سے زاید اور تین دن سے کم نہین ہوتا تین دن سے کم اور دس دن سے زائد استحاضہ ہی **حیض** مین جماع اور نماز اور روزہ اور دخول مسجد و مس قرآن اور تلاوت قرآن جائز نہین اسلیے کہ بدون انقطاع عورت نہائیسے پاک نہین ہو سکتی اور استحاضہ ایک مرض ہی اسمین کوئی امر ممتنع نہین صرف نماز کے لیے ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے اور نفاس کا حکم بعینہ حکم حیض کا ہی اوسکے مدت چالیس دن سے زیادہ نہین کم چاہے جسقدر ہو **مسئلہ** ہندوستان مین حائضہ سے پرہیز خصوصاً لڑکا پیدا ہونے کے بعد تا ایام نفاس کہانے پینے نشست برخاست سے نفرت اوس کے برتن یا کپڑے کو نجس جاننا یہ رسم یہود اور معمولات ہنود سے ہی مسلمان کو ایسا کرنا کبہی جائز نہین **مسئلہ** نفاس مین حیض کی طرح مباشرت حرام ہی در منثور ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب حیض مین ہمبستر ہو اگر خون سرخ آتا تہا تو ایک دینار صدقہ دے اور اگر خون زرد تہا تو آدہا دینار کفارہ دے **قیاس** چونکہ حیض مین بوجہ نجاست وطی حرام ہوئی لہذا دخول فی الدبر اسی پر قیاس کیا گیا کہ وہ محل نجاست ہی بخلاف مستحاضہ کے کہ وہ اگرچہ نجس ہے مگر بعینہٖ ہی اور مرض عذر ہے اور حیض عارضی ہے اور استحاضہ کبہی دائمی ہو جاتا ہے

فَاِذَا تَطَهَّرۡنَ فَاۡتُوۡهُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ

پس جب اچہی طرح پاک ہو جائین پس آؤ تم اونہین جسطرح حکم کیا تمکو اللہ نے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

بیشک اللہ دوست رکہتاہی توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکہتاہی پاک ہونیوالون کو

پہر جب اچہی طرح پاک ہوجاءین یعنی بعد قطع حیض غسل کرلین یا اسقدر وقت گزرجاءے تو اون سے ہم بستر ہو مگر جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا یعنے دخول فی الدبر منہو اللہ توبہ کرنے والون کو دوست رکہتاہی مظہری اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر حرام ہے اسلیے کہ اللہ اچہی طرح پاک ہونے والون کو دوست رکہتاہے اور دبر موضع نجاست ہی اور فرج اگرچہ موضع نجاست سمجہی جاءے مگر اعظم منافع اوسکے توالد وتناسل ہین لہذا قلیل نجاست ضرورۃً معتبر نہوگی

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ

عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطے تمہارے پس آؤ تم کہیت مین اپنے جسطرح چاہو تم

تمہاری بی بیان تمہاری کہیتیان ہین جسطرح چاہو آؤ یعنی تمہین اختیار ہی جسوقت اور جس عنوان سے چاہو ہم صحبت ہو حرث کہیت یہان تناسل وتوالد کے اعتبار سے فرمایا انی جسطرح جب بعض اصحاب کو شبہ ہوا اور اختلاف کیفیت جماع مین متردد ہوے حق سبحانہ تعالی نے اختیار دیدیا کہ یہ تو تمہارے مملوک اور محل زراعت ہین احمدی کلمۂ انی مشکل ہی اسکے دو معنی ہین ۱ جہان ۲ جسطرح بعد غور وتامل کے بقرینۂ حرث معلوم ہوا کہ یہان دوسرے معنی مراد ہین اور پہلے معنون مین دخول فی الدبر بہی شامل تہا اوسمین معنی حرث بالکل لغو ہوئے جاتے ہین صاحب مظہری نے اس مقام پر نہایت بسیط تقریر سے تمام احتمالات کے جواب اور ایمہ کے اقوال کی تصحیح کردی اور ثابت کردیا کہ کسی امام کے قول معمول بہ مین دخول فی الدبر حلال نہین ہی مسئلہ اطلاق آیت نے عورتون سے عزل کرنا ثابت کردیا مگر بوجہ نقصان معنے حرث کے مکروہ ہے

وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم

اور آگے بہیجو اپنی جان کے لیے اور ڈرو اللہ سے اور یقین کرو کہ تم

اور نکاح سے صرف حظ نفس کی تمنا کہو جسکا فائدہ نہین ہی کے خواہان نہ ہو بلکہ اولاد دنیا مین بقاے نام وسرور

مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ملوگے اوس سے اور آپ خوشخبری سنادیجیے ایمان والونکو

دل و اعانت وخدمت وغیرہ سے ملے اور آخرت مین بشرط عمل صالح تمہارے لیے یہ بہی

لیکن وطی حائضہ ... مستحب ہی ... [illegible] ... ۱۲ ... دہلی المنفی ۱۲

وسیلہ بنجائین ور مرین تو صبر اور سکوت سے اور جئین تو اونکی پرورش و تعلیم سے تمہین ثواب عظیم دی
پس آگے بہیجو اپنی جانون کے لیے اور اللہ سے ڈرو اور جان رکہو کہ تم اللہ سے ضرور ملوگے اور اے
ہماری حبیب ہماری ذات اور احکام کے ماننے والون کو ہماری رضا ہمارے ثواب ہماری جنت کی خوشخبری سنا دیجو

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا
اور نہ بناؤ اللہ کو نشانہ واسطے اپنی قسمون کے کہ نیکی کرو

وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○
اور ڈرو اور اصلاح کرو آدمیون مین اور اللہ سنتا جانتا ہے

اسکے مطلب مین علما مختلف ہین **بیضاوی** اللہ کا نام قسمونکا نشانہ نہ بناؤ تاکہ صاحب بر و تقوی ہو جاؤ اور آدمیون مین اصلاح کرو **احمدی** اللہ کا نام اپنی قسمونکا نشانہ نہ بناؤ کہ ہم نیکی اور احسان اور اصلاح نہ کرینگے **مظہری** جب مسطح رض حضرت عائشہ پر افترا کرنیوالونکے ساتھ متہم ہوئے ابوبکر صدیق نے جو ان کے ماموں اور متکفل تھے قسم کہائی کہ اب مین اونہین کچہ نہ دونگا **احمدی** عبداللہ بن رواحہ اور اون کے بہنوئی بشیر بن نعمان مین کچہ لڑائی ہوئی تو عبداللہ نے قسم کہائی کہ نہ اون سے بات کرونگا نہ اون کے ساتھ احسان کرونگا نہ اونکی اور اون کے دشمنون مین اصلاح کراؤنگا حق سبحانہ تعالی نے منع کیا کہ ایسا نکرو دوسری جگہ فرمایا وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ زیادہ قسم کہانے والے کا ساتھ نہ دے **مسلم** مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ **حاصل** جو ایسی بات پر قسم کہاے جسکا توڑ ڈالنا اچہا ہو تو قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے جہوٹی قسم کی خرابیون کے علاوہ سچی قسم کہانے مین اولاً دنیا مین سُبکی اور رزق مین تنگی ہوتی ہے **ترغیب** جبیر بن معطم نے دس ہزار پر سچی قسم نکہاے اور کہا اگر مین قسم کہا جاتا تو وہ سچ ہوتی مگر اس مال سے اپنی قسم کا فدیہ دیدیا اور اشعث بن قیس نے کہا کہ ایکبار مین نے اپنی قسم ستر ہزار پر خرید کی یعنے قسم نکہائی مال دیدیا اسلیے امام ابوحنیفہ قسم کہانے سے انکار کو بذل مرفوع مین

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
نہ پکڑ کریگا تمہے اللہ ساتہ لغو کے قسمون مین تمہارے لیکن باخوذ کریگا تمکو ساتہ اوسکے کہ کمایا

اللہ تعالی تمہاری لغو قسمونکا مواخذہ نہین کرتا مگر جو جہوٹا جانکر قسم کہاے اوسپر گرفت ہے

قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○
دلون نے تمہارے اور اللہ غفور رحیم ہے

اور وہ غفور رحیم ہے

تفصیل قسمین تین ہین ۱ غموس یعنی ایک بات کو جھوٹھہ جانکر بقسم بیان کرنا اسمین شافعیہ
کے نزدیک کفارہ ہی اور حنفیہ کے نزدیک گناہ ہی کفارہ نہین ۲ منعقدہ یعنے بقسم کسی
امر کا ارادہ ظاہر کرنا کہ ایسا کرونگا یا نہ اگر پورا کیا تو خیر ورنہ باتفاق کفارہ واجب ہوگا
۳ لغو اسمین باتفاق مواخذہ نہین ہی مگر اسکی تفسیر مین خلاف ہی امام شافعی فرماتے
ہین کہ لغو وہ قسم جو بدون قصد عادۃً کہا کرتے ہین اور حضرت عائشہ اور ابن عباس کے
اقوال بھی یہی ہین اور ابی قلابہ نے کہا یہ عرب کا محاورہ ہی قسم نہین اور امام ابو حنیفہ
کہتے ہین اسمین مواخذہ ہی اور لغو وہ ہی جو ایک جھوٹ بات کو سچ جانکر قسم کہا بیٹھے پھر اس
آیت مین دو مذہب ہین شافعیہ فرماتے ہین کہ مواخذے سے مراد عذاب آخرت یا کفارہ ہی
اسلیے کہ سورۂ مائدہ مین مواخذے کو کفارے سے مقید کر دیا ہی اور کسبت قلوبکم سے
غموس اور منعقدہ دونو مراد ہین اسلیے سورۂ مائدہ مین اسی کو (عقدتم) کرکے فرمایا اور یہ
باتفاق منعقدہ ہی اور حنفیہ کا قول یہ ہی کہ یہان مواخذہ مطلق ہی مقید پر محمول نہوگا
اور کسبت قلوبکم مقابل لغو کے مذکور ہے پس مراد غموس ہوگی یعنے لغو مین مواخذہ معاف
اور غموس مین ثابت ہی ہان توبہ و استغفار کرو اللہ چاہے تو بخشدے وہ غفور رحیم ہے
اور منعقد کا ذکر اس صورت مین مناسب نہ تہا اسلیے کہ ہر منعقدہ مین مواخذہ نہین
بلکہ جب قسم توڑ ڈالے تو کفارہ ہی مسئلہ سوای خدا کے دوسری قسمین کہانے سے کفارہ
لازم نہین ہاں مگر سخت گناہ ہی مسئلہ رات دن واللہ باللہ جو عادۃً زبانون پر جاری ہی
امام شافعی کے نزدیک عفو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قابل اخذ ہین ترغیب ابو ہریرہ
نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ قسم
جھوٹھی ملک کو ویران کر دیتی ہی اور فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہی کہ مین ایک دیک (مرغ یعنی فرشتہ) کی
بات بیان کرون اوسکے دونو پانو زمین کی تہ مین پہنچ گئے ہین اور گردن عرش کے تلے ہی
اور وہ کہتا ہی سبحانک ما اعظمک - تو اوسے جواب ملتا ہی جو جھوٹی میری قسم کہاتا ہی اوسے یہ
عظمت معلوم نہین اور فرمایا مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
جسنے مال مسلمان کا جھوٹھی قسم سے لے لیا اللہ اوسپر جنت حرام کر دیتا ہی اور فرمایا فَاَوْجَبَ
لَهُ النَّارَ اوسپر دوزخ واجب ہوگی صحابہ نے کہا اگر تھوڑا اور حقیر مال ہو فرمایا اگرچہ پیلو کی
چھڑی ہی ہو ربط نکاح اور قسم کے بعد بعض متعلق مسائل کا ذکر ضروری تھا لہذا مسئلہ

ایلا و طلاق کے اصلاح فرمائی اور اوکی تعدیان روک دین اسلیے کہ عرب مین وہ مرد جنہین
عورت سے ناخوشی ہوتی اور وہ یہی نچاہتی کہ طلاق پاکر دوسرے مرد سے نکاح کر لے قسم کہا لیتے کہ
اس سے ہم بستر نہونگی پہر وہ بیچاری نہ ادہر کے نہ اودہر کے ایک مصیبت اور مجبوری مین بسر کرتے ارشاد ہوا

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ
واسطے اونکے جو ایلا کرتے ہین عورتون سے اپنی انتظار کرنا ہے چار مہینے پس اگر رجوع کرین پس بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝
غفور رحیم ہے اور اگر قصد کرین طلاق کا پس بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اون کے لیے جو عورتون سے ایلا کرتے ہین چار مہینے کی مہلت ہے اگر رجوع کرین تو اس قسم
کہانیکا آخرت مین مواخذہ نہوگا اور طلاق کا قصد کرین تو اللہ اونکی بات سنتا اور ارادے
جانتا ہے ہدایہ ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کہا کر کہے کہ تجہسے چار مہینے ہمبستر نہونگا پہر اس مدت
مین وطی کرلے تو کفارہ دے نہین تو چار مہینے کے بعد خود بخود طلاق بائنہ پڑجائے گی۔
ان دونو صورتون مین قسم تمام ہوجائیگی اور کچہ اوسکا اثر نہ باقی رہیگا مگر دائمی ایلا مین
جب تک کفارہ نہ دے اثر باقی رہیگا اور چار مہینے سے کم مین ایلا نہین اسلیے کہ آنحضرت
نے ایک ماہ کے لیے علیٰحدگی فرمائی اور وہ ایلا نسمجہا گیا احمد و شافعیہ کے نزدیک
ایلا چار ماہ سے کچہ زیادہ ہونا چاہیے اور طلاق چار مہینے گذرتی ہے نہ پڑے گی بلکہ قاضی
کے حکم سے طلاق پڑے گی ف آیت مین دو امر مذکور ہین ۱ رجوع ۲ عزم طلاق تیسری
صورت نہین۔ رجوع مین فرمایا کہ اللہ غفور رحیم ہے اسلیے کہ قسم کہا کر حانث ہونا موجب
عصیان تہا اور طلاق مین فرمایا کہ جنے تمہاری بات سنی اور نیت جانلی مگر احکام شرع
بحسب ظاہر ہوتے ہین اگر اسکے موافق عورتون سے دور رہے تو جو ارادہ کیا ہے واقع ہوگا
قاضی کی کیا ضرورت ہے اور اگر فعل عزم کے خلاف ہوا یعنے وطی کے یا کسی عذر سے مثل سفر و مرض کے
وطی پر قدرت نہ تہی مگر زبان سے رجوع کا اقرار کیا تب بہی حکم طلاق ملتوی رکہا جائیگا

جب عذر جاتا رہے وطی کرے اور کفارہ دے **طلاق** اسکے تین قسمین ہین رجعی یعنی ایک
یا دو بار طلاق دینا اسمین مرد کو اختیار ہے کہ عدت مین جب چاہے رجوع کرے نہ تجدید نکاح
کسی کی ضرورت نہین بائنہ اسمین عورت بالکل اجنبی ہو جاتی ہی مگر دوبارہ نکاح بتراضی طرفین
ہو سکتا ہی اور یہ طلاق مختلف طریقون سے واقع ہوتی ہے تفصیل مطولات فقہ مین ہے مگر
۱ رجعی کے عدت گزر جاسے ۲ لفظ بائنہ کہے ۳ مال کے عوض طلاق دی ہو جیسے خلع ۴ حاکم
کی طرف سے تفریق کرادی جاسے ۵ کنائے مین طلاق دی ۶ مرد اسکے طلاق معلق کردے
مثلاً ایسا ہو تو تجھے طلاق ہی **مغلظہ** یعنے تین بار طلاق دینا اسمین عورت سے دوسرا نکاح
بھی حلال نہین ہان دوسرے مرد سے نکاح کرے اور بعد صحبت طلاق پاکر پھر چاہین تو نکاح
کرسکتے ہین **مسئلہ** نابالغ یا مجنون کی طلاق لغو اور مجبوری اور نشے اور دل لگی کی طلاق
واقع ہوگی **عدت** یعنی عورت ترک زینت کرکے خانہ نشین ہو اگر شوہر مرگیا ہو تو چار ماہ دس
دن اور اگر دوسری وجہ سے تفریق ہوئی ہو تو تین حیض اور لونڈی کے لیے دو ماہ پانچ دن
یا دو حیض اور حاملہ ہر حال مین تا وضع حمل عدت مین بیٹھے قبل دخول یا خلوت صحیحہ کے عدت نہین

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
اور طلاق والیان روکین تھامین اپنے تئین حیض اور نہین حلال انکے لیے کہ چھپائین

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
جو پیدا کیا اللہ نے رحموں مین انکے اگر ہین ایمان لائین اللہ پر اور دن قیامت پر

طلاق پائی والیان تین قروء تک اپنی نفس کو روکین اور انہین جائز نہین کہ اپنی رحم کی چیز یعنی حیض
یا حمل چھپائین اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لائین ہین اسی لیے فقہا نے فرمایا کہ ان
امور مین عورتونکے قول پر کفایت کی جاسے قروء جمع قرء یہ لفظ دو معنون مین مشترک
ہے ۱ حیض ۲ طہر ہر مجتہد نے باعتبار قرائن ایک مراد لی ہی امام شافعی نے
طہر سے تاویل کی اور اقوال صحابہ اور دلائل قویہ سے تمسک کیا اور امام ابوحنیفہ
نے حیض سے تاویل کی اور اصول دلائل اور احادیث پیغمبر و عمل خلفای راشدین
پر اعتماد کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ امام شافعی عدت طہر سے شمار کرتے ہین اور
حنفیہ حیض سے مباحث اسکے کتب اصول اور تفسیر احمدی اور تفسیر مظہری مین
نہایت شرح و بسط سے ہین

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ
اور شوہر اونکے زیادہ مستحق ہین لوٹانے مین اونکے　اسمین　اگر چاہین وہ　اصلاح

اور شوہر اونکی اس رجعی طلاق کے بعد حقدار ہین چاہین تو اونہین پہر لیلین اگر طلاق اونکی نہ ہو
اصلاح کا قصد ہو یہ نہین کہ خواہ مخواہ عورت کو پریشان تباہ کرین پہر باہمی حقوق کے مساوات بیان فرمائی

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
اور واسطے اونکے مثل اوسکا ہی کہ اونپر ہے　شرعی طور پر　اور مردونکو ہی عورتونپر　مرتبہ　اور اللہ غالب حکمت والا ہی

عورتون کا حق یعنی روٹی کپڑا مردون کے ذمے ویسا ہی ہی جیسا مردونکا حق یعنی اطاعت
وخدمت عورتون پر ہی اور مردون کو عورتون پر ایک قسم کی بزرگی اور حکومت حاصل ہی
اور اللہ تعالی غالب ہی جسے چاہے مخدوم بنالے جسے چاہے خادم کردے اور حکمت والا ہی
یہ سب مصلحتین خوب سمجہتا ہی در منثور ترمذی و ابن ماجہ نے عمرو بن احوص سے روایت
کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہوجاؤ تمہارا حق عورتونپر اور عورتون کا
حق تمپر ہے تمہارا حق عورتونپر یہ ہی کہ وہ تمہارا فرش دوسرے مرد سے نہ روندوائین اور
نہ کسی کو گہر مین تمہارے خلاف آنے دین یعنی عصمت و پاک دامنی و اطاعت سے بسر کرین
اور اونکا حق تمپر یہ ہے کہ اونکے کہانے کپڑے مین اچہائی کرو ابن ماجہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ
لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ تم مین اچہا وہ ہی جو اپنی عورتون سے اچہا ہو اور مین
تم سب سے زیادہ اپنی اہل سے اچہا سلوک کرنے والا ہون فرمایا لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهٗ
جَلْدَ الْعَبْدِ اپنی عورت کو قصور و خطا پر ایسا نہ مارو جیسے غلام لونڈیکو مارتے ہو ف یہ ارشاد
کہ مردون کو عورتونپر درجہ ہی عجیب مصلحت پر مبنی ہی اسلیے کہ اگر مرد کم التفاتی کرے تو عورت
اوسکی بزرگی اور حق زائد کے لحاظ سے کمی نکرے اور عورت کمی کرے تو مرد اپنی بزرگی اور
فضل پر نظر کرکے احسانات سے درگذر نکرے اور جب ایسا ہوا تو اصلاح و سازگاری
خواہ مخواہ ہوگی احمدی چونکہ عدد طلاق کی جاہلیت مین مقرر نہ تہی جسقدر چاہتے
طلاق دیتے یہان تک کہ ایک عورت ام المومنین عایشہ کے پاس آئی اور اپنے شوہر
کی بار بار رجوع کرنے کی شکایت کی کہ میرے طلاق دی جب عدت پوری ہونے
آئی رجوع کیا پہر طلاق دیدی لہ نہیں ویسے معلق چھوڑ دیا تہا حضرت صدیقہ نے
حضور مین عرض کیا حق سبحانہ تعالی نے نازل فرمایا

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ
طلاق دو بار ہی پہر روکنا ہی اچھی طرح یا رخصت کرنا ہی ساتھ نیکی کے

طلاق رجعی دو ہی بار ہی پہر خواہ حسن معاشرت اور محبت سے اوسے رکھو یا احسان اور حسن سلوک سے رخصت کر دو تسریح باحسان اکثر روایتوں میں تیسری طلاق ہی مگر حنفیہ کہتے ہین کہ تیسری طلاق جو مذکور ہی احسان سے اوسے کیا واسطہ بلکہ مراد یہ ہی کہ دوسری طلاق کے بعد اگر رجوع کرنا اور محبت سے بسر کرنا ہی تو بہتر نہین تو خاموش رہو عدت پوری ہوجاے عورت بائنہ ہوکر گہر چلی جاے پہر اگر دونو کا جی چاہے تو نکاح کر سکین یہی اون کے حق مین احسان ہی اور بہت دلائل اسکے صاحب تفسیر مظہری نے ذکر فرمائے ہین اور اگلی آیت مین بہی تسریح کے تذکرے ہمارے ہی معین ہین احمدی و مظہری اس آیت مین مذہب حنفی کے عمدہ تائید نکلتی ہی اور بیان ومسئلہ یہ ہی کہ طلاق دینے کے تین طریقے ہین احسن یعنی ایک طلاق ایسے طہر مین دی جسمین صحبت نکی ہو تاکہ شبہہ حمل نہ پایا جاے حسن یہ کہ زن مدخولہ کو تین طلاقین اسطرح دے کہ جب حیض سے پاک ہو قبل صحبت پہلی طلاق دے پہر منتظر رہی دوسرے حیض کے بعد دوسرے اور تیسرے کے بعد تیسرے دیکر قصہ چکا دے اور عورت کو حیض نہ آتا ہو یعنی صغیرہ ہو یا بہت بڈہی تو ہر مہینے کے بعد ایک طلاق دے بدعی ایک وقت یا ایک طہر مین تین طلاقین دی یہ پڑجائینگی مگر مرد گنہگار ہوگا اس طلاق کے پڑنے مین بعض کو کلام ہی مگر ابن عمر کی حدیث مرفوع ہماری شاہد ہی اور حیض مین بہی طلاق پڑجاتی ہی مگر رجوع کرنا واجب ہی پس ارشاد باریتعالی کہ طلاق دوبار ہی یہی ہی کے اور مسنون تو یہی ہی کہ ایک بار دی پہر دوسری بار دی بعد اوسکے خواہ رجوع کرے خواہ تیسری طلاق دے (اسکا ذکر آتا ہی) ایکبار دو طلاقین دینا اچھا نہین اسی لیے مرتان یعنی دوبار فرمایا تاکہ تعدد و تفریق پر اشارہ کرے

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا
اور نہین حلال واسطے تمہارے یہ کہ لیلو اوس چیز سے کہ دیا تم نے عورتونکو کچھہ مگر یہ کہ ڈرین دونون یہ کہ نہ قائم رکھینگے

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ
حدین اللہ کی پس اگر ڈرو تم یہ کہ نہ قائم رکھینگے دونون حدین اللہ کی تو نہین گناہ اونپر اوس مین کہ بدلہ دیوے عورت

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
یہ حدین ہین اللہ کی پس نہ بڑہو اون سے اور جو بڑہ جاے حدون سے اللہ کے پس وہی لوگ ظالم ہین

تمہین حلال نہین کہ عورتون سے کچھ دیے ہوے مال سے پہیر لو ہان اگر یہ خوف ہو کہ حدود اللہ
قائم نہ کر سکو گے یعنے مرد سے عورت کے حقوق اور عورت سے مرد کی اطاعت مین کمی ہو گی
اور پنچ یا حکام کو بہی اون کے قول یا فعل سے خوف پیدا ہو تو کچھ حرج نہین کہ عورت کچھ مال
دیکر علیحدگی حاصل کر لے یہ احکام الٰہی ہین انسے تجاوز نکرو اور جو تجاوز کرے ظالم ہے یہ آیت
احکام خلع مین ہے ہدایہ خلع یہ ہے کہ عورت مال کے عوض مین مرد سے طلاق کی درخواست
کرے اور مرد راضی ہو کر طلاق دیدے اس صورت مین بائنہ طلاق پڑجاتی ہے اور جسقدر مال
قرار پایا وہ دینا پڑتا ہے مگر مرد کا قصور ہو تو مہر چہوڑ دینا اور عورت کی خطا ہو تو مہر سے
زیادہ لینا مکروہ ہے دیے ہوے مال سے مہر اور وہ سب مال مراد ہے جو عورت کو دیڈالا ہو
حدود احکام الٰہی اور یہان حقوق زوجین مراد ہین فدیہ وہ مال جو قیدی کے چہڑانے
مین دیا جاے اور یہان عورت کی گلو خلاصی اور قید نکاح سے آزادی مراد ہے خفتم سے
عام مفسرین نے حکام یا پنچ مراد لیے ہین یعنی اونہین قرائن اور ظاہری حالت سے پایو کسی
ہوجاے کہ موافقت اور سازگاری نہوگی تو ایسے فیصلے کے اونہین اجازت ہے مگر تفسیر
احمدی مین ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے عموماً ازواج ہین یعنی اے گروہ رجال و نسا اگر
تمہین خوف ہو کہ مروت و انصاف سے بسر ہو سکیگی تو لینے دینے والے پر کچھ الزام نہین

شان نزول کتب تفسیر مین مذکور ہے کہ جمیلہ یا حبیبہ حضور کی خدمت مین آئین اور اپنے
شوہر ثابت بن قیس کی شکایت کی اور مار کے نشان جو منہ پر تھے دکہاے اور کہا میرا
اوسکا اب ساتھ نہوگا آپنے ثابت کو بلا کر سبب پوچہا عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے مین اس عورت سے زیادہ
کسیکو دنیا مین محبوب نہین رکہتا سواے حضور کے کہ آپ کی محبت تو آپکے مشتاقون کے
رگ و ریشہ مین خون کی طرح در آئی ہے بلکہ جوہر روح اور لطف حیات ہے آپ فیصلہ فرمایا
اب کیا کہتی ہو وہ بولین مین ایسی بات نکہونگی جسکے خلاف حضور پر وحی نازل ہو جانے
بیشک ثابت اپنی زوجہ سے سلوک کرنے مین تمام مردون سے اچہا ہے مگر مجہے بالطبع نفرت
ہے اور بعض روایتون مین ہے کہ بدصورتی کا بہی ذکر کیا آپنے فرمایا وہ باغ جو مہر مین لیا ہے
پہیر دوگی بولین باغ اور کچھ زائد بہا مہر ہے آپنے فرمایا اما الزیادۃ فلا مہر سے زیادہ تو نہ
لیا جائیگا پہر ثابت سے کہا اقبل الحدیقۃ وطلقها تطلیقۃ باغ لو اور طلاق دو

ف آیت بدل خلع کے احکام مین ہی اور اسمین کئی بحثین ہین بحث اول جبکوئی مال اگر بیگانہ
جبراً لے لینا جائز نہین پہر یہ خصوصیت کہ زوجہ کا مال یا مہر نہ لو کیون کی گئی جواب احتیاط
اور تاکید مقصود ہی اسلیے کہ آدمی اپنی دی ہوئی چیز کے پہیر لینے مین اوسقدر پروا نہین کرتا
جیسا دوسرے کی مال چہیننے مین کرتا ہی خصوصاً غصے اور عداوت کی حالت مین لہذا
ممانعت فرمادی بحث دوم (فیما افتدت بہ) عام ہی یعنے جسقدر چاہے عورت دیکر گلو خلاصی
کرالی اوسپر کوئی گناہ نہین اور مرد کے لیے اسپر بہی الزام نہین پہر یہ تعین اور تقسیم جو فقہا نے کی
ہی کہان سے ثابت ہوگی خصوصاً حنفی مذہب پر تو ہی نہین سکتے اور صورت یہ ہی کہ اگر
مرد کی طرف سے ظلم و زیادتی ہو تو مہر چہڑا لینا اور اگر عورت کی شرارت ہی تو مہر سے زیادہ
لینا جائز ہی مگر مکروہ پس یہ کراہت عموم قرآن سے ثابت نہین جواب اسکی چار صورتین ہین
مرد کی طرف سے ظلم ہوسا عورت کی شرارت ہوسکے دونو کی خطا ہو سکا کسی طرف سے بی لطفی نہو
پس یہ چوتہی صورت نہ خلع سے متعلق ہی نہ اس سے کوئی حکم متعلق۔ باقی رہی تین صورتین
پہر قران نے عورت کا مال لینا اس شرط پر حلال کیا کہ جب دونو طرف سے ظلم و تعدی کا خوف
ہی جیساکہ فرمایا (ان یخافا الا یقیما) تو یہ صورت اول کہ صرف مرد ظلم و تعدی کرے آیت سے
متعلق نہین اور عورت کے مال کی حرمت بدستور باقی رہیگی اور اسکے متعلق دوسرے مقام پر
تصریح فرمائی اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ اگر ایک بی بی کو طلاق دیکر
دوسرے سے نکاح کرنا چاہتے ہو فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا تو دیا ہوا مال عورت سے کچہ بہی نلو
اور جب مرد کا قصور ہے تو گویا یہی اوسے چہوڑنا چاہتا ہی۔ پس لائق یہ تہا کہ مہر چہڑا لینا
بہی حلال نہو مگر اس وجہ سے کہ ہر حلال مال مالک کے اذن سے لے لینا جائز ہی گو دینے والا
کسی مصلحت یا مجبوری سے دی یا خوشی سے۔ یہان عورت اپنے اختیار اپنے فائدے کے
لیے اپنا مال صرف کرتی ہی اور اوسکے عوض مین آزادی کا فائدہ حاصل کرتی ہی۔ ان دونو
وجہون پر نظر اور عمل کرنے سے لینا جائز مگر مکروہ قرار دیا گیا۔ اور اس صورت مین خلع
ہبہ کے مشابہ ہی اس لیے کہ صرف مرد کے ظلم سے عورت آمادہ خلع و صرف مال ہوی ورنہ
اوسکی طرف سے کوئی درخواست نہ تہی پس ایسا مال لینا خصوصاً مرد کو جسے اللہ نے عورت پر
فضیلت دیا ہی کیونکر زیبا ہوگا اور اس حیلے سے اپنا دیا ہوا مال پہیر نا کسطرح خوش آئیگا
پس مہر دینا عورت کا دلیل ہی جواز کی اور ایسے حیلے اور مکر سے لینا دلیل ہی کراہت کی

شبہہ یہ مال دینا عورت کی طرف سے مثل رشوت کے ہی اور یہ حرام جوا **جواب** رشوت اُس
مال لینے کو کہتے ہین جس سے کسی کا حق تلف کیا جاوے یا رشوت دینے والے کا وہ حق ادا کیا جاوے
بدون کسی عوض کے رشوت لینے والے کے ذمی واجب تھا اور یہان طلاق دینا ہرگز مرد کے
ذمی نہین البتہ دفع ظلم و ترک تعدی اوسکے ذمے ہی اور نہ اسکی درخواست ہی نہ اسکا معاوضہ
صورت دوم یعنی عورت کی شرارت۔ بظاہر یہ بھی معاملہ یکطرفہ اور حکم آیت سے فارغ ہی
مگر مرد کو طلاق کا اختیار رہر قسم کی حکومت حاصل ہی ایسے شریر متنفر عورت کے رکھنے سے اوسکی غرض
خواہ ایذا رسانی و انتقام ہی خواہ امید اصلاح۔ یہ امید تو قابل اعتماد نہین البتہ قصد انتقام
کے لحاظ سے دو طرفہ کی چھیڑ چھاڑ فرض کے گئے اور آیت کا حکم عمل در آمد ہوا۔ پھر آیت سے
جو مال عورت دینا قبول کرے جائز ہی اور حدیث پیغمبر سے زیادہ لینے کے نفی پائے گئے
جیسا کہ ثابت کی قضیے مین ارشاد ہوا اَمَّا الزِّیَادَۃُ فَلَا مگر مہر سے زیادہ تو نہ لیا جاوے گا
اگر کوئی کراہت نہوتی تو آپ ثابت کا حق ناقص نکرتے۔ پھر جواز اور کراہت مین منافات
نہین ہی کہ عموم قرآن کا ابطال لازم آئے۔ دیکھو نماز ایک درم نجاست کے ساتھ جائز مگر
مکروہ تحریمی ہی (شامی) اور بدون تعدیل ارکان جائز مگر واجب الاعادہ ہی (نور الانوار)
ایسی ہی یہ زیادتی جائز ہی مگر مکروہ۔ اور دلیل معقول یہ ہی کہ خلع بمنزلہ اقالہ ہی اسلیے کہ
دونوں کی رضامندی پر موقوف ہی اور ملک ثابت باطل کی جاتی ہی پس جسطرح اقالہ مین مبیع مستعمل ہو
یا نہ ثمن اول سے پھیرا جائیگا خلع مین بھی مہر جو بعض حوالہ مین مشابہ ثمن قرار پاتا ہی پھیرنا چاہیے
عورت سے جو پایا تھا اوس سے زیادہ لینے کی کیا وجہ **صورت سوم** اگرچہ کتب مین
مذکور نہین مگر انشاء اللہ تعالیٰ مثل دوم کے ہی اور قرآن مجید کا تو پورا عمل اسی پر ہے
بحث سوم خلع طلاق ہی یا فسخ اگر طلاق ہی تو عدد طلاق کم کردیگا اور خود بھی
تیسری طلاق ہوسکیگا اور اسکے بعد بھی طلاق پڑسکیگی اور اگر فسخ ہی تو نہ عدد کم ہوگی نہ
حق طلاق آئندہ باقی رہیگا ابو حنیفہ کے نزدیک خلع طلاق ہی اور احمد کے نزدیک
فسخ ہی اور شافعی ایک قول مین احمد کے ساتھ اور صحیح قول مین ابو حنیفہ کے ساتھ ہین
ابن عباس و عثمان سے بھی فسخ مروی ہی اور یہی شبہہ ہی کہ اگر خلع طلاق ہی تو اسکے بعد
آنے والی آیت مین چوتھی طلاق ہوجائیگی جو (الطلاق مرتان) کے ایک خلع کے
لیک (فان طلقہا) کے او تین سے زیادہ طلاق کا نشان شرع مین نہین ہے

جواب الطلاق مرتان سا اور آیت خلع - اور آنی والی آیت فان طلقہا مین ترتیب ہی یا نہین اگر ترتیب ہی اور خلع طلاق ہی تو وہ چوتھی طلاق ہوگی اور خلع فسخ ہے تو بعد فسخ طلاق لازم آئیگی اور یہ سب باطل ہی اور اگر ترتیب نہین تو تعجب ہی صاحب تفسیر احمدی آیت خلع ایک علیحدہ آیت ہی جسے نہ سابق سے واسطہ نہ لاحق سے تعلق اور معنی یہ ہین کہ دو طلاقونکی بعد اگر چاہو تو مال لیکر بہی طلاق دی سکتی ہو اور بے مال بہی اور آیت طلاق درمیان مین لانے سے یہ فائدہ ہوا کہ خلع بہی طلاق ہوئے اور بعد ایک یا دو طلاق کے بہی خلع ہوسکتا ہی - اور ابتدا مین بہی اسلیے کہ ترتیب ذکری قابل استدلال نہین اور آیت مین کوئی ایسی وجہ نہین جس سے سمجہا جاوے کہ خلع دو طلاقون کے بعد ہی ہوسکتا لیکن طلاق ہونا خلع کا حدیث منقولہ سے ثابت ہوا جیساکہ فرمایا باغ لو اور طلاق دو **ف** مفہوم آیت نے بوجہ مختلف تاویلون کی صورت اجمال پیدا کی اور تفسیر اسکی احادیث و آثار کی بناپر ہوگی اور ہر مجتہد نے ایک جانب اختیار کیا - فرمایا **بحث چہارم** گناہ تو مرد ہی پر تہا اگر وہ عورت سے ظلما کچہ لیتا قرآن مین علیہما کا کلمہ کیون فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ دونو کو گناہ تہا **جواب** منظہری مین ہی کہ خلع مین دونو پر گناہ تہا مرد کی نسبت تو مذکور ہو گیا عورتون کے حق مین بہی وارد ہوا اَیُّمَا امْرَءَۃٍ سَاَلَتْ زَوْجَہَا الطَّلَاقَ فِیْ غَیْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْہَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ - جس عورت نے اپنی زوج سے بیوجہ طلاق طلب کی اوسپر جنت کی بو تک حرام ہی (ترمذی) اور فرمایا اَلْمُخْتَلِعَاتُ مِنَ الْمُنَافِقَاتِ (رواہ ترمذی) خلع لینے والیان منافقہ ہین **بحث پنجم** کیا قاضی جبرا خلع کرا سکتا ہے جیساکہ ظاہر حدیث سے سمجہا گیا کہ آپنے بدون اقبال ثابت خلع کرا دیا **جواب** قاضی کو یہ حق نہین ہے اور حضور تو اپنے خادمون کی جان و مال کے مختار تہے یہ معاملہ آپکا ثابت نے منظور کر لیا اور کہا قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی حضور کا حکم قبول کیا اور اگر حاکم کا یہ طور ہوتا تو خواہ آپ ثابت کے خطا ثابت کرتے یا یون سمجہا جاتا کہ طلاق عورت کی ہی اختیار مین ہی اور یہ دونو امر اجماعا ممتنع ہین بدون رضا ی زوج حاکم ایسا فیصلہ نہین کر سکتا ہان عورت کی بیجا شکایتونکا تدارک کر سکتا ہی

فَاِنْ طَلَّقَہَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَہَا

پس اگر طلاق دی عورت کو تو نہین حلال رہے گی اسکو بعد اسکے یہان تک کہ نکاح کرے شوہر دوسرے سے پہر اگر طلاق دیدے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ
پس نہین گناہ اون دونون پر یہ کہ رجوع کرین دونون اگر جانین کہ قائم کرینگے حدین اللہ کی اور یہ

حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝
حدین اللہ کی ہین بیان کرتا ہے اوسکو واسطے قوم جاننے والون کے

پہر اگر مرد نے تیسری بار طلاق دی تو نکاح سے یہی حلال نہوگی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نکرے پہر یہ شوہر دوم طلاق دیدے تو شوہر اول اور اس عورت پر رجوع کر لینے مین کوئی گناہ نہین جب اونکی نیت اور ظن غالب مین ہو کہ اللہ کے حدود قائم رکہین گے یہ اللہ کے احکام مین جاننے والون کے لیے بیان کیے جاتے ہین - اس آیت مین طلاق مغلظہ کا ذکر ہے اسکے بعد نکاح حلال نہین ہان عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور باہم ہمبستری ہونے کی بعد طلاق دیجای تو عدت گزرنے پر عورت پہلی مرد پر بنکاح حلال ہوجائیگی اِنْ ظَنَّا سے مراد علم ویقین نہین ہی بلکہ قرائن اور ارادے سے یہ خیال کہ آیندہ موافقت ہوگی کافی ہے تاہم ایسا ارادہ صحت نکاح ثانی مین مشروط نہین نکاح تو ہوجائیگا البتہ بہتر نہین کہ باوجود خوف نزاع پہر نکاح کرے (ابو سعود) ف اس مسئلے مین علما متفق ہین کہ جب تک شوہر ثانی مباشرت نکرے تحلیل نہوگی اور یہ قید قرآن سے مفہوم ہوتی ہے فرمایا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ نکاح لغت مین جماع کرنا اور اصطلاح مین ملجانا - یہان معنی لغوی مراد ہین اس لیے کہ نکاح اصطلاحی یعنے ایجاب وقبول زوج سے نہین ہوتا اور آیت مین کلمہ زوج مذکور ہے اب معنی یہ ہونگے کہ دوسرا نکاح کرے اور اس دوسرے زوج سے نکاح یعنی جماع واقع ہو سلہ حدیث مشہور کہ جب رفاعہ کی زوجہ کو طلاق مغلظہ ملی اور اونہون نے عبدالرحمن سے نکاح کیا پہر آنحضرت سے شکایت کی کہ عبدالرحمن سست ہین آپنے فرمایا کہ کیا تم رفاعہ کی طرف رجوع کرنیکا ارادہ کرتے ہو ایسا نہوگا جب تک باہم ہمبستر نہو تو مسئلہ اس تحلیل کے لیے نفس جماع کافی ہی حیض مین ہو یا طہر مین انزال ہو یا نہو زوج مراہق ہو یا بالغ مسئلہ اس نیت وشرط سے نکاح کرنا کہ بعد وطی طلاق دیدی جاے گی تاکہ زوج اول پر حلال ہوجاے در منثور ابن مسعود سے مروی ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ آپنے دوسرے شوہر پر جو اس شرط سے نکاح کرے اور پہلے شوہر پر جو اس شرط سے نکاح کراے دونو پر لعنت کی - مگر حنفیہ کے نزدیک نکاح جائز اور گناہ ہوگا اور شافعیہ کے نزدیک ایسا نکاح منعقد ہی نہوگا

سلہ اگرچہ یہ حدیث مشہور ہین مگر یہ حدیث مشہور ہے اس پر اتفاق کیا اور اسی مذہب پر اجماع منعقد ہے سب ... بعد ... منعقد ... ہوگی

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
اور جب طلاق دو تم عورتون کو پھر پہونچ جائین اپنی مدت کو تو روکو اونہین اچھی طرح یا

سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ
رخصت کرو اونہین اچھی طرح اور نہ روکو اونہین ضرر دینے کو تاکہ حد سے بڑھو تم اور جو کریگا یہ تحقیق ظلم کیا جان اپنی

جب تم عورتون کو رجعی طلاق دو اور وہ اپنی عدت کے تمامی تک پہنچ جائین پھر خواہ شرعی طور پر رجوع کر کے روک لو یا خوش اسلوبی سے رخصت کرو اور اسلیے نہ روکو کہ ضرر پہونچاؤ اور ظلم کرو اور جو ایسا کرے اوسنے اپنی جان پر خود ظلم کیا یعنے وبال اوسکا اوسی پر قیامت مین پڑیگا **ف** یہ حکم مکرر بطور تاکید ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ اور بلغن سے یہ مراد نہین کہ عدت تمام ہو جاے بلکہ قریب بختم پہونچ جاے

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ
اور نہ بناؤ نشانیونکو اللہ کی دل لگی اور یاد کرو نعمت کو اللہ کے کہ تمپر ہین اور جو اوتارے تمپر

الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
کتاب اور حکمت سے نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے اور ڈرو اللہ سے اور جان لو بیشک اللہ ہر شئے سے خبردار ہے

ع ۲۴ ثلث

اور اللہ کی آیتون کو دل لگی اور تمسخر نہ بنالو خوب سوچ سمجھ کر اوسیکے موافق عمل کیا کرو اور اللہ کی نعمتون کو یاد کرو اور کتاب اور فقاہت جو تمپر نازل ہوئی اوس سے اللہ تمکو نصیحت کرتا ہے اور جان رکھو کہ اللہ تعالی سب امرون پر قادر ہے۔ نعمۃ اللہ ہدایت اور قرآن اور وجود باجود حضرت نبی محمود اور عورتون کا حلال کردینا۔ پھر چار چار اور لونڈیان بیشمار جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا حضرت علی سے منقول ہے کہ فرمایا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً سے نیک بخت عورت مراد ہے مسلم عبد اللہ بن عمر نے حضرت سے روایت کی خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ نیکبخت عورت دنیا کے تمام فائدون سے عمدہ فائدہ ہے معالم معقل بن یسار کی بہن کو ابو دحداح نے طلاق دی بعد عدت گزرنے کے دونو نکاح جدید پر آمادہ ہوے معقل نے کہا واللہ ایسا نہوگا یہ آدمی تو بہت اچھے تھے مگر اوسوقت بہی دلمین آگیا اور انکی بہن بہت چاہتی تھی کہ اپنی زوج کی طرف رجوع کرے اللہ تعالی نے نازل فرمایا

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
اور جب طلاق دو تم عورتون کو پھر پہنچ جائین مدت کو اپنی پس مت روکو اونہین کہ نکاح کرین شوہرونکو اپنے

اِذَا تَرَاضَوۡا بَیۡنَہُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِکَ یُوۡعَظُ بِہٖ مَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ
جب راضی ہون آپسمین موافق شرع کے یہ ہی کہ نصیحت کیا جاتا ہی ساتھ اسکو وہ جو ہی تم مین سے کہ ایمان لاتا اللہ پر

وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکُمۡ اَزۡکٰی لَکُمۡ وَاَطۡہَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝
اور دن قیامت پر یہ پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے

جب عورتین طلاق کے بعد عدت تمام کرلین تو اونہین نہ روکو کہ شرعی طور پر جس سے چاہین نکاح کرلین یہ وہ باتین ہین جنسے ایمان والی نصیحت اختیار کرتے ہین اور یہ نصیحت سننا اور اوسپر عمل کرنا تمہارے حق مین نافع اور تمہارے برائیون کا پاک کرنیوالا ہی اور اللہ مصلحتون اور انجام کا سے واقف ہی تم کیا جانو کلمہ بلغن آیت گذشتہ مین بمعنی قرب اور یہان بمعنی اتمام ہے یعنی جب عدت پوری کرے مسئلہ عدت مین نکاح جائز نہین مگر اوسی شوہر سے جسکی عدت مین تھی (عمدۃ الرعایہ) مسئلہ جب عدت ختم ہوجاے نہ شوہر نکاح کرنے سے روکی نہ ولی خواہ اوسی شوہر سے نکاح کرین یا کسی اور سے جیساکہ فرمایا (جب عدت پوری ہوجاے نہ روکو) مسئلہ عورتین خود نکاح اپنا کرسکتی ہین جیساکہ فرمایا (ینکحن) اپنا خود نکاح عورتین کرلین اور اسی سے تمسک کیا حنفیہ نے کہ بی ولی کے بھی نکاح جائز ہی اور حدیث مانعہ سے ولی کو حق فسخ رہیگا یا عورت گنہگار ہوگی مسئلہ (تراضوا) باہم راضی ہوجانا اس سے معلوم ہوا کہ ایجاب وقبول رکن ہی ہان خواہ خود کرین خواہ اونکی وکیل یا ولی مسئلہ ولی اور شوہر کو عدت مین روکنے کا حق ہی اور ولی غیر کفو سے بعد عدت روک سکتا ہی اسلیے کہ یہ نکاح غیر معروف ہین اور اسیطرح نکاح فاسد ونکاح باطل سے بھی منع کرنا جائز ہے مسئلہ بالغہ ثیبہ بالاتفاق نکاح مین مختار اور باکرہ صغیرہ مجبور ہی مگر باکرہ بالغہ حنفیون کے نزدیک مختار اور شافعیہ کے نزدیک مجبور ہے اور ثیبہ صغیرہ حنفیہ کے نزدیک مجبور اور شافعیہ کے نزدیک مختار ہی مسئلہ بیوہ مطلقہ سے زیادہ اس اجازت کے مستحق ہی اسی لیے فرمایا یہ احکام یعنی نہ روکنا تمہارے حق مین بہتر ہی تمہین نہین معلوم کہ عورتون کو گھر مین بٹھا رکھنے سے کیا خرابیان پیدا ہوتی ہین اور اللہ

جانتا ہی کہ نکاح مین کیسے کیسے فائدے ہین منجملہ اون کے ایک یہ کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ اور تمہارا دین محفوظ رہیگا اذکی سے یہی مراد ہی دوسرے یہ کہ تمہاری ظاہری نجاستین اور گناہ دفع ہوجاتی جو حالت تجرد مین ہوجاتی ہین اور شہوت حلال سے شہوت حرام مین گرفتار ہوجاتا ہی لطف چونکہ نکاح وطلاق سے اولاد کا تعلق زیادہ اور پرورش اونکی ضروری تھی لہذا فرمایا

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ

اور مائین دودہ پلائین اپنے بچونکو دو برس پوری واسطے اوسکے جو چاہی کہ پوری کرے دودہ پلانا

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا

اور باپ پر ہی کہانا اونکا اور کپڑا اونکا اچہی طرح نہین تکلیف دیجاتی کوئی جان مگر اوسکی قدرت بہر

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ

نہ ضرر دیجاوے ما بچے سے اپنے اور نہ باپ بچے سے اپنے اور وارث پر ہی مثل اسکے

مائین اپنے بچون کو دودہ پلائین دو برس کامل یہ اوسکی لیے ہی کہ زمانہ رضاعت کو پورا کرنا چاہے اور باپ پر دودہ پلانے والیون کا کہانا کپڑا بطور معروف ہی کسیکو ایسی تکلیف نہین دیجاتی جو اوسکی وسعت سے زیادہ ہو نہ مان بچے کے وجہ سے ضرر پائی نہ باپ اور وارثان پر بہی ایسا ہی ہے یعنے گو عورت طلاق یا موت شوہر کے بعد علیحدہ بہی جاوے مگر اوسکو حق ہی کہ دو برس تک اپنے بچے کو دودہ پلائے اور باپ بقدر استطاعت روٹی کپڑے کا ذمہدار ہو اسمین کئی بحثین اور مسائل ہین بحث اول والدات سے صرف وہ عورتین مراد ہین جنہین طلاق دی گئی یا ہر ما ابو مسعود بعض کے نزدیک طلاق والیان مراد ہین اسلیے کہ ذکر اونہین کا ہی اور بعضون کے نزدیک سب مائین مراد ہین اسلیے کہ لفظ بہی عام ہی اور غرض بہی مشترک مگر نفقہ کے قید سے وہ عورتین خارج ہوگئین جو نکاح یا عدت مین ہون اس لیے کہ اونکا نفقہ تو یونہین واجب ہی دودہ پلائین یا نہ مسئلہ اولاد مین بچے قید سے تاکید و توضیح ہوگئی نانی دادی وغیرہ پر یہ حق نہین رہا بحث دوم

[illegible]

امام زاہدی کے نزدیک استحباباً ہو اور صاحب ہدایہ کی تقریر مین واجب اور کہا صاحب مظہری
نے کہ خواہ مخصوص ہو کہ لا تضار والدۃ سے یا منسوخ ہو فان تعاسرتم فسترضع لہ اخری
اگر تم تنگی مین پڑو تو بچے کو اور عورت دودہ پلائیگی جیسا کہ شرط کی گئی ہدایہ مین کہ ۱ اگر
باپ بالکل مفلس ہو ۲ یا دوسری دایہ نہ ملے ۳ یا لڑکا کسی اور کا دودہ نہ پیے تو ماکو دودہ
پلانا واجب ہی مسئلہ وہ عورت جسکا نفقہ بطور نکاح یا عدت شوہر کے ذمے ہو اگر با جرت
اپنے لڑکے کو دودہ پلائے تو معاملہ صحیح اور اجرت غیر لازم ہوگی اسلیے کہ عورت نے حق واجب کو
ادا کیا (ہدایہ) مسئلہ اگر ما اپنے لڑکے کو دودہ نہ پلائے اور باپ دوسری دایہ سے پلوا سکتا ہو
تو مجبور نکیجائیگی اسلیے کہ بے ضرورت مستحب ہے واجب نہین (ہدایہ) مسئلہ ما کو بعد طلاق
اولاد پر وہی حقوق سابقہ رہتے ہین **بحث سوم** دودہ پلانیکی مدت ابو حنیفہ کے نزدیک
ڈہائی برس اور زفر کے نزدیک تین برس اور جمہور کے نزدیک دو برس ہی گو حنفی کہتے ہین
کہ یہ امر عورت کے حق مین ہی اور دو برس مدت اتمام حق واجب ہی زیادتی کو منع نہین کرتے مگر
ظاہر آیت اور متعدد حدیثین جمہور کے موافق ہین اور دودہ جزو انسان ہی اس سے نفع اوٹہانا حرام ہی
حلت کے لیے کوئی دلیل چاہیے دو برس تک دودہ کی اجازت قرآن سے ثابت زاید مجرد
قیاس و مصلحت شیر خوارسی ثابت نہین ہو سکتی (اسکے جواب و سوال اپنے مقام پر بیان ہونگے)
مسئلہ دو برس کے قید سے مفہوم ہوتا ہی کہ بغرض پرورش و اصلاح اولاد اگر عورت دو برس تک
نکاح نکرے اور منکوحہ اپنے شوہر سے ہم بستر نہو تو اوسپر کوئی الزام عائد نہو البتہ اگر زنا کا خوف
ہو یا منکوحہ کا شوہر ناخوش ہو ایسی احتیاط جائز نہوگی مسئلہ اگر لڑکیکو ضرورت نرہی یا بوجہ
مرض یا حمل کے مضرت ہو تو دو برس کے اندر ہی دودہ چہڑانا جائز ہی جیسا کہ فرمایا (جو مدت
رضاعت پورا کرنا چاہی) مسئلہ یہ اختیار دو صورتون مین مرد کو نہوگا ۱ جبکہ اولاد کو مضرت ہو
۲ جبکہ دونون کے رضامندی نہو مسئلہ مولود لہ سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف ہوتا ہی
مسئلہ یہ بہی مفہوم ہوا کہ مال بیٹی کا باپ کے ملک مین بوقت ضرورت آسکتا ہی **بحث چہارم**
بالمعروف کی قید سے عموماً کوئی مقدار معین کرنیکا حق نہین ہا بلکہ حسب حیثیت مرد و عورت
پانچ یا حاکم فیصلہ کردے مسئلہ لا تضار الخ سے سمجہا گیا کہ عورت دوسرا نکاح کرے تو مرد
روک نہین سکتا مسئلہ عورت نفقے مین زیادہ طلبی کرے تو مرد مجبور نکیا جائیگا مسئلہ
عورت سفر کا قصد کرے تو مرد روک سکتا ہی **بحث پنجم** وارث سے کیا مراد ہی کہا گیا باپ

وارث ہے کشتی ہے ماں بھی وارث ہی بحیثیت زوجہ ہونے کے اور شیر خوار بھی وارث ہی پس ماں خود ہی اور خود ہی مرے **مظہری** خواہ وارث سے عصبات مراد ہین خواہ ذو رحم محرم جیساکہ ابن مسعود کی قرارت مین ہی وعلی الوارث من ذی رحم محرم ان دونون صورتون مین ماں خارج ہوجائیگی رہا شیر خوار اگر مالدار ہی تو اسکے مال سے اسکی پرورش مین کوئی ہرج نہین اور مفلس ہے تو جسپر اسکا نفقہ ہی وہ دیگا **قیاس** شیر خوار کے مصارف جو دوسرون پر واجب کی گئی اسکی علت یہی ہی کہ یہ بذات خود اپنی پرورش کی صلاحیت نہین رکھتا پس محتاج عورتین اور اپاہج و نابالغ بالغونکے مصارف بھی اقارب کے ذمے واجب ہونگی جسکی تفصیل کتب فقہ مین ہے

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
پھر اگر چاہین دودھ چھڑانا رضامندی سے آپس کی اور مشورے سے پس نہین گناہ اون دونوں پر اور اگر چاہو تم

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
یہ کہ دودھ پلاؤ اولاد کو اپنے تو نہین گناہ تمپر جب حوالے کردو تم جو دینا کیا ہو تمنے

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
اچھی طرح اور ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ بیشک اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہی

پھر اگر وہ لڑکا ماں سے بمشورہ باہمی و رضامندی علیحدہ کیا جاے تو نہ باپ پر الزام ہی نہ ماں پر اور بعد اتفاق تم چاہو کہ کسی اور دایہ سے دودھ پلواؤ اور اجرت معینہ دیدو **مظہری** یعنی بقدر رضاعت ماں کو ادا کرو یا دایہ کی اجرت ماں کی حوالی کرو تاکہ اوسکی اہتمام اور نگرانی سے یہ کام ہو تو تمپر کوئی گناہ نہین اللہ سے ڈرو مخالفت اور ایذا رسانی اور حق تلفی سے اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہی یعنے باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا یا کسی اور دایہ سے پلوانا جائز ہے چونکہ ماں کو شفقت اور حق پرورش زاید ہی لہذا ایسے امور مین اسکی رضامندی بھی شرط کی گئی

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اور جو مرتے ہین تم مین سے اور چھوڑتے ہین بیبیان انتظار کرین اپنی جانوں سے چار

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
مہینے اور دس دن پھر جب پہنچین مدت کو اپنے تو نہین گناہ تمپر جو کرین اپنی جانوں مین

جن عورتون کے شوہر چار مہینے عدت بیٹھین	بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ شرعی طور پر اور اللہ اوس سے کہ تم کرتے ہو خبردار ہی	مرجائین وہ دس دن اور جب عدت پوری ہو تو

تمپر اے مسلمانو کچھ گناہ نہین شرعی طور پر وہ جو چاہین کرین اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے حکم آیت حاملہ کے حق مین منسوخ ہو فرمایا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ

اور نہین گناہ تمپر اسمین کہ کنایہ کرو تم ساتھ اوسکو درخواست مین عورتونکو یا چھپاؤ تم اپنے دلونمین جان لیا ہو اللہ نے

اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ

کہ بیشک یاد کروگے تم اونکو لیکن نہ وعدہ دو اونہین چھپا کر مگر یہ کہ کہو بات اچھی

تمپر گناہ نہین کہ بیوہ عورتون سے نکاح کا پیغام وسلام کنایۃ مین کرو یا دلہی دل مین رکھو اللہ کو تو معلوم ہی کہ تم اونہین یاد کروگے اور دلون مین اونکی خواہش پیدا ہو گی ہان چھپے ہوئے وعدے نکرو قول معروف یعنی دل مین ارادہ رکھو یا کنایے سے کہو سر کی تفسیر مین مختلف قول ہین در منثور سر زنا - مجاہد نے کہا سر وعدہ ہی کہ میرے سوا کسی سے نکاح نکرنا یا کھلی لفظون مین نکاح کا پیام - الحاصل عدت مین نہ نکاح جائز ہے نہ صاف طور پر نکاح کا فیصلہ کر لینا البتہ اشارات وکنایات مین سلسلہ جنبانی ممتنع نہین **اقتباس** اس ممانعت سے سمجھا گیا کہ عدت مین شوہر کا حق متعلق رہتا ہی اور عدت حکم نکاح مین ہی پس جبکہ حکما حق شوہر متعلق تہا تو دوسرون کو حق گفتگو نرہا اور جبکہ یہ حق حقیقۃً نہ تہا دوسرون کو پیغام سلام جائز ہوا لہذا اسمین بین کا طریقہ اختیار کیا **خلاصۂ مظہری** عورت کا شوہر زندہ ہی یا نہ اگر زندہ ہی تو اس فرقت کے بعد اوسے نکاح جائز ہی یا نہ اگر جائز ہے جیسے مطلقہ بائنہ تو اجنبی کو صحیح قول مین حق نہین ہی کہ اوسے کنایۃً یا اشارۃً پیغام نکاح دے اسلیے کہ یہ پیغام حق شوہر اول کو ضعیف اور صلح ورجوع کو مضمحل کرتا ہی اور اگر شوہر کو حق نکاح نہین ہی جیسے مطلقہ ثلثہ یا ملاعنہ وغیرہ پر یا جسکا زوج مرگیا ہو ان سب صورتون مین کنایۃً پیغام جائز اور صراحۃً ممنوع ہی

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

اور نہ مضبوط کرو عقد نکاح یہانتک کہ پونچی حکم مدت کو اپنے اور جان لو بیشک اللہ

يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

جانتا ہو جو دلون مین تمہارے ہی پس بچو اوس سے اور جان لو بیشک اللہ غفور بردبار ہے

اور جب تک عدت پوری نہ ہولے عقد نکاح مضبوط نکرو اور اللہ تمہارے دلون کی باتین جانتا ہی تو اوس سے ڈرا کرو اور کھلے اور چھپے گناہون سے بچو اور جان لو کہ اللہ غفور و بردبار ہے (عقدۃ النکاح) سے نکاح مراد ہی **کتاب** حکم مکتوب یعنے عدت جو ایسی عورتون کے لیے وجوبًا لکھدی گئی ہے **اجل** مدت یعنی عدت اپنے معین وقت تک پہونچ جاوے اور تمام ہووے **ربط** چونکہ ہر ایسی عورت پر جو اپنے شوہر سے علیحدہ ہوگئی ہو عدت واجب کی گئی لہذا اون عورتونکا ذکر جنپر عدت نہین ہی مناسب ہوا پس فرمایا

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ
نہین گناہ تمپر اگر طلاق دو تم عورتون کو جبتک نہ چھوا ہو تمنے اونکو اور نہ مقرر کیا ہو واسطے اونکے مہر

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ
اور متعہ دو اونہین وسعت والے پر موافق اوسکی ہی اور تنگدست پر موافق اوسکے متعہ شرعی طور پر

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ
حق ہے نیکی کرنے والون پر

جن عورتون کو تمنے ہاتھ نہ لگایا ہو اور مہر بھی مقرر نہ کیا ہو اونہین طلاق دینے مین کوئی گناہ نہین مگر متعہ بحسب شرع ادا کرو مقدور والے پر اوسکے موافق تنگدست پر اوسکے موافق یہ احسان کرنے والون پر حق ہے۔ بعض صورتون مین طلاق پائی ہوئی عورتون کو مہر کے سوا کچھ مال دینا ہوتا ہی اسیکا نام متعہ ہی **تفصیل** متعہ یعنی ایک جوڑا جسکے قیمت پانچ درم سے کم اور نصف مہر مثل سے زاید نہو اور مطلقہ چار قسم کے ہین ۱ جسکا نہ مہر معین ہو نہ اوسے شوہر نے چھوا ہو اسے متعہ دینا آیت سے واجب ہی ۲ جس سے وطی کے اور مہر معین نہین ۳ مہر معین تہا انہین متعہ دینا مستحب ہے ۴ جس سے وطی نہین کی مگر مہر معین تہا اسے دینے کی ضرورت نہین آیت مین کئی تاویلین ہین **تاویل** مس سے عام معنی مراد ہین یعنے وطی حقیقی ہو یا حکمی یعنی خلوت صحیحہ **درمنثور** زید بن ثابت نے کہا جب مرد عورت کے پاس گیا اور پردے ڈالدیے گئے مہر واجب ہوگیا اور حضرت علی نے فرمایا جسنے اپنی عورت کو کپڑا اوٹھا کر اوسکے جسم کو دیکھا مہر واجب ہوگیا

[illegible]

تاویل اَوْ بمعنی یا نہین ہی بلکہ بمعنی (اِلیٰ اَن یعنے جبتک) ہی اب مطلب یہ ہوا کہ جبتک
مہر مقرر نکیا ہو قبل وطی طلاق دینے سے متعہ واجب ہوگا اور بعد تعیین مہر وجوب نہین تاویل
محسنین بمعنی مومنین کے ہی یا ہر مومن باعتبار توحید وتصدیق محسن و نکوکار ہی بحث اول
متعہ مالک کے نزدیک مستحب ہی جیسا کہ کلمۂ محسنین سے مفہوم ہوتا ہی اور ابوحنیفہ واجب کہتے
ہین جیسا کہ کلمۂ حقا سے سمجھا جاتا ہی اور محسن بمعنی مومن ہی بحث دوم ایسی عورتون کو
جس سے وطی کی متعہ دینا مستحب کیونکر ثابت ہوا جواب نکاح مین قرآن شاہد ہی کہ تحلیل
فرج بے مال کے نہین ہی تبتغوا باموالکم اور نہین مال سے نکاح مین لاؤ پس جب
مال مذکور ہو یا نکاح مع وطی پایا جاوے تو مال جسے مہر کہتے ہین واجب ہوگا اور اگر صرف نکاح
پایا جاوے تو اسلیے کہ تحلیل فرج حقیقۃً نہین ہوئی مہر نہوگا اور اسلیے کہ صورۃً تحلیل ہوگئی ہی
اوسکی جگہ پر کچھ مال جسکا نام متعہ ہی قائم کیا گیا پس متعہ کی اصل عدم مہر اور شرط عدم وطی ہے
جب دونون پائی جائینگی متعہ واجب ہوگا اور جب دونون نہ پائی جائینگی متعہ نہوگا جب
ایک ہی پایا جائیگا تو دونون دلیلون پر نظر کرکے استحباب کا حکم دیا جائیگا بحث سوم
مقدار متعہ مختلف مذکور ہی مظہری ابن عباس سے مروی ہی کہ اعلی درجہ اسکا یہ ہی کہ غلام
دے اور ادنی درجہ یہی تین کپڑے ہین اور احمد اور شافعی کے نزدیک حاکم کی راے اور اجتہاد
پر محمول ہی مگر حنفیہ نے اپنے اندازے کے دو شاہد قرار دیے ہین ۱ـ آثار منقولہ جیسا کہ عائشہ
اور ابن عباس اور سعید اور عطا اور شعبی سے تفسیر مظہری مین منقول ہین ۲ـ قیاس اسلیے کہ متعہ
فرع ہے مہر کے اور مہر قبل وطی کے نصف ملتا ہی اور نصف مہر پانچ درم سے کم نہین ہوسکتا اور
یہی ادنی درجہ متعہ کا قرار پایا پھر مہر جب مذکور نہو تو مہر مثل دیا جاتا ہی اور یہی اعلی درجہ قرار
پایا بہرحال ادنی درجے سے کم نہو اور اعلی درجہ مہر کے اعلی درجہ سے زائد نہو خَیْرُ الْاُمُوْرِ
اَوْسَطُهَا مسئلہ ۱ قبل وطی طلاق جائز ہے مسئلہ ۲ بے تعیین مہر نکاح صحیح ہی مسئلہ ۳ مہر صرف
نکاح سے واجب نہین ہوتا جب تک وطی یا ذکر مہر نہو جاوے البتہ ایک مقدار مال دینا
واجب ہوتا ہی مسئلہ ۴ ادائی مال بعد طلاق واجب ہو جاتا ہی مہر ہو یا متعہ مسئلہ ۵ حق شرعی

اور حالت مفروضہ نہین [illegible] وجوب جو بطور [illegible] ف ۵ محسنین عام ہے [illegible]

ف ۱ الی ان یہ مجازی [illegible] ف ۲ [illegible] ف ۳ [illegible] ف ۴ [illegible] ف ۵ [illegible]

اداکرنے والے محسن ہین مسئلہ ۶ واجب مبہم کا اندازہ استطاعت پر کیا جائیگا مسئلہ حق جسپر
واجب ہو اوسکی حالت معتبر ہوگی صاحب حق کے حالت معتبر نہوگی اسیلیئے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا
مُوسِعِ یعنے مرد وسعت والا اور مُقۡتِرِ اور مرد تنگدست اور یہی مذہب صحیح ہی (شرح وقایہ)

وَاِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَقَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَهُنَّ فَرِيۡضَةً فَنِصۡفُ
اور اگر طلاق دو تم اونہین پہلے اس سے کہ چھوؤ اونکو اور مقرر کر چکے تھے تم واسطے اونکے مہر پس آدہا دو

مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يَّعۡفُوۡنَ اَوۡ يَعۡفُوَا الَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ
اوسکا کہ مقرر کیا تمنے مگر یہ کہ بخشین عورتین یا بخشے وہ جسکے ہاتھ مین ہے عقد نکاح

اور جب تم اونہین چھونے سے پہلے طلاق دو اور مہر مقرر کر چکے ہو تو آدہا مہر ادا کرو ہان عورتین
یہ آدہا مہر بھی چھوڑ دین یا جسکے ہاتھ مین اختیار نکاح ہی وہ درگذر کری تو ندو **فریضہ** مہر اور فرض
کرنے سے مہر کا ذکر کرنا مراد ہی مقدار معین ہو یا نہ پس اگر مقدار بھی مقرر ہی تو اوسکا آدہا دینا
آسان ہی اور اگر مقدار معین نہین تو مہر مثل پر فیصلہ ہوگا **نظم** مثل مین اقربای آبائی بزرو
حسن وعمر ودانائی + اَلَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ کعب ورسعید نے کہا یہ زوج ہی اور ابن
عباس اور طاؤس ومجاہد کی روایت مین عورت کا باپ یا بہائی یا ولی ہی **ف** اگر اس سے
شوہر مراد ہی تو معنے یہ ہین کہ خواہ عورت معاف کردے اور کچہ نلے خواہ مرد پورا مہر دیدے
یا دیا ہو تو نہ پہیرے اور اگر عورت کے اولیا مراد ہین یہ مطلب ہوگا یا عورت بالغہ اپنا حق چھوڑدے
یا عورت نابالغہ کا مہر اوسکے ولی چھوڑ دین **مسئلہ** اس صورت مین وہ چھوڑنے والی
عورت کے مہر کے ضامن ہونگے۔ یا عورت لونڈی ہو تو اوسکا مولی معاف کردے

وَاَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ؕ وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَيۡنَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ
اور یہ کہ معاف کرو تم قریب تر ہی تقوی سے اور نہ بھولجاؤ بڑائی کو آپسمین بیشک اللہ جو تم کرتے دیکہنے والا

اور اگر تم معاف کرو تو تقوی اور پرہیزگاری سے قریب تر ہی اور آپسمین فضل وبزرگی بہلا ندو
اور اس عمدہ رسم کو جاری رکہو طلاق دینے سے امور خیر اور ثواب اخروی مین قصور نہو تم جو
کروگے اللہ دیکہہ رہا ہی **ف** ذکر کلمہ عفو وفضل وتقوی مین کئی اشارے ہین ۱ طلاق محل
غضب وعداوت ہی اس مقام پر عفو نہایت مستحسن ہے ۲ صاحب فضل نہجانے کی خوشی فرو
اوس غصے کو فرو کردیگی جو دلون مین ہی ۳ اقرب للتقوی فرمایا تاکہ عفو نہ کرنے والونپر الزام نہو
حالانکہ اکثر است کا عمل طلاق کی حالت مین معمولی طور پر رہا ہی اگر اس عفو کو عین تقوی فرماتا

یعفون مضارع مؤنث غائب ۱۲

توکیا رحمت تارک تقوی قرار پاجاتی اور ایسا منظور نہ تہا کے آیت ہدایت کر رہی ہی کہ عین غیظ و غضب مین بہی تقوی و عفو اور حسن اخلاق اور سخا و کرم کو فراموش نکرو دشمنون کے ساتہ بہی ہمدردی اور مراعات نچہوڑو جیسا کہ جبیر بن مطعم سے منقول ہی کہ آپنے ایک عورت کو قبل خلوت طلاق دے اور پورا مہر ادا کیا لوگون نے سبب پوچہا آپ نے فرمایا مین اولوا الفضل ہون سے کسی خاص وجہ سے حق صحبت قدیم و محبت سابقہ فراموش نکرنا چاہیے ربط خانگی معاملات اور باہمی تعلقات کی محویت مین تنبیہ اور ہوشیار رہنے کے لیے فرمایا

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

محافظت کرو نمازون پر اور نماز وسطے پر اور کہڑے ہو واسطے اللہ کے باادب

تمام نمازون سے خاص کر نماز وسطی سے بہت خبردار ہو نہ قضا ہون اور نہ بیدلی اور بدعنوانی سے ادا۔ اللہ تعالی کے حضور مین باادب کہڑے رہو **تفسیر کبیر** حافظوا سے مراد یہ ہی کہ ارکان و شرائط نماز پورے طور پر ادا کیا کرو **ف** محافظت کے تین درجے ہین **ادنی** یعنے وقت پر نماز پڑہنا اور فرائض و واجبات ترک نکرنا جیسا کہ فرمایا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ فِي خَيْرٍ وَمَاتَ فِي خَيْرٍ یعنی جسنے پنجوقتہ نماز پہ محافظت کی اچہی حالت مین جیا اور اچہی حالت مین مرا **نظم**

فرض ہی طہر جسم و جامہ و جای	نیت در و بقبلہ نام خدای	پہر قرأت رکوع سجدہ قیام
قعدۂ آخرین و فعل تمام	پہر مراتب جوب کے پہچان	حفظ ترتیب خوب با اطمینان
فاتحہ ضم سورہ جہر و خفا	التحیات و قعدۂ اولی	ہونہین لفظ سلام کا ہی ثبوت
وتر مین قبل از رکوع قنوت	ہو اقامت اذان سنت دین	تسمیہ اور ثنا اعوذ آمین
ساری تکبیرین اور تسبیحات	پہر درود و دعا و فعل صلوۃ	مستحب ور سنت و آداب
تکرین ترک طالبان ثواب		

اوسط یعنی بدن اور لباس نجاست حکمی اور حقیقی سے پاک مال حرام و لقمہ حرام سے محفوظ۔ صحبت غیر۔ تمنای ممنوع کی نجاستون سے طاہر ہوکر بوقت مستحب جماعت اولی سے مسجد مین نماز پڑہے اور تکبیر تحریمہ فوت نہو۔ معانی آیات و ذکر پر نظر۔ رحمت کی طلب۔ عذاب سے حذر۔ خطرات واہیہ سے خلو۔ خشوع۔ خضوع۔ امید و جا فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کی پوری رعایت ہو جیسا کہ فرمایا جسنے وقت پر نماز پڑہی اور اچہی طرح وضو کیا اور قیام و رکوع و سجود پورا کیا۔ خشوع و خضوع بہی دل مین تہا۔ اوسکی نماز کمال نورانیت سے چمکتی ہوئی آسمان کی طرف صعود کرتی ہے

اور آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے ہین۔ نماز کہتی ہو اللہ تعالی تیری محافظت کرے جسطرح تونے
میری محافظت کی۔ اور جسنے وقت پر نماز نہ پڑہی اور اچہا وضو نکیا خشوع وخضوع رکوع وسجود پورا
نکیا اوسکی نماز سیاہ رنگ وتاریک نکلتی ہو اور کہتی ہو تونے مجہے ضایع کیا اللہ تجہے ضایع کرے
پہر دروازے آسمان کے بند کردیے جاتے ہین اور پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نماز ہی کے منہ پر
ماری جاتی ہو (در منثور) اعلیٰ اور اسی کو احسان کہتے ہین بخاری نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احسان یہ ہو اَنْ تَعْبُدَ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ
فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اپنے رب کی بندگی اسطرح کر گویا تو اوسے دیکہہ رہا ہو اور اگر تو اوسے نہین دیکہتا تو وہ
تجہے ضرور دیکہتا ہو۔ حضور قلب۔ فنای محض۔ تصور جبروت۔ تلذذ خطاب۔ ذوق حضور
اضطرار۔ نماز مین اطمینان۔ بیخودی۔ استغراق۔ بعد فراغت دعا وشکر مین اشتغال یہ حافظوا
صیغۂ امر ہو حالت اونی واجب اور باقی خاصان خدا کے ذوق وشوق سے متعلق ہو صلوات
جمع صلوۃ مراد نماز پنجگانہ صلوۃ وسطی مین صاحب تفسیر کبیر نے چند مذہب نقل کیے ہین
۱ پانچون نمازین وسطے ہین اسلیے کہ عبادات وحسنات کا درجہ متوسط نماز ہے اسلیے حدیث مین
آیا ہو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرُ مَوْضُوْعٍ عبادات معینہ اور احکام مشروعہ مین نماز سب سے بہتر ہو
۲ فجر کی نماز وسطی ہو اور یہ قول علی وعمر وابن عباس وجابر و ابو امامہ وطاؤس وعطا وعکرمہ و
مجاہد وشافعی سے منقول ہو ۳ وسطی ظہر کی نماز ہے یہ قول زید وعمر و ابو سعید خدری واسامہ
بن زید و ابو حنیفہ کا ہو ۴ وسطی نماز عصر ہے۔ علی وابن مسعود وابن عباس ابو ہریرہ ونخعی
وقتادہ وضحاک و ابو حنیفہ سے یہی منقول ہے اور زیادہ تر اسی پر اعتماد کیا گیا ہو ۵ وسطی
مغرب کی نماز ہے یہ ابو عبید سلمانی وقبیصہ وغیرہ سے مروی ہو ۶ وسطی عشا کی نماز ہو الحاصل نماز
وسطی کے تعین مین ویسا ہی اختلاف ہو جیسا شب قدر اور ساعت جمعہ مین پس صلوۃ وسطے
مجمل ہے آثار واحادیث مین مختلف تفسیرین اسکی مروی ہین اور فائدہ یہ ہو کہ ۱ ہر صورت مین
ثواب عطا ہوگا ۲ غافل جان بوجہ کر چہوڑنے والا قرار نہ پائیگا ۳ طالبون کو ہر وقت کی نماز کے
محافظت پر توجہ ہوگا اور یہ فائدہ کلمہ وسطی سے بہی حاصل ہو اسلیے کہ جب تک دہر اودہر کی
نمازین پڑہی نہ جائین کوئی وسطی نہوگی۔ در منثور آپنے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی ارشاد کرتا ہے
کہ مین نے اس امت پر پانچ وقت کی نماز فرض کے اور عہد کر لیا کہ جسنے انکی محافظت کی اوسے
جنت مین پہنچاؤنگا اور جسنے محافظت نکی اوسکیلیے کوئی عہد نہین اور آپنے فرمایا حضر تو ادا الصلوۃ

فَلَا دِيْنَ لَهٗ جسنے نماز چھوڑ دی اوسکا دین ہی نہین ہے اور قرآن مین وارد ہوا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ٥ خرابی اور دوزخ کا عذاب اون نمازیون کے لیے ہی جو
نمازون مین سہو اور غفلت اور فراموشکاری کرتے ہین قَانِتِيْن قنوت کرنے والے قنوت دعا
وذکر خشوع وخضوع جیساکہ فرمایا مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ جسنے رات کو
سو آیتین پڑہین قنوت کرنے والون مین لکھہ لیا گیا احمدی کہا بعض نے قنوت دعاے مشہور۔ اور
صلوۃ وسطی نماز فجر ہے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ نماز فجر مین قنوت ہی لیکن نہ حنفیہ اسکے قایل ہین نہ یہ
استدلال کچہ قوی ہوا سلیے کہ ۱ یہ تعین کہ نماز فجر وسطی ہو مشکل ۲ پہر یہ تعین کہ قنوت سے دعاے مشہور
مراد ہو دشوار۔ اس حالت مین ثبوت غیر ممکن حاصل کلام یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی کے حضور مین
بکمال ادب و فروتنی دست بستہ کہڑے ہوا کرو یہ نہین کہ شاہنشاہ مطلق کا دربار اور دل مین
دنیاوی تمنائین خیالات اغیار۔ اپنی ناچیز اور بے بنیاد ہستی اور دعوی خداپرستی نظامی

مرا شرم می آید از خویشتن　　　　که گویم توئے باز گویم که من

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ
پہر اگر ڈر دتم تو پیادہ یا سوار (پڑہو) پہر جب بے خوف ہو تو یاد کرو اللہ کو جیسا سکہایا تمہین جو تم

تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ٥
تہے تم جانتے

خوف کی حالت مین جسطرح ہو سکے نماز پڑہو پیادہ ہو یا سوار اور جب
مطمئن ہو جاؤ تو جسطرح اللہ نے بتایا ہی اوسکا ذکر کرو یعنی نماز کی
حفاظت اسدرجہ ہونا چاہیے کہ خوف مین بہی ترک نہو اگرچہ بعض ارکان مین نقصان بہی جائے
مگر امن مین ارکان مخصوصہ اور طریق مسنونہ کے پابندی لازم ہی قیاس مریض اور وہ جسکے
پاس بقدر ستر عورت پاک کپڑا نہو۔ یا جو درندے کے خوف سے قبلہ رو نہو سکے۔ یا جیسے اور کوئی
عذر شرعی ہو بعض ارکان کے ترک کرنے مین ماخوذ نہونگے۔ مگر حنفیہ کے نزدیک چلنا پہرنا نماز کو
فاسد کرتا ہی اور شافعیہ کے نزدیک بضرورت جائز ہی اور آیت گواہ۔ اور جواب اسکا ۱ یہ کہ
آیت کو حرکت وسکون پر دلالت نہین اسلیے کہ رجال کے معنی پیادہ اور رکبان کے معنی سوار لیکن
متحرک سے اسکو تعلق نہین ۲ حالت خوف وحالت عذر کا قیاس دوسرے نمازون پر جائز نہین
ف بحالت سواری نماز پڑہنا نماز خوف کے ساتہ جبکہ دشمن کا مقابلہ ہو خاص ہے ورنہ فرض
نماز سواری پر جائز نہین جیساکہ مسلم مین ہی کہ ابن عمر نے کہا لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ آنحضرت
سواری پر فرض نماز کبہی نہ پڑہتے تہے اور ہدایہ مین بہی یہی ہی لطیفہ اگر کلمہ تعقیب کے لیے

سمجھا جاوے تو یہ بھی معنی ہوسکتے ہین کہ بعد نماز اگر کسی قسم کا خوف یا ضرورت ہے تو پیدل یا سوار چلتے پھرتے دنیا کے کامون مین اللہ اللہ دل سے کہا کرو غافل نہو اور اگر مطمئن ہو توجسطرح آداب ذکر وحضور قلب کی تعلیم ہوئی ہے جو عقل نجان سکتی تھی اوسیطرح مشغول ہو

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى
اور جو مرین تمسے اور چھوڑین بیبیان وصیت کردین اپنی بیبیون کے لیے خرچ ایک

الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ
سال کا بدون نکالدیے گے

مرنے والی اپنی عورتون کے لیے وصیت کرجائین ایک برس کے مصارف اور یہ کہ وہ گھر سے نکال ندی جائین فاوہ لا یہ وصیت واجب کی گئی تھی پھر میراث کی آیت اوتری اور حکم ادای مصارف یکسالہ منسوخ ہوگیا مگر حکم سکنی لیعنے گھر مین رکھنا بحال باقی ہی البتہ عدت کی آیت سے مدت اوسکی کم ہوگئی اور کلمہ غیر اخراج سے سمجھا گیا کہ عورتون پر عدت واجب نہوئی تھی صرف بدستور قوم خانہ نشین رہتی تھین اسلیئے فرمایا کہ تم خود نہ نکالو وہ چاہین تو چلے جائین پھر طریق عدت تعلیم فرمایا اور نکالنا اور نکلنا دونون حرام ہوگئے

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
پھر اگر خود نکلین تو نہین گناہ تمپر جو کچھ کرین عورتین اپنے حق مین شرع کے موافق اور اللہ غالب حکمت والا ہی

پھر عورتین اگر خود نکلجائین تو تمپر ای حکام یا ای اولیا کچھ الزام نہین ہی وہ جو چاہین کرین لیعنی سوگ چھوڑدین یا نکاح کرلین یا کسی اور جگہ رہین مگر خلاف معروف وشرع نہو۔ یہ آیت بھی منسوخ ہی عدت کی آیت سے جسمین چار مہینے دس دن یا وضع حمل کا ذکر ہے پس اب کسی عورت کو جائز نہین کہ ایام عدت مین اپنے شوہر کے گھر سے نکلے یا سوگ ترک کرے یا نکاح کرے ف من معروف کی قید سے مفہوم ہوتا ہی کہ اگر عورت خلاف شرع کوئی کام کرے تو اولیا سے باز پرس ہوگی مگر قرآن اس تقریر سے ساکت ہی اسلیے کہ مفہوم مخالف حجت نہین پس یہ گناہ اختیار ورضای اولیا پر موقوف ہوگا

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اور واسطے طلاق والیونکے مصارف ہین بحسب دستور لازم ہی پرہیزگارون پر ایسا ہی بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
نشانیان اپنی تاکہ تم سمجھو

طلاق والیون کے لیے مصارف بطور معروف لازم ہین اللہ تعالی یونہین تمہارے سمجھانے کے لیے اپنے احکام بیان فرماتا ہی لیعنے جس عورت کو طلاق دیجاوی اوسکا نفقہ وسکنی مرد کے ذمے ہی یہ آیہ اگر مطلقہ رجعی ہی تو بالاتفاق نفقہ اوسکی مرد کے ذمے ہی اگر مطلقہ بائنہ یا مغلظہ ہی اسمین شافعیہ کے نزدیک نفقہ وسکنی نہین ہی دلیل

حنفیہ کی یہی آیت ہی جسمین ہر قسم کی طلاق داخل ہی اور جو حدیث پیش کیجاتی ہی اوسمین بہت کچھ گفتگو ہی وہ کسی حال مین نص قرآنی کے ناسخ و مخصص نہین ہو سکتے ۲ حاملہ اسکے لیے باتفاق نفقہ و سکنی ہی ۳ بیوہ جسکا شوہر مرگیا ہو اوسکے لیے نفقہ نہین سکنی ہی ربط معاملات کی غفلت سے دفعۃً ہوشیار کردیئے اور جھگڑو نکی کا ہش دفع کرنے کے لیے ایک تعجب انگیز قصے کی طرف اشارہ فرمایا

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ

کیا تو نے نہین دیکھا طرف انکی جو نکلے گھرون سے اپنے اور وہ ہزارون تھے بخوف موت پس کہا

لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اونسے اللہ نے مرجاؤ تم پھر زندہ کیا اونہین بیشک اللہ فضل والا ہی آدمیون پر لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

آدمی نہین شکر کرتے

کیا آپنے اونہین دیکھا جو ہزارہا تھے اور موت کے خوف سے اپنے گھرون سے نکلے تو اللہ نے اونسے کہا کہ مرجاؤ پھر اونہین جلا دیا اللہ تو آدمیون پر فضل والا ہی مگر بہت آدمی شکر گذاری نہین کرتے **ابن کثیر** عطا نے کہا یہ صرف مثل ہی عاصم نے کہا یہ لوگ وردان کے رہنے والے تھے جو اوسط سے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہی ابن عباس نے کہا چار ہزار تھے ان کے ملک مین طاعون کے بیماری پہیلی تو شہر سے نکلے اور کہنے لگے وہان چلنا چاہیے جہان موت نہو ایک مقام تک گئے تھے کہ اللہ نے دو فرشتے بھیجے ایک بلندی سے دوسرے نے پستی سے پکار کر کہا موتوا تم سب مرجاؤ یہ کہنا تھا کہ سب کے سب مرگئے اور جب تک اللہ نے چاہا مردہ پڑے رہی پھر حضرت حزقیل پیغمبر ادہر سے نکلے اور اللہ سے دعا کی ارشاد ہوا کہو اے پرانی ہڈیو اللہ تعالی تمہین حکم کرتا ہی کہ گوشت اور پٹھے اور چمڑا پہین لو یہ کہنا تھا کہ قدرت کا تماشا پیش نظر ہوگیا اور گوشت پوست جمع ہونے لگا پھر کہا اے روحو اللہ کا حکم ہی کہ اپنے اپنے بدنون مین چلے جاؤ پھر وہ سب زندہ ہوکر کھڑے ہوگئے اور آنکھون سے دیکھتے تھے کہ اللہ نے اونہین زندہ کیا اور کہہ رہے تھے سُبْحَانَكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ **معالم** بنی اسرائیل کے بادشاہ نے جہاد کا حکم دیا تہا جب لشکر جمع ہوا لوگ عذر کرنے لگے کہ جہان آپ لیے جاتے ہین وہان وبا ہے جب تک وبا موقوف نہو ہم نجائینگے پھر اللہ نے اونپر مری بھیجی لوگ بھاگے بادشاہ نے کہا اے پروردگار یعقوب و موسی کے تو اپنے بندو نکی نافرمانبرداری دیکھ رہا ہے انہین کوئی ایسی نشانی دکہا کہ بھاگ نسکین دفعۃً حکم ہوا کہ مرگئے **مسئلہ** جہان وبا ہو وہان سے بخوف موت نکلنا منع ہوا اور دوسرے مقام سے وہان کجانا جائز اسلیے کہ صحیح ہین ہی کہ جس شہر مین یہ بیماری سنو

ف ز بہان نتیجہ فعل کے ہے اور استفہام بوجہ دخول نفی کے نتیجہ ایجاب کا ہوگیا یعنی ضرور آپ جانتے ہین ۱۲ ف دم اور جملہ حال ہی فاعل خرجوا سے ۱۲

اوسمین نجاؤ اور اگر تم وہان ہو تو نہ نکلو اور حضرت عمرؓ نے اسی حدیث سے سفر شام مین وبا کی خبر سنکر مراجعت
فرمائی ربط جب یہ بتادیا کہ موت وزیست ہمارے ہی قبضۂ قدرت مین ہی تو مال وجان خدا کرنیکی ترغیب دلائی

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ
اور لڑو راہ مین اللہ کے اور جان لو بیشک اللہ سنتا جانتا ہی کون ایسا ہی کہ قرض دے اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۠ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ؏
قرض نیک تو بڑھا دے اوسے واسطے اوسکے بڑھانا بہت اور اللہ تنگ کرتا ہی اور کشادہ کرتا ہی اور اوسکی طرف پھروگے

اللہ کے دشمنوں سے لڑو اور یقین کرلو کہ اللہ تمہاری دعا سنتا اور تمہاری حالت جانتا ہی وہ کون ہی
کہ اللہ کو قرض دے کہ اللہ تعالیٰ اوسے کئی حصے زیادہ بڑھا دے اور اللہ ہی بندوں کی روزی
تنگ کرتا ہی اور کشادہ کرتا ہی **قرض** قطع کرنا اور **قرض حسنہ** سے خدا کی راہ مین خرچ کرنا
اور نفقہ اہل وعیال وجملہ مصارف خیر اور یہان وہ مصارف مراد مین جو جہاد مین کیے جائین
ضعف دوچند **اضعاف** جمع یعنے جو مال اللہ کی راہ مین خرچ ہوتا ہی وہ کئی حصے زیادہ
ہوجاتا ہی اور دوسری آیت مین تصریح کردی کہ سات سو حصے یا اوس سے بھی زیادہ ابن کثیر
ابن مسعود سے مروی ہی کہ جب یہ آیت اوتری ابو وحداح نے کہا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ ہمسے
قرض مانگتا ہی فرمایا ہان ابو وحداح بولے اپنا دست مبارک بڑھایئے حضور نے ہاتھ بڑھایا ابو وحداح
نے کہا مین نے اپنا باغ جسمین چھ سو درخت خرمے کے ہین اللہ کو قرض دیا اوسی باغ مین اونکی
اہل وعیال رہتے تھے آپ نے باغ کے دروازے سے آواز دی یا ام وحداح وہ بولین لبیک
ابو وحداح نے کہا نکلو مین اسے اپنے پروردگار کو قرض دیچکا **حبابک** ابوہریرہ سے مروی ہی
کہ دو فرشتے ہر صبح کو آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہی اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا اے اللہ
خرچ کرنے والے کو عوض یعنے برکت عطا کر دوسرا کہتا ہی اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا اے اللہ
بخیل کا مال ضایع کردے **منظہری** یقبض سے مراد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے بندون کے صدقات
لے لیتا ہی اور یبسط سے بڑھانا مراد ہے جیسا کہ ترمذی مین وارد ہوا کہ صدقہ پہلے رحمٰن کے دست قدرت
مین جاتا ہی اور بحسب نیت وحسن قبول بڑھتا ہی پھر فقیر کو ملتا ہی اور رجوع سے مرنے کے بعد
جینا اور قیامت مین حاضر ہونا مراد ہی **ف** جب اللہ ہی رزق تنگ وکشادہ محتاج ومالدار کرتا ہی
تو بخل کا کیا فائدہ اور ایسے ثواب عظیم اور دولت کبریٰ کی محرومی سے حاصل اور جب اوسکے
حضور مین جانا ہی تو کیون نہ کچھ زاد راہ مہیا کرلین کہ کام آئے اس آیت شریف مین جان ومال

قود اگرنے کی ایسی ترغیب دلائی ہی کہ اگر عمر خضر و ملک سکندر بھی ہاتہ لگے تو نثار کر دینا چاہیے
اے محتاج ذلیل ـ خاکی نژاد تو اور وہ شاہنشاہ کون و مکان قرض مانگے **شعر**

ای یار اگر جان طلبی جان تو بخشم ــــ ور جان چہ عزیزست باو کان تو بخشم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا
کیا نہین دیکہا تونے جماعت بنی اسرائیل کو بعد موسیٰ کے جب کہا اپنے پیغمبر سے معین کرو ہمکو ایک

مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ
بادشاہ لڑین ہم راہ مین اللہ کے کہا ایسا نہو اگر فرض کیجاے تمپر لڑائی نہ لڑو

قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ
بولے اور کیا ہو واسطے ہمارے یہ کہ نہ لڑین ہم راہ میں اللہ کے اور بالتحقیق نکالے گئے ہم گہرون سے اپنے اور لڑکون سے اپنے پہر جب

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝
فرض کردیگئی اونپر لڑائی پہر گئے مگر تہوڑے اونمین سے اور اللہ جانتا ہو ظالمون کو

آپ نے بنی اسرائیل کے اوس گروہ کو نہ دیکہا جو موسیٰ کے بعد تہا اور اپنے پیغمبر سے کہنے لگے کہ کوئی بادشاہ معین کر دیجیے جسکے ساتہ جہاد کرین پیغمبر نے کہا ایسا نہو کہ تمپر جہاد فرض ہو تو نہ لڑو بولے ہمین کیا ہو گیا ہو کہ گہر سے نکالے گئے بال بچون سے چہڑائے گئے پہر بہی لڑائی سے جی چرائین یعنی ایسی حالت مین ہم تو ضرور ہی لڑینگے پہر جب لڑائی اونپر فرض کردیگئی منہ پہیرا اور عذر کیا اللہ تو ظالمون سے خوب واقف ہی **عرائس** حضرت موسیٰ کے بعد ایک مدت تک بنی اسرائیل اچہی حالت پر رہے اللہ تعالیٰ نے وہ برکت عطا کی کہ بعض پتہر پر مٹی جمع کر دیتے اور اوسمین بیج ڈالدیتے اسقدر غلہ پیدا ہوجاتا کہ سال بہر کہاتے پہر بدکاریان اور خرابیان بڑہنے لگین اور اللہ کے عہد توڑ ڈالے قوم عمالقہ مسلط کردیے گئے جسکا بادشاہ جالوت تہا بنی اسرائیل پر حملہ آور ہوا اور سیکڑون رئیس شریف ـ شاہزادے پکڑے گیا اونپر جزیہ و خراج مقرر کرکے ذلت و توہین کی حالت مین چہوڑ گیا بعد مدت دراز رحمت الٰہی اپنے بندون کی طرف متوجہ ہوئی حضرت اشمویل کو پیغمبر کیا بنی اسرائیل نے عرض کی کہ اے نبی اللہ آپ کسیکو ہمارا بادشاہ بنا دین جسکے ساتہ ہم اپنے دشمنون سے لڑین پیغمبر نے سمجہایا کہ دیکہو ابہی تک جہاد فرض نہین ہوا ہی ایسا نہو کہ حکم آجائے اور تم سستی کرو تو عذاب مین گرفتار ہو ـ لوگ کہنے لگے ہمارے بال بچے گرفتار شریف ذلیل فقیر و خوار ہو گئی عزت خاک مین ملی ہم ایسی حالت مین کیونکر روگردانی کرسکتے ہین ـ اللہ تعالیٰ نے اونپر جہاد فرض

وقف لازم

ملا من ... متعلق ... نقاتل ... ۱۲ ... کا لفظی ترجمہ ... ۱۲ ... ۱۲ ... ۱۲ ... ۱۲

کر دیا اور طالوت جو دباغی کرتے تھے اور طویل القامت خوش جسیم اولاد حضرت ابراہیم سے تھے
اونسے حضرت اشمویل نے کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ مین تمہین بنی اسرائیل کا بادشاہ بنادون

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ
اور کہا اونسے نبی نے اونکے بیشک اللہ نے معین کیا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ بولے کیونکر ہو گی اوسے

الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ
سلطنت ہمپر اور ہم مستحق زیادہ ہین سلطنت کے اوس سے اور وہ نہین دیا گیا کشادگی مال کے کہا

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ
بیشک اللہ نے پسند کیا اوسے تمپر اور زیادہ کیا اوسے کشادگی مین علم اور جسم کے اور اللہ دیتا ہی ملک اپنا

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
جسے چاہے اور اللہ گنجایش والا دانا ہی

بنی اسرائیل سے اون کے پیغمبر نے فرمایا اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ کیا بولے اوسے ہمپر بادشاہی کیونکر ہوگی ہم تو اوس سے زیادہ مستحق بادشاہی کے ہین۔ امیر۔ رئیس۔ شریف۔ دولتمند لوگون کے ہوتے ہوسے ایک محتاج۔ کم مایہ دباغ کو بادشاہی ملے یہ بہی کوئی بات ہی اوسے تو دولت و مال بہی نہین ملا ہی پیغمبر نے فرمایا اللہ نے اوسے برگزیدہ و منتخب فرمالیا اور علم و جسم مین افزونی عطا کی اور اللہ مالک ہی جسے چاہے اپنا ملک بخشے وہ وسعت والا ہر امر کے حسن و قبح سے خبردار ہی علم سے علم شرایع و احکام و علم سیاست و انتظام مراد ہی تا کہ امور سلطنت فصل مقدمات ہر قسم کی تدبیر اچھی طرح انجام پا سکے جسم سے قوت و صحت سلامت اعضا۔ سلامت حواس۔ ہیبت و وقار مراد ہے تاکہ نگرانی کے مشقت کا متحمل دفع دشمن پر قادر نظر و نہین صاحب تمکنت و جلال ہو ف ملے جہان فسق و فجور بڑہ جاتا ہی کم مایہ معزز اور عزت والے حقیر بنا دیے جاتے ہین ع اہل دعوی و اہل رعونت ہمیشہ ناکام رہتے ہین ع خلافت کے لیے دولت ہی شرط نہین بلکہ علمی لیاقت اور جسمی قوت کافی ہی چنانچہ خلفای راشدین باوجود فقر کیسے عالم و مجتہد مدبر ہوشیار اللہ کے کام مین قوی الشان مستعد ہوے ہین ع اللہ جسے چاہی سرفراز فرمائی نہ اوسپر کسیکا حق نہ وہان استحقاق کی ہستی ہی مظہری طالوت نہایت حسین و جمیل تہا اور جو کتب سیر مین ہی کہ طالوت نے بڑے بڑے ظلم کیے علما کو قتل کیا قرآن کی اس مدح و ثنا سے غلط معلوم ہوتا ہی کہان قرآن پاک کی توصیف اور اسرائیلات کی روایت ضعیف

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ
اور کہا اونسے پیغمبر نے اونکے بیشک نشانی اوسکے ملک کی یہ ہی کہ آئے تمہارے پاس صندوق اوسمین سکینہ ہی تمہارے پروردگار کی طرف سے اور باقیماندہ

پیغمبر نے جواب دیا کہ طالوت کے بادشاہی کی علامت یہ ہے
کہ وہ تابوت جس میں پروردگار عالم کی طرف سے

> مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ
> جو چھوڑا اولاد موسی اور اولاد ہارون نے

تسکین اور اطمینان ہے اور جو تبرکات موسی اور ہارون نے چھوڑے ہیں اوسمین موجود ہیں
تمہارے پاس نے آئیگا تابوت کا قصہ عرائس التیجان میں اسطرح ہے کہ جب آدم
علیہ السلام زمین پر آئے اون کے ساتھ ایک تابوت جنت سے آیا تھا جسمین تمام پیغمبروں اور
اون کی اولاد اور اون کے تصویرین تہین اور جتنے پیغمبر ہونے والے تھے اوتنے ہی گہر اوسمین
تھے پچھلا گہر ہمارے حضور کا یاقوت سرخ سے تہا گویا آپ کہڑے نماز پڑہ رہے ہین اور داہنی
طرف ابوبکر صدیق ہین جنکی پیشانی پر لکھا ہے هٰذَا اَوَّلُ مَنْ يَّتَّبِعُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اور بائین طرف
حضرت عمر فاروق اون کی پیشانی پر مرقوم تھا لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ پیچھے عثمان
ذوالنورین اون کی پیشانی پر منقوش تہا بَارٌّ مِّنَ الْبَرِيَّةِ اور سامنے علی شیر خدا ننگی تلوار
کاندہے پر دہرے ہوے پیشانی پر مسطور تہا هٰذَا اَخُوْهُ وَابْنُ عَمِّهِ الْمُؤَيَّدُ بِالنَّصْرِ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ اور گرداگرد آپ کے اقارب اور خلفا اور اولیا تھے۔ یہ تابوت تین سو ہاتہ لانبا اور
دو ہاتہ چوڑا شمشاد کی لکڑیکا تہا اوسپر سنہرا پانی پہرا ہوا حضرت آدم سے حضرت اسمعیل تک نسلاً
بعد نسلٍ چلا آیا اسمعیل سے اونکی بیٹے قیدار کو ملا آل اسحق نے چاہا کہ قیدار سے لیں مگر قیدار
راضی نہوے ایک دن قیدار تابوت کہولتے تھے اور وہ نہ کہلتا تہا کہ غیب سے آواز آئی اے
قیدار ٹھہر تو اسے کہول نسکیگا یہ نبی کی وصیت ہے نبی ہی اسے کہول سکتا ہے تو یعقوب کے
پاس اسے پونہچادے قیدار پیٹھ پر لاد کر یعقوب کے پاس لے چلے حضرت یعقوب کو تابوت کی
آمد معلوم ہوئی مع اہل و عیال استقبال فرمایا بعد ملاقات قیدار سے کہا تم محزون و غمناک کیون
ہو قیدار نے کہا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ضعیف و زار کر دیا یعقوب نے کہا وہ نور آل
اسحق کی عورتون مین ہے کہا نہیں بلک عامریہ جرہمی مین یعقوب نے مبارکباد دی اور کہا اے
قیدار صبح کو عامریہ کے لڑکا پیدا ہوا قیدار نے کہا اے چچا تمہین کیونکر معلوم ہوا آپ شام مین
ہین اور عامریہ حرم مین حضرت یعقوب نے فرمایا مین نے دیکہا کہ آسمان کے دروازے کہل گئے
اور ایک نور مثل آسمان و زمین کے درمیان چاند کی طرح چمک رہا ہے اور فرشتے آسمان سے
برکات اور رحمت لیکر اوترتے ہین مجھے معلوم ہوا کہ یہ تعظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وجہ سے ہے قیدار جب آئے تو اپنے اس مبارک لڑکے کا نام حمل رکہا **الغرض** وہ تابوت

حضرت موسیٰ کو ملا آپنے توریت شریف کے ٹکڑے اور اپنا عصا اور کچھ مَن اور حضرت ہارون کا
عمامہ اس قسم کے تبرکات اوس میں رکھے اسکو بقیہ فرمایا سکینہ یعنے تسکین ابن کثیر و درمنثور و عرایس
التبیان اور دوسری تفسیروں میں ہے کہ سکینہ ایک ہوا ہے اوسکے دو سر اور آدمی کا سا منہ مجاہد نے
کہا بلی کا سا سر اور دم تھی اور دو بازو تھے کہا محمد بن اسحق نے جب بلی کی سی آواز نکلتی تو یقین
ہو جاتا کہ اب دشمن پر فتح ہو جائیگی - کہا ابن عباس نے کہ طلائی بہشتی کا طشت تھا جسمین
پیغمبروں کے دل دہوئے جاتے تھے - کہا بکار نے وہ روح اللہ تھا جب بنی اسرائیل کسی امر میں
جھگڑا کرتے وہ فیصلہ کر دیتا کہا ابن عباس نے کہ بلی کی صورت تھی اور اوسمیں دو آنکھیں نہایت
چمکدار جب سپاہ دشمن کا سامنا ہوتا اپنے ہاتھ نکالتا اور اونہیں دیکھتا رعب سے دشمن شکست
پاتے **الحاصل** یہ تابوت مع سکینہ حضرت شمویل پیغمبر کو ملا جب بنی اسرائیل کی خرابیاں
بڑہ گئیں تو جالوت عمالقی انپر غالب ہو گیا اور تابوت لیگیا اور بنی اسرائیل کا کام خراب ہو گیا
وہ تابوت طالوت کی بادشاہت میں بنی اسرائیل کو دوبارہ عطا ہوا جیسا کہ فرمایا

تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اوٹہائے ہونگے اوسکو فرشتے بیشک اسمین نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے

ع ۳۲ / ۱۶

عرایس عمالقہ نے وہ تابوت اپنی بتخانے میں بڑے بت کے تلے رکھا صبح کو دیکھا تو بت
تلے اور تابوت اوپر پہر اوسیطرح رکھدیا دوسرے دن بت ہاتہ پاؤں کٹا ہوا تابوت کے تلے
پڑا اٹہا اور دوسرے بت بہی شکستہ تہے تب اوسی شہر کے ایک گوشے میں ڈالدیا شہر والونکی
گردنوں میں درد اوٹہا اور مرنے لگے پہر ایک اور گانوں میں پہینکدیا وہاں یہ بلا آئی جو
رات کو تندرست سوتا صبح کو مردہ ملتا چوہے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالتے پہر ایک جنگل کے
کسی گہورے میں توپ دیا جو وہاں پیشاب کرتا اوسکے زخم پڑجاتے اور قولنج ہوجاتا اور
طرح طرح کی بلائیں اون کے جانوروں میں پیش آئیں اسیطرح بیس برس گزر گئے کوئی
اوسکے پاس نجاتا ایک عورت بنی اسرائیل کی وہاں تہی اوسنے کہا جب تک یہ تابوت رہیگا
تمہیں امن نہیں ہے پہر اوسے ایک چھکڑے پر رکہا اور بیل لگا کر ہنکا دی اللہ تعالیٰ نے
چار فرشتے معین فرمائے جو اوس چھکڑے کو بنی اسرائیل کے ملک میں لیگئے بنی اسرائیل اس نعمت کو
دیکھکر بہت خوش ہوئے اور تکبیر و حمد کے کہا ابن عباس نے کہ تابوت اور عصای موسوی بحیرہ طبریہ
میں ہے قیامت میں نکلیگا **ف** اس قصے سے تبرکات اولیاء اللہ کے اصل نکل سکتی ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ ۙ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ

پھر جب جدا ہوا طالوت ساتھ لشکر (شہر سے) بولا بیشک اللہ آزمانیوالا ہے تمہارا ایک نہر سے پس جو پیا

مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۖ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ

اوس سے پس نہیں ہے مجھ سے ساتھیو اور جو نہ کھاوے اوسے پس وہ میرا ساتھی ہے مگر جسنے بھر لیا چلو ہاتھ سے اپنے

جب طالوت بنی اسرائیل کو لیکر جہاد کے لیے شہر سے باہر نکلا اور ہمراہیون نے بوجہ گرمی کے پانی کی درخواست

فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ

پھر پیا اوس سے مگر تھوڑون نے اونمیں سے

کی طالوت نے پیغمبر کے اشارے سے کہا کہ اللہ تعالی تمہارا امتحان لیگا یعنے نہر جو تمہین ملے گی اوسکا پانی صرف چلو سے پیو اور جسنے منہ لگاکر پانی پیا وہ ہمارے ساتھیون سے نہین ہے پھر تھوڑے آدمی اس امتحان مین پورے نکلے باقی لوگون نے پانی پی لیا ع الیس یہ لشکر اسی ہزار جوان کا تھا مظہری نہر فلسطین کے تھی۔ اور قتادہ نے کہا کہ اردن اور فلسطین کے بیچ مین یہ نہر تھی خ ف چلو قلیل کے تعداد مین خلاف ہے بخاری نے کہا کہ یہ لوگ اصحاب بدر کے برابر تھے۔ اور بعضون نے چار ہزار کے تعداد بھی بیان کی ہے

فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ

پھر جب پار ہوا نہر سے وہ اور جو ایمان والے تھے ساتھ اوسکے بولے نہین طاقت ہمین آج بمقابلہ جالوت کے

وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ

اور اوسکے لشکر کے کہا اونہون نے کہ یقین کرتے تھے کہ وہ ملینگے اللہ سے اکثر جماعت قلیل غالب ہوگئی ہے

جب لشکر نہر سے پار ہوا اور جنہون نے پانی پی لیا تھا وہ رہگئے تو کہنے لگے

فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

جماعت کثیر پر حکم سے اللہ کے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے

کہ ہم جالوت کے لشکر سے کہاں لڑ سکتے ہین جنہین قیامت میں اللہ کو منہ دکھانیکا یقین تھا اور امتحان مین پورے تھے کہنے لگے یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ تھوڑی فوج بہتون پر غالب ہوجاے اور اللہ تعالے صبر و ثابت قدمی کرنیوالون کے ساتھ ہے ع الیس جنہون نے پانی پی لیا تھا اونکے ہونٹھ سیاہ ہوگئے اور پیاس نہ بجھی

وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا

اور جب مقابل ہوے جالوت اور اوسکے لشکر کے بولے اے رب ہمارے ڈال ہمپر صبر اور ثابت رکھ پاؤن ہمارے

جب جالوت اور اوسکے لشکر کا مقابلہ ہوا تو مجاہدین نے دعا کی کہ اے رب صبر و ثابت قدمی ہمین عطا کر

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

اور مدد کر ہماری اوپر قوم کافر کے

اورکافرون پر ہمین غلبہ عطا کر مظہری یہ سنت انبیا ہی کہ جب کوئی امر مشکل پیش آئے اللہ سے دعا اور استمداد کرین

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۛ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
پیر ہرگا دیا اونہین حکم سے اللہ کے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور دیا داؤد کو اللہ نے ملک اور حکمت

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ
اور سکہایا اوسے جو چاہا اللہ نے

یعنے مجاہدین نے کفار کو شکست فاش دی اور حضرت داؤد پیغمبر نے جالوت کو مار ڈالا اور طالوت کے بعد اللہ نے داؤد کو سلطنت اور نبوت عطا فرمائی اور جو جو صنعتین اور علم چاہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو تعلیم فرمائے۔ مما یشاء مین تمام وہ چیزین داخل ہین جو حضرت داؤد پیغمبر کو سکہائی گئے تہین منجملہ اونکے زرہ بنانا اور لوہے کو نرم کر دینا بہی تہا۔ اور ممکن ہے کہ خوش الحانی بہی مراد ہو عرائس حضرت داؤد ایشا کے بیٹے تہے اپنے بہائیون مین کوتاہ قد۔ کمر وتہی بکریان چرایا کرتے جب طالوت نے فوج کشی کے انہین راہ مین ایک پتہر ملا اور بولا اے داؤد مجہے اوٹہالو مین حضرت ہارون کا پتہر ہون مجہسے بہت بادشاہ قتل کیے گئے ہین داؤد نے اوسے تہیلی مین ڈال لیا پہر دوسرا پتہر ملا اوسنے کہا مین حضرت موسیٰ کا پتہر ہون فلان فلان بادشاہ مجہسے مارے گئے اوسے بہی رکہ لیا پہر تیسرا پتہر ملا اوسنے کہا مجہے نے جالوت کی موت مجہسے ہو اللہ تعالیٰ نے آجتک تیرے ہی لیے مجہے چہپا رکہا تہا یہ تینون پتہر داؤد کے تہیلی مین تہے اور پہر جالوت میدان مین آیا اور مقابل طلب کیا اسکی قوت وہیبت سے لوگ خائف تہے طالوت نے کہا جو اسے قتل کرے گا مین اپنی لڑکی سے اوسکا بیاہ کر دونگا داؤد آمادہ جنگ ہوے طالوت نے اپنی گہوڑا اور زرہ اور ہتہیار دیے تہوڑے دور چلکر داؤد پہرے اور کہا کہ اگر اللہ میری مدد نکرے تو یہ سامان کیا کام آئیگا مین اپنی اوسی سامانی سے لڑونگا پہر داؤد اپنی تہیلی اور گوپہن لیکر میدان مین آئے جالوت نے کہا تو ان پتہرونسے مجہسے لڑنے آیا ہی جیسے کوئی کتے کو مارتا ہو داؤد نے کہا تو کتے سے بہی زیادہ شریر و خبیث ہی جالوت غضبناک ہوکر بولا ضرور ہوا کہ تیرا گوشت زمین کے درندون اور آسمان کی چڑیون کو بانٹ دون آپ نے فرمایا اللہ تیرا ہی گوشت بانٹے گا پہر پتہر نکالا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اِلٰهِ اِبْرَاهِیْمَ پہر گوپہن مین رکہا دوسرا پتہر نکالا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اِلٰهِ اِسْحٰقَ پہر گوپہن مین رکہا تیسرا پتہر نکالا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اِلٰهِ یَعْقُوْبَ اور گوپہن مین رکہا وہ تینون ایک ہو گئے پہر آپنے گوپہن گہما کر مارا یہ پتہر جالوت کے مغفر پر لگے اور اوسکا بہیجا نکل پڑا اور تیس آدمی اور بہی جہنم رسید کر دیے

اور بعض نے کہا کہ جب تم نے عدو اللہ جالوت کا کام تمام کر دیا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور تمام لشکر میں پھیل پڑا اور ہر شخص کے ایک ایک ٹکڑا لگا جیسا کہ ہمارے حضور سے بدر کے دن ہوا آپ کی ایک مٹھی مٹی پھینکی تمام لشکر کفار پر پڑے اور بھاگ نکلے الحاصل حضرت داؤد نے جالوت کا سر کاٹا اور انگی سے اوسکی انگوٹھی نکال لی اور طالوت کے سامنے لائے مؤمنین خوش خوش فتحیاب اپنے شہر کو واپس آئے اور طالوت کے لڑکی حضرت داؤد سے منسوب ہوئی اور آپکو حق سبحانہ تعالی نے طالوت کے بعد خلافت اور نبوت عطا فرمائی

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا آدمیونکو ایک کا ایک سے ہر آئینہ خراب ہو جاتی زمین لیکن اللہ فضل والا ہے تمام عالم پر

یعنی اگر حق سبحانہ تعالی ایک کے وجہ سے دوسرے کا شر دفع نکرتا تو زمین شامت اعمال و رقبح افعال سے فاسد اور مورد عذاب ہو جاتی مگر اللہ تو صاحب فضل و کرم ہے دنیا میں اوسکے رحمت اور ربوبیت عام ہے در منثور حدیث میں وارد ہوا کہ اللہ تعالی نیکوں کی برکت سے بدوں کی بلا دفع کرتا ہے ایک ایک مرد صالح کے سو سو ہمسائے مامون و محفوظ ہوتے ہیں بے نماز نمازیوں کے طفیل میں اور عاصی مطیع کے صدقے میں بچائے جاتے ہیں ع بد از آیہ نیکان بہ بخشد کریم ف اس آیت شریف میں انقلاب روزگار اور گردش لیل و نہار کے مصلحتیں بیان فرمائیں کہ اگر ہم دنیا کو ایک ہی حال پر رکھتے تو زمین فاسد ہو جاتی فاسق فاجر ظالم کی سرکوبی نہو تو کھلا کھلا فساد ہے مگر اہل صلاح بھی اگر ایک حالت پر چھوڑ دیے جائیں تو خواہ غرور پیدا ہو یا اعمال قبیحہ کے نتائج سے بیخبری آ جائے بہرحال کچھ نہ کچھ خرابی پیدا ہو۔ یہ کمال فضل و کرم ہے کہ تاریکی شب نور آفتاب سے اور حرارت شمس برودت قمر سے فرو کرتا ہے جس گروہ نے قدم حد سے بڑھایا فوراً روک دیا گیا۔ اولاً بنی اسرائیل کی حکومت پھر اونکی سرتابی اور سعا قوم عمالقہ کا غلبہ اور پھر اون کی سرکوبی یہ اوسکے فضل و احسان ہیں

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

یہ (قصے) نشانیاں اللہ کی ہیں پڑھتے ہیں ہم اونہیں تجپر حق طور پر اور بیشک تو پیغمبروں سے ہے

یعنی اے محمد رسول اللہ یہ ہماری قدرت اور الوہیت کے دلائل اور نشانیاں ہیں جو ہمنے آپ کو سنائیں اور آپ پر نازل کیں یہ حق ہیں انمیں کوئی شک و شبہ نہیں اور کفار نابکار انکار کیا کریں آپ تو ہمارے پیغمبر اور فرستادہ ہیں جسطرح اور پیغمبر گزر گئے پھر جسطرح اونکے ساتھ مخالفت اور انکار کا برتاؤ ہوا اور آخرکار وہی غالب ہوئے آپکے لیے بھی یہ امور پیش آتا ہیں

تلک الرسل

ربط جب احکام واخبار انبیا کی اخبار بیان فرمائی اور یہ بھی کہا کہ آپ بھی اے رسول منجملہ انہین پیغمبرون کے ہین تو یہ وہم ہوسکتا تہا کہ شاید آپکی نبوت اگلے پیغمبرون کی طرح ایک وقت تک محدود ہو اور مدارج مین بھی آپ اون کے برابر ہین ہالکہ باعتبار زمان کے پیچھے ہونے کی فضیلت ہر پیغمبر کمال حد و مرتبہ یان فرمایا اور نازل ہوا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

یہ پیغمبر ہین　فضیلت دی ہمنے اونکی ایک کو　ایک پر　اون مین سے وہ ہے جس سے کلام کیا اللہ نے اور بلند کیا اوس نے کسی کو درجون

یہ پیغمبر جنکا ذکر ہین ہوا یا جنکی　وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ　اجمالاً یا مفصلاً قرآن

اور دین ہمنے عیسے بیٹے مریم کو نشانیان اور مدد کی ہمنے اوسکی روح قدس سے　نبوت کا علم آپکو

دیا گیا سب ایک مرتبے کے نہ تھے ہمنے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے بعضے ہمکلامی سے مشرف ہوئے

علی درجات سے سرفراز ہین اور عیسے کو معجزے دیئے اور روح القدس یعنی جبرئیل یا انجیل یا روح پاک سے

اونکی مدد کی **فضل** بزرگی وہ صفت جس سے دنیا مین شاد رہے کا مستحق اور آخرت میں ثواب سے

کامیاب ہو (فضل جزئی) کسی ایک امر مین کمال (فضل کلی) جملہ امور مین رسنگاری کا زیادہ ثواب مین

زیادتی (مظہری) پس ایک پیغمبر کو دوسرے پر ایک اعتبار سے فضل ہے جیسے سلیمان کو ملک مین

ایوب کو صبر مین - یوسف کو حسن مین - عیسی کو بغیر باپ کے پیدا ہونے مین موسی کو کلام مین - ابراہیم کو

خلت مین علیہم السلام اور بعض وہ ہین جنکو فضل کلی اور رفعت کاملہ حاصل ہے اور یہ مقام ہمارے

حضور کے لیے ہے (کلم اللہ) سے حضرت موسی مراد ہین فرمایا وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا **بیضاوی**

نے کہا بعض کے نزدیک حضور اقدس کلیم ہین فرمایا فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى (رَفَعَ بَعْضَهُمْ) مین ہر

پیغمبر اولی العزم داخل ہے **بیضاوی** کہا گیا ابراہیم - اور کہا گیا ادریس اور جمہور کے نزدیک

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے مخاطب ہین فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اگرچہ بعض پیغمبر کسی

کا ذکر صراحۃ ہوتا تو وہ بھی مراد ہوسکتی تہی جیسا کہ فرمایا وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا مگر رفع درجات سے صرف فضل و علو مراد

ہو تو یہ تمام تاویلین صحیح ہین اور اگر سیادت تامہ اور فضل عامہ مراد لیا جاوے اور یہی کلمہ (درجات)

سے سمجھا جاتا ہے تو سوا ہمارے حضور کے کسی اور پر یہ خطاب صادق نہین آسکتا اسلیے کہ کوئی

دلیل عقلی یا نقلی ثابت نہین ہوسکتے کہ سوای حضرت کے اور کوئی پیغمبر افضل الانبیا اور سید الرسل ہو

اور آپکی افضلیت پر اجماع امت منعقد ہے احادیث صحیحہ گواہ ہین - کما ابن عباس سے کہ

وقف لازم

چند اصحاب باتین کر رہے تھے ایک نے کہا اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا دوسرے نے کہا آدم صفی اللہ ہین تیسرے نے عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ بتایا ایک نے موسیٰ کو کلیم اللہ کہا کہ ناگاہ حضور اور سے آگئے اور فرمایا مین نے تمہاری باتین سنین اور بیشک یہ حضرات ایسے ہی ہین مگر آلا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ مگر ہم اللہ کے محبوب ہین اور یہ فخریہ نہین کہا گیا (مشکوٰۃ) فرمایا کہ اللہ سے وسیلہ طلب کیا کرو صحابہ نے عرض کی وسیلہ کیا ہے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جو ایک ہی مرد پاے گا وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ مجھے امید ہے کہ وہ مرد کامیاب تمام عالمین مین مین ہون اور آپ تمام عالم کے سردار ہین (مسلم) قیامت مین تمام پیغمبر آپ کے نشان کے تلے ہون گے۔ آپ کو سب سے پہلے شفاعت کا حکم ہوگا (مسلم) سب سے پہلے آپ ہی جنت مین داخل ہون گے (مسلم) قیامت مین بشارت عفو آپ ہی سنائینگے اور آپ ہی خطبہ پڑھینگے اور آپ اکرم اولاد آدم اور امام انبیای اکرم ہین (تجرید الاصول) آپ خاتم الانبیا ہین آپکا زمانہ تمام زمانون سے بہتر ہے (مسلم) دوسرے اپنی اپنی قوم کے پیغمبر ہوتے آپ تمام عالم کے پیغمبر ہین (بخاری) ادھر معراج مین آسمانو پر جانا تمام پیغمبرونکی امامت کرنا قرب خاص مین بار پانا رفع درجات کے لیے دلیل کافی ہے قرآن کی ایک ایک آیت آپکی فضل کی شاہد ہے مثلاً آپ ہی کی گواہی سے تمام انبیا کی برئیت اور آپ سے تبلیغ رسالت کی پرسش نہونا۔ تمام پیغمبرون سے آپکے ایمان اور مدد کا عہد لینا۔ یا یہ وعدہ کہ اللہ آپ کو راضی کریگا۔ شرح صدر۔ رفع ذکر۔ آپ کی امت کو امت وسط اور خیر امم قرار دینا۔ آپ کے دین کو تمام دینون کا ناسخ اور اونپر غالب کردینا۔ علمای کو شرکمال رتبہ محبوبیت وعبودیت وفنا ہے ارشاد کیا آپ ہماری فرمانبرداری اور ہدایت عباد مین آپ کو بالکل ہلاک کر ڈالین گے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی اطاعت اسقدر تھی کہ حق سبحانہ تعالیٰ سے روکا کہ بس کیجیے آپ کے کمال کرم کی نسبت ارشاد ہوا لَا تَبْسُطْهَا کُلَّ الْبَسْطِ اسقدر تو سخاوت کو وسعت نہ دیجیے۔ آپ کے فعل کو اپنا فعل فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ آپ کے قول کو اپنا قول فرمایا مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی آپکی عصمت کی ذمہ داری فرمائی۔ الغرض قرآن آپ کے فضائل بلکہ خصائص اور سیادت سے بھرا ہوا ہے اور اسطرح آپکی طرف خطاب ہوا جو کسی مخلوق کو نصیب نہین ہوئی پس آپکا انکار نہ صرف دین سے بیگانگی بلکہ کھلی دیوانگی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ کا بالخصوص ذکر فرمایا اونکی کھلی

فضل پر دلیل ہی تاکہ یہود کی سرکوبی ہو۔ اور ابن مریم اسلیے فرمایا کہ نصارا کی زبان نہ کہیں کہ آپ ہمارے
حضور سے حضرت عیسے کو دو تعلق ہیں اول یہ کہ آپکی رسالت کی بشارتین حضرت عیسے سے تمام و کامل
ہوگئیں اور آپنے گویا وقت بہی بیان فرما دیا کہ نبی آخر الزمان بعد میرے آئینگے اور اونکا نام احمد ہوگا
دوم یہ کہ آخر وقت حضرت عیسے اس دین کے معین و نصیر اور قاتل یہود و نصارا و دشمن صلیب و خنزیر ہونگے

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ
اور اگر چاہتا اللہ نہ جھگڑتے جو بعد پیغمبرون کے تھے بعد اوسکے کہ آگئین اونکے پاس کُھلی نشانیان لیکن
اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
مختلف ہوگئے پس اونمین سے کوئی وہ ہے کہ ایمان لایا اور اونمین کوئی وہ ہی کہ کافر ہوا اور اگر چاہتا اللہ نہ جھگڑتے مگر اللہ
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ
کرتا ہے جو چاہتا ہے

یعنی ان تمام پیغمبرون اور کھلی دلیلون کے بعد اگر اللہ تعالی توفیق دیتا تو ہرگز
اختلاف و انکار نکرتے اور سبکی سب ایکدین پر ہوجاتے مگر اللہ نے نچاہا
کہ سب مومن ہوجائین بعضی بتوفیق الہی و ہدایت غیبی ایمان لائے اور مستحق جنت و نعمت ہوئے
اور بعضی اوسکی مشیت و تقدیر سے منکر ہوگئے اور سزا وار عذاب قرار پائے اللہ تعالے جو
چاہتا ہی وہی کرتا ہی ف اس ارشاد سے دکہ پیغمبر اور معجزات و بینات کے بعد کوئی نہ بہکتا)
دو امر معلوم ہوئے اول یہ کہ بدون انبیا خداشناسی دشوار ہی دوسرے یہ کہ تعلیم انبیا ایسے موثر اور
دلائل شرعی ایسی قوی ہین کہ آدمی اوس سے روگردانی نکر سکتا مگر اللہ کے حکم اور ارادے سے
سب مجبور ہین مظہری ابوموسی اشعری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ اللہ تعالی نے اپنے مخلوق تاریکی مین پیدا کیے پہر اونپر روشنی ڈالی جسے اوس نور کے
شعاع ملی وہ راہ پر آیا اور جو وہان محروم رہا یہان بہی کچہ نہ پایا (ترمذی) یہ مسئلہ قدر (یعنے
ہر نیک و بد اللہ پیدا کرتا ہی) اہل سنت کی علامت ہی جسے ذرا لغزش ہوئی گمراہ ہوا اور یہ
مسئلہ منجملہ ایمان بالغیب ہی اسمین گفتگو اور بحث ممنوع ہی معالم کسی نے حضرت علی سے کہا
مجہے مسئلہ قدر سے مطلع فرمایئے۔ فرمایا اندہیری راہ ہی اسمین نہ جا پہر عرض کی کہا گہرا دریا ہی
اسمین نہ ڈوب پہر التماس کی فرمایا راز مخفی ہے دریے نہو اسے عقل نہ پائیگی خود ہلاک
اور محنت رایگان ہوجائیگی ابن ماجہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مین نے حضور کو فرماتے سنا
جسنے مسئلہ تقدیر مین بحث کی قیامت مین اوس سے پوچہا جائیگا اور جسنے سکوت کیا (یعنے
یقین لایا اور مباحثہ نکیا) اوس سے سوال بہی نہوگا ابن ماجہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی

آپ حضور نے فرمایا قدر کے جھٹلانے والی اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہوں انکی عیادت
مکرو اور مرین تو جنازے پر نجاؤ - اور ملیں تو سلام نکرو - ف ظاہر ہے کہ اگر تمام
چیزوں کا خالق اللہ ہو تو وہ خالق ومالک قرار پائینگی اور یہ کفر ہو - فقہ اکبر گناہ اللہ کے
حکم سے نہیں ہوتا مگر اسکے ارادہ ہوتا ہی اور نیکی اوسکے حکم سے ہوتی ہی بس صرف اس امر سے کہ خلاف وارادہ
اللہ کوئی شے نہیں گنہگار کو عذر نہیں ہوسکتا اور نیکی کرنے والا مطیع ہوجائیگا انعام پائیگا
حق سبحانہ تعالی نے تقدیر میں یہ نہیں لکہا کہ زید ایسا کرے بلکہ یہ لکہا کہ ایسا کرے گا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ
اے ایمان والو خرچ کرو اوس میں سے کہ دیا ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہ بیچ ہے

ایمان والو اوسمیں کا
فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ
اوسمیں اور نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر وہی ظالم ہیں
جو دیا مال ہمنے
اور اپنے لیے

سبیل پیچ کرو
راحت پاؤ آخرت میں اوس دن نہ خرید وفروخت ہے نہ دوستی نہ سفارش اور کافر ظالم ہیں
ف عالم زکوۃ یا صدقہ مراد ہیں ف یوم سے مراد قیامت ہی - اور بیع وخلت سے نفع رسانی
یا کارروائی مراد ہی یعنے ممکن ہی کہ کسیکے ذریعے سے کچہ کام نکلے اور کافر اسلیئے فرمایا کہ بخیل
ناشکرا اور کافر نعمت ہوتا ہی یا اسلیئے کہ اپنے جانپر ظلم کرتا یعنے اوسے دوزخ کے قابل بناتا
کافروں کا کام ہے اے ایمان والو تم بخل کرکے سزاوار دوزخ کیوں ہوتے ہو - اور حضرت
ابوبکر نے مانعین زکوۃ پر جہاد کیا اس آیت میں ترک زکوۃ اور بخل کی مذمت اور قیامت
کی بیکسی کی خبر دی ربط ابن کثیر نے کہا کہ ایکدن بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا رب العالمین
سوتا بہی ہی آپنے فرمایا اللہ سے ڈرو حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اے موسی دو شیشے ہاتہ میں لیکر
رات بہر کہڑے رہو اول شب آپ اونگہے اور گرتے گرتے سنبہل گئے - آخر شب سو کر گر پڑے اور
شیشے ٹوٹ گئے فرمایا اے موسی اگر ہم سوتے تو آسمان وزمین سنبہل سکتے پہر یہی مضمون اپنے حبیب پر نازل فرمایا

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
اللہ جو ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ اور قائم رکہنے والا نہیں لیتی اوسکو اونگہہ اور نہ نیند اوسکا ہی ہی جو آسمانوں میں ہی
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
اور جو زمین میں ہی وہ کون ہی کہ سفارش کرے اوسکے سامنے مگر اوسکے حکم سے جانتا ہی جو سامنے خلق کے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ
اور جو پیچھے اونکے ہو اور نہین گھیر سکتے وہ کچھ علم اوسکا مگر جسقدر وہ چاہے گھیر لیا ہو کرسی نے اوسکی آسمانون کو

اللہ ہو کہ اوسکے سوا کوئی پرستش کے قابل نہین ہمیشہ باقی و زندہ ہے

وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
اور زمین کو اور نہین تھکاتی ہو محافظت اونکی اور وہ برتر بزرگ ہو

تمام مخلوق کا قائم اور منتظم رکھنے والا غفلت اور نیند اوسپر نہین آسکتی تمام چیزین اوسکی مخلوق و مملوک ہین کسیکی یہ مجال وجرأت نہین کہ اوسکے حضور مین بے اذن دم مارسکے مخلوق کی موجودہ اور آیندہ حالت جانتا ہو اور مخلوق ذرہ برابر اوسکا علم نہین جان سکتے ہان جو چاہے وہی بتادے اوسکی کرسی آسمانون و زمینون کو گھیرے ہوے ہو اور وہ کبھی ان سبکی محافظت و انتظام سے تھکتا نہین اوسکی شان برتر اور عظیم ہے مخلوق کی عقل و فہم کو وہان رسائی کہان - فضائل اس آیت کی بہت ہین حدیث مین ہو کہ آیۃ الکرسی افضل آیات قرآن موجب برکات و حفظ جن و شیطان و نزول رحمت رحمن و سبب دخول جنان ہے در منثور فرمایا جسنے ہر نماز فرض کی بعد آیۃ الکرسی پڑہے دوسرے نماز تک محفوظ رہیگا اور اوسپر محافظت نہین کرتے مگر انبیا - اولیا - شہدا یعنی اسکا محافظت کرنیوالا ان حضرات کے گروہ مین ہوگا - ابن عباس نے کہا جسنے بعد ہر نماز فرض اسے پڑہا اوسے شاکرونکا دل اور اولیا کے اعمال دیے جائینگے اور جنت مین جانے سے اوسے موت کی سوا کوئی چیز نہین روکتی اوسپر مرا اور وہ بہشت مین تہا - حضرت عایشہ نے کہا کہ ایک شخص نے حضور مین شکایت کی میرے گھر مین برکت نہین ہوتی فرمایا آیۃ الکرسی نہین پڑہتا جس کہانے پر پڑہیگا برکت ہوگی - ابن مسعود نے کہا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی شے بتلائے جو مجھے نفع دے فرمایا آیۃ الکرسی پڑہ کہ تیرے اور تیرے آس پاس کے گہرونکی محافظت کرے **ابن کثیر** صحیح حدیث مین آیا ہو کہ آیۃ الکرسی افضل آیات قرآن ہو اور فرمایا اسکی ایک زبان اور دو ہونٹ ہین ساق عرش کے نزدیک حق تعالی کی تقدیس کرتی ہو - اور فرمایا آیۃ الکرسی ربع قرآن ہو اور عرش کے خزانے سے نکلی ہو اِلٰہ وہ جسکی پرستش کرین اور یہان وہ معبود مراد ہو جو پرستش کا مستحق ہو الحی زندہ جسپر کبھی فنا طاری نہوئی ہو اور نہوسکے قیوم منتظم بدون اعانت و آلہ و واسطہ یہ صفات سوائے اللہ تعالی کے کسی مین ممکن ہو نہین اور سِنَۃ و نوم ا مجبوری و عجز و مغلوبی کی نشانی ہے لہذا اسکی نفی کردی شبہ شفی الیوم

ہین خود آسمان وزمین وسماوات کے ماورا داخل نہین جواب ایک تو کوئی مخلوق آسمان وزمین سے باہر نہین - دوسرے اور مقامون پر تصریح کردی کہ رب المشرق والمغرب - علی کل شیئ قدیر - خلقنا کل شیئ اور آسمان ہین یہان ساتون آسمان اور عرش وکرسی سب داخل ہین - کرسی اسی کو آسمان ہشتم کہتے ہین - عرش سے متصل اور اوسکے تلے ہے اوسکی بڑائی کوئی نہین جان سکتا - ساتون آسمان اور زمین برابر پھیلا کر جوڑ دیے جائین تو کرسی کے سامنے ایسے ہون جیسے انگوٹھی کا حلقہ میدان مین اور کرسی عرش کی گنجایش کے سامنے ایسی ہی ہو (الحاتک) اس آیت مین کمال عظمت وجلال حق سبحانہ تعالی کا مذکور ہی

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
نہین جبر دین مین تحقیق ظاہر ہوے راہ راست گمراہی سے پس جسنے انکار کیا شیطان سے
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اور ایمان لایا اللہ پر پس تحقیق پکڑلی رسی مضبوط نہین شکست جسکو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہی

یعنے اسلام مین مجبور کرنا نہین ہدایت وگمراہی دونون ظاہر ہین جسنے شیطان کو جھٹلایا اور اللہ پر ایمان لایا اوسنے ایسی مضبوط چیز پکڑی جو ٹوٹ نہین سکتی ف جہاد وقتال اسلیے نہین ہے کہ خواہ مخواہ لوگ مسلمان بنائے جائین بلکہ اسلام نہ لائین تو مطیع بنین اور اونکا فتنہ وفساد مٹجائے اسی لیے جزیہ جائز ہوا اور کافر اسیر یا مرتد کا قتل کرنا عقوبۃ ہی کیون مسلمانون سے لڑا اور کیون ایمان چھوڑا اور ایمان لانے کے بعد درگذر کرنا جزا ہی کہ اوسنے ایسے مضبوط دامن کو تھاما جو چھوٹ نہین سکتا - آیت اشارہ کررہی ہی کہ مومن جنتی ہوگا اسلیے کہ دواما قطع تعلق مومن کا غیر ممکن ہو پس ضرور ہی کہ ابتداً یا بعد سزا جنت مین داخل ہو بشرطیکہ مضبوط تھامی رہے درمیان کفر وشرک حارج نہو اسباب حصین نامی ایک مرد کے دو لڑکے نصرانی تھے اور اسلام پر راضی نہوتے تو ارشاد ہوا کہ دین مین جبر نہین

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓــُٔهُمُ
اللہ حامی ہی اونکا جو ایمان لائے نکالتا ہی اونہین تاریکی سے طرف نور کے اور جو کافر ہوے دوست اونکا
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ع
شیطان ہی نکالتا ہی اونہین روشنی سے تاریکی کی طرف وہ صاحب نار ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

طاغوت شیطان - اور کافرونکی سردار جیسے حیی بن اخطب وکعب بن اشرف وغیرہ نور اسلام یقین عقل سلیم - شوق فدق معرفت - توفیق خیر ظلمات کفر - شبہات عقول فاسدہ -

شہوات ممنوعہ۔ نور کی طرف نکالنا ہدایت اور ترقی مدارج ولایت و مشاہدات عالم ملکوت و تجلیات
جبروت ربط نور وظلمات ۔کفر و ہدایت کی ذکر کے بعد ایسے واقعات جو اسکے پورے نظیر ہوسکین بیان فرمائے
تاکہ معلوم ہو کہ شیطان پرست کیونکر گمراہ و ذلیل ہوتے ہیں اور اللہ کے دوست راہ راست پاتے ہین

وقف لازم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
کیا نہین دیکھا تو نے اوسے جسنے حجت کی ابراہیم سے اپنے رب کی بانی مین یہ کہ دیا تہا اوسے اللہ نے ملک جب کہا ابراہیم نے

نمرود و ابراہیم کا قصہ معلوم ہے | رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ۭ
میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے کہا اوس نے جلاتا ہوں اور مارتا ہوں | کیا آپ کو جب بلی تیا دے

سکہا سے ابراہیم پر غیب سے نور معرفت چمکا پہلے خود آثار قدرت و دلائل عظمت دیکھکر سچے موحد
ہوگئے پھر اپنے قوم کو قائل کرنا شروع کیا آخر کار نمرود کا سامنا ہوا اور الوہیت مین بحث پیش
ہوئی اور یہ انکار و کج بحثی اوس نعمت اور عنایت کے شکریے مین تھی کہ اللہ تعالی نے اوسے
سلطنت اور دولت عطا کی تھی اس دولت فانی نے اوسکا دماغ خراب کر دیا سمجھا کہ مین ہی
رب ہون حضرت ابراہیم سے کہا ہمین خبر ملی ہے کہ تو کسی اور معبود کی عبادت کرتا ہے اور لوگون کو بھی
ترغیب دیتا ہے بتا وہ کون ہے اور کیسا ہے آپنے فرمایا میرا رب جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے بولا یہ کام تو
میرا بہی ہے یہ دو آدمی بلائے جو قابل قتل تھے ایک کو مار ڈالا دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہا اوسی مارا
اسے جلایا ابراہیم سمجھے کہ یہ دیوانہ ہے اس سے نہایت صاف بات کہنا چاہیے

قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
کہا ابراہیم نے اچھا اللہ نکالتا ہے سورج پورب سے پس نکال تو اوسے پچھم سے

ابراہیم نے کہا ہمارا رب مشرق سے آفتاب نکالتا ہے تو | فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
پھر حیران ہو گیا وہ جو کافر تھا یعنی نمرود اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالم کو

اوسے مغرب سے نکال اب کیا کہے ہوش گم صم و بکم مبہوت متحیر ہو گیا مگر ایمان نہ لایا اللہ
ظالمون کو ہدایت نہین فرماتا ف ۱ معلوم ہوا کہ سلامت عقل ۔ دلائل راست
فہم سلیم ۔ مسلمانون ہی کے حصے مین ہے کفار ہزار باتین بنائین سبز باغ دکہائین
مگر سمجھ بوجھ نہین ۲ جسکی عقل جیسی ہو اوسے اوسیطرح سمجھانا چاہیے

اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ
یا مثل اوسکے کہ گزرا ایک گانون پر اور وہ اوندہا پڑا تہا اپنے چہتون پر کہا کیونکر زندہ کریگا اسے اللہ

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ
اسکی خرابی کے بعد تو مار ڈالا اوسکو اللہ نے سو برس تک پھر زندہ کیا اوسکو کہا کسقدر تو ٹھیرا کہا ٹھیرا

يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ
ایک دن یا کوئی جز دن کا کہا بلکہ ٹھیرا تو سو برس پس دیکھ اپنے کہانے کی طرف اور شربت کی طرف

لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ
نہین سڑا ہے اور دیکھ طرف اپنے گدہے کے اور تاکہ بناوین ہم تجھے نشانی واسطے آدمیون کے اور دیکھ ہڈیونکی طرف کیونکر

نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
جوڑ دیتے ہین ہم اونسے پھر پہناتے ہین ہم اونکو گوشت پھر جب کھل گیا اوسپر کہا یقین کرتا ہون مین بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے

ع

عرائیس حضرت سلیمان کے بعد جب یہود مین بغاوت وعصیان حد سے بڑہا اور حکمت الٰہی آمادہ گوشمال ہوئی بخت نصر نے فوج کشی کی بنی اسرائیل مغلوب وذلیل ہزارون قید اور ہزارون قتل ہوئے بیت المقدس نجاستون سے پر اور مظالم سے برباد ہوا شہر ایلیا جسکی آبادی اوس عہد کی اپنا نظیر نہ رکہتی تہی خاک مین ملگئی اس عبرت انگیز انقلاب مین منجملہ شرفا وپیغمبرزادون کی حضرت عزیر بہی قید ہوگئے اور بخت نصر کے ساتہ بابل جانا پڑا۔ عزیر توریت کے حافظ اوسوقت گوکمسن تہے مگر زہد واتقا مین نہایت عالی مرتبہ تھے ایک مدت تک اوس کافر کے مظالم مین گرفتار رہے جب چھوٹے تو اپنے گدہے پر سوار وطن کی راہ لی دیر ہرقل پر گزرے کھنڈل نظر آیا درخت پربار آدمی ندارد کچہ میوے کہائے انگور کا عرق ہمراہ لیا اور دلمین کہنے لگے اللہ اکبر ایسا عظیم الشان جنت نشان شہر اب کا ہیکو ہوگا وہ آبادی وہ سرسبزی دشوار ہی حق سبحانہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اپنے دوست کو کرشمۂ قدرت دکہائے تہوڑی دیر آرام کے لیے آپ نے سونیکا قصد کیا تہا کہ روح بدن سے نکل گئی ستر برس یونہین پڑے رہے پہر حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بہیجا جسنے **یوشنک** شاہ فارس کے دلمین ڈالا کہ اپنی قوم ساتہ لے اور بیت المقدس کو آباد کرے اور ایلیا جیسا تہا اوس سے زیادہ رونق اور خوبی مین کردے بادشاہ نے ایک ہزار داروغہ اور ہر داروغہ کے ساتہ اسی ہزار مزدور دے اور کام شروع کرادی اور بخت نصر ہلاک ہوگیا بنی اسرائیل قید سے چھوٹے گو زمانہ بہت گزرا تہا مگر اکثر قیدی زندہ تہے تیس برس مین یہ شہر اگلی رونق سے کہین زیادہ خوشنما ہوگیا اسکے بعد پورے ہوگئے اللہ تعالیٰ نے عزیر کو زندہ کیا اور جبرئیل کو حکم دیا کہ ان سے پوچھو تم کتنی دیر یہان

تھے عزیر جب سوئے تھے تو کچھ دن چڑہا تھا اور اب قریب غروب بیدار ہوئے پہلے کہا
ایک دن مگر جب آفتاب دیکھا تو فرمایا یا دن سے کچھ کم۔ جبریل بولے نہیں بلکہ سو برس ہوئے آپ
مرے ہوئے یہاں تھے آپ اپنے شربت اور کہانیکو دیکھیے کہ اسوقت تک ویسا ہی ہے نہ بو ہے نہ بدمزگی
اور گدہے کو دیکھیے کہ اللہ تعالی کسطرح ان سڑی ہڈیون کو ادہر ادہر سے جمع کرکے باہم ترکیب
دیتا ہے اور وہ گوشت اور کہال جو پانی اور ہوا اور مٹی مین نیست اور نابود ہو گیا ہے کسطرح
پنہایا جاتا ہے اور اے عزیر اللہ تعالی تمکو آدمیونکے لیے اپنی قدرت کا نمونہ بنائیگا تاکہ دیکھین
اور سمجھین کہ وہ بہی یونہین زندہ کیے جائینگے (بعضون نے کہا کہ گدہا بہی زندہ رہا تھا اور
بے آب و دانہ سو برس تک ویسا ہی رہا اور حضرت عزیر کو اونہین کے جسم کا جلانا دکہایا گیا
پہر حضرت عزیر اپنے محلے مین آئے اب پہچانے کون آپکی ایک لونڈی تہی جو بوقت غیبت
نفر بیس بائیس برس کی تہی اب بالکل بڑہیا اور اندہے لولے اپاہج ہو گئے تھے آپنے اوسکو
پہچانا اور فرمایا یہی گہر عزیر کا ہے وہ بولے ہان اور رونے لگے کہ عزیر کہان اونہین تو آدمی
بہول ہی گئے آپ نے کہا مین عزیر ہون اور قصہ بیان کیا لونڈی بولی عزیر کے دعا مقبول
ہوتی تہی مریض مصیبت زدون کے کام نکلتے تھے آپ عزیر ہین تو میرے لیے دعا
کرین آپنے دعا کی آنکہین کہل گئین ہاتہ پکڑکر کہا اللہ کے حکم سے کہڑے ہو جا اچھے خاصے
ہو گئے اور آپ کو پہچانا پہر اور لوگونے بذریعہ حفظ توریت آپکو پہچانا اور بجائے اسکے
کہ اللہ کی قدرت اور عظمت کا یقین زیادہ ہو عزیر بن اللہ کہنے لگے۔ بعض مفسرین
نے کہا یہ قصہ ارمیا پیغمبر کا ہے جنہین خضر بہی کہتے ہین اور یہ شہر جو اولٹا
پڑا تہا بیت المقدس تہا۔ یا ارض مقدسہ یا دیرسابار یا دیر ہرقل واللہ اعلم

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن
اور جب کہا ابراہیم نے اے رب دکہا مجہکو کیونکر تو زندہ کرتا ہے مردونکو کہا کیا تو نہین یقین لایا کہا ایمان کیون نہین لایا مگر

لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ
مطمئن ہو جائے دل میرا فرمایا لے چار　چڑیان پہر پہچان　رکہ پہر رکہ　ہر پہاڑ پر

ع　مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
اونکا ایک ٹکڑا پہر بلا اونہین آئینگی تیرے پاس دوڑتی اور جان لے بیشک اللہ غالب حکیم ہے

معالم مفسرین کہتے ہین کہ جب نمرود مردود نے خلیل جلیل سے بحث کی تہی تو یہی کہا تہا کہ تمنے

دیکھا ہی اللہ تعالیٰ کیونکر مردہ جلاتا ہی آپ یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے تو کہا تھا اور دوسری دلیل سے
اوسے معقول کر دیا پہر پروردگار سے عرض کی کہ مجھے آنکھ سے دکھلا دیجئے۔ اور بعض نے کہا کہ آپ
ایک مردہ جانور پر گزرے جو دریا کے کنارے پڑا تھا دریا کی مچھلیاں۔ جنگل کے جانور اور چڑیاں
اوسے کھاتی تہین آپ کو تعجب ہوا کہ یہ منتشر اجزا جمع ہوں اور پہر ان میں جان آئے یہ تماشا دیکھنے کے قابل
دیدہ ہے تب سوال کیا۔ اور بعض نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپکو خلعت خلت سے سرفراز فرمایا حضرت
ملک الموت نے درخواست کی کہ اے رب مجھے اجازت ہو کہ تیرے خلیل کو یہ خوشخبری جا کر سنا دوں اور
اونکی زیارت بھی کروں ارشاد ہوا بہتر ملک الموت آئے تو آپ گھر میں نہ تھے جب باہر سے تشریف
لائے مرد اجنبی دیکھا فرمایا تجھے کس نے حکم دیا کہ خالی گھر میں آیا ملک الموت بولے اوس گھر کے مالک
نے حکم دیا آپ سمجھ گئے اور فرمایا تم کون ہو ملک الموت نے نام بتایا اور کہا میں آپکو بشارت
دینے آیا ہوں کہ آپکے پروردگار خالق لیل و نہار نے آپ کو اپنا خلیل بنا لیا حضرت یہ سنکر سجدہ شکر
میں مشغول ہوئے پہر ملک الموت سے کہا آپکی دعا بھی مقبول ہوگی اوس وقت آپنے عرض کی اے
رب مجھے مردے جلانیکا تماشا دکھلا دے ارشاد ہوا کیا تجھے کچھ شک ہے عرض کیا نہیں اے میرے
پروردگار ہاں چاہتا ہوں کہ آنکھ سے دیکھوں اور مرتبہ عین الیقین حاصل کروں اور اطمینان ہو حدیث
میں وارد ہوا کہ میں ابراہیم سے زیادہ شک کا مستحق ہوں یعنی جب وہ نہیں شک ہوا تو مجھے کیوں شک
اور یہ ارشاد اسلیے تھا کہ بعض اصحاب نے اس آیت کے بعد کہا کہ ابراہیم کو ایک نوع کا شک ہوا
اور ہمارے حضور کو کچھ شبہ نہیں آپنے اپنا عجز اور اپنے دادا ابراہیم کی عظمت ظاہر کرنے کو یوں
فرمایا کہ میں ان سے زیادہ مستحق شک کا ہوں۔ یہ امور تعلیمی اور مبالغہ اور تکبر سے بات نہ ہو اور حفظ
علوی شان انبیا علیہم الصلوۃ تھی ورنہ ابراہیم کو شک سے تعلق تھا نہ ہمارے حضور کو الحاصل
اس درخواست کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے ابراہیم چار چڑیاں لو۔ ہما لم طاؤس مرغ کبوتر
کوا۔ اور بعضوں نے دوسرے نام بھی ذکر کیے ہیں بہرحال ارشاد ہوا کہ انہیں تو آپ پہچان رکھو تاکہ
پہر کچھ وہم نہو اور ذبح کر دیا اور خون اور گوشت آپسمیں ملاکر خلط کر ڈالو اور پہاڑ پر ڈالدو
ابن عباس اور قتادہ نے کہا کہ ہر چڑیا کے چار جز کرکے ایک ایک جز ایک پہاڑ پر رکھدیا
کہا ابن جریج نے سات پہاڑوں پر سات ٹکڑے کرکے رکھے۔ اور سر اپنے پاس رکھی پھر آواز دی
کہ آؤ اللہ کے حکم سے ہر قطرہ خون اوڑتا اور اپنے دوسرے قطرے سے ملتا اور یہ حال ہر ہڈی
ہر بوٹی اپنے اپنے جزوں سے مل کر جسم بن گئے اور ہر جسم اوڑتا اور سعی کرتا ہوا اپنے سر سے ملے

اور چڑیان جی گئیں ف۲ اللہ تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ سوال موجب قبول ہوا اور یا اللہ کو جو مشاہدات
ہوتے ہیں لئے مراتب عرفان اور کمالات ایمان کی ترقی ہوتی ہے اور آخر جا در فنا و حضور میں بلوہ ہوتا ہے

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
مثال اونکی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ میں اللہ کے مثال ہے دانہ کی کہ اوگائے سات بالیان

فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
ہر بالی مین سو دانہ اور اللہ دونید کرتا ہے جسکے چاہے اور اللہ وسعت دینے والا دانا ہے

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ مین مال خرچ کرتے ہیں او نہیں سات سو گنا ثواب ملتا ہے اور اس سے بھی
زیادہ اگر چاہے تو عنایت فرمائے جسطرح ایک دانے سے سات بالیان اور ہر بالی مین سو دانے
یہ سب سات سو ہوے اور اصل مین دانہ ایک ہی تہا ابن کثیر کہا مکحول نے کہ فی سبیل اللہ سے جہاد
مراد ہے۔ کہا ابن عباس نے جہاد اور حج دونون مراد ہین۔ عمران بن حصین نے روایت کی کہ حضور
نے فرمایا جسنے جہاد مین کچہ مال بہیجدیا اور خود گہر مین رہا تو اوسے ہر درم کے عوض سات سو
درہم کا ثواب ملیگا اور جو خود بہی لڑا اور مال بہی خرچ کیا تو اوسے ہر درم کے عوض سات ہزار
درہم کا ثواب عطا ہوگا۔ پہر یہ آیت پڑہی۔ اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ جب (من
ذا الذی یقرض اللہ) نازل ہوئی آپنے فرمایا اے اللہ میری امت کے لیے اور زیادہ کر یہ آیت نازل
ہوئی ف۱ گو بعض روایتین اس ثواب کو حج اور جہاد سے متعلق بتاتے ہین مگر نہ انسے
اور نہ کسی قاعدے سے یہ لازم آتا ہے کہ اور مصارف خیر مین یہ ثواب نہ ملے اسلیے کہ اموالہم عام ہے
اور فی سبیل اللہ بہی خاص نہیں اور مقام مقام رحمت و وسعت ہے ف۲ اس مثال کے لانے سے مفہوم ہوتا
ہے کہ سخی کو علاوہ ثواب کے اور فائدے جو ملین وہ اوسکے ثواب کو کچہ کم نکرینگے جسطرح بالی مین
دانون کے علاوہ بہوسا وغیرہ مفت ملجاتا ہے اور دوسری نیکیون مین ایسا ثابت نہین ہوا نیز یہی
اشارہ ہے کہ اپنی سخاوت کو درخت بار دار کیطرح حفظ مین رکہو۔ ریا۔ تکبر۔ احسان۔ اذیت۔ یا خبث
مال۔ یا ارتداد وغیرہ سے ضائع نہو نیز جسطرح پہل باعتبار تخم یا پرورش وغیرہ کے مزہ اور قیمت اور فائدون
مین مختلف ہوتے ہین ثواب گو تعداد مین برابر ہو مگر حسن قبول قرب درجات مین نیت اور خلوص اور حاجت وغیرہ
کے اعتبار سے بیش و کم ہوگا جیسا کہ فرمایا کہ میری اصحاب کا ایک مد تمہارے پہاڑ برابر خیرات سے افضل ہے

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى
جو خرچ کرتے ہین مال اپنے راہ مین اللہ کے پہر نہین پیچہا کرتے ہین خرچ کیے ہو کا احسان اور تکلیف دینے کو

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

واسطے اونکی مزدوری اونکی ہی اونکے رب کے پاس اور نہ خوف ہی اونپر اور نہ وہ رنج کہائین

جو راہ خدا مین خرچ کرکے نہ احسان جتاتے ہین نہ طعن و تشنیع سے تکلیف رسانی کرتے ہین اونہین کے لیے اجرت و ثواب ہی اور اونہین دنیا کی محتاجی یا آخرت کے عذاب کا خوف نہوگا اور افلاس یا مال خرچ ہوجانے یا مرتے وقت دوست و احباب کے چھوٹنے کا رنج نکرینگے اسلیے کہ جب اللہ راضی ہوگیا اب خوف کسکا اور غم کیسا معالم یہ آیت حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کے شان مین ہی حضرت عثمان نے جنگ تبوک مین ایک ہزار اونٹ مع اسباب و خدام حضور مین پیش کیے آپنے فرمایا مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ اور عبدالرحمن نے چار ہزار درم نذر کیے اور کہا کہ چار ہزار اپنے اہل و عیال کے لیے چھوڑے ارشاد ہوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اَمْسَكْتَ وَفِيْمَا اَعْطَيْتَ

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

بات سلیقے کی اور بخشش بہتر ہی صدقے سے کہ پیچھے ہو اوسکے ایذا اور اللہ بے پروا بردبار ہے

یعنی نرم اور میٹھی بات کہنا ایسے دینے سے بہتر ہی کہ آخر کو شرمندہ کرے اور طعنے دے یا احسان جتائے اللہ بے پروا ہی نہ تمہارے خرچ کا محتاج ہی نہ یہ کہ بے تمہارے مال کے اوسکا کام رک رہیگا بلکہ تمہارے ہی فائدے کے لیے تمہارا مال خرچ کرواتا ہی اور بردبار بھی کسی سائل کی گستاخی سے ناخوش نہین ہوتا اور غنی کی بد دماغی کو بھی معاف فرماتا ہی ورنہ مال کسکا ہے اور جان کسکی ابن کثیر حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت مین منان یعنی دیکر احسان رکھنے والے پر نظر رحمت نکریگا - ابو درداء سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا جنت مین منان نجا سکے گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ

ای ایمان والو نہ ضایع کرو صدقو نکو احسان جتا کر اور تکلیف دیکر مثل اوسکے کہ خرچ کرے مال اپنا

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

دکہانیکو آدمیون کے اور نہ ایمان لاے ہو اللہ پر اور دن قیامت کے پس مثال اوسکی مثل پتھر صاف کے ہو اوسپر مٹی ہو

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ

پھر پہنچی اوسکو زور کا پانی پس چھوڑا اوسکو صاف نہین قدرت رکہتے کسی شے پر جو کمائے اور اللہ

ای مومنو احسان جتا کر صدقے ضایع	لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	مگر جیسے وہ شخص کہ آدمیون کو
دکہانے کے لیے صدقہ دیتا ہی اور	نہین راہ دکہاتا قوم کافر کو	اللہ اور قیامت پر ایمان نہین رکہتا

اپنا صدقہ اور عمل باطل کرتا ہی اور جو صدقہ دیکر احسان جتائے اوسکی مثال صاف پتہر کی ہی جسپر کچہ مٹی جمع ہو جائے اور امید ہو کہ اب اسپر کچہ اوگیگا پہر دفعۃً پانی اوسپر گرے اور مٹی بہجائے پتہر کو صاف کر دے پہر اوس سے کوئی امید نہین رہتی احسان جتانیوالیکا بہی مال ضایع اجر باطل محض ہی حاصل ہوا اور اللہ تعالی کافرونکی ہدایت نہین کرتا یعنی جو مشیت ازلی مین کافر لکہہ لیے گئے اونہین توفیق نہین ملتی قیاس ہر نیک عمل کا باطل کرنا حرام ہی جیسے نفل شروع کرکے توڑ ڈالے اسلیے کہ صدقہ کے باطل کرنیکی ممانعت بوجہ ابطال ثواب و اضاعت عمل ہی یہی علت ہر نیک کام مین موجود ہے

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ
اور مثال اونکی جو خرچ کرتے ہین اپنے مال واسطے طلب رضائی خدا کی اور واسطے ثابت کرنے اپنی جانون کے

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا
مثال ایک باغ کی ہی جو ٹیلے پر ہو پہونچا اوسے پانی پہر نکالی میوے اپنے دونے پہر اگر نہ پہونچا اوسے

فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
پانی تو شبنم اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکہتا ہی

یعنی جو لوگ اللہ کے خوش کرنے کو مال خرچ کرتے ہین وہ کسی طرح ضایع نہین ہوتا جس طرح زمین بلند ہموار کا باغ اگر پانی برسا تو خوب پہولا پہلا نہین تو اوس کہین نہین گئی ہی تثبیت ثابت کرنا مظہری یقین تصدیق۔ ف دوام و قیام ایمان پر یعنے اسلیے خرچ کرتے ہین کہ کمال ایمان و ثابت قدمی و اطمینان حاصل ہو یا یہ کہ دل اون کے اللہ تعالی کے کرم و ثواب پر ثابت و مطمئن ہین لہذا مال خرچ کرنے کو نقصان اور گران نہین سمجہتے یا یہ جانتے ہین کہ یہ مال فنا ہو جائیگا اور اللہ کی راہ مین دینے سے ثابت اور باقی رہے گا

ف۔ اللہ کا رضا طلب کرنے والا گو کسی قسم کی غلطی ہی کرے تو بہی کچہ نہ کچہ ثواب ملتا ہی

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
کیا پسند کرتا ہی کوئی تمسے یہ کہ ہو واسطے اوسکے باغ خرمے اور انگور سے بہتی ہون تلے اوسکی نہرین

لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا
واسطے اوسکے ہون اوسمین ہر قسم کا پہل اور پہونچے اوسے بڑہاپا اور اوسکی ہو اولاد ناتوان ہو پہر پہونچے اوسے

إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ
بگولا اوسمین آگ ہو پس جلا دیا اوسے ایسا ہی ظاہر کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے آیتین تاکہ تم غور کرو

کیا تم پسند کرتے ہو یعنی ہرگز نہ پسند کروگے کہ تمہارا ایک باغ ہو پہولا پہلا اور تم بڑہے ہو جاؤ کمانے کی

قوت نرہی اور بال بچے بہی ہون اس باغ کو دیکہہ دیکہہ کر دل باغ باغ ہوا اور امید کیجاے کہ اسکے
میوے ہمکو اور ہمارے بچونکو کافی ہونگے دفعةً لو چلی اور باغ سوکہہ جلے پہر اوسوقت جو کچہ تمہین
حسرت و افسوس و مصیبت ہوگی باغ سے مراد عمل یعنے صدقہ۔ پہل سے مراد ثواب جسکی امید ہے
بڑہاپے سے مراد روز حشر جبدن آدمی کسی کمائی کی قدرت نرکہیگا اور سخت مجبور ہوگا۔ اہل و عیال سے خواہ
حقوق مراد ہین مثلاً نماز کم ہے کسیکا مطالبہ ہے اگر ثواب ہوتا تو اوسکا معاوضہ ہوسکتا یا یہ غرض ہے کہ جس طرح
بال بچے والا آدمی زیر بار اور ناچار زیادہ ہوتا ہے قیامت مین بیکسی اور بیبسی زیادہ ہو گی۔ اور آتشین
ہونگی سے مراد وہ امور ہین جو عمل کو باطل کردین۔ لہذا فرمایا کہ تم ایسے حالت پر غور کرکے اوسکا انتظام کرو

یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص
اے　ایمان والو　خرچ کرو　پاک چیزون سے جو کمائین تمنے اور اوس سے جو نکالی ہمنے واسطے تمہارے　زمین سے

احمدی یہ آیت مصارف واجبہ یعنی زکوة و عشر و خمس مین ہے **طَیِّبٰتِ** مال نفیس پس حقیر مال حق
زکوة مین دینا اچہا نہوگا بلکہ عمدہ یا متوسط مال دینا چاہیے۔ خواہ مال حلال مراد ہے پس نہ مال حرام
مین زکوة ہوگی نہ وہ زکوة مین دیا جاے **مَا کَسَبْتُمْ** سے مراد تجارت و پیشہ ہے اور ہر جائز ذریعہ جس
سے مال حاصل کیا جاے۔ یہ آیت ظاہر یہ کے رد مین ہے جن کے نزدیک تجارتی مال مین زکوة نہین
اور یہ فرمانا کہ تمنے کمایا ہوا اشارہ کرتا ہے کہ جو مال اضطراراً تمہارے ملک مین آجائین جیسے میراث اوس مین
زکوة نہین ہے مسئلہ جو مال میراث مین ملا اوسمین تجارت کی نیت کرنے سے بہی زکوة واجب نہوگی
مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا سے عشر واجب ہوگیا اور جو مال کانون سے برآمد ہوا اوسمین بہی خمس ثابت ہوگیا
اسلیے کہ یہ سب زمین سے خارج ہوے ہین بخلاف مونگے اور موتی کے کہ یہ دریا سے نکلتے ہین ۔ اضح ہے
کہ صدقات واجب چار قسم کے ہین **زکوة** اور یہ تین ہی قسم کے مالون مین ہے سونا چاندی چرنے والے جانور
اسکے علاوہ اور اموال جبکہ اونمین تجارت کی نیت کرلیجاے **خمس** وہ غنیمت یا معادن سے نکلے ہوے
مال مین ہے **عشر** یہ اون پہلون مین ہے جو زمین سے پیدا ہون **قربانی و صدقۂ فطر** تفصیل انکی
اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔ **اسباب** بعض آدمی برے اور نکمے پہل خیرات کرتے تہے تو فرمایا

[illegible]

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ط

اور نہ قصد کرو خبیث کا کہ اوس سے خرچ کرو اور نہیں ہو تم اختیار کرنیوالا اوسکو مگر یہ کہ آنکھیں بند کرلو اوسمین

اور نکمی یا نجس چیزین خرچ کیا کرو جسے تم اپنی ذات کے لیے پسند نہیں کر سکتے

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ٥

اور جان لو بیشک اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا

حضرت الوہیت کو کب شایان ہوگی ف خبیث اگر بمعنے حقیر و خراب ہے تو شان نزول کے موافق معنے بنجائینگے مگر طیبات بھی بمعنی نفیس لینا ہوگا یعنے اچھا مال دو برا ندو مگر مشکل یہ ہے کہ اس صورت مین مال عمدہ دینا واجب اور حقیر مال دینا ناجائز ہوا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ترک اولی ہے اور اگر خبیث بمعنی نجس و حرام لیا جاوے تو یہ مطلب ہوگا کہ نہ مال حرام دو اور نہ وہ اس قابل ہے کہ تم باوجود عقل و فہم و مروت دیکھ بھال کر قبول کرو اس صورت مین کوئی الزام عائد نہیں ہوتا مورد یعنے جس واقعے مین آیت اوتری خاص رہیگا اور حکم عام ہوگا اور یہ اصل ہر مقام پر معتمد ہے غنی اسلیے فرمایا کہ خوب سمجھ لو نہ تمہارے ان صدقات کی اوسے پروا ہے نہ اسکے عوض دینے مین کچھ تردد ہوگا اور حمید اسلیے فرمایا کہ اوسکی ذات خود محمود ہے تمہاری داد و دہش سے مساکین اللہ کی حمد کرین اسکی اوسے کچھ حاجت نہیں اور ایسے محمود و غنی سے معاملہ کرنیوالا کبھی نادم و خاسر نہیں ہو سکتا ف مال حقیر اور نکما اس نیت سے کہ ضایع کر دینے سے کسی غریب کو دیدینا موجب ثواب ہے یا مفلس محتاج آدمی اگرچہ شے حقیر دے اوسے ثواب عظیم ملیگا البتہ عادت نکرے کہ ہمیشہ بری چیز فقیر کو دیا کرے اور صدقات واجبہ مین بھی ندے اور فقیر کو ذلیل و حقیر سمجھکر بھی ایسا نکرے

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ج وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ

شیطان وعدہ کرتا ہے تمسے محتاجی کا اور حکم کرتا ہے تمہین بیحیائی کا اور اللہ وعدہ کرتا ہے تمسے بخشش کا اپنی طرف سے

شیطان تمسے کہتا ہے اگر تم خرچ کروگے تو محتاج و فقیر ہو جاؤگے اور حکم کرتا ہے بیحیائی یعنے اللہ کی

وَفَضْلًا ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ج صلے

اور فضل کا اور اللہ وسعت والا داتا ہے

فرمانبرداری کرو یا ایسے باتین بتاتا ہے جس سے تم آخر مین مفلس و محتاج ہو جاؤ کوئی نیکی پاس نرہے تو گویا وہ کچھ ہی کیون نکھے حاصل اوسکی تقریر کا فقر ہے جیسا کہ فرمایا بڑا مفلس وہ ہے جو دنیا مین نیکی کرے اور قیامت مین حقدار مظلوم اوسکے سب نیکیان لے لین یہ خالی ہاتھ رہجائے ۔ اور اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے مغفرت کا تمہیں امیدوار فرماتا ہے مظہری فضل سے مراد عوض دنیا و دین مین حدیث ہر روز فرشتے ہر صبح کو اوترتے ہین ایک کہتا ہے اللہم اعط منفقا خلفا اے اللہ خرچ

[Margin notes:] ع ۶ ... لا تیمموا ... ع ۶ ... اور یہ کہنا صحیح نہین کہ ... اس صورت مین ... صدقات واجبہ سے تعلق ... تو کہا حالانکہ صاحب تفسیر احمدی اور مظہری نے صاف کہدیا کہ آیت وجوب زکوٰۃ مال تجارت مین ہے ۱۲

کرنے والے کو عوض اور برکت عطا کر دوسرا کہتا ہی اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا ای اللہ بخیل کا مال
ضایع کر (ترغیب) صحیحین میں ابوذر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ
وہی نقصان پانے والے ہین قسم ہی پروردگار کعبہ کی مین عرض کی وہ کون ہین فرمایا
ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا وہی جو مال بہت جمع کرتے ہین مگر جسنے یون دیا اور یون دیا سامنے پیچھے
داہنی اور بائین اور ایسے کمتر ہین (یعنے مالدار نہایت زیر بار ہین مگر سخی اچھے اور محبوب پروردگار ہین)

یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ۭ وَمَا یَذَّکَّرُ
دیتا ہے حکمت جسے چاہے (اللہ) اور جو دیا جاے حکمت بالتحقیق دیا گیا خیر بہت اور نہین سوچتے

اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
مگر صاحبان عقل

اللہ جسے چاہے حکمت عطا فرمائے اور جسے حکمت دی گئی بیشک اوسے خیر کثیر عطا ہوئے اور سوچنا اور نصیحت حاصل کرنا تو عاقلون ہی کا کام ہی

احمدی حکمت فقہ ہی اور لغت مین عمل کے ساتھ علم سمجھنے کو حکمت کہتے ہین پس عمل فقہ مین داخل ہی
ابو سعود حکمۃ - فقہ - اور قول اور فعل مین مصیب ہونا کہا ابراہیم نخعی نے معانی اشیا کی معرفت
حکمت ہی اور کہا گیا حقایق اشیا کا جاننا حکمت ہی اور کہا گیا کہ افعال حسنہ پر توجہ کرنا حکمت ہی
در منثور قرآن - اور اوسکے اقسام جاننا یا فقہ - یا خشیۃ اللہ حکمت ہی جمہور مفسرین فرماتے ہین کہ حکمت قرآن
اور اوسکی تفسیر - اور فقہ - اور نبوت ہی خَیْرًا کَثِیْرًا دنیا و دین کی خوبی **ف** مراد حکمت سے علم فقہ ہی
جیسا کہ فرمایا وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ اللہ جسکے لیے خیر چاہتا ہی اوسے
دین مین فقہ یعنی سمجھ عطا فرماتا ہی پس فقہ سے خیر کا ملنا حدیث سے ثابت اور حکمت کا خیر ہونا قرآن
سے ظاہر ہوا آیت مین دو امر بیان فرمائے افضیلت علم دین کے فضیلت عقل اسلیے کہ فرمایا عاقل
ہی سوچتے ہین اور بے سوچے ہدایت اور تنبیہ کی کوئی صورت نہین مگر عقل سے وہ عقل مراد ہے جو تابع
حق مطیع نقل ہو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عقل او راسی کو تصوف مین معرفت اور شرع مین
ہدایت کہنا چاہیے امام ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ فقہ کیا ہی فرمایا مَعْرِفَۃُ النَّفْسِ مَا لَھَا وَمَا عَلَیْھَا
جان لینا کہ مفید کیا ہی اور مضر کیا ہی معرفہ سے توحید و ایمان اور مفید سے جملہ احکام جو کرنا چاہیے اور
مضر سے تمام نواہی جو نکرنا چاہیے مراد ہین اب باقی رہے فضول امر جو نہ مفید ہین نہ مضر وہ اہل دنیا
کے لیے چھوڑ دی گئی (استخوان بہر سگان بگذاشتم) حدیث فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ
کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی آدمی پر
اور فرمایا ایک عالم تنہا شیطان پر ہزار عابدون سے زیادہ زبردست ہی اور فرمایا اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الْفِقْہُ

بہترین عبادت سمجھ ہے احکام شرع کے اور فرمایا عماد الدین الفقہ فقہ دین کا ستون ہی

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝
اور جو خرچ کیا تمنے کچھ مال یا نذر کیا تمنے کوئی نذر پس بیشک اللہ جانتا ہو اوسے اور نہیں واسطے ظالمونکے کوئی مددگار

تم جو مال خرچ کرو گے ضایع نہو گا اور جو نذر کرو گے اللہ تعالی سب جانتا ہو البتہ ظالمونکا کوئی معین نہو گا
نہین پس جو بخل کرے اور اللہ کا مال بیجا صرف کرے اور نذر کر کے ادا نکرے یا نذر ممنوع کرے
وہ ظالم ہو اوسے کوئی نہ بچا سکیگا **نذر** کسی نیکی کا اپنے ذمے واجب کر لینا پس گناہ کے کامون مین
اور مباح باتون مین نذر نہین جیسے کوئی کہے مین نے نذر کی کرا فیون پیونگا یا تجارت کرونگا
اول مین عاصی دوم مین لاغی ہی **بخاری** مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ
يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ جو اللہ کی اطاعت کی نذر کرے تو وہ اطاعت کرے اور جو کسی گناہ کی نذر کرے تو وہ گناہ نکرے
اور ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے ایک شخص کو دیکہا دہوپ مین چپکا کہڑا ہی پوچہا لوگون نے کہا یہ ابو اسرائیل ہی
اسنے روزہ نذر کیا ہی کہ دہوپ مین خاموش ہی فرمایا فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ
صَوْمَهٗ بول اور بیٹھ اور روزہ پورا کر **مسئلہ** نذر واجب ہی تارک گناہگار ہوگا

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ
اگر ظاہر کرو تم صدقے پس اچہا ہی یہ اور اگر چہپاؤ تم اوسے اور دو تم اوسی محتاجونکو پس یہ بہتر ہو واسطے تمہارے
وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝
اور دور کریگا تمسے برائیان تمہاری اور اللہ جو کرتے ہو تم خبردار ہے

اگر تم خیرات کہلم کہلا کرو تو اچہا ہی اور چہپا کر دو تو یہ بہی اچہا ہی اللہ تمہارے گناہ معاف فرمائیگا
اور اللہ تمہارے کامون سے خبردار ہی مخفی ہون یا ظاہر **ابن کثیر** حدیث مین ہو کہ سات آدمی
قیامت مین عرش کے سایے تلے ہونگے جنمین سے ایک وہ ہی جو چہپا کر خیرات کرے - اور ایک
حدیث مین ہی کہ فرض مین اعلان افضل ہی اور نفل مین اخفا افضل ہے **در منثور** حضرت نے
فرمایا کہ افضل صدقہ مخفی ہی مگر جسنے یہ چاہا کہ دوسرے مجھے دیکہکر خیرات کرین تو یہ اعلان اچہا ہی
ف اصل مین صدقہ مخفی بہتر ہے کہ ریا و تکبر اور احسان جتانے سے تعلق نہین رکہتا مگر جب کوئی
غرض صالح اعلان و اظہار سے متعلق ہو جیسے دوسرونکو ترغیب وغیرہ تو اعلان ہی چاہیے **خیر**
مراد دنیاوی برکت اور اخروی ثواب ہی اور **یکفر** سے عفو گناہ مراد ہی جیسا کہ ترمذی مین ہے
الصدقہ غضب الٰہی کو بجہا دیتا ہے اور فرمایا اِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ

معالم اکثر انصار اور یہود میں قرابت تھی اور یہ اونکے فقرا کو کچھ دیا بھی کرتے تھے پھر جب مسلمانوں میں محتاج زیادہ ہوگئے تو آنحضرت نے منع کیا تاکہ مسلمان محتاجوں کی مدد ملے اور کافر بضرورت مسلمان ہوں ارشاد ہوا

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
نہیں آپ پر رہنمائی انکی لیکن اللہ ہدایت کرے جسے چاہی جو خرچ کرو تم مال سے

فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ
پس اپنی جانوں کے لیے اور نہیں خرچ کرتے ہو تم مگر بطلب رضا اللہ کے اور جو خرچ کرتے ہو تم مال سے پورا دیا جائگا

اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ
تمکو اور تم نہ ظلم کیے جاؤ گے

یعنی آپکے ذمے نہیں ہے کہ کافر راہ پر آجائیں یہ تو اللہ تعالی کا کام ہے جسے چاہی ہدایت کرے توفیق دے اور اے مسلمانو جو مال تم خرچ کروگے وہ تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے اور تم تو اللہ کی رضا طلبی کے لیے خرچ کرتے ہو اور جو تم اوٹھاؤگے پورا پاؤگے اور تم پر ظلم نہوگا کہ ثواب پورا نملے یا کوئی دی ہوئی رقم گم ہوجاے ف اسکے دو معنی ہین ۱ یہ کہ تم خرچ کیے جاؤ کافر ذمی ہو یا مسلمان بہرحال محتاج کی حاجت روائی مین اللہ خوش اور اجر کامل ہے مگر یہ صورت صدقہ نفل مین خاص ہے اسلیے کہ صدقات واجبہ کو کفار کو دینا جائز نہین جیسا کہ فرمایا کہ اللہ نے مسلمانوں پر صدقہ فرض کیا اونکی غنیون سے لیا جاے اور فقیرون کو دیا جاے ۲ یہ کہ کفار کی ہدایت تمہارے اختیار مین نہیں اونکے لیے یہ تدبیرین کیون کرتے ہو اور جو مال خرچ کرو وہ اپنے نفس یعنے اپنے مسلمانون کے لیے خاص کرو اس مطلب کے تائید آگی والی آیت سے ہوتی ہے ہان یہ کہنا ہوگا کہ آیت مین خاص صدقہ واجب مراد ہے یا یہ کہ کمال ثواب و رضای باریتعالی انہین لوگون کے دینے مین ہے جنکا ذکر آتا ہے اور یون تو تمہارا ثواب ضایع نہوگا لَيْسَ عَلَيْكَ یعنی آپ اونکی ہدایت کے جوابدہ نہین اِلَّا ابْتِغَآءَ اشارہ کرتا ہے کہ جس خیرات مین رضای الٰہی مطلوب نہو وہ اس وعدے سے خارج ہے يُّوَفَّ سے اشارہ ہے کہ دنیا مین برکت و نام نیک ہو یا یہ آخرت مین ضرور ملیگا اسلیے کہ فانی کامل وہی ثواب آخرت ہے البتہ کبھی بندون کو ثواب عطا ہوتا ہے اور کبھی دوسرے کے حقوق کا عوض ہوجاتا ہے ظلم حد سے تجاوز اور حق تلفی ۔ حق سبحانہ تعالی کا کوئی فعل ظلم نہیں اسلیے کہ سب اوسکے بنائے اور مملوک ہین جب دوسرا حقدار ۔ مالک ہو تب اوسکی حق تلفی اسے ظلم ممکن ہو اور یہان ہمارے فہم کے موافق ذکر کیا کہ جو ملک موہوم اور حق فرضی تمہارے ذہن مین ہے وہ ضایع نہوگا اور یہ سلیے نام ظلم کا دخل نہوگا مظہری ابن ہمام نے کہا کہ یہ آیت خاص ہے حکم اسکا عام نہین

یعنی کافر حربی کو دینا جائز نہین و تخصیص اسکی اجماع سے ثابت اور قرآن سے مفہوم ہے فرمایا
ینہاکم اللہ عن الذین یقاتلونکم اللہ تمہین اونکے دینے سے روکتا ہی جو تمسے لڑتے ہین

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ
صدقہ واسطے اون محتاجونکے ہین کہ قید کیے گئے راہ مین اللہ کے نہین چل سکتے زمین مین جانتا ہی اونکو

الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ
نادان غنی بسبب عفت کے تو پہچانتا ہی اونہین صورتون سے اونکی نہین مانگتے آدمیون سے گڑ گڑا کر

جو مال خرچ کرو وہ اون محتاجونکو لیے
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۟
اور جو خرچ کروگے تم مال سے پس اللہ اوسے جانتا ہی
کہ طلب علم یا جہاد یا کسی اور

دینی کام کے وجہ سے وہ معذور اور کسب و تجارت سے مجبور ہو گئے ہین نہ سفر کر سکتے ہین نہ عمل جو
اونکی حقیقت سے آگاہ نہین وہ اونکی اس بے پروائی اور ترک سوال سے جانتے ہین کہ غنی اور
بے پروا ہین مگر آپ ای نبی یا اے مومن ذکی اونکی پژمردہ اور مشقت رسیدہ صورتون سے
اونہین پہچان سکتے ہین آدمیون سے سوال نہین کرتے اور یونہی تو تم جو خرچ کروگے اللہ اوسی جانتا ہی
منظہری کہا ابن عباس نے کہ قریب چار سو اصحاب کے وہ تھے جو گھربار معاش چھوڑے رات دن
مسجد نبوی مین حاضر اور عبادت اور تعلیم مین مشغول رہتی انہین کو اصحاب صفہ کہتے ہین حضور
انہین لڑائیون پہ بھیجتے تو اللہ تعالی نے امرای اصحاب کو ترغیب لائی کہ انکی خدمت کرو **ف** یہ وہی
غنی گروہ ہی جنکی بدولت تیرہ سو برس سے اور قیامت تک کرورہا مسلمانون کی روحی پرورش
اور علمی دولتوری ہی۔ **واضح** رہی کہ خیرات دو غرضون کے لیے مشروع ہوئی ہے ۔ا مجبورون کی
رفع حاجت جیسے اندھے ۔لولے ۔لنگڑے ۔بڈھے ۔بچے ۔بیمار ۔غریب الوطن ۲ اسمین مسلمان ہو یا کافر
فاسق ہو یا فاجر سبکی حاجت روائی مین ثواب ہی اور اللہ راضی ۲ خدا پرستی و اشاعت اسلامی
جیسے ۔مجاہد ۔طلبہ ۔عابد ۔حاجی ۔گوشہ نشین ۔حفاظ ۔محتسب ۔ واعظ ۔تعمیر مساجد
جرای مدارس یا اور عام نفع رسان کام ان دونون صورتونمین باعتبار طہارت و خلوص نیت
و حاجت و اثر ثواب بیش و کم ہوتا ہی اور آیت مین اسی قسم کی طرف توجہ دلائی ہی تاکہ رفع حاجت
اور خدا پرستی کی اعانت یعنی دونون امر حاصل ہون **ف** سوال بدون حاجت اشد کے جائز نہین
اور گڑگڑانا تو بالکل شرف اسلام کے خلاف ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من سال
الناس و لہ ما یغنیہ جاء یوم القیمۃ و مسألتہ فی وجہہ خموش جسنے آدمیون سے

سوال کیا اور اوسکے پاس بقدر کفایت مال تہا قیامت کے دن اوسکے منہ پر وہ سوال زخم وداغ ہونگے فرمایا مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ جسنے مانگا اور اوسکے پاس بقدر کفایت مال تہا وہ اپنے لیے آگ بڑہاتا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ وہ مقدار کہ سوال کو ناجائز کرے صبح اور شام کا کہانا ہی اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ (ابوداود) یعنے اوسکے پاس رات دن کے پیٹ بہرنے کی مقدار موجود ہو۔ جو حضرات خدا کی راہ مین آپکو محصور کرکے نذرین لیتے ہین اونپر یہ نذر نہی جائز ہوگی جب مثل اصحاب صفہ خدا ہی کے ہو رہین یہ نہین کہ درویش صورت بنگر کتاب بغل مین لیکر طالب العلم ہو گئے مگر مفت خوری اور رات دن کی سیر باقی خیر سعدی نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند صاحب دلان نہ کنج عبادت برای نان

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ
جو خرچ کرتے ہین مال اپنی رات کو اور دن کو چہپے اور کہلے پس واسطے اونکے مزدوری اونکی ہی

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
اونکے رب کے پاس اور نہ خوف ہی اونپین اور نہ وہ غمگین ہون

جو اپنا مال خرچ کیا کرتے ہین اور ہر طرح خرچ رات ہو یا دن ظاہر ہو یا مخفی اللہ تعالی اونکے انعام اونہین عطا فرمائیگا اونہین خوف اور غم نہین معالم یہ آیت حضرت علی کی شان مین نازل ہوئی آپکے پاس صرف چار ہی درم تہے ایک رات کو ایک دن کو ایک ظاہر ایک باخفا دیڈالا کہ نہین معلوم کب اور کیونکر اوسکی خوشنودی حاصل ہو ربط خیرات اور مصارف خیر کے ذکر مین ضرور تہا کہ آمدنی کی برائی بہلائی سکہائی جاے ورنہ ثواب ہی کیا ہوگا تو فرمایا

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ
جو کہاتے ہین سود نہ کہڑے ہونگے مگر جسطرح کہڑا ہوتا ہی وہ شخص جسے دیوانہ بنا دے شیطان

مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا
چہونے سے یہ اسلیے ہی کہ اونہون نے کہا نہین ہی بیع مگر مثل سود کے

وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
حالانکہ حلال کی اللہ نے بیع اور حرام کیا سود

جو لوگ سود لیتے دیتے ہین وہ قیامت کے میدان مین اسطرح اوٹہائے جاینگے جیسے دیوانے گرتے پڑتے عذاب کے اثر سے بیہوش یہ عذاب و حال خراب اسلیے ہی کہ سود خوار کہا کرتے ہین بیع اور سود دونون برابر ہین حالانکہ اللہ نے تجارت حلال اور سود حرام کیا ف یاکلون اسلیے فرمایا کہ مال اکثر کہانے مین صرف ہوتا ہی اور یہی فائدہ اوسکا اعظم واکمل ہی اور عرف مین لین [illegible]

ف بیع عام مخصوص منہ البعض [illegible]

وقف لازم [illegible]

فلان نے فلانکا مال کہا لیا یعنی لے لیا اور حدیث نے تصریح کردی کہ لَعَنَ اللّٰہُ آکِلَ الرِّبٰوا وَ
مُوْکِلَہٗ وَشَاھِدَاہُ وَکَاتِبَاہٗ اللہ سود کہانے اور کہلانے والے پر اور اوسکے کاتب ور گواہ پر لعنت
کرتا ہی پس لینے والا کہانے والا کہلانے والا اور دینے والا اور گواہ و کاتب و متوسط سبھی مین
لا یقومون الخ یعنی قیامت مین یہ دیوانہ وار محشور ہونگے اور یہ خبط حمق کا نتیجہ ہی کہ حرام و حلال
مین فرق نکرتے تھے من المس سے ظاہر ہی کہ جنہ و شیاطین انسان پر تصرف کرتے ہین اور دیوانہ
بنا دیتے ہین یہ آیت سحر و بلا وغیرہ مین نص ہی قالوا الخ شبہ یہ ہی کہ اگر کفار مخاطب ہین تو اونپر
الزام جیسود ہی وہ ایسی جزئیات کے مخاطب ہی نہین اور مومنین سے خطاب ہی تو آیت اوترنے سے
پہلے وہ جانتے ہی نہ تھے ملزم کیون ہوتے اور بعد نزول جو کہے کہ سود حلال ہی وہ کافر ہی اور کفر
سود خواری سے ہزار ہا درجہ بد ہی جواب امور قبیح دو قسم کے ہوتے ہین ۱ وہ جسے ہر وقت
اور ہر زمانے مین اہل دین و اہل عرف برا سمجھتے آئے ہین جیسے کذب - ظلم - قتل - زنا وغیرہ
۲ وہ جو خاص شرع سے ممنوع ہوے جیسے شراب - گوشت خوک - غیر مذبوح - پس سود قسم اول ہی ہی
تو ایسے بدیہی امر کو سمجھانا نہ حالت کفر مین عذر ہی نہ حالت اسلام مین اسلیے کہ تجارت موضوع ہی کہ
بایع و مشتری نفع کے ساتھ اپنی حاجت کے اسباب فراہم کرین - اگر جانبین کا نفع نہوتا تو باہم
تاجر و نمین معاملے کی کیا ضرورت تھی اور حاجت نہوتی تو غیر تاجر کو خرید و فروخت کی کیا ضرورت
تھی پس معلوم ہوا کہ تجارت بایع و مشتری کی حاجت و فائدے کے لیے موضوع ہی اب اگر کبھی
نقصان ہو تو مضایقہ نہین اسلیے کہ دنیا کی کل تدبیر یقینی نہین کبھی کبھی خلاف بہی ہوا کرتا ہی
پس حاجت کا احتمال کہلا ہوا ہی کسیکو نقد کسیکو اسباب کی ضرورت ہوتی ہی اور نفع بہی مسلم ہی
کیونکہ دو مختلف چیزون مین برابری اور کمی بیشی معلوم نہین ہوسکتی تو ہر شخص اپنی رغبت و ضرورت
کے اعتبار سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجھتا ہی اور سود مین نہ حاجت ہی نہ فائدہ اسلیے کہ جب
جنسیت اور وزن و کیل سے بیشی و کمی یقینًا معلوم ہوگی تو ایک جانب یقینی نقصان ہوا اور
بیع مین دونون طرف نفع کی امید ہوتی ہی اور ایسی ہی ہم جنس اشیا سے وہ حاجت جسکے لیے بیع
موضوع ہی متعلق نہین ہوتے پس عقل اور انصاف اور مروت ایسی جیسود محل مقصود معاملے کو
کسیطرح بیع کے برابر نہین کرسکتا بیع مال مفید کا مال مفید سے برضای جانبین ملک ثابت
کرنے کے لیے مبادلہ کرنا - اور مال وہ ہی جسے محفوظ یا مقبوض کرسکین اور اسمین پانچ چیزین
شرط ہین ۱ مفید ہو پس بیکار چیز کے بیع نہین ۲ متقوم ہو یعنی شرع مین اوسکی قیمت قرار پائی ہو

پس شراب اور خنزیر کے بیع جائز نہیں [۳] مملوکیت کے قابل ہو پس آزاد آدمی کے بیع صحیح نہین
[۴] جائز الاستعمال ہو پس مردار - خون - پوست قبل دباغت نہین بک سکتی [۵] - جائز البیع
یعنی شرع مین اوسکی ممانعت نہ آئی ہو جیسے بت اور رضا سے مراد ایجاب ہی یعنی پہلی درخواست
بیچنے کے ہو یا خریدنے کی اور قبول ہی یعنے پہلی منظوری - اور شرط یہ ہی کہ [۱] ثمن کا وصف
اور مقدار بیان کیا جاے جیسے پانچ روپیے چہرہ دار [۲] تعین مبیع جیسے یہ کتاب [۳] عاقدین
کے اہلیت - یعنی غلام مہجور اور نابالغ - مجنون نہون [۴] قدرت تسلیم - یعنی مبیع ادا کرنے پر بایع
قادر ہو پس جو چیز بایع کے ملک مین نہو یا اوڑتی چڑیا - دریا کی مچھلی نہین بک سکتی [۵] مدت ادا
اگر قرض ہو [۶] کوئی شرط زائد بایع یا مشتری کے مفید نکیجاے جیسے مین اس مکان مین ایک ماہ
رہونگا - یا تو مجھے قرض دیا کرنا رِبٰوا از روی اصطلاح شرع مین ربوا اوس زیادتی کو کہتے ہین
جسکا کوئی عوض نہو یہ لفظ مجمل ہی اسلیے کہ ربوا کے معنے معلوم اور محل غیر معین ہی لیکن احادیث
مین تفسیر آگئی فرمایا اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ
بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ
سونے سونے سے چاندی چاندی سے گیہون گیہون سے جو جو سے خرما خرمے سے نمک
نمک سے برابر اور دست بدست بیچا جاے وَالْفَضْلُ رِبٰوا اور زیادہ لینا سود ہی پس سود
کی دو قسمین ہین [۱] قرض مین کوئی شے معین یا غیر معین یا ہوار یا ایک بار اصل سے زیادہ دینے کا
اقرار - نوٹ کا سود اور وثیقہ کے تنخواہ - رہن کا نفع اسمین داخل ہی [۲] بیع مین - اور اسکے
بھی دو مرتبے ہین ایک متفق علیہ یعنے ان چھ چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین ہوا دوسرے
مجتہد فیہ ظاہریون کے نزدیک اور چیزون مین سود نہین اور یہ قول غیر مقبول ہی اسلیے کہ
ان چھ چیزون کی تخصیص محض ادعا ہی بلکہ جو علت ان چیزون مین ہی جہان ہوگی ربوا ثابت ہوگا
شافعیون کے نزدیک قیمت اور طعم علت ہی اور جنس شرط (ہدایہ) اور مالکیون کے نزدیک جنس
اور اقتیات اور حنبلیون کے نزدیک طعم اور جنس علت ہی اور حنفیون کے نزدیک علت اول جنس
ہی یعنی دونون چیزون کا ایک قسم کی ہونا - جیسے جو جو کے ساتھ اور گندم گندم کے عوض اور اسمین
برے بھلے کا اعتبار نہین فرمایا جَيِّدُهَا وَرَدِيُّهَا سَوَاءٌ اچھا برا سب برابر ہی دوم قدر یعنی تول
یا پیمانہ جیسے بالائی جو تولی جاتی ہی اور دودھ جو ناپا جاتا ہی اور اسمین اتحاد شرط ہی پس ناپنے والی چیز
تلنے والی کی ہمقدر نہین اور ایسی ہی جو چیز معمولاً و عرفاً گنتی سے تلتی ہی وہ اس چیز کے ہمقدر

نہین جو سونے یا سیر ون سے تلے الحاصل جو دو مال ہمجنس و ہمقدر ہون جیسے لوہا لوہے کے عوض تو نقدا بیشی وکمی اور قرضا ہر حال مین سود ہی اور اگر صرف قدر ہو جیسے لوہا اور تانبا یا صرف جنس ہو جیسے پارچہ بعوض پارچہ تو قرضاً بیچنا منع اور نقد جائز ہے جسطرح چاہین بیچین مسئلہ ناپ اور شمار داخل قدر نہین مسئلہ بیع فاسد یعنی شروط مذکورہ کے خلاف سود کے حکم مین ہی مسئلہ چاندی سونا باہم قرض بیچنا حرام ہی اگرچہ ایک آن کا وعدہ ہو مسئلہ چاندی سونے مین جاگڑ بہی جائز نہین مسئلہ چاندی چاندی سے اور سونا سونے سے بیش وکم بیچنا سود ہی اور صناعت وسکہ اور کہوٹی کہری کا کچہ اعتبار نہین جبتک کہوٹ غالب و اکثر نہو مسئلہ جس چیز مین چاندی یا سونا ہو اوسے چاندی یا سونے سے خریدین تو بقدر چاندی یا سونے کے نقد دینا ضرور ہے مسئلہ چاندی سونا آپسمین بیش وکم بشرط نقد بک سکتا ہی مسئلہ ہمارے زمانے کے یہ نوٹ جو سکہ رائج کی طرح جاری ہین اور آنہ پائی روپیے کے حکم مین ہین مگر دست بدست شرط نہین زیادہ تفصیل ان مسائل کی ہمارے رسالے تطہیر الاموال مین قابل دید ہے

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ

پہر جو شخص کہ آہئے اوسکے پاس نصیحت اوسکی ربکی طرف سے پہر باز آیا تو واسطے اوسکے ہی جو گذر گئی اور فیصلہ اوسکا اللہ کی طرف ہی

وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور جو لوٹا پس وہ صاحب نار ہی وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

یعنے جسنے پروردگار کی نصیحت معلوم ہوگئی اور باز آیا تو جو سود لیچکا اوس کے ملک مین آگیا اور اگر پہر سود خواری کے یا دہی لغو کلمہ کہا تو ہمیشہ کے لیے دوزخی ہوگا - فَلَهٗ یعنی اوسکی ملک ہوگیا اور گناہ رہا اَمْرُهٗ معاف کرنا - یا توفیق ثابت قدمی عَادَ سود کہایا - یا وہی بات کہی کہ دونون یکسان ہین خٰلِدُوْنَ ابدالآباد - یا مدت دراز حاصل ۱ اگر اس بیہودہ قول سے باز آیا اور سود خواری چہوڑی تو جو لیچکا اوسکا مالک ہوگیا رہا گناہ خدا چاہے تو معاف کردے ۲ اگر باز آیا تو جو لیا اوسکا گناہ معاف ہی البتہ غیر کا حق باقی رہا وہ معاف ہو بانہ ۳ پہر سود خوری کی تو دوزخ مین مدت دراز تک رہیگا ۴ پہر کہا کہ بیع و سود یکسان ہین تو ابدالآباد دوزخ مین رہیگا اسلیے کہ کافر ہوگیا ف یہ ارشاد کہ اوسکا فیصلہ اللہ پر ہے اشارہ کرتا ہی کہ سود قبل نزول آیت قابل ترک تہا اور جو مال سود مین لیا جاوے وہ ملک مین نہین آتا مسئلہ کافر شراب بیچ کر اوسکی قیمت حاصل کرے تو مسلمان کو بنا قرض وغیرہ اوسمین سے لینا جائز ہی اور سود کے مال سے لینا جائز ہے

اسلیے کہ سود نہ مسلمانپر حلال ہو نہ کافر پر مسئلہ کسی نے دوسرے ذمی کو بابتہ قرض شراب بیچی پھر مدیون مسلمان ہوگیا قرضخواہ اپنی قیمت بذریعہ قاضی پاسکتا ہو اور اگر سود کا معاملہ کیا تھا تو نہ دلایا جائیگا

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ ربع

مٹا دیتا ہی اللہ سود کو اور بڑہاتا ہی صدقوں کو اور اللہ نہین پسند کرتا کسی کافر گنہگار کو

اللہ تعالی سود لینے دینے والیکا مال ضایع کرا دیتا ہو دینے والے کا نقصان تو ظاہر ہی اور لینے والے کا نقصان بے برکتی اور تجربے سے معلوم ہوتا ہی اور صدقے کے ثواب اور برکت کو بڑہاتا ہی ترمذی اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَيُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اللہ قبول فرماتا ہی صدقے کو پہر بڑہا دیتا ہی اوسے جسطرح پرورش کرتے ہو تم اپنے بچھڑے کو ربط معاملات اور ربا کی مذاکرات کے مشغولی مین پہر مقصود اصلی یعنی ذکر و فکر کی طرف متوجہ فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

بیشک جو ایمان لائے اور کین نیکیان اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

واسطے اونکے مزدوری ونکی ہی اونکے رب کی پاس اور نہ ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمناک ہون

ف ایمان کا ذکر مقدم فرمایا اسلیے کہ شرط ہی کوئی نیکی بدون ایمان کے مقبول نہین ہوتے۔ عمل صالح مین گو نماز اور زکوۃ داخل تہی مگر خواہ تفصیل کے طور پر ذکر فرمایا کہ نیک کام خواہ بدنی ہو مثل نماز کے خواہ مالی ہو مثل زکوۃ کے خواہ اہتمام شان کے طور پر کہا کہ منجملہ تمام نیکیان نماز ضروری جسکے تارک پر کفر کا اطلاق وارد ہے اور زکوۃ بھی شرط ہی جسکے تارک پر جہاد ہوا تہا شبہہ کوئی شخص ایمان لاتی ہی مرجاے تو عمل صالح کہان کیا کہ مستحق اجر ہو حالانکہ اوسے بالکل جنتی کہتے ہین جواب کوئی عمل صالح اس سے زیادہ نہین کہ بعد ایمان کے گناہ سرزد نہوا اور خاتمہ ایمان ہی پر ہو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہا سود سے اگر ہو تم ایمان والے

ف مابقی سے اصل قرض مراد نہین بلکہ سود مراد ہی ترک ربوا پر ایمان کو موقوف فرمایا پہلا یاایہا الذین امنوا بغرض ترغیب و آمادگی یا بیان واقعہ ہو اور پہر مومنین فرمانے سو مراد اصل و کمال ایمان ہی یعنی یون تو تم نام کے مومن ہو مگر اصل ایمان تب ہی کہ اللہ سے ڈرو اور پیسہ جتنا چھوڑ دو

معالم بنو عمرو بنو مغیرہ کو قرض دیا کرتے جب آنحضرت طائف پر فتحیاب ہوئے بنو عمرو نے اپنا سود
بنو مغیرہ سے مانگا یہ بولے کہ اسلام نے سود ساقط کردیا اب ہم نہ دینگے تو دونون نے آپ کی پاس
اپنا قضیہ لائے اور عتاب حضور کی طرف سے طائف کے عامل تھے انھون نے حضور کو لکھا اسلیے کہ یہ سود بہت تھا اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا

یعنی بعد فہمایش سود کا معاملہ | فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ۚ | اور اطلاع دینی پر بہی نہ چھوڑا تو خوب

پہر اگر نہ کیا تم نے تو خبردار رہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور اوسکے رسول کی

خبردار رہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول تمہاری لڑائی پہ تیار ہی **مظہری** اللہ تعالیٰ نے جو سود خوار کو
پانچ طرح کے خوف دلائے ۱ دیوانگی و رسوائی جیسا کہ فرمایا کہ قیامت مین قبر سے دیوانہ وار اٹھینگے
۲ دوام دوزخ جیسا کہ فرمایا ہم فیہا خالدون ۳ اضاعت مال جیسا کہ فرمایا کہ سود خوار کا مال
مٹا دیا جائیگا ۴ کفر جیسا کہ فرمایا اگر مومن ہو تو باز آؤ ۵ حرب جیسا کہ فرمایا کہ اللہ اور رسول
کی لڑائی کا یقین کرلو اور احادیث مین بہی وعید شدید منقول ہی **ابن کثیر** ابن مسعود سے
روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرِّبٰوا ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا
اَلزِّنَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبٰوا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ سود کے تہتر باب یعنی گناہ ہین
ادنی وہ زنا ہی جو آدمی اپنی ما سے کرے اور بہت **خبیث** سود آبرو ہی مسلمان کی یعنی مسلمان
کی آبروریزی سود سے سخت گناہ ہی **در منثور** ابن عباس نے کہا جو ہمیشہ سود کا معاملہ کیا کرے
تو امام وقت پر لازم ہی کہ اوسے توبہ پر مجبور کرے اور باز نہ آئے تو گردن ماردے۔ کہا ابن عباس نے
قیامت کے دن سود خوار سے کہا جائیگا اپنے ہتہیار سنبہال اللہ اور اللہ کا رسول آمادہ جنگ ہی معمر نے کہا کہ
سود خوار کو چالیس برس نہین گزرتے مگر یہ اوسکا مال ضایع ہوجاتا ہی۔ اور حدیث مین ہی کہ سود خوار
آخر کار مفلس و کم مایہ ہوجاتا ہی **ف** جب سود مین ایسی سختی تہی علما نے جہان سود کا شبہ پایا منع فرمایا

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور اگر توبہ کرو تم تو واسطے تمہارے اصل مال تمہارے ہین نہ تم ظلم کرو اور نہ تم ظلم کیے جاؤ گے

یعنی اگر باز آؤ تو اصل مال جو دیا تہا وہ تمہارا ہی وہ تمہین ملیگا نہ تم کسی پر ظلم کرو سود لیکر اور نہ تم پر ظلم
کیا جاوی اسطرح کہ اصل مال لے لیا جاوے **ف** ۱ معلوم ہوا کہ نہ اصل مال سود خوار کی ملک سے خارج ہوتا ہی
نہ رقم سود کی ملک مین آتی ہی اسی لیے ظلم کو فرمایا ۲ یہ کہ اگر باز نہ آئین تو اصل کے مستحق نہون حنفیہ کے
اصول پر ثابت نہین اسلیے کہ مفہوم مخالف حجت نہین ہی **مسئلہ** سود دینے کا وعدہ ہرگز جائز نہین
اسلیے ظلم ہا ہی عہد اور باجازت سے مباح نہین ہوسکتا۔ **معالم** بنو عمرو یہ وعید شدید سنکر

بولے ہمکو اللہ اور رسول کی لڑائی کی طاقت نہین سود سے دست بردار ہوے اب نفع زرنا
تو اصل مال کا تقاضا شروع ہوا بنو مغیرہ نے کچھ مہلت طلب کی بنی عمرو نے انکار کیا تو ارشاد ہوا

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اور اگر ہو (قرضدار) تنگدست تو مہلت ہو فراخ دستی تک اور یہ کہ صدقہ کردو تم بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

یعنے مفلس قرضدار کو مہلت دو اور چھوڑ دو یہ امر تمہارے حق مین اچھا ہی احمدی حضرت عباس
جب مسلمان ہوے اور یہ آیت اوتری فرمایا مین مومن ہون مین نے سود چھوڑ دیا اور توبہ کی اور راس
مال کو بھی چھوڑا اور صدقہ کردیا ذو عسرۃ مفلس اگر اس سے افلاس کامل مراد لیا جای تو مہلت دینا
واجب ہی ہدایہ فَإِنْ لَمْ يَظْهَرْ لَهُ مَالٌ خُلِّيَ سَبِيلُهُ اگر مدعا علیہ کے پاس مال ثابت نہو تو اوسکی
راہ چھوڑدیجاسے اور مدعی اوس وقت کا انتظار کرے کہ اللہ تعالی اوسے مالدار کردے۔ اور اگر
افلاس سے یہ مراد لیجاسے کہ قرض دے سکتا ہی مگر بدقت تو مہلت مستحب ہوگی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا
مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ
إِلَّا ظِلُّهُ جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کم کردیا اپنا حق اوس سے سایہ دیگا اوسے اللہ تعالے
قیامت کے دن زیر عرش ایسا دن کہ جب کوئی سایہ نہوگا مگر عرش کا اور وارد ہوا کہ ایک بنی اسرائیل
سے بعد موت کے حساب کیا گیا کوئی نیکی اوسکی پاس نہ تھی مگر یہ امر کہ وہ امیر تھا اپنے خادمونکو
حکم کرتا کہ غریبون سے نرمی اور درگزر کرین اللہ تعالی سے فرمایا ہم اس بندے سے زیادہ تر
عفو و تجاوز کے مستحق ہین جسطرح اسنے ہمارے مجبور بندونپر رحم کیا ہی ہم اسکی مجبوری پر اوس سے
زیادہ رحم فرمائینگے پھر جنت مین داخل کیا اور فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ
عَلَىٰ مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ یعنی تونگر اگر تساہل اور حیلے حوالے کرے تو یہ اوسکی طرف سے ظلم ہی تو جب تم چاہو کہ تقاضا
کرو تو تونگر پر کرو یعنی اوسپر تقاضے اور تشدد مین مضائقہ نہین اور صدقہ عام ہی کہ کل باقیات کا ہو یا بعض کا

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
اور ڈرو اوس دن سے کہ پھروگے اوسمین طرف اللہ کے پھر پورا پائیگی ہر جان جو کمایا اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے

یعنی ہر شخص اپنا کیا پورا پائیگا نیکی کا عوض ضرور ملیگا خواہ ثواب ہو خواہ کسی حق کا عوض ہوجاے
برائی ضرور سامنے آئیگی خواہ معاف ہوجاے خواہ اوسکی سزا ملے ظلم اگرچہ حق سبحانہ تعالی کیطرف
سے ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ سب اوسکے مملوک ہین تاہم خواہ ہمارے فہم کے موافق فرمایا خواہ
یہ کہ فیصلہ حقوق مین دوسرونکی طرف سے اور عطاے ثواب اور مقدار ثواب مین بیشی کمی نہوگی

زاہدی اس آیت کے بعد ہمارے حضور اقدس سات راتین زندہ رہی صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب

ای ایمان والو جب معاملہ کرو تم قرض کا مدت معین تک پس لکھلو اوسکو اور چاہیے کہ لکھی

بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ

تم مین کوئی کاتب عدل سے اور نہ انکار کرے لکھنے والا یہ کہ لکھے جیسا کہ سکھایا اوسی اللہ نے پس چاہیے کہ لکھے

ای ایمان والو جب کسی مدت معین کی لیے کوئی معاملہ کرو تو لکھ لیا کرو تاکہ نہ کوئی شرط مبہم ہو نہ حق بیش وکم۔ اگر ایک مرجائے تو اوسکے وارث نہ زیادہ مانگین نہ اوسنے زیادہ مانگا جائے نہ بہول چوک ہو نہ نوبت نزاع آئے اور چاہیے کہ کاتب عدل اور احتیاط سے لکھے نہ ایسی عبارت پیچیدہ ہو کہ ایک کا حق تلف ہو یا مبہم و مجمل لفظون سے جھگڑا اوٹھے اور کسیکا حق صاف طور پر بہی ضایع نہو اور کاتب لکھنے سے انکار نکرے ف آیت مین کئی بحثین ہین اول تَدَايَنتُم یعنی اسمین لین دین کرنا۔ اسمین ہر معاملہ جسمین ادائی کسی مدت پر مشروط ہو داخل ہی قیاس ہر معاہدہ اور غیر مالی معاملہ اسی آیت سے قابل کتابت ہی کیونکہ لکھنے کی وجہ یہی ظاہر کی گئی ہے کہ حفظ حق و ادای شہادت مین مدد ملی اور یہ علت بعینہ دوسرے معاملون مین بہی موجود و مقصود ہی جیسے نکاح طلاق۔ خلع۔ قبالہ مکان وغیرہ احمدی کہا ابن عباس نے یہ آیت بیع سلم مین اوتری ہی اس بنا پر حنفیہ کا تمسک اس آیت سے درباب جواز سلم صحیح ہی دوم أَجَلٍ مُّسَمًّى سے ثابت ہوا کہ معاملات مین مدت کا معین ہونا شرط ہی اور بدون تعین مدت کتابت بیسود ہوگی مسئلہ ایسی مدت مقرر کرنا جسے ہم عرفا یا ضرورۃ نہ جان سکین معتبر نہین جیسے جب پانی برسے۔ ہوا چلے یا جب نصارا کی عید ہو مسئلہ جب تک مدت پوری نہو دین کا مطالبہ جائز نہین احتراز قرض مین قبل مدت بہی تقاضا جائز ہے اسلیے کہ دین مین مانع کتاب سے موجود ہی اور قرض اس آیت مین داخل نہین کیونکہ دین اور قرض مین فرق ہی دین وہ جو کسی کے معاوضہ مین ذمی پر واجب ہو جیسے ایک شے بیچی اوسکا ثمن لینا ہی یا کوئی شے غصب کرے۔ یا ہلاک کر ڈالے مالک کو اوسکی قیمت دینا ہی یا اجرت و کرایہ وغیرہ قرض وہ قدر سے یا مثلی چیز جو بوعدۂ ادا دوسرے کے ملک مین کر دیا جاسے سلم ایک قسم کی بیع ہی اسمین کل قیمت نقد دیجاتی ہے اور مبیع ایک مدت معین کے بعد لیا جاتا ہی اسکی سات شرطین ہین ۱ مکان و وقت ادای مبیع ۲ جنس و وصف و نوع مبیع ۳ مقدار مبیع و ثمن ۴ ثمن کامل اوسی مجلس مین ادا کیا جاے

جہان ایجاب و قبول ہوا ہے مبیع وقت عقد سے ادا تک بازارمین مل سکے مبیع ایسی چیز ہو جسکا اندازہ اور بیان ہوسکے مبیع اور ثمن دونون مین شرط ربوا نہ پائی جائین - اور مدت اوسکی بعضون کے نزدیک آدہی ولسنے زیادہ ہونا کافی ہی اسلیے کہ قرآن مین مجمل ہی کوئی حد معین نہین اور بعضے تین دن کہتے ہین اسلیے کہ ادنی مقدار جمع ہی - اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک مہینے سے کم نہو اسلیے کہ مطلق مدت کا اطلاق ایک مہینے پر ہوتا ہی اور اتنی قلیل مدت کے لیے نہ یہ اہتمام شان کتابت و شہادت مناسب تہا اور نہ کچہ حاجتمند کی کارروائی ممکن ہے (خلاصہ ہدایہ) **سوم** فَاكْتُبُوْهُ سے احتیاط و استحباب مراد ہی واجب نہین اسلیے کہ یہ کتابت ہمارے حقوق کے تحفظ اور ہمارے فائدے کے لیے ہی اور جو شی خاص ہمارے فائدے کی ہو اوسمین آزادی رہتی ہی وجوب نہین ہوتا (نورالانوار) **چہارم** کاتب پر لکہدینا واجب ہے یا نہ - بعضون نے کہا یہ سب واجب تہا مگر (لایضار کاتب) سے منسوخ ہوگیا مگر یہ مذہب اور نسخ دونون ضعیف ہین اور اصول کے خلاف **مسئلہ** جو امور ہمارے معاش کے لیے موضوع ہین وہ واجب نہین ہوتی ورنہ تکلیف لازم آئی اور تکلیف عبادات مین ہوتی ہی نہ معاملات مین اور کتابت بہی امور معاش سے ہی اسلیے ارشاد ہوا کہ جسطرح تمپر اللہ نے احسان کیا اور یہ ہنر سکہایا تم بہی اوسکے بندونکی حاجت روائی کرو **مسئلہ** اگر کاتب نمل سکے - تو بشرط امکان و عدم زحمت مزید واجب ہوجائیگا **مسئلہ** کاتب کو اجرت کتابت لینا جائز ہی اسلیے کہ یہ امر عبادات واجبہ سے نہین **پنجم** یہ اول سے معلوم ہوا کہ کاتب خود سمجہ لے اور ایسی عبارت جو انصاف کے خلاف ہو نہ لکہے البتہ سہواً یا نافہمی سے غلطی ہو تو معاف ہی

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ

اور مضمون لکہوائے وہ جسپر حق ہی اور چاہیے کہ ڈرے اللہ سے کہ رب اوسکا ہی اور نہ کم کرے اوس سے کچہ بہی پس اگر

كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

ہو وہ جسپر حق ہی احمق یا ناتوان یا نہ املا کراسکے وہ کیں چاہیے کہ لکہوائے

جو اقرار کرتا ہی اور اللہ سے ڈرے نہ ہو اور حق کم نہ کرے پس اگر یہ	وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ولی اوسکا انصاف سے	اور لکہوائے وہ جسپر حق ہی یعنی کوئی لفظ اور شرط مجمل اور پیچیدہ

نابالغ یا شیخ فانی (جسکی عقل مختل ہوگئی ہو) یا ناواقف کاری یا احمق یا مرض وغیرہ سے خود نہ لکھو سکے
تو یا وسکا یا معتمد یا وکیل انصاف سے لکھوائے املا یہ کہ ایک شخص بتاتا جاے اور دوسرا لکھے۔ یہ حق
اوسیکا ہو جو اقرار کرتا ہو مسئلہ اگر صاحب حق خود لکھوائے یا اپنے ہاتھ سے لکھے۔ یا اقرار کنندہ
اپنے ہاتھ سے لکھدے تو بعد پسند و رضاے فریقین جائز ہو آیت میں غیر کے لکھنے کی ممانعت نہین
بلکہ مقصود یہ ہو کہ اقرار کنیوالے کا حق ہو جو چاہے لکھوائے لکھوانے والا قبول کرے تو بہتر ورنہ ترمیم ہو سکتی
اور کاتب کو ذکر سے یہ فائدہ ہو کہ ہر شخص کی بات کے دو جانچنے والے ہونگے ایک فریق۔ دوسرا کاتب
اسمین حقوق کی محافظت زیادہ ہوگی مسئلہ کتابت کے مصارف اوسکے ذمے ہین جسکے لیے ہو اسلیے
کہ وہی مالک ہو اور وہی اوس سے فائدہ لیگا مسئلہ دستاویز کی تحریر مین کسی قسم کا اجمال و ابہام
جائز نہین بلکہ جو بات لکھی جاے وہ نہایت صریح اور واضح ہو مثلاً بیس روپیہ ہمارے ذمے مین
اسمین سکہ لکھو۔ یا رمضان مین یا صوبہ و دہ مین دینگے۔ اسمین سن اور شہر یا قصبے کا نام لکھو اسلیے کہ
(بخس) کے معنی گھوٹا اور (شیئا) سے مراد ادنی اور حقیر شے یعنے کسی چھوٹی سے چھوٹے حق کو ناقص نکرے
سفیہ بے وقوف۔ یہان مجنون یا نابالغ مراد ہو ضعیف سے وہ بڈھا مراد ہو جسکی عقل جاتی رہے
ولی سے عموماً معتمد اور کارپرداز مراد ہو ولی ہو یا وکیل مسئلہ آیت جواز وکالت پر
دلالت کر رہی ہو اور یہ کہ ساختہ پرداختہ وکیل کا موکل پر لازم ہو مسئلہ آیت مین اشارہ ہو
کہ موکل کے ہوتے وکیل کام نہین کرسکتا مگر جبکہ موکل عاجز و مجبور ہو ف آیت بتا رہی ہو
کہ اپنے حقوق کا تحفظ اور دوسرون کے حقوق کی اعانت امر ضروری ہو اسمین خود مستعد ہونا چاہیے

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتٰنِ
اور گواہ بناؤ دو گواہ مردون سے اپنے پس اگر نہ ہون دو مرد پس ایک مرد اور دو عورتین

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدٰىهُمَا الْأُخْرٰى وَلَا يَأْبَ
اونمین سے کہ پسند کرو تم گواہون سے اگر بھولجائے ایک عورت تو یاد دلائے دوسری اور نہ انکار کرین

الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا
گواہ جب بلائے جائین

اور گواہ بناؤ دو مسلمان اگر دو مرد نہون تو ایک مرد اور دو عورتین کافی ہین اور یہ گواہ
مسلمان ہون اور ایسے ہون جنکا چال چلن تم پسند کرو اور دو عورتین
دو اسلیے ہین کہ ایک بھولجائے تو دوسری اوسے یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائین تاکہ گواہی سے انکار نکرین

شہادت ایک مردینی ہی گواہ کو سچی گواہی مین اظہار حق و دفع ظلم کا ثواب ملتا ہی اور جھوٹے گواہی مین بہت بڑا گناہ ہی - گواہ اسیقدر بیان کرسکتا ہی جو اوسنے آنکھ سے دیکھا - یا سننے والی چیز کو سنا اوسے اپنی طرف سے کچھ بیشی و کمی کا اختیار نہین اور اسکی سات شرطین ہین **شرع**

دو ہون - بالغ - عقیل - وحر - و ذکور		مسلم و غیر متہم بفجور

ایک ورنا بالغ اور مجنون - اور غلام کی گواہی مقبول ہی نہین - اور عورتون کی گواہی مردون کی ساتھ اور کافر کی گواہی بمقابلہ کافر (جبکہ کسی مسلم کے خلاف نہو) اور فاسق کی گواہی بشرط رضا می حاکم و فریقین جائز ہی اور دین مین ایک آدمی - مرد ہو یا عورت اور غلام کی گواہی مقبول ہی اور کافر و فاسق کی بات بالکل نسنی جاے - (زیادہ تفصیل اسکی فقہ مین ہے) **مسئلہ** کافر کی گواہی تب مقبول ہی کہ جب دونو فریق کافر ہون یا ایک کافر ہو اور کافر کے خلاف گواہی دیجای اسلیے کہ فرمایا (من رجالکم) تمہارے مردون سے گواہ ہون کافر ہم مین سے نہین **مسئلہ** چار عورتین بجای دو مردون کے گواہی نہین دیسکتین اسلیے کہ گواہی عورتون کی خلاف قیاس ہی اپنے محل پر مقصور رہیگی - اور اسلیے کہ اصل گواہی مین ایک ہی دوسرا اوسکی تائید و تصدیق کرتا ہی جب سب عورتین ہوئین تو اصل وہی ہونگے جنکی بھولنے اور کم عقل ہونے کے قرآن و حدیث مین تصریح ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ (عورتین عقل مین بہی نقص رکہتی ہین اور دین مین بہی ۱۲) **مسئلہ** ایسے آدمی کی گواہی جو افعال محقر کرتا ہو مقبول نہین - اور افعال محقرہ وہ ہین جو بحسب رواج حقیر و ذلیل سمجھے جائین جیسے بازار مین کہانا - وغیرہ جیساکہ فرمایا (ممن ترضون) **مسئلہ** اگر وہ امور جو عبادت یا سنت ہین رواج مین ذلیل سمجہ لیے جائین تو نہ وہ حقیر ہونگے نہ گواہی مردود ہوگی جیسے ہمارے زمانے مین تہمد باندہنا - اور اونچا پایجامہ - موٹا کپڑا - اپنا سودا خود خرید کر اپنے ہاتھہ مین لیجانا **مسئلہ** اگر فاسق گواہ بنالیا جاے اور کوئی عذر نکرے تو گواہی مقبول ہی اسلیے کہ ہماری رضا کو شرط فرمایا ہی **مسئلہ** کسی شخص پر گواہ بننا واجب نہین مگر جبکہ کوئی اور گواہ نمل سکے بوجہ حفظ حق مومنین و فائدہ رسانی بندگان خدا گواہ بننا پڑے گا **مسئلہ** اگر یہ خوف ہو کہ گواہ بننے سے باربار حاکم کے پاس جانا ہوگا اور زحمت بیجا اوٹھانا پڑے گی یا اوسکے ضروری کام اور امور معاش مین خلل پڑیگا یا وکلا کے مغالطے فریقین کے سوالات حکام کی زبردستیون سے کچھ نکچھ دروغ بیانی ہوگی بلکہ فیدا ہوسے تو ذاتی ضرر کا بہی خوف ہی یا حاکم اس شہادت پر وہ فیصلہ کریگا جو شرعاً نچاہیے ایسی صورت مین گواہ نبنا بہتر نہین اسلیے کہ نہ تحمل ضرر ضروری ہونہ اعانت حرام جائز

مسئلہ گواہ کو اجرت یا بطور انعام لینا رشوت ہی مگر جسقدر وقت صرف ہو یا ہرج ہو اوسکا معاوضہ منع نہین بشرطیکہ گواہی پر کچھ اثر نہ پڑے

وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

اور نہ ملول ہو یہ کہ لکھو حق کو ادنی ہو یا اعلے اوسکی مدت تک یہ زیادہ انصاف ہی اللہ کے نزدیک اور

اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا

زیادہ درست کرنیوالا ہی واسطے شہادت کے اور قریب ہی اسکے کہ تم شک کرو

اور ملول نہو حقوق کے لکھنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اسلیے کہ مواخذہ سب مین ہے فرمایا کہ ذرہ برابر نیکی ہو یا بدی پیش ہو جائیگی اور اوسکا عوض ملیگا تو ہر حق کو اوسکی مدت کے ساتھ لکھ لو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کا امر ہی اور گواہی دینے کے لیے بہت اچھا ہی امید ہی کہ تمھین واقعات مین سہو و شبہ نہو ف جبکہ تحریر و شہادت صرف حفظ واقعات کے لئے ہے اور واقعات بدون تحریر بھی یاد رہ سکتی ہین لہذا احتیاط اور استحباب ہی وجوب نہین

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا

مگر یہ کہ ہو تجارت نقد کہ پھراتے ہو اوسے آپسمین پس نہین تمپر گناہ اگر نہ لکھو اوسے

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ڛ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ

اور گواہ بنالو جب خرید و فروخت کرو تم اور نہ ضرر دیا جاے کاتب اور نہ گواہ اور اگر کروگے تم پس

فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

بیشک وہ گناہ ہی ساتھ تمہارے اور ڈرو اللہ سے اور سکھاتا ہی اللہ تمکو اور اللہ ساتھ ہر شے کے داناہی

مگر جبکہ لین دین نقد ہو جو آپسمین ہیر پھیر کیا کرتے ہو تو تمپر کوئی الزام نہین اگر نہ لکھو اور گواہ بنالیا کرو جب خرید و فروخت کیا کرو اور کاتب اور گواہ نکسی کو ضرر دین نہ اونہین ضرر دیا جاے یعنی نہ وہ تحریر و تقریر مین کسی کا نقصان کرین اور نہ زحمت اور بار بار طلبی وغیرہ سے انکا نقصان کیا جاے اور اگر تمنے ایسا کیا تو گناہ اور نافرمانبرداری ہوگی اور اللہ سے ڈرو اللہ تمھین قواعد اور انتظامات سکھاتا ہی اللہ ہر شے پر دانا ہی ابو سعود ولا یضار اگر مجہول ہی تو یہ مراد ہی کہ کاتب اور گواہ کو ضرر نہ دیا جاے اور معروف ہی تو یہ مطلب ہی کہ یہ فریقین کو ضرر نہ دین ف اگر کہا جاے کہ جب معاملات قرض کے نہ لکھنے مین گناہ نہین تو یہ ارشاد کہ

بلکہ معنی یہ ہین کہ تجارت نقد مین [illegible]

تجارت کے نہ لکھنے مین گناہ نہین ہے کیونکہ صادق آئیگا تو جواب ہے کہ دین کی صورت مین سہو اور شبہ سے کچھ نہ کچھ نزاع اور حق تلفی کا خوف ضرور تھا اور نقد مین وہ بھی نہین اور تقدیر کلام یہ ہے کہ معاملات دین مین جو شبہ گناہ کا تھا وہ نقدی مین نہین مظہری گواہ بنا لینا واجب نہین جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدون گواہ کے خریدنا ثابت ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

اور اگر ہو تم سفر مین اور نہ پاؤ تم کاتب پس رہن (رکھو) با قبضہ پس اگر اعتماد کرے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ

ایک تمہارا ایک پر پس چاہیے کہ ادا کرے وہ کہ امانت دار بنایا گیا امانت اوسکی اور چاہیے کہ ڈرے اللہ کو رب اپنے کو

اور اگر تم سفر مین ہو اور کاتب نہ ملے تو رہن با قبضہ کر لو پھر اگر امانت کہائی ایک دوسرے کے پاس تو چاہیے کہ امین امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اوسکا پروردگار ہے مظہری یہ مراد نہین کہ وطن مین ہو یا کاتب ملے تو رہن نہ رکھو اسلیے کہ مفہوم مخالف بالاتفاق اس صورت مین غیر معتبر ہے بلکہ ایک واقعہ بیان کیا کہ دستاویز وغیرہ نہو سکے تو رہن سے اطمینان کر لو ف رہن بدون قبضہ جائز نہین احکام رہن ۱ جو دیا جاوے وہ قرض کے رہن بقدر قرض مضمون ہے باقی امانت (ہدایہ) ۳ مرہون سے فائدہ اوٹھانا سود ہے ۴ ایسی شے جسپر قبضہ نہو سکے جیسے اس زمین کا زرع یا درخت کی شاخ - یا دیوار بدون زمین کا رہن جائز نہین ۵ جسکا بیچنا منع اوسکا رہن بھی منع ہے ۶ کوئی چیز رہن رکھکر راہن کو بکرایہ قابض کرا دینا جائز نہین مظہری آیت مین امانت سے دین مراد ہے

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ

اور نہ چھپاؤ گواہی اور جو چھپائے گواہی پس شان یہ ہے کہ گنہگار ہے دل اسکا اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے

اور گواہی نہ چھپاؤ ورنہ تمہارا دل گناہگار ہو جائیگا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ف گواہی چھپانا حرام ہے اور بوقت ضرورت ادای شہادت واجب مسئلہ اگر بالیقین

[illegible]

[illegible]

معلوم ہو کہ حاکم فیصلہ ظلم سے کریگا مثلاً زید نے بکر سے روپیہ بشرط سود لیا اور شاہد کو کہا بیشک سود کا وعدہ تہا اس صورت مین سود دلایا جائیگا۔ یا زید نے وعدہ کیا کہ یہ گہڑی جو بکر کے پاس ہو میری ہی بکر نے چورائی گواہ یہ جانتا ہی کہ گہڑی زید کی ہی مگر اوسے یقین ہے کہ صرف استقدر ثبوت سے کہ یہ گہڑی زید کی ہی بکر کو سزا ملجائیگی اس امر کا ثبوت ملیجائیگا کہ اوسنی چورائی ہی یا اور طرح سے مالک ہوا اس صورتمین کتمان شہادت جائز ہی تا کہ ظلم پر اعانت نہو لیکن گواہی ایک مخفی اور قلبی امر تہا اسی لیے فرمایا

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ

اللہ ہی کے لیے ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو وہ جو جی مین ہی تمہارے یا چہپاؤ تو کرم حساب کریگا تمہارا

بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ساتہ اوسکے اللہ پس بخشیگا واسطے جسکے چاہیگا اور عذاب کریگا جسے چاہیگا اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

اللہ ہی کی ملک ہی جو آسمانون مین ہی یا زمین مین تم اپنے دلون کی باتین ظاہر کر دو یا چہپاؤ اللہ تمسے اوسکا حساب کریگا جسے چاہیگا اپنے فضل سے بخش دیگا جسے چاہیگا عدل سے عذاب کریگا اللہ ہر شے پر قادر ہی ف (مافی انفسکم) عالم ہی اخلاق۔ آرزو۔ ارادہ حدیث نفس خطرہ عزم مصمم۔ سب داخل ہین اور حق سبحانہ تعالی ان سبکا حساب کریگا زاہدی علما اس مسئلے مین کہ جو بات دل مین آئی اوسپر مواخذہ ہی یا نہ بہت مختلف ہین ۱ خطرات بالاتفاق معاف ہین ۲ عزم کفر۔ بالاتفاق کفر ہی ۳ عزم کبائر یعنے کسی گناہ کبیرہ پر قصد مصمم کرنا کہا بعض نے یہ معاف ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جب بندہ گناہ کا قصد کرتا ہی لکہا نہین جاتا اگر باز آیا تو نیکی ملتی ہی اور کیا تو گناہ لکہا جاتا ہی۔ اور مراد اس سے قصد مصمم ہے ورنہ خطرات جو اضطراراً دل مین آتے ہین یا خطا و نسیان وہ معاف ہی ہین۔ اور بعض نے کہا عزم شر پر عزم کا گناہ ہوگا فعل کا نہوگا جبکہ اسی عزم پر رہے اور باز نہ آئے یہان تک کہ مرجائے شمس الائمہ حلوائی اور ابو المنصور ماتریدی نے کہا کہ خطرہ اضطراری معاف اور اختیاری پر گرفت ہی ف تاجیہ کے نزدیک وہ امور جو دل مین آئین دو قسم کے ہین ۱ اضطراری ۲ اختیاری۔ پہلا بالاتفاق عفو ہی۔ دوسرا پس اوس سے بندہ راضی اور آمادہ ہی یا نادم و تائب۔ ندامت کے حالت مین بہی قابل اخذ نہین اور اگر مطلقاً راضی ہی تو خواہ وہ ایسا امر ہی جو قول یا فعل سے متعلق ہی جیسے مناہی یا کلمات کفر اور نماز و تمنا تو خیال خیر مین ایک نیکی عطا ہوتی ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جب بندہ نیک ارادہ کرتا ہی تو ایک نیکی لکہی جاتی ہی اور جب اوسے کر لیتا ہی تو دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور اگر خیال شر ہو تو جب تک کر نہین لیتا

گناہ نہین لکھا جاتا جیسا کہ حدیث مین گزرا اور نکرنے کی کئی صورتین ہین ۱ یہ کہ نادم و تائب ہوا ہین
ثواب ملتا ہی جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ۲ کسی وجہ سے مجبور ہو گیا یہ معاف کردیا جاتا ہے
۳ یہ کہ گو مجبور رہو گیا مگر وہ عزم اوسکے دلمین بعینہ باقی ہی اور اس مجبوری کا ملال ہی تو بلا شبہہ اسپر
مواخذہ ہوگا اور یہی خلاصہ ہی شمس الائمہ اور ابو المنصور کی تقریر کا اور ظاہر آیت کا بھی محمل یہی ہے
اور اگر وہ امر قول و فعل سے متعلق نہین جیسے ایمان و اعتقاد یا کفر و اصحاب سے عناد اس مین اگر
قائم رہا تو سزا و جزا لازم ہی ورنہ بالتبعیہ خیالات خیر جنمین عزم مصمم ہوا ہو اگر اوسکے فضل وسیع سے نیکیون
مین لکھہ لیے جائین تو نہ بعید ہی نہ خلاف امید ہی - اور معنی آیت کے یون لینا چاہیے کہ جو کچہ تم کرو
یا تمہارے دلمین گزرے اون سبکا حساب ہم لینگے بعض پر مواخذہ یا عطای ثواب ہوگا اور بعض پر
عفو اور بعض محض عبث سمجھے جائینگے لیکن اللہ کے حساب اور پرسش اور علم سے کوئی امر خارج
نہین **بخاری و مسلم** ام المومنین صدیقہ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهٗ کسیکا عمل کسیکو جنت مین نہ لیجائیگا صحابہ نے عرض کی
وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور آپ کا بھی عمل آپ کو جنت مین نلیجائیگا اے رسول اللہ فرمایا
وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ مین بھی نہین مگر ڈھانک لیا مجھو اللہ نے اپنی رحمت سی
اور فرمایا قیامت مین اللہ تعالی مومن سے قریب ہوگا پھر اوسپر اپنا بازو رکھیگا اور اوسے
چھپا لیگا اور فرمائیگا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا کو تو فلان خطا فلان قصور
اپنا جانتا ہی عرض کریگا ہان اے رب - پھر سب گناہ قبول دیگا اور سمجھیگا کہ اب ہلاک ہوا دوزخ
مین گیا حق سبحانہ تعالی فرمائیگا میرے بندے مین نے دنیا مین تیرے عیب چھپائے آج بھی
چھپاتا ہون جا تجھے بخشدیا پھر نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین عطا ہوگا اور کفار کے لیے باواز بلند
پکارا جائیگا کہ تمام مخلوق سنے هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ انہون نے جھوٹ باندہا اپنے رب پر آگاہ ہو جاو لعنت ہی اللہ کی ظالمون پر
ابن کثیر جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نے حضور مین عرض کیا ہمین اوسیقدر تکلیف دیجائے جسکی ہمین قوت ہے
یعنی صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ مگر یہ امر کہ ہمارے خطرات اور خیالات پر مواخذہ ہو ہماری وسعت سے باہر ہے
ارشاد ہوا کیا تم بھی وہی کہوگی جو بنی اسرائیل نے کہا کہ سمعنا و عصینا حق سبحانہ تعالی نے بطور تعلیم نازل فرمایا کہ یون کہو

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
ایمان لایا رسول جو اوتارا گیا اوسکی طرف اوسکے رب سے اور ایمان والے سب ایمان لائے اللہ پر اور فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر

وَرُسُلِهٖ ۣ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۣ غُفْرَانَكَ
اور پیغمبرون پر اوسکے نہین فرق کرتے ہم کسی مین اوسکے پیغمبرون سے اور بولے سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے بخشش چاہتے ہیں

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
اے رب ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہے

پیغمبر اور مومنین سب کے سب خدا پر ایمان لائے اور فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون پر (اور کہتے ہین کہ) ہم فرق نہین کرتے کسی پیغمبر مین اسطرح کہ کسیکی نبوت ضروری اور دوسرے کی مشتبہ قرار دین جیسا یہود و نصارا نے کیا کسی کو پیغمبر کہا اور کسیکو نمانا اور کہا اے رب ہمارے ہمنے تیرا حکم سنا اور اوسکی فرمانبرداری کی ۔ ہمین عطا کر اپنی مغفرت اور تیری طرف مرجع اور بازگشت ہے ف اسمین بہت بڑی فضیلت اس امت کی یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے ان کے حاضرین کے خود تصدیق فرماتا ہے اور جو غائب ہین انکو تعلیم کرتا ہے کہ یون کہو خبردار بنی اسرائیل کی طرح یہ کہنا کہ سمعنا وعصینا ہمنے حکم الٰہی سنا اور سرکشی کی ۔ظاہر ہے کہ مخاطب ان مقدس کلمات کے اصحاب رسول مقبول ہین جو وقت نزول آیت حاضر تھے پھر جو لوگ ایسے حضرات کے ایمان مین کلام کرین اور سب او بانہ باتین بنائین وہ اللہ کی شہادت کی رد کرنیوالے نہین تو کون ہین اور قرآن کو جھٹلاتے نہین تو کیا کرتے ہین

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ
نہین تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر (بقدر) سمائی اسکی کے مفید اوسے وہ ہے کہ کمائے اور مضر اوسے وہ ہے کہ کمائے

اللہ کسی نفس کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہر شخص کو اپنی ہی کمائی کا فائدہ ملیگا اور اپنے ہی برے کامون کا ضرر پہنچیگا ف معلوم ہوا کہ ۱ احکام شرعی بہت آسان ہین اسلیے کہ جو امر بقدر طاقت ہوتا ہے وہ گران نہین ہوتا ۲ عذر کی حالت مین تخفیف ہونا چاہیے جیسے شیخ فانی کے لیے بجاے روزے کے طعام مسکین یا مریض کو وضو کی جگہ تیمم کافی ہے ایسے ہی حج و زکوۃ وغیرہ مین مال شرط ہے ۳ اشارہ ہے کہ اپنے مملوک پر زیادہ بار نہ ڈالو جبکہ رب الارباب تکلیف زیادہ نہین ڈالتا ۴ آدمی خود اپنی اصلاح کا ذمہ دار اور اپنے خرابیون کا جوابدہ ہے اور جو اپنی مدد نہین کرتا اوسکی مدد کوئی نہین کر سکتا بلکہ جو مدد غیر سے ملے وہ بھی اسکے کسی نیک فعل کا نتیجہ ہے اور ضرر غیر سے پہنچے وہ بھی اسکے فعل بد کا عوض ہے

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو اگر بھول گئے ہم یا خطا کی ہمنے اے رب اور نہ لاد ہمپر بوجھ جیسا کہ لادا تو نے

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۣ
اونپر کہ پہلے تھے ہمسے اے رب ہمارے اور نہ لاد ہمپر اوسے کہ نہین طاقت ہمکو ساتھ اوسکے اور معاف کر ہمسے

ع ۱۴ ۸

وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور بخش دے ہمارے اور رحم کر ہمپر تو مولی ہمارا ہے لیس مدد کر ہماری قوم کافرین پر

معالم بنی اسرائیل جب کوئی بات بھول جاتے اور حکم کے خلاف کرتے تو اونپر عذاب آجاتا اللہ تعالی نے اس امت کو خطا و سہو سے معاف فرمایا نسیان بھول خطا چوک - یہ دونو فعل اگرچہ قابل مواخذہ تھے اسلیے کہ سہو و خطا قلت اہتمام و کم توجہی سے پیدا ہوتی ہی مگر اللہ تعالی نے فضل و کرم سے معاف فرمایا مگر اللہ کے حق مین انپر مواخذہ نہین روزہ خطا سے ٹوٹ گیا نماز سہو سے رہگئی اگر یاد آئے قضا کرے ورنہ مواخذہ نہین ہی البتہ حقوق عباد مین مواخذہ ہی کسیکا مال خطایا سہو سے ضایع کرے تو ماخوذ ہوگا اصر سے وہ سخت احکام مراد ہین جو بنی اسرائیل پر تھے مظہری اصر سے مراد وہ سختی ہے جو در باب قبول توبہ بنی اسرائیل پر تھی کہ جب تک جان کو ہلاک نکرین توبہ قبول نہو یعنے گہبرا ف جو سمجھتے ہین کہ خطرات پر مواخذہ ہی جیساکہ پہلی آیت مین گذرا وہ اس آیت کو ناسخ گردانتے ہین در منثور و ابن کثیر فرمایا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ میری امت سے خطا اور سہو اور اکراہ معاف کر دیا گیا انپر اسکا گناہ نہین ہوتا - جب جبرئیل یہ آیت لائے اور پڑہا ربنا لا تؤاخذنا آپ نے فرمایا (آمین) اور ایک روایت مین ہی کہ جبرئیل نے آپکو بتا دیا کہ سورۂ بقر کے آخر مین آمین پڑہا کیجیے فرمایا جس نے رات کو دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی پڑہین اوسے کافی ہوگئین فرمایا مجھے دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی اوس خزانے سے عطا ہوئی ہین جو عرش کے تلے ہی کسی پیغمبر کو میرے پہلے نملین تہین فرمایا معراج مین مجہی تین چیزین عطا ہوئین ۱ نماز پنجگانہ ۲ آخر سورۂ بقر ۳ یہ کہ جسنے شرک نہین کیا اوسے اللہ تعالی بخشدیگا فرمایا اللہ تعالی نے دو ہزار برس آسمان و زمین سے پہلے اپنے ید قدرت سے ایک کتاب لکہی اسی سے یہ دو آیتین خاتمہ سورۂ بقر نازل فرمائین جس گہر مین تین رات پڑہی جائین شیطان بہاگ جائے - ابن عباس نے کہا کہ جبرئیل حضور مین بیٹھے تھے ناگاہ آواز سنی جبرئیل نے سر اوٹہایا اور کہا یہ ایک دروازہ آسمان کا ہی آج کہولا گیا اس سے پہلے کبہی نہ کہلا تہا اور اوس سے ایک فرشتہ اوترا اور حضور کی خدمت مین آکر کہا آپ کو دو نورون کی بشارت ہو جو آپ کو ملے اور آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملے سورۂ فاتحہ - اور آخر سورۂ بقر جو اسکا ایک حرف بہی پڑہیگا ثواب پائیگا فائدہ سورۂ بقر مین پندرہ مثالین اور پانسو حکم ہین

سورۃ آل عمران — بسم اللہ الرحمن الرحیم — المدنیۃ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام کے اللہ کے جو بڑا مہربان رحمت والا

اس صورت کا نام آل عمران ہی مدینہ مین نازل ہوئی اسمین دوسو آیتین ہین فضائل اور تفسیرمین ہے کہا کعب نے سورۂ بقرہ اور آل عمران دونو قیامت مین اپنے قاری کی نسبت کہینگے رَبَّنَا لَا سَبِیْلَ عَلَیْہِ ای رب اسپر کوئی الزام نہین ہی۔ آنحضرت نے فرمایا جسنے سورۂ بقرہ اور آل عمران شب جمعہ مین پڑہی اوسکو لُبَیْدًا سے عَرُوْبًا تک ثواب ملیگا۔ (لبیدا) ساتوین زمین۔ (عروبا) ساتوان آسمان حضرت عمر سے روایت ہی جسنے سورۂ بقرہ اور آل عمران اور سورۂ نسا ایک رات مین پڑہی (قانتین) مین لکہ لیا جائیگا **شان نزول** تفسیر مظہری مین ہی کہ نجران کے نصارا حضور مین آئے اون مین تین سردار تھے جنپر تمام کامونکا مدار تہا ۱ عبد المسیح صاحب شورہ ۲ ایہم امیر دوسرے دار ۳ ابو حارثہ عالم واعظ یہ لوگ مسجد نبوی مین آئے اور اپنی نماز مین مشغول ہوئے حضور نے فرمایا انہین اسلام کی طرف بلاؤ وہ بولے ہم تو پہلے ہی سے اسلام لاچکے ہین یعنی دین حق کے تابع ہین آپنے فرمایا تم جہوٹے ہو حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہو صلیب کی پرستش کرو۔ گوشت خنزیر کہاؤ۔ پہر اسلام کیونکر نصیب ہوا بولے عیسی خدا کے بیٹے نتھے تو اون کا باپ کون ہی۔ فرمایا کیا تم نہین جانتے کہ اللہ پر فنا نہین اور عیسی پر موت آئے گی بولے بیشک۔ فرمایا تمہین نہین معلوم کہ اللہ ہر شے کا منتظم اور محافظ اور رازق ہی کیا عیسی بہی یہ کرسکتے ہین بولے نہین۔ فرمایا اللہ پر کوئی چیز مخفی نہین زمین مین ہو یا آسمان پر کیا عیسی بہی جانتے ہین بولے نہین۔ فرمایا ہمارے رب نے عیسی کی صورت رحم مادر مین بنائی جسطرح چاہا۔ اور ہمارا رب کہاتا پیتا نہین بولے ہان۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ حضرت عیسی کی ماںنے اونہین حمل مین رکہا اور جنا دوسرے بچون کی طرح اونکی بہی غذا ہوئی۔ اور کہاتے پیتے تھے بولے ہان۔ فرمایا پہر تمہارا زعم کیونکر صحیح ہوگا حق سبحانہ تعالی نے یہ صورت نازل فرمائی اسکے متعدد آیتون مین نصرانیون کی تردید ہی

الٓمٓ ۝ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

اللہ نہین کوئی معبود مگر وہی جو زندہ ہے اور قائم رکہنے والا اوتاری آپ پر کتاب سچی سچا کرتا

لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ ھُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ

اوسے جو سامنے اوسکے ہی اور اوتاری توریت اور انجیل پہلے سے رہنما واسطے آدمیونکے اور اوتارا

الْفُرْقَانَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ
فیصلہ بیشک جنہون نے کفر کیا اللہ کی آیتون سے واسطے اونکے عذاب سخت ہی اور اللہ غالب ہی بدلا لینے والا

قیوم تمام مخلوق کا منتظم الکتاب قرآن جو حق ہے اور اگلی کتابون کی تصدیق کرتا ہی
کہ وہ آسمانی کتابین ہین اور نہین اللہ کے احکام ہین اون کے اصول ہمیشہ باقی اور مقبول
ہین البتہ فروعات منسوخ ہو گئی اور انکے انکار اور بے ادبی کفر ہے **معالم** **توریت**
کے معنی روشن - نورانی - یا مخفی اسلیے کہ اسرار الٓہی اور علوم آسمانی اوسمین ہین - یا شریعت
انجیل اسکے معنی تاج - یا وسعت اسلیے کہ بنی اسرائیل پر جو ضیق اور تنگی احکام تھی وہ اوٹھ
گئی اور وسعت حاصل ہوئی - یہ دونو کتابین آدمیون کے لیے ہدایت ہین **شبہہ** حضرت
موسی اور حضرت عیسے بلکہ تمام پیغمبر اپنی اپنی قوم کے مخصوص پیغمبر تھے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا پھر یہ
کتابین عام ہدایت کے لیے کیونکر ہین **جواب** ناس سے خواہ بنی اسرائیل مراد ہین خواہ یہ
کہ ان مین احکام الٓہی ہین جو عمل کرے راہ راست پائے گا - البتہ مثل امت محمدی کے تمام عالم
مجبور نہین ہی **فرقان** جدا کرنے والا - اس سے خواہ معجزات مراد ہین - خواہ احکام حقہ خواہ
ہر آسمانی کتاب اسلیے کہ تمام آسمانی کتابین حق و باطل کا فیصلہ کرنے والی ہین - خواہ
قرآن مجید مراد ہی - اور اس صورت مین تکرار بطور تاکید ہی تاکہ کسی قسم کا شبہ اور رد ہو کہنا
اور معلوم ہوا کہ مرتبے مین مقدم اور نزول مین مؤخر اور عمل مین موید اور ازل سے ابد تک
منتظم ہی - پس جب تمام کتابین اللہ ہی کی اوتاری ہوئی ہین تو جس سے انکار کیا جائیگا عذاب
ہوگا اور اللہ غالب ہی جو چاہے کرے اور اپنے منکرین مخالف سے انتقام لینے والا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۞ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ
بیشک اللہ نہ چھپی اوسپر کوئی شے زمین مین اور نہ آسمان پر وہی وہ ہی کہ بناتا ہی تمکو

فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞
رحمون مین جیسا چاہے نہین معبود مگر وہی غالب ہی حکمت والا

واقف ہی اور فریب تمام ہاتونسے تمہاری نیتین
اور خلوص اوسے معلوم ہین تمہاری صورت جیسی چاہے ماکے پیٹ مین بنا دیتا ہے تمہارا
کچھ اختیار نہین ایسا قدرت والا اسکو بیٹا کیون بنائیگا اور کیون شریک کریگا اوسکے سوا کسیکی پرستش

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ
وہی ہی جسنے اوتاری آپ پر کتاب بعض اسمین آیتین محکم ہین وہی اصل ہین کتاب کی اور دوسری متشابہ ہین

لا

اللہ تعالی وہی جسنے آپ پر قرآن اوتارا جسکی بعض آیتین محکم واجب الاعتقاد و عمل ہین اور وہی اصل و مدار ہین کتاب کے ہر امر کی اوسکی مطابقت کرنا چاہیے اور بعض متشابہ ہین جنپر صرف اعتقاد رکھنا چاہیے اور اونکی مراد سمجھنے پر اصرار مفید نہین۔ محکمات جمع محکم اور متشابہات جمع متشابہ یہ دو قسمین ہین آیات قرآنی کے احمدی ان کے بیان مین علما کے متعدد اقوال ہین مگر علماے اصول کے نزدیک معتبر اور صحیح یہ ہی کہ محکم وہ جو سیاق سے ثابت اور لغت سے ظاہر مراد معین و واضح ہی اسطرح کہ نہ تخصیص کا احتمال نہ تاویل کی گنجایش نہ منسوخی کا خوف ہو جیسے لاالہ الا اللہ معنی لفظی ظاہر توحید کے مقصود۔ نہ یہ ہو سکتا ہی کہ بعض آلہہ باطلہ عام نفی سے خارج ہو کر داخل رہین اور نہ کوئی اور معنی بن سکتے ہین نہ یہ کبھی منسوخ ہو سکتا ہی متشابہ وہ جسکی معرفت اور فہم کی امید بھی نہ ہی اوسکی دو قسمین ہین مقطعات جو قرآن کی سورتون کے اول مین ہین جیسے الم المص الر المر کھیعص طہ طسم طس یس ص حم حمعسق ق ن نہ انکے معنی معلوم ہین نہ مراد معین آیات صفات جنکے معنی لغوی معلوم ہون مگر اسقدر احتمالات نکل سکین جس سے مراد معین نہ ہو سکے اور معنی ظاہر محکمات اور مسلمات کے خلاف ہون جیسے اللہ تعالی کی نسبت قرب واتحاد۔ رنگ۔ ید۔ وجہ۔ وغیرہ حالانکہ وہ بے مثل اور تمام عوارض سے منزہ ہی چونکہ اعتقاد اور اعمال کا مدار صرف محکمات پر ہی اور اوسکی مخالف تاویل جائز نہین لہذا فرمایا وہی اصل کتاب ہین

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ

پس وہ جنکے دلون مین کجی ہی در پیے ہوتے ہین اوسکو جو متشابہ ہی قرآن سے بطلب فتنہ

وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ

وبطلب تاویل اور نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ اور مستحکم علم مین کہتے ہین

اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ

ایمان لائے ہم اوسپر سب ہی ہمارے رب کی طرف سے اور نہین سمجھتے مگر صاحب دانش

پھر جنکے دلون مین کفر و نفاق یا معصیت کی کجی ہے اور متشابہات کے درپیے ہو جایا کرتے ہین اسلیے کہ مخالف اصول و مذہب مقبول کے کوئی نئی بات نکالکر فتنہ اور تزلزل برپا کرین اور اوسکی تاویل نکالین تاکہ ہمارا نام اور علم و فہم کی شہرت ہو لینے جیسے بڑے بڑے علما نسمجھے ہمنے حل کیا اور کیا عمدہ عمدہ نئے نکات نکالے اونہین اس کوشش مین تاویل مقصود ہوتی ہی اصلاح عوام یا فہم قرآن سے غرض نہین اسی لیے فرمایا یہ کوشش خواہ بطلب فتنہ ہوتی ہی

خواہ بطلب تاویل۔ اور حال یہ ہی کہ اوسکی تاویل اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور بڑے پکے
علم والے کہتے ہین یہ متشابہ اور محکم سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہی ہم سب پر ایمان
لائے رہم سمجھین یا نہ سمجھین **شعر** فہم مین آگئے یا نہ آئے وہ ٭ حق بلاشبہ سمجھا جائے وہ
اور ایسی عمدہ بات نہین سوچتی ہین مگر دانشمند **شعر** یہی سمجھے کہ کچھ نہ تھے سمجھے ؛
یہ بھی اک عمر مین ہوا معلوم ٭ اسمین کئی بحثین ہین **اول** متشابہ کی تاویل سوای خدا کے
اور کوئی جانتا ہی یا نہ **جواب** ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور معلوم ہے ورنہ
خطاب بیسود ہوجاتا ۲ عوام نہین جانتے اسلیے کہ یہ اسرار اور مطالب نازک ہین ہر عقل
اسکے قابل نہین ۳ علماے راسخ یعنے حضرات صوفیۂ کبار و ائمۂ مجتہدین بعضونکے نزدیک جانتے ہین
مظہری ابن عباس۔ اور ربیع اور مجاہد اور شافعیہ کا یہی قول ہی۔ اور بعضونکے نزدیک نہین جانتے
مظہری ابی بن کعب اور عایشہ اور عروہ اور طاؤس کی روایت مین ابن عباس اور حسن بصری
اور حنفیہ سے یہی مروی ہی۔ فرا و کسائی و اخفش بھی اسیطرف ہین باعتبار سیاق قرآن
وعربیت۔ اور ابن مسعود کی قرأت اسی کو ثابت کرتی ہی اِنْ تَاوِیْلُهٗ اِلَّا عِنْدَ اللّٰہِ نہین تاویل
اوسکی مگر اللہ کے پاس **نور الانوار** فائدہ یہ ہی کہ علما باوجود شوق علم و دعوی فہم سکوت
وصبر کرین ایمان بالغیب کا امتحان ہو **ف** یہ اختلاف لفظی ہی اسلیے کہ شافعیہ کہتے
ہین کہ ایسی تاویل جو احکام مین اثر پیدا کرے اور شرع مین معتبر ہو کسیکی نہین کی اور نہ حنفیہ
کہتے ہین کہ ہم کچھ بول ہی نہین سکتے بلکہ وہ مراد جو قطعی اور ظاہر طور پر واجب العمل ہو باتفاق
ممنوع ہی اور متشابہ محکم کے تابع متاخرین حنفیہ نے بھی انہین متشابہ کی تاویلون سے
اہل زیغ کو سیدھا کیا ہی **دوم** متشابہ کی تاویل جائز ہی یا نہ **جواب** اہل سنت متفق ہین کہ
متشابہات پر اسطرح ایمان لانا کہ جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہو وہ حق ہے۔ واجب ہی
۲ اسکی تاویل نہ پر تہ اعتقاد کی بنا ہی نہ احکام کا مدار ۳ ایسے تاویل جو محکمات کے خلاف ہو جای
جائز نہین ۴ سکوت مین احتیاط اور تاویل مین مذہب حق کے تائید موجب اجر ہی ۵ اور منع وہ تاویل
ہی جو فتنہ اور بدعت پھیلانے کے لیے ہو یا صرف یہ امر کہ ہمنے اسے حل کیا مقصود ہے اسی لیے
فرمایا کہ کجی والے صرف تاویل یا اختراع بدعت و فتنہ کے درپے ہوتے ہین **عالم راسخ** **مظہری**
وہ جو محکم کو خوب پکڑ لین۔ ابو درداء نے حضور سے روایت کی کہ راسخ وہ جو قسم کھائے تو بری ہو
سچ بولے دل اوسکا مستقیم ہو اکل حرام اور شہوت حرام سے بچتا رہے **احمدی** بعض نے

حضور مین کہا کہ آپ پر الٓمّٓ نازل ہوا جس سے ظاہر ہو کہ آپ کے دین کی مدت ۷۱ سال ہی آپ نے فرمایا
المص بھی ہی بولے یہ (۱۶۱) برس ہو پھر اور حروف مقطعات حضور نے بیان فرمائے تو بولے
یہ امر مختلط ہوا ہم قلیل کو مدت قرار دین یا کثیر کو۔ اور نصارای نجران نے بھی کہا تھا کہ قرآن
مین حضرت عیسیٰ کی نسبت روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہی تو اسکا مطلب کیا ہو گا حق سبحانہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ متشابہ کے درپے ہونا کجباز نا فرمان۔ فتنہ پرداز کا کام ہے ربط چونکہ یہ مقام
مزلۃ الاقدام تھا لہذا تعلیم فرمایا کہ ہمارے حضور مین یون دعا کرو اور اعانت طلب کرو اور کہو

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ
ای رب ہمارے نہ کج کر دل ہمارے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تونے ہمین اور بخش ہمین اپنے پاس سے رحمت بیشک تو

الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ
بڑا بخشنے والا ہی اے رب ہمارے تو جمع کرنے والا ہی آدمیون کا اوس دن کہ نہین شبہ جسمین بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ

ع

یعنی ہماری دل مین کجی اور نفاق اور نافرمانی و بدعت کو وسوسہ نہ آنے دے اور ہمین اپنی رحمت و جمعیت
اور توفیق خیر عطا کر تو تو بہت بڑا بخشنے والا ہی اور تو قیامت مین جسکی واقع ہونی مین کسی طرح کا شبہ نہین
تمام خلق کو جمع کرنے والا ہی اور تو اپنے وعدہ جو مغفرت اور رحمت کے کیے ہین خلاف نہین کرتا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ
بیشک جو کافر ہوی نہ بے پروا کرین گے اونکو مال اونکی اور نہ اولاد اونکی اللہ سے کچھ اور وہی

هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
ایندھن مین آگ کے ہین مثل طریقہ آل فرعون کے اور اونکی جو اونسے پہلی تھی جھٹلایا نشانیونکو ہماری

کفار کا مال | فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ | اور اولاد انہین
فائدہ نہ دیگا | تو پکڑ لیا اونہین اللہ نے بسبب اونکی گناہونکے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے | اور وہ آگ کے

ایندھن بنا دیے جاینگے جسطرح فرعونی اور وہ کافر جو اون سے پہلی گزری اور ہماری نشانیونکا
انکار کیا ہمنے اون کے گناہونکی شامت سے اونہین پکڑ لیا۔ اور وہ ہمارے عذاب سے بچ نہ سکے
ایسے ہی تم بھی نہ بچ سکو گے۔ اللہ کا عذاب بہت سخت ہو معالم جب آپنے بدر مین فتح پائی یہود
مدینہ سے کہا اللہ سے ڈرو ایسا نہو تمپر وہی عذاب نازل ہو جو اونپر نازل ہوا تم جانتے ہو کہ مین
نبی مرسل ہون تمہاری کتابو نمین یہ خبرین موجود ہین بولے اے محمد آپ مکہ والون سے جیت کر بھول
نہ جائیے وہ لوگ نہین لڑائی مین مداخلت نہ تھی کبھی ہمسے سامنا ہو تو معلوم ہو کہ ہم کیسے سخت کوش ہین ساوا ہیک

روایت ہی کہ جب احد مین مسلمانونکو زک ملی یہود نے وہ عہدنامۂ صلح جو مسلمانون مین تہا توڑ دیا اور کعب بن اشرف ساٹہ سوارون کے ساتہ مکے مین گیا اور ابو سفیان وغیرہ سے سازباز کی اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

کہدیجیے اونسے جو کافر ہوے اب مغلوب ہوجاوگے اور جمع کیے جاوگے جہنم مین اور برا ٹہکانا ہے

یعنی تم دنیا مین مسلمانون کی تلوار سے مغلوب و مجبور ہوجاوگے جیسا کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اور خیبر والون کے بیخ و بنیاد اوکہیڑ دیگئی اور اسی پر اکتفا نہوگی قیامت کے دن دوزخ مین جمع کیے جاوگے اور وہ برا مقام ہے

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ

تہی واسطے تمہاری نشانی دو گروہ ہوتین کہ آپسمین ملی ایک گروہ لڑتا راہ مین اللہ کے اور دوسرا کافر تہا

يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

دیکہتے اونہین دوچند اونکا دیکہنا آنکہ کا اور اللہ مدد کرتا ہی اپنی فتح سے جسکی چاہے بیشک اسمین

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

عبرۃ ہے آنکہ والون کے لیے

یعنی ملے ہیو و تمہارے لیے یہی معجزہ اور قدرت نمائی کافی تہی جبکہ بدر مین دو گروہ ایک مومن دوسرا کافر آپسمین بہڑے تم اونہین مسلمانون کا تگنا آنکہون سے دیکہتے تہے اور پہر بہی مسلمان ہی غالب و کامیاب ہوئے یا مسلمان کافرون کو اپنا دوچند دیکہتے تہے حالانکہ کفار اوس دن تگنے تہے اسمین سمجہدار اور اہل نظر کے لیے پوری عبرت ہی معالم بدر کی لڑائی مین کفار سہ چند تہے تو مثلیہم کے یہ ہوے کہ مسلمانون کی تعداد سے دو مثل زائد یا یہ کہ مسلمان اونکے زیادہ تعداد کو کم دیکہتے تہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ

زینت دی گئی آدمیون کو خواہش مزون کی عورتون سے اور اولاد سے اور انبار ڈہیر کیے ہوے

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

سونے سے اور چاندی سے اور گہوڑے نشان دار اور چارپایون اور کہیت سے یہ فائدہ ہی زندگی کا

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

دنیا کے اور اللہ اوسکے پاس اچہا بازگشت ہی

آدمیون کے دل مین عورتون لڑکون چاندی سونے عمدہ گہوڑون اور چارپایون اور کہیتون کی محبت ڈالدی گئی اور دنیا کی زندگی کے یہی سامان مین اور اللہ کے پاس اچہا ٹہکانا اور بازگشت ہی یعنی ثواب آخرت اور رضای الٰہی اور نعمای جنت دنیا کی دولت اور نعمت سے بدرجہا عمدہ ہین یہ فانی وہ باقی یہ عارضی وہ دائمی یہ مجاز وہ حقیقت قناطیر جمع قنطار اور قنطار مال کثیر و انبار سونے ہزار یا لاکہ ہوں یا نشان دار ہوے دونون معنی مفسرین نے بیان کیے ہین

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہدیجیے آپ کیا خبردار کرون مین تمکو ساتہ اچھی چیز کے انسے واسطے اونکے کہ ڈرے اونکے رب کے پاس جنتین ہین جاری ہی نیچے اونکے نہرین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

ہمیشہ رہینگی اوسمین اور بی بیان پاک اور رضامندی اللہ کی اور اللہ دیکھتا ہی اپنے بندون کو

ای رسول آپ کہدیجیے کہ مین اس سے بہی عمدہ چیز جو پرہیزگارون کے لیے تمہارے پروردگار کے پاس ہی تمہارے لیے بتائے دیتا ہون وہ جنت ہی جسکے تلے نہرین جاری ہین وہ سمین ہمیشہ رہینگے اور ازواج پاک ہین یعنی حورین جو حیض ونفاس اور بدخلقی وغیرہ سے مبرا ہین یا دنیا کی بیبیان جو حسن وجمال اور سازگاری مین بے مثال ہونگی اور اللہ تعالی کی رضامندی ہی اور اللہ تو اپنے بندونکی حالت پر خود ناظر اونکے مصالح کا خواہان ہی۔ خدا کے لیے دنیا چھوڑنے والے یہ نہ جانین کہ اللہ تعالی اون کی مشقت اور جان بازی سے بے خبر ہی یا پوری توجہ نہین رکہتا بخاری ومسلم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق سبحانہ تعالی جنت والون سے فرمائیگا ای جنت والو وہ سب عرض کرینگے لبیک ربنا وسعدیک فرمائیگا تم ہم سے خوش ہوے عرض کرینگے ہمکو کیا ہوگیا ہی کہ ہم خوش نہون تو نے ہمین وہ نعمتین دی جو کسی مخلوق کو عطا نہین فرمائین ارشاد ہوگا کیا اس سے افضل تم کو نہ عطا کرون عرض کرینگے ای رب اور اس سے افضل کیا ہی ارشاد ہوگا اُحِلُّ لَكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مین تمسے راضی ہوجاتا ہون اسکے بعد کبھی ناخوش نہونگا

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ اَلصّٰبِرِيْنَ

جو کہتے ہین اے رب ہمارے ہم ایمان لائے پس بخشدے واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا ہمین عذاب آگ کے صبر کرنیوالے

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

اور سچے اور عبادت گزار اور سخی اور استغفار کرنے والے صبح کے وقت

یعنی وہ نعمتین جو مذکور ہوئین اون کے لیے ہین جو پرہیزگار ہین اور اللہ تعالی سے دعا مغفرت کرتے ہین اور مصائب مین صابر۔ اللہ سے معاملات مین سچے۔ نہایت خشوع وخضوع سے عبادت کرنے والے اللہ کی راہ مین مال دینے والے ان تمام خدمات کے ساتہ ایسے فروتن ایسے خائف کہ ان تمام نیکیون پر کچہ بہروسا نہین رات بہر کے جاگنے اور اللہ اللہ کرنے سے سیری نہین صبح کے وقت روتے ہین گڑگڑاتے ہین اپنی بہول چوک سہو وغفلت کی معافی مانگتے ہین سعدی

فرس کشتہ از بسکہ شب رانده اند ✿ سحرگہ خروشان کہ وامانده اند

بخاری ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ جب تہائی پچھلی رات باقی رہتی ہو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول جلال فرماتا ہو اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مین بادشاہ ہون کون ہو کہ مجھسے مانگے اور مین عطا کرون مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ کون مجھسے گناہ بخشوا تا ہو کہ بخشدون

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۤىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

گواہی دی اللہ نے کہ نہین کوئی معبود مگر وہی اور فرشتے اور صاحب علم کہ قائم ہین انصاف پر نہین کوئی معبود مگر وہی غالب حکمت والا

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت پر گواہی دیتا ہو اور فرشتے اور وہ علم والے جو متدین منصف ہین کوئی معبود نہین مگر اللہ ہر شے پر غالب ہر امر مین حکیم

ف کئی امر ثابت ہوئے ۱ علما کا فضل ۲ یہ کہ اللہ کی توحید اور الوہیت کی گواہی دینے والے علماے متدین ہین ۔ پس وہ عالم جو توحید کا قائل نہین اہل انصاف سے نہین ورنہ لازم آئے کہ خبر دینا اللہ تعالیٰ کا صادق نہین اور وہ سب سے بڑا جو شہادت توحید ادا کرے گروہ علما مین محسوب ہوگا اسلیے کہ اللہ نے اس گواہی کو صفت علما کی قرار دی پس اوسکی رحمت وسیع کسی سچے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو محروم نرکھے گی ۳ انصاف بے ایمان کو اور بے انصاف کو ایمان میسر نہین آتا اسلیے کہ جب آدمی انصاف کریگا سب سے پہلے اپنی بندگی اور اوسکی ربوبیت کے حقوق پر نظر اور اوس کی بے ہمتائی اور توحید کا اقرار ہوگا ۴ مضمون الوہیت خواہ تاکیداً مکرر فرمایا ۔ خواہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی بمنزلۂ دعوی ہو اور ملائکہ اور علما کی گواہی حجت مسلمہ اور منکر ماخوذ و ملزم ۔ خواہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی شہادت تحقیقی ہو اور ملائکہ اور علما کی گواہی اعتقادی و تقلیدی ورنہ وہان کسی رسائی اور ادراک لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ **ف** اسمین اشارہ ہو کہ شاہد کو عادل ہونا چاہیے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۭ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

بیشک دین اللہ کے پاس اسلام ہو اور نہین اختلاف کیا اونہون نے جو دی گئی کتاب مگر بعد اوسکے کہ آیا اونہین علم بوجہ حسد کے آپس مین اور جو انکار کرے آیتون کو اللہ کے پس بیشک اللہ جلد حساب کرنیوالا

اللہ کے نزدیک تو اسلام ہی دین ہو اور اہل کتاب نے اوسوقت اختلاف اور انکار کیا جب اونہین کتب آسمانی اور بشارات انبیا کے ذریعے سے اسلام کی حقیت اور آپکی نبوت کا علم آگیا اور وجہ اسکی حسد اور بغاوت تھی پھر جو اللہ کے آیتون سے انکار کرے تو اللہ بہت جلد اوسکا حساب کریگا دین جزا ۔ و اطاعت (کبیر) وہ اچھا طریقہ جو اللہ نے اپنے طرف سے اپنی بندونکے لیے معین فرمایا

جسپر اپنے اختیار سے چلین (نورالانوار) اسلام اطاعت و فرمانبرداری مسلم ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضور سے ایک مرد نے سوال کیا کہ اسلام کیا ہی فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اللہ کی اسطرح عبادت کر اور اوسکا کسیکو شریک نکر۔ اور نماز و زکوۃ ادا کر اور رمضانکے روزے رکھ۔ یہ سائل حضرت جبرئیل تھے تا کہ دوسرے سنین۔ اور حج اوسوقت تک فرض نہوا ہوگا اور غرض یہ ہی کہ اللہ کے فرائض اور واجبات ادا کر اور نواہی سے بچ ف سوای اسلام کے اور کوئی طریقہ مقبول نہین جیسا کہ فرمایا وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اسلام کے سوا دوسرا دین جو اختیار کرے نہ مانا جائیگا ف یہود و نصاریٰ کا اختلاف نادانی سے نہتا عمداً اختلاف کرتے تھے پس وہ اختلاف جو یہودون میں تھی ہو اور وہ اختلاف کہ آپکو اپنے بیان میں حق پر جانیں اسکا بھی حکم ہی تحقیق

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
پس اگر جھگڑین تجسے کہ تابع کیا مین نے اپنا منہ واسطے اللہ کے اور جنے پیروی کی میری اور کہ اونسے جنکو دی گئی کتاب

وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
اور ان پڑہون سے کیا تم اسلام لائے پہر اگر اسلام لائین تو راہ پاگئے اور اگر روگردانی کرین تو تجپر

الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ
پیغام رسانی اور اللہ خود نگہبان ہے بندونکا

اور رسول مقبول اگر ایسی ایسی دلیلون کے بعد بھی جھگڑا کرین اور ایمان نہ لائین تو آپ کہدیجیے کہ ہم اور ہمارے پیرو سب کے سب اللہ کے فرمانبردار ہین اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور ان پڑہ کفار و قریش و کفار غیر کتابی) سے کہدیجیے کہ تم بھی اسلام لاتے ہو اگر وہ مان لین اور اسلام لائین تو اونہین خوشخبری سنا دیجیے کہ تمنے راہ حق پالی یہ منزل مقصود تک آگئے ہی اور اگر نہ مانین اور روگردانی کرین تو آپ زیادہ پروا نکرین آپ پر تو اسیقدر ہی کہ پیغام رسانی کردین اور اللہ تعالیٰ خود اپنے بندونکا نگران ہی منکرین کو سزا اور فرمانبردارون کو جزا دیگا ف معلوم ہوا کہ زیادہ جھگڑے اور مناظرے کی ضرورت نہین ہی دلائل حقہ اور بیان واضحہ کے بعد کوئی مانے یا نہ مانے پیغمبر اور اون کے پیروؤن پر کفار کی ہدایت غافلون کی تنبیہ مومنین کی نصیحت ضروری ہی اثر ہو یا نہ ہو ف یہین سے بڑی فضیلت اس امت کی ہی اول فرمایا کہ علما ہمارے گواہ ہین پہر فرمایا کہ ای حبیب پاک آپ ہمارے حضور مین اپنی طرف سے اور اپنی تابعدارونکی طرف سے خط غلامی داخل کر دیجیے اسلیے کہ ہمکو آپ کی خادمونکی ثابت قدمی پر پورا اعتماد ہی گویا حق سبحانہ تعالیٰ نے اس امت کے اسلام و ایمان پر گواہی دی شعر

سالے بخدمت قربان احسانت شوم	این چہ احسانست قربانت شوم

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ
بیشک جو منکر ہوگئے آیتون سے اللہ کے اور مار ڈالا پیغمبرون کو ناحق اور قتل کیا اونہین

يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ
جو حکم کرتے ہین ساتھ انصاف کے آدمیون مین سے پس خوشخبری دیجئے آپ اونہین عذاب دردناک کی وہی وہ ہین کہ مٹ گئے

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ
کام اونکے دنیا مین اور آخرت مین اور نہین واسطے اونکے کوئی مددگار

جو اللہ کی آیتون کو جھٹلاتے ہین اور پیغمبرون کو ناحق قتل کرتے ہین اور واعظون اور ہادیون کو مار ڈالتے ہین اونہین آپ دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے اونکے اعمال دنیا و آخرت مین ضائع و تباہ ہوے اور کوئی اونکا مددگار بہی نہین کہ جو اس مصیبت مین دستگیری کرے **ف** قتل نبی حق پر تو ہو ہی نہین سکتا پہر بیان اسلیے ہی کہ یہ فعل اون کے اعتقاد مین بہی ظلم تہا - یا یہ کہ وہ شرارت سے اسے حق کہتے ہین حالانکہ وہ ظلم ہے یہ یہود تہے جنہون نے پیغمبرون کو شہید کیا اور اپنی قوم کے واعظون کو قتل کیا اللہ تعالے نے دنیا مین خوار و ذلیل و ملعون کیا اور آخرت مین عذاب سے ڈرایا اور نہ آجتک دنیا مین یہود کا کوئی حامی پیدا ہوا ہی اور نہ عاقبت مین ممکن

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ
کیا نہین دیکہا تونے اونہین جو دئےگئے ایک حصہ کتاب سے بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے تاکہ حکم کرے

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ۝
اونمین پہر منہ پہیر لیتا ہی ایک گروہ اونکا اور وہ روگردانی کرنے والے ہین

کیا آپنے اونہین دیکہا جنہین کچہ کتاب دی گئی تہی یعنے توریت کے بعض بعض حکم پر عمل کرتے تہے جب اونسے کہا آؤ اللہ کی کتاب یعنی توریت یا قرآن پر اپنا قضیہ پیش کرین وہ حکم حق کر دے پہر اونہون نے منہ پہیر لیا اور نکل گئے **معالم** آنحضرت یہود کے مدرسے مین گئے اور اون سے کہا ایمان لاؤ نعیم بن عمرو اور حارث بن زید یہودی نے کہا آپ کس دین پر ہین فرمایا ملت ابراہیم پر بولے ابراہیم تو یہودی تہے آپنے فرمایا آؤ ہم تم توریت کیطرف رجوع کرین جو فیصلہ کر دے ہم تم قبول کرین - حق سبحانہ تعالی نے یہ آیت فرمائی - اور بعضون نے رجم یہودیہ کا قصہ یہان بیان کیا ہی وہ اپنے مقام پر آئیگا نصیبا یعنی ایک حصہ اسلیے فرمایا اگر وہ پوری کتاب کے ماننے والے ہوتے تو آپکی نبوت ضرور تسلیم کر لیتے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ
یہ (گمراہی) اسلیے ہی کہ کہتے ہین نہ چہوجائیگی ہمکو آگ مگر دن گنتی کے اور بہکا دیا اونہین

یہ تمام انکار اور گمراہیاں اونکی اس قول کی شامت سے تہین کیونکہ تو کہ

فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ
اونکو دین مین اوس چیز نے جو بہتان باندہتے تھے

ہمین دوزخ کی آگ چہو بہی نجائیگی مگر تہوڑے سے دن یعنی وہی
چالیس دن جنمین حضرت موسیٰ کے بعد گوسالہ پرستی کے تہی اون کے دین مین ان بیہودہ خیالون
اور افترا پردازیون نے بہلا دیا ف کسی برے اعتقاد یا عمل کا اثر اتنا ہی نہین کہ اوسکا
گناہ لکہا جاے بلکہ اوسکے شامت سے اور دوسرے گناہ بہی ہوتی ہین اور رفتہ رفتہ سراپا معصیت
بن جاتا ہی منجملہ اوسکے اللہ پر افترا کرنا ہی ربط اس بیہودہ بیانون پر کمال غیظ سے ارشاد فرمایا

فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ
پہر کیا ہوگا جب جمع کرین ہم اونکو بیچ اوس دن کے نہین شبہہ جسمین اور پورا پاوے ہر نفس جو کمایا اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے

یعنے جب ہم تمہین میدان قیامت مین جمع کرینگے اور ہر شخص اپنا کیا پورا پالیگا اوسدن بتاؤ کیسی
گزرے گی یہ دعویٰ یا غرور یا خدا فراموشی تمہاری تمہین بچا لیگی لا یظلمون سے ظاہر ہی کہ اونپر
عذاب سخت کیا جائیگا اور جن امور کو اپنے زعم مین خیر اور مفید سمجہتے ہونگے وہ بیکار نکلینگے لیکن یہ
سب تشدد بطور عدل و انصاف کے ہون گو ظلم سے نہونگے۔ حالانکہ حق سبحانہ تعالیٰ سبکا خالق
اور مالک ہی وہ جو چاہے کرے ظلم نہین ظلم تو یہ ہی کہ غیر کے ملک یا حق مین تصرف ناجائز کیا
جاے یہان کسکا حق اور کسکی ملک ہم کیا ہماری ہستی کیا ہمارا وجود سب نیست و نابود شعر

	ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی		پناہ بلندی و پستی توئی

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
کہہ اے اللہ مالک ملک کے دے ملک جسے چاہے اور نکال لے ملک جس سے چاہے اور عزت دے

مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
جسے چاہے اور ذلت دے جسے چاہے اور اختیار مین تیری خیر ہے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے

معالم جب رسول مقبول نے مکہ فتح کیا اور آپسے روم اور فارس کی فتح کا وعدہ کیا گیا منافقین بولے
مسلمانونکو کیا سوجہی ہی مکہ کی فتح پر کفایت نہین کہان روم اور فارس اور اونکے زبردست لشکر اور کہان یہ چند ضعیف
محمدی۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم شاہنشاہ آسمان زمین ہین ہم جسے چاہین ملک عطا کرین
جسے چاہین عزت دین چاہین جسے محتاج کرین ذلت دین تمام خیر و برکات ہمارے ہی قبضہ قدرت مین ہین

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ
داخل کرتا ہی رات دن مین اور داخل کرتا ہی دن رات مین اور نکالتا ہی زندہ مردہ سے اور نکالتا ہی مردہ

یعنی کبھی رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اسطرح کہ رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا | مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
زندہ سے اور رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب

اور دن رات میں در لاتا ہے کہ دن چھوٹا اور رات بڑی ہو جاتی ہے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے یعنی نطفہ سے ذی روح پیدا ہوتا ہے یا بیضی سے حیوان یا زمین مردہ یعنے اوسر اور خشک سے تر و تازہ درخت اوگتے ہیں یا تخم خشک سے درخت شاداب نکلتا ہے اور مردہ زندہ سے ہو جانا ہے اسیطرح ظاہر ہے ذی روح کا مرنا۔ یا پھلونکا خشک ہونا وغیرہ **درمنثور** و **ابن کثیر** مومن سے کافر اور کافر سے مومن نیک سے بد بد سے نیک پیدا کرتا ہے اور بے حساب رزق سے مراد یہ ہے کہ مال کثیر عطا فرماتا **ف** ان دو آیتون مین عظمت و جبروت و قدرت حضرت الوہیت ظاہر ہے تا کہ مومنین کو توکل اور قناعت حاصل ہو اور اپنی حاجتون مین مایوسی پیش نہ آئی اور عالم کو فانی مجبور حباب بر سر آب سمجھکر حضرت باقی و قادر پر جان و مال سے فدا ہین **معالم** حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین آل عمران کی شہد اللہ سے الاسلام تک اور اللھم سے بغیر حساب تک اللہ اور بندے کے درمیان مین شفیع ہون گے اور ان کے اور اللہ تعالی کے درمیان مین کوئی حجاب نہو گا اور کہینگے ای رب ہماری ہمکو زمین پر بھیج اور مطیع بندون کے طرف ارشاد ہو گا مین نے قسم کہائی ہے کہ جو تمہین بعد ہر نماز کے پڑہے اوسے جنت مین داخل کرونگا اور اوسے اپنی خطیرۂ قدس مین جگہ دون اور اوسپر ہر دن ستر بار نظر کرون اور ہر دن اوسکی ستر حاجتین بر لاؤن جسکا ادنی درجہ گناہ بخشدینا ہے اور ہر دشمن اور حاسد سے اوسکی محافظت کرون اور اوسپر غلبہ عطا کرون **ابن کثیر** ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم جسکے ذریعے سے دعا مقبول ہوتی ہے وہ یہ آیت ہے اللھم مالک الملک سے قدیر تک **درمنثور** معاذ بن جبل نے حضور مین قرضداری کی شکایت کے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ قرض ادا ہو جاے معاذ نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا پڑہو اللھم مالک قدیر تک اور یہ دعا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَا تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ مِنْ رَّحْمَةِ مِنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِكَ **ربط** اولاً کفار کی ہدایت کا حکم ہوا اور در صورت نزاع و انکار مومنین کو بچاؤ اور اونسے دوری کی تعلیم کے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
نہ بنائین　مومن　کافرون کو دوست　سوای　مومنون کے　اور جو کریگا　ایسا

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

پس نہین ہی اللہ سے کسی (فائدی) مین مگر یہ کہ ڈرو تم اونسی بہت ڈرنا اور ڈراتا ہی تمہین اللہ اپنی ذات سے اور طرف اللہ کے ہی پھر جانا

مومنون پر حرام ہی یا او نکو ہرگز شایان نہین کہ مومنون کو چھوڑ کر کافرون سے دوستانہ کرین اور جسنے ایسا کیا تو اللہ سے اوسے کوئی حصہ خیر اور رحمت ربانیہ کا نہین یعنی جو انعامات اللہ کے مومنین کے لیے ہین اونسے یہ بالکل محروم ہی اور اللہ کے دوستون سے نہوگا البتہ اگر تمہین کفار سے کوئی سخت خوف ہو تو بلا ٹالنے اور جان بچا لینے کے لیے مضائقہ نہین اور اللہ تعالی تمکو اپنی ذات یعنی اپنے غضب سے ڈراتا ہی اور اوسیکی طرف پھر جانا ہی لہذا ضرور ہوا کہ کسی حال مین اللہ کی مخالفت نکرو اور اوسکا خوف تمام خوفون پر مقدم سمجھو معالم ایک گروہ یہود کا مسلمانونکو بہکاتا تھا رفاعہ بن منذر اور عبد اللہ بن جبیر اور سعید بن خیثمہ نے مسلمانون سے کہا تم انسے نملو یہ تمہین بہکاتے ہین اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کبیر جنگ احزاب مین عبادہ بن صامت نے کہا یا رسول اللہ پانسو یہودی جو میرا ہم عہد ہے میرے ساتھ ہو کر کفار قریش سے لڑیگا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ایسا خیال نکرو فوائد کئی امر ہین اول یہ کہ مومنین کی شان نہین جو کفار سے ملین دوم یہ کہ کفار کی دوستی کا انجام اللہ تعالی سے دوری ہی سوم بنظر اسباب ظاہر و مصالح دنیا اگر ضرورت سخت ہو تو ظاہر میل جول پیدا کر سکتے ہو چہارم ہر حال مین اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو اور ضرر دنیاوی جو فانی ہے اوسے ضرر اخروی الہی باقی پر ترجیح نہ دو پنجم موالات کے مختلف مدارج ہین ۱ کفر ہی جبکہ اوسکی دینی حیثیت سے اوسے دوست رکھے ۲ گناہ کبیرہ ہی جبکہ کفریات یا اسلام کے مقابلے مین اوسکی حمایت کرے ۳ احتیاطا ممنوع ہی جبکہ یہ نہین دوستی اور میل جول ہو اور اوسے باعتبار کفر کافر اور خبیث سمجھتا رہے ۴ جائز جو کسی غرض یا مصلحت دنیاوی سے یا خوف سے ہو یا کسی دینی اور اسلامی مصلحت سے بظاہر موالات رکھی جاے یہ ارشاد کہ اوسے اللہ کی رحمت سے کوئی حصہ نہین موالات کے مدارج کے اعتبار سے ہی یعنے بالکل محروم کافر ہے اور کسی خاص قسم کی رحمت سے جو اولیاء اللہ کے لیے ہی محروم عاصی ہے ہفتم بحالت خوف موالات ظاہر کرنے کی شرط یہ ہی کہ وہ جبر کرنے والا قدرت رکھتا ہو اور کلمۂ حق تقاۃ دلالت کرتا ہی کہ پورا خوف ہو ہمارے زمانے مین جو حیلے کفار سے میل جول کرنے کے ایجاد کرتے ہین اور اپنے نفسانی خواہشون کے پورا کرنے کے لیے خوف قرار دیا ہی یہ ہرگز قابل التفات نہین اور کلمۂ تقاۃ سے ظاہر ہے کہ خوف اور نقصان رفع کرنے کے لیے یہ ظاہری میل جول بھی جائز کیا گیا ہی نفع حاصل کرنے کے واسطے نہین ورنہ یون ارشاد ہوتا کہ اگر تمہاری کوئی مصلحت ہو ہشتم اظہار موالات

[illegible]

شرط ہی کہ دلی کراہیت اور لحاظ ضرورت باقی رہی وہ انبساط وہ محبت جو آپس میں ہوتی ہو نہ ظاہر ہو مگر دلسے ہو ربط چونکہ محبت اور موالات امر قلبی ہیں جنپر کوئی مطلع نہیں ہو سکتا ارشاد فرمایا

قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
کہدیجیو اگر چھپاؤ تم جو تمہارے سینوں میں ہو یا ظاہر کرو اوسے جانتا ہو اوسے اللہ اور جانتا ہو اوسے جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اور جو زمین میں ہو اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

ای رسول مقبول آپ تعلیم کر دیجیے کہ اگر تم اپنے دلونکی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اوس سے خبردار ہو اور تمہارے دلکی بات پر کیا موقوف ہی زمین و آسمان میں جو کچھ ہی سب اوسے معلوم ہی پہر وہ ہر شی پر قدرت بہی رکہتا ہو منافقین کو سزا دینا اور مخلصین کے نجات اور رستگاری اوسکے اختیار میں ہے

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ
جسدن پائیگا ہر جان جو کی نیکی موجود اور جو کی برائی دوست رکہیگا کہ کاش کہ ہو

بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ　ع ۱۱
درمیان نیکی اور درمیان برائی کی فاصلہ دور اور ڈراتا ہی تمہیں اللہ اپنے (عذاب) سے اور اللہ مہربان ہی بندوں پر

یعنی یاد کرو وہ دن جب نیکی اور بدی سامنے آجائے اور ہر جان یہ تمنا کرے کہ کاشکے میں اپنی بری عمل کو نہ دیکھتا یہ میرے قریب نہ آتا اور اوسدن یہ تمنا بیفائدہ ہوگی آج تم خود برائی کے پاس نہ جاؤ اور اللہ تعالے تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہی اور یہ ڈرانا اوسکا اسلیے ہی کہ وہ اپنی بندوں پر مہربان ہی (در منثور) بعض اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے رب کو چاہتے ہیں آداب محبت کی تعلیم میں ارشاد ہوا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
کہدیجیے اگر ہو تم دوست رکہتے اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور بخشدیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی

ای حبیب آپ ایمان والونکو بتا دیں کہ اگر تم اللہ کے چاہنے والے ہو محبت کا دعوی ہی تو میرے پیروی کرو اللہ تعالی تمہیں خود محبوب بنالیگا اور گناہ بخشدیگا **محبت** محبوب کی طرف وہ دلی توجہ کہ نہ غیر کا وجود رہے نہ اپنی ہستی نابود سنہ اوسہرا وہر التفات ہو سکے نہ محبوب سے غفلت بن پڑے مقتضی اسکا محبوب کی رضا طلبی اپنے نفع و نقصان سے درگزر اوسکی خوشی پر نظر (مظہری) **تائب**

اگر عشق جلوہ دکہائے ستمگر
فراغت سے کعبہ و دیر سے
بلائے خودی سے چھڑائے تجھے
جو ہو غرق شوق خداداد میں
کرے صاف آلائش غیر سے
زسرتا قدم محو ہو یاد میں

اور اللہ کی محبت بندہ سے بے کیف ایک کشش اور جذب ہی جو اس بیچارے خاکی کو خویش اور
بیگانے سے چھڑا کر اپنی طرف کھینچ لیجاتی ہی اتباع رسول آپکی قول و فعل کو واجب العمل بنا لینا
اسطرح کہ نہ خودرائی کا وہم نہ خوشی ناخوشی کا ذکر باقی رہی ابن ماجہ مَآ اٰتٰکُمُ فَخُذُوْہُ
وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا حضور نے فرمایا کہ ہم تمہین جو حکم دین اوسے اختیار کرو اور جس سے
منع کرین اوس سے باز آؤ ذنوب جمع ذنب گناہ۔ خلاف رضای الٰہی ف اسکی چار صورتین
نکل سکتی ہین ۱ نہ محبت نہ اتباع۔ یہ مقہور و مردود بارگاہ ہی بے ایمان ویبے عمل ۲ صرف محبت
۳ صرف اتباع۔ پہلا کذب دوسرا زور ہی اسلیے کہ محبت ایک وصف ہی جسکا اوراک اوسکے آثار سے
ہوتا ہی اور اثر اوسکا یہ ہی کہ محبوب کا ملازم اوسکی رضا کا طالب و خادم رہے اب دعوی محبت اور
ترک اتباع ایسا ہی کہ کہا جاے آگ ہی مگر سوزش نہین اور آفتاب ہی مگر روشنی ندارد۔ اور اتباع
جو ایک امر خلاف نفس ہی بدون کمال عظمت و جلال متبوع ممکن ہی نہین اور یہی ادنی درجہ
محبت کا ہی الحاصل مومنین کے تین گروہ ہون گے ۱ وہ جنپر اتباع غالب اور محبت مغلوب
۲ جنپر محبت غالب اور اتباع ناقص ۳ عاشق صادق۔ محب خادم۔ اور جزا تین مذکور ہوئی ہین
۱ یہ کہ اللہ تعالی محبوب بنالیگا ۲ یہ کہ گناہ بخشدیگا۔ پس جنین محبت ناقص ہے اونہین مغفرت کا
امیدوار رہنا چاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اللہ اور
اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تمپر رحم کیا جاے وَاِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ نیکیان
گناہ مٹادیتی ہین۔ مگر مدارج کمال و لذت حضور سے بے بہرہ ہین اور محبت والے جزاے اول یعنے
محبوب بنجانیکی حقدار ہین مسلم انس سے روایت ہی کہ ایک مرد حضور مین آیا اور پوچھنے لگا قیامت
کب آئیگی ارشاد ہوا تو نے کیا سامان جمع کیا ہی عرض کی اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت فرمایا
فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو جسے چاہتا ہی اوسکے ساتھ ہی حضرت انس فرماتے ہین کہ بعد اسلام
لانے کے ایسی خوشی ہمین کبھی نہوئی تھی جیسے حضور کے اس وعدۂ وصال و اتصال سے دل
خوش ہوا مین اللہ اور رسول اور ابوبکر اور عمر کو دوست رکھتا ہون تاکہ انکی ساتھ ہون اگرچہ
اونکے سے عمل نہین۔ اور محب تابع کا کیا کہنا ارشاد ہوا فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ
مُّقْتَدِرٍ سچائی اور محبت کے مقام پر اپنے شاہنشاہ قدرت والی کے دربار مین ہین مسلم ابوہریرہ
سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جب کسی بندیکو دوست بناتا ہی جبرئیل
سے بلاکر فرماتا ہی مین فلان بندے کو دوست رکھتا ہون تم بھی اوسے دوست بناؤ پھر جبرئیل ندا کردیتے ہین

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ اللہ فلان بندیکو دوست رکھتا ہی تم بھی اوسے دوست بنالو پھر تمام
آسمان والے اوس سے محبت کرنے لگتے ہین اور زمین پر قبول اوتارا جاتا ہی یہ آیت کمال فضل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر دال ہو اسلیے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبت جو عین ایمان ورا سلام کی جان ہی
آپکی اتباع پر موقوف فرمائی اور آپ کے خادمونکو محبوب و مغفور قرار دیا اپنے حضور کے رسائی
اور لینے چاہنے والون کے اصلاح اور تعلیم حضور پر موقوف فرما دی یعنے اے حبیب پاک اگر یہ
محبت کا دعوی کرتے ہین تو آپ انکا امتحان کر لیجیے اپنی خدمت مین رکھیے پھر اگر آپ انکی سفارش
اور تصدیق فرمائینگے تو انعام و عنایت کی سزاوار ہونگے **لطائف** یہ آیت اصل ایمان چراغ
معرفت دستور العمل تصوف و مراتب محبت ہی (قل) یعنی آپ فرما دین اشارہ کر رہا ہی کہ تعلیم
شیخ مقدم ہی اور بدون واسطہ حضور کوئی ہزار جان نثار کرے نہ قابل خطاب ہی نہ سزاوار التفات
شرط مختلف الوجود ہوا کرتی ہی اگر محبت پر بلاواسطہ داخل ہوتی تو احتمال انتزاع محبت عشاق کے
قلب پر اس سے زیادہ گران گذرتا کہ کوئی رگ رگ سے اونکی جان کھینچے لہذا (کنتم) متوسط
کیا گیا یعنے اگر پہلے سے محبت رکھتی ہو یا اسوقت محبت موجود ہی تو اتباع مین بھی ثابت قدم نکلو گے
مگر ہمیشہ کے لیے محبت کی نفی نہ کی اتباع کو محک امتحان یا لازم محبت اسلیے قرار دیا گو محبت
بذاتہ رضامی محبوب کی مقتضی ہی مگر اطاعت کی بعض صورتین ایسے بھی ہین جو دوائے تلخ کی طرح
مریض عشق اور طالب بیقرار کو وحشت دلاتی ہین اسلیے کہ ذکر مین طالب کو لذت حضور حاصل
ہوتی ہی اور امور انتظامیہ و تدارک اغیار سے بعد و حجاب کے مصیبت پیش آتی ہی مگر دونون
حالتون مین اتباع و رضا کو مقدم جاننا اور لذت حضور پر رضا کو سابق سمجھنا مردمن کا کام ہے
اتباع کو بلا واسطہ اپنے رسول کی طرف منسوب کرتی ہین اشارہ ہی کہ کمال فنا اور غایت محویت
پیدا کرو اور مقام فنا فی الرسول پر قدم رکھو تا کہ انوار محبوب جمال نبوت تمہارے ہستی موہوم اور
ناقابلیت کو نیست و معدوم کرکے اپنی صورت اور اپنی سیرت مین قابل حضوری حضرت الوہیت
بنا دی ورنہ آدم خاکی اور حضرت عزت کے محبت **تا ئب** مشتاق جمال پاک کا ہے ؎
یہ حوصلہ مشت خاک کا ہی یحببکم سے اشارہ ہی کہ تمہاری ناقابلیت اور خاکساری ہماری
محبوب کی طفیل مین یہ رنگ دکھائے گی اگر جذب قدیم و کشش لطف تمہین کشان کشان لیجائیگا
محب متبع کی نسبت گناہ اون معنون مین نہین ہی جو ہم سے ہوا پرست بندگان نفس سے
ہوتا ہو بلکہ دعوی محبت کا جرم قصور اتباع کے الزام زیادہ طلبی کے زمرہ آداب حضور یاد و فور

محبت کی گرفت جو ہون وہ سب معاف ہین تاکہ طالب مسکین کو تسکین رہے۔ اور یہ نسمجھو کہ کامیابی اتباع پر موقوف کی گئی مبادا محرومی نصیب ہو بلکہ رحیم اسلیے فرمایا کہ تمہارے اضطراب تمہارے بیچینی کا ہمین بہی تحمل نہین ہم تم سے زیادہ تمہارے مشتاق ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جب بندہ میری طرف قدم قدم آتا ہے مین دوڑتا ہوا بڑہتا ہون ف عالم اس آیت کے اوترنے پر ابن ابی منافق اور اوس کے ساتھی کہنے لگے کہ آپ چاہتے ہین کہ مسلمان آپکو بہی یہود و نصارا کی طرح مقصود و معبود بنائین اون کے تردید کے لیے نازل فرمایا

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝
کہدیجیے آپ طاعت کرو اللہ کی اور رسول کی پہر اگر منہ پہیرین تو بیشک اللہ نہین دوست رکہتا کافرون کو

آپ تعلیم کر دیجیے کہ امر الہی کو اللہ کی اطاعت کرو اللہ کے رسول کی اطاعت کرو پہر اگر روگردانی کی تمنے تو تم کافر ہو جاؤگے اور بیشک اللہ کافرون کو دوست نہین رکہتا ف کلمہ اطیعوا مکرر اسلیے فرمایا کہ معلوم ہو جسطرح اللہ کے اطاعت مقصود ہے رسول کی اطاعت بہی مقصود ہے اور مامور مجموعہ ہی نہ مفرد سا کلمہ رسول اسلیے فرمایا کہ منافقین کا جواب ہو جاوے اسلیے کہ آپ اپنی اطاعت کو اگرچہ کہتے ہین لیکن جب آپ اللہ کے رسول اور پیغام رسان ہین تو آپکی طاعت اللہ کی اطاعت ہے

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً
بیشک اللہ نے برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان پر اولاد ہین

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
ایک دوسرے کی اور اللہ سنتا جانتا ہی

یعنی اللہ تعالی نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد یعنی حضرت اسمعیل اور محمد رسول اللہ اور اسحق و یعقوب اور انبیاء بنی اسرائیل کو اور عمران کے اولاد یعنے موسی و ہارون یا مریم و عیسے کو تمام دنیا پر افضل بنایا اور منتخب فرمایا۔ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے اولاد ہین ف آل ابراہیم و آل عمران سے صرف انبیا یا صلحا مراد ہین۔ یا بحیثیت مجموع مراد ہین یعنے یہ گروہ باعتبار کثرت انبیا و صلحا و علما دوسرے گروہون سے ممتاز و مکرم ہے اور اگر تمام اولاد افضل سمجھی جاسے تو فاسق و کافر مثل مشرکین قریش و ابوجہل و ابولہب کی اور بنی اسرائیل منکرین عیسے و مخالفین نبی عربی کیونکر افضل ہو جائینگے حالانکہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اللہ کے حضور مین تو وہی کریم و بزرگ ہی جو بڑا پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے مقام پر یہ بہی بتا دیا کہ نسب بدون عمل قابل اعتبار نہین اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ

اسی نوح پر بیٹا جسکے تم سفارش کرتے ہو تمہارے اہل سے نہیں اسکے تو کام اچھے نہیں ۔ ذریۃ کی قید سے معلوم ہوا کہ آل سے تابعین مراد نہیں بلکہ اولاد مراد ہے ۔ اور یہ کہ شرف نسبی تقویٰ کے ساتھ ہو تو قابل افتخار اور موجب اعتبار ضرور ہے ۔ عمران دو ہیں پہلے حضرت موسیٰ کے باپ ۔ دوسرے حضرت عیسیٰ کے نانا ۔ یہ دونوں پیغمبر تھے بعضوں نے کہا پہلے مراد ہیں بعضوں نے کہا پچھلے ۔ عالمین عام ہے کوئی فرد خاص نہیں پہلا یا پچھلا مگر یہی افضل ہیں اور انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ سے افضل ہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہے

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ

جب کہا بی بی نے عمران کے اے رب میں نے نذر کی واسطے تیرے جو شکم میں میرے ہے آزاد پس قبول کر مجھ سے

اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝

بیشک تو سنتا جانتا ہے

عمران بن ماثان کی باپ تھے حضرت مریم کے حضرت داؤد کی اولاد سے تھے انکی بی بی کا نام حنہ بنت فاقوذ حضرت زکریا کی سالی تھیں بڑھی ہو گئیں کوئی اولاد نہوئی ایک دن درخت کے تلے بیٹھی تھیں دیکھا کہ چڑیا بچے کو چارا دیتی ہے لڑکے کی تمنا ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا قبول کی حمل رہ گیا حنہ نے کہا اے رب جو میرے پیٹ میں ہے یہ میں نے تیرے نذر کیا اوس زمانے میں دستور تھا کہ جو لڑکا اللہ کی نذر کر دیا جاتا وہ بیت المقدس کی خدمت کیا کرتا جب بالغ ہوتا چاہتا وہیں رہتا چاہتا چلا جاتا اسی کو (محرر) کہتے تھے عمران نے کہا تجھے اچھا نہ کیا اگر لڑکی پیدا ہو تو کیا کرو گی اسلیے کہ لڑکیاں بوجہ حیض وغیرہ اس خدمت کے قابل نہ سمجھی جاتی تھیں پھر عمران نے انتقال کیا اور حنہ کے لڑکی پیدا ہوئی

فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَلَیۡسَ

پھر جب جنا اوسے بولے اے رب میں نے جنا اوسکو مادہ اور اللہ خوب دانا ہے جو جنے وہ اور نہیں

الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی ۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا

مرد مثل اس عورت کے اور میں نے نام رکھا اوسکا مریم اور سونپا اسے پناہ میں تیرے اور اولاد کو اوسکی

مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

شیطان مردود سے

جب حنہ کے لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بولیں اے پروردگار یہ لڑکی ہے اور تجھے خوب معلوم ہے مرد و عورت خدمت بیت المقدس میں برابر نہیں مظہری یہ خطاب بحضرت الوہیت کا ہے یعنی جو لڑکا حنہ مانگتے تھے وہ اس لڑکی کے برابر نہوگا اور یہ اللہ کے علم میں مردوں سے افضل اور اللہ کی عبادت میں قوی تر ہے (پھر حنہ نے کہا) میں نے اسکا نام مریم رکھا اور اسے اور اسکی اولاد شیطان سے تیری پناہ میں سپرد کر دیا مریم نام حضرت عیسیٰ کی ماں کا معنے اسکے (عابدہ) حدیث میں وارد ہوا کہ چار عورتیں افضل ہیں

مریم بنت عمران سے آسیہ فرعون کی بی بی سے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول اللہ سے فاطمہ بنت رسول اللہ
صلعم فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا نہیں جسے بوقت پیدائش شیطان نہ چھوئے مگر مریم اور عیسیٰ ہو برکت دعا سے حنہ کی

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ
پھر قبول کیا اوسکو رب نے اوسکے قبول کرنا اچھا اور پالا اوسکے پالنا اچھا اور سونپ دیا اوسے زکریا کو

اللہ تعالیٰ نے حنہ کی نذر قبول فرمائی اور مریم کو حسن اخلاق اور شولی آداب سے اچھی طرح پرورش کیا اور حضرت زکریا اونکی کفیل ہوئے ع انس حنہ مریم کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر خدام بیت المقدس کے پاس لے گئین اور یہ نذر پیش کی چونکہ مریم نہایت شریف خاندان کی تھین اور علم و فضل انہین چلا آتا تھا ہر خادم کو خواہش ہوئی کہ ہمین انکی پرورش کرین حضرت زکریا نے فرمایا مین زیادہ مستحق ہون اسلیے کہ آپ مریم کے خالو تھے احبار بولے ایسا نہین ہوسکتا اگر زیادہ حقدار ہونیکی رعایت کیجاے تو مریم کی ماسے کوئی زیادہ حقدار نہین لہٰذا قرعہ ڈالا جائے پس قرعہ ڈالا گیا اور حضرت زکریا کا نام برآمد ہوا آپ اونکے کفیل قرار پائے **ف** معلوم ہوا کہ کار خیر پر حریص ہونا انبیا اور صلحا کا طریقہ ہے **مسئلہ** آپنے فرمایا کان زکریا نجارا زکریا نجاری کا کام کرتے تھے

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ
جب آتی اوسپر زکریا محراب مین پاتے پاس اوسکے کھانا (کچھ) اے مریم کہانسے واسطے تیرے

هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
یہ بولے وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بدون حساب

جب حضرت زکریا مریم کے پاس محراب عبادت مین گئے اونکے پاس میوے دیکھے اور تعجب سے کہا یہ کھانے کہانسے پائے مریم بولین اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائے وہ جسے چاہے رزق وسیع عنایت کرے ع الیس حضرت زکریا نے مریم کو اونکی خالہ اشیاع بنت فاقود کے حوالے کیا وہ دودھ پلاتین اور پالتین جب بڑے ہوئین تو ان کے لیے ایک محراب یعنی عبادتخانہ بنادیا (اسکا دروازہ بیچ مین تھا بے سیڑہی کے کوئی اوسپر چڑھ نہین سکتا تھا) اور آپ مریم کو کھانا اور پانی دیا کرتے اور جب کہین جاتے تو دروازہ بند کردیتے تاکہ کوئی اور نہ آئے ایک دن آپ مریم کے عبادتخانے مین گئے تو بے فصل کے میوے رکھے ہوئے دیکھے آپ کو تعجب ہوا کہ یہان آیا کون اور یہ بے فصل کے میوے کیونکر ملے تو فرمایا اے مریم یہ کہان سے ملے آپنے کہا یہ اللہ کے پاس سے ہے جنت سے یہ میوے آپکے لیے آیا کرتے تھے

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ

وہین پکارا زکریا نے رب کو آپنے کہا اے رب عطا کر مجھے پاس سے اپنے اولاد پاک بیشک تو سنتا ہو دعا کو

جب حضرت زکریا نے یہ قدرت اور یہ فضل مشاہدہ کیا آپکو بھی اس فصل کے میوے یعنی بڑھاپے مین اولاد کے آرزو ہوئی حضرت زکریا بڈھے ہوگئے تھے مگر کوئی لڑکا نہ تھا آپ نے اللہ تعالی سے دعا کی ف کئی باتین معلوم ہوئین ۱ برکت اور اظہار کمال قدرت کے وقتون مین دعا کرنا اور فال خیر لینا عادت صلحا اور انبیا سے ہو حضرت مریم کو بے وقت غیب سے میوہ ملنا کمال قدرت اور برکت کا ظہور اور بڑھاپے مین اولاد صالح کی تعبیر تھی ۲ اولاد کی دعا سنت انبیا ہے ۳ ...

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا

پھر پکارا اوسکو فرشتون نے اور وہ (زکریا) کھڑے نماز پڑھتے تھے محراب مین بیشک اللہ خوشخبری سناتا ہی تجھکو یحیی کی سچا کرنیوالا

بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ

کلمہ کا اللہ کی طرف سے اور سردار اور محفوظ (عورتون سے) اور پیغمبر نیکون سے

فرشتے نے زکریا کو خوشخبری سنائی جب وہ اپنے محراب مین نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ خوشخبری دیتا ہی تمہین یحیی کی جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہین اور سردار اور انبیا صالحین سے ہین (کلمۃ اللہ) سے مراد خواہ توریت اور کتب آسمانی جنکی تصدیق حضرت یحیی نے کی۔ خواہ کلمۃ اللہ حضرت عیسی ہین در منثور ابن عباس سے مروی ہو کہ جب یحیی کی ما حاملہ تھین حضرت مریم بھی حاملہ تھین تو حضرت یحیی کی ماں مریم سے کہتین مین اپنے پیٹ کے بچے کو دیکھتی ہون کہ تمہارے پیٹ کے بچے کا سجدہ (یعنے تعظیم) کرتا ہی (سید) سردار عالم مین اسکے متعدد تفسیرین ہین ۔ خوش خلق ۔ فقیہ عالم ۔ ایسا حلیم جسے کسی طرح غصہ نہ آئے ۔ اللہ کے حضور مین بزرگ ۔ حسد نکرتا ہو ۔ اپنی قوم پر تمام عمدہ باتون مین فائق ہو ۔ قانع ۔ سخی ۔ وہ پیغمبر جسکے اطاعت کیجا علم و عبادت اور تقوی مین سردار ۔ (حصور) روکا ہوا یعنے عورتون سے باوجود خواہش کے اور بڑے در منثور فرمایا ہر بندہ اللہ کے حضور جائیگا اور ایک نہ ایک گناہ اوسکے ساتھ ہوگا مگر یحیی بن زکریا

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ

کہا اے رب کہانسے ہوگا واسطے میرے لڑکا اور بیشک آگیا مجھپر بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہو کہا ایسا ہی

اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۞ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہو کہا اے رب مقرر کر واسطے میرے کوئی نشانی کہا نشانی تیری یہ ہے کہ نہ بولیگا تو آدمیون سے

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۧ
تین دن مگر اشارہ اور ذکر کر رب کا اپنے بہت اور تسبیح کر راتوں اور دنوں میں

حضرت زکریا یہ مژدۂ روح افزا اور خبر عجیب سنکر کمال سرور سے کہنے لگے اے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا میں بڈہا بانوے برس کا ہوگیا اور میری بی بی اٹھانوے برس کی بڈہیا بانجہ ہے ارشاد ہوا اے زکریا اللہ یونہیں کرڈالتا ہے جو چاہے اوسکی قدرت کو جوان اور بڈہے سب برابر ہیں حضرت زکریا نے عرض کی اے پروردگار میرے لیے کوئی نشانی بتا دے تاکہ مجھے میری بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہوجائے ارشاد ہوا نشانی یہی ہے کہ تین دن آدمیوں سے کلام نکروگے مگر رمز و اشارے سے اور اس نشانے کے بعد اپنے پروردگار کا بہت ذکر کر اور رات دن تسبیح کر معالم کہا اکثر مفسرین نے کہ تین دن آپکے زبان کلام سے روک دیگئے تھا اور حسن نے کہا خود زبان روک لی

ف بعض عباد کلام نہین کرتے اور اشارات سے کام نکالتے ہین اسکے اصل ثابت ہوگئے

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم بیشک اللہ نے مقبول کیا تجھ اور پاک کیا تجھ اور منتخب کیا تجھے عورتوں پر اپنے زمانے کے

یاد کیجیے جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ اللہ تعالی نے تمہین برگزیدہ اور ظاہری باطنی برائیوں سے پاک کیا اور زنان عالم سے برگزیدہ فرمایا مظہری فرشتوں سے مراد جبرئیل ہین اور (اصطفے) اول یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمہین اپنا مقبول و مقرب بارگاہ اور مورد تجلیات خاص بنایا اور (اصطفے) دوسرے مراد فضل ہے معالم لکہتے فرمایا چار عورتین افضل ہین۔ مریم۔ آسیا۔ خدیجہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہن مسلم آئیہ فرمایا خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ اپنے وقت کی عورتون میں مریم بہتر

ف حدیث نے صاف طور پر ظاہر کردیا کہ حضرت مریم اپنے وقت کی عورتون سے افضل ہین

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝
اے مریم اطاعت کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے

یہ بطور تعلیم فرمایا کہ جب ہماری نعمتین اسقدر ہین تو رکوع و سجود و نماز بجماعت مین مصروف ہو

ف ۱ یہ کہ ذکر و شکر و عبادت علاوہ صلحا پر زیادہ ہے ۲ نماز ایسی محبوب عبادت ہے جو ہمیشہ سے موکد و مکرم ہے مظہری آیت سے ظاہر ہے کہ عورت مرد کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہے

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ
یہ خبرین ہین غیب کی کہ وحی کرتے ہین ہم طرف تیرے اور نہ تھا تو پاس اونکے جب پھینکتے تھے

أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ
قلم اپنے کہ کون اونمین ذمہ دار ہووے مریم کی اور نہ تھا تو پاس اون کے جب جھگڑا کرتے تھے

یہ جو بیان ہوا غیب کی خبرین ہین جو ہم آپ پر وحی کرتے ہین اور آپ پاس اون کے کہان تھے جب یہ ہوا ہم بیت المقدس میں قرعہ کے لیے اپنے قلم ڈالتے تھے کہ کسکا نام نکلتا ہے اور کون مریم کے پرورش کریگا اور آپ وہان کہان تھے اور آپ نے یہ ہین ہوگا کہ کستے تھے غیب گو پیدا ہوا تھا غیب نہین یہ بنی اسرائیل ہین معلوم ہے مشہور ہو نکرا اسلیے کہ بعض اخبار آسمانی و کلام والے کو یاد تھی رب العزت ہی ہے کہ یہ ہین یہ کہ حضرت نے پڑھے لکھے نہ تھے آپ کو سیکھ پہنچ تاریخ ہین اقلام جمع قلم کی ہے علما وعبادِ بیت المقدس تو وہ قلم جس سے توریت لکھا کرتے تھے

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ
جب کہا فرشتوں نے اے مریم بیشک اللہ خوشخبری سناتا ہے تمہین کلمہ کا اپنی طرف سے کہ نام اوسکا مسیح عیسیٰ بیٹا

مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ
مریم کے اونچی وجاہت دنیا مین اور آخرت مین اور مقربون سے ہے

عیسیٰ حضرت مریم تیرہ برس کی تھین ایک دن پانی بھرنے گئین تھین دیکھا کہ ایک مرد ان کے پاس ہے اور وہ جبریل علیہ السلام تھے جبریل نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ تجھے پاک لڑکا دون حضرت معصومہ نے کہا اللہ کی پناہ جبریل نے فرمایا مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون تمہین خوشخبری سناتا ہون کہ مسیح کلمۃ اللہ تمسے پیدا ہونگے جو دنیا مین کثرت معجزات اور نزول قرب قیامت اور قتل مسیح دجال و کسر کفار سے عزت والے ہونگے اور قیامت کے میدان مین اللہ تعالیٰ اونہین اعلیٰ علی عطا فرمائیگا اور مقام قرب مین جگہ ملیگی

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ
اور کلام کریگا آدمیون سے پلنے مین اور کہولت مین اور نیکو ن سے ہے

یعنی بنی اسرائیل سے لڑکپن مین کلام کرینگے اور اونکے شبہات باطلہ اور واہیہ کو دور کرینگے اور اپنی نبوت کا اظہار فرمائینگے اور جب بڑے ہونگے تعلیم و ہدایت اور ابلاغ رسالت کرینگے اور یہ ہر دو نیک ہین

قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ
کہا اے رب کہان سے ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہ چھوا مجھکو کسی آدمی نے کہا ایسا ہی اللہ پیدا کرتا ہے

مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ
جو چاہے جب حکم کرے کسی کام کا یہی کہتا ہے واسطے اوسکے ہوجا پس ہو جاتا ہے

حضرت جبریل کی بشارت سنکر مریم متعجب بولین میرے لڑکا کسطرح ہوگا مجھ کو تو کسی مرد نے چھوا بھی نہین

جبرئیل نے کہا اللہ جیسے چاہتا ہی یونہین پیدا کرتا ہی جب کوئی کام کرنا منظور ہوا فرمایا کن ہو جا
پس وہ شئے موجود ہو گئی اوسے اسباب و آلات کی حاجت نہین یہ لڑکا بہی یونہین پیدا ہوگا

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ
اور سکہا ئیگا اوسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور پیغمبر طرف بنی اسرائیل کے

یعلمہ الکتاب سے مراد حسن خط و کتابت ہے حکمت سے مراد علم اور فقہ علم دین کی ف یا کتاب سے
احکام شرعیہ مفروضہ اور حکمت سے لطف آسمانی - اور حکمت علم نبوت - معرفت - یا کلیات مراد ہین
بنی اسرائیل یعنی حضرت یعقوب کے اولاد مین پہلے پیغمبر یوسف اور پچہلے عیسیٰ تہے
اور نبوت حضرت عیسیٰ کی بعضون کے نزدیک لڑکپن سے تہی اور بعضون کے نزدیک بعد بلوغ

اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ
یہ کہ مین لایا ہون تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے یہ کہ مین پیدا کرتا ہون واسطے تمہارے مٹی سے بصورت چڑیا کے

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
پس پہونکتا ہون اوس مین پس ہو جاتی ہی چڑیا حکم سے اللہ کے اور اچہا کر دیتا ہون اندہے کو اور کوڑہی کو اور زندہ کرتا ہون مردون کو

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
حکم سے اللہ کے اور بتا دیتا ہون تمکو جو کہاتے ہو اور جو جمع کر رکہتے ہو گہرون مین اپنے بیشک اسمین

حضرت عیسیٰ مبعوث ہوئے تو فرمایا اے بنی اسرائیل مین تمہارے پاس لایا ہون نشانی لایا ہون وہ یہ ہی
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ
نشانی ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے

کہ مٹی کی صورت بناتا ہون اور اوسمین دم کرتا ہون تو زندہ چڑیا ہو جاتی ہی ع الخ خفاش
بناتے تہے اور جب تک آدمی دیکہتے اوڑتا پہر مردہ ہو کر گر پڑتا - اور مادرزاد اندہون کو آنکہ والا
کر دیتا ہون - اور کوڑہی کو اچہا کر دیتا ہون اور مردے زندہ کر دیتا ہون اور یہ سب اللہ کے
حکم سے ہی اور جو تم کہاتے ہو اور جو رکہ چہوڑتے ہو وہ بہی بتا دیتا ہون ع الیس ایکبار حضرت
عیسیٰ اوس دیر کی طرف گئے جہان اندہے بہت تہے آپنے پوچہا یہ کون لوگ ہین عرض کیا گیا
یہ وہ ہین جنسے کہا گیا کہ تم خدمت قضا اختیار کرو انہون نے اپنے ہاتہون سے اپنی آنکہین
پہوڑلین حضرت عیسیٰ نے فرمایا تمنے ایسا کیون کیا وہ بولے ہم ڈرے کہ مبادا ہمسے ظلم و تجاوز
ہو اور مواخذۂ آخرت مین گرفتار ہو جائین آپنے فرمایا تم بڑے بڑے عالم اور حکیم ہو اور عابد ہو
اپنے آنکہون پر بسم اللہ کہکر ہاتہ پہیر و اون سبنے ایسا ہی کیا دفعتہً آنکہین کہل گئین

مفسرین فرماتے ہین کہ حضرت عیسی کے زمانے مین علم طب کا بڑا زور تھا اللہ تعالی نے ایسے معجزے
ظاہر فرمائے کہ سب اطبا و حکیم عاجز و مبہوت ہو گئے ف آیت مین اشارہ ہی کہ ظاہری اندہے کوڑہے
مردے کفار سے بہتر ہین جنکی دل مردہ اور عقل بے نور اور اخلاق بگڑے ہوے ہون اسلیے
ان منکرین کو فیضان مسیح سے فائدہ ہوا اور وہ کامیاب ہوے یہ معجزہ ہمارے حضور کا تھا
کہ ایک نظر مین انکو کہ اندہے دل نورانی اور مردہ جانین زندہ اور بگڑے اخلاق
درست ہو گئے اور یہ فیضان قیامت تک اوسے جوش و خروش سے جاری ہے

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ
اور سچا کرنے والا اوسکا جو اوسکے سامنے ہے توریت سے اور حلال کرونگا واسطے تمہارے بعض اوسکا کہ حرام ہوا
عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ
تم پر اور لایا ہون تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری بیشک اللہ رب میرا ہے
وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ
اور رب تمہارا پس بندگی کرو اوسکی یہ راہ واضح ہے

جو توریت تمہارے ہاتھوں مین موجود اور بالاتفاق کلام معبود ہی اوسے سچا بتاتا ہون
یا یہ بعض چیزین جو تمپر حرام کردی گئی تہین انمین سے حلال کرون اور مین اللہ کی نشانی یعنی انجیل
تمہارے پاس لایا ہون پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہی
اوسیکی عبادت کرو اور یہی میرے اطاعت اور اللہ تعالی کی عبادت واضح اور سیدہی راہ ہی
جو اسپر چلا نہ بہکا نہ گم ہوا ف انجیل کل توریت کی ناسخ نہ تہی بلکہ جسطرح قرآن کی بعض
آیتین بعض کی ناسخ ہین ایسی ہی بعض مشکل احکام آسان کردیے گئے اور جابجا فروعات
مسائل مین حسب مصلحت اصلاح کردیگئی اور گوشت اور چربے اونٹ کے حلال کردیے نہایت
صاف طور پر فرمادیا کہ مین خدا کا بندہ ہون اور تم بہی مین بہی اوسیکی بندگی کرون اور تم بہی
اسمین دعوای ابنیت کا قطعی رد ہی اطاعت فرمانبرداری عبادت غلامی اور غایت درجکی
تعظیم اپنی ذلت و خواری کے ساتھ پس اطاعت عام ہی اللہ کے لیے بہی ہی اور بندون کے لیے بہی اور
عبادت سوای معبود برحق کے کفر و شرک و حمق ہی اسلیے آپنے حصر کردیا کہ راہ راست انبیا کی
فرمانبرداری اور پروردگار کی عبادت کے سوا نہین ہی اور بیٹے ہونے اور شبہی کی نفی ہوگئی

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
پہر جب دیکھا عیسے نے ان سے کفر کہا کون ہی مددگار میرا طرف اللہ کی کہا حواریون نے

ع ۵
ومصدقا بالعطف علی رسولا بر تقدیر بعث مفعول محذوف

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ

ہم مددگار ہین اللہ کے ایمان لائے ہم اللہ پر اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہین اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری تو نے

عن السدی جب حضرت عیسے نے بنی اسرائیل پر دلائل نبوت اور

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور پیروی کی ہم نے رسول کے پس لکھ لے ہمکو ساتھ گواہون کے

مضامین ہدایت ظاہر فرمائے اور اونسے سوای انکار و کلمات کفر کے اور جواب نہ ملا اور آپنے اونکا کفر دیکھ لیا تو اپنے اللہ کے دین مین اعانت طلب فرمائی اور ارشاد کیا اللہ کے کام مین میری مدد کون کرتا ہی حواریون نے کہا ہم اللہ کے انصار آپ کے مطیع و فرمانبردار ہین ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہین کہ ہم مطیع و منقاد ہوگئے اے رب جو تو نے اوتارا توریت ہو یا انجیل وغیرہ ہم ایمان لائے اور پیروی قبول کی پیغمبر کی تو ہمین گواہون مین لکھ لیجیے جو تیرے اور تیرے پیغمبرون کی تصدیق کرتے ہین اون مین لکھ دے در منثور کہا ابن عباس نے کہ شاہدین سے مراد اصحاب محمد ہین جیساکہ قرآن مین آیا ہی تو گویا حواریون نے تمنا کی کہ ہمین اصحاب محمد سے بنا۔ حواری حضرت عیسی کے اصحاب و معین و مرید اور دین مین وزیر و مشیر بارہ آدمی تھے ۱ بطرس ۲ یعقوبس ۳ یحنس ۴ اندرائیس ۵ فیلبس ۶ یلماء ۷ میتا ۸ توماس ۹ یعقوب ۱۰ برایسیس ۱۱ تبایا ۱۲ لابودس ابن عباس نے کہا کہ مچھلی کا شکار کیا کرتے آپ اودہر سے نکلے اور کہا کیا کرتے ہو بولے مچھلیان پکڑتے ہین فرمایا ہمارے ساتھ کیون نہین چلتے کہ آدمیونکا شکار کرین وہ بولے آپ کون ہین فرمایا عیسے بن مریم عبد اللہ و رسول اللہ بولے کیا اور کوئی پیغمبر آپ سے بڑا ہوگا فرمایا ہان نبی عربی صاحب برہان قوی۔ وہ سب آپکے متبع ہوگئے۔ سدی نے کہا یہ ملاح تھے۔ ابو ارطاۃ نے کہا کہ یہ دھوبی تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ہر پیغمبر کے لیے ایک حواری ہی اور ہمارے حواری زبیر ہین **ف** دین کے کامون کے لیے عموماً یا خصوصاً مدد مانگنا سنت انبیا سے ہی

۵ ع ۱۴ ثلث

یعنے حضرت عیسی سے یہود منکر تھے داؤ کیا اور اونہین قتل کرنا چاہا

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اور داؤ کیا اونہون نے اور داؤ کیا اللہ نے اور اللہ بہتر ہی داؤ کرنیوالون سے

اللہ نے اونکا فریب اولٹ دیا اور اونکو اونکے کفر سے اولٹ مارا اللہ تمام حیلے اور تدبیر کرنے والون سے بہتر ہی عن انس ابن عباس سے منقول ہی کہ حضرت عیسی یہود کی ایک گروہ کی طرف گزرے وہ کہنے لگے وہ آیا جادوگر جادوگر کا بیٹا۔ اور بدکار بیٹا زانیہ کا (معاذ اللہ منہا) آپ غضبناک ہوے اور

پھر رہائی اور کہا [illegible] تو پھر یہود [illegible] بنائی ہوئی طرح سے نکلا اور تیرے حکم سے
پیدا ہوئی [illegible] آدمی فوراً وہ سب گستاخ سب اور سور بنگئی
یہود [illegible] دیکھا تو [illegible] حال ہوا اور یہود آپکے قتل پر مجتمع ہو گئے
اور آپکو [illegible] مین بند کیا جبرئیل بحکم رب جلیل آئی اور ایک روزن سے آپکو آسمانپر
اوٹھا لیگئے [illegible] طیطانوس نامی اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ اس مکان مین جاکر حضرت عیسے
[illegible] تا تہا کہ صورت بدل گئی جب نکلا تو لوگون کی نظر مین ایسا معلوم ہوا کہ یہی عیسے
ہین [illegible] قتل کیا اور سولی پر چڑہایا مگر کفار خوار ہوا اور تدبیر الٰہی نے اپنا جلوہ دکھایا

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ
جب کہا اللہ نے اے عیسے مین پورا کرنیوالا ہون تیرا اور بلند کرنیوالا تیرا اپنی طرف اور پاک کرنیوالا تیرا اونسے جو
كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ
کافر ہوئے اور کرنیوالا اونکا جو پیرو ہوئے تیرے غالب اوپر جو کافر ہوئے روز قیامت تک پھر میری طرف
مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝
بازگشت ہے تمہاری پھر حکم کرونگا بیچ تمہارے جسمین تھے تم اختلاف کرتے

پس یاد کرو [illegible] مین وفات دونگا تمہین اور بلند کرونگا اپنی طرف اور مطہر کرونگا اونسے
جو کافر ہوئے اور جو تمہارے تابعدار ہین کافرون پر غالب ہی رکھونگا قیامت تک پھر میری ہی طرف
بازگشت ہے تم سب کی پھر مین تم مین فیصلہ کردونگا جس امر مین اختلاف کرتے تھے۔ تاویل آیت مین
کئی مختلف قول ہین اول (وفات) سے مراد موت ہی معالم مین ہی کہ آپ تین ساعت بیجان رہے پہر آسمانپر
لیگئے جلالین قبض مراد ہی یعنی اپنی طرف تمہین قبض کرلینگے در منثور مراد خواب ہی بحالت
خواب آسمان پر اوٹھا لیے گئے ابو سعود وفات سے مراد یہ ہی کہ آپکی زندگی معینہ پوری کیجائیگی
جیسا کہ بعد خروج امام و نزول مسیح وقوع مین آئیگا۔ اور صحیح یہ ہی کہ آپکا انتقال مین ہوا مطہرک
سے خواہ یہ مراد ہے کہ یہود کے ہاتھون اور اون کے پلید اعتقادون سے آپ کو علیحدہ
اور پاک کرینگے۔ یا نصارا کی بیہودہ افترا کا کچھ الزام آپ پر نرہیگا دوم تابعین عیسے
اور کفار سے کون لوگ مراد ہین۔ اگر کفار سے خاص یہود مراد لیے جائین تو ہو سکتا ہی کہ
تابعین سے حواری اور نصارا مراد ہون جو ہمیشہ یہود پر حاکم ہین اور اگر کفار سے عموماً مخالفین
حضرت مسیح مراد ہون تو تابعین سے اہل اسلام مراد ہین [illegible] اسلام [illegible] ابراہیم ہوسکتے

سچے عیسائی سچے محمدی اور تمام انبیاکے تابع ہیں پس مسلمان ہمیشہ تا قیام کفار پر [illegible]
اور رہینگے سو عیسائی ہزارہا گرجے [illegible] [illegible]
آپ کے تابع اور مسلمانوں [illegible]
مسلمانوں کے ساتھ ثابت ہونگا اور [illegible]
قابل اعتبار و لائق حجت نہیں ہوسکتے [illegible]
مسلمانوں کا اعتقاد [illegible] حضرت عیسی [illegible]
اب صرور یہی کہ نصرانی غالب رہتے حالانکہ [illegible]
ہوں یا یہود - مجوسی ہوں [illegible]

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ
پھر وہ جو کافر ہوئے سو میں عذاب کرونگا اونکو سخت عذاب دنیا اور آخرت میں [illegible]

یعنی کفار پر [illegible] و جہاد و مغلوبی سے عذاب کرونگا اور آخرت میں دوزخ کا [illegible]
اونکا مددگار [illegible] مسلمانوں [illegible] آخرت میں [illegible]

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ
اور جو ایمان لائے اور کین نیکیاں پس پوری دیگا ان کو مزدوری اونکی اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو

مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اونکو اونکی مزدوری پوری دیجائیگی یعنی جنت اور اوسکی [illegible]
عطا ہونگے اور اللہ ظالمونکو دوست نہیں رکھتا یعنے ظالمونکو اوسکی جوار رحمت میں جگہ نہ [illegible]
اجرت کم کرتا ہو (پوری اجرت) جنت دائمی ہے اسلیے کہ جب ایمان دائمی ہی تو ثواب بھی دائمی چاہیے

یہ تمام اخبار اور نازل کرتے ہیں یہ آپکے	ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ یہ پڑھتے ہیں ہم اوسے آپ پر آیتیں سے اور ذکر مستحکم ہو	اسرار ہم آپ پر نشانیاں ہیں اور نصیحت

استوار ہے قرآن صاف فرمارہا ہے کہ اخبار انبیا اور قصص الحین [illegible] کی قدرت الٰہی اور نصائح سے قابل
غور و عبرت ہیں افسوس اونپر جو حضور اقدس کے احوال بیان کرنے پر طعن کریں [illegible] قدرت و حکمت ہیں

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ
بیشک مثال عیسے کے پاس اللہ کے مثل آدم کے ہے بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو ہوجا پس وہ ہوگیا

حضرت عیسی کے ایسے ہیں جیسے آدم کے	الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ حق ہے تیرے رب سے پس نہ ہوجا شک کرنے والوں سے	مثل اللہ کے نزدیک مثل اللہ کے آدم

مٹی سے بنایا نہ ماتھی نہ باپ خود فرمایا (ہوجا) آدم موجود ہوگئے ایسے ہی عیسیٰ کو کہا مریم کے
کے بطن مین موجود ہوجا وہ موجود ہوگئے حق بات وہی ہی جو تیرے رب کے پاس سے نازل ہوئی
پس تو شبہہ مین نہ پڑ یعنے اپنی امت کو بتا دے کہ وہ نصارا کے فریب مین نہ آئین اللہ کے لیے بیٹا
نہ بنائین ف تشبیہ ادنی کی اعلی سے ہی اسیلیے کہ بے سبب پیدا ہونے مین حضرت آدم اول
درجے مین ہین اونکے لیے کوئی سبب اور محل موجود نہ تھا اور حضرت عیسیٰ کی ماتو تہین خلقت
بشر مین محل ہین سے یہ رد ہی نصارا کا جو تعجب کرتی ہین کہ عیسیٰ اگر اللہ کے بیٹے نہین تو اونکا باپ کون ہے
اب بتائین کہ آدم کے باپ ور ما کہان ہین۔ اللہ مالک و قادر ہے جو چاہے کرے ربط یہانتک
برابر دلائل تردید نصارا و اثبات توحید و سرگذشت حضرت عیسیٰ وزبان ہندی یہود بیان فرمائی
آخر کار سخت جاہل دیدہ و دانستہ انکار کرنے والون سے زیادہ جھگڑا کرنے سے منع فرمایا اور کہا

فَمَنْ حَاۤجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۤءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۤءَنَا
پھر جو حجت کرے تجھسے اس باب مین بعد اسکے کہ آیا تیرے پاس علم تو کہہ آؤ بلائین ہم بیٹے اپنے

۷ وَاَبْنَاۤءَكُمْ وَنِسَاۤءَنَا وَنِسَاۤءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
اور بیٹے تمہارے اور عورتین اپنی اور عورتین تمہاری اور جان اپنی اور جانین تمہاری پھر مباہلہ کرین پھر کرداینن

مباہلہ

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝
لعنت اللہ کی جھوٹون پر

یعنی اگر ایسے سچے واقعات پر اور آپ کے پاس علم و یقین موجود ہی تو آپ کہدیجیے کہ آؤ ہم تم مع یان نہ لائین اور حجتین کیے جائین
اہل و عیال قسم کہائین اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت کرین اسے آیت مباہلہ کہتے ہین یعنی باہم لعنت کرنا
مظہری آپنے نصارای نجران کو بعد اتمام حجت فرمایا کہ آؤ ہم تم قسم کہائین جھوٹے کو اللہ تعالی
سزا دیگا اور آپ نے حضرت حسین کو گود مین لیا اور حضرت حسن کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ کو
اپنے پیچھے اور اونکے پیچھے حضرت علی کو لیا اور فرمایا جب ہم دعا کرین تم آمین کہنا نصاری کے
پادری نے کہا اے قوم مین ایسی نورانی چہرے دیکھ رہا ہون اگر اللہ سے سوال کرین تو پہاڑ جگہ سے
ٹل جاے ہرگز انسے مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک ہوجاؤگے اور زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی باقی نرہیگا
بعد مشورت عرض کرنے لگے یا ابوالقاسم ہم آپسے مباہلہ نکرینگے فرمایا پھر مسلمان ہوجاؤ کہا یہ بھی نہین
ہوسکتا ارشاد ہوا لڑو بولے عرب سے لڑنے کی طاقت نہین ہے ہان صلح کرلیجیے ہر سال مال معینہ
ادا کرینگے آپنے صلح کرلی اور فرمایا قسم ہے اللہ پاک کی کہ عذاب نجران والون سے مل گیا تھا اگر ملاعنہ
و مباہلہ کرتے بیشک سور اور بندر ہوجاتے اور میدان اون کے لیے آتش سوزان بنجاتا اور نجران

واہل نجران کو اللہ تعالیٰ جڑ سے اوکھاڑ ڈالتا یہان تک کہ چڑیان درخت پر نہ بچتین
اور سال تمام نگزرتا کہ تمام نصرانی ہلاک ہو جاتے مسئلہ جب تک علم و یقین
حاصل نہو مباہلہ جائز نہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا من بعد ما جاءک من العلم مظہری

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○
بیشک یہ وہی بیان حق ہے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک اللہ وہی غالب حکمت والا ہے

بیشک یہ سچے بیانات ہین اور کوئی معبود اللہ کے سوا نہین ہے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے اگر اب بھی

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ○
پس اگر منہ پھیرین تو بیشک اللہ خبردار ہے فساد کرنے والون سے

بدنصیب روگردانی کرین تو اللہ اونسے سمجھ لیگا وہ فساد کرنے والون سے خوب واقف ہے

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا
کہدیجیے اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے کہ برابر ہے ہم مین اور تم مین یہ کہ نہ پوجین ہم مگر اللہ کو اور نہ

نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ○
شریک کرین ساتھ اوسکے کسیکو اور نہ اختیار کرے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے

ع
۱۴

آپ کہدین اے کتاب والو آؤ ایسی بات اختیار کرین جو ہم مین تم مین برابر

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○
پس اگر منہ پھیرین تو کہو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین

ہے وہ یہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی کی بندگی نکرین اور اوسکے ساتھ شرک نکرین اور ایک دوسرے کو
رب نہ بنائین اللہ کے سوا پھر اسپر بھی منہ پھیرین اور نہ مانین تو اونسے کہدو تم گواہ رہو کہ ہمنے گردن
اطاعت مین رکھدی مطیع و منقاد ہو گئے۔ یعنی یہ امر توحید تو ایسا ہے جس سے نہ تمکو انکار ہے نہ ہمکو
پھر کیون نہین اس امر مین متفق ہو جاتے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ نصارا اپنے علما کو سجدہ کرتے اور حلال و حرام مین اونکے
تابع رہتے کتاب سے غرض نہ تھی۔ کہا صاحب تفسیر مظہری نے کہ جب اتخذوا احبارھم ورھبانھم
اربابا نازل ہوئی تو عدی بن حاتم نے کہا (یہ بعد ہجرت اسلام لائے تھے) یا رسول اللہ ہم تو اپنے
علما اور صلحا کی پرستش نہین کرتے تھے فرمایا کیا اونکے حلال اور حرام کیے ہوئے پر تمہارا عمل نہ تھا
عرض کیا ہان فرمایا یہی مطلب ہے رب بنا لینے کا۔ پس رسول کی اطاعت تو اللہ کی اطاعت ہے
اور اطاعت علما و صلحا و حکام بموجب مقتضائے شرع اسمین داخل ہے اور مگر اوس وقت تک کہ صریح
شرع کے خلاف نہو پس ایسے مدعیان مشائخ و علما کی اتباع جو اپنی ہستی اپنی خواہش اپنی خودی سے
حضرت ربوبیت مین فنا کر چکی ہو اور یقین ہو کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے راضی کرنیکا

یہی طریقہ ہی اور ان بزرگ کے اقوال ظاہر قرآن وحدیث کے مخالف ومعارض نہیں ہر ایت ہی
اس نیت اور اعتقاد سے کہ بوجہ کمال علم یا صفائی دل وتقدیس غالبًا انکے فعل اور قول تابع سنت
بھی ہوتے ہین لہذا ہین انکا پیرو ہوں اور اگر کبھی کوئی امر قرآن وحدیث یا اجماع امت کے صریح
خلاف ہو یعنی وہ خلاف تاویل واجتہاد مخفی نہو تو ہین اونکی اتباع کے لیے اتباع محمدی کو چھوڑدونگا
انکی اطاعت تو وسیلہ ہی مقصود نہین اللہ ہی کے لیے انکی خوشامد انکی تعظیم انکی تقلید ہی اور برخلاف
اسکے یہ خیال کہ جو ہمارے شیخ نے کیا جو ہمارے اوستاد نے کہا گو وہ کچھ ہی کیون نہو ہم وہی کرینگے ہمکو تو اونکی
اتباع ورضا سے کام ہی مقصود غیر ہی اللہ کا نام ہی بلا یہ سمجھ کہ ہمارے شیخ اور اوستاد کا فعل وقول ممکن ہی نہین کہ
خلاف قرآن وحدیث ہو سکے یہ سب امور خلاف شرع اور لغو اور ممنوع ہین ایسے ہی لوگون کے لیے یہ آیت ہی کہ وہ انکی
پیروی ہین پیر واوستاد کو رب بنائی ہین یہ ایک امر متوسط اور قول فیصل اور بیقرون بعدل وثواب ہی **مظہری**
حدیث صحیح نسخ ومعارضہ سی محفوظ اگر ملے اور ائمہ اربعہ سے کسیکا بھی عمل اوسپر ہوا وسے ترک کرکے پھر کسیکا قول نفسانی
اور شرط عمل سلیے ہی کہ خلاف اجماع لازم نہ آئے اور اہل سنت نے تیسرے یا چوتھے قرن کے
اجماع کرلیا کہ مذہب یہی چار ہی ان سب کے خلاف خلاف ہی ممکن نہین کہ حدیث صحیح تمام عوارض سے
محفوظ ان چارون سے کسیکو نہ ملے یا یہ ائمہ سنت پرست بعد علم کے عمل ترک کرین ف مجتہد کا قول
دو شرطون سے ترک کیا جائیگا ۱ حدیث مین تاویل مطابقت نہو سکے ۲ اونکے مذہب پر بھی دوسرے نص
پائی نجائے یعنے مجتہد کے استنباط یا قول سے ظاہر ہو کہ کوئی نص قابل اخذ وعمل نہ پائی گئی اور حکم
محض قیاس پر مبنی ہی **مظہری** یہ جائز نہین کہ کہا جاے اگرچہ علما فتوی حلت یا حرمت کا دین مگر ہم
صوفیہ کے تابع ہین وہ اسکے خلاف تھے اور حق یہ ہی کہ حضرت صوفیہ نے کبھی خلاف شرع نہین کیا ہی
یہ غلطی جاہل تابعین کی ہی اور اگر بالفرض محال کیا بھی ہو تو کسیکا قول وفعل حجت نہین سواے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **مظہری** جائز نہین کہ اولیا اور شہدا کی قبر کا سجدہ یا طواف کرین
یا چراغ جلائین **اسباب** یہود اور نصارا نے حضور کے مجلس مین دعوی کیا نصارا بولے
ابراہیم نصرانی تھے یہود نے کہا یہودی تھی حق سبحانہ تعالی نے دونونکی تکذیب نازل فرمائی

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ
اى کتاب والو کیون حجت کرتے ہو تم ابراہیم مین اور نہین اوتاری گئی توریت اور انجیل مگر بعد ابراہیم
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۞ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ
کیا نہین سمجھتے آگاہ ہو تم سب نے جھگڑا کیا اوسمین کہ تھا تمکو ساتھ اوسکے علم پھر کیون جھگڑتے ہو

فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
اوس میں کہ نہیں تمکو اوسکا علم اور اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے

سلیے کتا بیوالے کیون جھگڑا کرتے ہو ابراہیم کے معاملے مین یہودیت تو بعد نزول توریت ہی
اور نصرانیت بعد نزول انجیل اور یہ دونون کتابین ابراہیم کے بعد اوتریں کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے
تھے اوس امر مین جھگڑا کیا جسکا تمہین علم دیا گیا تہا یعنے تم کہتے ہو کہ ہم حضرت موسی یا عیسے کے
دین پر ہیں حساب میں تمہارے پاس علم وکتاب موجود ہی گو تم حد سے بڑہ گئی اور اوسکے بہت
احکام بدل دیے تاہم ایک تعلق ضرور ہی مگر جسکا علم تمہارے پاس نہیں اسلیے کہ توریت وانجیل مین
دین ابراہیمی کا مذکور نہ تہا اوسمین کیون کود پڑتے ہو اللہ کو ہر چیز کا علم ہی تمہین نہیں اس آیت
مین اشارہ ہی کہ علم تاریخ موجب ازدیاد عقل وفہم ہی اسلیے کہ تقدیم وتاخیر وغیرہ تاریخ سے متعلق ہی کوئی ایسی بات
جسکی سند معتمد نہو زبان سے نکالنا بیجا ہی خصوصا اللہ اور رسول کی ذات یا متعلقات پر تو نہایت برا ہی

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
نہ تہا ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی ولیکن تہا حنیف فرمانبردار اور نہ تہا مشرکونسے

تو بیان فرمادیا کہ ابراہیم کا دین حنیفیت تہا یعنی حق کے طرف مائل اور باطل سے نافر اور فرمانبردار تہے
مشرک نہ تہے جسطرح تم عزیر یا عیسے کو خدا کا بیٹا کہتے ہو۔ اور جو نئے احکام اور خبرین دین مین بنالی ہو

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
بیشک نزدیکتر آدمیونمین ساتہ ابراہیم کے وہ ہین کہ تابع ہوے اوسکا اور یہ پیغمبر اور جو ایمان لائے

تمہاری گمان ابراہیم کی نسبت غلط | وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ | ہی تمام آدمیونسے نزدیک ابراہیم کے وہ
ہین جنہونے اونکی پیروی کی اور اونکی | اور اللہ دوست ہی مومنین کا | دین پر ہتی اور یہ پیغمبر یعنے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکے ساتہی ایمان جو لائی اور اللہ دوست اور حامی اور نزدیک ہی مومنین کا ف
چونکہ دین اسلام دین ابراہیمی ہی اور اکثر احکام شریعت ابراہیمی کے اسمین ہین لہذا آپکو اسطرح فرمایا

وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ
دوست رکہتا ہی گروہ کتاب والون سے کاشکے بہکادین تمکو اور نہ بہکاینگے مگر نفس اپنے اور نہیں شعور کرتے

اہل کتاب کے بعض گروہ چاہتے ہین کہ تمہین اے مسلمانون بہکادین مگر وہ خود ہی گمراہ ہوتی ہین
اس غلطی کا اونہین شعور نہین اسلیے کہ اگر تم اون کے دم مین آگئی تو محنت برباد اور گناہ لازم اور اگر
[illegible]

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ
ای اہل کتاب کیون کفر کرتے ہو اللہ کی آیتون سے اور تم گواہ ہو

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ
اسے کتاب والو کیون ملاتے ہو حق کو باطل سے اور چھپاتے ہو حق کو اور تم جانتے ہو

ع ۱۵

یعنی تم تو اس نبی عربی کے گواہ ہو اور خوب جانتے ہو اپنی کتابون اور خبرون سے اور حق یعنی آپکی نبوت کو باطل یا انکار سے جان بوجھکر چھپا کرتے ہو تو اے اہل کتاب سے فرمایا کہ ایسی جہالت علم کے بعد کمال شرم کی بات ہے ہوا لہ جب کعبہ قبلہ اہل اسلام قرار پایا کعب بن اشرف یہودی یا بعض علما نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ظاہر مسلمان ہو جاؤ پھر تھوڑی دیر بعد پھر جانا تاکہ مسلمان کہینگے اور کہین کہ یہ لوگ ذی علم ہیں مسلمان ہو کر کوئی بات نہ پائی پھرے سمجھکر کچھ لوگ اسلام چھوڑ دینگے اللہ تعالی نے اونکا فریب ظاہر اور رسول کو ہوشیار کر دیا

لہ

وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے ایمان لاؤ اوسپر جو اوتارا گیا ایمان والون پر

(بالذی انزل سے مراد ہے یا حکم قبلہ) وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (وجہ النہار)
دن چڑھے اور کفر کرو اوس سے پچھلے دن شاید وہ پھر جائین

یا کل قرآن مراد ہے یا حکم قبلہ (وجہ النہار) دن دوپہر سے محض ظاہری اور زبانی یا باعلان تمام تاکہ سب مسلمان جان جائین اور عام اثر پڑے سے (آخرہ) سے مراد یہ ہے کہ بہت جلد (لعلہم) یعنی شاید وہ بھی

وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ
اور نہ ایمان لاؤ مگر واسطے اوسکے تابع ہوا تمہارے دین کا کہدیجیے رہنمائی رہنمائی اللہ کی ہے یہ کہ دیا جاوے کوئی

مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
مثل اوسکے کہ دی گئی تم یا (مسلمان) جھگڑین تمسے پاس تمہارے رب کے کہدیجیو بیشک فضل اختیار مین اللہ کے ہے دیتا ہے جسے چاہے

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
اور اللہ گنجایش والا ہے خبردار خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے

اور دیکھو مسلمانون کے تمام عقائد کو نہ مان لینا صرف وہی امور جو تمہارے دین کے موافق ہون یا اوسکی تصدیق کرنا جو تمہاری دین پر ہو سچ مچ مسلمان نہ ہو جانا آپ فرما دیجے کہ حق اور ہدایت وہی ہے جو اللہ نے تعلیم فرمائی اور یہ باتوا سبات کہ جو نعمتین اللہ کی اور جو

آسمانی علوم تمکو عطا ہوے وہ کسی اور کو بھی ملے یعنی آنحضرت کو ہمارا سا علم و فضل عطا ہو یہ ہرگز نمانو اور نمانو اس امر کو کہ خدا کے حضور مین وہ تمپر حجت پکڑین اور قرآن و محمد پر ایمان نہ لانیکا الزام قائم کرینا آپ فرماوین فضل اللہ کے اختیار مین ہے جسکو چاہے عطا کرے اور اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے مخصوص فرمالیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے مثل ما اوتیتم سے مراد نبوت اور معجزات اور نعمات مخصوصہ یعنی برکت اسلام فضل رحمت و نبوت - و کتاب و معجزات - و مقبولیت و محبوبیت یا ہر امر مین بزرگی اور استحقاق رحمت الٰہی

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ إِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ إِنْ تَأْمَنْهُ

اور بعض کتاب والونسے وہ ہے اگر امین بنائے تو اوسے مال کثیر کا ادا کرے تجھے اور اونسے وہ ہے کہ اگر امانت رکھے تو اوسکا

یعنے بعضے اہل کتاب بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ مثل عبداللہ بن سلام کے وہ ہین کہ اگر اونہین

ایک دینار نہ ادا کرے تجھے مگر جب ہمیشہ رہے تو اوسپر قائم

اوسپر دین مال امانتا دیا جائے تو بلا عذر و توقف ادا کرین اور بعضے وہ بھی ہین اگر ایک دینار بھی امانت رکھا جاے تو کبھی ادا نکرین البتہ جب کوئی اون کے سرپر رات دن سوار رہے تو دیدیتے ہین ف آیت کے اشارے سے معلوم ہوا کہ ۱ امانت مین خیانت مومن کے مال مین ہو یا کافر کے حرام ہے ۲ کسیکا حق اسطرح ادا کرنا کہ حقدار کو تقاضے کے تکلیف اور انتظار کے نقصان اوٹھانا پڑین موجب گناہ ہے آپنے فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ تونگر کی نادہندی ظلم ہے مسئلہ دار الکفر سے حربی کا مال چوری یا خیانت یا ظلم یا خلاف وعدگی یا فریب سے لے لینا حرام ہے مگر ملک مین آجاتا ہے مسئلہ امین معاً امانت ادا نکرے اور بے وجہ معقول وعدہ کرے تو ضامن و خائن ہو جائیگا

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

یہ اسلیے ہے کہ وہ کہتے ہین نہین ہمپر ان پڑھون مین الزام اور کہتے ہین اللہ پر جھوٹ

یہ امانت کا ادا نکرنا اور مال مردم خواری اونمین اسلیے ہے وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور وہ جانتے ہین

کہ وہ اپنے زعم باطل مین سمجھے ہوے ہین ہم پر بے پڑھے جاہل یعنی کفار قریش کے مال کہالینے اور اونپر ظلم کرنے مین کوئی الزام نہین ہے اور یہ قول اللہ پر افترا اور جھوٹ باندھنا ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے خیانت اور ظلم حلال نہین کیا اور وہ لوگ جانتے ہین کہ یہ گمان غلط اور بہتان ہے ف آیت مین اشارہ ہے کہ کافر ہو یا مسلم کسی پر ظلم اور کسیکی حق تلفی جائز نہین اور یہ اشارہ ہے کہ یہود جان بوجھکر ایسی بے اصل باتین گڑھ لیتے تھے

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

ہان جسنے پورا کیا عہد اپنا اور ڈرا پس بیشک اللہ دوست رکھتا ہی ڈرنے والونکو

یعنے جو کفار کہتے ہین اور یہ مال حلال سمجھتے ہین ایسا نہین بلکہ نہ مال مومن لینا جائز نہ مال کفار لینا مباح ہی غصب نہ ظلم و فریب ودر ہوا ور جہاد و غنیمت اور ہان جو اپنے وعدے وفا کرے اور اللہ سے ڈرے وہ متقی ہی اور اللہ متقی سے راضی ہے زاہدی ایکبار مدینے مین قحط پڑا بعض یہود جو مسلمان ہوگئے تھے کعب بن اشرف کے پاس جو یہود کا سردار تہا گئے اور امیدوار اعانت ہوے وہ بولا تم اس شخص کی نسبت کیا کہتے ہو جو نبوت کا دعوے کرتا ہی بولے نبی اللہ و عبداللہ کہتے ہین کعب نے کہا تم ہم سے کچھ نہین پاسکتے وہ بولے یہ بات یونہین کہدی ہی مہلت دیجیے کہ سوچ سمجھکر کہین پہر تہوڑی دیر بعد آئے اور بولے یہ خاتم الانبیا نہین ہین اسنے قسم دلائی وہ قسم کہا گئے کعب نے ہر شخص کو پانچ صاع جو اور آٹھ گز گاڑہا دیا اون کے حق مین ارشاد ہوا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ

جو لوگ خریدتے ہین عہد سے اللہ کے اور اپنی قسمون سے ثمن تہوڑا وہ ہین کہ نہین حصہ واسطے اونکے

فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

آخرت مین اور نہ بات کریگا اونسے اللہ اور نہ دیکھیگا طرف اونکے دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونکو اور واسطے اونکے عذاب ہی دکھ کا

یعنے جو لوگ اللہ کے وعدے لینے احکام کو بیچکر جہوٹی سچی قسمین کہا کر دنیا کا مال جو قلیل ہے لیتے ہین اللہ تعالی نہ اونسے خطاب عنایت فرمائیگا اور نہ نظر رحمت و عفو کریگا نہ گناہون سے پاک کریگا اور اونپر سخت مار پڑیگی عہد اللہ اقرار الوہیت و نبوت و احکام دین ثمن قلیل دنیا کا مال جو اللہ کے نزدیک قلیل و حقیر ہے چاہے جسقدر ہو خلاق حصہ۔ ثواب و نفع یعنے نہ کسی عمل کا ثواب پائینگے نہ کسیکی سفارش پیش جائیگی نہ کسی طرح اونہین فائدہ ہوگا۔ غرض یہی کہ اونپر کمال غضب ہی مسلم ابو امامہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کسی مسلمان کا حق لے لیا جہوٹی قسم کہا کر اللہ تعالے اوسپر دوزخ واجب اور جنت حرام کردیتا ہی کسینے عرض کی اگر حقیر و قلیل چیز بہی ہو فرمایا اگرچہ پیلو کی ٹہنی بہی ہو

[illegible]

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ
اور بیشک انمین سے ایک گروہ ہو پہیرتے ہین زبانین اپنی ساتھ کتاب کے تاکہ تم سمجہو اوسے کتاب سے اور نہین وہ کتاب سے

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ
اور کہتے ہین وہ اللہ کے پاس سے ہو اور نہین وہ اللہ کے پاس سے اور کہتے ہین اللہ پر جہوٹہ اور وہ جانتے ہین

اور ایک گروہ اہل کتاب سے لہجہ بدلکر پڑہتے ہین تاکہ تو سمجہے وہ اللہ کے کتاب ہو اور ان کی طرف سے کوئی عبارت نہین ہو اور حال یہ ہو کہ وہ کتاب اللہ سے نہین ہو اور کہتے ہین کہ یہ اللہ کی اوتاری ہوئی اور اللہ کی طرف سے ہو اور وہ اللہ کی طرف سے نہین ہو اور اللہ پر جان بوجہ کر جہوٹہ باندہا کرتے ہین معالم ابن عباس نے کہا کہ آیت مین یہود و نصارا کی تحریف کرنیکا ذکر ہے کہ دل سے باتین بنائی اور بجبلہ کتاب الہی و احکام آسمانی رواج دیتی یا لفظ یا معانی بدل کر اونہین اللہ کے کلام کہتے **ف** آیت مین اشارہ ہو کہ جان بوجہ کر غلط تاویل کرنا یا حدیث وضع کرنا یہود و نصارا کے افعال قبیحہ سے ہو اور کوئی خبر یا حکم شرعی دلسے گڑہ لینا اونہین کا شیوہ تہا مگر وہ تاویل یا غلطی جو سہو سے ہو یا جسے یہ اپنی ظن مین صحیح جانے اس وعید مین داخل نہین خود فرمایا وہم یعلمون یعنے وہ لوگ دیدہ و دانستہ ایسا کرتے ہین

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا
نہین واسطے کسی بشر کے کہ دی اوسے اللہ کتاب اور حکم اور نبوت پہر کہے آدمیون سے ہوجاؤ

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
بندے واسطے میرے سوائے اللہ کے لیکن ہوجاؤ عالم باعمل ساتہ اوسکے کرتے تم پڑہاتے کتاب کو

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ
اور ساتہ اوسکے کہ تہے تم پڑہتے

کسی آدمی کو یہ حق نہین کہ جب اوسی کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کیجا ہے پہر آدمیون سے کہے کہ تم ہمارے بندے بنجاؤ سوائے اللہ کے ہان یہ کہتے ہین کہ جو کتاب پڑہتے اور پڑہاتے ہو اوسکے عالم باعمل بنجاؤ **اسباب** یہود و نصارا خدمت شریف مین جمع ہوے آپنے اونہین ہدایت اسلام فرمائی بولے کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکی بہی پرستش کیجاے۔ اور حسن نے کہا کہ ایک شخص نے حضور سے سجدہ کرنیکی اجازت مانگی آپنے فرمایا نہین بلکہ اپنے پیغمبر کی تعظیم و تکریم کرو اور حق وار کا حق پہچانو خدا کے سوائے کوئی اس قابل نہین کہ اوسکا سجدہ کیا جاے۔ پس حق سبحانہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ کسی بشر یعنے محمد رسول اللہ کو یہ سزاوار نہین ہے کہ لوگون سے کہین کہ تم ہمارے بندے ہوجاؤ بلکہ آپ تو کتاب پر عمل کرنے کے لیے تعلیم کرتے ہین

معالم مین ہے کہ (بشر) سے مراد حضرت عیسی ہین اور یہ آیت بجواب نصاریٰ نجران نازل ہوئی
کہ جیسا تم سمجھتے ہو کہ حضرت عیسے نے ربوبیت کا دعویٰ کیا یہ محض غلط ہے بہ حق کسی پیغمبر کو نہین ف علمائے
ربانی - خدا پرست - اللہ والی - وہ عالم جو علم پر عمل کرے - کہا ابو عبیدہ نے کہ احکام حلال و حرام
تفصیل نواہی و اوامر گذری ہوئی اور آنی والی خبرین جانتا ہو - اور کہا گیا کہ علم احکام دین کے
ساتھ سیاست و تمدن و انتظام کے فنون بھی خوب جانتا ہو - یا ارباب علم مراد ہین جو علم پر ورا و علم کے
رواج و عمل کے باعث اور طالبون کے مربی ہوتی ہین ف آیت مین صاف کر دیا گیا کہ سواے خدا کے
کوئی قابل عبادت کے نہین اور ہرگز کسی پیغمبر نے ایسی تعلیم نہین کی بلکہ اونکی تعلیم یہی تھی جو آسمانی
کتابون مین ہے اور خدا پرست اور اللہ والا ہونا یہی ہے کہ علم پر عمل کرے - علاوہ یہود و نصاریٰ و
مذاہب باطلہ کے وہ خیالات بھی محض لغو و کفر و معصیت قرار پائی جو سمجھتے یا کہتے ہین کہ ہم شیخ
یا نبی یا کسی اور کو مقصود اور حقیقی معظم جانتے ہین یا اللہ والا ہونا اور اللہ کا ولی اور عاشق ہونا
اور شے ہے اور تعلیم قرآنی یا اسکا نام شرعی اور حق یہ ہے کہ سب وسیلے ہین اور اللہ مقصود سب
سے بڑھ کر ہین اور اللہ کے بعد تمام خوبیان ظاہر و باطن کے تمام فائدے دنیا و دین کی کتاب و
سنت مین موجود ہین اس کے علاوہ خیالات واہیہ دعاوی مردود ہین

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ع 16
اور نہ حکم کرتا ہے تمہین یہ کہ بناؤ فرشتون اور پیغمبرون کو رب کیا وہ حکم کرے گا تمہین کفر کا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہو

اور محمد رسول اللہ یہ حکم نکرینگے یا اللہ یہ کبھی نفرمائیگا کہ فرشتون کو یا پیغمبرون کو رب قرار دو کیا تم
یا اللہ کا رسول تمکو کفر کا حکم کریگا اور کب جبکہ تم اونہین کی تعلیم و ہدایت سے مسلمان ہو چکے اور
توحید پر یقین لا چکے یعنی ایسا ہرگز نہین ہو سکتا ف مراد کفر سے یہی ہے کہ سواے خدا کے کسی اور کو
رب بنالین اور رب بنانے کے یہ معنی ہرگز نہین کہ زبان سے رب یا خدا کہین بلکہ وہی مراد ہے جو ابھی
حدیث مین گذرا ہے کہ اس شخص کے حلال کیے ہوئے حلال اور اسکے حرام کو حرام سمجھے یعنی دین اور عبادت اور احکام مین
کسی شخص خاص کی پیروی ہو اور اس خیال سے نہین کہ یہ عکس جمال محمدی اور تصویر احکام احمدی ہے
جو حضور نے فرمایا یا کیا ہمین بتاتا ہے لہذا ہم اسکے پیرو ہین - ایسی تقلید اور ایسی پیروی اسلاف
صالح اور کبار صوفیا اور واصلان حق سے منقول و ماثور ہے ربط ابتدای سورت سے توحید
جناب رب العزۃ اور فضائل انبیا اور بالتخصیص عظمت شان حضرت عیسے مذکور ہوے اور حد سے
بڑھ جانے والونکی گوشمالی کے لیے یہ بھی فرمایا کہ پیغمبر اپنی عبادت نہین کراتے اسکے ساتھ یہ امر

کہ حضور اقدس محمد رسول اللہ کے قرب اور فضل حق سبحانہ تعالی کے حضور مین کسقدر جہ کا ہے اور تمام انبیا اور آدمیون کا معاملہ آپ کے ساتہ کیسا ہے بیان فرمایا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

اور جب لیا اللہ نے عہد استوار پیغمبرون سے کہ جب دین ہم تمکو کتاب اور نبوت پہر آئے تمہارے پاس کوئی پیغمبر

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ

سچا بتاتا اوسے جو ساتہ تمہارے ہو پہر آپ ایمان لاؤ اوسپر اور نصرت کرو اوسکی فرمایا کیا تمنے اقرار کیا اور لیا تمنے اس شرط پر میرا ذمہ

یاد کرو وہ اقرار جب اللہ نے پیغمبرون سے عہد استوار لیا کہ جب دین ہم تمہین کتاب اور حکمت یعنے نبوت یا فہم یا قواعد محکم پہر آئے تمہارے پاس رسول عالی شان کہ سچا کرتا ہوا اوسی جو تمہارے پاس ہے ضرور ایمان لاؤ اوسپر اور مدد کرو اوسکی فرمایا اللہ نے کیا اقرار کیا تمنے اور اختیار کر لیا اور مضبوط پکڑا تمنے اس شرط پہ میرا ذمہ یعنے ہمارے ارشاد اور شرائط پر ثابت قدم اور سرگرم ہوگے در منثور ابن مسعود نے کہا یہ عہد انبیا کے ذریعے سے تمام امتون سے لیا گیا۔ حضرت علی نے کہا آدم کے زمانے سے کوئی ایسا پیغمبر نہین ہوا جس سے عہد نلیا گیا ہو کہ اگر تم محمد رسول اللہ کا زمانہ پاتا تو اونپر ایمان لانا اور نصرت کرنا۔ اور ہر پیغمبر نے اپنی اپنی امت سے بہی عہد لیا معالم بعض نے کہا کہ ہر پیغمبر سے عہد لیا گیا کہ وہ دوسرے پیغمبر کے جو بعد اوسکے آنے والا ہے تصدیق کرے جمہور مفسرین فرماتے ہین کہ یہ معاہدہ تمام پیغمبرون سے ہوا اور (لتؤمنن) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہین ف یہی حق ہے بوجوہ چند ایک یہ کہ ضرور ہے کہ جملہ انبیا عہد کرنے والے ہون اور ایک وہ ہو جسکے لیے وعدہ لیا جاوے اور یہ امر نہ ثابت ہوگا مگر ہمارے حضور پر فضل و کمال و نبوت مین آپہی متفرد اور یکتا تہے۔ ضرور ہے کہ جب کتاب آسمانی نازل ہو چکی اور گروہ انبیا آچکی یہ ایک پیغمبر دنیا مین آئی تاکہ معنی (ثم) یعنے بعدیت صادق آئے اور پیغمبر آخر زمان آپہی تہے ۳۔ اگر ایسا ہوتا تو خواہ آپ پیغمبر ہوکر انس عہد سے بری ہوتے اور اسکے لیے کوئی دلیل نہین خواہ اوس پیغمبر کے مطیع و مصدق ہوتے اور ایسا نہین ہوا۔ بہرکیف آپہی ہین جسکے لیے انبیا اور تمام خلق سے ایسا عہد لیا گیا لطیفہ بیضاوی مین ہے کہ (ما) خواہ مصدری ہے یعنی تمہاری نبوت اور نزول کتاب اسلیے کہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اگر شرطیہ ہے تو ایمان لانا جزا ہے جو ہم معلوم ہوا کہ آپ مقصود اور دوسرے تمہید و وسائل تہے اور آپکی نبوت آپکا دین تمام انبیا کے ایمان کا مکمل واقع ہوا ف آیت مین کمال فضل و محبوبیت اور آپکا سید الانبیا امام الرسل

بھی جزو کل ہونا ظاہر ہوگیا اور تعمیل اس معاہدے کے اور پیغمبرون سے بذریعہ تعلیم و وصیت
اور حضرت عیسی سے باتباع و نصرت ہوگئی ور فضور جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ لو کان موسٰی
حَیًّا بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ مَا حَلَّ لَهٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ یعنی قسم ہے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تم مین تو انہین جائز نہ ہوتی مگر میری اتباع

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
بولے اقرار کیا ہمنے فرمایا گواہ ہو (ای فرشتو) اور ہم ساتھ تمہارے گواہ ہین پھر جسنے منہ پھیرا بعد اسکے

تمام پیغمبرون نے عرض کیا ای | فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ | رب ہمنے اقرار کیا ہم اسکے پابند ہونگے
رب العزت سے ارشاد ہوا ای | وہ گناہگار ہے | فرشتو تم گواہ رہنا اور ہم بھی

تمہارے ساتھ گواہ ہین جو اس معاہدے کے بعد روگردانی اور بدعہدی کرے وہ اطاعت
سے خارج نافرمان ہے ف سیاق عبارت سے معلوم ہوا کہ صرف وعدے سے شرط
زیادہ واجب العمل ہے اسلیے حق سبحانہ تعالی نے نبوت اور نزول کتاب کو شرط اور
ایمان کو مشروط قرار دیا خالی وعدہ نہین لیا۔ اور ملائکہ کو گواہ بنایا۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
کیا غیر دین خدا کا ڈھونڈھتے ہین اور حال یہ کہ واسطے اوسکے مطیع ہوگیا جو آسمانو نین اور زمینون مین ہے خوشی

یعنی کیا منہ پھیروگے اور اللہ کے | وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ | دین کے غیر کو طلب کروگے اور
حال یہ ہے کہ اوسکے جلال و عظمت | اور ناخوشی اور طرف اوسیکے پھرینگے | سے جو کچھ زمینون اور آسمانون مین

ہے چار ناچار مطیع و منقاد ہوگیا ہے اور آخر کار اوسی کے حضور مین حاضر ہونا ہے تو
اے بشر عاجز کیا ایسے زبردست قدرت والے سے روگردانی کرکے کسی اور کا جویا ہوگا
ف حق سبحانہ تعالی کے مخلوق دو قسم کے ہین ایک بے شعور جنہین کچھ سمجھ بوجھ نہین دوسرے باشعور
اور یہ فرشتے ہین اور جن اور بشر۔ پس قسم اول سب اللہ کی اطاعت مین مجبور کیے گئے
ہین نہ اونکو ارادہ اور فہم ہے نہ اختیار اور قسم دوم مین جو بخوشی مطیع ہین وہ مومن
اور مستحق رحمت اور انعام ہین اور جو بخوشی اطاعت نہین کرتے اونسے بجبر کام لیا جاتا ہے
مگر اختیار عصیان سے سزاوار غضب نار ہین اسی لیے فرمایا کہ غلامی ہماری تو سب کرتے ہین
اگر اختیار اور خوشی سے کروگے نجات پاؤگے نہین تو منافقین مین جا شامل ہونگے جاؤگے

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
کہدیجیے ہم ایمان لائے اللہ پر اور اوسپر کہ اوتارا گیا ہمپر اور وہ جو اوتارا گیا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

اور یعقوب اور اسباط پر اور جو دیا گیا موسےٰ اور عیسےٰ اور دیگر پیغمبروں کو اونکے رب کی طرف سے ہم نہیں فرق کرتے

بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

ایک مین بھی اونمین سے اور ہم ہیں مطیع اوسکے اسلام لانیوالے ہین

آپ ای رسول محبوب کہدین کہ ہم ایمان لائے تمام پیغمبرون اور کتابون پر اور ہم کسی پیغمبر کو نبوت کی حیثیت سے بیش و کم نہین جانتے اور ہم اپنے پروردگار کے فرمانبردار ہین ف یہ ایک عمدہ طریقہ کام لینے کا ہے کہ بادشاہ خود کسی کام پر متوجہ ہو جاسے تمام خادم بے کہے سنے جان و دل سے آمادہ ہو جاتے ہین جب حضور نے خود ایسے کلمات فرمائے تو اب غلامان سرکار محمدی و خادمان بارگاہ احمدی سے کسیکو مجال انحراف و خلاف ملکہ طاقت توقف نرہی با اختیار کہا اوٹھین گے آمنا باللہ الخ معالم بارہ آدمی مدینے سے مرتد ہو کر مکے چلے گئے تو نازل ہوئی

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اور جو طلب کرے سواے اسلام کے کوئی دین پس نہ مقبول ہوگا اوس سے اور وہ آخرت مین گھاٹا پانیوالون سے ہے

یعنی جو سوای دین اسلام کے کوئی اور دین اختیار کرے یہودیت یا نصرانیت یا کچھ ہو تو منظور و مقبول نہوگا اور وہ اپنی سعی اور کوشش مین محروم و مخذول ہیگا ف اس لئے اون تمام دینون کو منسوخ کر دیا جو گذر گئے یا پیدا کیے جائین سعدی چو در چشم شاہد نہ آید زرت ٭ زر و خاک یکسان نماید برت

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَ

کیونکر راہ دکہائے اللہ اوس قوم کو کافر ہوئے بعد اپنے ایمان کے اور گواہی دی کہ رسول حق ہے اور

جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ

آگئی اونکے پاس نشانیان اور اللہ نہین راہ دکہاتا قوم ظالم کو وہی ہین کہ بدلا اونکا یہ ہے کہ

عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

اونپر لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیون کی ہمیشہ رہنے والے اس لعنت مین نہ ہلکا ہوا اونسے

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

عذاب اور نہ وہ مہلت دیے جائین

یعنی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اونکی رہنمائی یعنی اصلاح دنیا و آخرت مین سبحانہ تعالی کس طرح کریگا ایسی حالت مین کہ وہ تو رسول کی حقیت پر گواہ اور اللہ کے دلائل سے واقف ہو چکے ہین جان بوجھکر منکر ہوئے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اللہ تعالی ظالمونکی رہنمائی نہین کرتا ایسے شریرونکی سزا یہی ہے کہ اونپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام مخلوق کی دائمی پھٹکار رہے اور نہ عذاب جہنم مین تخفیف ہو

نہ اوسنہین عذر کی مہلت ویجاتی کی ہدایت سے یہان مراد اصلاح - یا عطای توفیق خیر ہے اور ایسی آیتین دلالت کرتی ہین کہ قصد و طلب شرط ہی اگرچہ فعل ہمارے اختیار مین نہین ہی **معالم** حارث جو منجملہ مرتدین مذکور تہا نادم ہوا اور حضور کی خدمت مین عرض کرائی کہ کوئی صورت ہی کہ میری خطا معاف ہو ارشاد ہوا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

مگر جنہون نے توبہ کی　بعد اس ارتداد کے اور اصلاح کے پس بیشک اللہ　غفور　رحیم ہی

لیکن جو مرتد ہو تیکے بعد شرمندہ ہوے اور توبہ کے اور خالی توبہ نہین بلکہ اپنے عقائد اور اعمال کے اصلاح بہی کرے تو اللہ اونکے گناہ بخشنے والا ہے اور اونہین دنیا مین عمل خیر کی طرف اور آخرت مین جنت کیطرف رہنما ہی **ف** کسی گناہ کیون نہو توبہ سے معاف ہوجاتا ہی توبہ مین شرط یہ ہی کہ جس قسم کا گناہ ہو ویسی توبہ کرے ظلم سے توبہ یہ ہی کہ مظلوم سے معاف کرائے سود خواری سے توبہ یہ ہی کہ پچھلا لیا ہوا واپس دے اور اگر ایسا نکیا مگر توبہ بکمال ندامت کے تو حقوق اللہ معاف اور حقوق العباد باقی رہینگے **معالم** حارث کی قوم سے ایک شخص نے اونسے خبر دی کہ یہ سند عطا و اشتہار عفو موجود ہے حارث نے کہا قسم اللہ کی تو بڑا سچا ہی اور رسول اللہ تو تجہسے بہی کہین زیادہ صدوق ہین اور اللہ تو سب سے زیادہ سچا ہے پہر حارث حضور مین حاضر ہوے اور اون کا اسلام نہایت اچہا ہوگیا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ۝

بیشک　جو کافر ہوے بعد اپنے ایمان کے پہر بڑہ گئے　کفر مین　نہ قبول ہوگی توبہ اونکی　وہی　گمراہ　ہین

یعنی جو مرتد ہوے اور اپنے کفر مین بڑہتے چلے گئے یعنی اوسی پر دوام و قیام کیا تو اونکی توبہ قبول نہوگی گمراہ ہین **فائدہ** ازدادوا کفرا مین بڑہنے سے یہ مراد نہین کہ ارتداد کے علاوہ اور گناہ بہی کرین تب ایسے سزا ملیگی بلکہ اوسی کفر پر رہنا مراد ہی **مظہری** توبہ قبول نہونیسے یہ غرض نہین کہ ارتداد و کفر سے بہی توبہ کرین بلکہ اور گناہون سے توبہ قبول نہوگی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ

بیشک　جو کافر ہوے　اور مرگئے اور وہ کافر تہے پس نہ قبول ہوگا اونکی کسی سے بہر زمین کر　سونا اگرچہ عوض دے سکا اوسکو

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ

وہی ہین واسطے اونکے عذاب دردناک ہی اور نہین واسطے اونکے کوئی مددگار

بیشک جو کافر ہوگئے اور مرے اسی حال مین کہ کافر تہے یعنی کافر ہونیکے بعد خواہ توبہ کی ہو نہین یا کی مگر پہر کافر ہوگئے اور اوسی کفر کی حالت مین مرے تو اگر وہ اپنی جان بچانے کے لیے زمین بہر سونا بہی نذر کرے تو مقبول نہوگا اور اونکے لیے دردناک عذاب ہے اور نہین واسطے اونکی کوئی مددگار

دم آخر کران کس را گزیست		سرو کار تو چز با کا گزیست		

پارہ چہارم لن تنالوا آل عمران

ربط اس ارشاد کے بعد کہ کفار کا مال اور خرچ اونہین کچہ فائدہ نہ دیگا مسلمانون کی طرف خطاب فرمایا کہ تمہاری شان دوسری ہی تمہین ایک ایک کے سات سات سو ملینگی تمہارا مال یا محنت ذرہ برابر بہی ضائع نہ جائیگا مگر خرچ کرنیکی شرط اور عنوان کا لحاظ ضرور ہی لہذا کفار کے جلائے اور مومنین کو طرق قبول سکہانیکے لیے نازل فرمایا

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

ہرگز نہ پاوگی اچہائی یہانتک کہ خرچ کرو اوس مال سے کہ محبوب رکہتی ہو اور جو خرچ کروگی کوئی شے پس اللہ دوست جانتا ہی

یعنی جب تک وہ مال جسے تم عزیز رکہتے ہو تمہاری نظرون مین اوسکی وقعت دلمین محبت یا تمہین یا تفیر کو اوسکی حاجت ہی نہ خرچ کرو خیر وخوبی تمہین حاصل نہوگی اور تم کم مال خرچ کرو یا زیادہ حقیر ہو یا عزیز اللہ تعالے جانتا ہی **بر** خیر۔ اطاعت۔ صدق (معالم) صلہ رحم۔ وسعت احسان۔ اللہ کا بر کرنا یہ ہی کہ راضی ہو رحمت کرے جنت عطا فرمائے (مظہری) **نفقہ** خرچ۔ صدقہ۔ ہبہ۔ اپنی ذات اور عیال کے مصارف جب تک اسراف نہون۔ یہان صدقہ مراد ہی **مما تحبون** سے وہ مال جسکی احتیاج ہو یا مال کثیر یا مال نفیس مراد ہی۔ آیت مین ایسے صدقے کی ترغیب دلائی گئی ہی جو خلوص اور ذوق اور خدا پرستی کے طور پر ہو محض بوجہ اوتارنی کو بیکار حقیر چیز دینے سے نہ مرد مطیع ونکوکار ہوتا ہی نہ رضا ورحمت کا سزاوار اگرچہ ثواب اوسمین بہی ہی۔ اور بخیل کے پورے تفضیح وتوہین مفہوم ہوتی ہی اسلیے کہ جب حقیر مال دینے والا محروم سمجہا گیا تو بخیل کیسا خوار وذلیل ہوگا **شبہ** جب نکوکاری مال مرغوب کے خرچ پر منحصر ہے تو لازم آیا کہ توانگر سخی افضل اور مسکین متقی اذل ہو **جواب** یہ حصر عبادات مالی کے فضائل ومراتب مین ہے اور محبوبیت اور نیکی باعتبار حاجت اور مقدرت کے ہی اسی لیے (ایثار) یعنے اپنی حاجت روکر محتاج کی کاررمائی افضلترین مراتب سخاوت سے ہی وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ وہ خیرات کرنی والی جنہین اپنی مزدوریکا تہوڑا مال میسر ہے زیادہ نہین صدقہ قلیل کی تحسین کر رہا ہی۔ اور اکثر حدیثین تنگدستون کی خیرات کی تعریف مین وارد ہین۔ قبول نیت پر اور ثواب حاجت پر اور شمار قلت وکثرت مقدرت پر ہی **در منثور** یہ آیت نازل ہونے کے بعد **ابو طلحہ** نے عرض کی یا رسول اللہ (بیرحا) میرے تمام مالون سے مجہے زیادہ پیارا ہی بامید اجر دبر اسے صدقہ کرو یا ارشاد ہوا یہ مال نفع والا ہی اسے اپنے اقارب پر تقسیم کردی **ابن عمر** نے مرجانہ نامی رومی لونڈی جسے بہت چاہتے تہے آزاد کردے۔ اور آپ شکر خرید کر پالا کرتے تہے لوگون نے کہا اگر غلہ خرید کر دیا کیجیے تو بہتر ہو کہا ہان مین جانتا ہون مگر شکر زیادہ محبوب ہی

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن
سب کہانا تہا حلال واسطے بنی اسرائیل کے مگر وہ جو حرام کرلیا اسرائیل نے اپنی ذات پر پہلے

تُنَزَّلَ التَّوْرَىٰةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا۟ بِالتَّوْرَىٰةِ فَاتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝
اوترنے سے توریت کے کہدیجیے پس لاؤ توریت پہر پڑہو اوسکو اگر ہو تم سچے

فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ الظَّٰلِمُونَ ۝
پہر جسنے باندہا اللہ پہ جہوٹہ بعد اس جوابکے پس وہ ظالمون سے ہی

اسرائیل پر تمام کہانے حلال تہے صرف وہ جو خود اسرائیل یعنی لیعقوب نے حرام کرلیا اور یہ توریت کے اوترنے سے پہلے تہا اگر تمہین اسمین کچہ عذر ہے تو توریت لاؤ جہوٹہ سچ معلوم ہوجائیگا اور اب بہی جی بے تکی کہے جاؤ اور اللہ پر تہمت باندہو تو ظالم کافر ہوگے **کل الطعام** سے مراد حلال جانور ہین اسلیے حرام گوشت طعام نہین **اسرائیل** معنی اسکے عبداللہ۔ لیعقوب علیہ السلام کا نام ہی **معالم** یہودنے حضور پر اعتراض کیا کہ آپ فرماتے ہین کہ ہم ملت ابراہیم پر ہین حالانکہ وہ گوشت اور دودہ اونٹ کا نہ کہاتے تہے پس آپ اونکی ملت پر نہین ہین فرمایا کہ یہ تو ابراہیم پر حلال تہا یہود بولے نہین جو آج ہمپر حرام ہے وہ نوح و ابراہیم کے وقت سے حرام چلا آتا ہی اللہ تعالی نے اونکی تردید مین یہ آیت نازل فرمائی **ابن کثیر** ابن عباس کہتے ہین کہ چند یہود حضور مین آکر کہنے لگے ہم کچہ سوال کرتے ہین جنکا جواب سوای پیغمبر کے دوسریکا کام نہین فرمایا جو چاہو پوچہو مگر اللہ کو درمیان کرو اور جو ذمہ حضرت لیعقوب نے اپنے بیٹون سے دربارۂ حفاظت بنیامین لیا تہا تم سے بہی لیا جاتا ہے کہ اگر ہم جواب قابل اطمینان دین تو مسلمان ہوجانا۔ بولے بہتر۔ اور سوال کیے ۱کون کہانا لیعقوب نے اپنی ذات پر حرام کیا ۲کیفیت نطفۂ زن و مرد و وجہ خلقت مذکر و مؤنث ۳نبی امی کے خواب کی حالت ۴نبی امی کا فرشتون مین کون دوست ہی اوسکا نام۔ فرمایا مین تمہین قسم دیتا ہون اوس ذات کی جس نے حضرت موسی پر توریت نازل فرمائی تمہین معلوم ہے کہ لیعقوب سخت بیمار تہے اونہین اونٹ کا گوشت اور اوسکا دودہ بہت بہاتا تہا آپنے نذر کی کہ اگر اچہی ہوجائین تو یہ گوشت اور دودہ اپنی ذات پر حرام کرلین۔ بولے بیشک۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ مرد کا نطفہ گاڑہا سفید اور عورت کا پتلا زردی مائل ہوتا ہی جسکا نطفہ غالب ہوا لڑکا اوسی قسم کا ہوتا ہی بولے ہان۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ نبی امی کے آنکہ خواب آلودہ اور دل بیدار رہتا ہی بولے ہان۔ فرمایا دوست اور ولی ہمارے حضرت جبرئیل ہین جو سب پیغمبرون کے دوست تہے۔ بولے اسی سے تو ہم آپ کے خلاف ہین اگر کوئی اور فرشتہ

آپکا دوست ہوتا تو ہم تابع ہو جاتے اسی مقام پر (قل من کان عدوا لجبریل) نازل ہوا - یہ مرض
عرق النسا تھا اور آپ ہی کے حرام کرنے سے آپکی تمام اولاد نے حرام کرلیا اور توریت مین بھی شریعت
ہوگئی اسی لیے فرمایا کہ توریت لاؤ سب قلعی کھل جائے **مسئلہ** آیت مین مذکور ہوا کہ حضرت یعقوب
نے بعض چیزون کو حرام کرلیا - اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر کوئی حلال چیز حرام کرلیجاے تو جائز ہے
جواب یہ ہوسکتا ہی کہ بعض حلال چیزین ترک کردی مگر اسطرح کہ اونہین حلال جانے اور کھالینے کو
گناہ نہ سمجھی اور ترک اوسکا کسی تاثیر اور نفع یا ضرر کے لیے ہو تو مثل مریض کے مضائقہ نہین اور اسی بنا پر
اکثر زہاد - مرتاض - نفس کش - ترک لذات - ترک مباحات کردیتے ہین مگر یہ جائز نہین کہ بطور نذر
یا عہد یا حلف حرام بنالے اور اسکا کھانا گناہ سمجھے جیسا کہ قرآن مین حضور منع کیے گئے اور
حدیث مین وارد ہوا کہ اگر کوئی ایسے قسم کھالے تو کفارہ دے اور قسم توڑ ڈالے **مسئلہ** ایسی حلال
چیز جسکا ذکر قرآن مین آیا یا احادیث متواتر ثابت ہو حرام کروانا کفر ہے **مسئلہ** اگر یقین ہو
کہ مخالف کی دلیل یا کتاب ہمارے موافق ہی تو اوسپر دعوی کا منحصر کردینا جائز ہی جسطرح آپنی توریت پر حصر کیا

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
کہدیجیے سچا ہی اللہ پس پیروی کرو ملت ابراہیم حق پرست کی نہ تھی وہ مشرکون سے

آپ کہدیجیے کہ اللہ سچا ہی جو توریت مین نازل ہوا اور جو قرآن مین اوترا یہ سب حق ہی پس واجب ہی کہ
ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو حق کی طرف مائل اور باطل سے متنفر تھے اور مشرک نہ تھے

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّھُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ
بیشک پہلا گھر بنایا گیا آدمیون کے لیے ہرآئینہ وہ ہی جو بکہ مین ہی مبارک اور ہدایت ہی واسطے تمام عالم کے اوسمین نشانیان

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ڬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
ظاہر ہین مقام ابراہیم کا اور جو داخل ہوا بے خوف

پہلا گھر جو تمام آدمیون کی عبادت
اور دینی اور دنیاوی فائدون کے لیے
بنایا گیا وہ ہی جو مکے مین ہی تمام عالم کے لیے برکت والا راہ حق دکھانے والا اوسی مسجد قدس مین
مقام ابراہیم ہمارے کھلے ہوئے نشانی ہی اور جو کعبے مین داخل ہوا امن مین آگیا **اول** مسلم نے
ابوذر سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مسجد مسجد حرام ہی اور بیت المقدس
چالیس برس بعد ہوا کتب سیر مین ہی کہ کعبہ شریف حضرت آدم سے پہلے تھا تفصیل اسکی صفحہ ... پارۂ الم مین گزر گئی

سلہ صدق یہ ... ۱۲ ... تصدیق ... ۱۲ ... سلہ جسقدر عالم ... ۱۲ سلہ ... مبارکا ... دونون عالم ... ۱۲ سلہ ... ۱۲

امام منذری نے روایت کی کہ جب آدم کعبہ کو بغرض حج گئے تو ملائکہ نے انکا استقبال کیا اور
کہا اے آدم تمہارا حج مقبول ہوا اور ہم نے تو دو ہزار برس پہلے تم سے حج کیے ہین بالبیت سے مراد بیت اللہ
کلمہ بیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ مسجدون مین پہلے مسجد کعبہ ہے بلکہ کوئی گھر بھی دنیا مین اس سے سابق
نہین ہے وضع بنایا گیا۔ اور مخصوص کیا گیا آدمیون کے فائدے کے لیے۔ یعنی جسطرح خلقۃ
بیت اللہ سابق ہے وضع مین بھی سابق ہے یعنے کوئی ایسا مکان جس سے آدمیون نے فائدہ
اوٹھایا ہو کعبہ شریف سے پہلے نہین ہے الیس مین ہے جب آدم زمین پر اوتارے گئے تو
آپکا سر آسمان سے ملا ہوا تھا اور پانوُ زمین مین تھے فرشتون کی باتین اور تسبیح سنتے تھے آپ پر اس
واقعہ سے ہیبت طاری ہوئی اللہ تعالی نے آپکا قد ساٹھ گز کا کر دیا آپ ملاء اعلی کے تسبیح اور تقدیس و
تہلیل سے محروم ہوئے آپنے حضرت الوہیت مین اسکی شکایت کی حق سبحانہ تعالی نے بیت کی
جگہ پر ایک یاقوت بہشتی رکھدیا اور ارشاد کیا اے آدم اسکے گرد ہمارا طواف کرو جسطرح عرش کی
گرد کیا جاتا ہے۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا کہ اے آدم میرے لیے گھر بناؤ اور اوسے گھیرلو
یعنے عبادت و ذکر و طواف و نماز سے گھرا ہوا رہے جسطرح تمنے فرشتون کو دیکھا ہے کہ میرے عرش
کے گرد اگرد رہتے ہین پہر آپنے کعبہ باعانت و ہدایت ملائکہ بنایا اور اس مقام کے اطراف مین
حضرت آدم حوا سے ملے اور وحشت تنہائی دور ہوئی للناس آدمیونکے نفع کے لیے۔ دینی ہو
مثل ثواب و عفو گناہ و حصول رضای الٰہی یا دنیاوی ہو مثل امن و قبول خلق و حصول رزق
وغیرہ روایت کی امام منذری نے کہ جب حضرت آدم حج سے فارغ ہوے حکم ہوا اپنی حاجت طلب
کرو عرض کی میرا گناہ بخش دے ارشاد ہوا تمہارا گناہ بخشدیا مگر تمہاری اولاد کے گناہ بھی بشرط اقرار توحید
و رسالت و ایمان کتب آسمانی بخشدینگے ببکہ یعنے بکہ (ب) میم سے بدلی ہوئی ہے یہ آباد جا ور شہر کا نام ہے یعنی
بیت اللہ واقع ہے مبارکا کثیر النفع یہان ثواب زیادہ ہوجاتا ہے ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کا ملتا ہے اور ایک
رمضان کا ثواب ہزار کے برابر وارد ہوا ہے مسئلہ اسی بنا پر ابو یوسف فرماتے ہین کہ جو نذر کرے کہ مکے مین
دو رکعت نماز پڑھونگا دوسرے مقام پر پڑھنے سے نذر پوری نہوگی اسلیے کہ اسقدر ثواب ہر مقام پر کہان
روایت طبرانی اور حاکم نے روایت کی کہ اللہ تعالی اہل مکہ پر ایک سو بیس رحمتین روز نازل فرماتا ہے
چنانچہ ستر ہزار ملائکہ روزانہ کعبہ شریف کے طواف کو آتے ہین پہر اونکی باری قیامت تک نہ آئیگی
اور اہل دل و اولیاء اللہ کے لیے جو برکات روحی اور انوار قدسی اور اسرار جبروت وہان منکشف ہوتے
ہین اور جسقدر اونکے کشف و شہود و مآثر ذکر مین برکتین ذوق و شوق مین وفور ہوتا ہے وہ گفتنی نہین

تاکہ سعادتمند خود تجربہ اور مشاہدہ کرلین - یہ مقام وہ ہو جہان نہ پانی ہو نہ کھیتی - نہ تجارت نہ آبادی مگر کسی زمانے مین وہان کے رہنے والے بھوکے پیاسے نہین ہوے بہ جذب غیبی قلوب خلق باشتیاق تمام اوسکی طرف متوجہ ہین اور وہان کے خادم انواع انواع کے نعمتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین جیسا کہ فرمایا اَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ جسنے قریش یعنی خدام مکہ کو بھوک مین شکم سیر کردیا - ہر دین اور ہر قوم مین مکہ اور مکہ والونکی عظمت و محبت رہی اور رہیگی - آب زمزم مین وہ برکت ہی کہ پیاس بھی بجھے اور پیٹ بھی بھرے اور شفا بھی ہو جیسا کہ ارشاد ہوا طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءُ سُقْمٍ (ترغیب) اہل مکہ چند روز کے تجارت اور زیارت مین تمام سال کہاتے پیتے رہتے ہین اور دوسرے شہر کے آدمی تمام عمر طلب معاش مین مصروف ہین و هُدًى کے رہنمائی - مگر ہدایت کے دو معنے ہین - ایک یہ کہ وہ راہ جو منزل مقصود کو گئی ہی بتا دینا - منزل مقصود تک پونہچا دینا پس کعبہ شریف مین دونون قسم کی ہدایتین ہین اوسکی تعظیم اوسکا ایمان اوسکی زیارت انسان کو مقصود یعنی رحمت و رضای الٰہی سے ملا دیتی ہی اور یون بھی اوسکے عجائب اوسکی عظمت اوسکی برکتین دیکھکر راہ راست ملجاتی ہی لِّلْعَالَمِينَ تمام عالم اسمین اشارہ ہی کہ جسطرح بیت اللہ آدمیون کے واسطے معظم و ہدایت و برکت ہی ایسی ہی دوسرے مخلوق کے لیے بھی ہی ملائکہ کی حاضری اور طواف اور حج مذکور ہو گیا - جن بھی حج و طواف پر مامور ہین علاوہ انکے حیوانات مین بھی تعظیم مکہ پائی جاتی ہے جیسے قصۂ فیل و ابابیل مین آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ کھلی نشانیان قدرت اور جبروت کے یا کھلی آثار ہدایت و حقیت و برکت کے یہ تمام امور مذکورہ بتا رہی ہین کہ اس گھر کی شان عظیم ہی - اور یہ امر کہ باوجود انقلابات کثیرہ ایک کعبہ ہی ہی کہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہا - کسی جابر سلطان - دولتمند کے اعانت اسمین نہین ہے ہمیشہ مساکین و غربا اسکے خادم رہے - کبھی اسکی حالت دنیاوی مکانون کے سے نہین رہی - کوئی اسکی گرانی مٹانی پر قادر نہوا مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وہ پتھر جسپر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم کعبہ بناتے تھے اور بقدر ضرورت پست و بلند ہو جاتا - وہ کھلی ہوئی نشانی آثار رحمت اور عجیب قدرت کے ہے یا مقام ابراہیمی جو خلت و رضا و تسلیم و اتباع دین حنیف و فنای محض ہی - اللہ کی عجائب قدرتون کا مجموعہ اور کمال رحمتونکا سرچشمہ ہی - آجتک اولاد اور تابعین ابراہیم اوسکے خادم و مجاور رہے اور اپنی ہستی مٹا دینی والی سالک حضور نشۂ محبت مین چور مقام ابراہیم و اسرار خلیل کے فیضان سے تجلیات لاہوت و اسرار جبروت مشاہدہ کرتی ہین اور بیچارے ظاہر بین مگر مطیع و اہل دین بھی اپنی وسعت و ظرف کے موافق دور دور از ملکون اور اطراف عالم سے اپنے مال اپنی اولاد اپنی پیاری وطن اور محبوب دوستون کو چھوڑ چھوڑ کر کھنچی چلی آتی ہین اس گھر کے سوا اور کون گھر ہے جو خود چند پتھرون کا معمولی طور کا

بنا ہوا ور ایسے میدان مین جہان نہ پانی ہو نہ دانہ مگر ہر سال ہزار ون آباد سر سبز گہر نگر رہنے والون کو
اپنے جمال دلفریب اور تماشای جان فزا کے شوق مین کشان کشان لی آئی وہ فردوس نظیر گہر ویران و
دلکیم ہرا وہ یہ ہو کا میدان خشک کوہستان سجدہ گاہ فقرا وسلاطین ہی اور یون نہین ننگی سر ننگے پا و
ریگ گرم اور خار خشک مین پانون کی جگہ آنکھین بچھاتے ہوے کمال تذلل وخواری عجز و ناچاری سے
دست بستہ حاضر ہین نہ کسی اولوالعزم بادشاہ کو ذرہ برابر اعزاز ہی نہ کسی مسکین کو پستی نہ متکبر نہ پست کو
امتیاز نہ ایک صورت ایک حالت پر ہر عزیز وذلیل ہر شریف ورذیل لبیک لبیک کہتا ہوا کبہی سجدے
مین پڑا ہی کبہی متحیر باادب خاموش کہڑا ہی کبہی خود فشار ہوتا ہی کبہی پیار سے آستانہ چومتا ہے کبہی
کمال تلذذ وذوق سے مستانہ وار جہومتا ہی کبہی محبوبانہ وارفتگی کبہی غلامانہ بندگی ہی پہر اگر یہ بہی
کہلی نشانی نہین تو خفاش کو آفتاب دیکہنے کے ہوس بیجا ہی آمنا پناہ اور امن پانیو الا مصائب
وبلا سے محفوظ جیسا کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوا اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ رواہ مسلم
حج مقبول کی جزا اور کوئی نہین سولے جنت کے مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ
رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (رواہ بخاری) جسنے بیت اللہ کا حج کیا پہر بیہیائی کی باتین اور کہلی
نافرمانبرداری نکی گناہون سے ایسا پاک وصاف ہو کر پہریگا گویا آج ہی اوسکی ماںنے اوسے جنا
اور فرمایا وَالْحَجُّ جِهَادُ لِكُلِّ ضَعِيْفٍ حج ہر کمزور کے لیے جہاد ہی مگر دنیا وی امن سا ہمیشہ اللہ تعالی
اس گہر کا محافظ اور اوسکے مجاور ونکا نگہبان رہا جیسا کہ فرمایا وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ یعنے اونکو
خوف سے پناہ مین کر دیا اور اصحاب فیل کے حملون سے کعبہ کا بچانا ابابیل کی فوج سے کفار کا ہلاک کرنا
گرداگرد کعبے کے حرم قرار دینا جہان جانور اور نباتات محفوظ و مامون ہین مظہری فرمایا مَنْ مَّاتَ
فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰمِنًا مِّنَ النَّارِ مسلم کعبہ کسی پر حلال نہین اسکا شکار مضطر
نکیا جاے یعنے یہ بہی نکرو کہ زمین حرم سے جانور کو ہنکاؤ جب حرام سے نکل جاے تو شکار کرلو اور اسکی
کانٹے نہ توڑو اور فرمایا کسی کو جائز نہین کہ کعبے مین ہتیار باندہے یعنے قتل کرے چنانچہ دشمن اور کافر
سے ابتدا حرم مین لڑنا حلال نہین البتہ اگر وہ پیش دستی کرین تو مضائقہ نہین حنفیہ کہتے ہین کہ اگر کوئی
واجب القتل خانہ کعبہ مین چلا آئے تو اس آیت کے روسے وہ قتل نکیا جائیگا ہان اوسے کہانے پینے سے
ایسا مجبور و مضطر کرین کہ باہر نکلے اور مارا جائے اور اگر کوئی کعبے کے اندر ایسی حرکت کرے تو عوض
لیا جائیگا اسلیے کہ دخول کعبہ نہین پایا گیا اور امن وہ پاتا ہی جو خوفناک ہے اور یہ جب آیا تہا تب
اسے کوئی خوف نہ تہا اسلیے کہ امن عام ہی مجرم یا غیر مجرم جو اندر آجائے اور شافعیہ اپنے اصول کے

موافق خبر واحد سے اوسکی تخصیص کرتی ہین اور ممکن ہی کہ کہا جاوی جو داخل ہو مقام ابراہیم مین نفس و شیطان کے
فریب سے پناہ مین آگیا اور حضرت خلیل کی پیروی مین سلامتی اوسکو نصیب ہوئی جیسا کہ فرمایا کہ اولیاء اللہ پر خوف و غم نہین ہی

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝
اور حق اللہ کا ہی آدمیون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو قدرت رکھے طرف اوسکی راہ کی اور جو منکر ہوا پس اللہ بے پروا ہے تمام عالم سے

آدمیون پر حج کعبۃ اللہ کا فرض اور حق ہے جسے راہ کی استطاعت ہو اور جو انکار و انحراف کرے تو
اللہ تمام عالم کے عبادت اور حاضری سے بے نیاز ہی حج باتفاق امت و کتاب و سنت فرض ہی منکر کافر
تارک فاسق ہی بشرطیکہ تندرستی اور امن و زاد راہ حاصل ہو حج قصد کرنا۔ شرع مین عبادت مخصوصہ
کا نام ہی استطاعت صحت نفس سلامت راہ۔ قدرت نفقہ و زاد راہ مسئلہ دریا مین اگر غالب
سلامت ہو تو حج نکرنیکا عذر نہین (مظہری) کفر۔ انکار یا ناشکری یعنے باوجود ان نعمتون کے کہ ایسا
مقدس متبرک مکان تمہاری ہدایت اور نجات کے لیے زمین پر نازل کیا گیا اور اوسکی حاضری
بشرط استطاعت و امن عمر مین ایکبار فرض ہوئی پھر اوسمین پہلو تہی و روگردانی ناشکری ہے
علی رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زاد و راحلہ کا مالک ہو پھر اوس نے بیت اللہ
کا حج نکرے تو برابر ہی کہ یہودی مرے یا نصرانی یعنے اوسکا اسلام اور کفر یکسان ہی ربط بعد بیان
فضائل بیت و حکم حج کفار کی فہمایش شروع کی کہ اپنی شرارت و جہالت سے باز آئین

قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُونَ ۝
کہدیجیے اے کتاب والو کیون انکار کرتے ہو تم اللہ کی آیتون سے اور اللہ دیکھتا ہی جو تم کرتے ہو

قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُونَهَا
کہدیجیے اے کتاب والو کیون روکتے ہو راہ سے اللہ کی اوسے جو ایمان لایا ڈھونڈھتے ہو

عِوَجًا وَّأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
کجی اور تم دیکھنے والے ہو اور نہین اللہ غافل جو کام کرتے ہو

یا رسول اللہ آپ سمجھائین کہ اے کتاب والو تم اللہ کی نشانیون کو کیون جھٹلاتے ہو اور اللہ تعالی
تمہارے کامون سے آگاہ ہی تکذیب پیغمبر و تنقیص بیت اللہ الاکبر مین جو جو حیلے اور عذر کرتے ہو

ع من مفعول ... اور بتونا ... | بالکسر اسم ... | لغت فصیح ... | بالفتح لغت حجازی ... | ع بکسر لغت نجدی ... | ہو کر ... | کہا جاسکے ... | افنہا تخصیص ... | استطاعت تام ... | ع ...

اللہ کو خوب معلوم ہین۔ آپ فرما دیجیے اے کتاب والو جو لوگ ایمان لائے اونہین اللہ کی راہ سے کیون روکتے ہو اور کج راہ چلنا چاہتے ہو حالانکہ تم توریت کے مضامین سے واقف اور نبی عربی کے حقیقت سے خبردار ہو۔ اللہ تعالی تمہاری ان شرارتون کے کامون سے بیخبر نہین ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ

اے ایمان والو اگر اطاعت کروگے ایک گروہ کی اون لوگون سے جنہین کتاب ملی پہیر دینگے تمکو بعد ایمانکے کافر بناکر

اے ایمان والو اگر کتاب والونکے گروہ کے اطاعت کروگے تو یہ تمکو بعد ایمان لانیکے کافر بنا دینگے کتب سیر مین ہے کہ مدینے مین یہود کے علاوہ دو گروہ رہتے تھے اوس و خزرج ان دونو مین ہمیشہ کشت و خون ہوا کرتا اور سخت عداوت رہتی اول آیہی دو نو گروہ ایمان لائے اور برکت اسلام و فیضان صحبت پیغمبر علیہ السلام آپسمین دوست ہوگئے پہلی عداوتون کا کہین پتا نرہا ایکدن چند آدمی اوس و خزرج کے بہی باتین کر رہے تھے سماس بن قیس یہودی جو کافر شدید اور مسلمانون کا دشمن اپنی قوم کا بڑا اور معزز تہا اودہر سے نکلا انکی باہمی محبت دیکہکر جل گیا اور کہنے لگا اب ہمارا زور انپر نچلیگا اسلیے کہ یہ سب متفق ایک دوسرے کی خیرخواہ ہین پہر ایک یہودی نوجوان سے کہا تو جا کر انکی صحبت مین بیٹھ اور وہ اشعار جو باہمی جنگ وجدال اوس و خزرج کو یاد دلائین مثل جنگ بعاث کے پڑہ جوان یہودی گیا اور اشعار پڑہنے لگا چونکہ اونمین انہین کے باپ دادا اور عزیز و اقارب کے شجاعت یا قتل کا ذکر تہا گزرا ہوا واقعہ پیش نظر ہو گیا اور ہر شخص نے اپنے پرانے دشمن کی باتین یاد کین اور باہم جھگڑا ہونے لگا اور ایک نے دوسرے پر تفاخر کیا اور یہانتک گفتگو بڑہگئی کہ نئے سرے لڑنے پر آمادہ ہوگئے اور یہ ٹھیری کہ فلان مقام پر جمع ہوکر لڑلین ہر مرد نے اپنی قوم سے مدد طلب کی اور بسبب وعدہ دونو گروہ ہتیار سنبہالکر نکلے حضور رحمۃ للعالمین کو خبر ملی فورا اپنے ساتہ والون کو لیکر تشریف لے گئے اور فرمایا اے مسلمانو اب بہی جاہلیت کی باتین کروگے حالانکہ ہم تم مین موجود ہین اللہ تعالی نے تمہین اسلام سے مکرم اور اپنے پیغمبر کے صحبت سے مشرف کیا اور جاہلیت کی خرابیان تمسے دور کین تم مین باہمی رحمت و محبت پیدا کی۔ یہ فرمانا تہا کہ اصحاب متنبہ ہوگئے اور سمجہ گئے کہ یہ فریب شیطانی اور اونکے دشمن یہود کے حیلہ سازی تہی تلوارین پہینکدین اور رونے لگے اور آپسمین گلے ملے اور حضور کے ہمرکاب مطیع و منقاد ہوکر واپس آئے حق سبحانہ تعالی نے اونکی نصیحت اور سمجہانے کے لیے یہ آیتین نازل فرمائین

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ

اور کیونکر کفر کروگے تم حالانکہ پڑہے جاتے ہین تمپر آیتین اللہ کے اور تم مین رسول اسکا ہے اور جو تعلق کرے اللہ سے

ای نبی محبوب کی تعلیم پانیوالو تم کیونکر کفر کی باتین کروگے حالانکہ تمپر اللہ کی آیتین پڑہی جاتی ہین قرآن تمہارے اخلاق کو

فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
بیشک راہ پائی طرف راہ کشادہ کے

پاک و نورانی کررہا ہی اور تم مین اللہ کا رسول موجود ہی جسکی نورانی توجہ اور زبردست تاثیر تمہارے دل و جان کو جسمانی کثافتوں و ظلمانی خاصیتوں سے پاک کرکے مظہر تجلیات لاہوت و آئینہ انوار جبروت بنا رہی ہے۔ اور جسنے اللہ کی توحید اور دوام توجہ اور کمال الیقین اور عبودیت پر چنگل مارا اور اللہ کا ہورہا بیشک سیدہی اور کہلی ہوئی راہ پا گیا ف اس آیت شریف مین ۔ کمال مرحح صحبت پیغمبر اور نصایح قرآن کی ہی حق سبحانہ تعالی نو تعجب سے فرمایا کہ اہل قرآن و خدام نبی آخر زمان سے لغزش و نافرمانبرداری کیونکر ہوسکتی ہی ۔ اللہ کے ساتہ دل لگانیکا نتیجہ یہ ہے کہ سیدہی راہ یعنی منزل مقصود دکہا ۔ کمال مرحح اصحاب رسول کی ہی کہ تم تینون دولتون سے مشرف ہو ۔ قرآن ۔ پیغمبر ۔ اللہ کے غلامی ۔ اب تجسے مخالفت بعید از کار ہی ۔ تکفرون بمعنے کتمان ہے یعنے امر حق یا برکات صحبت نبوی چہپا کر جہالت کی باتین ظاہر کروگے یا بمعنے ناشکری کے ہے یعنے نعمت محبت و الفت باہمی کی ناشکری کروگے یا یہ کہ اونکی ذراسی غفلت کو کفر فرمایا اسلیے کہ نزدیکانرا بیش بود حیرانی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝
ای ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنیکا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اس حالت مین کہ مسلمان ہو

ای ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور ہرگز نہ مرنا مگر اس حال مین کہ تم مسلمان ہو ف یہ آیت صریح ہی ترغیب تصوف و حصول فنا و محبت فانی و ترک تعلقات و خودی مین اسلیے کہ کمال تقوی یہ ہی کہ محل غضب و صلاحیت عصیان باقی ہی نرہی اور باغیانہ افعال کیسی خطرہ بہی نہ آنے پہر یہ مرتبہ اگر اضطراری ہی تو ملک ہی اور اختیاری ہی تو ولی ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک ہستی اور خودپرستی باقی ہی نفس و شیطان کچہ نکچہ کرتا ہی رہتا ہی اسی لیے اللہ والون نے خودی ہٹا کر جہگڑا چکا دیا ۔ اور یہ ارشاد کہ نہ مرو مگر بحالت اسلام بتا رہا ہی کہ دائمی ذکر ہر وقت کی مشغولی بیداری قلب توجہ روح سے شاغل رہو تاکہ کوئی آن عبادت و اسلام سے خالی نہ جاسکے اوسی حال مین موت آئے بعد تعلیم و تعجب کے فرمایا کہ اے ہمارے نبی محبوب کے دیکہنے والو تمہارے شان یہ ہی کہ مٹ جاؤ اور صفات ملکوتی سے علو کرکے ہماری محبت اور دوام حضور مین فنا ہو جاؤ ور منشور حق تقوی یہ ہی کہا ابن مسعود نے اطاعت کرے نافرمانی نہ شکر کرے ناشکری نہ کرے ۔ یاد کرے بہر نہ بہولے ابن عباس نے کہا جہاد کرو پورا جہاد اور اللہ کی راہ مین کسی کی ملامت نہ سنو اور اللہ کے معاملہ مین انصاف کرو

اپنی جان سے یا اپنی باپ دادے سے ہون۔ کہا گیا کہ یہ آیت منسوخ ہو فاتقوا اللہ ما استطعتم
سے **ف** اگر آیت میں حق تقوی واجب سمجھا جائے تو ضرورۃ منسوخ ہوگی اسلیے کہ ایسا تقوی وسعت
بشری سے باہر ہے اور اگر بقرینۂ حق تقاتہ امر استحبابی ہو تو منسوخی کی ضرورت نہیں

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اور پکڑے رہو رسی اللہ کی سب کے سب اور نہ جدا جدا ہو اور یاد کرو نعمتیں اللہ کی جو تمپر ہین

إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا
جب تھے تم دشمن پہر الفت ڈالی تمہارے دلون مین پہر ہوگئے تم اوسکی نعمت سے بہائی بہائی

حبل اللہ اسلام۔ قرآن۔ سنت پیغمبر۔ اللہ کی محبت یعنی اے مسلمانو تم سب ملکر دین حق
اور نبی صادق کو مضبوط پکڑے رہو اور آپسمین پہوٹ اور تفرقہ نڈالو اور اللہ نے جو نعمتیں تمہیں دی ہین
اونہیں یاد کرو اور وہ نعمت یہ ہے کہ تم اسلام سے پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے اللہ تعالی نے
تمہارے دلون مین الفت ڈالدی ایک توحید ایک پیغمبر ایک قرآن ایک دین ہر امر مین متفق
ہر ایسی متفق کہ گویا بہائی بہائی ہین جیسا کہ فرمایا کل مؤمن اخوۃ مسلمان بہائی بہائی ہین
ف اطاعت قرآن سے اتفاق واجتماع کا وجوب ہے اختلاف وافتراق کی حرمت کہ اللہ کی
نعمتونکی شکر گزاری شیہ کہ باہمی اتفاق والفت اعظم نعمتہاے آلہی سے ہو اسلیے کہ مسلمانون کو
باہمی عداوت جائز نہین اسلیے کہ بہائیون مین دشمنی کمال شرم کی بات ہو۔ اس آیت سے ثابت ہے

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اور تھے تم کنارے پر گڑھے کے آگ سے پس خلاص کیا تمکو اوس سے ایساہی بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے

آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
نشانیان اپنی تاکہ تم راہ پاؤ

اور تم لوگ دوزخ کے کنارے پر پہنچ گئے تھے اللہ نے یا اوس نے رسول نے تمہیں اوس سے بچا لیا اور اسلام کی طرف رہنمائی کی۔
یہ تمام اشارات اوس وخزرج کی طرف ہین اور اونہیں اون کی اگلی حالت خراب اور اسلام
کے خوبیان یاد دلائی گئین حفرہ سے مراد عقائد باطلہ وافعال مذمومہ

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور چاہیے کہ ہو جائے تم مین ایک گروہ کہ بلائین طرف نیکی کے اور حکم کرین معروف کا اور منع کرین منکر سے

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
اور یہی رستگار ہونے والے ہین

ف آیت سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ اسے کرتے رہینگے تو سب کے ذمے سے ساقط ورنہ سب گنہگار ہونگے

گنہگار ہو نیگے طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کون جہاد افضل ہے فرمایا کلمۃ حق عند سلطان جائر بادشاہ ظالم کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے ترمذی حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایک عذاب بھیجیگا پھر دعا کرو گے قبول نہو گے بخاری جریر سے روایت ہے کہ بیعت کی رسول اللہ کی بیعت اطاعت پر کی اور یہ کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کریں مسلم ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مَنْ رَّاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ جو تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو چاہیے ہاتھ سے بدل دے اگر اتنی قوت نہیں تو زبان سے نصیحت کر دے اور اگر یہ بھی ممکن نہو اور منع میں خوف ہے تو دل سے برا جانے اور کراہت کرے اور یہ ادنیٰ اور ضعیف درجہ ایمان کا ہے یعنے یہ بھی نہو تو ایمان ہی تشریف لیگیا اس لیے کہ اللہ کے منع کی ہوئی چیز سے راضی ہوا یا ناخوش ہوا اور اللہ سے اس قابل ہے کہ اوس سے ڈرین

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ

اور نہ ہو جاؤ مثل اونکی کہ متفرق ہو گئے اور مختلف ہوے بعد اوسکے کہ آگئیں انکے پاس نشانیاں اور یہی ہین واسطے اونکے عذاب بڑا ہے

ای مسلمانو اون لوگون کے ایسے نہو جاؤ جو متفرق ہو گئے جیسے یہود و نصارا اور بعد علم کے اختلاف کیا اونکے لیے بڑا عذاب ہے مظہری تفرق سے یہود و نصارا مراد ہین جنکے متعدد فرقے ہو گئے کبیر یعنے ہر فرقہ علیحدہ ہو گیا مظہری اختلاف سے مراد یہ ہے کہ دلائل واضحہ کے بعد عمداً اختلاف کرو ف (تفرق) سے مراد جدا ہو جانا یعنے اے مسلمانو تم جدا جدا نہو جسطرح یہود ایک دین اور نصارا ایک دین ہو گئے حالانکہ نصارا بھی توریت کے تابع تھے اور یہود بھی اگر توریت پر نظر کرتے تو انجیل اور مسیح جلیل کے مطیع ہو جاتے مگر ایسا نہ کیا اور اسکا نظیر ہمارے اسلام میں بفضلہ نہین ہے اسلیے کہ اہل سنت یا اہل اہوا و ضلال سب کے سب ایک پیغمبر ایک قران ایک کعبے کے قائل ہین اور آپ کو محمدی مسلم کہتے ہین (اختلاف) سے مراد باہم جھگڑنا اور اسکے دو وجہ ہین ۱ اختلاف اصول ۲ اختلاف فروع لیکن آیت مین وہ اختلاف ممنوع ہے جو صریح قرآن و حدیث کے مقابلے مین ہو مثلاً اہل اہوا جو نادانستگی سے نہیں بلکہ جان بوجھکر اصحاب رسول اور قواعد معقول مین جھگڑتے ہین جیسا کہ خوارج

(بعد کہلی دلیل کے آنے کے) اور یہ بلا اس امت مین کثیر ہے چنانچہ متعدد فرقے ہوگئے اور نام اور شرایع
کتابین سب بدل ڈالین۔ باقی رہا اختلاف رحمت اجتہاد علمای امت آیت شریف مین داخل نہین بلکہ
(بینات) کے قید سے خارج ہی اسلیے کہ حضرات مجتہدین بعد دلیل واضح کے اختلاف نہین کرتے پس
اللہ تعالی تفرق اور اختلاف ظاہر سے منع فرماتا ہی۔ اور عذاب عظیم سے ڈراتا ہی ہان کوئی یہ کہے کہ
احادیث صحیحہ مین تاویل مسائل مجتہد پر اصرار اسے اختلاف ممنوع مین داخل ہے تو جواب یہ ہی کہ
ہمارے ایسے اختلاف کا اہل سنت مین نشان نہین اگر ہی تو ہمارے کوتاہ فہمی اور کم نظری سے مثلاً ایک
حدیث یا آیت کا مطلب جو سمجھ مین آیا سمجھے کہ یہی حق ہے اور یہ خبر نہین کہ دوسرے اور دلائل اوسکے
برابر یا اوس سے قوی بہی قابل لحاظ ہین اور جہانتک ایسے اختلاف ملتے ہین وہ بعد
وضوح دلائل چھوڑ دیے جاتے ہین اسطرح کہ ایک مجتہد کو حدیث نملی اور خلاف اوسکے فتوی
دیدیا اوس کے بعد وہ حدیث ظاہر ہوی تو ان پچھلون نے دیکھہ بہال کر مخالف حدیث
کو چھوڑ دیا اور ایسے ترک بکثرت کتب معتبرۂ فقہ مین موجود ہین اہل نظر چاہیے

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ
جسدن اجلے ہوجائین منہ اور کالے ہوجائین منہ پس وہ کہ کالے ہونگے منہ اونکے کیا کفر کیا تمنے

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝
اپنے ایمان کے بعد پس چکھو عذاب بسبب اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے

قیامت مین صالحین کے منہ روشن اور نورانی ہوجاینگے اور گناہگارون کے منہ سیاہ پڑجاینگے
ان روسیاہون سے فرشتے کہینگے کیا تم نے ایمان کے بعد کفر کیا تہا اب اپنے کفر کے عوض مین عذاب چکھو
ف آیت مین تین احتمال ہین ایک یہ کہ روسیاہون سے مرتد مراد ہین جیساکہ صاف ارشاد ہوا
تم نے ایمان کے بعد کفر کیا دوسرے عام کفار مراد ہین تو ایمان سے معاہدۂ روز الست مراد ہی جیساکہ
جلال الدین سیوطی نے ابی بن کعب سے نقل کی ہی۔ یا ایمان عقلی مراد ہی جیساکہ ابو حنیفہ کا مذہب
ہے کہ ہر عاقل بالغ بدون تعلیم توحید و ربوبیت سمجھ سکتا ہی۔ یا یہود و نصاری مراد ہین جو قبل
بعثت نبی آخر الزمان کے منتظر و مقر تھے اور جب آپ تشریف لائے تو کفر کیا جیساکہ درمنثور مین
عکرمہ سے روایت ہی تیسرے نورانی چہرون سے اہل سنت یا صالحین یا مخلصین یا مومنین مراد ہین اور
کالے منہ اہل بدعت مخالفین سنت جماعت۔ بدکار نافرمان۔ منافق۔ کفار۔ ہین جیساکہ
معالم وغیرہ تفسیرون مین ہے اس صورت مین کفر سے فعل کفر یا ناشکری یا کفر دوامی کو ہوگا

واضح ہو کہ کفر کی دو قسمین ہین ۱ کفر اعتقادی سوای اہل اسلام کے ہر شخص اسی کفر
مین گرفتار ہو ۲ کفر عملی یعنی کافرون کے ایسے کام کرنا جیسے ترک نماز۔ ترک حج وغیرہ اس سے
مسلمان مرتد نہین ہوتا نہ اوسپر احکام کفار کے جاری ہوتی ہین اسلیے کہ ایمان بدون تصدیق
قلبی کے جسکا اظہار زبان سے شرطی نہین آتا۔ اور کفر نہین آتا جبتک اس التصدیق کی
نفی نہ لیسے کرے جسکا علم اقرار سے ہوسکتا ہی البتہ عمل آثار و علامت کفر و اسلام کے ہین
پہر یہ کفر دو قسم کے ہین ۱ التزامی یعنی صراحۃً نکہی بلکہ کسی لفظ سے اسے لازم کرلے مثلاً توحید
الوہیت یا نبوت یا قرآن یا ضروریات دین کے تصدیق کے بعد بعض مضامین کا انکار کر بیٹھے
کسی آیت یا جنت یا دوزخ وغیرہ کو غلط کہے یا قرآن یا پیغمبرون کی نسبت کھلے کھلے الزام لگائے
یا غیر خدا کا سجدہ تعبدی کرے یہ بمنزلہ صریح کفر کے ہی جیسا کہ ہمارے زمانے مین فرقہ ضالہ نیچریہ نے
اپنا شعار کرلیا ہی ۲ لزومی یعنی ایسا فعل یا قول ہو جس سے کفر لازم آتا ہو مثلاً غیر خدا کا طوف
نماز یا حج وغیرہ کا ترک۔ یا علانیہ سود خواری۔ یا رندانہ باتین جنسے یہ سمجہ سکین کہ یہ اسلام کا منکر ہی
ایسا آدمی فاسق و عاصی ہی کافر نہین اور اسی کفر مین عموماً اہل ضلالت مثل خوارج و
روافض کے مبتلا ہین **ترغیب** ابن مسعود نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالی قیامت مین تمام مخلوق کو جمع کریگا اور چالیس سال کہڑے رہینگے آنکہین آسمان کی
طرف حکم کی منتظر لرزان و خائف پہر رب العزت غمام مین نزول فرمائیگا اور ایک منادی ندا
کریگا اے آدمیو تم راضی ہو اوس پروردگار سے جسنے تمہین پیدا کیا اور رزق دیا اور حکم کیا
کہ اوسکی بندگی کرو اور کسیکو شریک نہ کرو اگر آج ہر آدمی کو اوسکے ساتہ کردے جسے وہ پوجتا
تہا کیا یہ عدل و انصاف نہین بولے بیشک انصاف ہی پہر ہر قوم اپنے اپنے معبود کی طرف چلی
گی معبود باطل اون کے آگے ہونگے اور وہ بزرگ پیغمبر جنکو زبردستی جاہلون نے معبود بنا رکہا
تہا گو بری ہین مگر اونکے ہمزاد اون کی صورتون پر سامنے کردی جائینگی۔ اور وہ سب اونکے
ہمراہ جہنم مین داخل ہونگے معالم کہا ابن عباس نے اہل قبلہ اور یہود و نصاری باقی رہجائینگے
پہر خود رب العزت جلوہ فرمائیگا جو دنیا مین سجدہ کرتے تہے وہ سجدے مین گر پڑینگے
اور منافق اور اہل کتاب سجدہ نکر سکینگے (کہا منذری نے کہ بے نمازبہی سجدے سے
محروم رہینگے اور اونکی پیٹہ سخت ہو جائیگی) پہر جب سجدے سے سر اوٹہائینگے یہ نصیب اہل سجود
کے منہ نورانی پائینگی کمال حسد اور ملال سے انکے منہ کالے ہو جائینگے اور کہینگے ای رب

ہم تو مشرک نہ تھے ارشاد ہوگا اسے نہ شنو دیکھو یہ کسطرح اپنی ذات پر خود بہت تھے با ندہتے ہین یعنی با وجود
کفر و شرک انکار کر رہے ہین پھر اونسے کہا جائیگا کیا تمنے ایمان کے بعد کفر کیا تہا اب اوسکا مزہ چکہو

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
مگر جو لوگ کہ نورانی ہوگئے منہ اونکے　پس رحمت مین اللہ کے ہین　وہ اوسمین رحمت مین ہمیشہ رہینگے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ
یہ آیتین اللہ کی ہین ہم پڑہتے ہین اونہین آپ پر ساتہ حق کے　اور نہین اللہ چاہتا　ظلم　عالم والون پر

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ
اور واسطے اللہ کے ہی جو آسمانون میں ہے اور جو زمین میں ہے　اور طرف اللہ کے پہیرے جاتے ہین کام

جنکے منہ سفید یعنے حسن قبول اور نور ثواب یا کمال سرور یا انعکاس انوار حضرت الوہیت
اونکے چہرے نورانی ہونگے وہ اللہ کی رحمت اور جنت مین ہین اور ہمیشہ اوسی رحمت مین
رہینگے اللہ تعالی کبہی اون سے ناخوش نہوگا یہ اللہ کی آیتین جو حق طور پر پڑہی جاتی ہین اور
اللہ عالم والون پر ظلم کا ارادہ نہین کرتا اور اوسی کی ملک ہے جو کچہ آسمان و زمین مین ہے
اور اوسیکی طرف ہر کام کا مرجع ہے ظلم کسی کے ملک مین بیجا تصرف کرنا تو بیجا ہے حق سبحانہ
کی طرف منسوب ہی نہین ہوسکتا ہم اور ہماری ہستی بلکہ یہ تمام کائنات اوسیکی ہے

کند ہر چہ خواہد بر و حکم نیست	کہ جان داد و کشتن او را ہمی زیبست

زاہدی مالک بن حنیف و وہب بن یہودا - یہودیون نے ابی بن کعب
اور ابن مسعود سے کہا کہ ہمارا دین تمہارے دین سے اچہا اور ہم تمسے افضل ہین تو نازل ہوا

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
ہو تم بہترین امت ظاہر کیے گئے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو معروف کا اور منع کرتے ہو منکر سے اور ایمان لاتے ہو تم اللہ پر

زاہدی (کنتم) یعنے تھے تم لوح محفوظ مین - یا یعنے (انتم) ہے یعنے تم خیر امت ہو - بہرحال
یہ خیریت دائمی ہے عارضی نہین احمدی فخر الاسلام بزدوی نے کہا کہ آیت سے سمجہا جاتا ہے کہ اجماع
امت حجت ہے اسلیے کہ انکے حق مین چار امر ذکر فرمائے - خیریت ۔ ایمان ۔ امر بالمعروف
نہی عن المنکر - اور یہ صفتین ایسے لوگون مین جمع نہین ہوسکتی ہین جو سب کے سب ہی بات کی

حضرت جہانگ پہنچ سکتی - قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک خیریت
یہ ہی کہ امت میں تعلیم و ارشاد بہت زیادہ ہوا اور تاثیرین انکی قوی ہین اور قطب ارشاد و سید الاولیا
حضرت علی مرتضیٰ تہے امت سابقہ سے بہی کوئی شخص مرتبہ ولایت کو فائز نہین ہوا مگر آپ ہی کے
روحی فیض سے اور بعد آپ کے یہ منصب آپ کی اولاد کے اماموں میں امام حسن عسکری تک برابر
چلا آیا اور حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کو عطا ہوا - اور آپ پاس منصب یہ
قیامت تک رہینگے شعر اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ؛ اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی
لَا تَغْرُبُ ؛ چہپ گئے آفتاب اگلوں کے اور آفتاب ہمارا - ہمیشہ افق علو پر ہی غروب نہوگا
اور عکرمہ نے کہا کہ آیت ابن مسعود اور سالم اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل کی
شان میں وارد ہی - کہا ابن عباس نے مراد اس سے مہاجرین ہین - کہا عمر نے مراد اصحاب رسول اللہ
ہین اور جو اون کی راہ پر چلے ف یہ آیت امت محمدی کی فضل و کرامت میں نازل ہوئی بشرطیکہ سچا
ایمان رکہین اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ترک نکرین - اور کسی طبقہ اور زمانہ کے ساتھ خاص نہین جیسا کہ رسول اللہ

وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○
اور اگر ایمان لاتے کتاب والے ہوتا اچہا واسطے اونکے اون میں سے مومن ہین اور اکثر اون کے گناہگار ہین

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○
کچہ نہ بگاڑ سکینگے تمہارا مگر ایذا رسانی اور اگر لڑین تمسے پہیرین تمہارے سامنے پشت پہر نہ مدد دے جاوینگے

اور اگر اہل کتاب بہی ایمان لائین تو یہ ایمان لانا اون کے حق میں خیر ہوگا بعض اہل کتاب ایمان دار
ہین اور بہت انمین کے نافرمان ہین اور اگر ایمان نہ لائین یا آپ کی مخالفت کرین تو کچہ تمہارا نہ
بگاڑ سکینگے ہان اسقدر کہ تہوڑی سی تکلیف دین اور اگر تمہارے مقابل آئے اور نوبت بہ تیغ
و تبر پہنچے تو اللہ تمہین غالب کریگا اور وہ پیٹہ پہیر دینگے پہر اونکی کوئی مدد کرنیوالا بہی نہوگا
ف مخالفین کی کچہ پیش نہ جاویگی زبان سے یا ہاتہ پاؤن سے کچہ ایذا رسانی کرلین
نہ لڑائی میں جیت سکینگے نہ تدبیر و حیلے میں کامیاب ہونگے اور ایسا ہی واقع ہوا

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ
ماری گئی اونپر ذلت جہان کہین پائی جائین مگر پناہ میں اللہ کے اور پناہ میں آدمیوں کے اور آگئے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
غضب میں اللہ کے اور ماری گئی اونپر محتاجی یہ اسلیے تہا کہ وہ تہے کفر کرتے

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝

آیتون سے اللہ کی اور قتل کرتے تھے پیغمبرون کو بدون حق کے　یہ اسلیے تھا کہ نافرمانی کی　اور تھے حد سے بڑھتے

یہود پر ذلت ڈالی گئی جہان کہین ہون مگر اللہ کی ذمہ واری یا آدمیون کی پناہ سے بچ سکتے ہین اور اللہ کے غضب مین آگئے اور اونہین محتاجی کی مار دی گئی اور یہ عذاب اسلیے تہا کہ وہ اللہ کے آیتون کو جہٹلاتے تھے جیسا کہ یہود نے انجیل سے انکار کیا اور یہود و نصارا نے قرآن سے انحراف کیا اور پیغمبرون کو قتل کرتے تھے جو اون کے نزدیک بھی سراسر ظلم تہا اور یہ عذاب یا یہ انکار اور قتل کی جرأت اون کے حد سے تجاوز کرنے اور فسق و فجور مین مبتلا ہونے اور کتاب اللہ اور احکام انبیا چھوڑنے سے ہوا حبل اللہ ایمان یا قبول جزیہ - حبل الناس - جزیہ گزاری یا صلح و امن و قبول اطاعت - یہود تمام عالم مین اسیطرح ہین کہین انہین حکومت و قوت نہین ف جسطرح گناہ موجب عذاب و عقاب ہی ایسے ہی ایک گناہ دوسرے گناہ کا باعث بہی ہو جاتا ہے

لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ ۝

نہین ہین برابر　اہل کتاب سے ایک گروہ آمادہ ہی پڑہتا ہی آیتین اللہ کی وقتون مین رات کی اور وہ سجدہ کرتے ہین

اہل کتاب کی شرارتین اور رذائل بیان کرکے فرمایا کہ یہ بات نہین ہی کہ سب بدکار اور نافرمانبردار ہین بلکہ کچھ عابد مطیع خداپرست بہی ہین جو راتون کو بیدار رہتے ہین نمازین پڑہتے ہین اور یہ اشارہ ہی اون نصرانیون سے جو بشوق دل و توفیق الٰہی ایمان لائے جیسے حضرت نجاشی شاہ حبشہ اور دوسرے علمای یہود رضی اللہ تعالیٰ عنہم ف آیت مین اشارہ ہی شب بیداری اور تہجد گزاری کی طرف

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُسَارِعُوْنَ

ایمان لاتے ہین اللہ پر اور دن قیامت پر اور حکم کرتے ہین اچھی باتون کا اور روکتے ہین برائیون سے اور جلدی کرتے ہین

فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ

نیکیون مین　اور یہ نیکون سے ہین　اور جو کرتے ہین نیکی　پس نہ انکار کیا جائیگا اوسکا

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝

اور اللہ جانتا ہے پرہیزگارون کو

اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہین اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہین اور اچھی باتون کے لیے مستعجل اور آمادہ اور سرگرم رہتے ہین اور نیکون سے ہین اور جو نیکی تم کروگے اللہ تعالیٰ اوسکی قدردانی فرمائیگا یعنے اجر و ثواب عطا کریگا اور ایسا نہوگا کہ اوس نیکی کا انکار اور ناقدری کی جاے اور اللہ تعالیٰ پرہیزگارون کی کیفیت سے خوب واقف ہے اور انکا تقوی ضائع نہوگا - یہ بہی

اونمین بعاد وتمتہ اہل کتاب کی تعریف مین ہی شبہ ماتفعلو عام ہی چاہیے کہ ہر نیکی کا ثواب ملے
حالانکہ بعض نیکیان قبول ہی نہین ہوتین۔ اور بعض کسی خطا وحق مین وضع ہو جائینگی بعض
گناہ سے مٹ جاتے ہین جواب یہ ہی کہ تمام امور سے محفوظ ہو کر مقبول ہو اور کسی خطا یا حق مین
محسوب ہو جانا اوسے ضایع نہین کرتا اسلیے کہ اگر یہ نیکی نہوتی تو اوس حق مین خود مواخذہ ہوتا اوس سے نجات ملے

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ
بیشک جو کافر ہوے نہ کام آینگے اونکے مال اونکے اور نہ اولاد اونکی اللہ سے کچھ

وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝
اور وہی صاحب دوزخ ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

یعنی کفار کا مال اور اولاد کچھ کام نہ آیگا اللہ کے عذاب سے نہ بچائیگا وہ دوزخ مین ڈالدیے جائینگے ابدالآباد
عذاب اور سوزش بے حساب مین گرفتار رہینگے ف یہ تخصیص کہ کفار کا مال اور اولاد کام
نہ آیگا اشارہ کرتی ہی کہ مومنین کو مال اور اولاد سے نفع ہوگا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا
کہ اولاد صالح یا وہ بچے جو معصوم مرے اور وہ مال جو بہ نیت خیر بالقصد ادا ے حقوق واجبہ
کمایا گیا قیامت مین کام آیگا اسلیے کہ اگر مومنین بہی کفار کی طرح فایدہ نہ اوٹھا سکین تو اونکی تعریف اور ذلت کیا ہوگی

مَثَلُ مَا یُنۡفِقُوۡنَ فِیۡ هٰذِهِ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا كَمَثَلِ رِیۡحٍ فِیۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ
مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین اس حیات دنیا میں مثل ہوا کے ہی جسمین پالا ہی مار گیا کہیت کو

قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۝
قوم کے جنہے ظلم کیا اپنی جانون پر پس ہلاک کیا اوسے اور نہین ظلم کیا اونپر اللہ نے لیکن اونکے نفس ظلم کرتے ہین

جو مال دنیا کی نمایش اور ناموری یا خدا ورسول کی مخالفت اور فسق وفجور مین خرچ کیا جاتا ہی
اوسکی مثال ایسی ہی جیسے پالا جس کہیت کو مار گیا اوسے جلا دیا یہ خرچ بہی اپنے صاحب کو ہلاک
وتباہ کرتا ہی دنیا مین مال ضایع ہوتا ہی آخرت مین فضول خرچی یا اور جو گناہ اوس کے
ذریعے سے کیا ہو اوسکا وبال اور نعمت الٰہی کے ضایع کرنے اور ضرورت پر بخل کرنے کا
سوال ہی اور یہ مضمون کہ مال بہی ضایع ہوا اور نتیجہ بہی نہ ملے گو بظاہر ظلم نظر آتا ہی مگر اللہ تعالے
اس سے بری اور ناخوش ہے وہ خود اپنا اوپر ظلم کرتے ہین ف مفسرین نے کہا کہ اس
آیت مین مخالفین اسلام کی رسوائی اور حمق اور ناکامی کا بیان ہی جو اپنا مال خرچ کرکے
مسلمانون سے لڑنے آتے پہر منہ کی کہاتے مگر معنے اسکے عام ہین ہر ایسا خرچ جو فضول یا نمود
یا فسق وفجور کے طور پر ہو اسمین داخل ہی ربط بعض مسلمانون مین اور یہود مین دوستی

یا ہمسایگی تھی اسوجہ سے ربط ضبط سلوک محبت کا سلسلہ جاری تھا ارشاد ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا

اے ایمان والو نہ بناؤ دلی دوست اپنے غیر کو نہیں کمی کرتے وہ تمہارے لیے خرابی میں دوست رکھتے ہیں

عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا

رنج میں پڑنا تمہارا بیشک ظاہر ہو گئی دشمنی مونہوں سے انکے اور جو چھپا رکھا ہے انکے سینوں نے بڑی ہے بیشک بیان کیے ہمنے

لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ

تمہارے لیے نشانیاں اگر ہو تم عاقل

اے ایمان والو اغیار سے یعنے منافقین و کفار کو ہمراز دلی دوست محرم اسرار نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے اور ویسے چاہتے ہیں کہ تمہیں رنج پہنچے دشمنی اونکی تقریر سے بیان یا چہروں سے ظاہر ہی اور دلوں میں جو غصہ بھرا ہوا ہی وہ تو بہت سخت ہی ہمنے تمہیں نشانیاں بتادیں اگر تم سمجھدار ہو تو مطلع وہوشیار ہو جاؤ ف آیت کفار۔ منافقین۔ اور روافض وخوارج سبکی دوستی اور صحبت سے روکتی ہی لیس یہ بتایا جاتا ہی کہ مذہبی مخالفت موجب عداوت ضرور ہوتی ہی اور کچھ نکچھ اوسکے آثار بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ بالتخصیص وہ مخالفین جو لقب کو مذہب نفاق کو ہنر سمجھتے ہیں تم کو عبارت جانتے ہوں اونسے دوستی کی امید محض حمق ہی۔ اسلیے کہ چار وصف بیان فرمائے۔ ا یہ کہ وہ تمہارے خراب کرنے میں قصور نکرینگے معلوم ہوا کہ تمام ہمت اونکی ہماری ایذا رسانی میں صرف ہوتی ہی ۲ تمہارے رنج رسانی دوست رکھتے ہیں یعنی اونہیں اسمیں مزا ہی نفع ہو یا نہ مگر بغض للہ کو کیا کریں ۳ آپ کے بیان یا آثار سے دشمنی پائی جاتی ہی یعنے ایسے غصے میں بھرے ہیں کہ چھپا نہیں سکتے چہرے پر اون کے آثار نمایاں ہیں اور یہ امر روافض میں ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہی ۴ اون کے دلوں میں اس سے بھی زیادہ دشمنی بھری ہی اس سے معلوم ہوا کہ جہانتک اونکی قول وفعل سے ہم اندازہ کریں وہ غلط ہوگا۔ اونکی مخالفت اعلی درجہ کی ہی۔ ہر وصف کمال عناد وغایت عداوت پر دلالت کرتا ہی لہذا بطور نصیحت فرمایا کہ ہمنے تمہیں حقیقت سے مطلع کر دیا اگر عاقل ہوگے ادھر منہ بھی نہ کروگے اسی لیے فرمایا

هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا

ہاں تم انہیں دوست رکھوگے اور نہیں دوست رکھتے وہ تمہیں اور تم ایمان لاتے ہو پوری کتاب پر اور جب ملیں کہیں ایمان لائے ہم

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اور جب علیحدہ ہوں کاٹیں تم پر انگلیاں غصہ سے کہدو مر جاؤ تم غصہ میں اپنے بیشک اللہ جانتا ہی وہ جو سینے میں ہی

کمال تعجب فرمایا ہیں تم اے مسلمانو ان دلی دشمنوں کو دوست رکھوگے اور وہ تمہیں نہ دوست رکھیں

حالانکہ پوری کتاب پر تم ایمان لائے ہوئے ہو تمہیں اسکا مرآتی سب معلوم ہین یا تم اون کی کتاب پر بہی ایمان لاسکے ہو چاہیے تہا کہ وہ تمہاری مخالف نہوتے تاہم ایسے دشمنی پس اونسے کیا امید ہوسکتی ہے اور اونکی یہ حالت ہے کہ جب تم سے ملتے ہین کہتے ہین ہم مومن ہین اور جب تم سے علیحدہ ہوتے ہین کمال غیظ و غضب سے اونگلیاں کاٹنے لگتے ہین اب ای رسول کریم کہدیجیے کہ اے منافقو اپنے غصے مین مرو اپنی آگ مین جل کر کباب ہو اللہ تو دلون کی بات جانتا ہے تمہارے نفاق اور شرارت سے مطلع ہو اپنے سچے غلامون کو تمہارے دلونکین نہ آنے دیگا مظہری اگر کسی ایسے کافر سے جو تمہاری بدخواہی نکرے اور دینی طور پر تم سے بغض نرکہتا ہو کسی قرابت یا معاملے یا تعلق سے دوستی ہوجای تو مضایقہ نہین اسلیے کہ حکم انہین اوصاف کے ساتہ مقید ہے ف ممکن ہے کہ یہ اوصاف شرط قرار دیے جائین اور ترک دوستی کفار انہین اوصاف پہ موقوف کیجاسے اور ممکن ہے کہ مطلقا مخالفین سے دوستی ممنوع ہو اور یہ اوصاف اون کے بیان واقعی سمجہے جائین یعنی منافق اور کافر تو ایسے ہی ہوا کرتے ہین پہر تم کیونکر اوسے دوستی کرسکتے ہو لیکن دوستی سے محبت خالص اعتماد کامل دلی تعلق مراد ہونا اور ہے بیشک کسی مخالف سے گو وہ کافر ہو یا اہل ضلالت اس درجے کی دوستی کبہی جائز نہین البتہ بطور معاملات و اخلاق اسلامی مراسم و روابط وغیرہ مین کوئی مضائقہ نہین فـــ یہ آیت تقیہ روافض کے سخت مذمت کررہی ہے جسکو کفار و منافقین کا شعار گردانا گیا پہر فرمایا

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِن تَصْبِرُوا

اگر چہو جاسے تمہین نیکی بری لگے اونہین اور اگر پہنچے تمہین برائی خوش ہوا اوس سے اور اگر تم صبر کرو

وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

اور تقوی کرو تو نہ ضرر دیگا تمہین مکر اونکا کچہ بیشک اللہ جو کام کرتے ہین گہیرے ہوئے ہے

یعنی اگر تمہین کوئی فائدہ اور اچہائی حاصل ہو تو وہ جل جاتے ہین اور وہ فتوحات اور غلبہ اور رجوع خلق و قوت اسلام اونہین گران گزرتے ہین اور اگر کوئی شکست یا نقصان یا بلا تم پر پڑے تو خوش ہوجاتے ہین - ای مسلمانو اگر تم صبر کروگے اور اے احکام الہی و تحمل مصائب و مقابلہ دشمن مین اور اللہ سے ڈرتے رہوگے تو تمہارے دشمنون کا مکر اور حسد تمہین کچہ بہی ضرر نہ دیگا اللہ تعالی تمہارا محافظ و معین ہے اللہ تعالی اون کے افعال کو بہی گہیرے ہوے ہے جاہے اوسکا اثر تم پر آنے نہ دے یا ندف معلوم ہوا کہ حاسد حقیقی پہ کامیاب نہین ہوتا ربط مخالفین کے تردید اور حیلہ سازیون کی بعد وہ واقعات یاد دلائے جہان اللہ تعالی نے اونکے قوت اور جماعتون کو باوجود سامان و غلبہ ظاہر ناکام رکہا

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ
اور جب صبح کو چلے آپ گھر سے اپنے بٹھاتے تھے مؤمنین کو مورچون پر لڑائی کے اور اللہ سنتا جانتا ہے

ف یہ آیت احد کی لڑائی مین نازل ہوئی جسکا بیان یون ہے واقدی در روضۃ الاحباب جب کفار بدر مین مسلمانون کے سامنے سے بھاگ کے مکے مین گئے اور مال و زوال بغرض انتقام و قتال جمع کیے اور تین ہزار مرد جنگی لیکر مدینے پر چڑہائی کی۔ جب حضور کو یہ خبر ملی اصحاب کو جمع کرکے مشورہ کیا بعض کی رائے تھی کہ دشمن کا لشکر بہت ہے آپ مدینے سے باہر نہ جائین قلعہ بند ہوکر لڑین اور بعض نوجوان شوق شہادت مین بجوش عرض کرنے لگے حضور ہمین اس خدا داد دولت اور سعادت شہادت سے محروم نہ فرمائین خدا خدا کرکے یہ دن نصیب ہوا ہے حضرت امیر حمزہ سید الشہدا نے کہا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ پر قرآن اوتارا جب تک شہر سے نکلکر دشمنون کو قتل نہ کر چکیگا کون نہ کچھ کہاؤنگا نہ پیونگا چنانچہ آپ دوسری روز بحالت صوم شہید ہوئے۔ الحاصل باصرار بعض مہاجرین و انصار آپنے ہتیار لگائے اور صبح کو میدان احد مین پہنچ گئے اس رات کو حضور نے فرمایا ہماری پاسبانی کون کریگا ذکوان بولے مین یا رسول اللہ آپنے نام پوچھا اور فرمایا بیٹھو پہر ارشاد ہوا کون محافظت کریگا۔ ذکوان اوٹھے اور عرض کی مین یا حبیب اللہ آپ نے فرمایا تو کون ہے عرض کی ابو سبع۔ فرمایا بیٹھ اور کہا کون میری نگہبانی کریگا ذکوان جان و دل سے قربان بولے مین یا نبی اللہ فرمایا تو کون ہے عرض کی ابن قیس فرمایا تیرے وہ دو ساتھی (جو پہلے بولے تھے) کہان ہین عرض کی یہی جان نثار ہر بار بولتا تھا کہ شاید کسی نام سے منظوری ہو جائے ارشاد کیا حفاظت کر اللہ تیرا نگہبان ہے پہر ذکوان ہتیار لگائے ہوئے رات بہر نگہبانی کرتے رہے

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝
جب قصد کیا دو گروہون نے تم مین سے یہ کہ نامردی کرین اور اللہ حامی انکا تہا اور اللہ ہی پر یہین چاہیے کہ بہروسا کرین ایمان والے

واقدی جب لشکر اسلام لڑائی کے مقابلے پر پہنچا عبد اللہ بن ابی منافق بھی ہمراہ تہا تین سو اپنے ساتھیون کے ساتھ مدینے کی طرف واپس چلا اور مومنین نے روکا تو بولا یہ کیسے یقین ہو کہ لڑائی ہوگی خیر ہم مدینے مین تمہارے مددگار رہین گے تو انکی لغزش اور واپسی دیکہکر بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے لوگون کو بھی گہبراہٹ ہوئی اور چاہا کہ پہر جائین مگر اللہ تعالی اونکا مددگار تہا اس قصد سے باز رکھا اور منافق پہر گئے اور مومن مخلص ثابت رہے۔ فرمایا کہ ہم نے اونہین بچا لیا اور جو ایمان والے ہین اللہ ہی پر بہروسا کرتے ہین یہ تسکین کیلیے فرمایا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
اور بیشک مدد کی تمہارے اللہ نے بدر مین حالانکہ تم کمزور تھے پس ڈرو اللہ سے تاکہ تم شکرگزار ہو جاؤ

یعنی بدر کی لڑائی مین جب تم بالکل بے سامان اور قلیل و کمزور تھے اللہ تعالی نے تمہین ایسی فتح نمایان عطا کی تو وہ دوسری وقت مدد نکریگا پس ای مسلمانو اللہ سے ڈرو یعنی اوسکی رحمت سے ناامید نہو کر یا اسباب ظاہریہ پر بھروسا یا اضطراب و فرار کر کے متقیون کے گروہ سے خارج نہو اور جب تم تقوی کروگے تو گویا تم شکرگزار ہو جاوگے اسلیے کہ اللہ کے شکرگزاری یہی ہی کہ اعلی درجہ کا تقوی کرو یا تمہین تقوی کے بدولت نعمتین ملینگی اونکی قدردانی سے شکرگزار ہو جاؤگے فـ اسمین اشارہ ہی کہ متقی انعام پاتا ہی

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ
جب آپ کہتے تھے مومنین سے کیا تمہین کافی نہین ہے تمکو یہ کہ مدد کرے تمہارے رب تمہارا تین ہزار فرشتون سے جو اوتارے گئے

جب آپ مومنین سے کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانو کیا اسقدر مدد ظاہری تمکو کافی نہین کہ تین ہزار فرشتے آسمان سے اوترین یعنے آپکی مدد بدر مین اوسوقت ہوئی تھی جب آپ مسلمانون سے ایسا کہہ رہے تھے

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
ہان اگر تم صبر کرو اور ڈرو اور وہ آپڑین اپنی اسی جلدی مین مدد کریگا تمہارا رب تمہارا پانچ ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ
فرشتون سے جو تعلیم دیے گئے ہین

ای حبیب ہماری کیون نہین اگر مسلمان اللہ کے سختیون پر صبر کرین اور اوس سے ڈرین اور کفار تمپر اپنے جوش اور غصے مین آپڑین تو اللہ تعالی پانچہزار فرشتون سے تمہاری مدد کریگا جو تعلیم دیے گئے ہین یا اونپر نشان پڑے ہین

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ
اور نہین بنایا اوسکو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے اور تاکہ مطمئن ہون دل تمہارے اوس سے اور نہین ہے فتح مگر پاس سے اللہ کے غالب حکمت والا

فرشتون کے آنیکو ہمنے خوشخبری اور موجب تسکین قلوب مومنین بنایا اور غلبہ اور فتح تو اللہ ہی کے فضل سے ہوتا ہی فـ معلوم ہوا کہ اسباب و آلات دنیاوی کو اصل فعل مین دخل نہین اور کوئی شے حقیقت مین اثر ڈالنے والی نہین مثلاً یہ نہین ہی کہ سنکھیا موت پیدا کردے یا آفتاب دن خلق کردے یا بات آدمی تک پہنچانے بغیر ہو نسکے یا آگ ضرور ہی جلادے بلکہ یہ سب انتظامی سلسلے مین جنکو ظاہر بعضے آدمی سمجھ سکتے ہین اور بعض مصلحتین کوئی نہین جان سکتا۔ معجزات اور یہ سب بے سامان کبھی اسلیے ہوتے ہین کہ انبیا اور مومنین کی عظمت اور مقبولیت ظاہر ہو اور کبھی اسلیے کہ کفار کی توہین یا غضب الٰہی کی عظمت پیدا ہو اور اللہ تعالی تو کسی کام مین اوس اظہار مین بھی محتاج نہین جو چاہے فوراً خود ہو جاتا ہے

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ○
تاکہ کاٹ دے ایک ٹکڑا اونکا جو کافر ہوئے یا اونکو ذلیل کر دے اونہیں پس پھر جاوین نامراد

یہ متعلق ہے نصرکم سے یعنے تمہاری مدد بدر مین اسلیئی کی کہ خواہ ایک گروہ کفار کا قتل کر ڈالا جائی یا وہ ذلیل و خوار ہو جائین اور نامراد ہو کر بہاگ جائین در قتور جنگ احد مین آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور بعض شہدا خصوصاً حضرت حمزہ کی لاشین پامال و مثلہ کردہ ملاحظہ فرمائین تو آپ نے بد دعا کی اور کہا وہ قوم کیونکر فلاح پائیگی جسنے اپنی پیغمبر کے ساتہ ایسا کیا سو حق سبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ○
نہین ہے واسطے آپکے امر سے کچہ خواہ توبہ دے اللہ اونہیں یا عذاب کرے اونپر پس بیشک وہ ظالم ہین

آپکو کچہ دخل نہین چاہے اللہ قریش کو توفیق توبہ عطا کرے اور آپکی قرابت اور ہموطنی یا خدمت کا فائدہ اونہین آنکہ سے دکہلا دے جسطرح ابو سفیان و عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ حاضرین احد کیلیے ہوا کہ آخرکار اسلام لائے اور جسقدر کد و جد کفر مین کی تہی اوس سے کئی حصے زیادہ حضور کے جان نثاری اور اسلام کی مددگاری مین دکہا دیئے - یا اونپر عذاب کرے جیسے عتبہ وغیرہ جو ہلاک ہوے اور اگر اللہ تعالی اونہین ہلاک کرے تو کچہ بعید نہین اسلیے کہ وہ ظالم ضرور ہین ف یہ آیت آپکی کمال قرب و محبوبیت پر شاہد ہی - فرمایا کہ آپ بد دعا کرنے والی کون - حالانکہ ہر مظلوم انتقام و دعاء بد کا حق رکہتا ہی کوئی سبب نہ تہا کہ آنحضرت روکے جاتے - مگر یہ کہا جاسکے کہ یہ ممانعت نہ تہی بلکہ تعلیم و تسکین تہی اے ہمارے حبیب آپ کو کیا پڑی ہی کہ اپنی ذات کے لیے اسقدر درد سر فرمائین اور دعای بد کرین جو بے ادبی بظاہر آپسے کی گئے وہ حقیقت مین ہمارے ہی ساتہ ہے اور ہماری ذات بے نیاز ہی نہ کسی کی عبادت و تعظیم کا اثر ہے نہ کسی بغاوت و توہین سے ضرر اور آپکا وجود آپکے افعال آپ کی خواہشین ہمارے وجود ہمارے افعال ہمارے ارادون مین فنا و مستغرق ہین آپ ہماری توحید ہماری الوہیت ہمارے احکام کی تعلیم مین مشغول رہین یا انشاء اللہ کرین آپ کی ذات کا ہمکو اختیار ہی جو چاہین کرین آپکے دوستون کا انعام اور دشمنون کا انتقام ہمارے ہی ذمے ہی یہ مرتبہ کمال محبت و فنا و تقرب کا ہی جسے اہل محبت جانتے ہین - یا یہ کہ آپ کمال رضا و تسلیم و غایت عبودیت مین قائم رہین وہ ہمارے بندے ہین ہم اون سے جو چاہین کرین آپنے یہ مصائب ہمارے لیے پائی اونسے کیون ناخوش ہین اور اونہون نے یہ شرارت ہماری عداوت سے کی آپ کیون مدعی ہین -

ع لیقطع متعلق بقوله نصرکم ۱۲ ع لیس فعل ناقص شئ اسم لک خبر ۱۲ ع او یتوب ... اختیار ... ۱۲

یا آپ ہدایت و پیغام رسانی کے لیے ہین نہ اپنے انتقام ستانی کے لیے - یا اے حبیب ہمارے آپ منہ سے نکر ہین ہم چاہتے ہین کہ یہ قریش جو آپ کے عزیز و ہموطن کہلاتے ہین انکا خون آپ کے سخوت یار کے سے ظاہر ہو اور پیغمبرون کی امتون کی طرح ہلاک نہو جائین اوسوقت شاید امید کا دل نازک کچھ مغموم ہو ہم ان ہین سے جیسے صالح و لائق جانتے ہین مشرف باسلام کرکے آپ کی قوت آپ کی جمعیت بڑہائینگے تمام عالم کا سردار و بادشاہ بنائینگے تاکہ آپکا ذکر بلند اور دل مسرور ہو اور جو ہمارے ارادۂ ازلی مین شقی و بدنصیب ہین اونہین ہلاک و تباہ کرکے شان غضب و انتقام دکہا دینگے - پھر یہ فرمایا کہ یہ ظالم و خاطی ضرور ہین آپ کے لحاظ سے ان کی بد دعا کی ممانعت ہی ورنہ یہ سب اور عذاب تو ہو چکے ہین - اس آیت مین کلمات تسکین محبت آپکی خوشی کرنیکو فرمائی اور بشارت سنا دی کہ آپکی قوم کو توفیق توبہ عنایت ہوگی

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ

اور واسطے اللہ کے جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین بخشے جسے چاہے اور عذاب کرے جسے چاہے

جب سب و سیکے مخلوق اور مملوک تمہارا کوئی حق نہین جو چاہی کرے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور اللہ غفور رحیم ہی

ہین تو عذاب و ثواب مین ف معلوم ہوا کہ کسی کا حق اللہ پر نہین اور جو چاہے کرے نہ مجال شکایت ہی نہ طاقت عذر ہے غالبا عفو و رحمت ہوگی اسلیے کہ یہان خاص وصف رحمت کا ذکر فرمایا ہے گو ہر قسم کا گناہ اللہ بخش سکتا ہی مگر دوسری آیتون مین تصریح فرما دی کہ اللہ تعالی کافر کو نہ بخشیگا شرک معاف نہوگا لہذا سواے شرک و کفر کے ہر گناہ مین امیدوار رحمت رہنا اہل سنت کا مذہب قرار پایا ہے یہ کہ حق العباد بھی اس عموم مین داخل ہین بیشک اللہ تعالی چاہی تو حقدار کو راضی کرا کر بخشوا دے قطع نظر آیت مین کمال اختیار و ملک مقصود ہی نہ اوسکو متعلقات ربط چونکہ احد کی لڑائی صرف طمع غنیمت نے بگاڑ دی جسکی تفصیل آگے آئیگی لہذا ارشاد ہوا کہ جب مال حلال کے بیجا طمع ایسی ضرر رسان ہی تو مال حرام کی طمع کیسی ہوگی

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

اے ایمان والو نہ کہاؤ سود دونا چوگنا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم

اے ایمان والو سود دونا چوگنا نہ کہایا کرو اور اللہ سے

تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

فلاح پاؤ اور بچو اوس آگ سے جو مہیا کی گئی ہی کافرون کے لیے

ڈرو تاکہ دنیا مین رزق حلال صحت بدن حصول مقاصد سے اور آخرت مین رحمت و جنت سے

فلاح عنایت فرمائی اور اوس آگ سے بچو جو کفار کے لیے تیار کی گئی ہو ظاہری آیت مطلق ہو یعنے سود کم ہو یا زیادہ سب حرام ہو اور یہ قید یعنے دونا چوگنا تو بسبب عادت عرب یا باعتبار انجام کے ہو جیسا بیان کرتے ہیں کہ لوگ مثلاً سو روپیہ ایک مدت کے لیے ڈیڑھ سو کے وعدہ پر دیتے اور وعدے پر قرض ادا نہوا تو مدت و مقدار سود کی بڑھا دیتے اسیطرح دونا تگنا ہوتا جاتا ہو اور اسیطرح جب سود پر سود بڑھایا جاتا ہو اور ایک مدت تک قرض باقی رہتا تو کئی حصے اصل سے بڑھ جاتا ہو آیت کو اضعاف مضاعفہ سے قید کرکے ایک روپیہ یا آٹھ آنے لیکر خوش کرجانا اللہ اور اللہ کے رسول کو منہ چڑھانا ہو احادیث اور اقوال صریحہ سے ثابت ہو کہ یہ قید عادۃً تھی نہ ارادۃً اور کچھ ہو حَرَّمَ اللّٰهُ الرِّبٰوا میں کیا جواب ہو سکتا ہو بہرکیف سود خواری ثابت اور گناہ فعل عائد اور مقدار متفاوت ہو پھر بیع و شرا میں بھی سود ہوتا ہو جیسے دس سیر گیہوں بیچے اور بارہ سیر ایک مدت کے بعد یا اوسیوقت لینے کا وعدہ ٹھیرا۔ پھر کلمہ فلاح امید دلاتا ہو کہ جو لوگ خدا سے ڈر کر سود لینے دینے کی ظاہری فائدے چھوڑ دیتے ہیں اور گاہ گاہ بسبب امتحان کچھ تکلیف نقصان بھی نظر آتا ہو اونہیں دنیا میں رفاہ اور آخرت میں فلاح ہو۔ اور یہ ارشاد کہ اوس آگ سے بچو جو کفار کے لیے تیار کی گئی ہو شمار ہا ہو کہ سود خوار خواہ سود کو حلال یا عذاب کو وہم و خیال سمجھکر ایمان کھو بیٹھے گا تاکہ سزاوار مقام کفار ہو۔ یا اوس سخت عذاب میں گرفتار ہوگا جو کافرون کے لیے مخصوص ہو یا یہ مراد ہو کہ وہ دوزخ جو خاص کفار کے لیے ہو اور شامت زدہ مجرم مسلم بھی تھوڑی دیر کیلئے ضمناً و تبعاً اوسمین ڈالی جاینگی اوسمین سود خوار رہینگے صورت اول مین کمال غضب کا اظہار اور صورت آخر میں بیان واقعہ ہو اسلیے کہ اصل میں دوزخ کفار ہی کیلئے ہو مومن کو اوس سے کیا واسطہ

اور دوسرے مقام پر فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے رسول کی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کر چکا

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور اطاعت کرو اللہ اور رسول کے تاکہ تم رحم کیے جاؤ

اس سے معلوم ہوا کہ اطاعت رسول میں اللہ کی اطاعت داخل ہو اور یہ نہیں فرمایا جسنے اللہ کی اطاعت کی رسول کی اطاعت کر چکا پس معلوم ہوا کہ رسول کی اطاعت کافی ہو اور صرف اللہ کے اطاعت کافی نہیں خواہ اسوجہ سے کہ ایک جزا اطاعت اللہ کا (یعنی اطاعت رسول) ترک ہوا خواہ یہ کہ بیواسطہ اطاعت و عبادت مقبول نہیں بہرحال بعض فرقہای غیر اسلام اگرچہ موحد اور نیک نیت اور پاکباز بھی ہوں مگر بدون اطاعت رسول کچھ فائدہ نہوگا۔ اور یہ ارشاد کہ تم پر رحمت ہوگی تمام وعدون سے افضل و عام تر ہو اسلیے کہ دنیاوی مقاصد ہوں یا دینی مراتب رحمت الٰہی سبکے لیے کافی ہو

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور جلدی کرو طرف بخشش کے اپنی رب کی طرف سے اور جنت کی طرف عرض جسکا آسمان اور زمین ہے تیار کی گئی ہے متقیون کے لئے

در منثور کہا مالک بن انس نے سارعوا سے مراد تکبیر اولی ہے - تنوخی جو ہرقل بادشاہ روم کا ایلچی تہا روایت کرتا ہے کہ جب مینی ہرقل کا عریضہ حضور مین پیش کیا اور اوسمین لکہا تہا کہ آپ ہمین ایسے جنت کا امیدوار کرتے ہین جسکا عرض زمین و آسمان ہے پہر دوزخ کہان ہے ارشاد ہوا جب دن آتا ہے رات کہان ہوتی ہے - اور کسی یہود نے حضرت عمر سے یہی سوال کیا اور ایسا ہی جواب پایا تو بولا توریت مین ایسا ہی ہے ف احادیث اور مفسرین کے تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین ملاکر جنت کا عرض ہوگا اور طول اللہ ہی جانے ابن کثیر جنت ساتون آسمانون کے اوپر ہے اور دوزخ اسفل السافلین مین ہے تو اب کوئی عقلا مشکل ہی نرہی احمدی دو امر ثابت ہوے ۱ یہ کہ دوزخ اور جنت مخلوق و موجود ہین جیسا کہ فرمایا (اعدت) یعنی گذری ہوی زمانے مین تیار کیے گئے یہ نہین کہ وقت پر موجود ہو جائینگے جیسا کہ بعض اہل ضلال کا گمان ہے ۲ مومن عاصی بہی دوزخ مین جا سکتا ہے بخلاف مرجیہ کے اور یہ وہم غلط ہے (کہ جب دوزخ مخصوص ہے کفار کے لیے اور جنت مخصوص ہے متقیون کے لیے تو مومن عاصی کو نہ جنت مین جگہہ ملنا چاہیے نہ دوزخ مین) اسلیے کہ ۱ ہر مومن ایک درجہ مین متقی ضرور ہے پس اوسکا دخول جنت مین ممتنع نہوا اور ہر گناہ ایک درجہ مین کفر یعنے ناشکری اور حق پوشی سے خالی نہین پس دخول دوزخ عاصیون کے لیے ممنوع نہوگا ۲ اصل وضع انہین لوگون کے لیے ہے مگر تبعا دوسرے بہی آجائین تو مضائقہ نہین ۳ بعد فراغ حساب دواما دوزخ یا جنت مین رہنا کفار اور متقین کا حق ہے اور عاصی انتہا مین جنت پائیگا

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

جو خرچ کرتے ہین راحت اور تکلیف مین اور کہا جانے والے ہین غصے کے اور بخشنے والے ہین آدمیون سے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

اور اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنیوالون کو

ایسے متقی جو ہر حال یعنی توانگری اور تہیدستی مین خرچ کیا کرتے ہین اور غصے کی جوش مین تحمل و ضبط سے کام لیتے ہین مغلوب الحال نہین ہوتی اور لوگون کی خطائین معاف کرتے ہین وہ محسن ہین اور اللہ محسنون کو دوست رکہتا ہے ف آیت مین تین صفتین مذکور ہوئین ۱ سخاوت ۲ تحمل ۳ عفو - بعضون نے کہا کہ یہ متقیون کے وصف ہین یعنے جنت اون متقیون کے لیے ہے جنمین سخاوت و حلم و عفو ہے - بعضون نے اسی بنا جملہ قرار دیا ہے - بہر کیف ایسے لوگ جنت کے مستحق اللہ کے محبوب ہو جاتے ہین - اور نفقہ عام ہے عزیز و اجانب

ف اور یہ وہم کہ رات دن عرض ہین ذات نہین جنکے لیے ظرف مطلوب ہو غلط ہے اسلیے کہ حدیث مین ثابت اور قرآن

اور کاظمین اور عافین بہی عطف اور منصوب ہوا اور جائز ہے کہ کاظمین و عافین صفت متقین مجرور ہو اور الذین خبر مبتدا محذوف ہو رفع ...

یا اہل و عیال یا اپنے نفس کے لیے ہو یا دوستوں کے واسطے ہوں یا مساکین و فقرا ہیں مگر یہان مقصود خیرات و صدقات ہیں
اسلیے کہ تنگدستی مین فقرا کو دینا بہت مشکل ہی بخلاف اہل و عیال کے ترغیب آپنے فرمایا تصدقوا
فان الصدقۃ فکاککم من النار صدقہ دو بیشک صدقہ تمہاری خلاصی ہی آگ سے اور ایک روایت مین ہی
کہ خیر صدقہ وہ ہی جو توانگری کیساتھ ہو اور ایک روایت مین فرمایا افضل صدقہ تنگدست کی کمائی ہی اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا
کہ مسکین کو کھانا دینے سے تین آدمی جنت مین جائینگے ۱ مالک ۲ خادم جسکی معرفت صدقہ دیا جائے
۳ اوسکی بی بی جو اوس کھانے کو پکائے۔ امام مالک سے روایت ہی کہ ایک دن ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی روزے سے تھین اور ایک روٹی کے سوا کچھ اور نہ تھا کسی سائل نے آواز دی خادمہ سے
فرمایا یہ روٹی سائل کو دو۔ وہ بولے آپ کے افطار کے لیے صرف یہی روٹی ہی ام المومنین نے فرمایا
دیدو شام کو ایک شخص نے جو کبھی آپکو ہدیہ ندیتا تھا بکری بھیجی آپنے خادمہ سے فرمایا لو اور اسے
کھاؤ کہ یہ تمہاری روٹی سے اچھی ہی معالم السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ
قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید
من الناس قریب من النار اور غصہ فرو کرنا دو صورت پر ہی ۱ یہ کہ غصہ ہی نہ آنے پائے ۲
یہ کہ غصہ آئے مگر باوجود قدرت ایسے قول و فعل سے بچے جو حلم و تحمل کے خلاف ہون بخاری مین ہی
ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائی۔ ارشاد ہوا لا تغضب غصہ نکر یہ کئی بار
کہا ترغیب ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایسی بات بتایئے کہ جنت ملے فرمایا لا تغضب ولک
الجنۃ غصہ نکر اور تجھے جنت ملے گی اور فرمایا کہ وہ پہلوان نہین ہی جو پچھاڑ دے بلکہ وہ پہلوان ہی
جو غصہ کے وقت نفس پر قابو پائے۔ اور فرمایا بڑی پہلوانی یہ ہی کہ جب خوب غصہ آئے اور منہ سرخ
ہو جائے اور بال کھڑے ہو جائیں اپنے غصے کو مغلوب و زیر کر دے ابن کثیر فرمایا جسنے باوجود قدرت
انتقام غصہ تھوک دیا اللہ اوسکا پیٹ امن و ایمان سے بھر دیتا ہی۔ اور ایک روایت مین ہی
کہ اگر یہ غصہ بوجہ تواضع و فروتنی کے ترک کر دیا تو اللہ تعالی اوسے حلۂ کرامت اور تاج شاہانہ
پہنائیگا۔ لیکن وہ غضب جو حقوق شرعی و مخالفین خدا اور رسول کے لیے ہو اسمین داخل نہین عفو
عفو یہ غصہ کے دفع کرنیکا مرتبۂ کمال ہی اسلیے کہ صبر و درگزر کرنا اور زبان اور ہاتھ روکنا ادنی
درجہ کا درگزر ہی اور دل سے معاف کر دینا اعلے درجہ ہی اکثر لوگ کسی وجہ سے بظاہر انتقام نہین
لیتے مگر دل مین کدورت اور غضب باقی رہتا ہی ابن کثیر فرمایا کہ قیامت مین منادی ہوگی
کہان ہین معاف کرنے والے چلین اور اپنے رب سے اپنے اپنے انعام لین ترغیب فرمایا

لَا یَعْفُوْ عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَۃٍ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ عِزًّا بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کوئی بندہ کسی مظلمی کو معاف
نہین کرتا مگر اللہ تعالی اوسکے مقابلہ مین عزت قیامت کے دن عطا کریگا اور عبادہ بن صامت نے
آنحضرت سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کیا مین تمہین وہ بات بتادون جس سے اللہ تعالی تمہارے
مدارج بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا حلم کر اوس سے جو تجھسے جہل کرے۔ عفو کر جو
تجھپر ظلم کرے۔ عطا کر اوسپر جو تجھے محروم رکھے۔ صلہ رحم کر جو تجھسے قطع کرے اور فرمایا اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا
اِغْفِرُوْا یُغْفَرْ لَکُمْ **لطیفہ** فرمایا کہ احسان سخاوت و حلم و عفو ہی۔ اور حدیث جبرئیل مین مروی ہوا
کہ احسان یہ ہی کہ اللہ کی عبادت اسطرح کر گویا تو اوسے دیکھتا ہی اور مطابقت یون ہی کہ ۱ حدیث
مین احسان عبادت مذکور ہی اور آیت مین احسان اخلاق ۲ یہ تمام امور احسان ہین ۳ احسان
حضور قلب ہی اور ان سب امور مین ایک قسم کا حضور ہوتا ہی یعنی اللہ کو معطی اور مالک حقیقی اور متحمل
اللہ کو منتقم و قوی اور عفو کرنے والا غفور و رحیم اور عابد اللہ کو موجود و حاضر جانتا ہی پس ہر حال مین
ایک نوع کا احسان ہی اور مراتب متفاوت ۴ آیت مین اسباب و وسائل احسان مذکور ہین
اور حدیث مین کمال و غایت احسان کا ذکر ہی ۵ آیت مین اہل اتقا و اہل ظاہر کا احسان مذکور
ہی اور حدیث مین اہل فنا و محبت کا احسان ہی **لطیفہ** آیت مین چار وصف مطلق بیان فرمائے
یعنے متقی سخی حلیم۔ عفو کار اسمین ایک عموم نکلتا ہی یعنے بچتے ہین اس سے کہ کوئی ممنوع کام کرین
آپکو مشکوک و متردد امر مین ڈالین یا تحصیل رضای الٰہی و کثرت ثواب مین سستی ہو یا اللہ کے
احکام مین آپکو مختار جانین یا کسی قول و فعل کی نسبت غیر خدا کی طرف کرین بلکہ اپنا وجود اپنے
ہستی اور اوسکے تمام آثار اور تصرفات کو خیال مین لانے سے بچین اور شرک خفی سے ڈرین
اور مال سے سخاوت کرتے ہین بدنی قوت سے بخل نہین کرتے اور سخاوت نفس یعنے ترک ماسوای
محبوب و بذل دارین و فنای محض و انعدام وجود۔ مین کسی وقت بخل و دریغ نہین کرتے اور جو
غصہ غیرت نفس و تکبر یا کسی کی گستاخی و اشتعال سے پیدا ہوا اوسے دفع کر دیتے ہین یا نفس اور
شیطان کے بیہودہ تگاپو پر غضبناک ہو کر حد اعتدال سے نہین بڑھتے اور کبھی اون کی قابو مین
نہین آتی اور لوگون کی خطائین معاف کر دیتے ہین قولی فعلی جو ہون سکو مخلوق الٰہی و امت
محمدی سمجھکر انتقام کا خیال نہین کرتے **لطیفہ** ان تمام امور کا خلاصہ یہ ہی کہ ابو الوقت نفس پر
قادر طبیعت پر حاکم ہین۔ ہر حال مین سخاوت کرنا اور غصہ روکنا ہر خطا معاف کرنا ایسی ہی جو انمردونکا کام
اور جب کم نورتے اپنے ارادے یعنے نفس اپنے حال پر قابو نہ پایا اپنی ہستی پر کیونکر قابو پائیگا قابل تحمل تجلیات

زمین پر چلو پھرو اور بغور دیکھو کہ جنہوں نے توحید پروردگار اور اوسکے احکام کی تکذیب کی اونکا انجام کیا ہوا نہ نام باقی ہے نہ اونکا نشان نہ خاتمہ بخیر ہونے کی کوئی دلیل نہ برہان اگر تم بھی تکذیب سے نہ باز آؤ گے عذاب و ہلاک سے نجات نہ پاؤ گے۔ عوام کے لیے دلچسپ بیان اور خواص کو نصیحت و عرفان ہے بھکی راہ پر آئین غافل ہوشیار ہو جائین جہاد و دشمن مجاہدہ

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۝
اور نہ سست ہو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی بالا رہوگے اگر ہو تم ایمان والے

نفس مین سست و بد دل نہو اور مصائب سے رنج نکرو اسلیے کہ علوی مدارج و غلبہ تمہارے ہی لیے ہے اور سرگرمی بشاشت امید کامیابی علامات ایمان سے ہے مولانا کار مردان روشنی و گرمی ست ٭ کار دونان حیلہ و بی شرمی ست ٭ یہ وعدہ اصحاب احد کے لیے تہا کہ ای بہادرو سست و ضعیف نہو جسطرح پیغمبر کے جان نثار اللہ کے شیر برابر جمے رہے اور حملات متواتر اور ہجوم بدخواہ کو خیال مین بھی نہ لائے۔ اور جو زخم و قتل تم مین واقع ہوئی اون سے مغموم و مضمحل نہو کیونکہ تمہارے مقتول علوی آسمانپر اور تمہارے زندے منصور و مظفر رہینگے در منثور جب جنگ احد مین فوج اسلامی تتر بتر ہوگئے اور حضور اقدس زخمی ہوکر ایک پہاڑی پر تشریف لے گئے کفار کو آتے ہوئے دیکھا تو دعا کی ای اللہ یہی چند آدمی میرے معین ہین انہین ہلاک نکر اتنے مین مسلمانون کے متفرق جماعتین حضور کو دیکھہ دیکھہ جمع ہونے لگین کفار کو مار کر ہٹا دیا حق سبحانہ تعالی نے بغرض تسکین نازل فرمایا کہ تم اعلے و غالب ہو ف ۱ مومنین کو پست ہمتی و حزن سے منع فرمایا ۲ علو و فتح کا امیدوار کیا ۳ تاکیداً فرمایا کہ کامیابی اور غلبہ اثار و علامات ایمان سے ہے ۴ کفار کو غالب اور مومنین کو محروم سمجھنا شان ایمان سے نہین لطیفہ کامیابی مین دیر یا موانع کے ہجوم مایوسیون کے اسباب سے اکثر طالب بے دل ہوکر مجاہدات سے دست کش ہو جاتا ہے اور یہ مایوسی ایمان عرفان کے خلاف ہے اسلیے کہ ذاکر کی زبان نام پاک سے اور آنکھ تصور سے اور کان آواز سے اور تمام جسم مشغولی سے اور دل ذوق و شوق سے کامیاب و متلذذ رہتا ہے ان دولتونکے ساتھ مفلسے و راتی قرب کے ساتھ دوری و مہجوری کیسے ایمان یعنی امور مذکورہ کا یقین ان تمام سستیونکی گردن شکنی کیلیے کافی ہے

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
اگر چھو گیا تمکو زخم پس بیشک چھو گیا ہے قوم کو زخم ایسا ہی اور یہ زمانہ ہے کہ پھیرتے ہین ہم اوسے آدمیون مین

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ۝
اور تاکہ جان لے اللہ اونہین جو ایمان لائے اور بنالے تم مین سے شہید اور اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو

ف یہ پانچ۔۔ ادنے میدان ۔۔ حضور ۔۔ میدان ۔۔ منہ موڑا نہ دین ۔۔ حضور ۔۔ بسمل ۔۔ مصلحت ۔۔ پسند ۔۔

اے ایمان والو اگرچہ تم احد مین مقتول و مجروح ہوئے مگر قوم یعنے دشمن بہی بدر مین ایسی ہی قتل ہو چکے
ہین اور یہ تو زمانہ ہی جسے ہم دنیا مین پہیرا کرتے ہین آج ایک غالب کل مغلوب اور یہ انقلاب ایمان
والون کی آزمایش کے لیے ہی اور یہ کہ ہم تم مین سے بعض کو شہادت سے فائز کرین یا قیامت مین
گواہ بنائین یاد دنیا مین تمہین اپنا گواہ بنائین جسکی تم تصدیق و تحسین کرو وہ حقیقت مین اچہا
ہو جاے اور تم جسکی توہین و نفرین کرو وہ عند اللہ مردود ہو جاے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا
تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین در منثور بعض صحابیات میدان احد کی طرف حضور کی خبر لینے
نکلین راہ مین ایک اونٹ ملا جسپر دو لاشین تہین ایک انصاریہ نے پوچہا کہ یہ کسکی لاشین ہین
ہمراہی بولا ایک تیرا شوہر دوسرا تیرا برادر۔ وہ خادمہ رسول اللہ کی مقبول بولی حضور کیسے ہین
جواب ملا کہ حضور بخیر ہین فرمایا اب کچہ پروا نہین اللہ اپنے بندون سے بعضون کو شہید بناتا ہے
اوسی مضمون کی یہ آیت نازل ہو گئی ف اسمین کئی امر ہین ۱ زمانہ اللہ کا مخلوق و مملوک
و تابع ہے یہ انقلابات اوسی کے حکم سے ہین اوسمین دہر یونکا دہریہ نکل آیا ۲ انقلاب سی زیادہ
مقصود امتحان مومنین و ترقی مدارج متقین ہے ۳ شہدا بمعنے گواہ اگر لیا جاے تو یہی آیت اجماع
اور قیاس کے لیے حجت ہے **مختصر واقعۂ جنگ احد** واقدی نے کہا کہ جب میدان احد مین
دونون طرف سے صفین آراستہ ہو گئین پہلے ابو عامر یہودی پچاس جوانونکو لیکر بڑہا مسلمانون کو
مار پیٹ کر بہگا دیا پہر حضرت شیر خدا اور حمزہ سید الشہدا اور دوسرے اصحاب جنگ آزما بڑہے
اور کفار کی صفین الٹ دین تکبیر کے نعرون نے منکرین کے منہ کعبے کی طرف کر دیے اور بہادرون
نے تعاقب کیا حضور نے لڑائی سے پہلے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازون کے ساتہ ایک گہاٹی پر
مقرر کر دیا تہا اور حکم دیا کہ شکست ہو یا فتح تم یہان سے نہ ٹلنا جب فتح ہوئی اور بہادر غنیمتین
لوٹنے لگے تیر اندازون کے منہ مین پانی بہر آیا کہ ہم بہی دشمنون پر تلوارین صاف کرین کہ دلکا جوش
فرو ہون اور اون کے مال لوٹین عبد اللہ نے حکم حضور یاد دلایا اور روکا مگر اس تقریر سے کہ وہ
حکم بحالت جنگ تہا نہ بحالت فتح یہ غازی بہی بہگانے والون کے ساتہ اور بہاگنے والون کے پیچہے
ہوے اور حضور اقدس چند اصحاب کے ساتہ اپنے مقام پر تشریف فرما تہے ناگاہ سوار ان قریش
نے گہاٹی خالی دیکہکر عقب سے حملہ کیا عبد اللہ بن جبیر جو حسب الحکم مورچے پر جمے ہوے تہے تنہا مقابل
ہو کر شہید ہوے اور وہ سوار اس بیفکر لشکر پر جو بہگانا چاہتا تہا جا پڑے اور منتشر کر دیا اور
ایک ٹکڑا حضور اقدس پر جہک پڑا اور دہر فوج درہم برہم ہو گئی شیطان نے اوڑا دیا

اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اس ہنگامے سے رہے سہے حواس جاتی رہی ایک گروہ بالکل میدان سے بھاگ گیا۔ دوسرا گروہ کچھ ہٹکر متفرق طور پر لڑنے لگا۔ کچھ آدمی میدان مین جمی رہے کچھ حضور کو تلاش کر رہے تھے۔ مگر حضور نے اپنے مقام سے قدم نہ سرکایا کفار متواتر حملے کرتے اور آپ کے جان نثارون کے سامنے سے بھاگ جاتے وہ جان نثار جو اوس شمع رسالت کے پروانہ تھی چودہ سے تیس تک شمار مین آئے ہین ۱ ابوبکر ۲ عبدالرحمٰن ۳ علی ۴ سعد بن ابی وقاص ۵ طلحہ ۶ ابوعبیدہ ۷ زبیر ۸ خباب بن منذر ۹ ابودجانہ ۱۰ عاصم بن ثابت ۱۱ حارث بن صمہ ۱۲ سہل بن حنیف ۱۳ اسید بن حضیر ۱۴ سعد بن معاذ ۱۵ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان کے علاوہ تیس اصحاب تک بعض روایتون مین مذکور ہین اور کچھ عورتین بھی حاضر تھین ان سب نے شیرانہ لڑائی اور حضور پر پوری جان نثاری فتوحات اسلام کی جلد اول مین ہمنے بالتصریح بیان کی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بہادر اللہ کی راہ مین مرنے کو کیسا دوست رکھتے تھے اور حضور کے کیسے سچے جان نثار تھے اور اس شکستہ پری ایک ایک نے ایک ایک لشکر کو کس بہادری سے بھگایا اور حضور کے قریب کفار کس ذلت و خواری سے بھگائے جاتے تھے اور علاوہ انکے دوسرے بہادر کس پامردی سے شہید ہوئے بہرکیف حضور انور ان مکرر حملون مین زخمی ہوئے اور پہاڑ کی گھاٹی پر تشریف لے گئے قریش نے چاہا کہ پھر حملہ کرین مگر حضرت عمر اور دوسرے اصحاب کے روک ٹوک سے زور نچلا آخر کار ابوسفیان نے پکار کر کہا کیا محمد قوم مین ہین ابوبکر ہین عمر ہین نامی نامی اصحاب کو نام لے کر پکارا اگر حضور نے جواب کی اجازت ندی سمجھا کہ یہ سب قتل ہوئے تو کہنے لگا اُعْلُ هُبَلُ ہبل بت بلند ہو حضور نے فرمایا اب جواب دو اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ پھر آواز آئی لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ عزی بت یا عزت ہمارے لیے ہو تمہاری لیے عزت نہین جواب دیا گیا اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ اللہ ہمارا حامی ہے اور تمہارا کوئی حامی نہین ابوسفیان نے کہا یہ دن بدر کا عوض ہے حضرت فاروق نے کہا نہین ہمارے مقتول جنت مین اور تیرے دوزخ مین ہین پھر ابوسفیان نے کہا سال آئندہ لڑائی ہو آپنے فرمایا بہتر اسی وعدے پر مشرکین واپس گئے اور مومنین مدینے مین آئے آئندہ آیتون مین اسی کے متعلق اشارات آئی ہین

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

اور تاکہ خالص کرلے اللہ انھین جو ایمان لائے اور مٹادے کافرونکو کیا سمجھتے ہو تم کہ داخل ہو جاؤ گے جنت مین اور ابھی

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ○
جانتا اللہ نے اونکو جنہون نے جہاد کیا تم مین سے اور (نہین) جانتا صبر کرنے والون کو

یعنی ہماری آزمائش اور وہ فتح اسلیے تہی کہ تم خالص ہو جاؤ اور کسی قسم کا ریب وریا ونفاق و فساد تم مین نرہے اور کفار مٹا دیے جائین یعنی انکو مسلمان کیا تم یہ جانتے ہو کہ جنت جہان تمہاری ابدان کی راحت کے لیے حور وقصور حاضر ہین اور تمہارے دل وجان کے سرور کے واسطے لذت حضور شرف قرب کا وعدہ وہان تم بآسانی چلے جاؤگے ابہی تو اللہ تعالی نے مجاہدین اور صابرین کا امتحان ہی نہین لیا۔ یہ طلای ایمان ونقرۂ عمل جب تک آتش مصائب وہوای امتحان سے پالودہ وصاف نہو قابل زیور تاج سلاطین وگردن وگوش عروسان نازنین کے نہین ہوسکتا **مظہر** اکثر پرجوش اصحاب آرزوئین کرتے تہے کہ کاشکے ہمین اصحاب بدر کی طرح شہادت میسر آتی ہماری روح حظیرۂ قدس مین پہونچ جاتی لہذا ارشاد ہوا

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○
اور بیشک تہے تم تمنا کرتے موت کی پہلے سے اس امر کی کہ دیکھو تم اوسے پس تحقیق دیکھ لیا تمنے اوسے اور تم دیکھتے تہے

یعنی تم موت وشہادت کی آرزومند تہے جب تک اوسے دیکہا نہ تہا احد کے دن تمنے موت کو دیکہ لیا آنکہون سے پہر قرار واضطرار کیون کرتے ہو **ف** اسی لیے بزرگون نے کہا کہ انسان امتحان ومصائب کی تمنا نکرے اسلیے کہ جو امر توفیق وترحم کے ضمن مین ڈالا جاتا ہی انسان اوسے اوٹہا لیتا ہی اور جو امر امتحاناً پیش ہوتا ہی اوسکا تحمل بشر تو کیا زمین وآسمان کی وسعت سے باہر ہی اللہ کا امتحان۔ اور ضعیف انسان لیطؔ چونکہ بندای شیطان یا امر مشہور ہو گیا تہا کہ حضور شہید ہوے بعض منافق کہتے اگر آپ نبی ہوتے تو قتل نکیے جاتے بعض کمزورون نے کہا آؤ پہلے دین کی طرف پہر جائین اور اس سے پہلے کہ قریش تمکو بہی آکر قتل کرین ابن ابی منافق کے پاس کوئی قاصد بہیجین جو ہمارے لیے ابوسفیان سے امان حاصل کرے مگر اصحاب جان نثار مہاجر وانصار کہتے تہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوے تو تم بہی اوسی امر پر لڑو جسپر وہ لڑے چنانچہ انس بن نضر نے کہا اے لوگو اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہوے تو محمدؐ کا رب قتل نہین ہوا پس قتال کرو جسپر قتال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ مین تیرے حضور مین عذر کرتا ہون اور معافی مانگتا ہون جو یہ لوگ کہہ رہے ہین پہر تلوار میان سے لی اور اسقدر لڑے کہ شہید ہو گئے انصار مرتے جاتے

اور وصیت کرتے اے انصار وہ عہد یاد کرو جو تمنے عقبۂ ثانیہ مین کیا تہا اور جان و مال حضور پر فدا
کرو حضرت علیؓ کا یہ حال تہا کہ برابر لڑتے اور حضور کو میدان مین ڈھونڈہتے جب وہ جمال
جہان آرا نظر نہ آیا آنکھون مین اندہیرا ہو گیا فرمانے لگے کہ یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ حضور
میدان سے ہٹ جائین بیشک اللہ تعالی نے ہمارے شامت اعمال سے اوس حبیب پاک
کو اپنے آسمان پر اوٹہا لیا پہر تلوار کہینچکر ہر طرف دشمنون کو قتل کرنے لگے دفعۃً ایک جانب سے وہ چہرہ
نورانی نظر آیا پروانے کی طرح دوڑکر قریب آ گئے الغرض اسی حالت مین حق سبحانہ تعالی نے نازل فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓي
اور نہین محمد مگر پیغمبر بیشک گذر گئے پہلے اسکے بہت پیغمبر ایا پس کیا آپ مرجائین یا مارے جائین جاؤگے تم اپنے
اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ
ایڑیون پر اور جو پہرے ایڑیون پر اپنی پس نہ بگاڑیگا اللہ کا کچہ اور اب عوض دیگا اللہ شکر کرنیوالونکو

یعنے محمد رسول اللہ اللہ کے پیغمبر ہین آپکے پہلے بہی بہت پیغمبر گذر چکے تو جسطرح وہ دنیا سے چلے گئے
انکا جانا بہی ضرور سمجہو اور اگر آپ انتقال فرمائین یا شہید ہون تو کیا تم لوگ دین چہوڑکر پرانی
حالت پر پہر جاؤگے اور جو ایسا کریگا اللہ کا کچہ نہ بگاڑیگا کیا اوسکا دین اوسکی عبادت تمہاری
بہروسے پر ہے اور جسنے ایسے پیغمبر برحق کی خدمت اور اسلام کی توفیق کا شکریہ ادا کیا تو اللہ تعالے
اوسے اچہا عوض عطا فرمائیگا ف۱ یہ ارشاد کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہی ہین اسلیے
ہوا کہ قاصد ضرورت تمام کرکے واپس جاتا ہے آپ بہی اللہ کے حضور مین جانے والے ہین پہر تعجب اور
تردد کیون ہے ۲ موت اور قتل دونو کا ذکر اسلیے کیا کہ اکثر پیغمبرون کو موت آئی ہے جیسے ابراہیم
و موسی وغیرہما اور بعض قتل بہی کیے گئے جیسے زکریا و یحیی علیہم الصلوات تو آپکی نسبت بہی ان امور
کو بعید نہ جانو ۳ یہ کہ اللہ تعالی تمہارے اسلام و عبادت کی پروا نہین رکہتا ۴ جو ہماری نعمتونکی
قدر کرتے ہین اور بہکانے سے نہین بہکتے امتحان مین ثابت رہتے ہین اونہین ہم اچہا عوض دیتے ہین
در منثور مصعب بن عمیر نشان محمدی اوٹہائی تہی کفار اونپر جہک پڑے اور داہنا ہاتہ آپکا شہید ہوا
آپنے بائین ہاتہ مین نشان لے لیا اور یہی آیت پڑہتے جاتے یہانتک کہ شہید ہوگئے جب حضور اقدس نے

اطاعت کرو ... دونون حالتون مین ... حضور اقدس ...

اور اگر کر کافرون ... جس طرح ... جان ... نکہت ... مین ...

انتقال فرمایا تو حضرت ابوبکر آئے اور حضور کا چہرۂ نورانی کھولا اور روئے اور پیشانی پر بوسہ دیا
اور کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون اللہ تعالی آپکو دو موتین نہ دیگا پھر باہر آئے اور حضرت عمر
تیغ دو پیکر کہتے تھے کہ حضور کی موت کا جو نام لیگا اوسے قتل کر دونگا جسطرح حضرت موسی طور پر
گئے تھے حضور بھی تشریف لیگئے ہین ابوبکر نے کہا بیٹھو اور فرمایا اما بعد جو شخص محمد کی عبادت کرتا
تہا تو محمد انتقال کر گئے اور جو اللہ کی بندگی کرتا تہا تو اللہ حی لاموت ہی اور یہ آیۂ کریمہ پڑہی
اصحاب کہتے ہین گویا ہمنے اوسی وقت سُنی تہی پہلے سے اسے نہ جانتے تھے عمرؓ کے ہاتہ سے تلوار
گر پڑی اور ہر شخص یہ آیت پڑہنے لگا اور حضور کے وصال کا یقین ہوگیا حضرت عمر فرماتے ہین
کہ مین اس آیت کو سنکر زمین پر گر پڑا اور تہم نسکا اور یقین ہوگیا کہ حضور انتقال فرما گئے **ف** آیت
صریح طور پر بتا رہی ہی کہ اسلام مین استقامت و استقلال شرط ہی جب حضور کا حادثہ موجب اضطراب
و تغیر قرار نہ پائے تو اور کون ضرورت و مصیبت قابل التفات ہو سکتی ہی حضور سے کسی نے عرض کی
کہ مجھے وہ بات بتلائیے کہ بعد آپکے سوال کی ضرورت نہو فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ
ایمان لا پھر اوس پر دوام و قیام رکھہ اور اوسکے فرائض کو ترک نکر اور اوس کے محرمات پر جرأت نکر

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
اور نہین ہی واسطے کسی جان کے کہ مرجائے مگر حکم سے اللہ کے لکھا ہوا وعدہ اور جو چاہے بدلا دنیا کا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ
دیتے ہین ہم اوس سے اور جو چاہے بدلا آخرت کا دیتے ہین ہم اوس سے اور عوض دینگے ہم شکر گزارونکو

اور کوئی نفس بے حکم الٰہی مر نہین سکتا اور موت کا وعدہ لکھا ہوا ہی اوسمین ایک آن کی کمی بیشی نہین
ہو سکتی جو اپنے کامون سے دنیا کا فائدہ چاہتا ہی اللہ تعالی اوسے دنیا دیتا ہی اور جو آخرت چاہتا ہی
اوسے آخرت کا ثواب عطا ہوتا ہی مگر شکر کرنے والون کو اچھا عوض یعنے انعام ملتا ہی اور شکر گزار
وہی ہی جسنے آخرت طلب کی اور نعمت بقا و ذوق لقا و لطف رضا کے قدر جانے حدیث مین
وارد ہوا کہ جو شخص اللہ و رسول کے لیے ہجرت کرتا ہی وہ ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہوتی ہی اور
اگر کسی عورت یا اور غرض کے لیے ہجرت کرے تو اوسکے لیے ہجرت ہوگی مدار کامونکا نیت پر ہی

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ
اور بہت سے ہین پیغمبر ون سے کہ لڑے ساتہ اونکے اللہ والے بہت پس نہ ہمت ہاری بسبب اوس تکلیف کے کہ پہونچی اونکو
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ
راہ خدا مین اور نہ سست ہوے اور نہ عاجزی کی اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو

آپسے پہلے پیغمبر گزرے جنکے ساتھ اللہ والے لڑتے مرتے اور زخم یا قتل یا شکست اور دوسری مصیبتون مین نہ ہمت چھوڑتے نہ سست و آرام جو ہوتے اور اللہ صبر کرنیوالونکو دوست رکھتا ہی

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ
اور نہ تہا قول اونکا مگر یہ کہ کہتے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور فضولکاری ہماری کامون مین اور ثابت کر

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ
قدم ہمارے اور مدد کر ہمارے قوم کفار پر پس دیا اونہین اللہ نے ثواب دنیا کا اور اچھا

اوران تمام مصیبتون مین بہی وہ یہی کہتے اے پروردگار ہمارے بخشدی گناہ ہمارے فضول کاری
ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○
ثواب آخرت کا اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان والونکو

ع ۱۵ ۶

سے درگزر فرما ہمین ثابت قدمی عطا کر ہمین کافرونپر غلبہ دے ۔ پس اللہ نے اونہین دنیا کا ثواب یعنے فتوحات عطا فرمائے اور ثواب آخرت یعنی جنت و شرف قرب عنایت کیا اور اللہ نیک بندونکو دوست رکھتا ہی **ذنوب** جمع ذنب گناہ **اسراف** فضول اور حد سے بڑہنا ۔ ضایع کاری یعنے جو ہمسے غلطی اور خطا ہوی اور جو وقت یا مال یا محنت ہمنے بیجا اور بیہودہ امور مین ضایع کی اون سب سے درگزر فرما **مظہری** جنگ احد مین دو قسم کی خطائین ہوئین ۱ منافق نہایت ضعیف الایمان یہ کہتے تھے کہ ہم ابوسفیان سے پناہ مانگتے ۲ مضطر و کمزور مسلمان گھبرا کر ایسے بہاگے کہ پہر مڑ نہ سکے پس اللہ تعالی نے ان جانباز ۔ سرفروش ۔ ثابت قدم ۔ خداپرست ۔ رضا طلب گروہ کا ذکر فرماکر اونہین غیرت دلائی اور تعریض کی **ف** بیشک آنحضرت کے جانباز اصحاب اور اون کے تابعین ایسے ہی اللہ والے مستقیم مزاج ہوئے ہین ۔ آیت سے چند امر معلوم ہوے ۱ پیغمبرون کے ساتھ جہاد و قتال اللہ والونکا کام ہی ۲ سچے مسلمان سست و کاہل ۔ راحت طلب نہین ہوتے کسی مصیبت اور سختی کو خیال مین لاتے ہین نہ کوئی تکلیف اور خوف اونہین طلب خدا اور مجاہدہ و جہاد نفس سے روکتا ہی ۳ اللہ تعالی سے ہمیشہ استغفار اور استعانت کیا کرتے ہین ۔ اور کفار یا نافرمان اعضا اور خواہشون کے زبردست حملون مین ثابت قدم رہکر فتح و غلبہ مانگا کرتے ہین ۴ آخر کار اللہ تعالی اونہین دنیا مین فتحمند مقبول دشمنان ظاہری یعنی کفار اور دشمنان باطنی یعنے نفس شریر پر غالب کر دیتا ہی اور آخرت مین بڑے بڑی نعمتون کا اونہین استحقاق ہی یہ دنیاوی کامیابی اونکی دینی ترقیونکو کم نہین کرتے وہ احسان والے اور نیک بخت اور اللہ کے محبوب ہین ۵ جسطرح ان آیتون سے سست مسلمانونپر طعن مقصود کہ ویسے ہی جانباز سرگرم صحابہ کی مدح ہی جو ان تمام حملون اور تیر و شمشیر مین جمے رہے

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ
اے ایمان والو اگر مطیع ہو جاؤگے اونکے جو کافر ہوے پھیر دینگے تمکو ایڑیون پر تمہاری

یعنے اگر تمنے کا کہا مان لیا
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ ج وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ۝
پھر لوٹوگے نامراد بلکہ اللہ وہی مولی تمہارا ہے اور وہ اچھا مددگار ہے
منافقین و کفار تو وہ تمہین

کافر بنا دینگے اور اس دولت ابدی سے جو تمہین ببرکت اسلام و اتباع قرآن حاصل ہے محروم کرینگے بلکہ تم اللہ پر بھروسا کرو اسلیے کہ وہ تمہارا حامی و مولی ہے اور وہ تمام مددگارون سے اچھا مددکرنیوالا ہے **ف** ۔ معلوم ہوا کہ جنسے جنگ احد میں لغزش اور غلطی ہوئی اونکی طرف خطاب ہوتا ہے یا ایھا الذین آمنوا ۔ اور اللہ مولٰکم پس یہ لوگ کسیطرح قابل طعن نہین بلکہ جو ایمان والون اور اللہ کی حمایت مین رہنے والون پر طعن کرے وہ اپنا ٹھکانا تلاش کر رکھے یہ فرمایا اگر تم کفار کی اطاعت کر لوگے یعنی ابھی تو مطیع نہین ہوے ہو اگر آیندہ کروگے تو زک پاؤگے پس شکست و فرار اتفاقی تھا نہ امر نفاقی سے آخر مین یہ ارشاد کہ اللہ تمہارا حامی ہے دلالت کرتا ہے کہ اطاعت کفار اور نامردی دونون سے تم اللہ کی حمایت مین محفوظ ہو ۔ بہرکیف جو جو غلط اور برے خیالات اہل ضلال نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس واقعے کے متعلق کیے آیات قرآنی اور عفو رحمانی نے اون سبکو بیخ و بن سے اوکھاڑ ڈالا اب جسے دعوی ہو وہ اللہ تعالی سے کرے جسنے باوجود لغزش و خطا ایسے عفو و عطا فرمائے

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا ج
اب ڈالے دیتے ہین دلونمین اونکے جو کافر ہوے رعب بسبب اسکے کہ شریک کیا اللہ کا اوسے کہ نہ اوتاری اسکی سند

کفار قریش کے دلون مین ڈالی دیتی ہین اور رعب
وَمَاْوٰھُمُ النَّارُ ط وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ ۝
اور ٹھکانا اونکا آگ ہے اور برا ہے ٹھکانہ ظالمون کی
باوجود غلبہ خوف و ہیبت اسلیے ہے کہ وہ اللہ تعالی

کے ساتھ ایسے چیزین شریک کرتے ہین جنکی سند اور حجت اونپر نہین اوتاری گئی دنیا مین شرک اونہین ہیبت زدہ ترسناک بنا دیگا اور آخرت مین اونہین دوزخ مین لیجائیگا اور وہ اللہ کے حقوق تلف کرنے والے حد عقل و انصاف و عبودیت سے بڑھ جانیوالے ظالم ہین اور اللہ تعالے ظالمون کو دوست نہین رکھتا **ف** ۔ معلوم ہوا کہ خوف و ترس آثار کفر و شرک سے ہے ہمیشہ سچے مسلمانون کے عظمت قائم اور رعب طاری رہیگا جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ اور مجھے رعب سے غلبہ دیا گیا ہے اور واقعہ اسکا یون ہے کہ جب حضور زخمی ہو کر ایک

پہاڑی پر ٹھیری اور کفار نے عزم کیا کہ حملہ کرین اللہ تعالی نے اونہین روک دیا اور حضرت عمر
کی للکار اور بعض اصحاب کی آمادگی سے جھجک کر رہگئے پہر قریش کے دلمین آئے کہ مکی واپس جائین
سال آیندہ اگر سمجھ لینگے حضور نے سعد یا علی رض سے کہا کہ جاکر دیکھو اگر اونٹو نپر سوار ہوں اور گہوڑے
کوتل رہین تو جان لینا کہ مکے جاتے ہین اور گہوڑو نپر سوار ہون تو سمجھنا کہ مدینے پر تاخت و تاراج
کا قصد ہی اور اگر ایسا خیال کیا تو واللہ ہم اون کے پیچھے سے ٹوٹ پڑینگی اور بعض قریش کی رائی
یہی تہی کہ مدینہ لوٹ لین مگر اللہ تعالی نے اونہین خوفناک کر دیا اور سیدھے مکے کی طرف چلے اور
ایسے تیز گویا کوئی پیچھے سے بہگا رہا ہی۔ یہ لڑائی شنبہ کو شروع اور اوسی دن ختم ہوئی اور حضور
اوسدن بہت خستہ ہوگئے تھے اور مغرب کی نماز کے لیے بعض اصحاب پر تکیہ لگاکر مسجد تشریف لیگئے
مگر صبح ہوتی ہی فرمایا اے بلال ہمارا حکم ہمارے جانبازونکو سنادو کہ دشمنون کے تعاقب کے لیے
آمادہ ہوجائین مگر وہ لوگ جو کل کی لڑائی مین حاضر تھے آج بہی ہمراہ جائین اصحاب اگرچہ تہکے
ماندے زخمی تھے مگر حکم سنتے ہی لبیک لبیک گویان حاضر ہوے بعضون کے سات سات آٹھ آٹھ
زخم لگے تھے مگر چلنے کو ویسی ہی تازہ دم اصحاب نے ہتیار لگائے صفین باندہکر کہڑے ہوے آپنے
انکی سرفروشی طلب حق مین خود فراموشی دیکھکر فرمایا اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡ بَنِیۡ سَلَمَۃَ اے اللہ بنی سلمہ پر
رحم کر (ان کے اکثر آدمی زخمون مین لدے تھے)۔ حضرت رافع ایسے زخمی تھے کہ اون کے بہائی اونہین
گھسیٹے لیے جاتے تہوڑی دور چلکر رافع سست ہوگی اور عبداللہ نے پیٹھ پر سوار کر لیا طلحہ نے
نو زخمون کے ساتھ تلوار باندہکر رکاب سعادت کا بوسہ دیا۔ شیر خدا نے نشان اوٹھایا اور یہ زخم
خوردہ زندہ دل شہید رضا اللہ کا لشکر چلا تین منزل تک قریش کا پیچھا کیا کفار موضع روحا مین
باتین کرتے تھے کہ افسوس ہمنے کچھ نکیا نہ کسیکو قید کیا نہ کچھ لوٹا خالی ہاتھ پھرے کہ خبر ملے لشکر اسلام
آپونہچا بے حواس بہاگے حضور نے فرمایا بخدا اے غالب گروہ ہمارے طرف پہرتے تو اللہ تعالے
اونہین نیست و نابود کر دیتا جیسے کل کا دن۔ یہ فتحیاب لشکر موضع حمراء الاسد تک اونکا پیچھا کرکے واپس آیا

وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ
اور بیشک سچا کیا تمسے اللہ نے وعدہ اپنا جب قتل کرتے تھے تم اونہین اللہ کے حکم سے یہانتک کہ جب نامردی کی تمنے اور جھگڑے تم

فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا
کام مین اور نافرمانبرداری کی تمنے بعد اوسکے کہ دکہا دیا تمکو وہ جو چاہتے تھے تم تم مین بعض وہ ہین کہ چاہتے ہین دنیا

وَمِنْكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ
اور تم مین سے وہ ہین کہ چاہتے ہین آخرت پھر پھیر دیا تمکو اونسے تاکہ آزمائے تمکو اور بیشک معاف کیا تمسے

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝
اور اللہ صاحب فضل کا ہے مومنین پہ

ای مسلمانو اللہ تو اپنا وعدہ فتح و مدد کا سچا کر چکا جب حملہ اول مین تم کفار کو بھگاتے اور قتل کرتے تھے اور یہ غلبہ اوسوقت تک برابر رہا کہ تیر اندازون نے جھگڑا کیا اور حکم رسول کے یا حکم سردار کے (عبداللہ بن جبیر) مخالفت کی اور مورچہ چھوڑ کر غنیمت کی طرف پھر پڑے اور کفار موقع خالی دیکھکر پھرے اور تمنے نامردی کی اور بھاگے اور یہ سب خرابیان اور نزاع اور نامردی اور نافرمانبرداری اوسوقت ہوئی جب تمنی اپنے محبوب اور مقصود یعنی فتح اسلام و شکست کفار کو آنکھ سے دیکھ لیا۔ تم مین بعضی وہ بھی ہین جو دنیا کی طرف راغب ہین ورنہ غنیمت کی طرف نظر نکرتے اور اطاعت رسول اور حسن قبول کو غنیمت جانتے اور بعضے وہ ہین جو دین کے خواہان رضای الٰہی کے جویان ہین کہ اس تہلکی مین بھی حضور کا ساتھ نچھوڑا اور اگر متفرق و منتشر بھی ہوگئے تو فورا پھرے اور لڑے مرے حضور پر جان نثار کرتے رہے مثل اون حضرات کے جنکا اوپر ذکر ہوگیا۔ اور اے امت محمدی ہمنی تمہارے یہ لغزش اور غلطی معاف کردی اور اللہ تعالی ایمان والونپر فضل کرنے والا ہے **ف** یعنی اسلام کے حقیت اور پیغمبر کے برکت نے تو تمہین غالب کر دیا اور وعدۂ فتح تمسے وفا کیا گیا تمنے اونہین بھگا دیا قتل کیا پھر تمنے بخلاف حکم رسول و امیر مورچہ چھوڑ دیا مگر اللہ تعالی نے اس خطا کو بھی معاف فرمایا اسلیئے کہ تم سچے ایمان والے ہو اور اللہ کا ایمان والون پر بہت بڑا فضل ہے۔

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ
جب تم چڑھے جاتے تھے اور نہین پھیرتے تھے کسے پر اور رسول بلاتا تھا تمکو تمہارے پیچھے سے پھر پہونچا تمکو

غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝
غم پر غم تاکہ نہ رنجیدہ ہو اوسپر جو گم ہوا تمسے اور نہ اوسپر جو پہونچا تمکو اور اللہ خبردار ہے جو تم کرتے ہو

مظہری جب تم کفار کے مقابلے سے ہٹے اور پہاڑ پر بھاگے جاتے تھے اور کسیکو پھر کے نہین دیکھتے تھے اور پیغمبر خدا تمکو پیچھے سے پکارتے تھے کہ پھرو میری طرف اے اللہ کے بندو بیشک مین رسول اللہ ہون جو پھرے اوسکے لیے جنت ہے اس گناہ کے عوض مین تمپر غم پر غم ٹوٹ پڑا یعنے ایک غم شکست کا تھا دوسرا غم یہ ہوا کہ شیطان نے پکار دیا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ

اور یہ دوسرا غم اسلیے ڈالا کہ تمہارا رنج و ملال جاتا رہی اسطرح کہ جو فتح اور غنیمت تمہارے
ہاتھ سے فوت ہوے اور جو مصیبت یعنی زخم و شکست کہ تمپر طاری ہوئی محبوب مقصود نبی محمود
کے متوحش خبر سننے سے ہی بھول جائینگی اس غم کے سامنے دوسرا غم باقی نرہیگا شکست
وقتل و جرح کا غم تو اسطرح گیا باقی رہا حضور کا غم وہ بہی آن واحد مین رفع ہوجائیگا اسلیے کہ
تم آنکھون سے حضور کو دیکہہ لوگے اور یہ خوشی ایسی ہوگی کہ تمام حزن و خوف دور ہوجائینگے اور
اللہ تمہارے کامون سے خبردار ہی ف چند باتین ثابت ہوئین ۱ مسلمانونکی بہوشیلی و خطاکا
یاد دلانا ۲ پہر عین غضب و انتقام کی حالت مین ترحم کا مضمون ظاہر کیا کہ تمہارا غم ایک عجیب انداز سے
دور کردیا اور بیشک کفار کے آگے سے ہٹ جاتا اور اسطرح کامیاب ہوکر ناکام ہونا ایسا غم نہ تہا کہ
کہ اصحاب کو ایکمدت تک پریشان نکرتا رہتا مگر حضور کی خبر سے تمام غم بھول گئے اور یہ غم ایکدم مین مبدل بسرور ہوا

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ
پہر اوتارے تمپر بعد غم کے امن نیند ڈہانکتے ایک گروہ کو تم مین سے اور ایک گروہ کو
قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ
غم مین ڈالا تہا جانون نے اونکے گمان کرتے تہے ساتہ اللہ کے سوائے سچ کے گمان جاہلیت کا کہتے ہین
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
کیا ہمارے لیے کام سے کچہ کہدیجیے بیشک اختیار کل واسطے اللہ کے ہی چہپاتے ہین جانون مین اپنے وہ جو نہین
يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا
ظاہر کرتے واسطے تیرے کہتے ہین اگر ہوتا ہمارے لیے اختیار سے کچہ نہ مارے جاتے ہم یہان

پہر بعد غم کے بہیجے امن اوتارے یعنے نیند جسنے مسلمانون کے ایک گروہ کو گہیر لیا تہا یعنے اونپر
نیند غالب ہوگئی صحابہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ہم پر دفعتہً نیند غالب ہوگئی اور عین
قتل و جنگ مین بیخبر ہوگئے جس سے وہ غم جو دلو نپر تہے بہول گئے اور ایک نے دوسرے کے
قتل و جرح کو نہ دیکہا اور اپنی شکستہ حالی سے بہی بیخبر ہوگیا قاعدہ ہی کہ سونے سے ماندگی
و رفع کوفت کم ہوجاتا ہی اور دوسرا گروہ منافقین کا تہا و نہین اون کے جانون نے
مصیبت مین ڈالدیا اور اللہ کی طرف سے غلط گمان کرنے لگے بعضے کہتے تہے کہ ہمارا
کیا اختیار رہا (ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجیے کہ سب اختیار اللہ کو ہین۔ یہ منافق
منہ سے تو یہ کہتے ہین اور جو ان کے دلون مین ہی ظاہر نہین کرتے۔ وہ کہتے ہین اگر

ہمارا کچھ اختیار رہتا ہماری رای سنی جاتی تو ہم یعنی ہمارے گروہ کے آدمی یہان کیون مقتول ہوتے
امن وحفظ مین رہتے نہ میدان جنگ مین آتے نہ مارے جاتے ارشاد ہوا کہ آپ اون نافہمون سے

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ
کہدیجیے اگر ہوتے تم گہرون مین اپنی البتہ باہر نکلتے وہ لکہدیا گیا جنپر قتل طرف اپنی قتل گاہ کے

وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نصف
اور بیشک آزمانا اللہ اوسکو جو سینون مین تمہارے ہے اور بیشک خالص کرلینا اوسکو جو تمہارے دلونمین ہے اور اللہ جانتا ہے دلونکی بات

اب ای محمد رسول اللہ صلعم کہدیجیے اگر ہوتے تم گہرونمین اپنے تو بہی وہ لوگ جنکی موت آگئی تہی چار
ناچار اپنے قتل گاہ کی طرف آجاتے اور یہ نکلنا اور قتل گاہ کی طرف آنا اسلیے ہوتا کہ اللہ تعالے
تمہارے نیتین تمہارے اعتقاد کو آزمائے اور مومنین کے دلون مین نور ایمان اور شوق حضور
جسقدر ہے وہ ریب وریا سے خالص کردیا جاے یا منافقین کے قلعی کہل جاے اور اللہ تو دلونکی
باتین جانتا ہے مگر آزمایش وامتحان عادات آلہی اور انتظام شاہنشاہی سے ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ
بیشک جنھون نے منہ پہیرا تم مین سے جسدن ملین دو جماعتین نہین پہسلا یا اونہین مگر شیطان نے بسبب بعض

مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ ع
اوس چیز کے کہ کمائی اور پہر البتہ معاف کیا اللہ نے اونسے بیشک اللہ غفور ہے بردبار

جو بہاگے اور پہرے تم مین سے بوقت مقابلہ لشکر کفار و اسلام کی تو یہ پہسلانا اونکا شیطان کی
طرف سے تہا اور شیطان کے فریب کا غلبہ اونپر بعض اعمال کے سبب سے تہا یعنی حکم خدا اور رسول کی
مخالفت کی امیر کا کہانہ مانا غنیمت کے درپے ہوئے تاہم اللہ تعالی نے اونکی گناہ معاف فرما دیے
ف ۱ معلوم ہوا کہ بعض مسلمان بہاگے تہے اکثر نہین ۲ ایک فعل بد دوسرے
فعل بد کا سبب وعلت ہوجاتا ہے ۳ یہ خطا بالکل عفو کردیگئی اب جو اونہین الزام دے وہ خدا سے لڑے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی
ای ایمان والو نہ ہوجاؤ تم مثل اونکے جو کافر ہوے اور بولے اپنے بہائیونسے جب چلے

الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ
زمین مین یا ہوئے لڑائی والے اگر ہوتے پاس ہمارے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل کیے جاتے تاکہ بنائے اللہ

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝
وسے حسرت دلونمین اونکے اور اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ اوس امر پر کہ کرتے ہو تم نگہبان ہے

اے ایمان والو تم کافرون کی طرح اپنے دینی بھائی اور دوستون سے سفر یا لڑائی مین یہ نکہو کہ اگر ہم یہان ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اور یہ خیال اونکے دل مین اسلیے آتے ہین کہ کفار اور اونکے تابعین کے دلون مین حسرت و افسوس پیدا ہو اور اللہ زندہ کرتا ہی اور مار ڈالتا ہی اور اللہ تمہارے کامون کے حالت سے خبردار ہی ضعیف الایمان یا منافقین جنگ مین کہتے کہ کاشکے ہم میدان مین نہ نکلتے اور نہ لڑتے تاکہ اس قتل سے بچتے ارشاد ہوا کہ تمکو ایسا نچاہیے یہ شعار کافرونکا ہی اور ایسے لغو خیالون سے کفار کو حسرت و اذیت ہوتی ہی اور موت و حیات اللہ کے اختیار مین ہی ف۔ آیت صاف صاف مشابہت کفار سے منع کرتی ہی جن مسلمانون سے ایسی غلطی ہوئی اونکی فہمایش اور تسکین فرمائی جس سے عفو کی امید پائی گئی

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ
اور اگر مارے گئے تم راہ مین اللہ کے یا مر گئے تم ہر آینہ بخشایش اللہ کی طرف اور رحمت بہتر ہی اوس چیز سے جو جمع کرتے ہین

وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ
اور اگر مرے تم یا قتل کیے گئے تم ہر آینہ طرف اللہ کے جمع کیے جاؤ گے

اور اے مسلمانو تم شکستہ خاطر کیون ہو اگر اللہ کی راہ مین مارے جاؤ یا اپنی موت سے مرجاؤ تو اللہ کی بخشش اور عفو گناہ اور رحمت جو شہدا کے لیے ہی اون تمام چیزون سے خیر ہوگی جو تم بحالت حیات کرتے اور مال و عیال جنکی اصلاح مین مصروف رہتے ہو اور اگر گھر مین مرتے یا مارے جاتے تب بھی اللہ ہی کے پاس جمع ہونا پڑتا تو جب یہ موت حیات سے افضل اور ہر حال مین حق سبحانہ تعالی سے سروکار ہی تو حسرت و فرار بیکار ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ
پس رحمت سے اللہ کے نرم ہوا تو واسطے انکے اور اگر ہوتا تو بدخلق سخت دل ہر آینہ منتشر ہو جاتے

حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ
تیرے گرد سے پس معاف کر اونکو اور استغفار کر واسطے اونکے اور مشورہ کر اونسے کامون مین پھر جب ٹھیرا چکا تو

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ
پس بھروسا کر اللہ پر بیشک اللہ دوست رکھتا ہی بھروسا کرنے والونکو

اللہ کی محض رحمت سے آپ مومنین پر شفیق رحیم۔ نرم دل ہین اور کہین آپ تندخو سخت دل بدمزاج ہوتے تو یہ سب بھاگ جاتے آپ کے پاس مجتمع نہوتے اطاعت و ارادت نہوسکتے پس آپ اونکی بھول چوک معاف کرین اور اونکے گناہون کی نسبت استغفار کرین اور مخصوص واقعہ احد کی غلطی خود بھی عفو کرین اور اللہ تعالی سے بھی عفو کی درخواست کرین اور جو کام کرتا ہو اوسمین اونسے مشورہ لیا کرین تاکہ وہ دل شکستہ نہون اور آپ کو اپنی رائے پر غرہ نہو پھر جب بعد غور و شورہ

اور باعث ہین ایسے ہی مراتب تعارف وتعشق وطلب ومحبت اور فیضان نور قدیم اور برکات حضرت
الوہیت مین آپ اصل اور متوسط ہین ورنہ ذرۂ خاک اور کنگرۂ عرش پاک یہ خاک کثیف اور وہ نور لطیف
مگر فیضان رحمت اور جذبات محبوب کے دستگیری کارساز ہو ہر ذرہ ریگ ہوائی کشش اور علو سے
شوق مین گرم پرواز ہی اسیلیے فرمایا کہ اگر آپ ان بیچارون پر مہربان ۔ رحیم ۔ رؤف دستگیر نہوتے
تو وہ کم مایہ مایوس ومحروم آستانۂ حضور اور پرواز طلب سے دور ومہجور رہتے شمع اپنے نور سے رہبری
نکرتے تو غریب پروانے اوس نوربار انجمن تک کیونکر جاسکتے اور آفتاب اپنی جذبات کی کشش ندکہاتا
تو ذرۂ خاکی نژاد کی رسائی قصر دولت اور خلوتخانۂ عزت کے روزن تک ممکن نہ تہی پس لِنْتَ لَهُمْ
سے مراد یہ ہی کہ آپ نے طریق وصول اور صعوبت عشق اور سعی طلب کو اونپر آسان کردیا اپنے ترحم
اور نرم دلی سے حجابات اوٹہائی کرشمۂ لطف اور انوار جمال سے اونکی ہستی کے آثار مٹائے اونہین
خانمان ویرانہ اجنبی خویش وبیگانہ اپنے دہن مین مست ودیوانہ بنا رکہا ہی اور ایسا نہوتا بلکہ آپ اون
سوختہ جانون کے ساتہ اونکا سا معاملہ کرتے جب ذرا آداب حضور مین قصور ہوتا یا مراتب طلب مین
سستی کرتے یا مطالعۂ جمال ومشاہدۂ انوار کی قدرشناسی نہو سکتی اپنی نابود ہستی اور کم مایہ غرض کی
طرف توجہ ہوتے معًا اخذ وگرفت کی جاتے صلاحیت وقابلیت کے بعد عطا ونعمت کا معاملہ ہوتا تو
وہ بیچارے تاب وتحمل کہا نسے لاتے ناچار ہوکر تتر بتر ہو جاتے آپکی عام رحمت اور خاص شفقت نے
ایک وسیع دام کیطرح جو ہر ضعیف وقوی خوبصورت اور بدصورت چڑیا کو کہینچ لاتا ہی ایکدم سے اونکے
خرمن خودی کو وقف برق اور خاک تسابل وپست ہمتی کو برباد کردیا اور یہ تمام ہماری ہی رحمت کا
جلوہ ہمارے جذبات قدیم کا کرشمہ ہو وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ آپ تو رحمت مجسم بنا کر بہیجے
گئے آپ کو پیغام رسانی اور دوسرا انتظام سے کیا غرض تہی محبوب کو خلوتسرا ئے حضور شایان اور
نظارہ بازی نور زیبا تہی کہ یہ ہجوم اغیار ۔ اور وفور مصائب مگر آپ بصورت رحمت انہین آئے ہین
کہ یہ قطرات خشک لب وذرات تیرہ اندرون دریای توحید مین مواج اور آفتاب نور مین چرخ زن
ہون جب آپکی رحمت وشفقت اسدرجہ کی ہی تو ضرور ہی کہ ہمارے عاجز شکستہ حال طالبون کے
قصور اور خود رفتگیو نپر نظر نفرمائین معاف کرین اور ہمارے جناب بے نیاز اور سرکار لاابالی
مین بہی اونکی خطاؤن کی معافی کے سفارش اور اونکے حوصلے سے بڑہے ہوے سوال ودرخواست
سے زیادہ درخواستون کی آمرزش کے خواہان رہین گو یہ ہدایت ہماری ہی طرف سے ہو مگر بتوسط
محبوب وسفارش مقبول اون بیچارون کے سب کام بنجائینگے شیطان خبیث نفس شریر بلکہ حجابات

ہستی موانع وجود وخودی سب کے سب مغلوب وفنا ہوکر بقاء وجود کا تماشا دکھائیگی اور آپ
اونھین اپنا ہمراز بھی بنالین آداب حضور وامور اہم امتحان مین اون سے مشورہ فرمائین گو آپ کی
ذات بتعلیم خاص وفیضان قدیم مستغنی وبی نیاز ہی مگر انکی دلداری اور عزت افزائی اور تعلیم تو نہین
ہونگی اسیلیے حضرات صوفیہ نے فرمایا کہ فیضان روحی اور قرب خاص حضرت آدم سے حضرت شیر خدا
علی مرتضی کی روح شریف کے توسط سے ہوتا آیا اور آپ کے بعد آپ کے صاحبزادون مین یہ مضمون
جاری رہا اور درجہ بدرجہ حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کو یہ منصب عالی
عطا ہوا اور یہ توسط آپ کا قیامت تک رہیگا اور جب آپ کسی دور افتادہ مہجور کو حضور مین لانا چاہین
کسی کی بنای ہستی اور قصر وجود مٹا کر میدان لاہوت کی طرف رہنمائی فرمائین تو ہمارے فضل و
رحمت پر بھروسا کرین ع داد حق را قابلیت شرط نیست ۞ ہم اسیقدر کہ وہ ہم پر بھروسا کرلین کافی سمجھینگے اور
محبوب کر آوردی کو محبوب بنائینگے **شعر** دل وجان فدائی رسول خدا ۞ رسول خدا پر دل وجان فدا

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ
اگر اللہ مدد کرے تمہاری پس نہین غالب کوئی تم پر اور اگر ذلیل کرے تمکو پس کون ہی وہ کہ مدد کرے تمہاری بعد اسکے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○
اور اللہ ہی پر پس چاہیے کہ بھروسا کرین ایمان والے

اگر اللہ تعالی تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہین آسکتا اور اللہ تمہین رسوا اور ذلیل اور مغلوب کرے
تو کسکی مجال ہی جو تمہاری مدد کرے اور ایمان والے تو اللہ ہی پر بھروسا کیا کرتے ہین ف یہ آیت
دلیل ظاہر ہی کہ بے امر الٰہی کچھ نہین ہوتا- تدبیر تقدیر کے تابع اور اوسی کے جمال کا پر تو ہی کیا مجال
جو سر مو خلاف کرسکے **ف** یہ آیت اصل تصوف- رونق ایمان- عزت اسلام- کلید کامیابی ہی
معالم غنیمت بدر سے ایک چادر کم ہوئی تو بعض منافقین نے کہا آنحضرت نے لے لی اللہ تعالی نے نازل فرمایا

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ
اور نہین (زیبا) کسی نبی کو یہ کہ چوری کرے اور جو چرالے آئیگا ساتھ اوسکے کہ چرالے دن قیامت کے پھر پورا پائیگی ہر

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○
جان اوسے کہ کمایا اور وہ نہ ظلم کیے جاینگے

پیغمبر کی شان سے یہ امر نہین ہے کہ غلول کرے اور جو غلول کرے قیامت کے دن جو مال چرایا تھا اوسکے
ساتھ حاضر کیا جایگا ہر شخص کو اوسکے اعمال کا پورا عوض دیا جایگا اور اونپر ظلم نہ کیا جایگا **غلول**
اوس چوری کا نام ہی جو مال غنیمت سے تقسیم کرنیکے پہلے چرالیا جاوے- اور مسئلہ مین ہی کہ امام جسے
تحصیل زکوۃ وغیرہ کا عامل کرے پھر وہ کوئی شے چھپائے تو وہ بھی غلول ہی **مظہری**

ابوہریرہ سے مروی ہو کہ فتح خیبر سے غنیمت مین کچہ مال ملا تہا پہر وادی قری مین مدعم نامی غلام
کے ناگہانی تیر لگا اور جان نکل گئی لوگ کہنے لگے لسے جنت مبارک ہو آپ نے فرمایا کیونکر جنت ملیگی
بخدا جو شملا اسنے بروز خیبر لے لیا تہا آگ کی طرح اسے جلا رہا ہو آدمیون نے جب یہ سنا کوئی ایک تسمہ
لایا کوئی دو (یعنی اشیای حقیر جو اوٹہائی تہی یہ سنکر حاضر کرنے لگے تو آپنے فرمایا ایک یا دو تسمے ہین آگ کے ترغیب
ابوہریرہ سے مروی ہو کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلول کے متعلق بیان کیا کہ
بعضے آدمی آئینگے اونکے گردن پر اونٹ بلبلاتا کسی کی گردن پر گہوڑا ہنہناتا کسی پر بکری کسی پر کوئی
جان کسی پر چاندی سونا کسی پر کوئی اور شے میدان حشر مین آئین گے اور مجہسے کہینگے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فریادرسی کیجیے مین کہونگا میرا کیا اختیار ہو دنیا مین تجہے ہمنے خبر دیدی تہی

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
آیا پس جو دریے ہوا رضا طلبی کا اللہ کے مثل اوسکے ہو کہ پہرا غضب مین اللہ کے اور ہوگا اوسکا ٹہکانا دوزخ اور برا بازگشت

کیا ہوسکتا ہو کہ جو شخص اللہ تعالے کی رضا طلب کرے برائیون سے بچے

هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ
اونکے (متفاوت) یا بہت درجے ہین پاس اللہ کے اور اللہ دیکہنے والا ہو جو کرتے ہین

منکرات سے باز رہے وہ اوس کے برابر ہوجائی جو حق سبحانہ تعالی کی ناخوشی کی کام کرتا ہو نفاق۔
کفر۔ معاصی مین مبتلا رہے (ہرگز ایسا نہین ہوسکتا) اونکے لیے جہنم ہے اور ان کے لیے
مراتب و مدارج اللہ کے پاس ہین اپنے اپنے اعمال اور خلوص نیت کے موافق قرب و
حضور حور و قصور انہین عطا ہوگا اور اللہ اپنے بندون کے کام دیکہتا رہتا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا
اور بیشک احسان کیا اللہ نے ایمان والون پر جبکہ بہیجا اونمین رسول اونکی جنس سے پڑہتا ہے
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ
اون پر آیتین اوسکی اور سکہاتا ہو اونہین کتاب اور حکمت اگرچہ تہے پہلے سے

اللہ کا بہت بڑا احسان ایمان والون پر یہ ہو کہ اونمین ایک عالی قدر پیغمبر بہیجا جو
اللہ کی آیتین اونہین سناتا ہے

لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
گمراہی ظاہر مین

اللہ کی کتاب اور اپنے محکم
اقوال اونہین سکہاتا ہو اوسکے طفیل و تعلیم سے وہ نعمت والی ہوئی اگرچہ اوس رسول
جلیل کی تشریف آوری سے پیشتر یہ ظاہر ظاہر گمراہی مین تہے

[illegible]

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ
کیا جب پونہچی تمکو کوئی مصیبت کہ بیشک پالیا تہا تمنے دونا اوسکا کہا تمنے کہانسے یہ کہدیجیے وہ ہے

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
پاس تمہارے جانونکے ہی بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے

مظہری یہ آیت ہی واقعہ احد مین ہے
کہ جب تمہین اے مومنین کوئی مصیبت
جنگ احد مین پونہچے یعنے شکست وقتل وزخم۔ جسکا دونا تمکو بدرکی لڑائی مین ملگیا تہا جیساکہ
صحیحین مین روایت ہی کہ احد مین ہمارے ستر آدمی کام آئے اور بدر مین ہمنے اون کے
ایکسو چالیس آدمی قتل وقید کیے۔ تو تم کہتے یہ بلا کہانسے آئی باوجودیکہ ہم ایمان والے ہین
ہمسے فتح کے وعدے ہین اوسپر یہ شکست یہ بلا تباہ تیجیے آپ امی حبیب مقبول کہ یہ بلا تمہارے
جانون کی طرفسے ہی تمہارے نزاع اور معصیت کا نتیجہ ہی۔ یا یہ کہ تمنے بدر کے قیدی چھوڑ دیے
اور اونسے فدیہ لے لیا اوسیکے عوض مین یہ تباہی تمپر آئی۔ اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلِيَعْلَمَ
اور جو پونہچا تمکو جسدن ملے دو لشکر پس حکم سے اللہ کے اور تاکہ جان لے مومنین کو اور تاکہ جان لے

الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا
اونہین جو منافق ہوے اور کہا گیا واسطے اونکے لڑو راہ مین اللہ کے یا ہٹادو بولے

لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ
اگر جانتے ہم کوئی لڑائی بیشک ساتہ ہو لیتے تمہارے وہ کفرسے آج قریب تر ہین اونسے واسطے ایمان کے

يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِھِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِھِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ ع
کہتے ہین موہنون سے اپنے جو نہین ہی دلون مین اونکے اور اللہ داناہی جو وہ چہپاتے ہین

جو زخم وقتل وہزیمت تمپر آئے یہ اللہ کے حکم سی تہا اور یہ اسلیے تہاکہ ہم مومنین کا خلوص اور منافقین کا
نفاق جانچین۔ جب بوقت عزم احد منافقین یعنے عبداللہ بن ابی اور اوسکے تابعین سی کہا گیا
کہ آؤ کفار سے لڑین ورنہ یہ ہو تو اپنی کثرت اور دبدبے سے اونکے حملون کو دفع کرین منافق
بولے ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم ساتہ چلتے (یہ کہکر پہر آئے) وہ لوگ کفر
سے زیادہ نزدیک ہین باعتبار ایمان کے اور منہ سے وہ بات کہتے ہین جو اونکے دل مین
نہین اسلیے کہ دلمین تو نفاق تہا اور منہ سے کہا کہ ہم جانتے ہین لڑائی نہو گی لہذا تکلیف
عبث نہین کرتے اور اللہ اون کے اسرار مخفی اور خطرات قلبی کو جانتا ہے

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ
جنہون نے کہا اپنے بہائیون سے اور بیٹھ رہے اگر اصحاب ہمارے اطاعت کرتے نہ مارے جاتے کہدیجیے پس ٹال دو

جنہون نے اپنے بہائیوں سے کہا اور جہاد سے بیٹھ رہے اگر یہ لوگ ہماری بات پر چلتے اور جسطرح ہم رہگئے

اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝
اپنی جانون سے موت اگر ہو تم سچے

یہ بھی رہجاتے تو اس لڑائی مین نہ مارے جاتے لے رسول محبوب آپ اون سے کہدیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی موت کو ٹال دینا جو دوسرون کی جان بچائی اوسے اپنی جان بچا لینا بدرجہ اولی چاہیے یہ کہنے والے منافق تھے۔ اور اون کے بہائیون سے مراد وہ لوگ ہین جو شہید ہوے اور برادری باعتبار نسب یا وطن کے ہی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ۝
اور ہرگز نہ سمجھو تم اونہین جو مارے گئے راہ مین اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہین پاس رب کے اپنے رزق پاتے ہین

جو لوگ اللہ کی راہ مین شہید کیے گئے اونہین مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق بہشتی کہاتے ہین **در منثور** ابن عباس نے کہا حمزہ اور اونکے ساتھی شہدائے احد کی شان مین آیت نازل ہوئی کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مومنین احد مین شہید ہوے اللہ تعالی نے اون کی روح سبز چڑیون کے بدنون مین کردی جو جنت کی نہرون اور میوون سے کہاتے پیتے ہین اور رات کو سونے کی قندیلون مین بسیرا لیتے ہین جو عرش سے معلق ہین جب اونہین یہ ناز و نعیم میسر آئے کہنے لگے کاشکے ہمارے بہائیون کو خبر ملتی کہ اللہ تعالی نے ہمسے کیسا معاملہ کیا ارشاد ہوا ہم یہ خبر پونہچا دینگے۔ تو یہ آیت نازل فرمائی اور جابر سے مروی ہے کہ مجھسے حضور انور نے فرمایا کہ ہم تمکو شکستہ خاطر دیکھتے ہین مینے کہا یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہوا اور بال بچے اور قرض چھوڑا فرمایا کیا مین تمہین وہ بشارت نہ سناؤن کہ جو اللہ نے تمہارے باپ سے کیا مینے عرض کی ہان یا رسول اللہ فرمایا اللہ نے کسی سے کلام نہین کیا مگر پردے کے دوسری طرف سے اور تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اونسے بے پردہ باتین کین اور فرمایا اے میرے بندے مانگ ہم سے ہم دین تمہارے باپ نے کہا اے رب مجھے زندہ کر کہ پھر تیری راہ مین دوبارہ قتل ہون ارشاد ہوا یہ تو ہم کر چکے کہ دنیا مین پھر جانا نہین عرض کی کہ دوسرے مسلمانونکو اس لطف و کرم کی خبر پونہچا دے۔ کہا ابن جریر نے کہ بعض اصحاب نے کہا کاشکے ہمین معلوم ہوتا کہ ہمارے برادران مقتولین کے ساتھ کیا معاملہ ہوا تو یہ آیت اوتری۔ کہا قیس بن مخرمہ نے کہ

شہیدون نے عرض کی اے رب ہمارے کون ہمارا احوال جو تیرے رسول کریم کو مطلع کرے ارشاد ہوا ہم تمہارے پیغامبر ہین پہر جبریل جلیل کو حکم ہوا کہ یہ آیتین لیجاؤ - انس سے روایت ہی کہ اور بہی آیتین اوتری تہین جنمین تہا کہ ہم اللہ سے راضی ہوے اور اللہ ہمسے پہر وہ آیتین منسوخ ہوگئین معالم کہا گیا کہ بدر کے شہیدون کی شان مین نازل ہوا - اور بعضون نے دوسری لڑائی کے شہیدون کے شان مین اسے روایت کیا - بہرکیف آیۂ کریمہ شہدا کی حیات اور اعطای رزق پر دلالت کرتی ہی اور سیقول مین ارشاد لاتقولوا بیان فرمایا لاتحسبن سے یعنے دل مین اونہین مردہ جانو نہ زبان سے کہو قول و اعتقاد ہمارے جان نثارون کے ساتہ باادب رہے

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ
خوشیان کرتے ہین اوسپر جو دیا انہین اللہ نے فضل سے اپنے اور بشارت پاتے ہین اونکے جو نہین ملے اونسے پیچہے اونکے ہین

اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
یہ کہ نہین خوف ہی اونپر اور نہ وہ غمناک ہونگے خوش ہوتے ہین ساتہ نعمت کے اللہ کی طرف سے اور فضل سے اور یہ کہ اللہ

لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
نہین ضایع کرتا ہی مزدوری ایمان والونکی

مظہری یعنی شہید حق سبحانہ تعالے کی جوار رحمت اور جنت کی ناز و نعمت مین خوشیان کرتے ہین جو اللہ نے اپنے فضل سے اونہین عطا کیا اور جو مسلمان اونکے مرتبے کو نہین پونچے یا ہنوز دنیا مین زندہ ہین اون کے طرف سے بہی بشارتین ملتی ہین کہ تمہارے برادران اسلامی پر کوئی خوف اور حزن نہوگا حق سبحانہ تعالے اون کے اعمال یا تمہاری شفاعت سے اونہین بخشدیگا یا ان شہیدون کو خوشخبری سنائی جاتی ہی کہ تمہارے برادران دینے جو دنیا مین ہین اونکی طرف سے تم مطمئن رہو اگر کوئی حق اور مواخذہ اون کا تمپر ہوگا تو اللہ تعالی اونہین راضی کردیگا اور وہ درگزر کردینگے پس تمپر نہ اون کے مطالبے کا خوف نہ اُنکے ماخوذ اور معذب ہونیکا رنج ہی بیغم و خوش عیش رہو - اور اونہین اللہ کے نعمتون اللہ کے فضل کی خوشخبریان ملتی ہین اور یہ کہا جاتا ہی کہ اللہ ایمان والونکا اجر ضایع نہین کرتا تمہین سب عطا فرمایا اور تمہارے برادران پس ماندہ کو بہی بہت کچہ عنایت فرمائیگا **بخاری ومسلم** اَبْوَابُ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ جنت کے دروازے تلوار کے سایے تلے ہین **درمنثور** ایک مردنے حضور سے عرض کی کہ اگر مین اللہ کی راہ مین قتل کیا جاؤن تو مجہے کیا ملیگا ارشاد ہوا کہ جنت پہر جب سائل پہرنے لگا فرمایا اِلَّا الدَّيْن مگر قرض معاف نہوگا اور فرمایا ابہی جبرئیل نے مجہسے یہ کہدیا فرمایا شہید کو قتل کے زخم سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جیسے تمکو چیونٹی کے کاٹنے سے معلوم ہو امام احمد کہتے ہین

کہ مین نے دیکھا قاسم بن عثمان کو کعبہ کا طواف کرتے اور یہی دعا کرتے اے اللہ تو نے حاجت محتاجونکی
پوری کردے اور میری حاجت پوری ہوئی مین نے سبب پوچھا کہا ہم سات آدمی تھے کفار نے
ہمین گھیر لیا اور گرفتار ہوگئے تو دشمن نے چاہا کہ ہماری گردنین ماردین مین نے آسمان کی طرف
دیکھا کہ سات دروازے کھلے ہین ہر دروازے پر ایک حور ہی پھر ایک آدمی کی گردن ماری گئی مینے
دیکھا کہ حور زمین کی طرف اوتری اوسکے ہاتھ مین رومال تھا اسیطرح چھ آدمیونکا معاملہ گزرا اب
ایک دروازہ اور ایک حور رہگئی اور مین باقی تھا کہ ناگاہ بعضون نے میری سفارش کی اور وہ
کرشمۂ قدرت آنکھون سے چھپ گیا اور وہ حور کہتی تہی کسنے روک رکھا تجھے اے محروم **ف** سلہ
معلوم ہوا کہ شہدا کی شفاعت مقبول ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا اَلشَّہِیْدُ یَشْفَعُ فِیْ سَبْعِیْنَ
مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ شہید ستر آدمی اپنے گھروالونسے بخشوالیگا - اور وارد ہوا کہ بعد شفاعت انبیا علما
وشہدا شفاعت کرینگے سلہ مسائل غسل وکفن ونماز احادیث سی منقول ہین اس آیت سے ظاہر نہین ہوتی

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا
جنہون نے حکم مانا واسطے اللہ اور رسول کے بعد اوسکے کہ پونچا اونکو زخم واسطے اونکے کہ نیکی کی

مِنْہُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ
اونمین سے اور ڈرے عوض بڑا ہے

یہ آیت متعلق ہی غزوہ حمراء الاسد سے متعلق ہی جنگ احد سی جب
حضور واپس آئے اوس خزرج کے انصار جان نثار نے اپنے
اپنے دروازونپر رات بسر کی کہ ایسا نہو قریش پھر پڑین صبح ہوتے ہی حضور کی حکم سے بلال نے اسلام
شیر مردن کو للکارا انصار جان نثار کو پکارا اور اصحاب زخمون مین لدے ہوئے ہمرکاب ہوئے اور تین
منزل برابر تعاقب کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اللہ تعالے نے فرمایا جن خالص مسلمانون نے اللہ
اور رسول کی اطاعت کی اور بوقت طلب باوجود زخم وخستگی کے کمر باندہکر ہمراہ رکاب ہوئے
اور جنہون نے اچھی کام کیے اور تقوی کرتے رہے ان سب کو بہت بڑا اجر عطا ہوگا

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَہُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا
وہ لوگ کہ کہا اون سے آدمیون نے کہ بیشک آدمی مجتمع ہوئے واسطے تمہارے پس ڈرو تم اونسے پس بڑھایا اونکا ایمان

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
اور بولے کافی ہی ہمین اللہ اور کیا اچھا وکیل ہی

ارباب سیر فرماتے ہین کہ جنگ احد مین ابوسفیان نے
کہا تہا کہ سال آئندہ پھر لڑائی ہوگی مگر گرانی اور بے سامانی سی
وقت پر مسلمان نکر سکے تو ابونعیم کو بوعدہ انعام مدینۂ منورہ بھیجا کہ قریش کی لشکر کشی اور قوت کی
خبر مشہور کرے شاید مسلمان ڈر کر میعاد گاہ پر نہ آئین اور وعدہ خلافی کا الزام قریش پر عاید ہو

نعیم نے جب یہ افواہ مشہور کیے ابوبکرؓ اور عمرؓ حضورؐ میں آئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ نے ہم سے جو وعدہ کیا
ہی اوس سے تخلف نہ کیا جاوے دوسرے مسلمان بھی قوی دل تھے چنانچہ لشکر اسلام اپنے وقت پر
بدر صغریٰ میں آیا اور اہل مکہ کو جرأت نہ پڑی یہ میدان بھی مسلمانوں کے ہاتھ رہا حق سبحانہ تعالیٰ
نے انکی مدح فرمائی کہ جب ہمارے ایمان والے ڈرائے گئے تو اونکا ایمان بڑھ گیا اور اللہ پر بھروسا
کیا کلمہ (ناس) اول سے مراد نعیم اور دوم سے لشکر قریش ہے ابن کثیر جب حضرت ابراہیمؑ آگ میں
ڈالے گئے تو آخر کلام آپکا حسبنا اللہ ونعم الوکیل تھا۔ اور ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے کہا جب تم
کسی اہم کام میں پھنس جاؤ تو حسبنا الخ پڑھو۔ ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے اور ام المومنین
زینب سے گفتگو ہوئی زینب نے کہا تم سبکا نکاح تمہارے اولیا نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے
آسمان پر کیا جیسا کہ قرآن میں ہے عائشہ نے کہا اللہ نے میری برأت میں قرآن نازل فرمایا۔ پہر
زینب نے تسلیم کرکے فرمایا جب تم صفوان کے اونٹ پر سوار ہوئیں تہیں تو کیا کہا تہا عائشہ نے
کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہہ لیا تہا زینب نے کہا تمنے ایمان والون کا قول کہا جسکے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ ہمارے فضل و نعمت میں واپس آئے ف یہ کلمہ ہر مصیبت اور اہم میں پڑہنا موجب برکت و توفیق و حفظ الٰہی ہے

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ
پہر واپس آئے اللہ کی نعمت اور فضل سے نہ چہوگئی اونہیں برائی اور دہی رضا سے اللہ کی

یعنے یہ لشکر جو بدر صغریٰ پر گیا تہا واپس اور اللہ کے رضا	وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اور اللہ صاحب فضل بزرگ ہے	بے لڑے بھڑے مظفر و منصور و ثواب جہاد حاصل پایا

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
کچھ نہیں مگر شیطان ڈراتا ہے دوستوں سے اپنے پس نہ ڈرو تم اونسے اور ڈرو مجھسے اگر ہو تم ایمان والے

یہ ڈرانے والی شیطان ہیں کہ اپنے لشکر اور اپنے ذریات سے تمکو ڈراتے ہیں یا اونہیں کو ڈراتے ہیں جو انکے
تابع ہیں تو ہم ل مسلمانوں پر انکا فریب نہیں چل سکتا تو اے مسلمانو اونسے نہ ڈرو اونکی بات نہ سنو اللہ تعالیٰ سے
ڈرتے رہو شان ایمان یہی ہے ف ۔ کید شیطانی ضعیف الایمان مسلمانوں پر چلا کرتی ہے کہ شیطان انسے ڈرنا یعنے
اوسکے فریب خدا پرستی میں یہ یہ مصائب پیش آئینگے ۔ مان لینا شان اہل ایمان نہیں ہے ایمان یہی ہے کہ اللہ سے ڈرتا رہے
مصائب دنیاوی اور تکلیف جسمانی فریب شیطانی سمجھکر خیال میں نہ لائے اللہ کے غضب اللہ کے عذاب کو یاد کرے

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ
اور نہ غمگین کریں آپ کو جو جلدی کرتے ہیں کفر میں بیشک وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ چاہتا ہے اللہ کہ نہ ٹہرائے

لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
واسطے اونکے کوئی حصہ آخرت مین اور واسطے اونکے عذاب بڑا ہے جنہون خریدا کفر کو ایمان سے

لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
نہ بگاڑ سکینگے اللہ کا کچھ اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہے

جو لوگ کفر مین بڑہتے جاتے ہین معالم قریش یا منافق مراد ہین آپ اون کے افعال اور اقوال سے ملول ومحزون نہون انہون نے حبیب پاک وہ ہمارا اور ہمارے اسلام کا کچھ بگاڑ نسکین گے صرف یہ ہے کہ اللہ نہین چاہتا کہ آخرت مین اونہین کچھ فائدہ ہو بلکہ بہت بڑے عذاب مین گرفتار ہون یعنے انکا کفر انکی عداوت انہین کو ہلاک کرے گی اللہ کا کیا نقصان ہے جو اللہ کا رسول مغموم ہو **مظہری**
جو لوگ کفر کو ایمان بیچکر خریدنے والے اہل کتاب جو اولاً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدیق کرتے تھے اور جب آپ مبعوث ہوئے حسد وبغض سے انکار کیا گویا ایمان بیچکر کفر خریدا وہ بھی اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکین گے اور دردناک عذاب مین گرفتار ہونگے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا
اور نہ سمجھین جو کافر ہوئے نہین مہلت دیتے ہم انکو مگر بہتری ہو انکی جانونکی نہین مہلت دیتے ہم انکو مگر اسلیے کہ بڑہ جاوین

إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝
گناہ مین اور واسطے انکے عذاب خواری کا ہے

اور کفار کو دنیا مین جو مہلت دی گئی ہے اون کے حق مین بہتر نہین بلکہ مہلت اسلیے ہے کہ وہ خوب گناہ کرین اور معذرت وترحم کا موقع بھی نہ رہے **مظہری** آنحضرت سے سوال کیا گیا کون آدمی اچھا ہے فرمایا جسکی عمر طویل اور عمل نیک ہون پھر کہا گیا برا کون ہے فرمایا جسکی عمر طویل اور عمل قبیح ہون

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ
نہین اللہ کہ چھوڑ دے ایمان والون کو اوس حالت پر کہ تم ہو اوسپر یہانتک کہ جدا کردے نجس کو پاک سے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ
اور نہین اللہ کہ آگاہ کردے تمکو غیب پر لیکن اللہ مقبول کرتا ہے اپنے پیغمبرونمین جسے چاہے

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝
پس ایمان لاؤ اللہ پر اور پیغمبرون پر اوسکے اور اگر ایمان لاؤ اور ڈرو پس واسطے تمہارے مزدوری بڑی ہے

اللہ تعالیٰ ایمان والون کو اس موجودہ حالت پر نچھوڑ دے گا بلکہ خبیث یعنی منافقین کو طیب یعنی مخلصین سے جدا کردیگا ف مومنین ومنافق ملے جلے رہتے اور بسبب ظاہر ایکے ساتھ برابر معاملہ ہوتا حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امتحان ہونگے اور منافق اور مخالف

جدا جدا کر دیے جائینگے **معالم** قریش نے کہا یا رسول اللہ آپ زعم کرتے ہین کہ آپ کے تابعین
جنت مین جائینگے اور جو آپ سے منکر ہین وہ جہنمی ہین تو آپ یہ بھی بتادین کہ کون آپ پر ایمان
لائیگا اور کون نہ لائیگا اللہ تعالے نے نازل فرمایا۔ کہ اللہ تعالی تمھین غیب کی بات پر خبردار
نہین کریگا ہان اپنے پیغمبرون سے جسے چاہے بعض اسرار غیب و راز مخفی بتادیے تمھین چاہیے
کہ اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لائے اور پرہیزگار ہو گئے تو تمھارے لیے
اجر عظیم ہے **معالم** سدی نے کہا کہ آپنے فرمایا جسطرح حضرت آدم کو اون کے ذریات دکھا دیے گئے تھے
مجھپر میری امت پیش کی گئی تو مین نے ہر مومن و منکر کو پہچان لیا۔ منافقین نے جب یہ سنا
طعن سے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین کہ مین مومن و منکر کو پہچانتا ہون حالانکہ
ہم اون کے ساتھ ہین اور ہمین نہین پہچانتے جب یہ خبر حضور اقدس کو ملی آپ کھڑے ہوے اور
خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثنا فرمایا کہ بعضون نے میرے علم پر طعنہ کیا ہی وہ راب سے قیامت تک جو
ہونے والا ہی مجھسے پوچھین اور جواب لین عبداللہ بن حذافہ نے کہا میرا باپ کون ہی یا رسول اللہ
فرمایا حذافہ حضرت عمر جوش و جلال دیکھکر عرض کرنے لگے رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِکَ نَبِیًّا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ ہم راضی ہوے کہ
رب ہمارا اللہ ہی اور اسلام ہمارا دین ہی اور قرآن ہمارا پیشوا ہی اور آپ ہمارے پیغمبر ہین پس
معاف کیجیے ہماری گستاخی و بے ادب ناشناسی اللہ تعالی آپسے معاف فرمای ان کلمات
سے محرم راز خادم جان باز شیخ الصدوق عمر فاروق نے غضب کو فرو کرایا تو ارشاد ہوا
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ هَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ اے لوگو کیا تم سوے ادبی حضرت نبوت سے
باز آؤگے کیا تم ایذاے رسول اللہ سے باز آؤگے پھر منبر سے اوترے **ف** ١ معلوم ہوا کہ مسلمان
کے لیے امتحان سے مفر نہین آسان ہو یا سخت جیسا کہ جابجا تاکید ارشاد ہوتا ہے ٢
علم غیب یعنی وہ امور جو بدو ن کسی ذریعے کے معلوم کیے جائین یا وہ اسرار جو ہمارے
عقول اور نظر سے چھپا دیے گئے ہین کوئی نہین جانتا ہے البتہ اللہ تعالی اپنے جس پیغمبر کو
چاہے بتادے پس پیغمبر کے تصریح قرآن سے ہی اور اولیاء اللہ کی نسبت ویسی تعلیم تجارب
مسلمہ اور روایات مقبولہ سے معلوم و منقول ہوتا ہر نبی کو امر غیب کی اطلاع ضرور نہین
اسلیے کہ فرمایا (من رسلہ) یعنی پیغمبرونسے (من یشاء) وہ جنہین اللہ چاہی بلکہ یہ شبہہ ہوسکتا ہی کہ پیغمبر کو علم غیب ہو لیکن لام
عہدی مانا جایگا یعنے خاص کوئی بات غیب کے اسلیے کہ جابجا نفی فرمائی ہے کہ غیب کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور ما علمو صحیح یہی ہے کہ جنہین

وبالفرض اگر کل غیب بھی تسلیم کر لیا جائے تو کوئی حرج نہین اسلیے کہ غیب وہ ہی جو بے ذریعہ اور
تعلیم معلوم ہو حبیب اللہ کی تعلیم ہوگئی تو اوسکے حق مین غیب نہ رہا ۔ مسلمانونکو مسائل غیب اور
امور متشابہہ مین بحث اور غور نچاہیے جیسا کہ ارشاد ہوا کہ تم ایمان لاؤ غور و فکر کی ضرورت نہین

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ
اور نہ سمجھین جو بخل کرتے ہین اوسمین کہ دیا اونکو اللہ نے فضل سے اپنے کہ وہ بخل اچھا ہی حق مین اونکے بلکہ بخل

جو لوگ اللہ کے دیے مال مین بخل کرتے ہین
شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
برا ہی حق مین اونکے طوق پہنائے جاینگے اوسکا کہ بخل کیا ساتھ اوسکے دن قیامت کے
یہ سمجھین کہ یہ

بخل اون کے حق مین خیر ہی بلکہ شر ہے اور قیامت مین جو مال جمع کیا تھا وہ طوق بنا کر اونکی
گردنون مین پہنایا جایگا ابن ماجہ کہا ابن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَا مِنْ اَحَدٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖٓ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ حَتّٰى يُطَوَّقَ عُنُقَهٗ
کوئی زکوۃ نہ دینے والا نہین مگر قیامت مین اوسکا مال گنجا اژدہا بنیگا اور اوسکی گردنمین طوق کیطرح
پہنایا جایگا بعد ازان آپنے یہ آیت پڑھی لا یحسبن الخ اور ایک روایت مین ہی کہ مالک مال
اس اژدہی سے بھاگیگا اور وہ اژدہا سامنے آئیگا یہ شخص کہیگا تجھے مجھسے کیا واسطہ ہوا اژدہا بولیگا
مین تیرا خزانہ ہون تو یہ اوسے ہاتھ سے روکیگا اور وہ اژدہا اوسکے گلے پڑیگا مسلم ابوذر سے
روایت ہی کہ مین ایک دن حضور مین آیا آپ کعبے کے سائے مین رونق افروز تھے مجھے دیکھکر
فرمایا هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وہی لوگ نقصان پانے والے ہین قسم ہے رب کعبہ کی
مین بیٹھ گیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے مان باپ فدا ہون یہ
کون لوگ ہین ارشاد ہوا هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وہ بڑے
مالدار ہین مگر جو خرچ کرے یون اور یون اور یون سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائین یعنی
ہر حال اور ہر وقت دیتا ہی رہے وہ خسارے مین نہین ۔ مگر ایسے لوگ کم ہین ۔ پھر فرمایا
کوئی اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا نہین کہ جسنے زکوۃ اوسکی نہ دی ہو مگر قیامت
مین وہ جانور اپنے اصلی جسم سے جسیم اور موٹا زیادہ ہو کر آئیگا اور اپنے سینگونسے ماریگا
اور کھرون سے روندیگا جب ایک روند چکیگا دوسرا آئیگا اسیطرح بخیل اللہ کی حق تلفی کی
سزا پاتا رہیگا ۔ اور ابوہریرہ سے مروی ہی فرمایا مَا مِنْ صَاحِبِ فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ

مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ نہین کوئی مالک چاندیکا کہ اوسکا حق ادا نکیا ہو مگر جب قیامت مین اوسکے لیے آگ کی تختیان بنائی جائینگے جس سے اونکے پہلو اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائینگی اور جب یہ تختی ٹھنڈی ہو جائیگی پہر گرم کیجائیگی ایسا ہی ہوا کریگا تمام دن جو ہزار برس کا ہی یہان تک کہ فیصلہ ہو جائیگا بندونکا پہر اپنی راہ دیکھے جنت ہو یا دوزخ - یعنی یہ سزا تو ل جایگی حساب کتاب اور دوسرے اعمال اسکے بعد ہین **معالم** ابن عباس نے کہا آیت علمای یہود کی شان مین ہی جو بیان فضل رسول اللہ و اظہار تصدیق اسلام مین بخل کرتے تھے **بخل** سے مراد زکوۃ نہ دینا **خیر** یعنے برکت - اعزاز مقبولیت خلق - کثرت مال حسن مآل - اور **شر** باعتبار عذاب - یا نفرت خلق - وخواری - وناکسی و ہلاک مال وغیرہ جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ سخی کا مال زائد اور بخیل کا مال تباہ ہو جاتا ہی - اور اگر مطلق بخل مراد لیا جاے تب بہی مذموم و مردود ہی **ترغیب** فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ای اللہ مین تجہسی پناہ مانگتا ہون بخیل ہونے سے - اور فرمایا ہوتے ہوی نہ دینا بخل ہی **ترمذی** لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيْلٌ - جنت مین نجائیگا مکار - احسان جتانیوالا بخیل

اور زمین و آسمان سب اللہ ہی کا ہے	وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور اللہ کو ہی میراث آسمانون اور زمینون کی اور اللہ جو تم کرتے ہو جانتا ہے	پہر بخل سے

حاصل اور اللہ تمہارے فعلون سے مطلع ہی نہ سخی کا ثواب ضایع ہوگا نہ بخیل کی جان بچیگی **ابن جریر** ابوبکر صدیق یہود کی ایک مجمع پر گزرے جو فنحاص اور اشیع کے گرد جمع تھے یہ دو نو یہود کے علماسے تہی حضرت صدیق نے کہا اے فنحاص اللہ سے ڈر اور مسلمان ہو جا بیشک تو جانتا ہی کہ محمد رسول اللہ ہین فنحاص بولا اے ابوبکر مجہے تمہارے اللہ سے کوئی حاجت نہین اسلیے کہ وہ فقیر ہے تمہارے قرآن مین من ذا الذی یقرض اللہ موجود ہی پس ہم غنی ہین اور اللہ فقیر دوسرون کو سود سے منع کیا اور خود دو گنا چوگنا دینے کا وعدہ کیا - حضرت ابوبکر غضبناک ہو گئے اور ایک طمانچہ غضب مارا اور کہا بخدا اگر باہم معاہدہ نہوتا تو اے عدو اللہ تیری گردن مار دیتا فنحاص حضور کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ دیکہیے آپکے یار نے میرے ساتہ کیا کیا حضور نے فرمایا ای یار غار یہ کیا معاملہ ہی عرض کی حضور اسنے اللہ کی گستاخی کی مجہے اللہ کے لیے غصہ آیا کہتا ہی کہ اللہ فقیر ہے ہم غنی ہین فنحاص مکر گیا اللہ نے اسمین صدیق کی تصدیق فرمائی

وقف لازم

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا
بیشک سن لیا اللہ نے کہنا اونکا جنہوں نے کہا بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں لکھ لینگے ہم جو کہا

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ
اور قتل کرنا اونکا پیغمبروں کو ناحق اور کہینگے ہم چکھو عذاب جلن کا یہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
اوس شرارت کا نتیجہ کہ آگے بھیجا تمہارے ہاتھوں نے اور بیشک اللہ نہیں ظالم بندوں پر

یعنے اللہ تعالےٰ نے کلمات سن لئے کہ ان کے گستاخ کہتے ہیں اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں ہم انکی یہ بیہودہ گوئی لکھ لینگے یعنے ہمارے فرشتے لکھیں گے اور صرف یہی نہیں ان کے اگلے گناہ بھی کہ پیغمبروں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے اور قیامت میں ہمارے فرشتے انسے کہینگے کہ اب جلن کا عذاب چکھو اور یہ تمہارے فعلوں کی سزا ہے اللہ تعالی تو بندوں پر ظلم نہیں کرتا ظلام صیغہ مبالغہ بڑا ظلم کرنے والا مگر یہاں مراد ظلم ہے یا یہ کہ اللہ تعالی کی تمام صفتیں کامل ہوتی ہیں اگر بالفرض صفت ظلم اوسمیں ہوتی تو کامل ہوتی سو اور یہ وہم کہ اللہ پر جزا و سزا واجب ہے غلط ہے اسلیے کہ یہ کلام تمہارے سمجھانے کے لیے ارشاد ہوا ورنہ اللہ تعالی جو چاہے کرے ظلم نہیں ہوسکتا اسلیے وہ سب اوسکی مخلوق و مملوک ہیں

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ
جنہوں نے کہا کہ اللہ نے عہد لیا ہے ہم سے کہ نہ ایمان لائیں ہم واسطے کسی پیغمبر کے یہانتک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی کہ کھا جاوے اوسکو آگ

قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
کہدے تحقیق البتہ لائے تمہارے پاس رسول مجھسے پہلے معجزے اور وہ جو کہتے ہو تم پہر کیوں قتل کیا تمنے اونہیں اگر سچے تھے تم

مظہری قربان وہ چیز جسکے ذریعے سے تقرب اور ثواب مقصود ہو مال ہو یا کوئی نیک کام پہر اوس ذبیحہ کا نام ہوگیا جو اللہ کے لیے ذبح کیا جائے اور بنی اسرائیل پر ایسے کہ ماسنے اور مال غنیمت حلال نہ تھے بلکہ ایک آگ آسمان سے آتی اوسمیں دھواں نہوتا اور نرم آواز ہوتے اس ذبیحہ یا مال کو جلا دیتے یہ نشان قبول تھا اور اگر نذر قبول نہوتی تو آگ نہ جلاتی۔ کہا سدی نے کہ بنی اسرائیل کو حکم الٰہی یوں تھا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور دعوی کرے کہ میں پیغمبر ہوں تو اوس سے یہ معجزہ طلب کرو یعنے اوسکی نذر کو آسمانی آگ جلادے مگر حضرت مسیح اور محمد رسول اللہ پر ایمان بدون اس معجزے کے لانا اور قربان اونکے معجزے سے نہیں ہو معالم اکابر یہود کہتے کہ ہمسے اللہ تعالی نے وعدہ لے لیا ہے کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ کے قربان کو آگ نہ جلادے۔ تو محمد رسول اللہ اگر سچے پیغمبر ہیں یہ معجزہ دکہائیں۔ گو حضرت کو حق تہا کہ اس سوال کو رد

کردیتی کہ ہماری نسبت یہ عہد نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ عہد نہیں کیا اور اگر ہو کہ اسے رسول مقبول آپ ان سے کہدیجیے کہ تم سے پہلے بہت پیغمبر آئے اور معجزات ظاہر کئے اور یہ معجزہ قربانی بھی لائے پھر تم نے انہیں کیون شہید کیا اگر اسی معجزے پر تمہارا دارمدار تھا تو تم انپر ایمان لاتے ف معلوم ہوا کہ تم پہلے ... ہمارے حضور کی برکت سے ایسی نذرون کا کھانا ... حلال ہو گیا ... جس سے بھی نوش جان کرین صدقات و نذور بھی غربا و محتاج ... اس لیے فرمایا اُحِلَّت لَکُمُ الغَنائم ... مال غنیمت حلال کیا گیا

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝

پھر اگر جھٹلائین تجھکو تو جھٹلائے گئے ہین پیغمبر جو آپ سے پہلے تھے لائے تھے معجزے اور صحائف اور کتاب روشن

اے حبیب ہمارے اگر ان دلائل کے بعد بھی آپکو جھٹلاتے ہین تو آپ سے پہلے بھی بہت پیغمبرونکو جھٹلا چکے ہین جو معجزے لائے اور صحیفے یعنی مختصر احکام اور کتاب یعنی مفصل احکام مثل توریت و انجیل کے لائے جو نور ایمان سے منور اور دلونکے صیقل زنگ گناہ کے دور کرنے والے تہے ... ضلالت سے چھڑانے والی تہی ف یہ آپکی تسکین کے لیے فرمایا کہ آپ ایسے لغویات سے مغموم و ملول نہون یہ تو ہمیشہ سے ایسا ہی کرتی آئی ہین

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

ہرجان چکھنے والی ہے موت کی اور سوا اسکے نہین پوری دیجاوینگی اجرتین اپنی دن قیامت مین پس جو سرکا آگ سے

وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝

اور داخل کیا گیا جنت مین بیشک پہنچ گیا اور نہین زندگی دنیا کی مگر متاع فریب کے

ہر ذی روح موت کا مزا چکھیگا اور ہر ذرہ برابر اپنی نیکی ہون یا بد قیامت مین پائیگا جیسا کہ خود فرمایا ہے ذرہ برابر نیکی یا بدی کی ہو اوسے پالیگا تو جو شخص قیامت مین آگ سے سرک گیا یعنی بچ گیا اور جنت مین داخل ہوا تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور دنیا کی زندگی تو فریب اور دھوکے کا سرمایہ ہے ف دنیا اور اوسکی راحت ہیچ اور دوزخ سے نجات اور جنت کا ملنا بہت بڑی دولت ہے

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۞ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ

البتہ آزمائے جاؤ گے تم اپنے مالون مین اور جانون مین اور تم سنو گے اونسے جو کتاب دی گئی تمسے پہلے

وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

اور اونسے جو مشرک ہوئے ایذا بہت اور اگر تم صبر کرو اور ڈرو پس بیشک یہ ہمت کے کام مین

البتہ ہم مال و جان سے تمکو آزمائینگے اور پھر آئیندہ تم سنوگے اہل کتاب اور مشرکین سے وہ باتین

جیسے اذیت پونچی اور دل دکھے اور اگر اِن تمام مصیبتوں مین صابر اور ثابت رہوگے اور تقوی
کروگے تو یہ عالی ہمتی کے کام ہین ف۔ آیت چند امور ہین ۱ ہر مسلمان کو امتحان اور مصائب کے
لیے آمادہ رہنا چاہیے ۲ صبر اور تقوی عالی ہمتی اور ثابت قدمی ہی ۳ کفار کی ایذا رسانی پر صبر
کے یہ معنی ہین کہ نہ مجبور ہوکر اپنی استقامت چھوڑدی نہ زیادہ تعصب مین حد شرعی سے تجاوز
کرے اور یہ وہم بیجا ہی کہ کفار سے انتقام اور عوض مین صبر کرے توہین دین وتحقیر خدا و رسول
دیکھا کرے اسلیے کہ کعب بن اشرف یہودی حضور کے اشارے سے مارا گیا اور عصما ء اور
ابو عفک کی قتل پر آپنے خوشنودی ظاہر فرمائی اور یہ سب حضور کے بدخواہ وبدگو تھے اور حضرت
ابوبکر نے فنحاص کو مارا بلکہ آپ نے عزم کیا تھا کہ تلوار سے سر اوڑا دین مگر وصیت رسول
یاد آئے اور صبر کیا الحاصل حد شرعی سے تجاوز نہو نفس کے غصہ کی رضا طلبی اللہ کیواسطے کفار سے
انتقام لینا صبر وتقوی کے خلاف نہین ۴ اور اگر خلاف یا بحکم تعصب جاہلانہ دست اندازی کی تو معاف نہین

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ
اور جب لیا اللہ نے وعدہ اونکا جنکو دی گئی کتاب کہ البتہ بیان کروگے تم اوسکو آدمیونسے اور نہ چھپاؤگے
فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ○
پھر پھینکدیا اوسے پیٹھ پیچھے اپنے اور خریدا ساتھ اوسکے ثمن قلیل پس برا ہے جو خریدتے ہین

یہود و نصارا اگر آج اسلام کی تکذیب و قرآن کے انکار پر آمادہ ہین مگر وہ واقعہ یاد کرین جب
ہمنے اونسے مضبوط اقرار لے لیا تھا کہ احکام الٰہی و اخبار پیغمبر آخر الزمان آدمیون سے بیان
کرین اور امر حق مخفی نکرین بعد معاہدے کے وہ لوگ پھر گئے اور اقرار کو پس پشت پھینکدیا یعنی اوسکی
پابند نہوی اور دنیا کی عزت اور نفس کی خوشنودی جو حقیقت مین قلیل۔ ذلیل۔ کم قدر۔ فانی ہی اختیار کی
مگر یہ سودا انکا برا اور ضرر رسان ہی ۔ علم دین کا اخفا اور اخبار شرعی کا چھپانا آیت سے ممنوع نکلا

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا
مت سمجھ تو اونہین جو خوش ہوتے ہین اوسپر جو کیا اور پسند کرتے ہین کہ تعریف کیے جائین اوس کام پر جو نہین کیا

وہ بے لیے تعریف آپ ہرگز عذاب سے	فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس نہ سمجھ تو اونکو بچنے والا عذاب سے اور اونکو ہے دکھ کی مار	جو لیئے کیے پر خوش اسید وار ہین کہ تعریف ہو

محفوظ و مصئون خیال نکرین ۔ مسلم ۔ بعض منافقین ایسے تھے جب آپ جہاد پر جاتے بیٹھ رہتے
اور اسپر خوش ہوتے اور جب آپ واپس تشریف لاتے تو عذر کرکے چاہتے کہ ہماری تعریف

لہ لَتُبَيِّنُنَّ بنون تاکید نفی حاضر معروف ہی مفعول اول الذین اور مفعول ثانی بمفازۃ ۔۔۔ عہ مفازۃ جای کامیابی اور بیان ۔۔۔ کی جای ۔۔۔ عذاب سے بچنے کی

جائز ہوتی ہی۔ اور اس اعتبار سے کہ منتظر نماز نماز ہی مین ہی پابند نماز کو دائمی ذاکر کہنا بیجا نہین **مظہری** (فکر) غور اور نظر سے کام لینا۔ یا بعض معلوم امور کی ترتیب سے نامعلوم امر جان لینا اللہ کے مصنوعات دیکھکر اسکی ذات کا یقین قدرت کاملہ کا ایمان فکر ہے اور اوسکے بنائے ہوئے اشیا کو بیسود و عبث نہ جاننا حکمت ہی **ف** یہ آیۂ شریف خزانۂ اسرار معرفت اور علوم حقیقت ہی نہ مقام اسکا متحمل نہ تاب ہیچمدان اسکے قابل۔ ہان بامید حصول برکت کچھ بیان ہوتا ہی **اول** ذکر کے چار درجے ہین ۱ ذکر لسانی زبان سے اللہ اللہ کئے جانا سمجھے یا نہ سمجھے ۲ ذکر فعلی ایسے کام جو سہو اور فراموشکاری سے روکین جیسے نماز اگر بطور سنت پڑھی جاے خطرات کم یا زائل خودبخود ہوتی ہی۔ یا افعال حج ہیبت اللہ کی یاد دلانیوالی ہین ۳ ذکر قلبی جسے حضرات صوفیہ پاس انفاس کے ذریعے سے قوی کرتے ہین ۴ ملکہ یعنے بلاتکلف و قصد ذکر قائم رہے نہ سہو ممکن ہو نہ تکلف معین۔ لیکن آیت کے لطائف سے دوام ثابت ہین ۱ دوام یعنے ہر حال مین ذکر ۲ ذکر کی ہیئت یعنے اوٹھتے بیٹھتے لیٹتے پس ایسا ذکر جو کبھی فراموش نہو ملکہ ہی اور ایسا ذکر جو درجۂ عموم کو پہنچ جاوے یعنے کوئی عضو محروم نرہے یہ ہی کہ زبان سے ذکر کیجاوے اور کان لگے رہین آنکھین تمام صورتون اور رنگون سے چشم پوشی کرکے صرف حضرت مذکور کے تصور مین نورانی ہون روح کا تعشق اور قلب کا تعلق اسقدر قوی ہو کہ ہر رگ و ریشہ اسے تلذذ کی طرف متوجہ ہوجاوے اور یہ اعلی مرتبہ ذکر کا ہی اور صرف زبانی ذکر دائم نہین ہوسکتا کبھی عوارض جسمانی مثل کلام و خواب و غفلت کے مانع ہوتے ہین اور کبھی کیفیت حضور ادب قرب خاموش کردیتا ہی **تاکب** حضور مین پھر یاد کا ذکر کیا ؛ تصور کی موجود مین فکر کیا ؛ **دوم** فکر اسمین کبھی مصنوع سے صانع کی طرف رہنمائی ہوتی ہی تاکہ اوسکی عظمت و جبروت ظاہر ہو اوسکے وجود و حقیت کا یقین آئے اور کبھی صانع سے مصنوع کی نابودی ہالکی نیستی کا اندازہ کیا جاتا ہی اور اس مرتبہ مین تمام عالم نابود ہوجاتا ہی **سعدی** ـــــ جمال دوست چندان سایہ انداخت ؛ کہ سعدی ناپدید است از حقیری توحید حقیقی اور تنزیہ بحث اور ہستی باقی۔ وجود مستمر بے پایانی صفات۔ بقای قدم۔ اسکے آثار برکات سے ہے **سوم** ذکر افضل ہی یا فکر۔ آیات و احادیث ذکر اور ذاکر کے مدح و ثنا مین شاہد ظاہر اور دلیل مسلم ہین مگر ذکر دوام بدون فکر ممکن ہی نہین اور فکر منتہای ذکر ہے مظہری مین بیہقی سے مروی ہے لَا عِبَادَةَ کَالتَّفَکُّرِ۔ فکر کرنے کے مثل کوئی عبادت نہین۔ ذکر کا اعضا اور دل پر اثر ہے اور فکر کا احاطہ عقائد و روح پر۔ ذکر سے غفلت دور ہوتی ہے فکر سے ہستی مٹ جاتی ہی

اسی لیے حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ذکر [illegible] پر فوق دیا ہے [illegible]
اپنی خودی جو فنا ہی [illegible] ہوں [illegible] کا [illegible]
سے حدیث مین وارد ہوا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی [illegible] مین فکر کرو [illegible]
آیت مین بھی اسی طرف اشارہ ہے [illegible] زمین و آسمان کی خلقت مین فکر [illegible]
ملکہ نہین ہوتی اور بے تکلف و بے ترتیب حاصل ہو تی ہے ایسا ہی چاہیے اسلیے کہ آثار قدرت [illegible]
ہین اور جبروت ذات تک نہ خیال نہ تمنا نہ آرزو کسیکی مجال نہین [illegible]
ایک لمعہ جلال مین جلکر معدوم ہو جاتے مگر جسکا کہ نظر حاصل ہوا اور [illegible] کی طرف التفات
ہوا نہ فعل واختیار رہی نہ صنع واختیار [illegible] اللہ کی پیدا کی چیزون کو باطل و عبث [illegible]
گویہ مرتبہ حکما کو بھی حاصل ہے وہ ہر شے کی حقیقت پر نظر کرکے اسکی ضرورتین اور فائدے بتاتے
ہین تاہم لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ [illegible] اور ہمارے عقل کی یہ ہستی کہ
اوس حکمت بالغہ کو سمجھین حضرات صوفیہ جو معدن حکمت [illegible] اسرار قرآنی مین ان
حکمتون کو اوس مقدار تک سمجھتے ہین جو منتہای فہم اور غایت ہستی مخلوق ہے مگر اس خوف سے
کہ مبادا اون کے عرفان مین قصور و فتور ہو کمال ادب اور تعظیم سے اسی پر کفایت کرتے ہین
کہ جو تو نے بتایا وہ سب حق ہے ابن کثیر خواجہ حسن بصری نے کہا تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ
قِيَامِ لَيْلَةٍ ایک ساعت کی فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور سفیان بن عیینہ نے کہا فکر نور ہے
جو تیرے دل مین داخل ہوتا ہے اور یہ شعر پڑھتے اِذَا الْمَرْءُ كَانَتْ لَهُ فِكْرَةٌ ؛ فَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ عِبْرَةٌ
جب مرد صاحب فکر ہو تو ہر شے مین عبرت اوسے ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا اوسے بشارت ہو جسکا کلام ذکر اور سکوت فکر اور نظر عبرت ہو

سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ
تو پاک ہے پس بچالے ہمکو عذاب آگ کے — اے رب ہمارے بیشک تو نے جسے داخل کیا دوزخ مین تو بیشک رسوا کیا اسکو اور نہین ہے ظالمونکو کوئی مددگار

اے رب تو پاک اور منزہ ہے ہم عاجزون مسکین غلامون کو آگ کے عذاب سے بچالے ملکے پروردگار
ہمارے تو جسے اپنے قہر و غضب سے دوزخ مین ڈالدے وہ رسوا و ذلیل ہوگیا پھر اوس
ظالم باغی بدنصیب کا کون مددگار اور حمایتی ہے

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا
اے رب ہمارے بیشک ہمنے سنا پکارنیوالا کہ پکارتا تھا واسطے ایمان کے یہ کہ ایمان لاؤ رب پر اپنے پس ایمان لائے ہم

مجاہدین کے ساتھ ہو۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی
یہود سے ایک امر دریافت کیا تو انہوں نے مخفی کیا اور غلط بیان کیا جب باہر نکلے تو خوش ہوئے
اور سمجھے کہ آپ ہمارے جواب کو جواب صحیح خیال کرینگے۔ یہ آیت نازل ہوئی کہ ایسے لوگ عذاب سے
بچنے والے نہیں ہیں۔ اپنے کاموں پر اتراتا ہے یا کیے کام پر اپنی تعریف کا خواہان ہوتا ہے لاتحسبن ثانی
تاکید ہے ان کی یعنی انہیں عذاب سے بچنے والا خیال ہرگز نہ جانو۔ یہ آیت بحسب شان نزول یہود
یا منافقین کے حق میں ہے اور مراد اس سے فریب و غلط بیانی ہے مگر باعتبار عموم معنے کے جو ایسا
آدمی جو اپنے کاموں پر اتراتا ہو یا ایسی تعریف کا خواہان رہے جسکی قابلیت اوسمین نہو یا اپنا ظاہر بلا
مدح و ثنا چاہے اسمین داخل ہے اور یہ دونو فعل حرام اور سزاوار عذاب ہین اسی بنا پر ریا و تفاخر اور
ظاہری نمائش علما کا جبہ و دستار مشایخ کا خرقہ و تسبیح اگر محض اعزاز خلق و مدح و ثنا کے لئے ہو
وبال و نکال ہے اور آپ کو مولوی صاحب۔ شاہ صاحب۔ حافظ صاحب۔ حاجی صاحب کہلوانا
لئے یا اپنے کو مشہور کرانا موجب عتاب و عذاب ہین۔ شفی اصبحی کہتے ہین کہ مین مدینے
مین گیا تو ایک مرد کو دیکھا جسکے گرد خلق خدا جمع تھے پوچھا یہ کون ہین لوگون نے کہا حضرت
ابوہریرہ ہین مین اون کے قریب گیا اور سامنے بیٹھ گیا جب آپ حدیث یا وعظ کر چکے اور
تخلیہ ہوا مین نے کہا آپ کوئی ایسی حدیث بیان فرمائین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب
سمجھ بوجھ کر سنی ہو آپنے فرمایا اچھا ایسی ہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلعم نے فرمائی ہو
اور مین خوب سمجھا بوجھا ہون یہ کہکر حضرت ابوہریرہ غش مین آگئے پھر جب ہوش آیا کہا مین
وہ حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر مین فرمائی جب کہ دوسرا
آدمی نہ تھا یہ کہکر پھر بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا پھر یہی کہکر زیادہ بیہوش ہوگئے اور منہ کے
بھل گرے مین نے سنبھالا دیر کے بعد ہوش آیا پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
قیامت کے دن اللہ تعالی بندون کی طرف نزول جلال فرمائیگا ہر امت بزانوی ادب حاضر ہوگی
سب سے پہلے ایک مرد حافظ دوسرا شہید تیسرا سخی بلایا جائیگا حافظ سے ارشاد ہوگا ہمنے تجھے
قرآن پاک نہین سکھایا عرض کریگا ہان ای رب ارشاد ہوگا پھر تونے کیا کیا عرض کریگا مین اوسے
رات اور دن مین پڑھا کرتا تھا ارشاد ہوگا تو جھوٹھا ہے اور فرشتے کہینگے تو جھوٹھا ہے اللہ تعالی فرمائیگا
کچھ نہین تونے چاہا تھا کہ لوگ مجھے حافظ کہین سو تو حافظ مشہور رہا۔ پھر مالدار بلایا جائیگا اور ارشاد ہوگا
ہمنے تجھے مالدار اور بے پروا نہین کیا کہیگا ہان ای رب ارشاد ہوگا تونے کیا کیا ہمارے دیے ہوئے

مال مین کہیگا صلہ رحم اور صدقات کرتا تہا ارشاد ہوگا تو کاذب ہی فرشتے کہینگے تو کاذب ہی اللہ تعالیٰ فرمائیگا نہین تو نے اسلیے خرچ کیا کہ لوگ کہین تو سخی ہی وہ ہو گیا۔ پہر مقتول بلایا جائیگا اور ارشاد ہوگا تو کسلیے مارا گیا عرض کریگا اے رب جہاد کا حکم تہا مین لڑا اور مارا گیا ارشاد ہوگا تو دروغگو ہے فرشتے کہینگے تو دروغگو ہی اللہ تعالیٰ فرمائیگا بلکہ تو چاہتا تہا کہ بہادر مشہور ہو وہ نام ہو گیا۔ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے زانو پر مارا اور فرمایا اے ابو ہریرہ یہ تینون سب سے پہلے آگ مین جلائے جائینگے۔ پہر یہ شفی حضرت معاویہ کے پاس گئے اور ان سے یہ حدیث بیان کی معاویہ رو ئی اور کہا جب ایسے لوگون کے ساتہ یہ معاملہ ہی تو ہم ایسونکا کیا حال ہی اور نہایت درجہ خائف ہوئے پہر معاویہ کو ہوش آیا اور منہ پر ہاتہ پہیرا اور کہا اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اور واسطے اللہ کے ملک آسمانون اور زمین کا ہی اور اللہ ہر شئے پر قادر ہی بیشک پیدا کرنے مین آسمانون

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ۚۙ

اور زمینون کے اور اختلاف شب و روز مین نشانیان ہین عقل والون کے لیے

اسباب نزول قریش نے یہود سے کہا کہ حضرت موسیٰ کے معجزے کیا تھے وہ بولے عصا اور ید بیضا پہر نصارا سے پوچہا کہ حضرت عیسے کے معجزے کیا تھے وہ بولے مردے جلانا وغیرہ پہر یہ حضور کے پاس آئے کہ آپ دعا کرین کہ پہاڑ سونیکا ہو جائے اللہ تعالیٰ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ زمین و آسمان کی حکومت اللہ کے واسطے ہی جو چاہے کرے وہ ہر شئے پر قادر ہی اور رات دن کے بدلنے مین سمجہنے والے اللہ کے قدرتون کا یقین لے آتے ہین

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

جو ذکر کرتے ہین اللہ کا کہڑے بیٹھے اور لیٹے کروٹون پر اور فکر کرتے ہین پیدایش مین آسمانون کے

وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ

اور زمین کے (اور کہتے ہین) اے رب نہین پیدا کیا یہ تو نے باطل

جو اللہ کا ذکر ہر حال مین کیا کرتے ہین بیٹھے ہون یا کہڑے ہون یا لیٹے ہون اور زمین و آسمان کے خلقت اور حق تعالیٰ کے عجائب قدرت مین نظر و فکر کیا کرتے اور اللہ کے مصنوعات سے اوسکی کمال قدرت پر غور کرکے اوسکی عظمت و جلال مین مٹے جاتے ہین اور جب اپنے فہم اپنے ادراک کو عاجز و ناچیز یقین کر لیتے ہین تو کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ؎ گر از ہرہ آنکہ از بیم تو چشم کشاید زبان جز بتسلیم تو پس تو نے یہ تمام چیزین عبث اور بیہودہ اور بغیر حق پیدا نہین کین ہین تو اور تیرے تمام کام حق ہین معالم ذکر سے مراد نماز ہے جو صحت مین کہڑے بیٹھے اور بیماری مین لیٹے لیٹے

ع ۱۴ رکوع

لن تنالوا البر کا مضمون ختم ہوا

ان کا مضمون ... مسلسل ۱۱

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ
اے رب ہمارے پس بخشدے واسطے ہمارے اور اوتار ہمسے برائیاں ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیکون کے

اور عرض کرتے ہین اے ہمارے پروردگار ہمنے ایک پکارنے والے یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایمان کے لیے لوگون کو پکارتے تھے (اے اللہ کے غلامو اللہ کی بندگی کرو اے خاکی نژاد بندو اوسے واحد قادر رب یقین کرو) اور اپنی رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اوس منادی یعنی پیغمبر کی تصدیق کر اوسکی بتائی ہوئی احکام ماننے سر تسلیم جھکا دیا اور زبانسے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس اے ہمارے رحیم پروردگار ہماری خطائین معاف کردے ہماری برائیون سے درگزر فرما ہمارے بوجھ اوتار دے اور ہمین اپنی نیک بندونکے ساتھ موت دے خاتمہ بخیر ہو تیرے تابعدارون مین نام لکھا جائے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
اے رب اور دے ہمین جو وعدہ کیا تو نے اپنے پیغمبرونپر اور نہ رسوا کر ہمکو دن قیامت کے بیشک تو نہین خلاف کرتا وعدہ

اے پروردگار جو وعدے رحمت و عفو کے اپنے سچے پیغمبرونکی زبانی تو نے ہمسے کیے یا جو وعدے بشرط اتباع و تصدیق انبیا کیے ہین وہ ہمین عطا کر اور ہمین قیامت کے پرجوش میدان مین ذلیل و رسوا نکر اسمین کوئی شبہہ نہین کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا اپنے فرمانبردار بندون کو باغی ناشکر منکرون کے سامنے ذلیل و خوار نکریگا

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ
پس قبول کرلیا واسطے اونکے رب نے اونکے کہ مین نہین ضایع کرتا کام کام کرنیوالیکا تم مین سے مرد ہو یا عورت بعضے تمہارے بعض کے (جنس سے ہین)

حق سبحانہ تعالی نے اپنے ایسے گڑگڑانے والے عاجز فروتن امیدوار بندون کی دعا قبول فرمائی اور فرمایا مین تو کسی کام کرنے والے کا کام ضایع نہین کرتا مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرون کی جزا و اولاد آدم ہو ہر شخص اپنا کیا پائیگا گناہ معاف کردینا کرم و رحمت ہی اور نیکی کا عوض دینا فضل و عنایت ہی **مظہری** ایک بار ام المومنین ام سلمہ نے حضور سے کہا کیا سبب ہی کہ مردون کی ہجرت اور جہاد مذکور ہوتی ہین اور ہماری عورتون کا کبھی نام نہین تو نازل ہوا منی کرا و انثی

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
پھر جنہون نے ہجرت کی اور نکالے گئے گھرونسے اپنے اور ستائے گئے راہ مین میری اور لڑے اور مارے گئے
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ
بیشک اوتار دونگا ہم اونسے برائیان اونکی اور بیشک داخل کرینگے ہم اونکو باغون میں کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین

جن لوگوں نے وطن چھوڑا اال
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○
بدلا ہو پاس سے اللہ کے اور اللہ پاس اوسکے اچھا بدلا ہے
اللہ کے دوست اوپر عیال ہوں مشہور
نکے سے نکالے دیئے گئے طرح طرح کے ظلم اوپر ہوئے مال اور بدن مصیبتیں پائیں مگر یہ سب کا ر دین
تھا اور جہاد کیا مارا اور مارے گئے بیشک ہم اونکی برائیاں مٹا دینگے اور اونہیں بہشتوں میں داخل کرینگے
جنکے تلے نہریں جاری ہیں یہ ثواب ہوگا اللہ کی طرف سے اور اللہ کا ثواب بہت اچھا ہی ایک
شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آسمان کی طرف دیکھکر اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر تک پڑھا

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○
نہ دھوکے میں ڈالے تجھکو پھرنا اونکا جو کافر ہوئے شہروں میں فائدہ تھوڑا ہے پھر ٹھکانا اونکا دوزخ ہے اور برا ٹھکانا ہے

کفار جو ملکوں میں کامیاب وخوش عیش پھر رہے ہیں اونکو دیکھکر تمکو یہ دہوکہ نہ ہو کہ یہ بہت اچھی حالت ہے
اسلیے کہ نفع دنیا کا قلیل وحقیر ہے اور آخر کار جہنم میں اونہیں جانا ہے ف مسلمانوں کو کفار کی عیش
وتمول اور کامیابی پر نظر کرنا نچاہیے دنیا کم مایہ اور بے قدر ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا کہ
اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر پر پشہ برابر بھی ہوتی تو کافر کو ایک قطرہ پانی کا نہ ملتا

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
مگر جو ڈرے رب اپنے سے واسطے اونکے جنتیں ہیں جاری ہیں تلے اونکے نہریں ہمیشہ رہینگے اوس میں

جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہیں اونکو جنتیں ملینگی
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○
مہمانی ہو پاس سے اللہ کے اور جو پاس اللہ کے ہی اچھا ہی نیکوں کیلیے
جنکے تلے نہریں جاری ہیں اونمیں ہمیشہ رہینگے اور
یہ جنتیں مہمانی کے طور پر اللہ عنایت فرمائیگا پس ای مسلمانو کفار کے دو روزہ مال وجاہ پر کیوں نظر
کرتے ہو اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں یعنی جنت ورضای الٰہی وہ نیکوں کے حق میں خیر اور افضل ہیں
ابن کثیر ابرار والدین کا حق اور اولاد کا حق ادا کرنے والے ف ابرار جمع بار بمعنے نیکوکار
قرآن میں مختلف اعمال کو بر فرمایا مثلاً سخی لن تنالوا البر اور مومن ولکن البر من اٰمن باللہ
والیوم الاٰخر اور ایسے ہی بار بوالدیہ ترغیب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو معلوم
ہی پہلے جنت میں کون داخل ہوگا صحابہ نے کہا اللہ اور رسول کو معلوم ہے فرمایا وہ فقرائے مہاجر
جو حدود اسلام کے محافظ رہے اور برائیاں مسلمانوں پر نہ آنے دیتے تھے اور اس حالت میں مرے کہ
کوئی تمنا نہ نکلی دل کی آرزوئیں دل ہی میں رہیں اللہ تعالیٰ اون کے حق میں فرمائیگا ای فرشتو
جاؤ اون کے پاس اور اونہیں سلام کرو فرشتے عرض کرینگے ای رب ہم تیرے آسمان پر رہتے ہیں اور تمام

مخلوق سے تجھے اختیار کیا کیا تو ہمکو حکم دیتا ہی کہ ہم انکے پاس جائین اور سلام کرین ارشاد ہوگا وہ میرے بندے تھے مرے بندگی کرتے تھے کسی کو شریک نہین کیا اونکی مدد سے حدود اسلامی محفوظ اور کفار کے شر سے مامون تھے اور آرزو بہری دل مرے کوئی حاجت روا نکر سکے پہر فرشتے اونکے پاس آئینگی ہر در وازے سے اور کہینگے تمپر سلام ہو جب تمنے دنیا مین صبر کیا اور دار آخرت بہت اچہا ہی

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ

اور بیشک اہل کتاب سے وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اوتارا گیا طرف تمہارے اور جو اوتارا گیا طرف اونکے ڈرتے ہوے

لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اللہ سے نہین خریدتے اللہ کی آیتون سے مال حقیر وہ واسطے اونکے مزدوری اونکی ہی اونکے رب کے پاس

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہی

بعض اہل کتاب وہ بھی ہین جو اللہ پر ایمان لاتے ہین اور اوس کتاب پر جو تمپر اوتاری گئی یعنی قرآن اور اوسپر جو اونپر اوتری یعنے انجیل و توریت سب پر ایمان لاتے ہین اور یہ ایمان اونکا بحالت خوف الٰہی ہی اور اللہ کی آیتونکے ساتہ مال دنیا جو قلیل ہی نہین خریدتے دین کو دنیا سے نہین بیچتے اونکو اللہ اونکی مزدوریان دیگا اللہ تعالیٰ جلد حساب کرنیوالا ہی جیسا کہ منقول ہی کہ دنیا کے دن سے آدہے دن مین تمام مخلوق کا حساب کریگا

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابل مین صبر کرو اور لگے رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم رستگاری پاؤ

یعنی مصیبتون مین صبر کرو اور بمقابلہ کفار ثابت قدمی کرو اور آپسمین ملے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم نجات و رستگاری پاؤ **صبر** سے مراد مصائب مین صبر تکلیفات شرعی کی برداشت لذات حرام کا ترک ادای فرائض مین ثابت قدمی **مصابرت** باہم صبر کرنا یعنی دوسرے کے مقابلے مین ثابت قدم رہنا جسطرح جہاد و قتال وغیرہ **مرابطہ** آپسمین ملے اور متصل رہنا یعنے صفوف جنگ و نماز مین منتشر نہونا۔ ہر امر مین مسلمانون سے موافق رہنا یا عبادات و مجاہدات سے متصل و مرتبط رہنا **ف** اسمین تنہا صبر یعنے دشمن یا کسے فریب دینے والے دین سے بہکانے والے کے مقابلے مین صبر کرنا۔ اور اتفاق۔ جماعت مین حاضری اور ایسے کامون مین جہان اجتماع اور باتفاق مطلوب ہو حاضر رہنا اور پرہیزگاری کی تاکید اور اوس کی جزا مین نجات بیان فرمائی **فضائل** در منثور مین ہی کہ آنحضرت دس آیتین آخر سورۂ آل عمران کی ہر شب پڑہا کرتے **مظہری** جسنے آل عمران جمعہ کے دن پڑہی اوسپر فرشتے درود بہیجتے ہین

سورۃ النساء ﷽

در منثور میں ہے یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی سراج میں ہے اسمین ایک سو چہتر یا پہتر یا چھتر آیتین ہین

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
اے آدمیو ڈرو اپنے رب سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
اور پہیلائے اون سے مرد بہت اور عورتین اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ آپسمین سوال کرتے ہو جسکا واسطہ دیکر اور ڈرو رحمون سے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا
بیشک اللہ ہے تمپر نگہبان

يَا أَيُّهَا النَّاسُ سے تمام آدمی مخاطب ہین مخصوص اہل مکہ نہین نَفْسٍ وَاحِدَةٍ حضرت آدم (زوجہا) حضرت حوا (اور) بَثَّ پہیلائے یعنے پیدا کیے مِنْهُمَا اون دونون سے نفس واحدہ سے حقیقت مین تمام آدمی حضرت آدم سے پیدا ہوے اور حوا بہی آدم کی بائین پسلی سے پیدا ہوئین پس سب کے سب ایک نفس سے ہین پہر آدم اور حوا سے تمام مخلوق پہیلائے گئے تَسَاءَلُونَ یعنے آپسمین اللہ کا واسطہ دلاتے ہو وَالْأَرْحَامَ یعنے نسب جسکے ذریعے سے آپسمین حاجات اور اعانت اور اتحاد کے خواہان ہوتے ہو یعنی اللہ سے ڈرو جسنے تمہین آدم و حوا کے ذریعے سے پیدا کیا اور اوس اللہ سے ڈرو جسکے ذریعے سے آپسمین سوال کیا کرتے ہین اور رحم سے ڈرو یعنی صلہ رحم کرو قطع نکرو اسلیے کہ اول رحم کا وسیلہ تہا یعنی تم سب آدم و حوا علیہما السلام سے پیدا ہوے اور اب بہی اوسی قرابت کے ذریعے سے تمہاری حاجت روائیان ہوتی ہین اور اللہ تعالی تمہاری نیتون اور حالتون سے خبردار اور ہر حال مین تمہارا محافظ ہے وقت ۱ تقوی کا حکم فرمایا ۲ صلہ رحم کا حکم کیا یہ دونو امر واجب ہین ۳ آیت دلالت کر رہی ہے شکر گزاری پر اسلیے کہ اپنے خوف کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ ہم خالق ہین ہمارے ذریعے سے حاجت روائیان ہوتی ہین - اور محافظ بہی ہین یہ سب امور اعلی درجے کے احسان کے ہین ۔ اور رحم کی نسبت فرمایا کہ تمہاری وجود اور باہمی کار روائیان اور محبت اسی کے ذریعے سے ہے پس یہ بہی احسان ہے - اور شکر یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت اور رحم کی رعایت کرتے رہو اور تقوی یہی ہے مسلم انس سے روایت ہے کہ فرمایا مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ جسی اس امر کی خوشی ہو کہ اوسکا رزق کشادہ اور عمر دراز ہو چاہیے کہ صلہ رحم کرے

[illegible]

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ
حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ
اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَالِكِ لَكِ
بیشک اللہ نے بنائی خلقت جب فارغ ہوا رحم کھڑا ہوا اور عرض کیا یہ جگہ پناہ مانگنے والے کی ہے
قطع سے ارشاد ہوا اے رحم کیا تو راضی نہین کہ مین رحم عنایت کرون جو تجھسے صلہ کرے اور قطع کرون
جو تجھسے قطع کرے رحم نے کہا ہان ای رب ارشاد ہوا یہ تجھی عنایت کیا۔ جبیر بن مطعم نے روایت کی
کہ فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ جنت مین قطع رحم کرنیوالا نجائیگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے ذی
رحم محرم کا مالک ہو تو وہ اوسپر آزاد ہو جائیگا فرمایا مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عُتِقَ عَلَيْهِ
جو اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو خود بخود اوسپر آزاد ہو جائیگا **مسئلہ** ذی رحم کو کوئی شئے ہبہ کرکے واپس
لینا جائز نہین **مسئلہ** ذی رحم اگر چوری کرے تو ہاتہ نہ کاٹے جائین **مسئلہ** ذی رحم محتاج و
مجبور کے مصارف بحسب تفصیل فقہ واجب ہوتے ہین **مسئلہ** قطع رحم حرام اور صلۂ رحم واجب ہی

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ
اور دو یتیمون کو مال اونکے اور نہ بدلو نجس کو پاک سے اور نہ کھاؤ مال انکا اپنے مالونکے ساتہ بیشک وہ

كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝
ہے گناہ بڑا

اور حوالہ کرو یتیمون کو جب وہ بالغ ہو جائین ونکے مال اور نہ بدلو نجس کو پاک سے یعنی اونکا مال جو تمپر حرام ہی نہ لو اور حلال مال سے نہ بدلو اور اونکی
مال اپنے مالون کے ساتہ ملاکر کہا نہ جاؤ بیشک یہ فعل بڑا گناہ ہی تَتَبَدَّلُوا معالم مین ہی کہ اپنا
برا مال اونہین دیکر عمدہ مال نہ لے لو **مظہری** کہا مجاہد نے کہ رزق حلال ملنے سے پہلے اس رزق
حرام کے حصول مین عجلت نکر۔ یعنے مقسوم ملیگا پہر حرام کی طرف نظر کرکے خوار و ذلیل نہو یا مال یتیم
پر نظر کرکے عادت پاک کو نجس سے نہ بدل **ف** یا اسی مال حقیر و نجس سے۔ رزق طیب بہشتی قلیل یا مفقود
نکر یا پہر بدلنے سے مراد یہ ہی کہ وہ طلب و ہمت اور سعی مال حلال کی لیے کرو اس حرام مال کی طلب سے
نہ بدلو **زاہدی** ایک عورت کا شوہر مر گیا اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑین اون کے چچازاد
بہائیون نے مال پر قبضہ کیا۔ عورت حضور مین آئی اور بعد بیان واقعہ عرض کرنے لگی کہ یہ لڑکیان
بدصورت ہین اور عزد بدون مال و جمال توجہ نہین کرتے یہ آیت اوتری جو لوگ قابض تہے سبنے
مال یتیمون کے حوالے کر دیا **معالم** چچا نابالغ بہتیجے کے مال پر قابض تہا جب یتیم بالغ ہوا مال مانگا
چچا نے انکار کیا حضور کے سامنے قصہ پیش ہوا۔ یہ آیت اوتری چچا نے مال یتیم کو فوراً دیدیا یتامی سے

مراد وہ ہین جو قبل بلوغ یتیم تھے اسلیے کہ یتیم کو بعد بلوغ دینا چاہیے اِلٰی یہان بمعنی مع ہی یعنے (ساتھ) **ف** سیاق عبارت شاہد ہی کہ کسی شرعی حیلہ اور تدبیر سے بھی یتیم کا مال کھالینا جائز نہین مثلاً ۱ کسی طرح یتیم سے اجازت حاصل کرے ۲ اوس کے مال کی ضمن مین اپنا مال بقیمت زائد فروخت کرے ۳ اپنے مال بکنے یا کسی معاملے یا فائدے سے یتیم کا مال کچھ ارزان بیچ ڈالے ۴ یتیم کے موروثی مال کے علاوہ جو مال اوسکی تجارت یا کسی اور ذریعے سے ملا ہوا وسمین کچھ بیشی وکمی۔ یہ سب منع ہی اسلیے کہ مال مین کلمۂ عموم فرمایا (اموال) اور تبدیل تخلیط سے بھی روکا اس سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کا مال اور ہر ایک تدبیر ممنوع ہی۔ بعدازان دوسری قسم کی دستاندازی کو

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

پس اگر ڈرتے ہو تم یہ کہ نہ انصاف کروگے تم یتیم لڑکیون مین نکاح کرلو جو اچھی لگین تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار

اگر تمکو خوف ہو کہ یتیم لڑکیون سے نکاح کرکے انصاف نہ کرسکوگے تو دوسری عورتون سے نکاح کرلو دو دو ہون یا تین تین یا چار چار **احمدی** اگر تم بوجہ کم سنی یتیم لڑکیون سے انصاف نہ کرسکو اسلیے کہ نابالغہ پر رغبت کم ہوتی ہی اور قلت رغبت موجب عدم التفات وعدم انصاف ہوگی تو تمہارے لیے اور عورتین موجود ہین جو پسند آئین اور ایک نہین کئی کئی **قسط** انصاف مراد اس سے مقدار مہر ہے یعنے اوسکا مہر مثل سے کم نکرو **طاب** یعنی پسند آئے اور بالغہ عورت سے یہی مراد ہی (احمدی) **مسلم** عروہ نے حضرت عائشہ سے اس آیت کی نسبت پوچھا فرمایا کہ یتیم لڑکے جو نامحرم ولی کی پرورش مین ہو جیسے چچازاد بھائی اور وہ ولی مال یا جمال پر فریفتہ ہوکر اوس سے نکاح کا قصد کرے مگر مہر کم رکھے اوسکے لیے ارشاد ہوا کہ دوسریون سے نکاح کرلو۔ آیت مین کئی شبہے ہین **اول** (فان خفتم) سے معلوم ہوا کہ جب تک یتیمہ سے نکاح مین خوف نہو دوسری کا نکاح جائز نہو **دوم** (فانکحوا امر) محل جزا مین ہی یعنی اگر ڈرو تو نکاح کرو پس وجوب کے لیے معین ہوگا اسلیے کہ ایک تو جزا بعد وقوع شرط ضروری تھی دوسرے صیغۂ امر جو وجوب کے لیے موضوع ہی پس وجوب نکاح سے تخلف کیونکر ہوگا **جواب** نہ یہ شرط ایجاد وعلیت حکم کے لیے ہی نہ امر طلب فعل کے واسطے بلکہ دونو مین معنی اخبار واطلاع مقصود ہین اور شرط وامر سے تردد وظلم کی نفی فرمائی یعنے اگر کسی وجہ سے یتیمہ کا نکاح مناسب نہین تو تردد کسلیے ہی دوسری عورتین بھی تمپر حلال ہین اور خبردار یتیمو پر ظلم نکرو ہان چاہو تو دوسریون سے نکاح کرلو اور سیاق عبارت سے دو مسئلے اصولی ثابت ہوئے

سله مثنیٰ غیر منصرف معدول ہے دو دو سے ثُلٰث معدول ہے تین تین سے رُباع معدول ہے چار چار سے

ا یہ کہ کسی شرط سے حکم کا معلق کر دینا اوسکی نفی پر دلالت نہین کرتا یعنے ایسا نہین کہ جب
شرط پائی نہ جائے تو وہ حکم بہی نہ پایا جائے ۲ امر کبہی اباحت کے لیے بہی ہوتا ہی دوم یہ ارشاد
کہ اگر انصاف نکر سکو تو دوسریون سے نکاح کرلو اشارہ کرتا ہی کہ دوسریونپر ظلم جائز ہی جواب
ظلم ہر جگہ حرام ہی مگر جبکہ یتیمونپر ظلم زائد ممنوع تہا اور نہ انکا کوئی کفیل وحامی ہی نہ یہ خود اپنی
کارسازی کرسکتی تہے تحفظ حقوق واصلاح شروط کے لیے ولی تہا وہ خود فریق ہوتا ہی لہذا
احتیاطاً وتاکیداً ممانعت کی گئی کہ ایسے عورتون سے نکاح کرو جو اپنی ذات سے ظلم روک سکین
یا تمہین اپنے حقوق چہوڑ سکین **مسئلہ** یتیم کا اقرار اوسکے رضا معتبر نہین یعنے یہ کہنا کہ مین نے
اپنا حق تجہے معاف کردیا یا یہ حق تیرا اپنے ذمے کرلیا حجت نہین ہی اسی لیے یتیم عورتون کے
نقصان مہر یا نقصان حق کو مطلقاً ظلم فرمایا اور دوسرون مین بشرط جبر واکراہ ظلم سے
اپنی رضا سے عورت تمام مہر چہوڑ سکتی ہے **مسئلہ** ایک شخص نکاح مین دونو جانب کی متولی
ہوسکتا ہی یعنی خود ہی ایجاب کرے خود قبول ورنہ ولی یتیمہ سے نکاح نہ کرسکتا۔ بخلاف بیع کے کہ
اوسمین تراضی طرفین مشروط ہی **سوم** مثنیٰ وثلث ورباع سے تو یا اٹھارہ عورتین جائز ہوئی
جاتی ہین اسلیے کہ اگر عدد لفظی جمع کیے جائین تو ۲ و ۳ و ۴ - ۹ ہوے اور عدد معنوی یعنی
دو دو وتین تین چار چار جمع ہون تو ۱۸ ہوے **جواب** ا کوئی زبان دان ایسی بات نہین
کہہ سکتا عرب کیا عجم مین بہی ایسا سمجہنا محض حمق ہی مثلاً فلان امیر کے ملازم چار چار پانچ پانچ
روپیہ تنخواہ پاتے ہین۔ فلان مجلس مین دو دو روٹیان ایک ایک کابی تقسیم ہوئی کون
بیان جمع کا قائل ہی ۲ افراد کا مقابلہ افراد سے مقصود ہی یعنی ایک گروہ مردونکا دو دو
ایک فریق تین تین۔ ایک فریق چار چار کرے **چہارم** جبکہ مفہوم عدد حجت نہین تو معنے یہ ہونگے
جسقدر چاہو نکاح کرو پس چار پر انحصار باطل ہوگا **جواب** آیت نص ہی بیان عدد مین اور
وہ عدد مذکور ہین یعنی دو۔ تین۔ چار۔ اور مفہوم عدد حجت نہونے کے یہ معنے ہین کہ عدد مذکور پر
زیادتی ممنوع نہین نہ یہ کہ بالکل لحاظ عدد جو خاص ہے اپنے مدلول مین باطل ہوجاے جیسا کہ
قرآن مین ہی کہ پانچ چیزونکا علم کسیکو نہین اسکی مراد یہ نہین کہ علم غیب پانچ ہی چیزونمین منحصر ہے

[illegible]

بلکہ یہ پانچ ضرور غیب ہین اور دوسرے اسرار بہی غیب ہون تو کوئی ممانعت نہین پس چار تک
نکاح آیت سے ثابت اور زیادتی سے سکوت رہا بشرط ثبوت یہ عدد بالغ و معارض نہونگے - اور زیادتی
کا ثبوت کیسا بلکہ اجماع اسکے خلاف ہے یعنی باتفاق اصحاب و ائمہ مجتہدین چار سے زیادہ نکاح
حرام ہین - اور احادیث بہی خلاف ہین جیسا کہ معالم مین مروی ہے کہ یہ آیت قیس بن حارث
کے حق مین اوتری اونکی آٹھ بیبیان تہین بعد نزول آیت بحسب ارشاد رسول مقبول چار کو
رخصت کیا اور چار کو منتخب کر لیا - اور بہی اس قسم کی روایتین منقول ہین پس استدلال
مخالف کا قرآن سے باطل ہوچکا اور استدلال حدیث یعنی یہ کہ آنحضرت کی نو بیبیان تہین مردود ہے
۱ یہ کہ یہ آپکا خاصہ ہے ۲ یہ کہ آپکا یہ فعل ہے پس خاص ہوگا علی الخصوص جبکہ قول اسکے خلاف
پایا جاے ۳ اجماع امت ۴ آیت مین دوام تہے ۱ اطلاق عدد ۲ عموم نساء یعنے جس سے
اور جسقدر چاہو کرو - پس عموم ذات جو (ما طاب) سے ثابت تہا بالاتفاق مخصوص ہے اسلیے
کہ خواہ آیات محرمہ اسکے ناسخ ہون خواہ (النساء) مین لام عہد ہو یعنی جو پسند آئین اون عورتون سے
جو تمپر حلال کردی گئین - یا نساء مین حقیقۃ قاصرہ مراد ہو پس اسی مناسبت سے اطلاق بہی غیر مقصود
اور تعداد مذکورہ پر موقوف رہیگا مسئلہ چوتہی بی بی کو طلاق دیکر قبل انقضا عدت نکاح حرام ہے اسلیے کہ عدت حکم
نکاح مین ہے پس یہ پانچوین ہوجائیگی (ہدایہ) مسئلہ اگر کافر مسلمان ہو اور اوسکی بیبیان چار سے زائد ہین تو زیادہ حذف کرنی چاہئیے

فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ
پہر اگر ڈرو تم کہ نہ عدل کر سکوگے پس ایک یا وہ جسکے مالک ہوئے داہنے ہاتہ تمہارے یہ قریب ہے کہ نہ جہک پڑو

یعنے اگر زیادہ نکاح مین عدل نکرنیکا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا لونڈیان ہون یہ ایک نکاح
یا لونڈیون سے التفات قریب ہے کہ تمکو ظلم سے بچالے اسلیے کہ جب ایک بی بی ہے تو عدل مشروط
نہوگا - اور لونڈیان ہین تو نہ مساوات شرط ہے نہ ظلم متصور - نہ عدل لازم **ف** ایک نکاح
کرنے کے لیے خوف ظلم شرط نہین اور اسکی تقریر بعینہ وہی ہے جو آیت سابقہ مین گذری **احکام**
زوجات مین عدل واجب ہے **ابن ماجہ** مَنۡ كَانَتۡ لَهٗ اِمۡرَاَتَانِ يَمِيۡلُ مَعَ اَحَدِهِمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى
جَاءَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَاَحَدُ شِقَّيۡهِ سَاقِطٌ جسکی دو بیبیان ہون ایک طرف زیادہ متوجہ ہو
قیامت کے دن آئیگا ایک جانب اوسکا گرا ہوا ہوگا **ترغیب** فرمایا اِنَّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ

[illegible]

عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِہِمْ وَاَہْلِیْہِمْ
انصاف کرنیوالے حضور الٰہی مین نور کے منبرون پر ہونگے بجانب راست رحمٰن کے اور دونو جانب اوسکے
یمین ہین یہ وہ لوگ ہین جو عدل کرتے تھے اپنے فیصلون مین اور اپنی بیبیون مین - عدل یہ ہی کہ شب باشی
اور تقسیم نفقات مین سب بیبیون مین مساوات کرے - مگر میلان قلب و محبت و جماع مین مساوات
شرط نہین اسلیے کہ احکام جسم اور اختیار پر ہین نہ روح و اضطرار پر - آدمی دل پر مختار ہی جیساکہ ابن ماجہ
مین ہی حضرت عایشہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتون مین عدل کرتے
پھر کہتے اَللّٰہُمَّ ہٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا لَا اَمْلِکُ اے اللہ یہ میرا کام ہے
جسمین مین مالک ہون یعنی اختیاری امور مین انصاف کرتا ہون پس ملامت کر تو مجھے جسمین مین
مالک نہین یعنی محبت قلبی خواہش مباشرت یہ میرا فعل اختیاری نہین - کنیز یعنے وہ کافرہ جسے
مسلمان غلبے سے پکڑ لائے ہون یا ایسی لونڈی غلام کے اولاد جبتک آزاد نکی جائین شرعی لونڈی
یسی ہی مولی اس سے بدون نکاح مباشرت کرسکتا ہی - اور چونکہ یہ مملوک ہین انکا کوئی حق نہین لطیفہ
جب مجازی غلام کا کوئی حق نہین ہوتا تو حقیقی غلام اپنے پروردگار پر کیا حق ثابت کرسکتے ہین
اونکے جان و انکا مال اون کے اعمال سب اوسی کے مملوک و مخلوق ہین مسئلہ اپنی لونڈی سے
نکاح کی ضرورت ہی نہ جائز مسئلہ غلام کے ساتھ اوسکی مالکہ نہ نکاح کرسکتی ہی نہ ہمبستری مسئلہ
اپنی لونڈیان چاہین جسقدر ہون حلال ہین کوئی قید تعداد نہین اسلیے کہ کوئی قید مذکور نہین
ہوئی اور کنیزین سب مساوی ہین پس حلت عموماً بدون کسی عدد و حصر کے ثابت ہوئے مسئلہ
دوسرے کی کنیز سے نکاح جائز ہے مگر چار سے زیادہ نہین مسئلہ مرد مختار ہی کہ نکاح حرہ سے بھی کرے
اور کنیز سے بھی کرے مگر سب چار سے زیادہ نہون نہ اول حرہ سے نکاح کرکے کنیز نکرے ہان لونڈی سے
نکاح کرکے حرہ سے بھی کرسکتا ہی مسئلہ غلام آزاد عورت سے نکاح کرے یا کسی لونڈی سے دو سے زائد جائز نہین
مسئلہ جب ایک بی بی آزاد دوسری منکوحہ کنیز ہو تو عدل یون ہی کہ دو شب حرہ کے پاس ہو اور ایک شب کنیز کے پاس
مسئلہ لونڈیون سے اگر نکاح کرے تو وہ بھی چار سے زیادہ جائز نہونگی مسئلہ غلام کو دو عورتون سے زیادہ نکاح جائز نہین

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحْلَۃً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ نَفْسًا فَکُلُوْہُ ہَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا
اور دو عورتون کو مہر اونکے بخوشی پھر اگر بخوشی دین تمکو کچھ اوس مین سے اپنے جی سے تو کھاؤ اوسکو رچتا پچتا

عورتون کو اونکے مہر دیدو اور وہ خوشی سے کچھ اپنا مہر تمکو دیدین تو اوسے کھاؤ اور کچھ تردد نکرو
صدقات جمع صداق یعنے مہر اور مہر نہ سیکے کی عورتون سا زوج مدمنہ مکہ و لی [illegible]

لے لے جیسا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت شعیب کے قصہ مین ہو کہ حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ سے دس سال اپنے بیٹی کے مہر مین کام کرایا - اور عرب مین بہی یہ معمول تہا - پس آیت سے اولیا کا تصرف باطل و ناجائز ہوگیا مسئلہ آیت سے کراہت نکاح شغار کی نکلتی ہو - نکاح شغار یہ ہے کہ زید اپنی بیٹی کا نکاح عمر کے ساتہ کردے اور مہر یہ قرار پائے کہ عمر اپنے بیٹے کا نکاح عمر کے یا زید کے بیٹی سے کردے یعنے اسکا نکاح اوسکا مہر اور اوسکا نکاح اسکا مہر ہو چونکہ اسمین عورت کو مہر نہین ملتا لہذا آیت سے کراہت نکل آئی - مگر جبکہ عورتین مہر معاف کردین تو وہ مال طیب ہی

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ
اور نہ دیدو نافہمون کو مال اپنے وہ کہ بنایا اللہ نے واسطے تمہارے اوسمین قیام اور کہلاؤ اونکو اوسمین اور پہناؤ اونکو

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ○
اور کہو اونسے بات اچھی

نا سمجہون کو مال حوالے نکرو جسمین تمہارا قیام اور انتظام اللہ نے رکہا ہی ہان اوسمین کہانا کپڑا دو اور جب وہ کوئی سوال کرین تو نرم اور دلخوش کن اچھی بات سمجہا دو سختی و ترشروئی سے شکستہ دل نکرو اور مخاطب سکے خواہ اولیا ہین خواہ امام المسلمین **سفہا** ر نابالغ - مجنون - **اموالکم** اپنے مال سے مراد نابالغ و مجنون کا مال ہی اوردینا خواہ اسلیے فرمایا کہ تمہارے قبضے مین ہی خواہ اسلیے کہ ابہی تمکو اوسپر حق ولایت و انتظام ہی یا یہ کہ وہ اور تم ایک ہو اونکا مال تمہارا اور تمہارا اونکا ہی - کمال ترحم و شفقت و خیر خواہی و اتحاد کی ترغیب دلانے کو ایسا فرمایا **قیام** اسلیے مدار معاش و کارروائی انسانی مال پر موقوف ہی **معروف** اچھی اور سچی بات یعنے مصارف کے علاوہ حسن سلوک شفقت - اخلاق - اعزاز و تکریم تسلے و تشفی کا بہی برتاو رہے اور بیجا طلبی بیموقع ضد کرین تو نرمی سے سمجہا دو (**احمدی** کہدو کہ اب جلد وہ وقت آتا ہی کہ تم اپنے مال کی مالک ہوجاؤگے ابہی مصلحت نہین ہے) مگر جہوٹ وعدے سبز باغ - معروف کے قید سے ممتنع ہوگئے - **احمدی** (وارزقوہم) سے مفہوم ہوتا ہی کہ انتظام اپنے ہاتہ مین رکہو اونہین نقد حوالے نکردو - اور اولی یہ ہی کہ یہ رزق و کسوت تمہاری طرف منسوب ہو اسطرح کہ اون کے مال کی تجارت سے اونکی خرچ کرو تو باعتبار سعی و محنت و باعتبار قبض و انتظام یہ سب تمہارے ہی طرف منسوب ہونگے **ف** کلمۂ رزق و کسوت دلالت کرتا ہی کہ اون کے ضروری مصارف اور جسمانی راحت و تندرستی کے سامان بقدر وسعت و مقدرت و عرف اون کے مال سے لازم ہین پس دوا اور سکونت اور سواری - نوکر - تعلیم وغیرہ بحسب حیثیت رزق و کسوت مین داخل ہین - نہ اور فضول و زائد اور اس فضول کی نفی (لاتؤتوا) سے پائی جاتی ہی اسلیے کہ مصارف فضول اگر اونکو درخواست سی دین

تو ظاہر ہی کہ تمنے گویا اونکا مال اونکے ہاتھ یا رہے پر چھوڑ دیا اور اگر اپنی طرف سے ہی تو ولی کو ضرر محض سے اختیار نہین دیا گیا ہی مسائل ۱ سفیہ کو مال پر تصرف نہ دیا جاوے ۲ اونکا کھانے کپڑے کا انتظام رہے ۳ ضروری مصارف بہی بقدر وسع کئے جائین ۴ اون کے مالون کی بڑہانے کی فکر رہے ۵ اون سے برتاو اچھا کیا جاوے ۶ سفیہ کو اپنا پیشکار۔ امین۔ وکیل نہ بناوے ولی پر سعی و انتظام و نہایت توجہ لازم ہی مسئلہ علما متفق ہین کہ سفیہ اپنے مال اور افعال کا مختار نہین ہو سکتا اور اوس کے معاملات جائز و نافذ نہین مگر ابو حنیفہ کے نزدیک جب پچیس برس کا سن ہو جاوے تو اوسے مختار کر دین اسلیے کہ تا اوس وقت انتظار باقی ہی نہ دوام حجر ثابت اور ابو یوسف و محمد باعتبار سفاہت حال و اضاعت مال مجبور اور تصرفات سے مجبور قرار دیتی ہین۔ مظہری۔ اور معالم۔ اور در منثور مین متعدد روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ عورتین ہی سفہا مین داخل ہین پس انہین انکی مال حوالی کر دینا خلاف مصلحت ہی مگر جو طریقے استنباط احکام اور استدلال کے ہین وہ ہرگز اسکے معین نہین کوئی عورت یا مرد بعد بلوغ اور فہم مجبور نہین ہو سکتا

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

اور آزماؤ یتیمون کو یہانتک کہ جب پہنچین نکاح کو پس اگر دیکھو تم اون سے اصلاح پس دفع کرو طرف اونکی مال اونکے

بالغ ہونے سے پہلے یتیمونکا امتحان لیا کرو جب نکاح کے قابل اور صاحب فہم ہو جائین تو انہین اون کے مال حوالے کردو معالم جب ثابت کے باپ مرگئے اون کے چچا نے حضور مین عرض کی کہ یہ یتیم اور اسکا مال ہی حکم نازل ہوا کہ قبل بلوغ و عقل کے ندوف اولاً منع فرمایا کہ بی سمجھ والونکا مال اونکے حوالے نکرو پہر فرمایا کہ جب بالغ فہمیدہ ہون تو حوالے کردو پس یہی سابق کا نقص اور امر لاحق کا امتثال ان دو شرطون پر موقوف ہی ۱ بلوغ ۲ رشد پس امام ابو حنیفہ بعد بلوغ ۲۵ برس کے سن تک رشد کا انتظار کرتے ہین پہر اوسے مختار کر دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ اس سن مین آدمی جد ہو سکتا ہی ۳ انتظار کسی شے کا چاہتا ہی کہ وہ شے ممکن ہو اور جب دادا

ف ۲ — عبارۃ النص ۱۲ — دلالۃ النص — اشارۃ النص ۱۲

ف — عبارۃ النص — ثابت ہی ۱۲

ف — اقتضاء النص — امور کا نقص ۱۲

ہونیکی حالت مین رشد محسوس نہوا تو اب امید عبث ہی لہذا یہ سن قایم مقام رشد سمجھکر اوسکا مال دیدی
دیدو ۔۳ رشد نکرہ ہی یعنی کسی قسم کا اور کسی قدر رشد ہو ۔ مگر ابو یوسف اور محمد ملکہ جمہور انہین شروط
کے پابند ہین اگرچہ آدمی بڑا ہوجاے ۔ اور روایات در منثور اسیکے معین ہین ابتلا امتحان ۔
جانچ ۔ اس سے کئی امر معلوم ہوے ۔۱ یہ کہ قبل بلوغ گو آدمی مکلف نہین مگر تعلیم[ل] سے معاف نہوگا
ورنہ امتحان بیسود ہوگا ۔۲ دینی تعلیم بقدر ضرورت زیادہ تر لازم ہی اسلیے کہ دنیاوی امور تو تجربہ
عقل بمقتضای ضروریات ذاتی سے کچھ کچھ آدمی جان بھی سکتا ہی مگر امور دینیہ تو تعلیم ہی پر موقوف
ہین ۔۳ نابالغ جبکہ عاقل ہو تجارت اور معاملات مین بھی ماذون ہوسکتا ہی نکاح سے مراد بلوغ
ورنہ صرف نکاح سے صغیر مختار نہین ہوسکتا ہدایہ حقیقت بلوغ مردمین انزال اور عورتون مین
حیض وولادت وانزال ہی اور وقت بلوغ لڑکونکا بارہ برس سے اٹھارہ برس تک اور لڑکیونمین
نوبرس سے سترہ برس تک اور ثبوت اسکا مدعی کے قول سے ہوتا ہی یعنے جبکہ مرد یا عورت
دعوی کرے کہ مین بالغ ہون بلوغ ثابت ہوجایگا رشد دینی اور دنیاوی امور مین عقل وصلاح
اور امام شافعی کے نزدیک فاسق رشید نہین اسلیے کہ وہ رشد مین عقل ودین کو مقدم جانتے ہین
کلمہ آنستم دلالت کرتا ہی کہ رشد کا ثبوت امام اور اولیا کی راے پر ہی اسلیے کہ کوئی سفیہ آپکو سفیہ
نہین کہتا پس امام اسے جانچے یا اولیا اوسکے رشید کہین مسئلہ اگر اولیا پر اتہام لگایا جاے
کہ وہ کسی غرض سے رشد تسلیم نہین کرتے تو حاکم پر نظر کرنا لازم ہوگے ۔۵ اور ادنی رشد کافی ہے
فادفعوا امر وجوبی فوری کہہے یعنے بالغ ورشید ہوتی ہے اوسکا مال حوالی کردو ورنہ خائن
وعاصی ہوگے اسلیے کہ ۔۱ ولی امین ہی اور امین کو بعد طلب حق منع نہین ۔۲ یہ قبضہ
بوجہ صغر کے ضرورۃ ولی کے لئے جائز ہوا بعد بلوغ نہ ضرورت ہی نہ جواز

وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ

اور نہ کھاؤ اوسے فضول خرچی اور جلد بازی سے یکہ بڑی ہوجائین اور جو ہو غنی پس چاہیے کہ بچے اور جو

كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ

ہو محتاج پس کھائے شرعی طور

نابالغونکا مال فضول اور جلد بازی سے کہ بڑے ہوجائین اور اپنی مال ہمسی لے طور پر نہ کھاجاو کہ ایسا ہو لے یعنی جو ولی غنی اور
بے پروا ہو اوسے چاہیے کہ نابالغ کے مال سے احتراز کرے اور جو محتاج اور فقیر ہو وہ خود بھی کھائے
مگر معروف اور مشروع طور سے اسراف یعنی فضول مصارف عام ازینکہ نابالغ کی ذات پر کرے
خواہ اپنے مصارف مین مسئلہ ولی صرف محض مین مختار نہین بدار عجلت اور مبادرت یعنے

ل یہ تقاضا ثابت ہوا کہ امتحان موقوف ہے علم پر اور علم بے تعلیم مشکل ہے اور اسلیے اور تجارت اور بیع ...

اس خیال سے کہ یتیم بالغ ہو کر کبھی بلطف یہ کر دیگا یا وراثت یا غیبت نہ کرے مستحق درصورت ثبوت اسراف و مبادرت فاحش ولی ذمہ دار ہوگا غنی صاحب زکوٰۃ جسکے پاس بقدر نصاب مال ہو فقیر وہ جسکی پاس مال قلیل غیر کافی ہو مگر یہاں فقیر سے وہ شخص مراد ہی جسپر زکوٰۃ دینا فرض نہو اور لینا جائز ہو یتیم کے مال مین مفسرون کے قول مختلف ہین ۱ یہ کہ ولی فقیر قرضا لیوے اور ادا کردے ۲ یہ کہ ایسا منافع جو یتیم کا مال نہ گھٹائے فقیر خرچ کرسکتا ہی جیسے بچا ہوا کھانا۔ جانورکے سواری وغیرہ ۳ یہ کہ ولی بقدر اجرت جو ایسے کام کے عرفاً ہوتے ہوں لے۔ زیادہ تفصیل مقام کے میری نظر مین یہ گزرے غور کرنے سے تین شکلین نکلتی ہین شکل اول اہتمام و پرورش مین ولی کا کوئی بڑا حرج نہین شکل دوم بڑا حرج ہی شکل سوم اگر یتیم کی ذاتی نگرانی کیجاے تو حرج نہین مگر زائد انتظام مین حرج ہی جیسے اوسکے املاک یا تجارت یا داد و ستد وغیرہ کے اہتمام پس شکل اول مین غنی احتراز کرے اور فقیر بوقت اضطرار قرض لے لے۔ اور دوم مین فقیر بقدر اجرت لے سکتا ہی اور سوم مین غنی اور فقیر دونو دیانت و امانت سی اجرت لے سکتے ہین اسلیے کہ یہ صورت نہ آیۂ کریمہ مین صراحۃً داخل ہی نہ کوئی حرمت کی وجہ ظاہر ولی یتیم کا مال بڑھا کر خود بھی نفع حاصل کرتا ہی اوسے بھی دیتا ہی یتیم کا مال خالص خرچ نہین کرتا اور اگر وہ نہ لیتا تو دوسرا اجیر لیتا۔ پس اس تقریر سے تمام روایتون مین اتفاق ہوگیا

فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا۝

پھر جب دو تم طرف یتیمون کے مال اون کے پس گواہ بنالو اوپر اور کافی ہی اللہ حساب کرنیوالا

یعنے جب بلوغ و رشد ثابت ہوگیا اور تمنے نابالغ کا مال دیدیا تو مقتضای احتیاط یہ ہی کہ دو گواہ کرلو تاکہ نہ تمپر خیانت کا اتہام ہو اور نہ یتیم کے حق تلفی کا احتمال اور اگر اولے مال یا کسی حساب مین تغلب و تصرف کیا یا گواہونکے بنانے مین چالاکی ہوی یا یتیم نے دعوی غلط اور گمان بیجا اور مطالبہ ناجائز کیا تو اللہ تعالی ذرہ ذرہ حساب کریگا وہ دونون کے لیے کافی ہی شریر کا شر اور محسن کی نیکی اوس سے چھپ نہین سکتے

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

واسطے مردون کے حصہ ہی اوس سے کہ چھوڑا ماں باپ نے اور رشتہ والون نے اور واسطے عورتون کے حصہ ہی اوس سے کہ چھوڑا

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا۝

ماں باپ نے اور اقارب نے اوس مال کہ کم ہو میراث سے یا زیادہ حصہ مقرر کیا گیا

[illegible]

مردون کو حصہ ہی جو ماباپ ورا قارب چھوڑمرین اور عورتون کو بھی حصہ ہی مال کم ہو یا زائد اور حصے معین کئے ہوئے ہین اب کوئی بیش وکم نہین کرسکتا ــ نصیب مفروض مجمل ہی یعنے یہ معلوم ہوا کہ حصہ معین ہی مگر مقدار معلوم نہوے پس بعض کے تفصیل خود قرآن سے اور بعض کی تفصیل احادیث واجماع سے ہوگئے ــ اقارب کا لفظ بھی مجمل تفصیل وتعین نہین اسکا بیان بھی قرآن وحدیث واجماع سے ہوگا ــ ماباپ گو قریب مین داخل تہی مگر بغرض اہتمام شان ذکر فرمایا اور اسیطرح عورتون کا ذکر کر دیا اور شان نزول سے معلوم ہوتا ہی کہ ماباپ اور عورتون کے حق مین آیت اوتری **معالم** اوس بن ثابت انصاری نے انتقال کیا اور ایک بی بی اور تین بیٹیان چھوڑین اون کے دو چچا زاد بہائیون نے مال پر قبضہ کیا اور بحسب رسم خاندان عورتون کو کچھ ندیا اوس کے زوجہ حضور مین آئی اور شکایت کی آپنے سوید وعرفجہ اوسکی دونو بہائیون کو بلاکر پوچھا وہ بولے یارسول اللہ یہ لڑکیان نہ گھوڑے پر سوار ہوتی ہین نہ دشمن سے لڑینگے نہ کسی مظلوم کی مدد کرینگے پھر انہین مال کیون دیا جاے ارشاد ہوا توقف کرو تاکہ اللہ تعالی کوئی حکم نازل فرماے پھر یہ آیت اوتری۔ اور نزول آیت کا بطور خبر کے شاہد ہی کہ میراث اللہ کی طرف سے معین ہوچکی تمہارا کچھ اختیار نہین پس نہ وارث لینے کئے سے محروم ہوسکتا ہی نہ مورث اونہین علیحدہ کرسکتا نہ کسی کا حق بیش وکم ہوسکتا ہی

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا

اور جب حاضر ہون تقسیم کو قرابت والے اور یتیم اور مسکین پس کہلاؤ تم اونہین وسی مال کے اور کہو اونکو بات معروف

جب مال متروکہ تقسیم کے لیے فراہم کیا جاے اور عزیز واقارب یا بعضے محتاج فقیر جمع ہون تو جنکا حصہ ہی وہ لین مگر جنکا حصہ نہین ہی اونہین بھی کچھ دیدینا چاہیے **احمدی** اگر یہ حکم واجب ہی تو اگلی آیتون سے جو میراث کے باب مین ہین منسوخ ہی اور اگر مستحب ہی تو بحال باقی ہی **ف** قاعدہ مقتضی ہی کہ یہ حکم وجوبی نہو بلکہ استحبابی رہے اسلیے کہ ــ مجہول واجب نہین ہوتا اور یہان کہلا دینے کو فرمایا کوئی مقدار اللہ معین نہین فرمائے ــ وارث اکثر نابالغ یا مدیون بھی ہوا کرتی ہین اور ایسون پر عبادت مالی واجب نہین ہوتے ــ اگر وجوب تہا تو اقارب کے موجود ہونیکا ذکر غیر مفید تہا اسلیے کہ وہ فقیر وغنی دونو قسم کے ہوتے ہین۔ البتہ مروت وانصاف اسی کو چاہتی ہین کہ جب مال حاضر و فقیر مضطر ہو تو کچھ نہ کچھ دیا جاے لیکن یہ عطا مستحب ہی نہ واجب **الحاصل** مال متروکہ جب بانٹا جاے اور قلیل ہو تو حاضرین سے معذرت کافی ہی (نقل کیا اسے امام زاہدی نے ابن عباس سے) اور اگر مال کثیر ہے اور حاضرین وہ اقارب ہین جو وارث نہونگے اونہین کچھ دیدے تاکہ تسکین وتشفی ہو اور مغموم

ف (ل) صاحب تفسیر مظہری نے اس روایت مین جلال الدین سیوطی سے اعتراض کیا

ومایوس نہ پہرین اور عذر معقول کردے تاکہ اس لینے یا کم پانیسے منفعل ومحزون نہون - اور اگر حاضرین اغیار مسکین و محتاج ہین تو قدرے بطور احسان و شکر نعمت دینا چاہیے اور جواب نرم ومعقول ہر حال مین لازم ہے - اور یہ عطیہ بطور شکر نعمت ہی بدا یہ تقسیم کرنے والے کی اجرت بیت المال سے دینا اولی ہے ورنہ ورثہ سے بقدر حصہ لے جاے

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ
اور چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ کہ اگر چھوڑین بعد اپنے اولاد ضعیف خوف ہو اونپر پس چاہیے کہ ڈرین اللہ سے

وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
اور کہین بات درست

اور جنہین یہ خوف ہی کہ ہمارے بعد ہماری اولاد کا کیا حال ہوگا اونہین چاہیے کہ ڈرین اور پرہیزگاری اور راست گوئی اختیار کرین یعنی دوسرون کے اولاد اور باقیماندہ ورثہ پر ظلم وزیادتی نکرین سا اگر خود وارث ہون تو اس خیال سے کہ ایک دن موت میرے لیے بہی ہی دوسرے ورثہ پر زیادتی نکرین سے وصیت مین قول سدید یعنی انصاف کی بات کہین یہ نہین کہ تمام مال ادہر اودہر دیدین وارثون کو محروم کردین اور وہ پریشان پہرین سے جو مساکین اور اقارب محروم بوقت تقسیم حاضر ہون اون کی حالت پر بخوف خدا ترس کہائین کچہ دین نرم باتین کرین ف یہ آیت عبرت ہی حاضر ہونے والے امیر آدمی دوسرے کا حال دیکہو اور اپنی حال پر عبرت اختیار کرے اور اللہ سے ڈرے تاکہ دور رحم ہو

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا
جو لوگ کہا جاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے نہین کہاتے مگر اپنے پیٹو مین آگ اور داخل ہونگے آتش سوزان مین

یتیم کا مال کہانا ایسا ہی گویا آگ پیٹ مین بہر لینا اور آخرکار جہنم مین اونہین جانا ہی تفسیر ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن یہ قوم اپنے قبرون سے اوٹہائی جائیگی جنکے منہ مین آگ دہکتی ہوگی کہا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہین تو یہ آیت پڑہی یعنے وہ یتیم کا مال کہانے والے ہین - ابوسعید خدری سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے شب معراج ایک قوم دیکہی جنکی ہونٹہ اونٹ کی طرح بڑے بڑے ہوے تہے اور ایک شخص اون کے ہونٹہ پکڑے تہا اور اون کے منہ مین آگ بہرتا تہا اور پیچہے سے اونکے نکلتے تہے اور وہ گاے کی طرح چلاتی تہی مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون ہین کہا یہ یتیم کا مال کہانے والے ہین - کہا سدی نے اس آیت کی تفسیر مین جو مال یتیم کا ظلما کہاجاے قیامت کے دن زندہ ہوگا اور آگ کی لو اوسکے منہ اور کان اور ناک اور آنکہہ سے

نکلتی ہوگی اوسے جو دیکھے گا جان لیگا کہ اسنے مال یتیم کہایا ہے - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اللہ پر حق ہے کہ چار آدمی جنت مین داخل نکرے ۱؎ عادی شراب خوار ۲؎ سود خوار ۳؎ مال یتیم کا کہانے والا ۴؎ مان باپ کا عاق کیا ہوا مسلم ابو ہریرہ نے روایت کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری آگ دوزخکی آگ کا سترواں حصہ ہے در منثور سعیر جہنم میں ایک سیلان (؟) ہے کا فرائض یعنی مقرر کیے ہوے حصے جو کسی مرنے والیکے مال سے اوسکے وارثون کو دیے جائین - آنیوالی آیتو مین انکا ذکر آتا ہے لہذا ایسے تفصیل کرنا جس سے قرآن کا مطلب سمجہنا آسان ہوجای ضرور ہے واضح رہے کہ وہ حقوق جو مرنے والے کے مال سے متعلق ہوتے ہین تین قسم ہین (اول) حاجت ذاتی یعنی تجہیز و تکفین بطور سنت اور ادا ے دین و وصیت (دوم) میراث اور اسکی چار صورتین ہین نسب ۱؎ اور اسمین تین ہی درجے ہین (فروع) وہ لوگ جو اس سے بواسطہ یا بلا واسطہ پیدا ہوے ہون بیٹا - بیٹی - پوتا - پوتی - نواسا - نواسی وغیرہ (اصول) جنسے بواسطہ یا بلا واسطہ یہ پیدا ہوا ہو - باپ - دادا - دادی - نانا - نانی - ما وغیرہ (جزء اصول) یعنے انکی اولاد جیسے چچا - ماموں - خالہ - پہپہی - بہائی - بہن بہتیجا - بہتیجی - بہانجا - بہانجی - عینی وحقیقی ہون (یعنے جنکے ما باپ دونوں ایک ہین) یا علاتی ہون (سوتیلی ما کا بیٹا) یا اخیافی ہون (یعنی ما یا دادی یا نانی کے دوسرے شوہر کی اولاد سبب ۲؎ یعنے زوجہ یا زوج تا بقای نکاح عقد جیسے مولی (جو اسے آزاد کرے) یا مولی الموالات (وہ جسکے ہاتہ پر کوئی مجہول النسب اس شرط پر مسلمان ہو کہ جو خطا مجہسے ہو اوسکا جرمانہ تم دینا اور مین مرون تو تم میرے مال کے مالک ہونا) اقرار مقر لہ بالنسب علی الغیر یعنے ایسے شخص کو جسکا نسب معلوم و معروف نہو یہ کہی کہ یہ میرے باپ کا یا چچا یا دادا وغیرہ کا بیٹا ہے اور وہ دوسرا بہی تسلیم کرلے تو وہ شخص اسکا بہائی یا بہتیجا سمجہا جائیگا جب کوئی اور وارث نہو (سوم) حق عام - یعنے بیت المال شرعی - پہر میراث پانیوالے چند قسم کے ہین ۱؎ (اصحاب فرائض) وہ رشتہ دار جنکے حصے شرع مین معین ہین فرمایا نصیبا مفروضا - اور یہ سب بارہ آدمی ہین ۱؎ باپ اسے کبہی سدس ملتا ہے کبہی عصبہ ہے - کبہی سدس و عصوبت دونو پاتا ہے ۲؎ جد صحیح یعنی جسکے طرف میت کی نسبت مرد کے واسطے سے ہو اسکا قیاس باپ پر ہے البتہ باپ کے ہوتے ہوے وارث نہین ہوتا ۳؎ برادر اخیافی ۴؎ ہمشیر اخیافی ایک ہو تو سدس زیادہ ہون تو ثلث انمین مرد و عورت دونو برابر پائینگے - یہ باپ - دادا - اور اولاد کی ہوتے ہوے وارث نہین ہوتے ۵؎ زوج اگر اولاد نہو تو نصف ورنہ ربع پاتا ہے ۶؎ زوجہ اولاد نہو تو ربع ورنہ ثمن پائیگی ۷؎ صلبی لڑکے ایک کو

نصف زائد کو دو ثلث۔ اپنے بہائی کے ساتہ عصبہ ہوکر للذکر مثل حظ الانثیین پائینگی ۸ پوتے کا
لڑکیونپر قیاس ہے مگر جب ایک بیٹی ہو تو انکو سدس ملے۔ دو بیٹیان ہون تو محروم ہین مگر انکا بہائی
یا بہتیجا اوسکے ساتہ ہو تو عصبہ ہوجائیگی۔ اور بیٹے کے ہوتے مطلقاً محروم ہوجاتی ہی ۹ عینی بہن
ایک ہو تو آدہا اور زائد ہون تو دو ثلث۔ اور عینی بہائیون کے ساتہ عصبہ۔ اور بیٹیونکے ساتہ
نصف یا دو ثلث کا باقی پائینگی ۱۰ علاتی بہنین ایک کو آدہا زائد کو دو ثلث عینی ایک بہن
کے ساتہ سدس اور عینی بہنین ایک سے زیادہ ہون تو محروم۔ مگر اونکا بہائی ہو تو اوسکے ساتہ
عصبہ ہونگے۔ بیٹیون کے ساتہ بہی عصبہ ہونگے۔ اور بیٹون یا پوتون کے ہوتے ہوے محروم ہین
۱۱ ماکو اولاد یا دو بہائی بہن کے ہوتے ہوے بہی سدس اور یہ نہون مگر زوجہ یا زوج میت
زندہ ہو تو اونکا حصہ دیکر باقی کا ثلث ملے اور نہ اولاد ہو نہ زوج و زوجہ اور نہ دو بہائی
بہن تو کل کا ثلث ماکو ملیگا ۱۲ دادی یا نانی صحیحہ کو (جسکی اور میت کے درمیان مین جد
فاسد نہو) سدس ملیگا (عصبات) اور ان کی چار قسمین ہین ۱ بنفسہ وہ مرد جو میت سے
بواسطہ مرد ملتا ہو جیسے بیٹا اور وہ نہو تو پوتا پر پوتا اور یہ بہی نہون تو باپ دادا وغیرہ اور
یہ نہون تو بہائی بہتیجا وغیرہ وہ نہون تو دادا یا پردادا کی اولاد یہ لوگ کل مال لیجاتے ہین
۲ عصبہ بغیرہ وہ چار عورتین ہین۔ بیٹے۔ پوتے۔ عینی بہن۔ علاتی بہن۔ اپنے بہائیون کے
ساتہ ہوکر للذکر مثل حظ الانثیین پاتے ہین ۳ عصبہ مع غیرہ۔ یعنے بہنین بیٹیون کے ساتہ
عصبہ ہوتی ہین اور اون کے فرض سے جو بچتا ہی لیتے ہین ۴ عصبہ سببی یہ مولی ہی آزاد کئے
ہوے غلام کا کوئی وارث نہو تو آزاد کرنے والا کل مال پائے گا ۱۳ (ذوی الارحام)
وہ رشتہ دار جو عصبہ اور صاحب فرض نہو اگر اصحاب فرائض اور عصبی نہون یہ لوگ وارث ہونگی
پہلی قسم سب سے پہلے اولاد ہی یعنے نواسا نواسی وغیرہ یہ آپسمین عورتین یا صرف مرد ہین تو
برابر ورنہ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرلینگے ۲ اصول یعنے جد و جدۂ فاسدہ (وہ جو میت سی
بواسطہ جد فاسد ملے جیسے پرنانا۔ پرنانی۔ دادی کا باپ اور اوسکی ما وغیرہ ۳ پہر بہنون کی
اولاد جیسے بہانجے بہانجی۔ بہتیجی۔ اور انکی اولاد اور اخیافی بہائی کے اولاد ۴ یہ نہون تو
دادا اور دادی کی اولاد یعنی پہوپہی۔ خالہ وغیرہ اور انکی اولاد۔ مگر ان سب مین قریب کے
ہوتے ہوے بعید نہین پاتا نواسے کے سامنے پر نواسا نہ پائیگا۔ اور یہ لوگ نہون تو کل مال
مولی الموالات اور وہ نہو تو مقر لہ علی النسب بالغیر اور وہ نہو تو موصی لہ بجمیع المال اھ

السدس ۱۲

الثلث ۱۲

وہ نہون تو بیت المال شرعی مین جائیگا - اور بیت المال شرعی نہو تو تمام مسلمان بحسب قرب وحقوق لے لینگے پس بہاوج اور بہو اور داماد وغیرہ غیرون سے زیادہ مستحق ہون گے تفصیل اسکی فرائض شریفی مین ہی

نظم

بعد تکفین ادا سے وام کرین
مستحق جملہ ہوین بالترتیب
پوتی اور جد وجدہ و دختر
ان کی تقسیم سے جو چیز بچے
بہر اخ واخت بہر بہتیجا چچا
مجتمع گر مساوین ہوئے
بانٹین آپسمین بہر برابر سب
نہ کبہی عصبہ ہونگے اخیافی
اپنی بہائی کے ساتہ ہون اخوات
عبد مین عصبہ سبب ہوگا
رد ہو ذو فرض پر بحسب سہام
ہونگے ذو رحم وہ عزیز و قریب
بعد نانا کے ماکی نانی ہے

پہر وصیت کی خواستگار کو دین
صاحب فرض کا ہی پہلا نصیب
اونکے حصے یہ ہین بغیر سخن
لینگے وہ جملہ عصبہ نسبے
جا بجا اقرب ہی انمین ابعد کا
مستحق ذو قرابتین ہوئے
پر جو میت سے اتصال ہوا
نہ لذا سون کو ہوی حق کافی
بہائی ہو اونکا یا بہتیجا ہو
حق معتق پس نسب ہوگا
ورنہ ذو رحم صورت تعصیب
کہ نہ ہون ذو فروض ذو تعصیب
ہنی اخوات واخ اخیافی

مال میت مین چار کام کرین
وارثان امیدوار کو دین
اب وام زوج و زوجہ و خواہر
نصف اور ربع وسدس و ثلث وثمن
پس اولاد باپ پہر دادا
حق ہی بعد پدر اخ و جد کا
لینگے کل مال فرقہ اقرب
شرط از جانب رجال ہوا
مرد ہوتے ہین عصبہ بالذات
بیٹی اور پوتی اونسے عصبا ہو
ہون نہ عصبے تو باقیات تمام
لینگے کل مال پہر علی الترتیب
پہلے اولاد لڑکیون کی ہے
پہر یہ اولاد جد وجدہ کی

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ج فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ اولاد مین تمہارے مرد کو مثل حصے دو عورتون کے پس اگر ہون عورتین زیادہ دو سے

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط
پس اونکے لیے دو تہائیان ہین جو چہوڑا اور اگر ہو ایک پس اوسے آدہا ہی

اللہ تعالے تمکو تمہارے اولاد کے حق مین وصیت فرماتا ہی کہ مرد کو عورتون کا دونا ملی (یہ کلیہ ہے جب ایک قسم کی مرد اور عورتین جمع ہون جیسے بہائی بہن - بیٹا بیٹی - مگر اخیافی بہائی بہن اس سے مستثنے ہین اسلیے کہ وہ حصہ ماکے طرف سے ہی گو پانے والا مرد بہی ہو) پہر اگر صرف عورتین دو سے زائد ہون تو اونہین دو تہائیان دی جائین اور ایک عورت ہو تو آدہا پائے - یہ حکم بیٹیون کا ہے اسلیے کہ یہ وصیت اولاد مین ہی اور بیٹیان اسی مین باجماع داخل ہین اور حکم انکا آخر پارہ

والمحصنات مین ہی ف ایک بیٹی یا بہن کو آدہا اور دو سے زیادہ کے لیے دو تہائی قرآن مین صاف ہی مگر دو کے لیے کوئی حکم نہین لہذا اصحاب مین اختلاف ہوا ابن عباس دو کو ایک پر محمول کرکے آدہا دلاتی ہین اور جمہور اصحاب و ائمہ مجتہدین دو کو تین ۔ چار پر محمول کرکے دو تہائیان دلاتے ہین اور اسی پر عمل ہی اور یہی اصح ہی آخر والمحصنت مین دو بہنونکو دو ثلث کا حکم ہے پس دو بیٹیان بدرجۂ اولی مستحق ہونگے

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ
اور ماں باپ کے لئے واسطے ہر ایک کے ماں باپ سے چھٹا حصہ ہی اوس مال سے کہ چھوڑا اگر ہو واسطے میت کے اولاد

یعنے اگر اولاد ہو تو ماں کو سدس اور باپ کو سدس ملیگا باقی اولاد مین للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا اور اگر زوج یا زوجہ ہو تو وہ بہی اپنا حصہ پائین گے

یعنی اگر میت کی اولاد نہو اور صرف ماں باپ وارث ہون تو اوسکی | فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ
پہر اگر نہو واسطے میت کے اولاد اور وارث ہوں اوسکے ماں باپ اوسکے پس اوسکی ماں کے واسطے تہائی ہے

ماں کو تہائی دیجائیگی اور باپ کی نسبت بیان ضروری ہی کہ وہ کل باقی مال لے لے اسلیے کہ جب دو ہی وارث ہوے اور ایک تہائی لیکر علٰحدہ ہو گئی تو خود بخود دوسرا باقی لے لے گا **استنباط** کئے مسئلے معلوم ہوے **اول** باپ عصبہ بہی ہی اور صاحب فرض بہی **دوم** ماں کی دو ہی حالتین ہین ۱ سدس جبکہ اولاد یا بہائی بہن ہون ۲ ثلث جب ماں باپ دونو یا صرف ایک ماں وارث ہو ۳ مگر جبکہ نہ اولاد ہو نہ بہائی بہن اور دوسرے وارث ہون تو نہ سدس دلا سکتے ہین اور نہ ثلث اوسوقت کلمہ (ورثہ ابواہ) سے یہ اشارہ سمجہا جائیگا کہ خواہ یہ ابتداً وارث ہون یا بعد تقسیم ورثۂ دیگر باقی رہ گئے ہون اور لفظ ثلث مطلق سمجہکر اوسی کے ساتہ مقید کیا جائیگا تاکہ بعد اولے حق ورثۂ دیگر باقی مال مین یہ سمجہا جاے کہ صرف ماں یا باپ وارث ہین اور ثلث دلا دیا جاے مگر ایک بہائی یا بہن منفرد ماں کو ثلث سے منع نہین کر سکتا اسلیے کہ قرآن مین صیغۂ جمع یعنے اخوۃ وارد ہے **سوم** اگر فقط ماں وارث ہو تو بدرجۂ اولی تہائی پائے گی مگر زیادہ نہین پا سکتے اسلیے کہ زیادتی ثابت نہین

یعنی اگر اولاد نہو اور صرف ماں یا صرف ماں باپ ہے نہ وارث ہون بلکہ | فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ | دو بہائی یا دو بہنین
پس اگر ہون واسطے اوسکے بہائی بہنین پس واسطے اوسکی ماں کے چھٹا حصہ ہے

یا ایک بہائی ۔ بہن یا ان سے زائد وارث ہون تو ماں کو چھٹا حصہ ملیگا **الحمد** اخوۃ سے بالاجماع مراد یہ ہے کہ بہائی ۔ بہن ایک سے زائد ہون جیساکہ صیغۂ جمع کا مقتضا ہی اور برابر ہے کہ عینے ہون یا علاتی ہون یا اخیافی تاکہ عموم لفظ باقی رہے

ربع ۔ ... عام ... یعنی ... کہ اس صورت مین بعد ادای حق ذوی الفروض ... ثلث ملتا ہے

یعنے یہ تقسیم بعد ادا ے قرض اول تجہیز و تکفین بطور سنت | مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ
پیچھے وصیت کی کہ وصیت کر جاتا اوسکے یا قرض کے | وصیت ہی یعنی میت کے ال ج کر کے قرض ادا کرے پہر

جو بچے اوسکی تہائی سے وصیت ادا کرے پہر ورثہ کو دے **ف** وصیت مین شرط ہی کہ ا موصی لہ وصی کا وارث نہو سا کافر حربی ہو سا تہائی مال سے زائد وصیت نہو اور اشارات آیت سے بہی کل مال کی وصیت کی نفی نکلتی ہی اسلیے کہ فرمایا بعد ادا ے وصیت اس سے معلوم ہوا کہ کل مال کی وصیت نہو ورنہ بعدیت صادق نہ آئیگی اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ قرض بہی کل مال نہو اسلیے کہ وصیت استحبابًا بوقت استغنا کیجاتی ہی اور قرض حوائج انسانی سے متعلق ہی ابتدا اسکا اندازہ حاجت پر ہی اور انتہا مین حق العبد ہی اگر قرض مین کوئی حد معین ہو تو ہلاک نفس و تعطل معاملات لازم آئے **وہم** قرآن مین لفظ وصیت دین پر مقدم ہے اور باتفاق اداے دین مقدم سمجہا گیا ہے **جواب** چونکہ وصیت ایک امر مستحب ہی احتمال تہا کہ ورثا اسکے ادائی مین تساہل کرین لہذا اوسے قرض پر جسکا ادا کرنا ضروری تہا مقدم کر کے موکد کردیا (فرائض شریفی) حدیث مین وارد ہوا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین مگر دین اور ترمذی مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین وصیت سے پہلے ادا کرایا

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے نہین جانتے تم کون قریب تر ہی واسطے تمہارے نفع رسانی مین حصے مقرر کیے ہوے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ ہی دانا حکمت کار

تمہارے باپ اور بیٹے تمکو نہین معلوم کہ کون زیادہ تمہین نفع دینگے ـ یہ میراث اللہ کی طرف سے مقرر کیے ہوئی جو جانتا ہے ہر خیر اور شر کو اور نہایت مستحکم اور عمدہ کام کرتا ہی **ف** اسمین ادب سکہایا ہی کہ احکام تعبدی اور ارشاد الٰہی مین دم نمارو تم کیا جانو کہ فائدہ کیا ہے اور ضرر کیا ہے

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ
اور واسطے تمہارے آدہا اوسکا ہی جو چہوڑا تمہاری بیبیون نے اگر نہ ہوا انکی لیے اولاد پہر اگر ہو واسطے انکی اولاد پس واسطے تمہارے

اسمین زوج کا حصہ تمکو تمہاری بیبیونکی | الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ
چوتہائی ہی اوسکی کہ چہوڑا بعد وصیت کے کر کرین اور قرض کے | مذکور ہی یعنے اے مردو متروکہ سے آدہا مال

ملیگا اگر عورت کی اولاد نہو اور اگر اولاد ہو تو تمکو چوتہائی ملیگی مگر قرض اور وصیت ادا کرنے کے بعد ـ ولد عام ہی لڑکی ہو یا لڑکا ـ اور اس شوہر سے یا کسی اور شوہر سے پس زوج کی دو ہی حالتین ہین نصف یا ربع

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اور واسطے عورتون کے چوتہائی ہی اوسکی کہ چہوڑا تمنے اگر نہ ہو تمہارا لڑکا پہر اگر ہو تمہارے اولاد پس واسطے انکی آٹہوان حصہ ہی اوس مال کا کہ چہوڑا تمنے

علہ جو وصی بہا بیان کرتی ہے اور وصیت خاص کی علہ او یعنی تردید یعنی کہ خواہ وصیت خواہ قرض تقدیم کا نفی ہو جیسا وہ بطور کہ پہلے قرض خواہ وصیت خواہ دونو جو مین تقدیم ہی علہ ... زینت ... ... جب ... علہ بیان ... وفات ... ...

انمیں عورتوں کا حصہ معین مال ہو اگر اولاد نہو۔ اس

مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ
بعد ادای وصیت کی کہ وصیت کرو ساتھ اوسکی اور قرض کے

فرمایا کہ عورتوں کے لیے چہارم عورت سے ہو یا کسی اور کے

بطن سے اور اگر اولاد ہو تو آٹھوان حصہ ہی اور یہ بعد ادائے قرض ووصیت کے ہے

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
اور اگر ہو مرد وارث چھوڑے کلالہ کو یا عورت اور واسطے اوسکے بھائی ہو یا بہن پس واسطے ہر ایک کے

مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ
بھائی بہن سے سدس ہی پس اگر ہوں زیادہ اس سے پس وہ سب شریک ہین تہائی مین بعد

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ
وصیت کے کہ وصیت کے ساتھ اوسکی اور قرض کے نہ ضرر دینے والی یہ وصیت ہی اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا بردبار ہے

کلالہ معالم مین ہی کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کلالہ والد اور ولد کے سوا کو کہتے ہین۔ اکثر اصحاب کا قول ہی کہ کلالہ وہ جسکے اولاد نہو۔ کہا ابن مسعود نے کہ کلالہ وارث کو کہتے ہین۔ سعید بن جبیر نے کہا کلالہ مورث ہی اور کہا نضر بن شمیل نے کہ کلالہ مال متروکہ کو کہتے ہین **الحاصل** اگر کوئی مرد یا عورت مرے اور اوسکے وارث اوسکے اصول یعنے باپ دادا۔ ما۔ نانی وغیرہ نہوں۔ اور نہ اوسکی اولاد اور فروع یعنے بیٹا بیٹی پوتا پوتی نہو۔ بلکہ کلالہ کو وارث چھوڑے اور یہان باتفاق کل مراد ماکی اولاد ہے) اور اوسکے اخیافی بھائی بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا (برابر آنمین رعایت للذکر مثل حظ الانثیین کے نہونگے اسلیے کہ ماکی طرف سے پاتی ہین اور اسکی طرف اشارہ ہی فہم شرکاء مین) اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو اسے تہائی مین جو مجموع دو سدس سے حاصل ہوتی ہی شریک ہو کر تقسیم کرلین اور یہ تقسیم بعد ادائے قرض ووصیت کے ہے ایسی وصیت یا قرض جو ضرر رسان نہو اللہ تعالی تمکو وصیت کرتا ہی کہ اسیطرح تقسیم کرو۔ اور تقسیم مین وصیت اور قرض کو مقدم کرلو اور وصیت وقرض مین ورثہ کی ضرر رسانی نیتہً وعملاً نکرو۔ اللہ تعالی ہر امر جانتا ہی۔ اور نخبۃ کا ہرف وصیت تہائی سے زیادہ کرنا یا اس نیت سے وصیت کرنا کہ جب ہم نرہے تو ہمارے ورثہ بھی نہ پائین کسی غیر کو دلا جائین منع ہی۔ وارث بری ہون یا بھلے آدمی سے موافق ہون یا مخالف مگر مال مین ونکا حق اللہ کے طرف سے معین ومفروض ہی اوسکے تلف کرنیکا قصد جائز نہین اسلیے کہ فاسق اور عابد حقوق مین مساوی ہین۔ اور قرض یا اس نیت سے لینا کہ ورثہ کے لیے کچہ نہ بچے یا مرض الموت مین کسیکے قرض کا اقرار کرنا ضرر رسانی ہی **مسئلہ** وصیت ایک تہائی سے زائد باطل ہے صرف تہائی

بلا ذکر مثل حظ الانثیین یہاں نہیں فرمایا

دلائی جائیگی - البتہ ورثہ راضی ہون یا بالکل کوئی وارث نہو تو وصیت تہائی سے زائد یا کل
ہی سکتی ہے **مسئلہ** کافر حربی یا وارث کے لیے وصیت باطل ہے **مسئلہ** کسی میت پر دو قسم کے
دین ہون ۱ وہ جو شہادت یا اقرار بحالت صحت یا کسی امر ظاہر سے ثابت ہو ۲ جسکا اقرار مرض الموت
مین کیا ہو پہلا قرض اول پھر دوسرا ادا کیا جائیگا **مسئلہ** قرض دوم یا وصیت مین اگر میت کی
نیت ورثہ کی ضرر رسانی ہے تو وصیت و قرض ادا کیا جاے گا مگر عند اللہ گناہ ہے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
یہ حدین اللہ کی ہین اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا اوسے جنت مین کہ جاری ہین

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
نیچے اوسکی نہرین ہمیشہ رہین گی اوسمین اور یہ کامیابی بڑی ہے

یہ فرائض اور احکام اللہ کی حدین ہین جو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کریگا اللہ اوسے جنت
مین داخل کریگا جسمین ہمیشہ رہینگے اور یہ یعنے جنت مین جانا بہت بڑے کامیابی ہے **ف**
جو شخص کہے کہ جنت مین جانا سرسری امر ہے یا اوسے اچھا نجانے - وہ صریح قرآن کا منکر ہے
اور بعض اکابر کی بے پروائی جو مروی ہے وہ بے ادبی سے نتھی بلکہ محمول ہو کمال عشق اور شوق و ترک
خودی و خواہش و آرزو پر یعنے یہ کہ مقصود اصلی اللہ اور اوسکی رضا ہے نہ نعمای بہشت
اور مراتب علیا اور حق یہ ہے کہ مقصود ذات پاک ہے اور تمام چیزین اوسکے طفیل - لیکن تعظیم اوسکی
جو محل نزول رحمت یا مقام قرب ہو یا جسکی اللہ تعالےٰ نے مدح فرمائے لازم ہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا
اور جسنے نافرمانبرداری کی اللہ اور رسول کی اوسکی اور بڑھ جاے حدونسے اوسکے داخل کریگا اوسکو آگ مین ہمیشہ رہنے والا اوسمین

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
اور واسطے اوسکے عذاب ذلت کا ہے

جو اللہ اور رسول کے نافرمانبرداری کرے اور اوس کے باندھے ہوے حدین اور معین
کئے ہوے احکام خیال مین نہ لاے وہ ہمیشہ آگ مین خوار رہیگا **حدود** جمع حد
اللہ کے معین کیے ہوے قاعدے - یہان میراث کے قواعد اور احکام مراد
ہین **خلود** دوام - یہان مدت دراز مراد ہے فرمایا جناب استاذی و مولائی
فخر الہند ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمہ اللہ الغنی نے کہ مدت دراز کی انتہا سات ہزار
برس ہے - اور کافرون کے حق مین خلود کے معنے دوام ہوتا ہے

ف وبعد یہ عطف [illegible] تہائی سے [illegible] ۱۲۵ [illegible] ع ۲

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ
اور وہ کہ لائین بیحیائی عورتون سے تمھاری پس گواہ بناو اونپر چار اپنو نمین سے پس اگر

شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا
گواہی دین تو روکو اونهین گھرونمین یہانتک کہ وفات دیوی اونهین موت یا نکالے اللہ واسطے اونکی کوئی راہ

یعنی جو عورتین زنا وبدکاری کرین اوسپر چار مسلمان مرد گواہ بنالو اور بعد شہادت اونهین اپنے گھرون مین روک رکھو جب تک اونکی موت نہ آئے یا اللہ کوئی حکم اون کے حق مین نازل فرمائے

ف فاحشہ ہر بے حیائی - یہان مراد بدکاری ہی - نسارکم اور منکم سے مراد یہ ہی کہ یہ احکام مسلمان عورتون کے لیے ہین کفار کے احکام مین کچھ تفاوت ہی اور مسلمان ہی مرد گواہ ہون پس نہ چار سے کم گواہ - نہ غیر مسلم گواہ مقبول ہون گے - نہ دو مرد اور چار عورتون سے گواہی مقبول ہو گی اسلیے کہ یہ شہادت مخصوصہ فعل زنا ہے دوسرے گواہیون کا قیاس جائز نہین **احمدی** آیت کے بعض احکام منسوخ ہین یعنے حبس کرنا اور روک رکھنا اسلیے کہ زانی محصن کے سزا آیۂ منسوخ التلاوت مین مذکور ہوگئے تو قید اور روک منسوخ ہو گئی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا مرد وعورت محصن جب زنا کرین او نهین سنگسار کرو اور غیر محصن کے لیے سو کوڑونکی مار ہے اور احادیث مشہور اسی کے شاہد ہین **مسلم** جب آیت اوتری تو آپ نے فرمایا مجھسے سنو اللہ نے اون کے لیے راہ نکالدی ثیب کے لیے راجم اور بکر کو سو کوڑے - علما متفق ہین کہ محصن کو سنگسار اور غیر محصن کو سو کوڑے لگائے جائینگے - اور محصن وہ ہی جو ۱ مسلمان ہو ۲ آزاد ہو ۳ زنا کی حد اوسپر نہ لگائی گئی ہو ۴ نکاح سے وطی کی ہو **مسئلہ** غلام وکنیز کو ہر حال مین پچاس کوڑے ہین **مسئلہ** زانی اور زانیہ کو حاکم محبوس رکھے جب تک گواہ اور تحقیقات نہولے **مسئلہ** اسی آیت سے قید کرنا جائز ہو گیا وقتی ہو یا دائمی

وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا
اور وہ دو مرد کہ کرین بدکاری تم مین سے تکلیف دو اونکو پس اگر توبہ کرین اور نیک ہو جائین پس چشم پوشی کرو اون سے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا
بیشک اللہ ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان

اسمین لواطت وسحق کا حکم ہی یعنے جب مرد ونسی بدفعلی ہو تو اونهین بحسب رای امام سزا دو اور اگر توبہ اور اصلاح اونمین ظاہر ہو تو درگزر کرو اللہ بخشنے والا ہی **مظہری** بعضون نے کہا یہ آیت آیۂ حبس سے منسوخ ہو گئی پھر آیۂ حبس آیۂ رجم وجلد سے منسوخ ہوئے اور بعضون نے کہا

حبس ثیبہ یعنے محصن کے لیے ہی اور یہ آیت بکر یعنی غیر محصن کے لیے ہی مگر ظاہر یہ ہے کہ اس آیت کو زنا اوس سے تعلق ہی نہ نسخ کی ضرورت بلکہ اسمین لواطت کا حکم ہے **ابن کثیر** کہا مجاہد نے آیت دو مردون مین نازل ہوئی جو باہم بدفعلی کرین۔ اور باہمی عورتون کی بدفعلی اسیطرح اسمین داخل ہی جسطرح جابجا عورتین مردون کے ضمن مین مذکور ہوئین پہر ایذا مجمل ہی **منظہر** سے کے حضرت علیؓ نے فرمایا یہ وہ گناہ ہی جسے امت لوط نے کیا اور جو اونکے ساتھ اللہ تعالی نے کیا تمہین معلوم ہی۔ مین تجویز کرتا ہون کہ لوطی آگ مین جلایا جائے اور اصحاب حاضرین نے اسپر اتفاق کیا اور ابن عباس سے مروی ہی کہ اونچی دیوار سے اوندھے منہ گرایا جائے۔ اور اوپر سے پتہر برسے جائین۔ گو وہ قوم لوط کے عذاب سے استنباط کرتے ہین۔ اور عبداللہ بن زبیر سے مروی ہی ایسی جگہ قید کیے جائین جہان سخت بدبو ہو یہانتک کہ مرجائین اور شافعی اور احمد اور مالک اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک لواطت کا حکم وہی ہی جو زنا کا ہی پس زنا کی حد جاری کی جائگی مگر ابو حنیفہ کے نزدیک حد نہین ہی اسلیے کہ جو روایتین درباب حد نقل کیجاتی ہین وہ ثبوت حد کے لیے کافی نہین ہے تردد ہی کہ لواطت زنا ہی یا نہین پس اثبات حد محل تردد مین نہین ہو سکتا ہان تعزیر دیجائے اور اسمین امام کی رائے معتبر ہی اور اجمال قرآنی اسیکا شاہد ہے پہر بار اول تعزیر ہی اور دوسری بار کرے تو سیاسۃً قتل کیا جائے اور اسکے معین وہ حدیث ہی جو ابن ماجہ و ترمذی مین مروی ہے مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْهُ جسے تم پاؤ کہ کرتا ہو کام لوط کے قوم کا اوسے مار ڈالو **مظہر** سے صیغہ مضارع (یعمل) سے ایک قسم کی تکرار و استمرار نکلتی ہے **الحاصل** قتل ہی عام ہے کہ گرا دینے سے ہو یا تلوار سے اور اسی مذہب کی تائید سیاق آیت سے نکلتی ہی کہ اولاً اونہین تکلیف دو اور توبہ کرلین تو درگزر کرو پس اگر پہلے ہی جان سے مار ڈالی جائین تو توبہ کون کریگا اور حد زنا بصورت رجم قتل یقینی ہے اور بصورت جلد محتمل القتل۔ اور اگر توبہ سے یہ مراد لیجائے کہ بعد فعل سزا سے پہلے توبہ کرلین تو کسی طرح سزا ٹل ہی نہین سکتی زبان سے توبہ کرنے مین کیا خرچ ہوتا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اولاً کچھ سزا دیجائے پہر اگر توبہ کرین اور اپنی نیک چلنی سے امام کو مطمئن کردین تو پہر اونہین کوئی طعن و تشنیع سے ذلیل نہ کرے اور اگر پہر وہی کام کیا تو امام اوسے مار ڈالے تاکہ دوسرون کو عبرت ہو **ف** معلوم ہوا کہ کسی مجرم کو توبہ کرنے کے بعد نہ زبان سے برا کہو نہ خیال اونکو ذلیل سمجھے ہمیشہ برا سمجھو **ترغیب** (فرمایا) جس قوم نے عہد توڑا اون مین قتل ظاہر ہوا۔ اور جس نے فحش اختیار کیا اونپر موت مسلط ہوئی اور جسنے زکوۃ نہ دی

۵۷ ... ہمارے شریعت مین حدیث سے ...

اونپر مینہ بند ہو گیا۔ (فرمایا) جب زمینوں پر ظلم ہوگا تو اللہ تعالی دشمنوں کو غالب کر دیگا۔ اور جب زنا زیادہ ہوگا گالیاں زیادہ ہونگی۔ جب لواطت زیادہ ہوگی۔ اللہ تعالی اپنا دست کرم اپنے خلق سے اوٹھا لیگا پھر کچھ پروا نہوگی کہ کس وادی مین ہلاک ہو جائین۔ ابو ہریرہ نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی ساتون آسمانونسے اپنے سات قسم کے مخلوق پر لعنت نازل فرماتا ہی اور ہر ایک پر تین تین بار سلجینے لواطت کی وہ ملعون ہی ۲ جسنے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا ۳ جو جانور سے بدفعلی کرے ۴ جو نافرمانبرداری ماباپ کی کرے ۵ جو ماں سے اور اوسکی بیٹی سے نکاح کرے ۶ جو زمین کی حدین بدل ڈالے تاکہ باہمی شناخت اور امتیاز حقوق نہو سکے یا دوسرے کی زمین لے لے ۷ جو اپنے مولی کے سوا دوسرے کی طرف نسبت کرے۔ اور فرمایا چار آدمی رات دن اللہ کے غضب مین رہتے ہین ۱ جو مرد عورتون کی سی صورت بنائے ۲ جو عورت مردونکی مشابہت کرے ۳ جو جانور سے بدفعلی کرے ۴ لوطی۔ اور فرمایا جو عورتوں سے یا مردون سے لواطت کرے اللہ تعالی اوسپر نظر رحمت نکریگا **لعنت** رحمت سے دور کرنا

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن
نہین ہی توبہ اللہ پر مگر واسطے اونکے کہ کرتے ہین برائیان جہالت سے پھر توبہ کرتے ہین

قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا
جلد پس یہی ہین کہ توبہ قبول کی اللہ نے اونپر اور ہے اللہ دانا حکیم

اللہ تعالی توبہ اونہین کی قبول کرتا ہی جو نادانستہ یا سہو سے گناہ کر بیٹھتے ہین پھر خبردار ہوئے یا کسینے متنبہ کیا اور توبہ کی **جہالت** کہا بغوی نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتفاق ہی کہ ہر گناہ جہالت ہی عمداً ہو یا سہواً اور جو نافرمانبرداری کرے وہ جاہل ہی۔ اور کہا گیا کہ لذت فانی کو لذت باقی پر اختیار کرنا عین جہالت ہی **ف** گناہ ہونے کی تین سبب ہین ۱ یہ کہ انسان خدائے قادر حاضر و ناظر کو بھول جاوے ۲ یہ کہ نیک و بد کا سلیقہ نفع و ضرر کا امتیاز نرہے ۳ یہ کہ اپنی خواہش اور نفس کی فرمایش سے مجبور اور عاجز ہو جاوے۔ اور یہ جملہ امور جہالت ہین اسلیے کہ حق فراموشی اور نیک و بد سے چشم پوشی اور نفس کو جو ہمارا تابع اور ہماری اعانت کا محتاج بنایا گیا ہے غالب تصور کر لینا کھلی کھلی نادانی ہی پس فوائد دائمی اور نفع یقینی چھوڑکر فانی اور موہومی امور کی طرف راغب ہونا مقصود اعلی و محبوب اتم حضرت الوہیت کے سوا یہ نقوش فانیہ

اور نفوس اعتباریہ کو قابل التفات اور مقصود بالذات ٹھیرانا سخت تر جہالت ہی **قریب** نزدیک مراد یہ ہی کہ ندامت اور اطلاع سے قریب یعنے معاً توبہ کرتے ہین یہ نہین کہ آج معلوم ہوا کہ فلان امر گناہ تہا اور مدتون تک غفلت مین بسر کی توبہ نکی۔ یا یہ کہ موت سے پہلے یا سزائے دنیاوی۔ اور فقدان اسباب وعجز ومجبوری سے پہلی۔ یا مراد تکرار ہے کہ جلد توبہ کرتے ہین خطا مکرر نہین کرتے **توبہ** علما کے اقوال جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ توبہ دو قسم کی ہوتی ہی۔ ایک یہ کہ کسی وجہ سے عاجز ومایوس ہوگیا۔ یا وہ اسباب باقی نرہے جو گناہ پر آمادہ کئے ہوئے تہے یا گناہ کرتے کرتے جی اوب گیا۔ یا بدکاری کے اظہار اور چشمون مین طعن وملامت کا خوف پیدا ہوا ان صورتون مین بمجبوری توبہ کی۔ دوسرے یہ کہ غفلت یا شامت سے خطا ہوئی اور معاً توبہ کی یا معلوم ہوا کہ مین غلطی پر تہا یا خوف رب العزت دلمین آیا یا محرومی ودوری سے ڈرا اپنی ناشکری اوسکے احسانات سے شرمایا اور بلا توقف توبہ کی خوف سے کانپ اوٹھا پس یہ توبہ کرنے والے نہایت اعلی درجے کے خداترس متقی ہین **مسلم** فرمایا رات کو اللہ تعالی اپنا دست کرم دراز فرماتا ہی تاکہ رات کا گناہگار توبہ کرلے دن نکلنے سے پہلے اور دن کو دراز فرماتا ہی کہ دن کا گناہگار توبہ کرلے رات سی پہلے یہ فضل وکرم اوسوقت تک رہیگا کہ آفتاب مغرب ہی سے نکلے اور جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوا دروازہ توبہ کا بند ہوگیا

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

اور نہین ہی توبہ واسطے اونکے کہ کرتے ہین برائیان یہانتک کہ جب حاضر ہو ایک کی اونمین سے موت

قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

بولا مین نے توبہ کی اب اور نہین (توبہ) واسطے اونکے جو مرتے ہین اور وہ کافر ہین یہی ہین کہ تیار کیا ہی ہمنے واسطے اونکے عذاب دردناک

توبہ بندی کی یہ ہی کہ گناہ سے باز آئے اور حق سبحانہ تعالی کی طرف سے یہ ہی کہ عذاب اور غضب سی درگذر فرمائے جو برائیان کرتے جاتے ہین اور جب ملائکہ موت کے آگئے اور عالم آخرت پیش نظر ہوا گہبراکر کہنے لگا مین اب باز آتا ہون اونکی توبہ مقبول نہین اور نہ اونکی توبہ قبول ہوگی کہ وہ عمر اور کافر تہے یعنے بحالت کفر مرے اونپر بہی حق سبحانہ تعالی اپنے غضب ور عذاب سے رجوع نفرمائیگا بلکہ اونکے لیے دردناک عذاب ہی یعنے نہ مرتے دم توبہ مقبول نہ بحالت کفر مغفرت ممکن ایہ کہ بعد موت قبر وحشر مین مجرم کا عذر نہ سنا جائیگا **ابن کثیر** بخاری نے ابن عباس سے روایت کی کہ عرب مین رسم تہا کہ جب کوئی مرا اوسکے ولی اوسکی عورت کے مالک بن بیٹھتے چاہتے خود تصرف کرتے اور عمر تک منتظر رکہتے اور چاہتے دوسرے سے نکاح کرکے مہر خود لے لیتے اور خواہ اوسے

روک رکہتے کہ عاجز ہوکر خواہ کچھ میراث سے دستکش ہو یا مر جاوے تو تمام اوسکے وارث ہو جاوین اور
یہ قاعدہ انصار مین تہا۔ اور اہل مکہ طلاق دیتے مگر دوسرے شوہر سے نکاح کے مانع ہوتے
تاکہ گہبراکر کچھ مال دیدے۔ اور یہ بہی ہوتا کہ باوجود نفرت و عدم رغبت طلاق نہ دیتے چنانچہ
ابو قیس مرے تو قیس بیٹے اونکی بیبی پر قبضہ کرنا چاہا اور نفقہ سے بہی بے پروائی کی عورت
حضور مین آئی آپنے فرمایا کہ اپنے گہر مین ٹہہر تا کہ کوئی حکم نازل ہو۔ ارشاد ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

اے | ایمان والو نہین | حلال تمکو کہ وارث ہو عورتون کے جبرا | اور نہ روک رکہو اونہین

لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

تاکہ لیجاؤ | کچھ | اوسمین سے کہ دیا تمنے اونکو مگر یہ | کہ لائین | بیحیائی | کہلی ہوئی

اے مسلمانو نہ عورتونپر جبراً حق ثابت کرو نہ اونہین روکو کہ کچھ مال اونکا لیلو مگر جبکہ بدکاری
یا لڑائی کرین فاحشہ سے اگر بدکاری مراد ہے جیسا کہ درمنثور مین ابی بن کعب سے منقول ہے
تو بعد ثبوت کامل یا معائنۂ صریح وہ تمام مال جو دیا تہا لینا جائز ہو جائیگا۔ جیسا کہ ابن مسعود
اور حسن سے مروی ہے مگر اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور ناسخ وہ آیت ہے جسمین سزا
زنا کا بیان ہے اب کسی کو حق نہین کہ دیا ہوا مال پہیر لے۔ اور اگر فاحشہ سے مراد لڑائی اور جہگڑا
ہے جیسا کہ درمنثور مین ضحاک سے منقول ہے تو یہان تک مجبور کرنا کہ مضطر ہوکر خلع طلب کرین
ناجائز اور آیت غیر منسوخ ہوگی۔ مگر زنا ہو یا لڑائی ثبوت کامل و ظہور کافی شرط ہے جیسا کہ
ظاہر ہے کلمہ (مبینہ) سے ف ابطال رسم جاہلیت ہے یعنے عورتونکا مالک ہو جانا جیسا کہ
ہمارے ہندوستان مین جاہل نہین بلکہ بڑے نامی اور شریف خاندانون مین یہ رسم خبیث باقی ہے
کہ جہان عورت بیوہ ہوئی اوسکا کوئی رشتہ دار سسرالی ہو یا خاندانی دوسرے نکاح کی اجازت نہین
دیتا اور جہانتک زور چلتا ہے کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہتا اور اگر نکاح ہوگیا تو یہی فکر رہتی ہے
کہ اوس بیچاری کو ایذا پہنچائے جائے کوئی اوس سے میل جول نہ رکہے۔ حالانکہ اللہ نے اس
فعل کو حرام کردیا اور خود حضور سرور عالم نے بیوہ عورتون سے نکاح کئے اور اپنی بیوہ
بیٹیون کے نکاح کردیے اور تمام اصحاب اور اہل بیت مین بلا تکلف یہ طریقہ مسنون
مروج رہا جو اسے عار و حرام جانے وہ منکر قرآن و کافر ہے اور جو منع کرے
وہ عاصی ہے کہ ایذا رسانی اور بدنیتی اور مال مردم خوری سے ممانعت ہے

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
اور زندگی کرو اونکے ساتہ اچہی طرح پس اگر برا جانو تم اونہین تو شاید برا جانوگے ایک چیز کو

اور عورتونکے ساتہ شرعی | وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ | الصاف واخلاق سے
بسر اوقات کرو اور اگر اونکی | اور حالانکہ کردانی ہو اللہ اوسمین خیر کثیر | بدصورتی یا بدخلقی یا کسی اور

وجہ سے تمکو اونسے نفرت ہو تو لازم ہے کہ صبر کرو اور غور کرو کہ کیا ہم ایسی چیز کو برا جانین جسمین اللہ تعالی نے ہمارے لیے خیر کثیر رکہی ہو ـ مثل اولاد ـ وحفظ اثاث البیت وانتظام خانہ داری و حظ نفسانی وراحت جسمانی کے **الحاصل** مردون کو عورتون کے ہر قصور پر بگڑنا اور جامے سے باہر ہو جانا اور اون تمام نعمتون کی ناشکری کرنا جو اونہین نوع نسوان سے حاصل ہین ـ لازم نہین **ف** اسمین تعلیم ہے کہ عورتونکے ساتہ نہایت حسن خلق اور شگفتہ روئی سے بسر کرو اور اونکی غلطیون اور ایذا رسانیو پر صبر کرو بلکہ شکر گزاری اور نعمت شناسی کا طریقہ سکہایا ہی اور احادیث مین وارد ہوا کہ بہتر آدمی وہ ہی جو اپنی عورتونسے اچہائی کرے اور فرمایا کہ مین تم سب سے زیادہ عورتونسے بلطف ومہربانی بسر کرتا ہون ١٢ اور اگر تمکو اونکی بدخلقی پر صبر نہین اور خواہ مخواہ دوسری عورت بدلنا ہی تو جو دی چکی وہ پہیرنا نچاہیے

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا
اور اگر تم چاہو بدلنا زوجہ جگہ پر زوجہ کے اور دیچکے ہو ایک کو اونمین مال کثیر پس نہ پہیر لو

اور اگر تم چاہتے ہو | مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ | کہ ایک عورت چہوڑ کر
دوسرے سے نکاح | اوس سے کچہ کیا لوگے تم اوس مال کو بہتان اور گناہ ظاہر سے | کرین تو جو کچہ اس

عورت کو دیچکے ہو وہ نہ پہیرو کل ہو یا کوئی جز کیا تم یہ مال بوجہ بہتان وافترا اور گناہ کے لوگے **ف** [1] اسمین ممانعت ہے کہ عورتون کو دیکر کچہ نہ پہیرو اور اسی آیت سے فرمایا فقہانے کہ اگر مرد خود چہیڑ چہاڑ کرے تو مہر چہڑا لینا اور عورت کی خطا ہو تو مہر سے زائد لینا خلع مین مکروہ ہے اور دلائل اسکے سیقول مین صفحہ (١٧٠) مین گزر گئے [2] طلاق جائز ہے جسقدر چاہو دیا کرو [3] جسقدر چاہو نکاح کرو بشرطیکہ چار سے زیادہ ایک وقت مین جمع نہو جائین [4] جو مہر جسقدر چاہو باندہو ـ **ابن کثیر** ایک دن حضرت عمرؓ نے خطبہ مین فرمایا اے مردو مہر مین زیادتی کیون کرتے ہو (اسلیے کہ مہر قرض ہے اگر ادا نہو سکا تو عاقبت مین ماخوذ ہوگے تمہارے باقی ماندہ وارث مفلس رہینگے مال مہر مین محسوب ہو جائیگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلہ عبارۃ النص ١٢ سلہ ... ١٢ سلہ اقتضاء النص ١٢ سلہ ... سلہ ... طلاق ١٢
اشارۃ النص ... استبدال ... ١٢ سلہ اشارۃ النص ... سلہ ... اطلاق ... ١٢

اور آپ کے اصحاب کے مہر چار سو درہم تک تھے یا اوس سے کم (یہ ارشاد حضرت عمر کا باعتبار
اکثر و اغلب تہا ورنہ مہر امہات المومنین کے چار سو سے زیادہ بہی تھے چنانچہ مسلم مین حضرت عائشہ
سے مروی ہی کہ آپکے ازواج کا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ تہا اور یہ پانسو درہم ہوے اگر مہر زیادہ کرنا
کرامت اور تقوی ہوتا تو یہ بزرگ اسمین سبقت فرماتے لیس مین نہ سنون کہ کسی مرد نے چار سو
درم سے مہر زیادہ کیا یہ فرما کر اوترے ایک قریشی عورت سامنے آئی اور کہنے لگی کیا آپنے مہر
چار سو درہم پر منحصر کردیا فرمایا ہان وہ بولے آپنے قرآن کی یہ آیت نہین سنی (وآتیتم احداہن
قنطارا) حضرت فاروق یہ حکم ربانی سنتے ہی خاموش ہوگئے اور فرمایا اللھم اغفر کل الناس
اعلم من عمر اے اللہ بخشدے کیا سب آدمی عمر سے زیادہ جاننے والے ہین پھر منبر پر چڑہے
اور کہا کہ مین نے تمکو چار سو درہم کا پابند کیا تہا مگر اب تمہین اختیار ہے جسقدر چاہو مہر باندھو

وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا
اور تم کسطرح اوسے پہیر لوگے اور بیشک پہنچ گیا ایک تمہارا طرف دوسرے کے اور لیا عورتون نے تم سے عہد گاڑہا

یعنے جب باہم متمتع ہوچکے اور ایک نے دوسرے سے حظ حاصل کیا اور عورتین تم سے عہد غلیظ
یعنے وعدہ مستحکم لیچکی ہین تو پہر کیونکر اون سے مہر پہیروگے **افضی** سے مراد مخالطت و مباشرت ہے
اور میثاق سے مراد ایجاب و قبول یعنے عقد نکاح مسلم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے عورتون کے باب مین تمنے اونہیں اللہ کے ذمہ داری سے قبضے مین لیا ہی
اور اللہ کے نام سے اونکو حلال کیا ہی **احمدی** نے آیت مین دلیل ہی کہ مہر دخول سے موکد ہوجاتا ہی
یعنے جب عورت سے نکاح کیا گیا اور ابہی ہمبستری نہین ہوئی تو بعض صورتون مین مہر واجب ہی
نہین ہوتا مثلاً مہر پہلے سے مقرر نہو یا عورت مرتدہ ہوجاے اور بعض صورتون مین آدہا دینا پڑتا ہی
جیسے طلاق دی تو مہر آدہا دے مگر جب ہمبستری ہوگئی تو کوئی ایسی صورت نہین کہ مہر نہ دینا پڑے
جیسا کہ خود ارشاد فرمایا کہ بعد مباشرت و اختلاط کیونکر واپس کرسکتے ہو ۔ قبل دخول مہر
محل تردد مین ہی اسلیے کہ جو شے وجوداً دلیل ایک امر کی ہوگی تو غالباً عدماً اوسکے عدم پر بہی
اشارہ کریگی ۔ اسی پر قیاس کی گئی خلوت صحیحہ یعنے جب زن و شو کسی تنہا مکان مین اسطرح
اکٹہا ہوجائین کہ کوئی مانع و حارج نہو یعنے خلوت ہو اور موانع شرعی جیسے صوم رمضان و موانع
طبعی جیسے حیض وغیرہ موجود نہو تو وہ خلوت قائم مقام جماع متصور ہوگی اور ایسا سمجھا جائیگا
کہ گویا وطی ہوگئی اسلیے کہ نفس جماع ثبوت و معاینہ کے قابل نہین لیس بضرورت اوسکو قرائن پر...

اور علامات قویہ پر حکم مرتب ہوجاتا ہی ۔ کلمہ افضے جسکی معنی اختلاط کے ہین خلوت صحیحہ کا اشارہ کر رہا ہی ۔ نکاح موقت ومتعہ ونکاح فاسد اس سے خارج ہوگیا کہ یہ تینون وعدۂ محکم نہین بلکہ واجب الفسخ ہین ۔ متعہ اور موقت کے بے اعتباری ظاہر ہی ۔ اور نکاح فاسد مین گواہ جنپر استحکام عقد کا مدار ہی نہین ہوتی در منثور جب قیس نے اپنی باپکی زوجہ پر بموجب رواج اہل مدینہ دست اندازی چاہی اور قیس کی زوجہ نے حضور مین واقعہ بیان کیا (جسکی تفصیل صفحہ (۹۶) مین گزرگئی) حضور نے فرمایا تو گھر مین بیٹھ اللہ تعالی کوئی حکم نازل فرمائیگا تو یہ آیت اوتری

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا
اور نہ نکاح کرو جنسے نکاح کیا باپون نے تمہارے عورتون سے مگر جو گزرگیا بیشک یہ کام بیحیائی ہی اور گناہ

وَسَاءَ سَبِيلًا
اور بری راہ

ای مسلمانو تم اون عورتون سی نکاح نکرو جنسے نکاح کیا تمہارے باپ ۔ دادا ناتا ۔ مگر جو گزرگیا بیشک یہ کام بیحیائی کا ہے اور گناہ عظیم اور بدراہ ہے

ف ما نکح سے اگر صرف عقد مراد لیا جاے تو موطوءۂ بغیر نکاح اور ممسوسہ اور منظورہ (یعنے وہ جسے بحالت غلبۂ شہوت مس کیا ہو اوسکی شرمگاہ پر نظر غائر ڈالی ہو) بطور تعلیل وقیاس داخل ہونگے اسلیے کہ نفس نکاح یعنے ایجاب وقبول کو حرمت مین دخل نہین بلکہ نکاح قائم مقام ہے وطی کے اور وطی سے باہم جزئیت آجاتی ہی اور جز کا جز جیسے نواسی پوتی حرام ہی تو اس مرد کے جز یعنے اوسکی اولاد عورت پر حرام ہونگی پہر جبکہ حرام ہونیکی علت جزئیت قرار پائی اور جزئیت ہر وطی سے ثابت ہوتی ہی حرام ہو یا حلال تو ہر موطوءہ حرام ہوجائگی ۔ اور جبکہ نکاح قائمقام وطی کے مان لیا گیا اسلیے کہ شرعا حل وطی کے لیے موضوع ہے تو نظر اور مس حسًا قائم مقام وطی ضرور مانی جائیگی اور وطی کی طرح موجب حرمت ہوگی (۲) ما نکح سے وطی مراد ہو تو یہ سب صورتین حکم آیت مین داخل ہوجائیگی موطوءہ عبارت سے حرام ہوگی اور منکوحہ ضرورۃً اسلیے کہ وطی امر مخفی ہے اور طبائع اوسکی طرف مائل ومضطر اور نکاح عرفًا وشرعًا وطی کا حلال کرنے والا ہے پس جبکہ طبیعت راغب اور مانع عرفی وشرعی مرتفع اور اصل وطی نظر سے مخفی اور قابل اخفا تھی تو ضرورۃً نکاح عین وطی قرار پاگیا تاکہ اشتباہ حرام سے احتراز ہو (۳) اگر عزم صحیح مراد لیا جاے یعنے جس سے وطی کا عزم صحیح کیا گیا ہو وہ حرام ہی تو استنباط مسائل مین کوئی تکلف نہوگا ۔ اسلیے کہ نکاح عزم شرعی ہے اور نظر ولمس عزم حسّی اور وطی تو عین علت ہی بدرجۂ اولی داخل ہوگی (۴) آیت مین گو عورتین مذکور ہین مگر مراد عام ہے مرد ہون یا عورتین پس جہان (ما) کا ذکر ہے باپ بھی داخل ہی (۵) ما قد سلف سے ثابت ہو

کہ حسن و قبح عقلی ہی حقیقۃ (یعنے بری چیز کو برا جان لینا اور اچھی چیز کو اچھا جان لینا امر عقلی ہے) اور شرعی ہی حکما (یعنے برے فعل کی سزا اور اچھے کام کی جزا قرار دینا بدون شرع کے معلوم نہین ہو سکتا سو بہ نہ ایسے نکاح نہی و ممانعت سے پہلے فحش قرار نہ پاتے اسلیے کہ شرع وارد نہ تھی جو قبیح بناتی پھر حکم قبح نہ تہا مگر عقل کے ذریعے سے۔ اور جبکہ حکم سزا و جزا شرع پر موقوف تھا فرمایا جو گزر گیا اوسے جانے دو مسئلہ اگر مرد و عورت کافر ہون اور اون مین باپ بیٹی یا ما بیٹے مین نکاح ہو گیا ہو پھر وہ مسلمان ہو جائین تو نکاح باطل کر دیا جائیگا اور الزام یا کوئی سزا نہو گی اسلیے کہ ایسے نکاح عقلاً قبیح تھے پس بوقت اسلام موجود سمجھے گئے اور کافر کے حق مین شرع نہ تھی لہذا سزا نہ دیگی مسئلہ اگر بدون گواہ۔ یا بدون ایجاب و قبول نکاح کیا تھا اور یہ امر اونکے رواج مین جائز تھا پھر مسلمان ہوے تو نکاح صحیح سمجھا جائیگا اسلیے کہ وہ قبح عقلی نہ تھا جو اب بھی موجود سمجھا جاتا اور نہ اوسکے حق مین شرع تھی جو گناہ لازم کرتی لہذا نکاح بحالہ باقی رہا پھر نزول اس کلمے کا تسکین کے لیے ہوا اسلیے کہ جب ایسے نکاح حرام ہو گئے تو جنہون نے ایسا کیا اونہین خود یا دوسرونکی طعن کا خوف تھا ارشاد ہوا کہ گو فعل قبیح تھا مگر قابل مواخذہ نہین

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ
حرام کی گئین تمپر مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پہپہیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بہائی کی اور بیٹیان

الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
بہن کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودہ پلایا تمکو اور بہنین تمہاری دودہ سے اور مائین تمہاری عورتون کی

وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ
اور ربیبہ تمہاری جو گود مین تمہارے ہین تمہاری عورتون سے ایسی عورتین کہ ہمبستری کی تمنے اونسے پس اگر نہ تم نے دخول کیا

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اونسے پس نہین گناہ تمپر

یعنے یہ تمام عورتین اور ربیبہ جو تمہاری گود مین ہین یعنی تم اونکی پرورش کرنے والے ہو اور پیدا ہوئی ہون تمہاری اون بیبیون سے جنسے تمنے وطی کی (یس اگر عورت اپنی پہلے شوہر کے لڑکے ساتھ لائی تو اس دوسرے شوہر پر وہ حرام نہونگی مثلاً زید نے زینب سے نکاح کیا اور زینب کے ساتھ ایک لڑکے اوسکے شوہر اول عمر کے تھے جو زینب کی سوت کے بیٹے سے تھے تو یہ لڑکے گو زید کی پرورش مین بہی ہے مگر حرام نہو نگے) اور اگر وطی نکی ہو صرف نکاح ہوا ہو تو ربیبہ حرام نہو گی پس ربیبہ صرف نکاح سے حرام نہین ہوتے بلکہ وطی شرط ہے ف (۱) ربیبہ آیت اول مین داخل تھے مگر ذکر کے ضرورت نہ تھی اسلیے کہ جسطرح باپ کی زوجہ بیٹے پر حرام ہی ماکا شوہر بہی بیٹی پر حرام ہی۔ پس نکاح ہوتے ہی وہ مرد ربیبہ کے ماکا شوہر ہوکر حرام ہو گیا

اور قاعدہ ہی کہ حرمت جب آتی ہی تو دونون طرف اثر کرتی ہی یہ ربیبہ مرد پر اور وہ مرد اس ربیبہ پر حرام ہوگیا۔ نہ مکرر ذکر کی ضرورت تہی نہ وطی مشروط۔ لیکن اسکا ذکر بالخصوص اسلیے کردیا کہ ا یہ صورت حکم عام سے خاص ہوجاے اسلیے کہ (ما نکح آباؤکم) مین صرف نکاح سے حرمت آجاتی ہے مگر ربیبہ مین وطی شرط ہی ۲ یہ احتمال تہا کہ ربیبہ اگر مالدار حسینہ ہوا اور اسوجہ سے کہ حقیقۃً مرد کو اوس سے کوئی تعلق نہین ہوتا مبادا طبع راغب ہو لہذا اسکا ذکر صریح طور پر علیحدہ کردیا کہ ہر شخص سمجہ سکے (۲) مفسرین و فقہا متفق ہین کہ قید حجور یا پرورش عادۃً ہے نہ ارادۃً یعنے ربیبہ خواہ پرورش مین ہو یا نہو حرام ہوگے (۳) خلوت صحیحہ بہی مثل وطی کے متصور ہوگے

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا
اور حلیلہ بیٹونکے تمہارے جو پشتون سے تمہارے ہین اور یہ کہ جمع کرو دو بہنون ہین مگر

مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۙ
جو ہوچکا بیشک اللہ ہے غفور رحیم

اور تمہارے اون بیٹون کی بیبیان جو تمہاری نسل سے ہین یعنی (متبنی نہون) تمپر حرام ہین اور حرام ہے کہ جمع کرو دو بہنون مین مگر جو ہوچکا **زاہدی** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے نکاح کیا مشرکین ہنسنے لگے کہ اپنی بیٹی کی بیبی سے نکاح کیا ارشاد ہوا کہ زید جو زینب کے شوہر اول اور آنحضرت کے متبنی تہے۔ آپکی بیٹی نہین ہوسکتی اور نہ اونکی زوجہ آپ پر حرام ہین **ف** ا آیت مین حلائل عام ہی منکوحہ ہو یا کنیز موطوءہ - پہر مزنیہ اور منظورہ و ممسوسہ بحسب قیاس مذکورہ داخل ہین ۲ ابنا عام ہی بیٹا ہو یا پوتا - یا نواسا یا بیٹی یا پوتی یا نواسی پس بہو اور داماد دونو حرام ہین ۳ پہر دو بہنون مین جمع کرنا قرآن سے اور خالہ اور پہپہی مین جمع کرنا حدیث سے حرام ہی فرمایا کہ نہ جمع کیجاے عورت اپنی پہپہی اور خالہ کے ساتہ (رواہ مسلم) اور جمع کی تفصیل یون منقول ہی ا مثلاً زینب اور محمودہ دو حقیقی بہنین یا خالہ بہانجی ہین زید نے ا زینب سے نکاح کیا اب محمودہ کا نکاح حرام ہے جب تک زینب طلاق پاکر اسکی عدت سے باہر ہوجاے ۲ محمودہ کو خریدا تو اوس سے وطی حرام ہی جبتک زینب کو طلاق نہ دے اور اوسکی عدت نہ گزرجاے ۳ زینب اوسکی لونڈی موطوءہ ہی پہر محمودہ کو خریدا تو جب تک زینب کو آزاد نکرے محمودہ سے صحبت نہین ہوسکتا ۴ محمودہ سے نکاح کرلیا تو اب کسی سے وطی نکرے جب تک ایک کو حرام نکرلے (شرح وقایہ)

پارہ پنجم والمحصنت سورۃ النساء

معالم کہا ابو سعید خدری نے کہ بعض عورتین ہجرت کرکے مدینے مین آئین اور اونکے شوہر گھر وںمین ہوتے یہان عدت سے مسلمان ہونے نکاح کرتے پہر اونکے شوہر بہی ہجرت کرکے آئے اللہ تعالی نے منع فرمایا

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور (حرام ہین) نکاح والیان عورتون کی مگر وہ کہ مالک ہوگئے داہنے ہاتھ تمہارے حکم اللہ کا ہے تمپر

یعنی دوسرون کے منکوحہ عورتین بہی حرام ہین مگر تمہاری لونڈیان تمپر حرام نہین یہ حکم اللہ کا تمپر ہے **والمحصنت** عام ہی مسلمہ ہون یا کافرہ - حرہ ہون یا کنیز - نکاح مین ہون یا عدت مین سب اسمین داخل ہین **مظہری** جن عورتونکے حق مین یہ آیت اوتری غالبًا اونکے شوہر مسلمان ہونگے اسلیے کہ اگر کافر ہوتی تو عورتون کے اسلام یا ہجرت سے نکاح ٹوٹ جاتا **ف** ماملکت اگر سب لونڈیون کو شامل ہی تو لازم آئیگا کہ کنیز غیر منکوحہ و منکوحۂ غیر سے بہی وطی جائز ہو اور ایسا نہین ہی پس خواہ آیت مخصوص الن لیجاے جسکے لیے کوئی وجہ نہین یا ماملکت سے مراد ملک اَوّلی ہی اور ظاہر ہی کہ کسی مرد یا عورت آزاد پر مملوکیت نہین آسکتی مگر جبکہ کافر ہو اور مسلمان اوسپر مسلط ہوجائین اور کلمۂ (ایمانکم) مین اسیکی طرف کنایہ ہی پس معنی یہ ہوے کہ جنپر تم قابض و قادر ہوجاؤ منکوحہ ہون یا غیر منکوحہ تمپر حلال ہین نہ یہ کہ تم جنکے مالک تہی اونسے ہر حال مین وطی جائز ہو اور شان نزول اسی تقریر کا معین ہی **مسلم** جب حنین فتح ہوا اور عورتین ہاتھ لگین اونکی نسبت حضور سے فتوی کیا گیا کہ انکے شوہر زندہ ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ عورتین تمپر حلال ہین اور وہ پہلا نکاح کالعدم ہوگیا البتہ اگر لونڈی حاملہ ہو تو وضع حمل تک انتظار کیا جاے ورنہ ایک حیض تک انتظار کافی ہے اور اسی کو استبرا کہتے ہین **مسلم** آپ ایک حاملہ عورت گرفتار کیطرف گزرے اور پوچھا کہ کیا اس سے ہم بستری کا قصد ہے عرض کیا گیا ہان فرمایا مین نے قصد کیا تہا کہ اوسپر ایسی لعنت کرون کہ اوسکی قبر مین بہی داخل ہو اور جنگ اوطاس مین آپنے منادی کرادی کہ کوئی شخص حاملہ عورتون سے ہمبستر نہو اور غیر حاملہ کا ایک حیض تک استبرا کرادیا جاے

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ

اور حلال کی گئین واسطے تمہارے سوا انکے یہ کہ طلب کرو تم اپنے مالون سے روکنے والے

انکے سوا سب عورتین تمپر حلال ہین اس طور سے کہ مال یعنے مہر مقرر کرکے اونکی خواستگاری کرو **غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ** نہ زنا کرنے والے اور احصان یعنے پاکدامنی سے محبوس ومحفوظ رکھنا منظور ہو صرف زنا مقصود نہو۔ کہا زاہدی نے کہ (ما وراء ذلکم) کے بعض افراد مخصوص ہین یعنے محارم مذکورۂ قرآن کے سوا بھی ہر عورت سے مطلقا نکاح جائز نہین بلکہ اور بھی عورتین حرمت کی ہین **ف** اس صورت مین کلمۂ ماورا کا پورا فائدہ حاصل نہین ہوتا پس بہتر ہے کہ یون کہا جائے کہ بعد اخراج محارم مذکورۂ قرآن تمام عورتین حلال ہین ہان مذکورہ سے صریحی وعبارتی وضمنی وتاویلی سب مراد ہین اب نکوئی عورت حرام باقی رہیگی نہ تخصیص کی ضرورت ہوگی تقریر اسکی صفحہ (۳۷۰) مین قابل تسکین ہو جو **ابتغاء بالمال** لازم ہی شرط نہین اگر شرط ہوتی تو مال کی نفی سے مال ونکاح دونو منتفی ہو جاتے حالانکہ ایسا نہین بلکہ مہر معین کیا جائے یا نہ معین کیا جائے یا منتفی کردیا جائے تینون صورتون مین نکاح جائز اور مہر واجب ہوگا جیسا کہ روایات اور فقہ سے ظاہر ہے۔ اور مال حقیر یا وہ شے جو مال نہو مہر نہوسکیگا اسلیے کہ لفظ مال خاص ہے معنے اسکے معلوم ہین پس ایسے کامون کو جو مال نہین مہر بنانا صحیح نہین اور مقدار مال قرآن مین مجمل ہے پس عرف پر یا نظائر پر محمول کیا جائیگا۔ اور ہمارے فقہا نے دس درم کو مہر کا ادنی درجہ قرار دیا اور زیادہ کے لیے کوئی حد معین نہین فرمائی **محصنین** احصان کرنے والے اور احصان استوار کرنا۔ نکاح کرنا۔ پارسا ہونا۔ یعنی ہم خواستگاری مین استواری اور پاکدامنی منظور ہو۔ منکوحہ کو محصنہ اسلیے کہتے ہین کہ غالبًا نکاح والی زنا سے بچی رہتی ہین لفظ احصان سے کنایۃً ظاہر ہے کہ نکاح موقت اور متعہ اور نکاح فاسد سے بوجہ نا استواری کے دور رہو اور عورتون کو بے پردگی اور بیحیائی سے منع کرو **مسافحین** سفاح کرنے والے۔ سفاح زنا اس لفظ سے باجرت وطی کرنا حرام ہو گیا **مسئلہ** ہر ایسے وطی جو حلال نہو جب اوس مین حد زنا بسبب شبہ کے نہو موجب عقر ہو جائیگی

عقر ہر عورت کا باعتبار اوس کے حسن وجمال ...

اسلیے کہ مال شرط نکاح نہین جو ساقط ہوجاوے بلکہ طلب کے لئے مال لازم ہے پس یہ کسی طرح جدا نہین ہوسکتا مگر جبکہ حد شرعی قائم ہوتی ہے مال ساقط ہوجائیگا اسلیے کہ ایک فعل کے لیے دو سزائین نہین ہوسکتین پس جس وطی حرام مین حد نہین تا وان مالی ضرور ہے

جس عورت سے فائدہ مباشرت

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً

پس جس سے فائدہ اوٹھایا تمنے بسبب نکاح کی عورتون سے پس دو انہین مہر اونکو مقرر کیے ہوے

بسبب نکاح کے اوٹھا چکو اوسکا

مہر مقرر کردہ دیدو اس مقام پر کئی بحثین ہین **اول** یہ کہ استمتع متعہ سے ہی یعنے جس سے تمنے متعہ کیا پس آیت حکم متعہ پر شامل اور اوسکی حلت پر شاہد ہی **جواب** ۱ استمتاع سے متعہ مراد نہین بلکہ لذت و انتفاع جماع مراد ہی اور متعہ کے معنے صرف بعض مفسرین سے منقول ہوئے ہین اکثر سے نہین (مظہری) ۲ سیاق عبارت اسکی تائید نہین کرتا اسلیے کہ معنے یہ ہوتے ہین (انکے سوا سب عورتین حلال ہین اسطرح کہ بعوض مال خواستگاری کرو یا بطور عقد متعہ - اور جب ابتغا اور متعہ بوجہ عطف کے مغائر ٹھیرے تو متعہ مین ادای اجرت کس بنا پر ہوگی اسلیے کہ ابتغا بالمال اور ادای اجرت ایک ہی شے ہی اور متعہ دوسری شے پس سیاق اس تاویل کو قبول نکریگا ہان یہ کہا جاے کہ عطف مجموع کا مجموع پر ہے یعنے خواہ نکاح کرو جسمین ابتغا بالمال لازم ہی یا عقد متعہ ہو جسمین مال بطور اجرت دینا چاہیے ۳ نکاح مین صرف ابتغا بالمال کا ذکر کیا اور ادا کا حکم بعد مباشرت دیا - اور متعہ مین ادای مال معاً واجب کیا عقد کرو اور اجرت دیدو نہ مباشرت شرط ہی نہ کوئی امر مانع و مسقط اور ایسا کہنا خلاف اصل ہی نکاح جو باتفاق اصل و افضل واقع ہوا اوسمین بدون مباشرت ایک حبہ دینے کا حکم نہو زبانی جمع خرچ پر کفایت ہو اور متعہ مین فوراً مال دلایا جاے ۴ اگر فرض کرلیا جاے کہ عقد متعہ مراد ہے تو یہ آیت باتفاق منسوخ ہوگے اور متعہ مردود اس تقریر کا کچہ فائدہ نرہیگا **الحاصل** ابتغا بالمال سے مال واجب ہوا مگر ادای کا حکم نہین ہان جب استمتاع یعنی لذت جماع حاصل ہو تو مہر دینا واجب ہوگا نہ تردد باقی رہا نہ توقف نہ کمی کا احتمال نہ سقوط کا خیال تفسیر کبیر مین ہی کہ کلمہ استمتاع سے ظاہر ہے کہ مہر کامل بدون وطی نہ دیا جا پس خلوت صحیحہ معتبر نہوگی ۵ احمدی مین اسی کو رد کردیا کہ استمتاع عام ہی بطور جماع ہو یا خلوت اسلیے کہ تمتع و تلذذ دونو مین متصور ہے - پس آیت بصراحت دلالت کرتی ہے کہ خلوت صحیحہ وطی کی طرح موجب مہر ہی

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اور نہین گناہ تمپر جس مقدار مین باہمی راضی ہوجاؤ تم ساتہ مہر کے بعد مقرر کرنے کے بیشک اللہ ہے جاننے والا حکیم

یعنی مہر مقرر کرنیکے بعد آپس کی رضامندی سے اگر کچھ گھٹاؤ بڑھاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں اللہ تمہاری
مصلحتوں اور ضرورتون سے خبردار تمام امور مین حکیم پختہ کار ہی **ف** جب مہر مقرر ہوگیا پھر عورت
نے کچھ گھٹادیا اور وطی سے پہلے طلاق دیگئی تو اسی گھٹی ہوئی مقدار کا آدہا دینا ہوگا اسلیے کہ جب
مہر قبل وطی محتمل السقوط تہا اور عورت کل مہر معاف کرسکتی تہی تو ایک جز معاف کرنے پر بدرجہ اولی
قادر ہوگی اور اگر مرد نے کچھ مال بڑہادیا اور بعد دخول طلاق دی گئی ابو یوسف کے نزدیک
اسمین بھی بچی مقدار کا آدہا دے اور ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اصل مہر کا آدہا دے اسلیے
کہ یہ زیادتی اصل مہر ہے نہ مہر کی طرح لازم بلکہ ایک عطیہ ہے جو باسبب استمتاع معین کیا گیا اور
عطیات بدون قبض مستحق نہین ہوتے اور ارشاد ہوا (نصف ما فرضتم) درصورت طلاق قبل
وطی مہر مفروضہ کا آدہا واجب الادا ہی نہ اس مال کا جو بطور عطیہ یا ہبہ زیادہ کیا گیا جیسا کہ
فرمایا (بعد الفریضۃ) یعنے یہ بیشی وکمی بعد تعیین مہر ہو (ہدایہ) پس اصل مہر نہونگے اور نہ ضرور تا لازم
چونکہ یہ آیتین محرمات کے احکام پر شامل ہین مناسب ہے کہ اسکی ایسی تفصیل درج کیجاے کہ مسائل کے سمجھنے
مین آسانی ہو **تفصیل محرمات** وہ اسباب جنکی وجہ سے مرد اور عورت مین نکاح حرام ہو جاتا ہے چار ہین
اول قرابت نسبی اور اسکے چار ہی درجے ہین ۱ اصول یعنے وہ مرد و عورت جو اسکے پیدا
ہونے کے ذریعے ہون ۲ فروع یعنے وہ جنکا یہ خود ذریعہ ہو ۳ دادا۔ نانا وغیرہ کی اولاد ۴ باپ
ماں کی اولاد پس **اصول** یعنے باپ۔ دادا۔ دادی۔ ماں۔ نانا۔ نانی جہانتک اوپر کے درجے کے
ہون سب کے سب حرام ہین فرمایا (حرمت علیکم امہاتکم) اور ان سب کے ازواج بہی حرام ہین فرمایا
(ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم) اور اسی مین وہ بہی داخل ہین جنسے بدون نکاح وطی کے تئی حلال ہو یا حرام
یا جنپر نظر یا مس ہوا (جیسا کہ صفحہ ۳۶۹ و ۳۷۰ مین ہے) (فروع) یعنے بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ نواسا
نواسی جہانتک نیچے کے درجے کے ہون فرمایا (وبناتکم) اور ان کے ازواج بہی حرام ہین فرمایا
(وحلائل ابنائکم) اور اسمین بہی وہ لوگ داخل ہین جنسے بے نکاح وطی ہوئی حرام ہو یا حلال یا جنکو
مس کیا یا جنپر نظر ڈالی گئی بسبب توجیہ بالا۔ مگر ربیب اور متبنی کے ازواج داخل نہین اولاد
یعنے دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی کی اولاد یہ لوگ بذاتہ حرام ہین یعنی وہ لوگ جو دادا۔ یا نانا کی اولاد
اولاد ہین جیسے چچا۔ پہپہی۔ خالہ۔ ماموں۔ ایسی ہی پردادا پرنانا کے اولاد یہ لوگ خود حرام ہین
نہ انکی اولاد حرام ہی نہ ازواج پس خالہ۔ اور چچا کے بیٹی یا بیبی سے نکاح جائز ہے فرمایا (وعماتکم
وخالاتکم) اور خالہ اور چچا وغیرہ کے اولاد کو عمہ و خالہ نہین کہتی **اولاد مادر و پدر** بہائی بہن

ف جو مرد کہ مہر بڑہا دیوے تو یہ جائز ہے ۱۲

(واخواتکم) اور انکی اولاد فرمایا (وبنات الاخ وبنات الاخت) اگرچہ بھانجی اور بھتیجی یون حرام تھین
مگر تاکیداً ذکر فرمایا کہ مبادا دادا - نانا کی طرح نسمجہ لین ورجسطرح اونکی اولاد کی اولاد حلال ہین باپ
کی اولاد کے اولاد حلال جانین **ف** اولاد جد او ساولاو مادر و پدر ہین اخیافی - وعلاتی - وعینی
سب مساوی ہین اسلیے کہ قرآن عام ہے تینون قسمون کو شامل ہے اونکے ازواج حلال ہین پس
چچا اور خالو اور بہائی اور بھتیجے کی عورتین حلال ہین **دوم قرابت سببی** یعنے سسرالی رشتی
اسمین زوج کے اصول وفروع زوجہ پر اور زوجہ کے اصول وفروع زوج پر حرام ہوجاتے ہین فرمایا
(امہات نسائکم) اور وہ عورتین جو زوجہ کے محارم ہون اونکا جمع کرنا بحسب تفصیل بالا حرام ہے۔
اور محارم سے یہ غرض ہے کہ ان دونو سے جو مرد قرار دیجاے باہم نکاح منع ہو مثلاً ہندہ اور زینب
دو بہنین ہین یا خالہ بھانجے یا پہپی بھتیجے اب اگر ہندہ مرد ہو تو زینب اور زینب مرد ہو تو ہندہ
اوسپر حرام ہے لیکن مصاہرت بواسطہ جیسے بھاوج چچی وغیرہ کوئی شے نہین **تنبیہ** اور اسی پر
اقارب کنیز موطوءہ - یا موطوءہ حرام کا قیاس ہے اسلیے کہ جب مطلقاً وطی اور لمس اور نظر حکم نکاح
مین ثابت ہوگئے تو ہر جگہ وہی حکم دیا جایگا (لیکن یہ قیاس صرف باب نکاح مین ہے) نسب اور
میراث کے حکم علیحدہ ہین) **سوم رضاعت** دایہ اور اوسکا شوہر جسکے وطی سے دودہ اوترا ہو
اور اوسکے اصول وفروع نسب کی طرح شیرخوار پر حرام ہوجاتی ہین فرمایا (وامہاتکم الاتی ارضعنکم)
پس دایہ کی حرمت شیرخوار پر عبارۃ اور شیرخوار کے حرمت دایہ پر ضرورۃ ثابت ہوگی مگر دایہ
کے اصول وفروع کی حرمت اجماع واتفاق علما وحدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہے فرمایا اَلرَّضَاعَۃُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَۃُ (رواہ مسلم) دودہ حرام کرتا ہے جو ولادت
یعنے نسب حرام کرتا ہے **خواہر زادہ** ازجانب شیردہ ہمہ خویش شوند ازجانب شیرخوار خویشان و فروع
یعنے دودہ پلانے والے کی طرف سے سب اپنی یعنی حرام ہوجاتے ہین اور دودہ پینے والے کی
طرف سے صرف وہی دودہ پینے والا اور اوسکی اولاد حرام ہوتی ہین - اور دایہ کی شیرخوار اوسکے
فروع مین داخل ہین پس شیرخوار پر دایہ کی اولاد نسبی اور اوسکے دودہ پلائے ہوئے یعنے
دودہ بہائی بہن سب حرام ہونگے **چہارم حرمت عارضی** یعنے کسی خاص وجہ سے ایک
وقت تک حرام ہوجانا عورتکا محارم یعنی دو عورتین جنمین جمع حرام ہے جیسے تین طلاقین دیہی ہون
جبتک دوسرے شوہر سے نکاح کرکے بعد وطی طلاق نہ پالے حلال نہین ہوتی **ملاعنہ** یعنے مرد
نے عورت پر زنا کا اتہام کیا اور گواہ نہ تھے قاضی نے دونو سے اسطرح قسمین لین کہ مرد سے

کہا میں اپنے دعوی میں سچا ہوں اور جھوٹا ہوں تو مجھپر اللہ کی لعنت اور عورت نے کہا یہ دعوی
میں جھوٹا ہی اور سچا ہو تو مجھپر اللہ کے لعنت پھر قاضی دونوں میں جدائی کرادی ابو یوسف
کے نزدیک پھر یہ دونو جمع نہیں ہو سکتے یعنے نکاح حلال نہیں آورد ابو حنیفہ و محمد کے نزدیک اگر مرد کہے
کہ میں نے بہتان اور غلط بیان کیا تہا اوسے حد لگائی جاویگی اور نکاح دوبارہ کرنا حلال ہو جاویگا
سے منکوحہ غیر جبتک طلاق نہ پائے فرمایا (والمحصنت) ۔۵ مرد کافر کتابی ہو یا مشرک جبتک
مسلمان نہو جاوے فرمایا (لا تنکحوا المشرکین الخ) اور اسی میں مرتد بہی داخل ہیں سے عورتیں
مشرکہ جبتک مسلمان نہوں فرمایا ولا تنکحوا المشرکات الخ اور مرتدہ بہی اسی میں داخل ہی
سے جسکے پاس چار عورتیں ہوں اوسپر پانچوین حرام ہی جبتک ایک کو طلاق نددے اسلیے کہ اجازت
نکاح چار پر منتہی ہو گئی ہی ۸ جسکے نکاح میں آزاد عورت موجود ہو وہ کسی لونڈی سے
نکاح نہیں کرسکتا جبتک یہ آزاد جدا نہو جاوے ۹ عورت اپنے غلام سے اور مرد اپنی لونڈی سے
نکاح نہیں کرسکتا جبتک وہ اسکے مالک سے باہر نہو جاویں اسلیے کہ سے قرآن میں عورت کا حق
مرد پر اور مرد کا حق عورت پر واجب کیا گیا اور مملوک کا حق اپنے مالک پر واجب نہیں ہوتا
سے مرد کو عورت پر فضل و قوت عطا فرمایا اور غلام کو مولاۃ پر قوت و فضل نہیں ہو سکتا سے زن
و شو میں تقضیہ مساوات و تعظیم ہی اور مولی و عبد میں تذلیل و تحقیر لازم سے نکاح میں ابتغاء بالمال
لازم ہی اور لونڈی میں ابتغاء مفقود ہی اسلیے وہ یونہیں حلال ہی اور طلب چاہتی ہی کہ مطلوب
قبل طلب حاصل و موجود نہو۔ اور غلام میں نہ ابتغا ممکن ہی نہ مال اسلیے کہ ابتغاء عبد نہوگا مگر
باذن مولاۃ پس یہ ابتغاء عین ابتغاء از جانب مولاۃ ہی اور غلام نہ مالک ہو سکتا ہی نہ ابتغاء
بالمال باختیار خود اوسے جائز ہے پس لونڈی اسلیے کہ قابل مالکیت نہیں اور غلام اسلیے کہ
قابل تملیک نہیں ابتغاء بالمال سے متعلق نہونگے اور جبکہ نکاح کو ابتغاء لازم تہا جیسا کہ صفحہ ؟
میں آتا ہی اور لازم بوجہ عدم محل کے باطل ہوا تو ملزوم یعنے نکاح ضرورۃ باطل ہوا۔ لیکن
لونڈیمیں (او ما ملکت) سے حلت اصلی باقی اور غلام میں حرمت اصلی قائم رہیگی سے اور ایجاب
و قبول بہی انکا تابع مولی کے ہی تو نکاح میں یہ ایجاب و قبول ایک ہو جاتا اور رکن مفقود ہو جاتا
سے غلام و کنیز اپنے مولی کے حق میں مثل حیوانات کے ہیں اور نکاح نوع انسانی میں ہوتا ہو سے اور یہ
وہم صحیح نہیں ہی کہ جب انکا نکاح دوسرے جگہ کیا جاوے تو بہی یہی سب اولیٰ پیش آتے ہیں
حالانکہ دوسری جگہ انکا نکاح باتفاق جائز ہے اسلیے کہ سادہ انکی باذن موالی ہوسکے میں

او مملوک ضمناً وتبعاً تمام امور کا صالح بنجاتا ہے غلام مولاۃ کو اگر وہ دیتا تو اوسی کے ملک سے ہوتا
پس مولاۃ اپنے ہی مال کے دوبارہ مالک ہوتے یہ لغو تہا اور دوسری عورت جو مہر اوسے بیچکر
یا اوسکے مولی سے باقی ہے وہ اوسکے ملک مین خارج سے آتا ہے اور ایسے ہی مالک اپنی لونڈی کو جو دیتا وہ
اسی کے ملک مین باقی رہتا اور دوسرا شخص جو لونڈی کو مہر دیتا ہے وہ اوسکے ملک سے خارج ہوجاتا ہے پس
دونو صورتونمین صلاحیت مالی مفقود ہے یہ مسائل علما مین متفق ہین بعض اختلافی ہین جنکی تفصیل کتب فقہ مین ہے نظم

عمہ و خالہ جدہ و مادر
باپ و ماد دونو کی طرف سے حرام
مشتہی کا بہم زنا و مساس
تجپہ ہین اپنی ذات سے ممنوع
زن محارم کی اپنی سوت نہو
تجپہ ہے اجنبی کی طرح حلال
ہین نہین جو کہ اہل سنت مین
میل اپنے غلام سے تو نہ کر

مع اولاد دختر و خواہر
زوج و دایہ کی بہی اصول و فروع
ہے تحریم عقد پر ہے قیاس
چند جا مختلف ہی حکم رضاع
جبتلک حکم عقد فوت نہو
پاہی بند نکاح وعدت غیر
مثل اہل کتاب حرمت مین
لونڈیان بی نکاح بہی ہین حلال

پوتیان اونکی ہوین زوج تمام
گو زنا سے ہون تجپہ ہین ممنوع
جملہ ہم بستر اصول و فروع
سالی اور زوجہ مین نکر اجماع
پر نکاح زن برادر و خال
مرد کا فرزنان صاحب دین
ہو نہ عقد کنیز حرہ پر
منع ہی عقد پنجمین کا خیال

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ
اور جو نہ قدرت رکہے تم مین سے کہ نکاح کرے آزاد مومنہ سے پس اونسے کہ مالک ہوے
أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ
داہنے ہاتہ تمہارے کنیز مومنہ سے اور اللہ جانتا ہے ایمان تمہارا ایک تم مین کا جز ہو دوسرے کا

طول وسعت۔ غنا۔ توانگری۔ مقدرت۔ اور یہان اوسقدر مقدرت مراد ہے جو ادائے مہر و نفقہ کو کافی ہو **محصنت** کنایہ ہے آزاد عورتون سے اسلیے کہ آزاد عورتین نکاح والیونکی طرح دوسرون کے تصرف سے محفوظ ہوتے ہین **فتیات** جمع فتاۃ۔ زن جوان۔ کنایہ لونڈیونسے جو قابل نکاح ہون **بعض** ٹکڑا۔ جز یعنے جسکے پاس اسقدر مال نہو کہ آزاد عورت سے نکاح کرسکے اور اوسکے نفقہ و مہر کا متحمل نہو تو اون لونڈیون سے نکاح کرلے جو ایمان والیان ہین اور اللہ تعالی تمہارے ایمان کی کیفیت خوب جانتا ہے وہی جانے کہ آزاد کا ایمان افضل ہے یا مملوک کا اور انسانی حیثیت سے بہی سب اولاد آدم ہین ایک دوسرے کا جز ہے۔ یہ مرضی علماء حنفیہ کا ہے اور معروف علماء شافعیہ واسطے ہین کہ لونڈی سے نکاح جائز ہونے کی تین شرطین ہین

لے یہ کہ آزاد عورت سے نکاح کرنے کی مقدرت نہو ۲ لونڈی مسلمان ہو ۳ زنا مین گرفتار ہوجانیکا
ڈر ہو اور در منثور مین متعدد صحابہ سے یہ مذہب منقول ہی مگر علمای حنفیہ کہتے ہین کہ شرط یا وصف
کی نفی نفی حکم پر دلالت نہین کرتی یعنی جب یہ کہا جاے کہ برسات آئیگی تو پانی برسیگا یا برساتی پانی درخت
اوگا تا ہی اس کے یہ معنی نہین ہوسکتے کہ بے برسات پانی نہ برسے اور غیر برساتی پانی درخت نہ اوگاے
بلکہ ایسی صورت مین یہ سمجہا جاتا ہی کہ کلام حکم مخالف سے ساکت ہی اور دوسرے قواعد اور نصوص
پر نظر کیجاتی ہی اگر اون مین ممانعت ہی تو ممانعت ورنہ جواز ہے تو جواز اور سکوت ہو تو سکوت اختیار کیا جاتا ہی
مگر اسوجہ سے نہین کہ شرط یا وصف کی نفی نے نفی حکم پر دلالت کی۔ پس اس آیت مین بہی شروط ثلثہ
اگر نہون تو آیت نکاح کنیز سے ساکت رہیگی اور (احل لکم ما وراء ذلکم) کے عموم سے حلت نکل آئیگی
اور جو عورتین حرام ہوچکین اون مین یہ صورت درج نہ تہی لہذا ہمارے علما نے فرمایا کہ اولی اور افضل
تو یہی ہی کہ اس صورت مین نکاح نہ کرے اسلیے کہ جب حرہ موجود ہی تو کنیز سے رزالت نسب اور
اضاعت نطفہ کا کیا فائدہ اور نکاح ہی کرے تو کتابیہ سے کیا ضرورت ہی۔ روح راحیت تابس
عذاب بیست الیم۔ اور جبکہ زیادہ ضرورت اور خوف زنا نہو تو اس دوسری کیا حاصل لیکن اگر کرے تو
حرام نہین۔ پس مقصود آیت یہ ہی کہ ۱ جہان تک ہوسکے حرہ اور مومنہ سے نکاح کرو ۲ اور بے ضرورت
لونڈیون کی طرف ملتفت نہو ۳ اگر ضرورت ہو تو زیادہ تردد اور نفرت بہی نکرو اسلیے کہ ایمان کے
حالت مخفی اور انسانیت مین ہر بشر مساوی ہی ۴ یہ کہ کتابی حرہ سے کنیز مومنہ بہتر ہے اسلیے فرمایا
کہ محصنت یعنی حرہ مومنہ نہو تو کنیز مومنہ سے نکاح کرلو۔ کتابیہ حرہ کا ذکر ہے اوڑا دیا ۵ معلوم ہوا
کہ کفو کا شرع مین اعتبار ہے ورنہ عدم طول وجہ نکاح کنیز قرار نہ پاتا ۶ عبد و مولی مین ذلت
و عزت دنیاوی ہی دینی حالت بندگی اور قبول پر موقوف ہی ۷ رزالت نسبی امر عرفی ہو نہ حقیقی
جیسا کہ فرمایا کہ تم سب ایک ہو ۸ صرف ذکر مہر پر کفایت فرمانے سے سمجہ لیا گیا کہ نفقہ زن کنیز کا شوہر پر مطلقاً
واجب نہین ہوتا بلکہ جب اوسکا مولی حکم دے کہ لونڈی اپنے شوہر کے گہر مین رہے تب شوہر پر نفقہ اوسکی واجب ہوگا

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ
پس نکاح کرو ان سے اونکے مولی کی اذن سے اور دو تم اونکو مہر اونکا شرعی طور پر پاکدامن ہونیوالیان

اہل سے مراد مولی محصنت پاکدامن	مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ زنا کرنیوالیان اور نہ پوشیدہ یار بنانیوالیان	اجور مزدوری مراد مہر ہے مسٰفحٰت زنا کار

[illegible]

اخدان آشنا جو بدکاری کے لیے دوستی کرین یعنے نکاح کرو لونڈیون سے اونکے مولی کی حکم سے (معلوم ہوا کہ لونڈی اور غلام بے حکم مولی نکاح نہین کرسکتے اِذَا نَکَحَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوْلَاہُ فَنِکَاحُہٗ بَاطِلٌ جب نکاح کرلے غلام بے اجازت اپنے مولی کے تو نکاح اوسکا باطل ہے اور ایک روایت مین ہی فَهُوَ عَاهِرٌ پس وہ زناکار ہی **وہم** اگر کوئی کہے کہ حرہ مین بدون اذن ولی نکاح جائز کہا گیا اور حدیث بطلان نکاح اس تاویل سے کہ قرآن پر زیادتی جائز نہین چھوڑ دی گئی اور کنیز و غلام مین حدیث معتبر ہوی تو **جواب** یہ ہی کہ آیت اختیار نکاح آزاد عورتون مین ہی اور ظاہر ہے کہ اکثر احکام مین آزاد اور مملوک علیحدہ ہین خصوصًا وہ امر جو حق مولی سے متعلق ہو جیسے نکاح کہ خدمت مین مخل وطی سے مانع ہی پس یہ حدیث معارض قرآن کے نہین) اور دو اون کو مہر اونکے شرعی طور پر یعنی بے پس و پیش حیلہ و حوالہ نکرو لفظ کنیز مین غلام اور مکاتب اور مکاتبہ اور مدبر اور مدبرہ اور ام ولد سب داخل ہین کسی کو بے اذن نکاح کا حق نہین یہ نسمجھنا چاہیے کہ مہر لونڈی کے مالک مین آجاتا ہی اسلیے کہ مملوک اپنے مال و جان سمیت مولی کی ملک ہی البتہ لونڈیون کی طرف نسبت کرنے مین فائدے تھے سلہ یہ کہ درحقیقت اونہین کا مہر ہی سلہ اگر لونڈی ماذون یا مکاتبہ ہو تو اوسے حق مہر لینے کا باقی رہے) اور یہ لونڈیان احصان و پاکدامنی کے حال مین ہون زناکار نہ ہون اور چھپے یار سے بچین نکتہ حرہ مین فرمایا (محصنین) یعنے تم اے مردو اونہین محصن بناؤ اسلیے کہ وہ تمہارے گھر مین تمہارے اختیار مین ہین اب تحفظ و تادیب تمہارے ذمے ہی اور اگر اوسے کوئی لغزش ہوگی تو تمہاری عزت مین بٹا لگیگا اور کنیز مین فرمایا (محصنت) یعنے اے لونڈیو تم پاکدامن بنو اسلیے کہ تم اپنے شوہر کے گھر اور قبضے مین نہین ہو بوجہ ملک مولی و لزوم خدمت تم باہر بہت آتی جاتی ہو تم پردہ نہین کرسکتین تم سے تمہارے مولی اور اوس کے عیال سے ہر وقت معاملہ رہتا ہی اس صورت مین حفظ و عفت تم خود کرسکتے ہو تمہارے شوہر پر اسکا الزام نہین **مسئلہ** حکم احصان سے معلوم ہوا کہ مولی جب لونڈی کا نکاح کردے پھر اوس پر نظر نہ ڈالے **مسئلہ** لونڈی کے احصان مین پردہ داخل نہین

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ

پھر جب نکاح کرلین پھر اگر لائین بیحیائی تو اونپر آدھا ہے اوسکا جو آزاد عورتون پر ہی عذاب سے

احصن بصیغہ معروف و مجہول دونو روایتین ہین کہا بعض نے اسلام مراد ہی یعنے جب مسلمان ہو جائین اور کہا بعض نے نکاح مراد ہے یعنے جب نکاح کرلین **محصنت** سے یہان حرۃ مراد ہو **عذاب** سے مراد حد یعنی جب لونڈیان نکاح کرلین پہر زنا کرین تو اونپر آزاد کی آدہی سزا ہے یعنے پچاس کوڑے لگائے جائین **ف** باتفاق ثابت ہی کہ یہان حد سے مراد کوڑے لگانا ہے رجم نہین اسلیے کہ رجم کی تنصیف نہین ہوسکتی اور لونڈی اگر زنا کرے تو اسپر حد لگانے کے لیے نہ اسلام شرط ہی نہ نکاح جیسا کہ مسلم مین روایت ہی کہ حضرت علی نے خطبے مین فرمایا اے لوگو اپنے غلامونپر حد قائم کرو محصن ہو یا غیر محصن پس تحقیق رسول اللہ کی لونڈی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اوسپر کوڑے لگاؤن مگر اوسنے ابہی بچہ جنا تہا مین ڈرا کہ شاید کوڑے لگانے سے وہ مرجائے حضور مین مین نے عرض کی آپنے فرمایا تمنے اچہا کیا۔ اور ایسا ہی نقل کیا ہمارے فقہانے اور جواب آیت سے یہ ہی کہ شرط احصان دلالت نہین کرتی کہ درصورت عدم احصان حد نہ لگائی جائے بلکہ یہ آیت ایسی لونڈی کے حکم سے جو منکوحہ یا مومنہ نہو ساکت ہی پس وہ عام حکم سے (الزانیۃ والزانی الخ) اونپر بہی نافذ ہوگا اور آدہی مار پڑے گی اس آیت مین اون لونڈیون کا اور مقدار سزا عورتون کی نسبت مذکور ہوئی مگر غلام بہی اسمین داخل ہین جسطرح حکم نکاح مین ماؤن کے ساتہ باپ اور دوسرے احکام مین مردون کے ساتہ عورتین داخل ہین

ع ۳ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

یہ واسطے اوسکے ہی کہ ڈرے زنا سے تم مین اور یہ کہ صبر کرو تو اچہا ہی تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

یہ نکاح لونڈیکا اوسکو ہی جو زنا کا اندیشہ رکہے اور اگر صبر کرو اور ایسی لونڈی کے نکاح سے باز آؤ تو تمہارے حق مین بہتر ہے اور اللہ غفور رحیم ہو

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ

چاہتا ہی اللہ کہ ظاہر کرے واسطے تمہارے اور دکہائے تمہین راہ اونکی جو تم سے پہلے تہے اور توبہ قبول کرے تمہاری

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

اور اللہ دانا ہے پختہ کار

اللہ چاہتا ہی کہ اپنے احکام تم سے بیان کردے اور اگلے پیغمبرون کے طریقے پر تمکو ہدایت کرے اور تمہاری توبہ قبول فرمالے اور اللہ سب کچہ جانتا ہی اور پختہ کار ہی **در منثور** کہا ابن عباس نے آٹہ آیتین سورۂ نسا مین ایسے نازل ہوئی ہین جو اس امت کے لیے تمام چیزون سے بہتر ہین ایک یہ آیت دوسری واللہ یرید الخ تیسری یرید اللہ ان یخفف الخ چوتہی ان تجتنبوا کبائر الخ پانچوین ان اللہ لایظلم الخ چہٹی ومن یعمل سوءا ساتوین ان اللہ لا یغفر الخ آٹہوین والذین آمنوا الخ **ف** معلوم ہوا کہ گو نام اور جزئیات مسائل بدلتے رہے ہین مگر اصول دین ہمیشہ سے ایک تہا

اور اسی پر کہا ہمارے فقہائے کہ جب اللہ اور اللہ کا رسول اگلے احکام اور قصص بیان فرماکر سکوت کرے تو وہ ہمارے لیے حجت ہین مثلاً اطمینان قلب کے لیے قرعہ ڈالنا حضرت زکریا سے مریم کی پرورش مین منقول ہوا ۔ اور حضرت موسی سے طلب علم کے لیے سفر کرنا اور حضرت یوسف سے ضرورت کے وقتمین بغرض رفاہ خلق اللہ طلب منصب و حکومت کرنا اور حضرت موسیٰ کا چالیس دن تک طور پر مشغول عبادت رہنا یہ سب ہماری شریعت مین حجت و معمول بہ ہین

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝

اور اللہ چاہتا ہی کہ توبہ قبول کرے تمپر اور چاہتے ہین وہ جو پیچھا کرتے ہین خواہشون کا یہ کہ جھک پڑین جھکنا بہت

اور حق سبحانہ تعالی چاہتا ہی کہ اپنا غضب اور عذاب تمسے ہٹالے اور توبہ قبول فرمائی اور جو حظ نفس طلب کرتے ہین یعنے یہود یا دوسرے کفار اسطرح کہ بہنون یا بیٹیون یا بعض محارم کا نکاح جائز کہتے ہین یہ چاہتے ہین کہ تم اللہ کے منع کیے ہوے لذتون کے طرف پورے طور پر جھک پڑو اور مبتلای عذاب ہو جاؤ

اللہ تعالی چاہتا ہی کہ تمہین ہر طرح کے

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝

چاہتا ہی اللہ یہ کہ تخفیف فرمائے تمپر اور پیدا کیا گیا انسان کمزور

تباہ وسے جس سے دنیاوی امور مین آسانی اور عذاب سے بچنے اور جنت حاصل کرنے کی مشقتون مین سہولت ہو اور اوسنے تو خود انسان کو ضعیف و کمزور پیدا کیا ہی ۔ اور کہا گیا ہی ۔ کہ آدمی نفسانی خواہشون اور شیطانی حملون سے روکنے اور عبادت کی محنت اوٹھانے مین کمزور ہی ف معلوم ہوا کہ ۱؎ یہ شریعت اسلام دنیاوی رسوم سے آسان ہی اسلیے کہ کلمۂ تخفیف مطلقاً ارشاد ہوا کوئی قید نہین ۲؎ ہمسے اگلون کی سی سختیان اوٹھالے گئین ۳؎ یہ ارشاد ہوا کہ انسان پیدا کیا گیا بصیغۂ مجہول اشارہ کر رہا ہے کہ ہمین ذاتوا سے کمزور بنایا ہی پس وہ اصل خلقت مین واجب الرحم ہے ۴؎ کلمۂ ضعیف میدلاتا ہی کہ رحمت اور عفو اوسکا ہمین گھیرے ہی اسلیے کہ کریم سے امید یہی ہو کہ کسی کمزور پر عتاب کیے ہی اور ایسا کمزور جسے خود کمزور بنایا ہو ربط جبکہ انسان شہوت فرج یعنے جماع اور شہوت بطن یعنی کہانے پینے پر زیادہ حریص تہا بعد ذکر محرمات مالی مسائل کی تعلیم شروع فرمائے حرام سے بچایا حلال کا طریقہ بتایا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

اے ایمان والو نہ کھاؤ مال اپنے آپسمین ساتھ ناحق کے مگر یہ کہ ہو سوداگری

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

رضامندی سے آپکے اور نہ مار ڈالو اپنی جانونکو بیشک اللہ ہے ساتھ تمہارے مہربان

ایک دوسریکا مال ظلم۔ فریب۔ بے ایمانی سے نکھاؤ ہان تجارت مین فائدے اوٹھانا دوسرون کے مال پر قبضہ کر لینا جائز ہی بشرطیکہ باہمی رضامندی سے ہو اور ایسا ہی نکرو کہ خودکشی کرلو یا کسی اور کو مار ڈالو اللہ تمپر مہربان ہی پس شرم ہی کہ تم خود اپنی جانونپر مہربانی نکرو یعنے اوسکے عذاب سے نہ بچاؤ یا اپنے بہائیون پر جو اوسی مہربان پروردگار کے منظور رحمت اور پیدا کیے ہوئے ہین ترس نکھاؤ۔ یا اوسکے احکام پر عمل نکرکے دنیا مین بدنظمی۔ مظالم۔ مفاسد مین گرفتار آخرت مین سزاوار نار ہنوف (باطل) ہر امر خلاف شرع۔ (تجارۃ) سوداگری اس سے اگر کنایہ مانا جاوے اون مشاغل ور تدبیرون سے جو شرعاً جائز اور عقلاً وسیلۂ منفعت ہون تو معنے وسیع اور مسائل کثیر نفس آیت سے نکل سکتے ہین اور یہ حاجت نہوگی کہ سوا ے بیع و شرا دوسرے کامون کے لیے علت مشترکہ نکالین اور قیاساً اونہین ثابت کرین (تراضی) باب تفاعل سے اسمین راضی ہوجانا۔ عام ہی کہ کسی قول یا تحریر کے ذریعے سے ہو یا کسی فعل سے پس بیع تعاطی کا جواز سمجھا گیا۔ اور جب ثمن یا مبیع مجہول رہے نہ رضا ثابت ہوگی نہ بیع صحیح اسلیے کہ محل رضا بائع کے حق مین ثمن ہی اور مشتری کے لیے مبیع اور یہ دونو یا ایک مجہول ہوئے تو رضا معتبر نہوگے۔ اور کسی امر مجہول پر رضا بہی رضا ہی معتبر نہین مثلاً کہا جاے کہ جو قیمت اسکی زید دے یا اگر زید پسند کرے یہ سب امور غیر معتبر ہین بخلاف بیع خیار کے کہ اوسمین اظہار رضا موخر ہوتا ہی اور بیع فضولے کے جسمین رضای عاقدین بالفعل اور انکی تصدیق موخر ہوتی ہی۔ لیکن صرف رضا کافی نہین ہی بلکہ اور امور بہی مشروط ہین جنکی تفصیل صفحہ گذشتہ مین گزر گئی۔ پہر یہ رضا حکمی بہی ہوتی ہی جیسے ولی صغیر کی طرف سے اور حاکم مدیون کے طرف سے بیع کر سکتا ہی۔ اور قتل نفس بہی عام ہے خود آپ کو ہلاک کرے یا کسی دوسرے آدمی کو۔ اور یہ خودکشی خواہ بحالت غضب جاہلانہ ہو یا بجذب عشق خام۔ و جوش محبت باطلہ۔ و حال غالب۔ یا بغرض قبول توبہ یا کسی خیر کے گمان سے احمد سے وہ خودکشی جسکا جواز بنی اسرائیل کی توبہ مین مفہوم ہوتا ہی اس آیت سے حرام ہوگئے لطیفہ ہر مقام پر (کم) کا ضمیر اسلیے لایا گیا کہ اتحاد پہ دلالت کرے سعدے

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند	کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا

اور جو کرے ایسا تجاوز اور ظلم سے تو اسے ہم داخل کرینگے آگ مین اور ہے یہ اللہ پہ آسان

اور جو شخص ایسی حرام خوری یا خون ناحق کا ارتکاب کرے بھول چوک سے نہین بلکہ دیدہ و دانستہ
اور ظالمانہ طور پر تو اوسے دوزخ مین داخل کردینگے اور اللہ پر ایسا عذاب کرنا آسان ہی یعنی یہ نسمجھو
کہ جب وہ رحیم ہو تو ایسی سختی کیونکر کریگا یا اور ظالم ہرچند فریب کار مکار قوی و خونخوار ہو مگر
وہان کچھ پیش نہ جائیگی **ف** سہو و خطا مین امید عفو ہے حق سبحانہ تعالی کی صفات ایسی
نہین ہین جیسے ہمارے تمہارے کہ اگر غضبناک ہین تو رحمت کا ذکر نہین اور مہربان ہین
تو خفا ہونا مشکل ہے بلکہ تمام صفات متقابلہ ایک آن اور ایک حالت مین قائم ہین

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا
اگر بچو تم اون بڑے گناہون سے جس سے منع کیے گئے ہو تم اوتار دینگے ہم تم سے برائیان تمہاری اور داخل کرینگے تمکو مکان بزرگ مین

اگر تم کبیرہ گناہون سے بچوگے تو ہم تمہارے برائیان اور گناہ صغیرہ سے درگذر کرینگے اور مدخل
کریم یعنی جنت مین داخل کرینگے **کبائر** جمع کبیرہ وہ گناہ جسکے کرنے والے کے حق مین وعید وارد ہو
اور صغیرہ جو ایسا نہو۔ مفسرین نے کبیرہ کی تفصیل مین تقریر طویل اور اقوال متعدد نقل کیے ہین
خلاصہ یہ ہی کہ بڑے بڑے اور کہلے کہلے گناہون سے بچتا رہے بھول چوک چھوٹی چھوٹی غفلتین
حق سبحانہ تعالی محض اپنے فضل و کرم سے عفو فرمائیگا **ف** دوسرے مقام پر فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نیکیان یعنی نماز برائیان مٹا دیتی ہین اور حدیث مین وارد ہوا کہ ایک نماز
دوسری نماز تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارۂ گناہ ہوجاتا ہی اور فرمایا مَنْ
حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ فِي خَيْرٍ وَمَاتَ فِي خَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ
جسنے ان پنجوقتہ نمازون پر محافظت کی اچہائی مین زندہ رہا اور اچہائی مین مرا اور اپنے گناہون سے
ایسا پاک ہوگیا گویا ابھی اوسکی مانے اوسے جنا ہی۔ اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ جو شخص زنا
مین گرفتار ہوکر پاک و صاف بچ آئے وہ زیر سایۂ عرش ہوگا **منظہر** سے کہا مجاہد نے کہ ام المومنین
ام سلمہ نے آنحضرت سے کہا یا رسول اللہ مرد جہاد کرتے ہین اور ہم جہاد نہین کرسکتے مردون کو ہمارے
دوچند میراث ملتی ہی اگر ہم لوگ بھی مرد ہوتے تو ویسی ہی لڑتے اور میراث برابر پاتے اور اسباب
نزول مین ہی کہ ایک عورت نے حضور سے کہا کہ ہمکو میراث آدھی ملتی ہی اور دو عورتونکی گواہی ایک مرد
کے برابر ہی تو کیا ثواب عمل مین بھی ایسا ہی ہوگا **معالم** عورتون نے کہا کہ ہمکو میراث زیادہ ملنا چاہی کہ ہم ضعیف
و محتاج زیادہ ہین۔ کہا سدی نے کہ جب مردون کے لیے دوچند میراث کا حکم ہوا تو بعض مرد کہنے لگے کہ ہم
اعمال و مراتب ہمارے آخرت مین بھی عورتون سے بڑہے چڑہے رہینگے۔ ان تمام امور کے نسبت ارشاد ہوا

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ

اور نہ آرزو کرو اسکے کہ بزرگی دے اللہ ساتہ اوسکے تمہارے ایک کو دوسرے پر واسطے مردون کے حصہ ہی اوس سے کہ کمایا

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

اور واسطے عورتون کے حصہ ہی اوس سے کہ کمایا اور مانگو اللہ سے فضل ہی اوسکے بیشک اللہ ہی ہر شئے سے خبر دار

یعنی اوس امر کی تمنا نکرو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہی مردونکو اونکے اعمال نیک و بد کا حصہ ملیگا عورتون کو اپنے برے یا بہلے کامون کا عوض ملیگا اللہ سے دعا کرو کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تمہین بہی عطا فرمائے بیشک اللہ ہر شے سے خوب آگاہ ہے آیت احکام سے متعلق نہین بلکہ صفای باطن تحسین اخلاق۔ سکون نفس۔ رضا و تسلیم کی تعلیم ہی یعنے جن فضائل سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی غلام کو دوسرے غلامونپر بزرگی عطا کی ہو تو کیا ضرور ہے کہ تم اونہیے فضل کی تمنا کرو اللہ تعالیٰ کے خزانہ کرم مین نہ کمی ہے نہ بخل اور ہزارون کرامتین ہین وہ مانگو اور اللہ نے مردون کے لیے خاص کر دیا ہے وہ ثواب و فضل جو وہ کمائین اور خاص کر دیا ہی عورتون کے لیے وہ شرف و ثواب جو وہ کمائین جب ایک کی کمائی اور ایک کی خصوصیت دوسرے کے لیے نہین ہی تو بیجا ہوس کرنے والا گو یا حضرت الوہیت کی تقسیم و شاہنشاہی انعام پر حرف گیر یا بخل و حسد کرنے والا خواہان تغیر ہے اللہ تعالیٰ جب تمام مصلحتین جانتا ہے اور ہر شئے کی حقیقت اور اوسکے استحقاق سے خبر دار ہے جو جس قابل ہے اوسے وہی عطا ہوتا ہے پس ایسی تمنا کا ترک کرنا اولی ہے واجب نہین۔ اگر تمنا بمعنے حسد لیا جاے تو یہی نہی محرمہ ہوگی

ف تقدیر الٰہی پر قانع۔ اور تقسیم ازل پر راضی اور ہمیشہ اوس کے فضل و کرم کے خواہان رہو اور اپنے بہائیون کو ایک بلند کرتبے پر دیکہہ کر خوش ہو رشک و حسرت کے قریب نجاؤ ربط شائبہ حسد کی ممانعت کے بعد باہمی اتحاد اور فوائد کا ذکر فرمایا کہ کیون ایسے خیال کرتے ہو تم ایک دوسرے کو ...

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

اور واسطے سبکے بنائی ہمنے وارث اوس مال مین کہ چہوڑا ماباپ نے اور رشتے والون نے اور اونکے جنسے عقد کیا

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

تمہارے ہاتہون نے پس دو تم حصہ اون کا بیشک اللہ ہے ہر شئے پر گواہ

آیت مین اختلاف اور تاویلین ہین موالی وارث۔ عقدت ایمانکم وہ جنسے عہد ہو گیا ہو زمانہ جاہلیت مین ایک دوسرے سے حلف کرتے کہ تم جس سے لڑو ہم لڑین جس سے صلح کرو

ہم صلح کریں اور بوجہ اعانت واخوت کے باہم وارث ہوتے ۲ وہ اخوت جو آنحضرت نے مدینے میں کرادی تھی ۳ تزویج یعنی زن وشوہر (تفسیر کبیر) ۴ جب کوئی ایسا آدمی جسکے نہ وارث ہو نہ وہ خود عربی ہو کسی آدمی کے ہاتھ پر مسلمان ہو اور یہ قرار پائے کہ میں کوئی خطا کروں تو اسکی تاوان تیرے ذمہ ہی جیسے دیت قتل خطا یا ارش جراحات وغیرہ اور میں مرون تو میرا وارث ہوگا پھر دوسرا شخص جسکے ہاتھ پر یہ مسلمان ہوا قبول کرے (احمدی) اور فرائض شریفی میں یہ عہد دو مسلمانوں میں بھی جائز ہی یہ ضرور نہیں کہ کافر جب کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو یہ عہد کرے دونوں صورتوں میں اعلی یعنی جو دیت وتاوان وغیرہ ادا کرے وارث ہوگا ادنی یعنی عہد کرنے والا وارث نہوگا الحاصل ہر مرنے والے کے وارث بنادئے ہیں جو ماباپ یا رشتہ دار چھوڑ مرین اور سکے حقدار اصحاب فرائض - یا عصبی - یا ذوی الارحام ہیں بحسب تفصیل صفحہ (۳۵۱) اور جو ہم عہد چھوڑے وہ اوسکا دوسرا ہم عہد پائیگا - پس دیدو تم اونکے حصے اور اللہ ہر شئے کے مصالح سے واقف ہے جسے چاہے غیر کو وارث بنادے اور عزیز کو کفر یا غلامی وغیرہ کے وجہ سے محروم رکھے **اول** اگر عقدت ایمانکم سے ہم عہد یا بھائی چارہ مراد ہے تو آیت بالاتفاق منسوخ ہی آیات میراث سے **دوم** اگر زوج وزوجہ مراد ہو تو نہ آیت میں اختلاف ہی نہ حاجت نسخ **سوم** اگر مولی الموالات مراد لیا جائے اور یہی مذہب ہی حضرت عمر وحضرت علی وحضرت ابن مسعود کا اور اسیکی طرف گئے ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب تو شافعیہ کے نزدیک منسوخ ہی (اولوا الارحام بعضہم اولی من بعض) سے اسلیے کہ شعبی اور زید بن ثابت اور شافعی کے نزدیک مولی الموالات وارث نہیں - اور اگر آیت منسوخ مانی جاسے تو یہ مال بیت المال کا حق ہوگا - اور حنفیہ کہتے ہیں کہ ۱ ازواج کا ذکر اقارب یعنے اصحاب فرائض میں گزر گیا اس تکرار اور اصحاب فرائض سے علیحدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی ۲ جبکہ آیت ناسخہ امام شافعی کے نزدیک معمول بہ نہیں اسلیے کہ وہ ذوی الارحام کو بھی وارث نہیں تسلیم کرتے تو یہ قول مضطرب ومتردد ہوگا (احمدی) ۳ آیت میں عقد موالات کے منسوخ کرنے پر کوئی دلالت نہیں اسلیے کہ ذوی الارحام کے نہونے پر مولی الموالات وارث ہوتا ہے بحسب تفصیل صفحہ (۳۵۰) پس درمیان میراث ذوی الارحام ومولی الموالات کے نہ تعارض ہی نہ نسخ ربط بعد تسکین واطمینان پھر تنبیہ کردے کہ اللہ کی تقسیم اور تقدیر مٹ نہیں سکتی وہ مستحکم اور واجب العمل ہے جسطرح مردوں کو میراث میں فضیلت دی اور سامور میں بھی وہ افضل ہیں اور سکی وجہ بھی

ب ... بھلا ... اے ... کس ... اکبر ... ١٦ ... لہ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا
مرد　منتظم ہین　عورتونپر اسلیے کہ بزرگی دی اللہ نے ایکو اونکے ایک پر　اور اسلیے کہ خرچ کیا مردونے

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ
اپنے　مال　پس نیک عورتین　فرمانبردار　حفاظت کرنے والیان ہین پیٹھ پیچھے　ساتھ حفاظت اللہ کے

معالم سعد بن ربیع نے اپنی زوجہ کو مارا اونکے باپ نے حضور مین نالش کی آپنے فرمایا کہ عوض اور قصاص لیا جاے مدعیہ پہرسے تھے ناگاہ ارشاد ہوا کہ پہرو یہ جبرئیل جلیل آئے اور حکم احکم الحاکمین لائے یہ مرد عورتون کے منتظم اور ادب آموز اور نگران اور اونپر حاکم ہین (پہر ارشاد فرمایا اَرَدْنَا اَمْرًا وَّاَرَادَ اللّٰهُ اَمْرًا وَالَّذِيْٓ اَرَادَ اللّٰهُ خَيْرٌ پہر قصاص کو منع کر دیا) اور یہ علو اسلیے عطا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مردون کو فضیلت دی ہی عورتونپر بسبب قبول شہادت وکمال عقل وقوت وغیرہ کے اور اسلیے کہ مرد اپنا مال یعنے مہر ونفقہ خرچ کرتے ہین **ف** وجہ اول نقلی ہی یعنے اللہ نے اونکو افضل بنایا وجہ دوم عقلی ہے اسلیے کہ جسکے ہاتھ مصارف ہوا گر وہ منتظم اور حاکم نہ بنایا جاے اور اوسکے راے کے اتباع نہو تو عقلاً کام نچلے پس نیک بختین اللہ تعالیٰ اور شوہر کے فرمانبردار اپنے شوہرونکے پیچھے اونکے مال اور گہر اور اونکے حکم کی حفاظت کرتے ہین اپنی عزت وآبرو کی نگہبانی رکہتے ہین اللہ کی محافظت کے ساتہ **معالم** ساتہہ اوس چیز کے کہ اللہ نے تعلیم وتوفیق خیر سے اونکی محافظت فرمائی ہی **ف** ۱ مرد عورتونپر قوی اور آمر ہین پس یہ عذر بعضون کا کہ عورتین ہمارا کہنا نہین مانتین رسوم کفر وبدعت کئے جاتے ہین چندانکہ ہم بہی مجبور ہین ـ دلیل نامردی ہی ۲ یہ بہی معلوم ہوا کہ عورتین مردون کے ماتحت کے لیے ہین ۳ حفظ مال وحکم زوج کو نیکبختی اور اطاعت قرار دیا جس سے واضح ہی کہ غیر مطیع شریر وسرکش ہین ۴ شان نزول سے مفہوم ہوتا ہی کہ عورت کو مرد کے سختی پر بہی صبر کرنا چاہیے ـ مگر مردون کو بہی ایسی مار سے جسکا اثر ظاہر ہو اور ایسی سختی سے جو حد بد خلقی اور تندخوئی تک پہنچے منع فرمایا ہی **احادیث** فرمایا اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ جب کوئی عورت پڑہے پنجوقتہ نماز اور باآبرو رہے اور شوہر کی اطاعت کرے داخل ہو جنت مین جس دروازہ سے چاہی (ترمذی) ایک عورت حضور کی خدمت مین آئی اور عرض کرنے لگی ہین عورتون کی طرف سے

حضور مین حاضر ہوے ہون سا اللہ نے مردو نپر جہاد فرض کیا اگر مارے جائین تو زندہ ہین
رب کے پاس اور فتح پائین تو غازی ہین اور ہمکو اسمین سے کوئی حصہ نہین ارشاد ہوا اے اسما
تو میرا پیغام عورتون کو پونہچا دے کہ تمہارے حق مین شوہر کی اطاعت اور اوسکے حق کا اقرار جہاد
کے برابر ہے اور کم عورتین ہین جو ایسا کرتی ہین اور ایک حدیث مین وارد ہوا کہ اونٹ نے حضور کا
سجدہ کیا خدام نے عرض کی یارسول اللہ ہمین بہی اجازت ملے فرمایا اگر کسی بشر کو سجدہ کا حکم ہوتا
تو عورت کو مرد کے سجدہ کا حکم ہوتا ترمذی سے اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا
رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ جو عورت مرے اور اوسکا شوہر اوس سے راضی تہا جنت مین داخل ہو

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ
اور وہ عورت کہ ڈرو تم لڑائی سے اونکی پس نصیحت کرو تم اونکو اور جدا کرو اونہین خوابگاہ مین اور مارو اونکو

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا
پس اگر اطاعت کرین تمہاری پس نہ ڈہونڈہو اونپر کوئی راہ بیشک اللہ ہے بلند بزرگ

اور جس عورت سے لڑائی جہگڑے سرکشی کا خوف ہو اوسے اول زبان سے نصیحت کرو
اسپر بہی نہ مانے تو خوابگاہ جدا کرو یعنی جماع وہمبستری سے دور رہے منظری مین ہے کہ پشت
پہیر کر سوئے احمدی مین ہے کہ اپنے لحاف مین داخل نکرو جدا الگ سوؤ مسئلہ ایک مرد
کی دو بیبیان ہین ایک سے لڑائی ہوی تو یہ نہین ہوسکتا کہ اوسکی باری کے دن دوسری
کے پاس جو مطیع ہے سوئے البتہ اسے بستر سے علیحدہ کرنیکا مختار ہے۔ اور اگر اسپر بہی باز
نہ آئین تو اونہین مارو۔ چونکہ ضرب مجمل تہے یعنے کیفیت اور مقدار بیان نکی گئی تہی حدیث
سے اوسکی تفسیر کی گئی کہ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وہ مار نہو جسکا اثر ظاہر ہو ف یہ مطلب نہین
جب تک عورت کو نصیحت نکرے خوابگاہ سے دور نکرے اور جبتک دور نکرے مار پیٹ نہ کرے بلکہ تقدیر کلام یون ہے
کہ جب لڑین تو اونہین فہمایش کرو اگر جرم خفیف اور فہمایش مفید نظر آئے اور اگر جرم سنگین
یا فہمایش بیسود ہو یا فہمایش ہو چکی ہو تو خوابگاہ سے یا جماع سے دور کرو اور جس طور پر ہو
فہمایش کرتے رہو۔ اور اس سے بہی زیادہ خطا ہو اور فہمایش سے محرومی اور الگ سلانا غیر موثر
نظر آئے تو مارو مگر ایسی مار نہ ہو جو حد تعزیر اور ایذاے شدید تک پونہچے اسلیے کہ ایسی حالت
مین طلاق دیسکتے ہو پس ہجران بدون فہمایش اور ضرب بدون ہجران ثابت ہی اور
اسی لیے واو جمع داخل کیا گیا تاکہ جمع پر دلالت کرے کلمات تعقیب تاخیر مثل ثم و ف

وغیرہ بیان نہین کئے قیاس سے بیٹی اور شاگرد اور ہر متعلق کی فہمایش و تہدید اور کسیقدر ضرب
نکل سکتی ہے اسلیے علت مشترک یعنے ادب آموزی یا آپ کو عار سے بچانا دونون مین ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اور اگر ڈرو تم پہوٹ پڑنے سے زن و شوہر مین تو مقرر کرو ایک پنچ لوگون سے مرد کے اور ایک پنچ لوگون سے عورت کے

اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ○
اگر چاہین گے دونو اصلاح موافقت دیگا اللہ اون مین بیشک اللہ ہے دانا خبردار

اور اگر حکام کو خوف ہو کہ آپسمین انکے پہوٹ پڑیگی اور محبت و میل جول نہوگا تو ایک آدمی کو مرد کی جانب سے پنچ بناؤ اور ایک عورت کی طرف سے اگر یہ پنچ اصلاح چاہینگے یعنے بحسب واقعات اونہین یہ مناسب نظر آئے کہ باہمی اصلاح ہو جاے تو اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی بیشک اللہ ہر کام کی مصلحت سے خبردار و دانا ہی خفتم اور ابعثوا کے مخاطب خواہ حکام وقت ہین یعنی وہ اسطرح فیصلہ کرادین۔ خواہ عزیز و اقارب یا ہمسایہ یا اصلاح پسند مسلمان ہین کہ اسطرح تصفیہ کرادین خواہ مرد و عورت ہین۔ اور یہی مناسب تر ہی اسلیے کہ حکام خود ہی فیصلہ کر سکتے ہین پنچایت کے ضرورت نہین ہان اگر چاہین تو مقدمہ سپرد پنچایت کر سکتے ہین۔ اور عزیز و اقارب یا ہمسایہ وغیرہ کو یہ اختیار نہین کہ پنچایت قایم کردین ہان سمجھا سکتے ہین۔ اور فریقین مختار ہین کہ کسی شخص کو حکم بنا دین پس یہ خطاب زن و شوہر کی طرف اولی ہی۔ اور یہ قید کہ پنچ مرد و عورت کے اہل سے ہون ضروری نہین اسلیے کہ وہ زیادہ تر واقف ہوتے ہین اور اونکا اعتبار اونکا اثر زیادہ ہوگا یریدا کا فاعل بہی خواہ پنچ خواہ حاکم خواہ ہر فریق ہی **حاصل** اگر تمکو خوف یعنے ظن ہو کہ آپسمین موافقت نہوگی مخالفت اور بے لطفی رہیگی تو پنچایت کرو اور ایک معتبر واقف کار ادہر کا ایک ادہر کا آدمی پنچ قرار پائے بوقت پنچایت اگر فیصل کرنے والے یا زن و شوہر اصلاح کے خواہان ہون تو اللہ تعالی اون دونون مین موافقت عطا کرنے والا ہی اور اللہ تعالے ہر امر کے انجام و آغاز اور دلون کے نیتون سے خبردار ہی **مسئلہ** آیت پنچایت کے حسن و جواز پر دلالت کرتی ہی **مسئلہ** حکم کے لیے ضرور ہے کہ عاقل۔ بالغ۔ مسلم۔ آزاد ہو۔ محدود فی القذف نہو۔ البتہ فاسق برضامی فریقین حکم ہو سکتا ہی (ہدایہ) **مسئلہ** فریقین کو اختیار ہے کہ قبل صدور فیصلہ رجوع کرین اسلیے کہ پنچایت ایک امر اختیاری ہی جسطرح اونہین بنا سکتے ہین توڑ بہی سکتے ہین (ہدایہ) اور اسیکی طرف اشارہ ہی (ان یریدا اصلاحا) مین اسلیے کہ پنچ فیصلہ

کے لیے ہی اصلاح سے اوسے تعلق نہیں مسئلہ ۴ یہ کہ حق نہیں کہ بدون رضای مرد طلاق دلوادے اسلیے کہ آیت مین کوئی ایسا حکم نہیں ہی مسئلہ ۵ ایسے ہی حاکم بھی طلاق یا خلع پر مجبور نہیں کر سکتا

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَ
اور بندگی کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسی شے کو اور ساتھ والدین کے (کرو) احسان اور قرابت والونسے اور

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
یتیمون سے اور مسکینون سے اور ایسے ہمسایون سے جو رشتہ دار ہون اور وہ ہمسایہ جو اجنبی ہو اور دوست ہمنشین

وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ
اور مسافر اور غلام سے بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا اوسکو جو متکبر بڑائی کرنے والا

یعنے سب سے مقدم اور اہم اللہ کا حق ہی کہ اوسکی بندگی کرو اور دوسرے کو اوسکا ساجھی نہ قرار دو پھر ماں باپ کا حق ہی کہ اونکے ساتھ خدمت سے مال سے۔ مدح وثنا سے۔ ہر طرح احسان کرو۔ پھر احسان کرو رشتہ دارون۔ یتیمون۔ مسکینون سے اور اوس ہمسائے سے جو رشتہ دار یا نہایت قریب یا دیوار بدیوار قریب ہو پھر اور اوس ہمسایے سے جو مذہب یا نسب یا مکان مین بعید ہو اور اوس دوست سے جو ہمنشین ہو اور زوجہ بھی مراد ہی کہا صاحب مظہری نے کہ بیر بھائی بھی اس مین داخل ہی اور مسافر اور غلام وکنیز سے بیشک اللہ ایسے شخصون کو دوست نہیں رکھتا جو اتراتا ہو بڑائی کرتا ہو ف ہمسایے کے تقدیم دوست پر ظاہر ہے اسلیے کہ دوست کا حق طبعی ہے اور ہمسایے کا حق تعبدی مگر جبکہ اس سے زوجہ مرادلیجاے تو یہ کہا جائیگا کہ حق زوجہ کا گو والدین پر مقدم اور دیانۃً تمام اغیار سے مقدم ہے اور آخرین اسلئے مذکور فرمایا کہ زوجہ خلقی طور پر منظور محبوب ہی اور اغیار مساکین فراموشی اور نا پرسانی مین رہتے ہین اسلیے اسکا ذکر موخر کردیا مگر مرتبہ مقدم ہے ف ۲ عبادت کا حکم اور شرک کے ممانعت اسلیے فرمائے کہ تاکید وتوضیح ہوجاے یعنی نہ صرف توحید پر اکتفا ہے نہ فقط عدم شرک پر بلکہ لازم ہی کہ شرک نکرو اور توحید کرو اور یہی مضمون ہی کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بطور نفی واثبات ۳ اور دوسرے حقوق کا عطف۔ بغرض اظہار کمال تاکید واہتمام ہے ۴ ترتیب ذکر سے اشارہ فرمایا کہ توحید وحق اللہ تمام حقوق پر مقدم ہے یہ تمام عزیز وحقدار اگر اللہ کے حق کے مانع وحارج ہون تو خیر ورنہ کسیکے مستحق وحقیقتاً نہین ہی ۵ ان حقوق کے تارک کو متکبر اور مغرور فرمایا اسلیے کہ بندگی کرنا تو کہلی سرکشی ہی مگر والدین یا عزیز یا اقارب اور مساکین یا احباب سے

حقوق ادا کرنا بھی سرکشی اور غرور ہو اسلیے کہ گویا یہ شخص خیال نہین کرتا کہ مین بھی عاجز حاجتمند ہونیوالا ہون احادیث مسلم مین ہو کہ کہا معاذ بن جبل نے مین حضور کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا اور میرے اور نبی محبوب کے درمیان مین سوای پالان کے اور حجاب نہ تھا وفعۃً ارشاد ہوا یا معاذ مین نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ وسعدیک پہر تھوڑی دیر سواری چلی کہ ارشاد ہوا یا معاذ - مین نے کہا لبیک - ارشاد ہوا تو جانتا ہو اللہ کا حق بندونپر کیا ہو مین نے عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہو فرمایا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اللہ کا حق بندونپر یہی کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکو اوسکا شریک نکرین پہر تھوڑی دور چلے اور فرمایا یا معاذ مین نے عرض کی لبیک یارسول اللہ فرمایا تو جانتا ہو کیا حق بندونکا ہو اللہ پر جب وہ ایسا کرین مین نے عرض کی اللہ اور رسول اللہ کا دانا ہو فرمایا یہ حق ہے کہ اونپر اپنے کرم وفضل سے عذاب نکرے - مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا ذلیل وخوار ہوا حاضرین نے عرض کی کون شخص فرمایا جسنے ماں - باپ یا ایک کو بڑہاپا پایا اور جنت مین داخل نہوا یعنی اونکی خدمت نکی اور اوسکے انعام مین جنت کا مستحق نہوا - اور فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہو مسلم فرمایا مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ جو خوش ہو اس بات سے کہ کشادہ ہو اوسپر رزق اوسکا چاہیے کہ صلہ رحم کرے اور فرمایا مین اور یتیم کا کفالت کرنے والا جنت مین مثل دو انگلیون کے ملا ہونگا اور اشارہ کیا کلمے کے اور بیچ کی انگلی سے - اور فرمایا اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمَسٰكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کوشش کرنے والا اپاہج اور مسکین کے لیے ایسا ہی جیسا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والا کہا حضرت عایشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيُوَرِّثَنَّهٗ ہمیشہ جبرئیل مجھی ہمسایہ کے باب مین نصیحت کرتے ہین یہانتک کہ گمان ہوا کہ وہ باہم میراث قائم کردینگے - اور ابوذر نے کہا کہ میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ تو جب شوربہ پکا تو اوسمین پانی زیادہ ڈال پہر دیکھ کہ کوئی گھر تیرے ہمسایہ مین ہو اوسے دے - اور فرمایا کہ ترمذی شریعت اور احسان کو حقیر سمجہو اپنے بہائی سے شگفتہ رو ملو لیجئے اسقدر نیکی بہی چھوڑ ند و مظہری کا بہر سو مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسائے تین ہین تو ایک وہ ہمسایہ ہو جسکے تین حق ہین حق ہمسایگی کا حق قرابت کا حق اسلام - اور ایک ہمسایہ کے لیے دو حق ہین حق ہمسایگی و حق اسلام اور ایک وہ ہو جسکے لیے ایک ہی حق ہو یعنی ہمسایگی کا اس سے معلوم ہوا کہ حق جوار کی رعایت

ف - مین اور یہ بہی مروی ہو کہ گمنہ زیادہ کیا ... [illegible]

... [illegible] پہر بلکہ اوسکے کرم اور فضل کا یہ انعام ہوا

کفار مین بہی ہوگی **بخاری** حضرت عایشہ سے مروی ہی کہ مین نے کہا یارسول اللہ میرے دو ہمسایے ہین کسکے پاس تحفہ بہیجون فرمایا جسکا دروازہ نزدیک تر ہو **ادب مفرد** کسی نے پوچہا کہ ہمسایہ کون ہی کہا ہر طرف سے چالیس چالیس گہر۔ ابو موسی سے روایت ہی کہ فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل نیو کے ہے ایک دوسرے کی مدد کرتا ہی اور انگشتان شریف ایک دوسرے مین داخل کرکے مثال کی صورت دکہادی **بخاری** مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جو اللہ اور قیامت پر یقین لاتا ہی اوسے چاہیے کہ اپنے مہمان کے تکریم کرے **معالم** فرمایا جو کہ اللہ اور قیامت پر ایمان لایا ہی اوسے چاہیے کہ ہمسایے کے ساتہ احسان کرے۔ **بخاری و مسلم** کے روایتون کا خلاصہ یہ ہی کہ غلام تمہارے بہائی ہین اللہ نے اونہین تمہارا زیر دست بنادیا جو کہاؤ اونہین کہلاؤ جو پہنو اونہین پہناؤ زیادہ مشقت شاقہ نلو اور کوئی مشکل کام بہارے بوجہ ہو تو خود بہی ہاتہ لگاؤ۔ اور فرمایا جب تمہارا خادم کہانا پکا چکے تو چاہیے کہ ساتہ بٹہلا کر کہلاؤ **ترمذی** جب کوئی اپنے خادم کو مارتا ہو اور خدا کو یاد کری تو ہاتہ روک لے فرمایا اللہ تعالی قیامت مین ایسے مرد کی طرف نظر نہ کرے گا جو دامن کشان غرور مین چلتا ہی **ربط** تعلیم اخلاق حسنہ کے بعد بری عادتون سے مخالفت فرمائی

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
جو لوگ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیون کو بخل کا اور چہپاتے ہین اوسکو جو دیا اونہین اللہ نے فضل سے اپنے

وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۚ
اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب ذلت کا

اسباب یہ آیت یہود کی شان مین نازل ہوئی بعض یہود انصار کو منع کرتے کہ تم اسقدر خرچ نکرو ایسا نہو کہ محتاج ہوجاؤ ارشاد ہوا کہ جو لوگ خود بخیل ہین اور دوسرون کو بخل کا حکم کرتے ہین اور جو علوم اور اخبار اونکے پاس درباب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم و حقیت اسلام ہین اونکو چہپاتے ہین تو وہ کافر ہین اور ہمنے کفار کے لیے ذلت کی مار رکہی ہی **ربط** مذمت بخل کے بعد مذمت تعلیم بخل سے کسی مفید علم کے چہپانے کی قباحت بیان فرمائی اور ایسے لوگون کو ناشکر اقرار دیا اسلیے کہ شکر نعمت یہ تہا او سکے اپنے موقع پر کام مین لاتے پس اگر آیت شان نزول پر خاص رہے تو کافر کے وہی معنی اصطلاحی لیے جائینگے اور جب عموماً خطاب ہوگا اور ہر مسلم و کافر مخاطب سمجہا جائیگا تو کفر سے مراد ناشکری ہوگی **مسئلہ** ایسے علم کا جسمین عام آدمیون کا فائدہ ہو چہپانا جائز نہین **مسئلہ** کسی علم کو اپنے محل اور وقت پر بیان کرنے کی لیے خاص کرنا چہپانا نہین ہے بلکہ

چھپانا یہ ہو کہ بوقت ضرورت ظاہر نکیا جاوے **ترمذی** لَا يَجْتَمِعُ فِي الْمُؤْمِنِ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ ایمان والون مین دو عادتین جمع نہون گی کہ بخیل بہی ہون اور بد خلق بہی ہون

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۤءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا

اور جو خرچ کرتے ہین مال اپنے آدمیونکے دکہانے کے واسطے اور نہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور نہ

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۤءَ قَرِيْنًا ۝

دن پر قیامت کے اور جو شخص کہ ہو شیطان اوسکا ہمنشین تو برا ہمنشین ہے

جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہین مگر آدمیون کے دکہانے کے لیے اور نہ اللہ پر ایمان رکہتے ہین کہ اوسکے رضا اور برکت کے خواہان ہون اور نہ قیامت کا یقین ہو کہ عذاب سے بچنے کے لیے مال دیا ہو بلکہ نفس خبیث اور شیطان لعین اونکا مشیر اور جلیس ہے اور جسکا نزدیکی اور ہمصحبت شیطان ہو تو بہت برا ساتھی ہو **ف** معلوم ہوا کہ ریا اور بخل دونون شیطانی کام ہین

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ

اور کیا تہا اونپر اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور خرچ کرتے جو دیا اونکو اللہ نے

اونکا کیا بگڑتا اور کیا مصیبت اونپر پڑتی اگر اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کا دیا ہوا مال خرچ کرتے اور

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝

اور ہے اللہ اونکے اعمال سے خبردار

اللہ تعالی اونکی حالت سے خبردار ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ

بیشک اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرے کے اور اگر ہو گی نیکی بڑہا دیگا اوسے اور دیگا

اللہ تعالی کسی پر ذرہ برابر ظلم نہین کرتا نیکونکی نیکی نہ مٹاے گا بلکہ اگر چہوٹی نیکی ہو گی تو اوسے بڑہا دیگا

لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

پاس سے اپنے عوض بڑا

جیسا فرمایا کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا اور اس سے بہی زیادہ ہے اور اپنے فضل و کرم سے اوسے اجر عظیم عطا فرماے گا باقی رہے گناہگار اون کے حق مین چاہے عفو فرماے یا گرفت **مظہری** ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ وہ اجر عظیم جسکا اللہ نے امیدوار فرمایا کسکی مجال ہے کہ اسکا اندازہ کر سکے کہا ابن مسعود نے قیامت کے دن اولین و آخرین فراہم ہونگے اور پکارنے والا پکاریگا داد خواہ داد طلبی کرین اوسوقت اگر چہوٹے سے چہوٹا حق کسی کا باپ یا بیٹی یا بہائی یا بی بی پر ہو گا تو درگزر نکریگا اور خوش خوش اوسکا مطالبہ کریگا مدعا علیہ سے کہا جاویگا اسکا حق ادا کر وہ عرض کریگا [illegible] جاویگی فرشتون کو حکم ہو گا اسکی نیکیان دیکہو اور اوسمین سے دو چند

دی لیکر اگر کسیکے ذرہ برابر بہی نیکی بچ رہیگی تو فرشتے عرض کرینگے ای رب اسکی نیکی صرف ذرہ برابر بچی ہے ارشاد ہوگا ہمارے بندے کی نیکی بڑہاؤ اور ہمارے فضل و رحمت سے جنت مین داخل کرو اور اگر فرشتے کہینگے ای رب نیکیان باقی نہین رہین اور مطالبہ باقی ہے حکم ہوگا مدعی کے گناہ لیکر مدعا علیہ کے حساب مین بڑہاؤ وہر اسکے لیے ایک دستاویز دوزخ کی لکہدو یہر ارشاد ہوا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؁

یہر کیا ہوگا جب لائینگے ہم ہر گروہ سے گواہ اور لائینگے تجھے اون سب پر گواہ

یعنے کیسا سخت اور مشکل وقت ہوگا جب کہ ہر امت کا پیغمبر اپنی امت کے اعمال پر گواہی دیگا اور بدکار انکار کرینگے اپنے اپنے پیغمبرون کو جہٹلائینگے اور امت محمدیہ اونکے تصدیق کریگی اور آپ اے محمد رسول اللہ اپنے امت کے مزکی و مصدق ہوکر کل کے شاہد ہونگے اور آپہی کی گواہی پر بحق انبیاء علیہم السلام فیصلہ ہوجائیگا کفار فی النار اور مطیع داخل بہشت ہونگے **بخاری** کہا ابن مسعود نے مجہسے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجہے سناؤ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو قرآن سناؤن حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوتا ہی فرمایا ہان ای ابن مسعود تو سنا یہر ابن مسعود سورۂ نساء پڑہنے لگے کہا کہ جب مین اس آیت تک پونہچا ارشاد ہوا بس بس مین نے دیکہا کہ حضور کی دونو آنکہین ڈبڈبا رہی تہین **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ ۱ عالم اور شیخ کو اپنے شاگرد سے وعظ و نصیحت سنا اور اوسے سنانا جائز ہے ۲ قرآن سنکر رونا مسنون ہی ۳ یہ بہی معلوم ہوا کہ قرآن اور ذکر کی نسبت انتہا کردینا جائز ہے

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا

اوس دن تمنا کرینگے جو کافر ہوے اور نافرمانبرداری کی رسول کی کاشکے برابر کردی جاے ساتہ اونکے زمین اور نہ

ع ۲ اوس میدان مین کفار اور پیغمبر کے نافرمانبردار یہ تمنا کرینگے کہ کاشکہ ہم زمین مین ملادیے جاتے ہم فنا ہوجاتے | يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ؑ چہپا سکینگے اللہ سے کوئی بات | مگر اللہ سے کوئی بات چہپا نسکینگے اسلیے کہ اونکے ہاتہ پانو اور وہ وقت وہ محل و نیز گواہی دیگا - یہر وہان دنیا کی عدالتون کی طرح کوئی بات چہپا نسکینگے مفسرین فرماتے ہین کہ جب جانورون مین قصاص ہوگا اور ہر زبردست ظالم جانور مظلوم اور کمزور کا عوض دیگا بعد ازان فنا کردیے جائینگے تو کفار کہینگے کاشکے ہم بہی فنا ہوجاتے تاکہ اس عذاب دائم اور آتش جانسوز سے بچتے دوسرے مقام پر فرمایا وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا اور کہا فر کہینگے کاشکے ہم

خاک ہوجاتے **ف** آیت مین اشارہ ہی کہ کفار اور اہل بدعت قریب قریب درجے مین ہونگے اور اپنی مٹ جانیکی تمنا کرین گے اسی لیے فرمایا (رسول کے نافرمانبردار)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ

اے ایمان والو نہ پاس جاؤ نماز کے اور حال یہ کہ تم نشے مین ہو یہانتک کہ سمجھ لو جو تم کہتے ہو

ای ایمان والو نشے کی حالت مین نماز نہ پڑھو جبتک تمکو ہوش نہ آئے اور تم اپنی بات سمجھو **احمدی** جب تک شراب حرام نہوئی تھی لوگ پیتے ایک جلسۂ دعوت مین بعضون نے شراب پی اور مغرب کا وقت آیا تو نماز مین قل یا ایہا الکافرون کے لا ہر جگہ سے چھوٹ گئی یہ آیت نازل ہوئی اکثرون نے بالکل احتراز کیا بعض اسطرح پیتے رہے کہ نماز تک نشہ اتر جاے مثلاً بعد عشا یا فجر تفصیل اسکی صفحہ (۱۵۲) مین قابل دید ہی **قیاس** نشے مین اسلیئے نماز منع ہوئی کہ عقل و حواس باقی نہین رہتے اور نیند مین بھی ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا **بخاری** جب نماز مین نیند آنے لگے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ہوسکتا ہی کہ وہ دعا کا قصد کرے اور منہ سے کوسنا نکلے۔ اور ترمذی ابوداؤد مین ہی کہ حضور قلب شرط ہی تاکہ لفظ سمجھے اور معنی پر غور کرے پس چاہیے کہ نماز نیند کی حالت مین حرام ہو **استحسان** نہین یہ قیاس مع الفارق اور دلیل فاسد ہی بدلیل یہ کہ نیند امر طبعی و ضروری ہی اور نشہ اختیاری و لغو ہی نیند مباح بلکہ انعام حضرت اللہ ہے جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ہمنے تمہاری نیند کو تسکین و راحت بنا دیا۔ اور نشہ حرام ہی نیند موجب صحت اور نشہ مزیل عقل۔ بہرکیف ایک کا قیاس دوسرے پر جائز نہین اسلیئے فرمایا ہمارے فقہانے اگر کوئی رکوع و سجود مین سو جاے تو نہ وضو جائیگا نہ نماز **زاہدی** یہ خطاب نشے والون سے نہین ہی بلکہ مفہوم آیت یہ ہی کہ ایسے وقت شراب نہ پیو کہ نشے مین نماز کا وقت آجاے بس یہ حرمت موقت ہے

اور تم نجاست کے حالت مین نماز نہ پڑھو جبتک پاک نہو لو مگر سفر مین ایسے

وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا

اور نہ ناپاک مگر گزرنے والا راہ کا یہانتک کہ نہالو

مجبوری ہو تو خیر (حکم اسکا اگلی آیت مین آتا ہے) اور کہا بعض نے کہ نماز سے مراد مسجد ہی یعنے مسجد مین نہ بحالت نشے جاؤ نہ بحالت نجاست مگر راہ چلتے ہوے جاسکتے ہو اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک نجس کو مسجد سے بضرورت گزر جانا جائز ہے اور بلا ضرورت حرام اور ٹھہرنا جمہور علما کے نزدیک ممنوع ہی اور دلیل ہماری ابن ماجہ کی حدیث ہے

فَاِنِّیْ لَآ اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ اَوْ جُنُبٍ یعنی مسجد کو جنب اور حائض کے لیے حلال نہیں کرتا
باقی رہا یہ امر کہ صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہو یا جاے نماز اگر نماز مراد لیجاے تو وہی معنی جو بیان ہوے
لینا چاہیے اور اسیکو اختیار کیا امام زاہد اور مفسرین حنفیہ نے۔ اور اگر جا نماز مراد لیجاے تو چند
امور لازم ہونگے ۱ جانماز سے مراد مسجد ہوگی ۲ نشے مین دخول مسجد عبارۃً حرام ہوگا اور نماز
پڑھنا دلالۃً ۳ عابری سبیل مقید بضرورۃ ہوگا نہ مطلق اسلیے کہ مسجد نہ بازار ہی نہ دنیا و ے
کاموں کا محل نہ کسی مخلوق کا گھر پھر منع فرماکر استثنا کرنا کسی امر ضروری اور اہم کے خبر دیتا ہے
اسی مقام سے مفہوم ہوا کہ راہ روی سے ضروری راہروی مراد ہی جو مقدمہ نماز یا نماز کے لیے ہو
جیسے ڈول یا رسی یا پانی مسجد مین ہے اور دوسرے طریق سے نہین مل سکتا یا مسجد ہی مین
انزال ہو جاے یا اپنے جنب ہونیکا علم ہو پس یہ اعتراض بیجا ہی کہ حنفیہ جو مطلق قرآن کو مقید نہین کرتے
اسلیے کہ اول ہم تاویل اول ہی پر کفایت کرتے ہین دوم (عابری سبیل) کو قرینہ و مقام سے
مقید کرتے ہین نہ کسی دوسری وجہ سے سوم قاعدہ یہ ہی کہ جہان مطلق قرآن احادیث مقیدہ کے
مقابل ہو اولاً مطابقت دیتے ہین اعتبارات یا معانی سے جیسے نکاح بی ولی کو باعتبار احکام
حلال کیا پس نسب و عدت و میراث و طلاق و مہر ثابت ہوا اور باعتبار آخرت ناجائز قرار دیا پس
گناہ لازم آیا اور جبکہ یہان عبارات مختلف نہ تھے معانی لفظ مین وہ تاویل جو موجب توافق ہو
اختیار کی گئی۔ احادیث مین وارد ہوا کہ بعض اصحاب کے دروازے مسجد نبوی مین تھے اور جب
وہ جنب ہوتے اور پانی نہ ملتا دقت پیش آتے تو یہ آیت نازل ہوئی احکام مسجد مین ناپاک
کو جانا حرام ہی اور جنب عام ہی مرد ہو یا عورت۔ انزال ہوا ہو یا وطی یا حیض یا نفاس چونکہ آدمی
ایسی حالت مین دور کر دیا جاتا ہے اسے جنب کہتے ہین اسلیے کہ جنب کے معنے دور کے ہین

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
اور اگر ہو تم بیمار یا مسافر یا آئی کوئی تم مین سے پائخانے سے یا چھوا ہو تم نے عورتون کو

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
پس نہ پایا پانی تو قصد کرو مٹی پاک کا پس مسح کرو مونہون اپنے اور ہاتھون اپنے بیشک اللہ

كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا
ہے عفو و غفور

یعنی اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا پائخانے پیشاب سے آئی ہو یا عورتونسے جماع کیا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو قصد کرو زمین پاک کا پھر مسح کرو اپنے منھ اور ہاتھ پر بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہی آیت مین کئی بحثین ہین بحث اول مسافر

اتفاقی ہی نہ احترازی اسلیے کہ غالبًا ایسی مجبوری مسافرہی کو ہوتی ہی پس ایسا شہری جو کسی
معقول وجہ سے پانی نہ پا سکے تیمم کر سکتا ہی **بحث ۲** لامستم سے مراد جماع ہی اور یہی مذہب ہے
ابوحنیفہ کا اور مروی ہی علی و عائشہ و ابن عباس۔ و ابوموسی و حسن و قتادہ و مجاہد سے
اور یہ تاویل ہر صورت مین کام دیتی ہی اور کہا شافعی نے کہ مراد اس سے لمس ہے اور یہ منقول ہی
ابن مسعود۔ اور عمر اور عمرو اور شعبی سے اور یہ تاویل مس صغیرہ اور محارم مین ٹھیک نہین چلتی
پس مضطر ہوتی ہین وہ کبھی مراد لین معنی حقیقی یعنے مس اور کہین معنی مجازی یعنے جماع۔ اور حنفی
ایک ہی تاویل پر مستقیم رہسکتی ہین پس عورت کو چھونے سے حنفیہ کے نزدیک وضو باقی ہی اور
شافعیہ کے نزدیک باطل۔ لیکن مباشرت فاحشہ یعنے دونو بدن بدون حجاب متصل ہوجائین اور
مس فرجین واقع ہو حکمًا جماع مین داخل ہی **بحث ۳** لم تجدوا سے مراد حقیقت وجدان ہی یعنے
پانی کافی نہ ملے یا ملی اور اوسکے استعمال پر قدرت نہو مثلًا کسی دشمن کا ڈر ہو۔ کوئی تابعض درندہ مانع ہو
قلت سے پیاسے مرنے کا خوف ہو۔ مرض یا شدت برد سے خوف ہو پیر اس نہ پانے کا علما نے اندازہ کیا
اور کہا کہ ایک میل دور ہو۔ اور عذر کا اندازہ یہ ہی کہ خواہ بیمار ہوجانیکا خوف ہو یا صحت مین دیر
یا مرض زیادہ ہونیکا خوف ہو یا قیمت پانے کی عام قیمت سے دوچند سہ چند ہوجاے یا پیاسے رہنے کا
احتمال ہو یا پانی ہی مگر ڈول رسی نہین یہ سب صورتین ایسی ہین کہ گویا پانی نہین ملا۔ اور دما ہی
اشارہ ہی اسطرف کہ پانی بقدر کفایت ہو **بحث ۴** کہا امام شافعی نے کہ طیب سے مراد منبت ہی
یعنے ایسے زمین جو بونے او گانے کے قابل ہو اور یہی روایت ہی ابن عباس سے اور جواب دیا گیا
کہ طیب بمعنی طاہر لینا اولی و انسب ہی اسلیے کہ مذکور مطہرات کا ہی پس جو شے کہ جنس زمین سے ہے
اوس پر تیمم جائز ہے اور امام شافعی صرف مٹی سے تیمم جائز رکھتے ہین۔ اور ابو یوسف نے ریگ اور
مٹی دونو سے جائز کیا ہی **مسئلہ** حنفیون کے نزدیک اگر بے نیت وضو کر لیا جاے تو ثواب نملیگا
مگر نماز ہو جائیگی اور شافعیون کے نزدیک وہ وضو نہوگا لیکن تیمم مین حنفیہ بھی قائل ہین کہ نیت
شرط ہی اسلیے کہ پانی آلۂ تطہیر ہے طہارت حاصل ہوتی ہے نیت کی ضرورت نہین اور مٹی طہارت
کے لیے موضوع نہین بلکہ اوسمین ایک قسم کی تلویث ہی پس نیت ضرور ہی تاکہ بسبب رخصت شرعی بجاے
نیت کے آلۂ تطہیر قرار پا جاے۔ اور اسی طرف اشارہ ہی کلمۂ تیمموا مین اسلیے کہ معنے اسکے قصد کرو
اور وہ نیت ہی **بحث ۵** چونکہ تیمم خلیفہ اور قائم مقام وضو کا ہی لہذا ابتدا و دوام مین بھی مقدار
معتبر ہوگی جو وضو مین تھی اور اسی لیے جن چیزون سے تیمم ٹوٹتا ہی اونہین چیزون سے وضو بھی ٹوٹیگا

اور جس طرح ایک وضو کئی نمازون کے لیے کافی ہے تیمم بھی کافی ہوگا اور جسطرح غسل مین پانی
بہانا شرط نہین بلکہ کسی طرح ہو پانی بہہ جاے تیمم مین بھی ضرب یعنی ہاتھ مٹی پر مارنا شرط نہوگا البتہ
مسح یعنی منہ پر ملنا ضرور ہے اسلیے کہ مسح قائم مقام غسل ہے **مسئلہ** اگر خاک اوڑ کر منہ ہاتھ پر
پڑجاے اور اوسپر مسح نکرے تو تیمم نہوگا اور اگر نیت کی اور ہاتھ پھیرلیا تیمم ہوگیا **مسئلہ** تیمم
غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہوتا ہے اور ایک تیمم دونون کی طرف سے کافی ہے **کیفیت تیمم**
اسکے لیے علما نے عمدہ قاعدہ بنایا ہے کہ ایک بار مٹی پر دونو ہاتھ مارے اور منہ پر پھیرے
پھر دونو ہاتھ مارے اور بائین ہاتھ کے تین انگلیان مع نصف کف داہنے ہاتھ کی انگلیون کی
ناخن سے کہنیون تک لیجاے مگر اوپر کی طرف پھر دو انگلیان یعنے انگوٹھا اور کلمے کی اونگلی مع
نصف کف اندر کے طرف سے گٹے تک لاے پھر اسیطرح داہنے ہاتھ سے بائین پر مسح کرے پھر خاک
پر ہاتھ مار کر اونگلیون مین خلال کرڈالے **مسئلہ** یہ شبہ نہو کہ صرف اتنی ہی صورتون
مین تیمم جائز ہے بلکہ ہر حدث مین تیمم ہے جو صورت مذکور ہوی وہ بعبارت النص ثابت ہے
اور باقی قیاس یا حدیث واجماع سے ثابت ہے **ربط** تعلیم کے ضمن مین اون دشمنون
سے خبردار کردیا جو خود ڈوبی اور ہمارے ڈبونے کی تدبیر مین لگے ہین

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ
کیا نہین دیکھا تونے طرف اون کے جو دیے گئے ایک حصہ کتاب سے خریدتے ہین گمراہی اور قصد کرتے ہین
أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا
یہ کہ بہکا دین راہ سے اور اللہ جانتا ہے تمہارے دشمنون کو اور کافی ہے اللہ حمایت کرنیوالا اور کافی ہے اللہ مددگار

کیا تونے اونہین نہین دیکھا جنکو ہمنے کتاب کا ایک حصہ دیا ہے یعنے پورے کتاب پر اونہین عمل نہین
گویا بعض توریت وانجیل اونہین ملی ہے وہ گمراہی خریدتے ہین ہمارے رسول کی تکذیب پر آمادہ ہین
اور دیدہ و دانستہ آپکو نادان بنا رہے ہین اور یہ بھی چاہتے ہین کہ تمکو بھی اے مسلمانو بہکا دین
اللہ تمہارے دشمنون سے خوب آگاہ ہے پس تم بھی اوسے دشمن سمجھکر ہشیار ہوجاؤ اور اون
سے خلط ملط نرکھو باقی رہا دنیا کا معاملہ اللہ تمہارا ولی کافی ہے اور اوسکی
مدد بس ہے یا ولی سے مراد اعانت آخرت ہے اور نصیر سے مراد نصرت دنیا ہے

مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
اور بعض اونمے جو یہودی ہین بدلڈالتے ہین کلمات کو اپنے ٹھکانے سے اور کہتے ہین دیکھا ہمنے سنا اور نمانا حکم

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا
اور سن نہ سنے گئے اور رعایت کر ہماری مروڑ کر اپنی زبانیں اور واسطے طعنہ کے دین میں اور اگر وہ کہتے

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
سنا ہمنے اور اطاعت کی اور سن اور نظر کر ہماری طرف ہر آینہ ہوتا اچھا واسطے اونکے اور درست تر لیکن لعنت کی اونپر اللہ نے

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
بسبب اونکے کفر کے پس نہیں ایمان لاتے ہیں مگر تھوڑے

یہ یہود کے ہتھکنڈے بیان ہوتے ہین اول یہ کہ توریت کی عبارت اپنے جگہ سے بدل دیتے ہین اور (تحریف) کرتے ہین دوم یہ کہ شرارت سے کہتے ہین ہمنے اللہ کے احکام سنے اور دلمین کہتے ہین ہم اسکے خلاف کرینگے اور اے پیغمبر تو ہماری بات سن حالانکہ تو (غیر مستمع) ہے یعنے تیری بات قابل سماعت کے نہین۔ اور یہ بھی معنی ہین کہ آپ کسیکی بات نسنین اسمین ہجو اور دعا دونو ہین۔ اور کہتے ہین (راعنا) یہ ذو معنی باتین زبان دبا دبا کر کہتی ہین تاکہ تم تعریف ثنا سمجھو اور وہ ہجو سمجھکر قہقہے اوڑائین اور اس دین متین پر طعنہ مارین۔ اور اگر اس بیہودگی کے جگہ وہ کہتے ہمنے آپ کے حکم سنے اور ہم فرمانبردار بنگئے اور کہتے اے پیغمبر آپ ہماری عرض سنیے ہماری حالت زار پر نظر لطف کیجیے تو اونکے حق مین اچھا ہوتا لیکن اللہ تعالی نے تو اونپر لعنت کی اپنی رحمت سے دور کر دیا اسلیے کہ اونہون نے ناشکری اور حق پوشی کے ابا ونہین توفیق خیر کہان سے نصیب ہو اسیوجہ سے وہ ایمان ہی نہین لاتے یا بہت کم ہین جو لعنت الہی سے بچے اور کفر سے محفوظ ہین اور ایمان لاتے ہین مظہر سے ابن اسحاق نے روایت کی ایک دن حضور نے اکابر یہود سے خطاب فرمایا جسمین کعب بن اسید اور ابن صوریا وغیرہ تھے تو فرمایا اے یہود اللہ سے ڈرو اور اسلام لاؤ واللہ تمکو معلوم ہے کہ مین حق پر آیا ہون تو کہ ہم اے محمد کچھ نہین جانتے اور بہیر اصرار کیا ارشاد ہوا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
اے وہ لوگ کہ دیے گئی کتاب ایمان لاؤ جو اوتارا ہمنے کہ تصدیق کرتا ہے واسطے اوسکے کہ ساتھ تمہارے پہلے اس سے

نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ
کہ مٹا دین ہم منہ پس پھیر دین اوسے پیٹھ کی طرف یا لعنت کرین ہم جسطرح لعنت کی ہمنے ہفتے

[illegible] وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝
[illegible] حکم اللہ کا کیا ہوا

قرآن پر جلد ایمان لاؤ اس سے پہلے صورتین بدل ڈالین اور پشت کی سر [illegible] کر دین جسطرح ہفتے والونپر ہمنے پھٹکار کی

ف ۱ اسکے متعلق بحث صفحہ (۹۵) مین گذر چکی ۱۲ ف ۲ قلیلا خواہ یہ مراد ہو کہ ایمان ہی نہین لاتے یا یہ کہ تھوڑے ایمان لاتے ہین جو اونمین فائدہ نہین [illegible]

یعنے جو ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرتے تھے مندرجہ صفحہ (۴۱) اور اللہ کا حکم ایسا نہین کہ ٹل جاے اوسنے فرمایا اور ویسا ظہور مین آیا منظہرے جب یہ آیت اوتری عبداللہ بن سلام سنتے ہی کانپ اوٹھے اور ہاتھ منہ پر رکھ لیا اور گھر بہی نہ گئے اور عرض کی یارسول اللہ مجھ کو یہ بہی امید نہ تھی کہ مین حضور تک صحیح و سالم پونہچون - اور جب حضرت عمر کے زمانے مین کعب احبار نے یہ آیت سنی کہنے لگے اے رب مین ایمان لایا اے رب مین مسلمان ہوا - اس آیت کے معنون مین اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو امر فرمائے تھے یعنے مسخ یا لعنت پس لعنت ہوگئی اور وہ دین و دنیا ہو دونون کے برباد ہوے - اور کہا گیا کہ یہ تخویف تب ہی جب سب ایمان نہ لاتے اور جب بعض مسلمان ہوگئے غضب الٰہی ان فرمانبردارون کی برکت سے فرو ہوگیا بعضون نے کہا کہ قیامت مین یہ سگ و خوک کے صورت پر اوٹھین گے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ
بیشک اللہ نہین بخشتا شرک کرنے کو ساتھ اپنے اور بخشتا ہو اوسے کہ سوا اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہی اور جو

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا
شرک کرتا ہی ساتھ اللہ کے بالتحقیق افترا کرتا ہے گناہ بڑا

بیشک اللہ مشرک کو نہین بخشتا اور اسکے سوا دوسرے گناہون کو چاہی تو بخشدے اور مشرک بڑا بہتان باندہتا ہی

مسلم جابر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ جو مرا اور اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرتا تا جنت مین جائیگا (ف بعد سزاے عمل یا عفو و توبہ) ابو ذر سے مروی ہی کہ مین حضور مین آیا اور آپ سفید کپڑا اوڑہے ہوے آرام فرماتے تھے پہر آپ بیدار ہوے اور فرمایا جس بندے نے لا الٰہ الا اللہ کہا پہر مرگیا اسی توحید پر جنت مین داخل ہوا مین نے عرض کی وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ اگرچہ زنا اور چوری بہی کی ہو فرمایا اگرچہ چوری اور زنا بہی کیا ہو مین نے پہر یہی کہا اور یہی جواب پایا چوتھی بار بکمال تعجب یہی سوال کیا ارشاد ہوا وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِيْ ذَرٍّ یعنے جنت مین جائیگا اگرچہ زنا اور چوری بہی کرے ابو ذر کے ناک کے ٹوٹنے پر یہ کلمہ عرب مین توہین کا ہے یعنی گو ابو ذر کے خلاف ہو یا اونکی اسمین تذلیل ہو مگر وہ جنت مین ضرور جائیگا حضرت ابو ذر جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے پیشوا اپنے حبیب کا یہ پیار الخطاب یعنی علی رغم انف ابی ذر بہی بیان کردیتے وہم جبکہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف ہوسکتے ہین تو کفر و کافر کی بخشش کیون ممنوع ہوگی اسلیے کہ ہر کافر مشرک نہین اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر بہ اعتقاد اکر کافر کہا مگر مشرک نے علیحدہ کردیا جواب ہر کافر مشرک اور ہر مشرک کافر ہی اسلیے کہ شرک یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ

کی ذات یا صفات مین کسیکو شریک گردانے یا یون کہے کہ اللہ تعالی معاذ اللہ عالم الغیب نہین بلکہ زید عالم الغیب ہے اور کفر یہ ہی کہ اوسکی ذات یا صفات یا احکام یا رسول سے انکار کرے - یا بدون حجت شرعی کسے اور کتاب کو کتاب اللہ یا کسی غیر نبی کو نبی یقین کرکے اوسکے اتباع و تصدیق کو جانے پس ہر مشرک کا کافر ہونا تو ظاہر ہے اور کافر اگر اللہ تعالی کی الوہیت یا ربوبیت یا علم و قدرت کا منکر ہے یا رسول یا کتاب یا ضروری احکام کو نہین مانتا بلکہ دوسرون کو معبود یا رسول قرار دیتا ہی تو حقیقت مین اوس ذات غیر کو جسے پروردگار قرار دیا اللہ ہونے مین شریک گردانا یا جس ذات کو اپنے قرار دیے ہوے پیغمبر یا کتاب کا بھیجنے والا سمجھتا ہی اوسے اس صفت خاصہ مین (کہ اللہ تعالی رسول اور کتاب کا بھیجنے والا ہے) شریک گردانا - اور یہ تمام باتین ہیچ جانتا ہے دہریونکی طرح کسیکو نہین مانتا تو اسنے اس پروردگار حق کو جسے مسلمان پروردگار کہتے ہین یا اس رسول و کتاب حق کو جسے مومنین رسول و کتاب مانے ہوے ہین کذب و افترا کے ساتہ شریک کرکے شرک صریح کیا پس یہ وہ جواب ہی جس سے یہود و نصارا اگرچہ عزیر و عیسے کو خدا کا بیٹا بہی نہ کہتے تو بہی مشرکین مین محسوب ہو جاتے اسلیے کہ وہ اوس اللہ اور اوس کتاب اور اوس پیغمبر کو جسے مسلمان حق کہ رہے ہین کذب و افترا و بطلان کے ساتہ شریک کرتے ہین باقی رہا یہ امر کہ اللہ تعالی نے اونہین مشرک نہین فرمایا یہ دنیا مین اہل کتاب ہونے کی تعظیم ہے تاکہ اوس گروہ سے جو بالکل منکر ہے اور اس گروہ سے جو کچہ مقر کچہ منکر ہے امتیاز رہے اور اسیطرح ہم اپنے جہّال کو جنکے سر کاغذ - ابرک - بانس - اینٹ - چونے - لکڑی وغیرہ کی طرف جہکا کرتی ہین جنکے دل و زبان اللہ تعالی کو چہوڑ کر دوسرون کو عالم الغیب یا قادر مطلق یا حاضر و ناظر مطلق یا نفع و ضرر کا مختار قرار دے رہے ہین گو کچہ نکہین مگر قیامت کا دن اونکے لیے سخت خوفناک ہی وہان امید نہین کہ وہ پیغمبر برحق جسنے اپنی جان اپنی تمام سعی اللہ کے ایک کہنے اور کہلوانے پر فدا کی اونکا شفیع و حامی ہو - پس یہ آیت عام ہی ہر کافر و مشرک کو مژدہ عذاب الہی و غضب دائم سنا رہی ہی احمد سے اس آیت سے رد مذہب خوارج ظاہر ہے اسلیے کہ وہ ہر گناہ کو شرک اور گناہگار کو خالد النار جانتے ہین حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے شرک ایک گناہ خاص قرار دیا اور اوسی کو اپنی رحمت سے ناامید کیا ف - اس آیت سے وہ تمام آیتین مخصوص ہوگئین جنمین یہ ہی کہ اللہ تعالی جس گناہ کو چاہے معاف کر دے اسطرح کہ وہان سواے شرک کے اور تمام گناہ مراد ہین ۔ یہ وہم باطل ہی کہ شرک بہی توبہ سے عفو ہوتا ہی اسلیے کہ توبہ سے ہر شے معاف ہوتی ہے

اور چاہے تو بے توبہ بھی عفو فرماے مگر شرک و کفر بے توبہ عفو نہین ہوتا ہے کوئی گناہ اور کوئی گناہگار سواے
کافر کے ایسا نہین جسکے مغفرت نہو سکے لہذا اہل سنت نے اوس شخص کے سوا جسکی نسبت معلوم ہوا
کہ وہ کافر مرا۔ تمام گناہگارون کے مذمت اور لعنت سے احتیاط اختیار کی ہے **معالم** چند یہود
اپنے لڑکے لیکر حضور مین آئے اور کہا فرمایئے انپر کوئی گناہ ہے ارشاد ہوا نہین بولے ہم بھی تو ایسے ہی
ہین جو دن کو کرتے ہین رات کو معاف ہوجاتا ہے اور رات کے گناہ دن کو عفو ہوجاتے ہین **مظہری**
یہود و نصارا کہا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے محبوب اور فرزند ہین انکی تردید مین نازل ہوا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا
کیا نہین دیکھا تو نے اونکی طرف جو پاک بتاتے ہین خاطر انکو اپنی بلکہ اللہ پاک کرتا ہے جسے چاہے اور نہ ظلم کیے جاینگے تاگے برابر

یعنے آپنے یہود و نصارا کو دیکھا جو آپکو بیگناہ اور اللہ کا دوست ظاہر کرتے ہین بلکہ اللہ مختار ہے جسے چاہے
پاک کردے اور قیامت مین کسی پر ظلم نہوگا تو امر باختیار خدا ہے مگر اللہ تعالے کسیکی نیکی مٹا ندیگا

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا
دیکھہ کسطرح باندھتے ہین اللہ پر جھوٹھ اور کافی ہے یہ بہتان گناہ کہلا ہوا

آپ ملاحظہ فرمایئے کہ کیسے کیسے غلط بہتان اللہ تعالی پر باندہتے ہین اگر کوئی گناہ اونکا نہوتا تو صرف
یہی غلط بیانی کافی تھی پھر یہ لن ترانیان کہان رہین **ف** اسمین تنبیہ ہے اون کے لیے جو بے سند
اور بے ثبوت کہتے ہین کہ فلان پیر اور فلان عمل ہمکو بخشوا لیگا اگر اس دعوی پر ایسی دلیل ہے
جو شرع مین حجت ہو تو مضائقہ نہین ورنہ اس افترا و بہتان کے جوابدہ ہین **البتہ** وہ امور جو کسی
عارف کو مشاہدے اور مراقبے سے معلوم ہون نہ حجت ہین نہ گناہ اگر کسینے مان لیا اوسکی سعادت
ہے نمانا کوئی الزام نہین **مشکوۃ** فرمایا حسن بصری نے کہ علم دو ہین ایک دلمین ہے اور یہ علم نافع ہے
اور دوسرا علم زبانپر ہے وہ اللہ کی حجت ہے **واقدی** بعد واقعہ احد کے کعب بن اشرف وغیرہ
مکے مین آئے اور قریش سے ملے قریش نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین کہ وہ ہمسے اچھے
ہین حالانکہ ہم حجاج اور کعبے کے مجاور و خادم ہین بتاؤ ہمارا دین اچھا ہے کہ اونکا یہود نے کہا نہین
تم اونسے اچھے ہو اور دین تمہارا اون کے دین سے بہتر ہے اللہ تعالی نے انکی اس بے ایمانی او تعصب کے تکذیب کی

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
کیا نہین دیکھا تو نے طرف اونکے جو دیے گئے ایک حصہ کتاب سے ایمان لاتے ہین بت اور شیطان سرکش پر
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا
اور کہتے ہین واسطے اونکے جو کافر ہوے یہ زیادہ ہدایت پر ہین اون سے جو ایمان لائے از روے راہ کے

آپنے دیکھا اہل کتاب کو جو بت وشیطان سرکش پر ایمان لاتے ہین یعنے بت پرستون اور شیطانون
کے بات مانتے اور اونسے دوستی اور موافقت کرتے ہین کفار قریش سے کہتے ہین یہ یعنی تم بت پرست
ایمان والے محمدیون سے زیادہ تر راہ راست پر ہو ف اسمین یہود کے انصاف و دیانت و ایمانداری
کی قلعی کہولدی اسلیے کہ گو مسلمان اون کے نزدیک بالکل سچے نہون تاہم توحید کے مقر کتب آسمانی
کے معتقد انبیا کے قائل حشر و نشر کے مصدق اکثر اصول دین مین اونکے موافق ضرور تھے بخلاف
بت پرست مشرکون کے جو کسی طرح کسی بات مین قابل تسلیم نہ تھے پس بت پرستون کو مسلمانون پر فوق
وفضل دینا کیسی بے ایمانی تھی **جبت** بت - شیطان - **طاغوت** طغیان کرنیوالا - سرکش
باغی - سخت کافر - اور یہان مراد سرداران قریش ہین جو بت پرست و شیطان پرست تھے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ؕ
یہ وہ ہین کہ لعنت کی اونپر اللہ نے اور جو کہ لعنت کرے اوسپر اللہ پس نہ پائیگا تو واسطے اوسکے مددگار

یہی لوگ ہین جنہین اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا اور جسے اللہ رحمت سے دور کرے اوسکا کوئی
مددگار نہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ذلت و خواری سے یہود نکالے اور مارے گئے کوئی اونکا دستگیر نہو سکا

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۙ
کیا واسطے اونکے ہے حصہ ملک سے پس اب نہ دین گے آدمیون کو کچھ

اے مسلمانو اونکی غرارتون کی پروا نہ کرو کیا اللہ کے ملک میں اونکا کوئی حق ہے کہ تمکو اوسمین سے دینگے
یہود نے نبوت سے اسی لیے انکار کیا تہا کہ اونکی ریاست چلی جاوے ارشاد ہوا ملک تمہارا نہین ہے کہ دوسرونکو دو

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
کیا حسد کرتے ہین آدمیونپر اوسپر جو دیا اونہین اللہ نے فضل سے اپنے پس بالتحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا
کتاب اور حکمت اور دیا ہمنے اونہین ملک بڑا

ناس ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت سے مراد ہی اسلیے کہ آپ تنہا بمنزلہ جمیع خلق کے ہین -
کہا گیا مراد آنحضرت اور آپکے اصحاب ہین - کہا قتادہ نے مراد ناس سے قوم عرب ہے - ارشاد ہوا کہ منکرین
نبوت کیا حسد کرتے ہین آدمیونپر جو اونہین اپنے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا یعنے آل ابراہیم
یعنے اسحق اور اسمعیل کی اولاد کو کتاب اور نبوت اور سلطنت و خلافت عطا فرمائی تو جسطرح اوس نعمت کو
کسی حاسد کے حسد سے ضرر نہوا یہ نعمت جو اب پیغمبر آخر الزمان کو ملی ہے کسی کے مٹائے نہ مٹیگا یہ
کہ ہم تو آل ابراہیم کو یہ تمام دولتین دے چکے اب کسی کے رشک و حسد سے کیا ہوتا ہے

فَمِنْهُم مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُم مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝
پس بعض انمین سے وہ ہین ایمان لائے ساتھ پیغمبر کے اور بعض والنے وہ ہی کہ رکا ایمانسے اور کافی ہی جہنم جلانے والے

بعض اہل کتاب وہ ہین جو ہمارے رسول پر ایمان لائے ہین اور بعض وہ ہین جو رُکے اور باز رہے اور ایمان نہ لائے اور دوزخ گنہگارون کے جلانے کے لیے کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ
بیشک جنھون نے کفر کیا ہماری آیتون سے داخل کرینگے ہم اونھین آگ مین جب جل جائیگی کھالین اونکی
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝
بدل دینگے ہم کھال دوسری تاکہ چکھین وہ عذاب کو بیشک اللہ ہے غالب حکمت والا

یعنے کفار دوزخ مین داخل کیے جائینگے اور یہ ہوگا کہ اونکی کھال اور اونکا گوشت جل جائیگا اور پھر جلنے کی کیفیت باقی نہ رہی بلکہ کھال دوسری بدلدی جایا کریگی تاکہ عذاب کا مزا چکھین مظہری ایک ساعت مین ایکسو بار یا ایکسو بیس بار یا چھ ہزار بار یا ہر دن مین ستر ہزار بار علی اختلاف الروایات کھال بدلے گی ابن کثیر ابن عمر نے کہا کہ کھالین کاغذ کیطرح سفید ہونگی الغرض ہمیشہ عذاب تازہ رہیگا نہ آگ سرد ہوگی نہ آگ والے فنا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اور جو ایمان لائے اور کی نیکیان داخل کرینگے ہم اونھین باغون مین جنکے تلے اونکی نہرین
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝
ہمیشہ رہنے والے اوسمین دائم واسطے اونکے جنت مین جوڑے ہی پاک ہین اور داخل کرینگے ہم اونھین گنجان سایہ مین

مومنین نیکو کار کو اون جنتون مین داخل کرینگے جنکے تلے نہرین بہ رہی ہین ہمیشہ وہان رہینگے اور ایسے بیبیان ملینگے جو طاہر ہین ازواج جمع زوج مرد ہو یا عورت عورتونکے لیے مرد اور مردون کے واسطے دنیا کی عورتین اور حورین۔ طہارت سے مراد یہ ہو کہ اون کے اخلاق عادتین پاکیزہ ہونگے یا انزال و حیض و نفاس سے پاک ہین۔ اور گھنے سایہ سے مراد بہشت کی خیمے اور درخت ہین جہان نہ دہوپ نہ ایسی ٹھنڈک جو ناگوار گزرے مسلم جنت درختون کے سایہ مین سو برس تک سوار چلے تو بہی طے ہنون اسباب جب مکہ فتح ہوا آنحضرت نے عثمان بن طلحہ سے جو وہان کی کلید بردار تھو کنجی طلب کی طلحہ نے بعد عذر کنجی دی مگر یہ کہکر کہ اللہ کی امانت ہی حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ جسطرح حاجیونکا پانی پلانا میری ذمہ ہی کنجی بہی میرے حوالی کیجیے آپنے دروازہ کہولا بعد فراغت یہ آیت پڑہتے ہوئے عثمان کو کنجی حوالہ کر دے

آیت مین ادا کمال تاکید ہے	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا بیشک اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو امانتین اوسکی اہل کی طرف	امانت کے سلیے ۱۵ یامرکم ۲۰ صیغہ

امر جیساکہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاتا ہے سب گناہ اوسکے معاف ہوجاتے ہین مگر امانت کا مواخذہ باقی رہتا ہے ۔ قیامت مین حکم ہوگا کہ جسکے پاس کسیکی امانت ہے وہ ادا کردے بندے عرض کرینگے اے رب دنیا تو چلی گئی کہان سے لاکر ادا کرین حکم ہوگا کہ اسے ہاویہ مین لیجاؤ امانت جیسے لی تہی ویسے ہی سامنے آئی گے یہ آدمی اوسے دیکہکر پیچھے دوڑیگا اور جب پائیگا تو گردن پر لادلیگا اور قصد کریگا کہ اب دوزخ سے نکلکر اوسکے اوپر دیدون دفعۃً پانون پہسلے گا اور امانت گرپڑیگی پہر دوڑکر اوٹہائیگا اور باہر لانیکا قصد کریگا پہر وہی معاملہ پیش آئیگا اور یونہین ہمیشہ ہوا کریگا اور عذاب دائم مین گرفتار رہیگا (ترغیب)

ف امانت صرف مال ہی نہین بلکہ ہر حق امانت ہے جیساکہ شان نزول سے ثابت ہوا اسلیے کہ کلید کعبہ مقصود نہ تہی بلکہ مقصود حق کلید برداری تہا ۔ اور تمام احکام الٰہی امانت ہین جیساکہ ابن مسعود سے منقول ہے کہ نماز اور وضو اور پورا تولنا امانت ہے اور جو مال رکہوایا جاے وہ سب سے بڑی امانت ہے (ترغیب) **لطیفہ** فرمایا حضرت صوفیہ نے کہ وجود ہمارا امانت و مستعار ہے تو جبتک ہم اسی مالک کے حکم کے موافق واپس نکرین اور آپ کو اس وجود ظلی سے علٰحدہ نکرین خیانت کا ہین اور بعد فنا اگر مثل کلید کعبہ حضرت الوہیت سے ہمین وجود باقی عطا ہو تو بعید از رحمت نہین اور یہ بہی سمجہا گیا کہ صرف مال و قوت جسمی و روحی اوسی طور پر ہونا چاہیے جیساکہ حکم ہے ورنہ ادائے امانت اوسکے اہل کی طرف نہوگی **نکتہ** جب کہ جان اور جسم اللہ کی امانت ہے تو کسی امانت دار موحد کو کب روا ہے کہ دوسولے خدای کریم کے دوسری طرف ایک لحظہ متوجہ ہو اور خیال غیر اوسکے دل مین جگہ پائے ورنہ خائن اور شرمسار ہوگا **احکام** فقہا نے فرمایا کہ امانت اگر ضایع ہوجاے تو امین ضامن نہین اور خود ضایع کرے یا دوسرے مال مین خلط کردے یا بوقت طلب ادا مین توقف کرے تو ضامن ہوگیا امین نرہا اور اسی پر مسائل استعارہ کا قیاس کیا گیا

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

اور جب حکم کرو تم آدمیون مین یہ کہ حکم کرو تم ساتہ عدل کے بیشک اللہ کیا اچھی ہے وہ بات جو نصیحت کرتا ہے تمکو ساتہ اوسکے بیشک اللہ

جب تم آدمیون مین کوئی حکم کرو تمکو جو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی	كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ہے سننے والا دیکھنے والا	تو انصاف وعدل سے حکم کرو اللہ تمکو نصیحت ہے اللہ تعالی تمہاری دعا

سنتا ہی اور حال دیکھتا ہی مسلم ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ بیشک
منصف اللہ کے پاس نور کے منبر و نہیر ہونگے رحمٰن بزرگ و برتر کے داہنی جانب **ترمذی**
اللہ کے نزدیک تمام آدمیوں سے محبوب اور مقرب تر امام عادل ہی اور معذب و مبغوض یا راندہ
بارگاہ حاکم ظالم ہی **مشارق** حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جانتے ہو قیامت میں سایہ رحمت الٰہی کی طرف کون لوگ سبقت کرنے والے ہونگے
اصحاب نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول جانتا ہی فرمایا وہ لوگ جو حق قبول کرتے ہین اور سائل پر مال
خرچ کرتے ہین اور آدمیونکے لیے وہی حکم کرتے ہین جو اپنی ذات پر کرتے ہین **ابو داؤد** وَاَفْضَلُ الْجِہَادِ
مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ بہترین جہاد یہ ہی کہ بادشاہ ظالم کے سامنے حق بات کہے
فرمایا جس امیر کے حق مین اللہ تعالی خیر چاہتا ہی اوسکا وزیر سچا دیتا ہے کہ بھولے تو یاد دلائے

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور صاحب حکم کی تم مین سے پیر اگر جھگڑو تم
فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِکَ
کسی شے مین تو پھیر دو اسے طرف اللہ کے اور رسول کے اگر ہو تم ایمان لاتے اللہ پر اور دن قیامت پر
خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا
بہتر ہے اور اچھی تاویل ہے

یعنے مومنو پر واجب ہی کہ اللہ و رسول کی فرمانبردار رہین اور اپنے حاکمونکی
بھی اطاعت کرین اللہ و رسول کے حکم مین تو دم مارنا جایز نہین البتہ
اگر حاکم و رعایا مین کوئی بات ایسی پیش آئے کہ نزاع و اختلاف پیدا ہو تو آپسمین جھگڑ کر انتظام اور
فساد و نفاق قایم نکرو بلکہ اللہ یعنے قرآن کے طرف رجوع کرو اور رسول یعنے آپ زندہ ہون تو آپسے
استفسار کرو نہین تو آپکی سنت اور آپکی قایم مقام علما سے استفسار کرو اگر تم اللہ پر اور قیامت پر
ایمان لائے ہوے ہو اور حکام دنیا بھی سمجھے ہین کہ احکام الٰہی کو نافذ کرینگے اور نام اونکے ہدایت
اور انتظام سے اللہ تعالی کے مطیع بنجائین اور جانتے ہو کہ قیامت آنے والی ہی اور اس دن ہر امر کا
حساب ہوگا تو یہ اطاعت تمہارے حق مین خیر ہوگی اور جسقدر تم اپنے معاملے مین
کروگے اون سب مین یہی رجوع احسن اور اصلح ہوگی کہ کتاب و سنت پر عمل کرو۔ واضح رہے یہ آیت اصل
سیاست و تمدن موجب امتیاز مومنین رمدار مصالح و معاش طریق عمل و انتظام ظاہر و کمال
باطن و تہذیب اخلاق ہی صاحب تجربہ و ارباب فکر و نظر اسے خوب سمجھ سکتے ہین کہ اسمین کتنے مسائل ہین

مسئلہ اول اولوالامر کون ہیں **تفسیر کبیر** (علامتین) جیسا کہ آیۂ کریمہ والی اولی الامر منہم صفحہ (۲۰ ۱) سے ظاہر ہے اور جبکہ مدار کار انہیں کے فتوی پر ہے تو یہ حقیقۃً آمر ہیں اور سلطان بواسطہ تعمیل آمر حکمی ہیں (عمال واحکام) حقیقۃً سلاطین ہیں جیسا کہ شان نزول سے ظاہر ہے **اسباب** عبداللہ بن حذیفہ ایک لشکر کے امیر تھے کسی مقام پر آگ روشن کرائی اور کہا کہ تم اسمین کود و۔ اصحاب نے کہا ہم آگ سے بچنے کے لیے ایمان لائے ہین اب آگ مین نجا ئینگے جب حضور مین یہ قضیہ پیش ہوا فرمایا اگر آگ مین گرتے تو کبہی نہ نکلتے (اسلیے کہ خودکشی حرام ہے) **در منثور** خالد بن ولید ایک لشکر کے امیر تھے جس قوم پر بہیجے گئے تھے اوسے عمار بن یاسر نے جو انکے ساتھ تھے امن دی صبح کو خالد کا لشکر موقع پر پونہچا اور ایک آدمی گرفتار کیا عمار نے کہا مین نے اسے امن دی ہی اور یہ مومن ہی حضور مین قضیہ پیش ہوا اور دونون آپس مین بدل ہونے لگے خالد نے کہا یا رسول اللہ آپ پسند کرتے ہین کہ یہ غلام ایسی گفتگو کرے (حضرت عمار غلام آزاد کردۂ ہاشم بن مغیرہ تھے) ارشاد ہوا اے خالد خاموش عمار کو برا نکہو جسنے عمار کو برا کہا مجہی برا کہا اور جسنے اوسے ناخوش کیا مجھے ناخوش کیا اور جسنے عمار پر لعنت کی اللہ اوسپر لعنت کریگا۔ پہر عمار کہڑے ہوے اور چلے خالد اونکے پیچہے ہوئے اور دامن پکڑ لیا اور عذر خواہی کرکے راضی کر لیا انہین دونون قضیون مین حکم ہوا کہ اطاعت حاکم کی کرو مگر جبکہ صریح خلاف ہو تو اللہ و رسول کے طرف رجوع کرو جیسا کہ عمار اور اصحاب عبداللہ نے کیا **فــ** مراد اولوالامر سے سلاطین مع خلفا ہین جیسا کہ کہا اکثر مفسرین و فقہا نے اور آیۂ کریمہ سے بہی ظاہر ہے اسلیے کہ اصل امر اور قوت انہین سے ہی اور علما گو فتوی دین مگر وہ اصحاب ذکر ہین نہ ارباب حکم **مسئلۂ دوم** اگر علما مراد ہون یا عمال وحکام مقرر کردۂ سلاطین تو قید (منہم) مفید نہو نگے اسلیے کہ علما تو مومنین سے ہوتی ہی ہین اور عمال وحکام کے لیے کوئی ذاتی حکم نہین ہی وہ تابع احکام و قوانین سلطانی ہین اور اگر اولوالامر سے بادشاہ مراد لیا جاے تو یہ قید مفید ہوگی اسلیے کہ بادشاہ مخصوصہ کافر نہ ایسا جلیل القدر ہو سکتا ہی جسکی اطاعت اللہ و رسول کے ساتھ بیان کیجاے اور نہ یہ حکم کہ لو تنازعتم اختلاف خدا و رسول کی طرف رجوع کرو زیادہ نفع دیگی اسلیے کہ کفار خلاف ہی کے لیے مستعد ہین وہ نہین کیا پڑی ہی کہ کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنے سے راضی ہون پس مراد امام مسلم ہے منظور ہے اور زوج بحق زوجہ۔ والد بحق ولد۔ مولی بحق عبد۔ مشائخ و فقہا بحق مرید و تلمیذ اس آیت مین حاکم ہوا **فــ** اولوالامر سے عام مراد لیجاے یعنی ہر کام مین اوسکا حاکم و مختار اولوالامر ہی تو ان تمام صورتون کو بلا تکلف شامل ہو جیسا کہ مسلم وہ بجا رہے

ك ایسی ہی روایت کی بخاری نے اور کہا آیت اسی قصے مین نازل ہوئی ہے
ع شامل ہے سلطان ...

روایت کی کہ فرمایا اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم سب کے سب چرواہے ہو
اور تم سب اپنے اپنے رعیت کے حال سے پوچھے جاؤ گے اور فرمایا کہ امام رعیت کا راعی ہے اور
زوج زوجہ کا اور مرد اپنے گھروالون کا اور عورت اپنے شوہر کے مال وعیال مین اور غلام اپنے
مولے کے مال مین راعی و ذمہ دار ہے۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ دارو مدار ماتحتون
اور آقا اپنے نوکرون مین اور ہر شخص اپنے متعلقین کے حق مین آمر ہے اور ہر ایک پر جو انکے ذمے
لازم کی گئی بالضرورت چاہتی ہے کہ یہ لوگ اسکے مطیع ہون پس ایسے ہر صورتون مین بقدر
قوت وحیثیت اطاعت لازم ہوگی۔ لیکن سلطان فاسق یا اہل ضلال یا کافر اس آیت مین
داخل نہین اسلیے کہ منکم سے مراد مومنین خالص ہین نہ کفار و اہل ضلال جنکی غرض سلطنت کے
امر بالمعروف ونہی عن المنکر الٹے برعکس ہوجاتی ہے جب کفار کو مسلمان کے مال وجان پر
ولایت نہین یعنے انکا فر ولی ہوسکتا ہے نہ شاہد تو دینکے ایمان پر کسطرح ولایت ہوگی اور جسقدر
فاسق و اہل ضلال کفر سے قریب ہین اس عامہ ولایت کے حقوق سے دور البتہ انکے احکام ضرورۃ
ومصلحۃ بحسب ظاہر واجب العمل سمجھی جائینگی تاکہ امن وراحت عام مین فتور نہ پڑے اور فتنہ برپا
نہو اور مسلمان ذلیل ومغلوب ہون۔ اور وہ احکام جو خلاف شرع نہین بوجہ عہد واقرار اطاعت
کے واجب العمل ہونگے اور درصورت مخالفت صریح وبدعت شنیع کے بغاوت وفتنہ جو موجب
توہین اسلام وایذا ضعفاء مومنین ہو جائز نہوگا بلکہ کسی قوت کافی کے امیدوار رہنا اور
ایسی بلا سے ہٹ جانا چاہیے اسلیے کہ اسلام مین نہ غدر ہے نہ عہد شکنی اور بے تمیزی وجہالت
وفتنہ پردازی جائز نہین ہماری یہ تقریر ایک بسط وطول چاہتی تھی مگر کیا فائدہ اصحاب
اور تابعین کے حالات اور انکے سکوت اور مصلحت اندیشی پر نظر کرنے سے پورے طور پر ظاہر
ہوجاتا ہے کہ اسلام مین کہانتک فتنہ وفساد کی ممانعت وامن وامان کی رعایت کی گئی ہے
مشارق مسلم سے روایت ہے کہ فرمایا میرے بعد ایسے بادشاہ ہونگے کہ میری ہدایت پر نہ چلین گے اور
میری سنت نہ اختیار کرینگے اور ان مین ایسے مرد ہونگے جنکے دل شیطان کے دل ہون گے
انسان کے قالب مین یعنے نہایت شریر۔ ظالم۔ سرکش۔ نافرمان فاسق فاجر ہون گے
حذیفہ نے کہا یارسول اللہ اگر مین وہ زمین پاؤن تو کیا کرون فرمایا اطاعت کر امیر کی اگرچہ
تجھے مارے یا لوٹ لے تب بھی حکم سن اور اطاعت کر مسئلہ فردوہ الی اللہ سے مراد کتاب اللہ
اور الی الرسول سے مراد ذات پاک بحالت حیات اور حدیث وسنت بعد وصال۔ اور مراد

تنازع سے اختلاف صریح ہی اسلیے کہ اختلاف کے تین درجے ہین ۱ امر مباح مین اختلاف پس سلطان
اور مجتہد یا استاد یا شیخ یا والد یا زوج وغیرہ جب امر مباح کو لازم کردین وہ دو حال سے خالی نہین
۱ یہ کہ امر انتظامی ہوگا جیسے طریق جنگ یا تدبیر امر قواعد انتظامی اسکے لزوم مین کوئی کلام نہین
ورنہ حکومتین باطل اور مصلحتین معطل اور نظم برہم اور امر مختل ہو جائینگی اور یہ لزوم اوس ذمہ و عہد پر
مبتنی ہی جو حاکم و محکوم مین ہوتا ہی ۲ یہ کہ عبادات اور عقائد مین ہو پس ایسا لزوم باطل ہوگا
اسلیے کہ دین مین نئی بات پیدا کرنیکا کسیکو حق نہین اور بوقت اختلاف مامور کو حق رجوع حاصل ہی
پس تعین عفو نجاست کا ایک درم سے اور آب کثیر کا دہ در دہ سے اور پانی نکلنے کا دو میل سے
اور مسح سر اور تیمم کا ایک خاص طریق سے معتبر اور قابل العمل ہی اور اعتراض اسمین لغو اسلیے کہ نہ یہ
عقائد سے ہی اور نہ نفس عبادت قرار دیگئی ہی ۳ امور مجتہد فیہ جسمین ہر مجتہد اپنے اپنے علم و فہم و سند
و اصل کے اعتبار سے اختلاف کرتا آیا ہی اسمین بھی مامور کو حق رجوع اور مجال عذر نہین اسلیے کہ
فیصلہ قطعی اللہ اور اللہ کے رسول کا اسمین ممکن ہی نہین پس رجوع عبث ہی ۔ اصحاب کبار
باوجود اختلاف برابر اطاعت کرتے رہے اور دوم نہ مارا ۳ منصوص یعنے صاف صاف قرآن و حدیث مین
تاویل باطل اور تقریر لغو کرنا اسمین مقلد اور مامور کو حق رجوع ہی اسلیے کہ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ
مسئلہ چہارم خلفا اور سلاطین یا امام مجتہد کا معصوم ہونا شرط نہین اسلیے کہ ۱ معصوم کے
حکم کی مخالفت اللہ و رسول کی مخالفت ہی جواز رجوع جسکے معنی وارد ۲ ایسے سلاطین کا ملنا مشکل
پس امر امامت جو اہم الواجبات اور اشد ضروریات سے ہی عصمت موہومہ پر موقوف کرنا کسی صاحب
فہم کا کام نہین **مسئلہ پنجم** آیات سابقہ کے ربط سے واضح ہی کہ ادای امانت اور عادلانہ حکم
اولوا الامر پر واجب ہی جیسا کہ فرمایا حضرت علی نے کہ امام برحق وہ ہی جو امانت ادا کرے اور
انصاف سے حکم کرے اور جب وہ ایسا کرے تو رعایا پر حق ہی کہ اوسکے بات سنین اور اطاعت
کرین اور اسی بنا پر کہا شافعیہ نے کہ سلطان فاسق قابل اطاعت نہین اور اوسپر خروج کیا جاے
اور وہ معزول کیا جاے ۔ اور حنفیہ نے اس امر مین نہایت مصلحت اور حکمت سے نظر کے اور کہا
درمختار فاسق کی اطاعت مکروہ ہی **شامی** یعنے جائز ہے اسلیے کہ کراہت مبطل صحت نہین
اگر بچ سکے تو بچنا اولی ہے بشرطیکہ فتنہ عزل و انحراف اس فتنہ کراہت سے بڑھا ہوا نہو
احمدی اگر ظالم قاضیون کے ذریعے سے انصاف کر سکے تو خیر ورنہ اطاعت بقدر ضرورت و مصلحت
کیجائیگی جیسے حضرت امیر المومنین علی کے زمانہ مین آپ سے لڑنے والون کی اطاعت اور حجاج

۵۷ مسئلہ اطاعت بعض امور خلاف شرع ہوتے ہیں اور اگر موافق ہی اور ... سلاطین ... نفیس ... [illegible]

وغیرہ کے زمانے مین اونکی اطاعت **شامی** ایسی ہی جائز ہے اطاعت عورت اور نابالغ اور جبراً
قبضہ کر لینے والون کے تاکہ فتنہ وخونریزی عام نہو **مسئلہ ششم** اطیعوا صیغہ امر ہے اس سے
اولوالامر کی اطاعت کا وجوب ظاہر ہے۔ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِیِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ
عَصَانِیْ جسنے امیر کی اطاعت کی اوسنے میری اطاعت کی اور جسنے امیر کی مخالفت کی اوسنے
میری مخالفت کی۔ اور بخاری ومسلم نے عبادہ بن صامت سے نقل کی کہ کہا ہمنے بیعت کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسپر کہ آپکا حکم سنینگے اور اطاعت کرینگے تنگی ہو یا فراغت خوش معلوم ہو
یا ناخوش اور اصحاب امر سے تنازع نکرینگے اور حق بولینگے جہان کہین ہون اور اللہ کے معاملے مین
کسی ملامت کرنے والے کی پروا نکرینگے **ترمذی** آنیہ بروز حجۃ الوداع خطبہ مین فرمایا کہ اللہ
سے ڈرو اور پنجوقتہ نماز پڑہو اور رمضان کا روزہ رکہو اور مال کی زکوۃ نکالو اور امیر کے
اطاعت کرو جنت مین چلے جاؤ **مسئلہ ہفتم** درصورت خلاف صریح کے واجب ہی کہ کتاب
وسنت کی طرف رجوع کرے پس اگر حاکم خدا ترس ہی تو دونو اللہ ورسول کے فیصلے پر راضی
ہو جائینگے اور اگر ظالم ہے تو مامور کے لیے تین درجے ہین فرمایا مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْ
بِیَدِہٖ وَاِلَّا فَبِلِسَانِہٖ وَاِلَّا فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ جوکوئی بری بات دیکھے تو اوسے
ہاتہ سے یعنے بزور بدل دے اور اگر ایسا نہو سکے تو زبان سے فہمایش کردے اور ایسا نہو سکے
تو دل مین برا جانے اور یہ ادنی درجہ ایمان کا ہی یعنے اگر دل سے بہی برا نمانا تو گویا ایمان ہی نہین
جیسا کہ آیہ کریمہ مین فرمایا کہ ایسا کرو اگر تم ایمان والے ہو پس جو ہو سکے کرے اور ایسا ہی
مروی ہی کبار صحابہ سے نظایر شہادت امام مظلوم لخت جگر نبی معصوم سید الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ
مین اور ہنگامہ شورش قتال مدینہ اور واقعہ عبداللہ بن زبیر وغیرہم مین اور اگر حاکم ومحکوم
دونون نے رجوع کی تو یہ سنت ہی خلفای راشدین اور ائمہ مجتہدین اور کبار مومنین کے
اسی لیے فرمایا کہ یہ رجوع بہتر ہی اس امر سے کہ باہم مباحثہ کرو اور تاویل وتقریر ہو ف آیت سے
متعدد امور معلوم ہوے ۱ اولوالامر کے فضیلت جبکہ اوسے اللہ نے اپنے اور اپنے پیغمبر کے ساتھ
واجب الاطاعت قرار دیا ۲ معلوم ہوا کہ سلاطین ایسی لیے ہین کہ امر بالمعروف نہی عن المنکر
کرین ۳ نہ اونکی طاعت ضرورۃ واجب ہوتی دیانۃً نہوتی اور نہ ثواب قرار پاتی ۴ ارحق ہین کسیکی مروت واطاعت
نہین جبکہ سلطان کی اطاعت باطل کردی گئی ۵ جب کوئی باہمی تنازع پیدا ہو زیادہ وتقریر

وتاویل کی ضرورت نہین کتاب وسنت کافی ہے اس سے زیادہ مناظرہ اور طول بحث کرنے والون کی نسبت اشارۃً ممانعت نکلتی ہے کہ ادہر ادہر نہ بھٹکو شاہراہ کتاب وسنت پر آؤ۔ آیہ کریمہ مین ایک ایسی تعلیم ہے جس سے امن کامل ور شرف واعتماد واثق حاصل ہو اسلیے کہ جب مسلمان بحسب حکم خدا ورسول سچے امیر کے تابعدار رہینگے حلال ہونگے تو نہ کسی قانونی مخالفت اور حاکم کے نافرمانبرداری کے برے نتیجے دنیا مین دیکھین گے نہ دوسری قوم انکے ہوتے ہوے حکام وسلاطین کے نظرون مین وقعت پائے گی انکے اخلاق مین وسعت انکے احوال مین فراغت انکے وعدون میں اعتماد انکی خداپرستی مسلم اور سپر بوقت خلاف جیسٹ اللہ اور اللہ کے رسول کے طرف متوجہ ہوجانا مشہور ہوجائیگا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
کیا نہین دیکھا تو نے طرف اونکے جو گمان کرتی ہین کہ وہ ایمان لائی اوسپر کہ اوتارا گیا طرف تیرے اور وہ کہ اوتارا گیا تجھسے پہلے چاہتی ہین

اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
یہ کہ محاکمہ کرین طرف شیطان کے اور بالتحقیق حکم کیے گئی ہین یہ کہ کفر کرین ساتھ اوسکے اور چاہتا ہے شیطان یہ کہ

يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝
بہکائے اونہین بہکانا دور

کیا آپنے اونہین نہین دیکھا جو گمان کرتے ہین کہ ہم قران اور دوسرے آسمانی کتابون پر ایمان لائے ہین پہر اپنے جھگڑون مین شیطان کو فیصلہ کرنے والا بناتے ہین اور حال یہ کہ اونہین حکم کیا گیا ہے کہ اوس سے انکار کرین اور شیطان چاہتا ہے کہ تمکو دور بہکائے **محاکمہ** دادخواہی **طاغوت** سرکش مراد اس سے کعب بن اشرف یہودی یا جہنیہ کا کاہن ہے۔ شان نزول مین اسکی مختلف روایتین ہین **معالم** بشر منافق اور کسی یہودی سے جھگڑا تہا یہودی نے کہا چلو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو وہ فرمائین عمل کیا جائے اسلیے کہ اوسے یقین تہا کہ آپ نہ رشوت لیتے ہین نہ رعایت کرتے ہین۔ منافق بولا نہین بلکہ کعب بن اشرف کے پاس چلو یہودی نے کہا نہین حضرت ہی کو حکم گردانین اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا (یتحاکموا الی الطاغوت) ناچار منافق حضور کے پاس آیا حضور نے یہودی کے حق مین فیصلہ کردیا جب وہان سے اوٹھے منافق نے کہا آؤ عمر کے پاس چلین پہر دونو حضرت عمر کے پاس آئے یہودی نے کہا مین اور یہ دونو حضور مین گئے تھے اور حضور نے فیصلہ کردیا مگر یہ مسلمان اپنے پیغمبر کے فیصلے پر راضی نہین آپ کے پاس آیا ہے حضرت فاروق نے منافق سے کہا کیا ایسا ہی ہوا اوسنے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا تم دونو ٹہرو مین آتا ہون پہر گہر مین گئے اور تلوار اوٹھالی اور آتے ہی منافق کا سر ایک ہی وار مین اوڑا دیا اور کہا یونہین فیصلہ کیا جاتا ہے اوس شخص مین جو اللہ اور اللہ کے رسول کے فیصلے پر

راضی نہو تو یہ آیت اوتری اور جبریل نے کہا کہ عمر نے حق و باطل مین فرق کر دیا پس نام اونکا
فاروق ہو گیا **ف** قرآن و حدیث چھوڑ کر جو کوئی کسی دوسرے قانون کا فیصلہ طلب کرے وہ گمراہ ہی

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا
اور جب کہا گیا اونکے آؤ طرف اوسکی کہ اوتارا اللہ نے طرف رسول کی دیکھا تو نے منافقوں کو کرتے ہین تجھسے پورا رکنا

یعنے جب منافقون سے کہا گیا کہ جو کتاب رسول پر اوتری ہے اوسکی فیصلے پر راضی ہو جائین تو آپنے
دیکھ لیا کہ منافقین روگردانی اور چشم پوشی کرنے لگے اور چاہا کہ آپ کے پاس نہ آنے دین

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
پھر کیا ہوگا جب پونچے ادنہین کوئی مصیبت بسبب اوس کام کہ آگے بھیجا ہاتھون نے اونکے پھر آئے تیرے پاس قسمین کہاتے اللہ کی

جب وہ منافق شمشیر فاروقی سے فی النار ہو گیا تو اوسکے اولیا حضور مین آئے اور عرض کرنے لگے واللہ ثم باللہ یا رسول اللہ

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝
نہین چاہا ہمنے مگر نیکی اور موافقت

اوسکا تو خیال یہ تہا کہ شاید حضرت عمر باہمی نزاع دور کرا دین گے اور کسی قسم کی بدگمانی
و مخالفت ہماری دلون مین نہ تہی ارشاد ہوا اے حبیب ہمارے یہ تماشا ملاحظہ فرمایئے
کہ پہلے آپ کے پاس آنے سے روک اور انکار اور آخر کار یہ باتین اور غلط اظہار

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ
یہی ہین وہ لوگ کہ جان لیا اللہ نے اوس چیز کو جو دلون مین انکی ہی پس چشم پوشی کر اونسے اور نصیحت کر انکو اور کہہ واسطے انکے

اے حبیب یہ وہی گروہ ہے جنکے دلکے کفر اور نفاق کو اللہ نے جان لیا آپ انکی طرف نہ التفات فرمائین نہ انکو عذر

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝
اونکے جانون مین بات پہنچ جانے والی

سنین ہان نصیحت کیے جائین اور ایسی باتین کرین جو انکے دلون مین اتر جائین اور اپنے
نفاق سے نادم ہون **معالم** قول بلیغ سے مراد یہ ہی کہ اونکو قتل سے ڈرائے تاکہ توبہ کرین اور
بعض آئین کہا بعض نے آیت منسوخ ہی جہاد کی آیتون سے **ف** اسکی ضرورت نہین اسلیے کہ
منافقین پر کبھی جہاد واجب نہین ہوا اما منافقین کی عادت سے یہ امر ہی کہ جب اللہ اور اللہ کے
رسول کی طرف اونہین بلائین چشم پوشی کرین ۱؎ جب پکڑا گیا پائین تو جھوٹی قسمین کہائین
۲؎ ناصح اور واعظ کا منصب یہ ہی کہ ایسے لوگون سے نہ زیادہ تعرض کرے نہ بہت
التفات مگر نصیحت اور فہمایش سے درگزر نکرین اسلیے کہ نصیحت کے دو فائدے ہین ۱؎ جسے
نصیحت کرین اوسکا فائدہ یعنی قبول ۲؎ نصیحت کرنے والے کا فائدہ یعنے ثواب و احسان

ع ۹ ماذا
منزل
ربع منزل
ہین ۱۲

چہلا ملے یا نہ ملے دوسرا انکو کہیں نہیں جاتا پہر مسلمان کو ذکر خیر و دعوت حق و امر بالمعروف و نہی منکر سے سکوت کیونکر جائز ہوگا ۳ قول بلیغ سے معلوم ہوا کہ واعظ کے لیے ایسے عنوان اور ایسی تقریر کا اختیار کرنا اولی ہے جو سامعین کے حسب حال اور اونکے فہم کے موافق اور اون کے دلونپر زیادہ موثر ہو مگر نہ ایسے جو ہمارے زمانے کے حضرات نے اختیار کیے ہین یعنے روایات غلط جکا نظم غلط یا اشعار اور قافیہ بندی

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

اور نہین بہیجا ہمنے کوئی رسول مگر اسلیے کہ اطاعت کیا جاے حکم سے اللہ کے اور اگر وہ لوگ جبکہ ظلم کیا اپنی جانونپر اور آتے پاس تیرے

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

پہر استغفار کرتے اللہ سے اور استغفار کرتا واسطے اونکے رسول ہر آئینہ پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان

پیغمبر اسی لیے بہیجے کہ اونکی اطاعت کیجاے اللہ کے حکم سے اور اگر وہ مجرم بعد گناہ کے آپکے پاس آئین (یعنے سچے دل سے رسالت کی تصدیق اور اطاعت پر آمادگی کرین) اور اللہ سے اپنے گناہونکی بخشش مانگیں اور پیغمبر بہی اونکے لیے سفارشی ہو (یہ اسلیے فرمایا کہ بلا واسطہ جناب رسالت وہان تک نہین جسکی نافرمانبرداری کے جسے جہٹلایا اوسکی رضا شرط ہے پہر سفارش خواہ یون ہو کہ آپ استغفار کرین خواہ یہ کہ مجرم آپکی تصدیق و اقرار اطاعت سے آپکو مستحق عنایت جناب رسالت مآب) تو اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائینگے ف کئی باتین معلوم ہوئین ۱ یہ کہ پیغمبر واجب الاطاعت ہین ۲ ظالم و خاطی جب نادم ہوا اور رسول کی اطاعت قبول کرے اور رسول سفارشی ہون تو اللہ تعالی قبول توبہ کے امید دلاتا ہے ۳ قبول توبہ مین توسط پیغمبر شرط ہے ۴ انبیا اور علما بلکہ قوم کے ہر سردار کی شان یہ ہے کہ مجرمون کے لیے سفارش کرین تاکہ مضمون تالیف قلوب اور خیر خواہی عام حاصل ہو ۵ منشور ایک پانی کی نالی تہی جس سے زبیر اور ایک انصاری اپنے کہیت سینچتے تہے انصاری نے کہا تم پانی کہولدو کہ ہمارے درختون مین بہی آئے زبیر نے انکار کیا حضور مین قضیہ پیش ہوا فرمایا اے زبیر پہلے تم اپنے درخت سینچ لو پہر پانی کہولدو - انصاری خفا ہوکر بولا یہ رعایت اسلیے ہے کہ زبیر آپ کی پہپہی کے بیٹے ہین حضور کے چہرۂ مبارک کا رنگ غضب سے بدل گیا اور کہا اے زبیر پانی روک لو یہانتک کہ دیوارون سے بہ کر نکلے - پہر انصاری حکم پر راضی ہوگیا یہ آیت اوتری

فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا

پس قسم رب کے تیرے وہ نہ ایمان لائینگے جبتک کہ حاکم بنائین تجھے اوس چیز مین کہ جھگڑے آپسمین پہر نہ پائین

[illegible] قسم ایمان والے ہونگے [illegible] جھگڑون مین حاکم بنایا

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

[illegible] جو تو نے حکم کیا تو نے اور مان لین پورا مان لینا

[illegible] اون کے دلون مین کچھ کدورت نہ آئی اور آپ کے [illegible] ان مین ف احکام شرعی سے دلمین تکدر ہے ایمانی کی نشانی ہے

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ

اور اگر ہم [illegible] اونپر [illegible] کہ مار ڈالو اپنی جانین یا نکل جاؤ گہرون سے اپنے نہ کرتے اوسکو مگر تہوڑے لوگ اون مین

[illegible] گوسالہ پرستون کی طرح آپکو ہلاک کر ڈالو یا بنی اسرائیل کی طرح گہرون سے [illegible] تو اسکی تعمیل تہوڑی ہی آدمی کرتے ف معالم منافقین مخاطب ہین کبیر تمام آدمی مخاطب ہین [illegible] مخاطب نہین ہو سکتے اسلیے کہ خیر امت و خیر قرون ہین اور امت موسی علیہ السلام [illegible] تعمیل [illegible] یہ آیت ثابت ابن قیس وغیرہ کی شان مین نازل ہوئے کہ [illegible] چند جان نثار ہین [illegible] ف اگر ہم قتل نفس ترک وطن یا اس کے مثل اور سخت [illegible] نہین کرتے تو نہ تنگی [illegible] باقی اسلیے کہ اگلونپر بہی ایسے احکام ہو چکے ہین مگو [illegible] رحم فرمایا پہر تم اس آسانی مین ایسی مخالفت اور نفاق کر رہے ہو اون سختیون مین کیا ہوتا ہان کچہ با ایمان ثابت قدم رہتے سے مخالفت رسول اور نفاق ایسے گناہ تھے کہ گوسالہ پرستی کی طرح انپر خودکشی لازم کیجاتی یا اہل تیہ کے مثل ترک وطن انکی سزا قرار پاتے مگر وہ لوگ توان [illegible] کو بہی بہگت گئے اور تم اسمین بہی روپوشی کرتے اور تہوڑی ہی آدمی سزا قبول کر کے نجات پاتے سے یہ امر ہرگز نہین کہ اصحاب رسول اللہ ان پست ہمتیون کے مخاطب ہون اور کیونکر ہو سکتے تھے اسلیے کہ مہاجرین نے مکہ ایسا پیارا وطن چہوڑا اور بنی اسرائیل کی طرح نہین بلکہ مال عیال سب چہوڑ کر سایہ کی طرح ہر مکان و زمان مین اپنے پیغمبر محبوب رب مقبول کے قدمون سے لگے رہے انصار نے جہاد مین کیسی جان نثاری کی اپنے ہم حلف اور مددگار یہود سے بگاڑ ہی لینے نزدیک اپنا گلا خود کاٹ ڈالا یہ امر دوسرا ہے کہ اللہ تعالے نے اونہین محفوظ اور غالب رکہا اور یہ بہادر جان نثار اپنے پیغمبر اپنے سردار کے بعد بہی سر فروشی اور ترک دنیا مین اپنی آپ ہی نظیر رہے اور حضرت شیر خدا علی مرتضی نے تو شب ہجرت شریف اور روز احد و خندق خیبر مین جو جوہر دکہائے وہ نہ دیدہ مین نہ شنیدہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) انکے قلیل کیا بلکہ سب کے سب تعمیل ارشاد مین کامل تہے پس ضرور ہے کہ یہ خطاب خواہ عوام مومنین کے لیے ہے

[illegible]

خواہ منافقین کے حق مین - خواہ اظہار نعمت وبیان احسان وترحم شاہنشاہی ہی جسکا شکر کرنا ہم سب پر واجب ہی خواہ اظہار غضب ہی کہ اے وہ لوگو جو نفاق کرتے ہو اور ہمارے پیغمبر محبوب کی مخالفت پر کمر باندہے ہو ہمارے حبیب پاک کا صدقہ ہی کہ بچ گئے ورنہ تمپر وہی بلا آجاتی جو گوسالہ پرستون پر آئے تھے اور وہی عذاب نازل ہوتا جو اہل تیہ پر تہا اور وہی امتحان لیاجاتا جو مصر کے بنی اسرائیل سے لیا گیا - پہر تو تم مین سے بہت تہوڑے جانبر ہوتے در منثور جب یہ آیہ کریمہ اوتری بعض انصار نے کہا بخدا اگر ایسا حکم ہوتا تو ہم حاضر تھے مگر اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہم پر احسان کیا معاف فرمایا حضور مین یہ خبر پہنچی تو فرمایا میری بعض امتیون مین ایمان پہاڑ کوہ سے زیادہ تر مستحکم ہوگیا ہی اور کہا عکرمہ نے کہ وہ قلیل فرمانبردار عمار بن یاسر و عبداللہ بن مسعود ہین اور سفیان نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن مسعود ان قلیل سے ہی کہا شریح بن عبید نے کہ حضور نے عبداللہ بن رواحہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ بہی ان مین سے ہین کہا ابن زبیر نے کہ ابوبکر صدیق نے حضور سے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا حکم ہوتا تو ہم بہی بجا لاتے ارشاد ہوا تم سچے ہو معالم بعض یہود نے کہا اگر ہمکو حکم ہوتا تو ہم ایسا ہی کرتے ارشاد ہوا

وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًا ۙ وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ
اور اگر وہ کرتے وہ کام کہ نصیحت کیجاتی ہین ساتھ اوسکے البتہ ہوتا اچہا حق مین انکے اور نہایت مضبوط اور اسوقت دیتے ہم

مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝
اونکو پاس سے اپنے ثواب بڑا اور دکہاتے ہم اونکو راہ کشادہ

اور اگر وہ لوگ کرتے وہ بات جسکی اونہین نصیحت کیجاتی ہی تو یہ اطاعت اونکے حق مین خیر ہوتی اور اونکا ایمان مستحکم تر ہوجاتا اور اسوقت بیشک ہم اونہین اپنے فضل وکرم سے دیتے اجر عظیم اور دکہاتے اونہین صراط مستقیم - یعنے یہ فرمانبرداری گو بظاہر تکلیف ومشقت ہو مگر اونہین بہت فائدہ ہوتا اور اونکا ایمان کامل ہوجاتا اور ہم ثواب عظیم عطا کرتے اور اپنے قبول اور محبت اور اطاعت کی راہین اونہین دکہاتے شان نزول صاحب معالم التنزیل فرماتے ہین کہ حضور سرور عالم نبی اکرم کے آزاد کردہ غلامون سے ایک ثوبان سوختہ جان دل وجان سے قربان ہر وقت تشنہ دیدار شوق حضور سے بیقرار تھے - جب تک حضور مین رہتے جان مین جان اور طاقت جسم وتوان مین رہتی وہ نور صفا اور چہرہ دلربا نظر سے اوجہل ہوا پہر نہ دل پہلو مین نہ جان قابو مین - ایکدن حضور مین آئے مگر رنگ فق آہ سرد دل پر درد چہرہ متغیر حیران ومنتشر ارشاد ہوا اے ثوبان

تیرا کیا حال ہی یہ تغیر کیسا کیا بیماری ہے کیا ملال ہی عرض کی یا رسول اللہ بیماری ہی نہ رنج ہان جب لقاے مبارک سے دور اور دولت حضور سے مہجور ہو جاتا ہون جان مضطر اور وحشت دل یہ کہتی ہی کہ دنیا فانی اور آخرت جاودانی ہی یہان تو جو گزرتی ہی گزر جاے گی وہان دیکھیے کیا پیش آتی ہی مانا کہ جنت ملی اور حور و قصور ہر قسم کے سامان عیش و سرور سب کچھ سہی مگر ہین کیا کہان غلام کہان مولی کہان ثوبان کہان حبیب حضرت رحمن دیدار کی کیا صورت ہی بلا نصیبون کو جنت مین بھی مصیبت ہی اور اگر شامت اعمال جہنم مین لیگئی تو قصہ تمام ہوا آتش سوزان اور کژدم و ثعبان ایک طرف حضور کی جدائی عذاب الیم و بلاے مقیم ہے یا رسول اللہ اس بیدل بیقرار طالب دیدار پر کیا گزر یگی اس سوختہ جان کی آہ و زاری اور عاشق صادق کی بیقراری پر جناب باری سے خطاب آیا وعدہ وصل فرمایا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

اور جسنے اطاعت کی اللہ کی اور رسول کی پس وہی ہین ساتھ اون کے کہ انعام کیا اللہ نے اونپر پیغمبرون سے

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۭ ذٰلِكَ الْفَضْلُ

اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور نیکون سے اور اچھے ہین یہ ہمراہی یہ فضل ہی

مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

اللہ سے اور کافی ہے اللہ دانا

اور جسنے اللہ کی اطاعت کی اوا سے فرائض اور اجتناب کبائر سے اور رسول کے اطاعت کی اختیار سنت و ترک بدعت مین تو یہ لوگ اونکے ساتھ ہونگے جنپر نعمتین کین اللہ نے پیغمبرون سے اور اولیاؤ سے اور شہیدون سے اور نیکون سے اور یہ فرقہاے متبرک اور گروہ حق پژوہ رفاقت کے لیے بہت اچہا ہی آپکی رفاقت اللہ کا فضل ہی اور اللہ تمہارے دلون کے خلوص اور شوق اور محبت اچھی طرح جانتا ہی **منظر** ایک مرد حضور مین آیا اور عرض کی آپ مجھے جان اور اولاد سے زیادہ پیارے ہین جب مین گہر مین ہوتا ہون تو حضور کو یاد کرکے بیقرار ہو جاتا ہون اور جب تک حضور کو دیکھ نہین لیتا صبر نہین آتا مگر جب یہ خیال آتا ہی کہ ایک دن مجھے بھی مرنا ہے اور حضور بھی انتقال فرماوینگے پہر یہ دیدۂ دیدار طلب وہ جمال جہان آرا کہان پاوینگے آپ جنت مین انبیا کے ساتھ مراتب اعلی مین ہونگے اور مین جنت مین بھی گیا تو خوف ہی کہ آپ کو نہ دیکھ سکون حضور نے اس مضطر و رنجور کی بات کا کچھ جواب نہ دیا تہا کہ جبریل امین آئے اور یہ مژدۂ جان بخش لائے **اسباب نزول** حضور نے فرمایا اَنْتَ مَعِیْ

ع ۱۱

فی الجنۃ انشاءاللہ تعالیٰ اگر اللہ نے چاہا تو تم جنت میں ہمارے ساتھ ہو گے۔ اور حدیث میں ہے
ہو المرء مع من احب آدمی اسکے ساتھ ہو جسے چاہا و فیہا صحیح [illegible]
فی شاہ شناسد و شد درویش ⁂ آید چہ بہ تاتوان لوا اندر [illegible]
طاعت اور عبادت میں فرق ہے اطاعت فرمانبرداری کرنا۔ عبادت اللہ کا ذکر اللہ کی بڑائی
کرنا یا وہ افعال مخصوص شرعی جو خاص ثواب کیلیے موضوع ہیں پس جہاد [illegible] حکم [illegible] غلاق
اطاعت ہے اور نماز۔ حج۔ صوم وغیرہ عبادت ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ [illegible] رسول
کے تابع ہوگئے اور نفس کی فرمانبرداری اور خواہشوں کی اطاعت سے آزاد ہوئے [illegible]
یعنی اللہ کے ساتھ سچا معاملہ کرنے والا اور یہ گروہ اولیاء کرام ہے صالح نیک [illegible]
نیکی کرنے والے مرافقت (علیہا) سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] جنت
میں بموجب رفاقت و مصاحبت ہونگے اور وہ محبت ہے جو محب [illegible] محبوب
کے پہلو میں بٹھا دیتی ہے۔ نہ عمل کی حاجت ہے نہ لیاقت کی ضرورت [illegible] کی محبت [illegible]
جیسے کراماً کاتبین بھی نہیں جانتے اللہ جانتا اور اللہ کا بندہ حافظ محرم راز دل شیدائی خود کس [illegible]

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَکُمۡ فَانۡفِرُوۡا ثُبَاتٍ اَوِ انۡفِرُوۡا جَمِیۡعًا
اے ایمان والو لیلو بچاؤ اپنے پہر نکلو تھوڑی تھوڑی یا نکلو جمع ہو کر

اے ایمان والو اپنے ہتیار اور سامان لے لو اور بعزم جہاد نکلو پہر تمہیں اختیار ہے کہ تھوڑی
تھوڑے آدمی اور شبخون ماریں یا پورا لشکر حملہ آور ہو حذر آلہ حفاظت اور وہ تمام آلات
و سلاح جو بحسب ضرورت زمانہ اپنی محافظت اور دشمن کی مغلوبی کے لیے مطلوب ہوں جیسے تلوار
سپر بندوق توپ گولہ۔ بارود۔ جنگی جہاز۔ پس انکے فراہمی امام کے ذمے واجب اور دوسرے
مسلمانوں پر مستحب ہے۔ اور اقتضائے تعلیم قواعد اسمیں داخل ہے ثبات جمع ثبہ گروہ قلیل
مسئلہ امام مختار ہے جسطرح چاہے دشمن سے لڑے رات کو دن کو کھلکر چھپکر دھوکے سے اعلان کرکے

[illegible]

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ
اور بیشک تم میں سے کوئی وہ ہے کہ ضرور سستی کرے گا پھر اگر پہونچے تم کو کوئی مصیبت تو کہے بیشک نعمت کی اللہ نے مجھ پر جبکہ نہ تھا

اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ
میں ساتھ اونکے موجود ۝ اور اگر پہونچے تم کو فضل اللہ سے کہیں گویا نہ تھی

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝
تم میں اور اوس میں دوستی کا تعلق ہوتا کاش میں ساتھ اون کے ہوتا تو پاتا میں مقصود بڑا

اور تم میں بعض وہ منافق ہیں جو جہاد سے دیر کرتے اور ڈھیل کرتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی پھر اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کہتے ہیں اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ نہ تھے نہیں تو مارے جاتے اور اگر اللہ کا فضل مجاہدین کے شامل حال ہو فتح و غنیمت ہاتھ لگے جیسے بدر و خیبر میں تو اس طرح کہیں گویا آپس میں جان پہچان ہی نہ تھی۔ کاش ہم بھی اون کے ساتھ ہوتے نہیں تو خوب مال مارتے

(ربط) منافقین کی بدعملی اور مکاری سے مطلع کر کے فرمایا

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ
پس چاہیے کہ لڑیں راہ میں اللہ کے جو بیچتے ہیں زندگی دنیا کی بعوض آخرت کے

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
اور جو لڑے راہ میں اللہ کے پس مارا جاوے یا غالب ہو دینگے ہم ہر ایک کو ثواب بڑا

پس منافقین باتیں بنایا کریں جو سچے بندے طالب آخرت مشتاق رحمت ہیں اونہیں چاہیے کہ ضرور لڑیں اور جو جہاد میں شہید ہو یا غازی و فتحیاب دونوں کو ثواب عطا ہوگا ف معلوم ہوا کہ ادائے احکام الٰہی میں ہر بشر خود آمادہ رہے کسی رفیق و معین کا انتظار نہ کرے خصوصاً سست ضعیف الایمان پر۔ کلمہ (فروخت) سے امید دلائی گئی کہ آخرت ہمارے ملک میں آجاوے گی اسلیے کہ شرعاً بیع موضوع ہے کہ مبیع میں مشتری کے ملک آجاوے اور ثمن میں بائع کے ہر چند یہ بیع مجازی اور یہیں نوازش و بندہ نوازی ہے ورنہ ہم غلاموں کے پاس کیا ہے جو کچھ خریدیں جان اللہ کی مال اللہ کا تاہم استعمال کلمۂ بیع سے یون فرمایا کہ تمہاری جان ہمارے ملک میں آگئی اور آخرت یعنی جنت تمہاری ہو گئی مسلم میں ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جو اللہ کو رب جانے اور اسلام کو دین بنائے اور محمد کو پیغمبر برحق مانے اوسکے لیے جنت ضروری ہے اور دوسرا وہ امر ہے جس سے بندے کو سو درجے عطا ہوں ہر دو درجوں میں زمین و آسمان کا فرق ابوسعید نے عرض کی

دو کون عمل ہو فرمایا الجہاد فی سبیل اللہ اللہ کی راہ مین لڑنا ربط بعد بیان ثواب ایک قسم کی غیرت دلا

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ
اور کیا ہے تمکو کہ نہ لڑو راہ مین اللہ کے اور کمزوروں کے مردوں اور

النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ
عورتون اور بچون سے جو کہتے ہین اے رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ

الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا
ظالم ہین اہل اوسکے اور بنا واسطے ہمارے اپنی طرف سے حامی اور بنا واسطے ہمارے اپنے پاس سے مددگار

اے شیران اسلام وحامیان کرام تم کیون نہ لڑو گے اللہ کے لیے اور اپنے کمزور مردون اور عورتو اور بچون کے لیے جو کمال مصیبت اور مایوسی مین دعائین کرتے ہین اے پروردگار نکال اس بستی سے جسکے رہنے والے ظالم ہین اے رب اپنے پاس سے ہمارے لیے دستگیر حامی حمایتی بھیج فمسلمانون کے بال بچے اور بعضے مفلس بیمار اسیر مجبور معذور مکے والون کے قابو مین تھے اور ہمیشہ دعائین کرتے کہ کوئی ہمین انکے ظلم اور طعن وتشنیع سے چھڑائے بحضور نبی کریم پونہچا سے ارشاد ہوا کہ اے بہادرو اسباب کس امر کے منتظر ہو کفار کو فنا کرڈالو دوستون کو دشمنون کے پنجے سے نکالو ف معلوم ہوا کہ واعظ اور حاکم کو اثر ڈالنے والی باتین کرنا چاہیے ربط چونکہ مسلمان و کافر لڑنے مرنے مین دونو یکسان نظر آتے تھے اور ہر جماعت حمایت دین ونصرت حق کے مدعی تھے فرق صریح بیان فرمایا

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
جو ایمان لائے لڑتے ہین راہ مین اللہ کے اور جو کافر ہوے لڑتے ہین راہ مین

الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ع
شیطان کے پس لڑو تم دوستون شیطان کے بیشک داؤ شیطان کا ہے کمزور

یعنے مومن اللہ کی طرف سے لڑتے ہین اور کافر شیطان کی طرف سے پس تم شیطان کے والون سے لڑو اور خوب یاد رہے کہ شیطان کا داؤ تمپر نچلیگا اسباب کہا ابن عباس نے کہ عبدالرحمن بن عوف وغیرہ اصحاب نے حضور مین شکایت کی کہ ہم بحالت کفر عزت و وقار مین بسر کرتے تھے اور اسلام مین ذلیل وخوار ہے تو فرمایا ہمکو عفو کا حکم ہے صبر کرو جب آپ مدینے مین آئے اور جہاد کا حکم ہوا تو پس وپیش کرنے والونکے جواب مین یہ آیت اتری

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ
کیا نہین دیکھا تو نے طرف اونکی کہ کہا گیا اونکو روکو ہاتھ اپنے اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ پھر جب لکھا گیا

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً
اونپر لڑنا ناگاہ ایک گروہ اونمین سے ڈرتے تھے آدمیون سے مثل خوف خدا کے یا زیادہ ڈرنا

یعنے جنکو یہ حکم تہا کہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دین اور کفار سے نلڑین جب اونپر جہاد فرض کیا گیا تو بعض اون مین سے دشمنون سے ایسے ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ اس سے زیادہ اور وہ تمنائین انتقام لینے اور دشمن کشی کے سب بہول گئے

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ
اور بولے اے رب ہمارے کیون لکہا تونے ہمپر لڑنا کیون نہ چہوڑا تونے ہمکو موت نزدیک تک کہدے

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝
فائدہ دنیا کا قلیل ہی اور آخرت خیر ہے اوسکے لئے جو ڈرا اور نہ ظلم کیے جاؤگے بتے برابر

اے نبی کریم آپ اپنے خادمونکو سمجہادین کہ کس خیال مین ہین دنیا کی نفع فانی اور حقیر ہین اور آخرت پرہیزگارون کے لیے بہتر ہے تم اوسی کی فکر کرو اور اطمینان رہے کہ بتی کے برابر نہ حق تلفی ہوگی نہ تمپر ظلم کیا جائے گا معالم جنگ احد مین منافقین کہتے تھے اگر یہ لوگ وہان نجاتے تو نہ مارے جاتے ارشاد ہوا

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ
جہان کہین ہوگے تم پالیگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم برجون مین جو سخت ہین

جانتا ہے حضرت خلیل جلیل نے ایک بار حضرت عزرائیل سے کہا کہ جب سخت وبا یا لڑائی ہو یا دو شخصون کی موت ایک ہی آن مین آئی ہو اور ایک مغرب مین ہو دوسرا مشرق مین تو تم کیا کرتے ہو کہا مین اللہ کے حکم سے ارواح کو طلب کرتا ہون وہ میرے دونو اونگلیون مین آجاتے ہین اور تمام زمین میرے سامنے ایسی ہی جیسے ایک طشت جسے چاہتا ہون قبض کرتا ہون مظہر سے جب حضور اقدس مدینے مین آئے یہود و منافق کا یہ حال تہا کہ کوئی فراغت ہوتی تو کہتے یہ اللہ کا کرم ہے اور تنگی پیش آتی کہتے یہ آپ کی نحوست ہے ارشاد ہوا

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ
اور اگر پہنچے اونکو کوئی نیکی کہین یہ پاس سے ہے اللہ کے اور اگر پہنچے اونکو برائی کہین یہ

مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝
پاس سے تیرے ہے کہدے سب پاس سے اللہ کے ہو پس کیا ہو واسطے اس قوم کے نہین سمجہتے کوئی بات

سلطان اذا ... [illegible] ... خداوند ... [illegible] ... بیان واقعہ ... جہاد مین ... اللہ کا اور جہاد مین خوف موت از جہان جہاد پس موت کا خوف اللہ کے خوف پر غالب ہو ... کیون ترک کرے

۴

اگر [illegible] تو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] پھر [illegible]
[illegible] کمال [illegible] علیہ السلام حضرت [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
مین رکھنا بھی تو ہمارا [illegible]
کر دے اور ذکر آسکے [illegible] اس لیے فرمایا کہ [illegible] اللہ کی طرف [illegible]
کرے اور [illegible] نفس کو [illegible]

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ
جو پہنچا تجھے نیکی سے پس اللہ سے ہے اور جو پہنچی تجھ کو برائی پس تیرے نفس سے ہے

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
اور بھیجا ہمنے تجھ کو واسطے آدمیوں کے پیغمبر اور کافی ہے اللہ گواہ

خوبی اور بھلائی اللہ کے کرم اور فضل سے ہوتی ہے اور برائی نفس کے برے افعال سے اور آپ کو لوگون کی طرف ہمنے رسول پیغام رسان بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی گواہی کافی ہے
آیۂ اولی مین بیان حقیقت امر تھا کہ خالق و فاعل وہی ہے اور اس آیت مین بیان
اسباب توفیق و آثار شر ہین یعنے نیکیون کی توفیق اللہ دیتا ہے اور برائیان بندونکی کسب سے
ہوتی ہین اگر بنظر حقیقت دیکھو تو پیغمبر علیہ السلام غلطی پر اور بنظر تدبیر دیکھا جاے تو بھی بجا ہے اور
اور جب نبی کریم رسول و فرستادہ حضرت رحمن و رحیم ہین تو بجز الزام آپ پر لگایا جاے وہ
اللہ ہی کی طرف ہے اور آپ کی نبوت کا اللہ گواہ ہے اوسکی گواہی کافی و وافی ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ
جسنے اطاعت کی پیغمبر کی بیشک اطاعت کی اللہ کی اور جسنے روگردانی کی تو نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر انکے نگہبان

جیسے آپ کے فرمانبردار ہمارے مطیع ہین ویسے روگردانی کرے تو آپ کی بلا سے آپ کچھ اونکے
اور خدا اور نگہبان نہین ہین رہے پیغام رسانی اوسکی ثبوت کی بھی آپکو ضرورت
نہین بلکہ اور انبیا کے پیغام رسانی کے بھی آپ گواہ ہونگے اور آپ کے لیے اللہ کی گواہی [illegible]

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ

اور کہتے ہین فرمانبردار ہین پھر جب باہر نکلے پاس سے تیرے بدل دیتا ہی ایک گروہ اونمین سے سوا اوس قول کے کہ کہتے تھے

وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

اور اللہ لکھتا ہی جو بدلتے ہین پس روگردانی کر اون سے اور بھروسا کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ وکیل

منافق سامنے کہتے ہین کہ ہم مطیع ہین اور باہر نکلکر اور کچھ کہنے لگتے ہین اللہ تعالی اونکی باتین لکھ لیتا ہی اور آپ اون کے اس بیہودگی کی پروا نکرین اللہ پر بھروسا رکھین اللہ تعالی کارساز بکو بس ہے

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

کیون نہین فکر کرتے قرآن مین اگر ہوتا پاس سے غیر خدا کے ہر آینہ پاتی وہ اوسمین اختلاف بہت

ف ۱ سیاق عبارت شاہد ہی کہ قرآن مین فکر و غور واجب ہی لیکن غور کے مدارج مختلف ہین ۱ قرآن کو اللہ کا کلام اور واجب العمل اور حق جاننا یہ ہر بشر پر فرض ہے جو مومن کہلانے کا فرض ہے ۲ بقدر نماز یاد کر لینا ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے ۳ صحت لفاظ و مخارج جو آفات زبان و ضغطہ نطق سی معذور نہین اون پر واجب ہی مگر جہان جہالا ون کی زبان مادری اور خلقی لہجہ خلاف ہو وہ مصداق وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ہے ۴ فہم معانی۔ یہ عربی سمجھنے والون کے ذمے ہی ۵ استنباط مسائل یہ علمای کبار کا کام ہی ۶ فیضان الٰہی انوار قدس تلذذ ذوق حلاوت ایمان کمال معرفت نہایت ایقان یہ علمای ربانی اور عشاق حقانی کا حصہ ہی (۲) آیت مین دو دعوے کیے گئے ہین ایک یہ کہ قرآن پر نظر کرنے والا راہ راست پاجاتا ہی ورنہ فائدہ خطاب لینے (غور و تامل کرو) بیکار ہوجاتا دوسرے یہ کہ نہ کلام الٰہی مین اختلاف ہی نہ کلام بشر اس سے خالی ورنہ دلیل کافی اور مفید نہوتے پس پہلے دعوی مین یہ وہم ہوتا ہی کہ کفار کے علاوہ متعدد مذہبی اسی قرآن سے حجت پکڑتے ہین اور آپسمین ایسے مختلف کہ ایک دوسرے کو حق مانہی نہین سکتے جواب اگر ہدایت سے یہ مراد ہی کہ کفر و شرک باطل انکار نبوت والوہیت زائل ہو حشر و نشر کا قائل ہو تو بفضلہ تعالی ہر قرآن ماننے والے کو آپ ایسا ہی پائینگے اور اگر ہدایت کامل صراط مستقیم مقصود ہے تو اس ہدایت کامل کے لیے غور کامل درکار ہی اور وہ یہ ہی ۱ قرآن کو امام اور اصل قرار دین جو ثابت ہو مذہب سمجھین یہ نہو کہ قرآن کو اپنے مختار اور مذہب قرار دادہ کے موافق تاویل کرلین اس صورت مین قرآن تابع ہوا نہ امام و متبوع ۲ قرآن اپنے مجرد ذہانت و عربیت سے

قوت سے نسمجھین بلکہ حضور سرور عالم یعلمکم مالم تکونوا تعلمون جنپر قرآن اوترا اور وہ گروہ حق پژوہ جسنے بلاواسطہ حضور سے قرآن سنا اور آپ کے سامنے اعمل کیا اس باب مین امام و مقتدا سمجھا جاوے ایسے تاویل اور ایسی تفسیر جو ان حضرات کے ارشاد کے مخالف ہو کبھی قابل قبول نہین اور الحمد للہ یہ دونو وصف نہین پائے جاتے مگر اہل سنت و جماعت مین اسیوجہ سے ہدایت کامل اور طریق واصل انہین عطا ہوے اور جو اختلاف انمین ہین وہ ایسے نہین جس سے زحمت ہو بلکہ رحمت ہی جہان جہان اصحاب کے قول مختلف ہین مجتہدین و محدثین انکے اتباع کرتے ہین تو کسی نے کسی قول کو ترجیح دی کسی نے کسی اجتہاد کو قوی قرار دیا بہرحال وہ سب اوسے بحر ناپیدا کنار کے چھوٹی چھوٹی نہرون سے سیراب ہین اسیلئے قرار پایا کہ مجتہد خطا کرے تو بہی ثواب پائے اور صواب مین تو ثواب ضرور ہی اور دوسرا دعوی یعنے کلام خدا مین اختلاف نہو اور کلام غیر خدا مین ضرور اختلاف ہوتا کہ فرق ہو جاوے کلام اللہ اور کلام مخلوق مین کہا صاحب تفسیر کبیر نے اللہ تعالی نے قرآن کے کلام آلہی ثابت کرنے کو تین دلیلین وارد فرمائین ۱ یہ کہ اسکا مثال فصاحت مین محال ہی اور یہ دعوی مسلم ہو گیا ۲ یہ کہ اسمین غیب کی خبرین ہین اور یہ درست و بجا ۳ یہ کہ اسمین اختلاف نہین

ف ۴ یہ کہ قرآن محو و اثبات سے محفوظ ہی چنانچہ آجتک اسکے خادم حضور تک سندین پونہچا سکتے ہین اور ایک نقطہ زیر - زبر بدلنے پر کوئی قادر نہوا اور نہوگا - اور کون کتاب ہی جسکی سند اس اہتمام اور صحت تام سے صاحب کتاب تک پونہچ سکتی ہے تاکہ یقین ہو کہ کسی اور کی تصنیف و تحریف نہین اگر کوئی ایسی کتاب ملیگی تو قرآن کے طفیل مین اہل قرآن ہی کے پاس غیر کو نصیب نہین ۵ کتب آسمانی کا مصدق ہی اسمین بہی کسیکو مجال تکذیب نہوئی - اب رہا اختلاف اسکے تفصیل یہ ہی کہ کل مضامین قرآنی چودہ قسم کے ہین ۱ قصص ماضیہ جیسے ذوالقرنین و اصحاب کہف و انبیا کے حالات ۲ اخبار آسمانی جیسے دوزخ جنت - ملائکہ کے خبرین ۳ پیشین گوئی جیسے قیامت کے حال یا یہود کے بربادی وغیرہ ۴ نصایح ۵ فضائل ۶ رذائل ۷ تہذیب اخلاق ۸ اصول سیاست ۹ صفائی باطن ۱۰ توحید و عظمت حضرت حق ۱۱ سوالون کے جواب ۱۲ احکام مسلمہ یعنے اصول دین ۱۳ احکام فروعی ۱۴ متشابہات جسکی مراد اللہ ہی کو معلوم ہے پہر جس سے اختلاف ہو وہ بہی پانچ ہین ایک خود قرآن مین باہمی اختلاف دوسرے اوسکے تابعین یعنے احادیث و اقوال مجتہدین سے اختلاف تیسرے اون کتابون سے اختلاف جنکا آسمانی ہونا واضح طور پر ایک بڑی جماعت کے سامنے ثابت ہو چکی چوتھے وہ مسلمات عقلی جو ہر دین اور عاقل کے نزدیک مسلم رہے ہین جیسے

کذب و ظلم کا قبح یا صدق و عدل کا حسن پانچوین عام اقوال یس ۱ عام خیالون نے مخالفت
کے لیے صرف قرآن ہی نہین ہر سچے بات وضع کی گئی ہو ورنہ عام خیال و رسوم اصل ہو جاتے
نہ یہ خود کوئی شے ہین نہ انکا اختلاف کوئی شے ہی ۲ فروعی مسائل انکا بہی مختلف ہونا مضر نہین
بلکہ کمال نظم و غایت رفق و رحم کی نشانی ہی ہر مذہب اور ہر دین اور ہر دانشمند منتظم عادل سلطنت
مین فروعی اختلاف ہوتے آئے ہین - حضرت آدم پر اپنا جز یعنے حوا اور اونکے اولاد پر جزو کا مرد پدر
یعنے بہن حلال اور دوسرے پیغمبرون پر حرام ہوے - حضرت موسی کے قوم کی توبہ اولاً قتل نفس اور
آخر کار مجرد رحمت تہی - خود حضرت کلیم کے لیے پہلے تیس دن پہر چالیس قرار پائے - بہرکیف ایسی ہی
قرآن کے ناسخ منسوخ اختلاف مین داخل نہین ۳ اسرار مخفیہ جنہین ہم متشابہات کہتے ہین بظاہر
موافق نظر آئین یا مخالف اسمین داخل نہین اسلیے کہ جب ہم اچھی طرح سمجہہ ہی نسکین تو اسپر مخالفت کا
حکم کیونکر دین - پس قسم ۱۳ و ۱۴ کا اختلاف غیر معتبر و غیر مضر ہے باقی رہے بارہ قسم کے مضمون
اور چار مختلف منہ یہ سب اڑہتالیس قسم ہوے انمین اگر کسی نے اختلاف ثابت کیا ہو تو
اوسکا نام بتاؤ اب اگر کسی کے منہ مین دانت ہین تو زبان کہولے - ہان احادیث اور اقوال
مجتہدین کا قرآن سے اختلاف اوسوقت قابل غور ہوگا جبکہ بحسب اصول محدثین و فقہا وہ
روایت یا اجتہاد باتفاق مقبول و مسلم ہو اور بحسب اصول اتفاق نہو سکے بفضلہ تعالی ایسا ہی
ممکن نہین اگر کچہ ہے تو خواہ اسلیے کہ ہمکو تاریخ معلوم نہین تاکہ ناسخ و منسوخ کہہ سکین یا وہ قول
خود مختلف اور مخدوش ہی تنبیہ اگر کوئی کہے کہ بعض مقام پر اختلاف بدون تاویل و نظر دقیق رفع
نہین ہوتا اور یہ نشان ہی ضعف دعوی کا تو جواب یہ ہی کہ اسی لیے فرمایا افلا یتدبرن کیون انجام
بینی پر نظر نہین کرتے یعنے غور کامل کرین تو یہ عقدہ حل ہو ہدایت بہی ہو اختلاف بہی مٹی
توضیح حدیث بہی کلام غیر خدا ہی اور اسکی نسبت بہی اہل سنت کا یہی اعتقاد ہی ہان صحیح ہی
مگر حدیث وحی غیر متلو ہی لہذا حکم خدا کے حکم مین ہی بلکہ حدیث بلکہ اجتہا و فقہا کا غیر مختلف
ہونا دلیل ہی کہ قرآن مین اختلاف نہین اسلیے کہ حدیث وحی غیر متلو مسلمہ ہی اور اجتہاد مظہر
معانی قرآن توجیہ وجہ یہ ہی کہ غیب کی خبر دینا پچہلی ہزارون برس کے واقعات بیان
کرنا نصیحت احکام مین کلیات بنانا ممکن نہین کہ اسمین خطا نہو پس کلام صواب کلام
خطا کے خلاف ہو جائیگا اور جو ذات پاک ہر شے پر عالم ہر امر کے فائق ہر چیز پر قادر عیب
سے بری ہر عارض سے پاک ہی اوسمین سہو و خطا و جہل کی گنجایش نہین الحمد للہ کہ ان

دلائل خمسہ سے قرآن کا کلام الٰہی ہونا آفتاب روز سے ہزار درجہ بڑھکر روشن و مسلم ہوگیا اب
انکار نکریگا مگر اندھا بدنصیب معالم آنحضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تو منافق خبرین ڈھونڈھا
کرتے ور اگر کچھ معلوم ہوا اور شہرت کردی جس سے بعض انتظامی امور مین خلل پڑتا تا ارشاد ہوا

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
جب آتی اونکو یا کسی کو کوئی خبر امن کی یا خوف کے مشہور کرین اوسکو اور اگر رجوع کرتے اوسی طرف رسول کے
وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اور طرف اختیار والوں کی اونمین سے تو جانتے اوسے وہ جو تحقیق کرتے ہین دوسرا اونمین سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا
اور رحمت اوسکی بیشک پیروی کرتے تم شیطان کی مگر تھوڑے

جب منافقین کوئی بری یا بھلی خبر سنتے ہین اوسے مشہور کردیتے اور اگر پیغمبر یا اولوالامر سے
بیان کرتے اور عوام مین ظاہر نکرتے تو معاملہ فہم عقل شناس مدبر مصلحت اندیش لوگ مناسب طور پر
کارروائی کرتے اگر اللہ کا فضل اور اوسکی رحمت تمہارے حال پر نہوتی تو ایمان والون سے بہت آدمی
شیطان کے پیرو ہو جاتے اور تھوڑے آدمی بچ رہتے مگر لطف الٰہی کارساز ہو دشمنون کے مکر شیطان
کے قریب بیش نہین جاسکتے ہم سے مراد منافق امر خبر امن کامیابی و فتح خوف شکست اکا دمی
اولوالامر صاحب حکم کبار صحابہ جو حضور کے مشیر صاحب عقل و تدبیر تھے استنباط یعنے کام کی باتین
چن لیتے کچھ ظاہر کرتے کچھ مخفی رکھتے علیکم سے مراد مومنین شیطان سے مراد منافق یا حیلہ شیطانی
مسائل تلخ اخبار متعلقہ انتظام کا شائع کرنا بدون حکم صاحب امر کے جائز نہین ورنہ اوسکے
برے اثرون کے جوابدہی اسی کے ذمے ہے اس قسم کے امور سلطان یا اوسکے معتمدون سے بیان
کردینا چاہیے اور اگر باوجود اختیار سکوت کیا تو گویا امانت و خدمت خلافت مین قصور کیا

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
پس لڑ راہ مین اللہ کے نہ تکلیف دی جاتی مگر ذات تیرے اور آمادہ کر ایمان والون کو

پس آپ جہاد کرین اور اپنے ہی نفس کو تکلیف دین دوسرے پر تکیہ نکرین اور مومنین کو برانگیختہ
کرین منافقین کی سستی کی پروا نکرین ف آیت مین نہایت درجہ جہاد کی تاکید ہے اسلیے مجاز کا
استعمال ہوا فرمایا (تو لڑ) حالانکہ تنہا قتال جائز نہین اور مطلب ہے کہ آپ تنہا اپنی جان کو مطیع
حکم الٰہی کرکے توکلاً علی اللہ آمادہ ہو جائین اور مومنین کو رغبت دلائین مسئلہ امام کو
چاہیے کہ خود بھی اپنی مستعدی ظاہر کرے اور رعایا کو ترغیب دے کہ آمادگی زیادہ ہو

ف جوا رنے دریں میں گزری کہ قرآن کا مثل نہین ۱۲ ع اذاعوا براسے ۱۲ ع لعلمہ جزا سکا ہے لو کے ۱۲ ع لاتبعتم جزا ہے لولا فضل کے ۱۲ ع جار زیسے ...
ع ... استنباط ... ع لا تکلف مضارع مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ ضمیر حاضر ۱۲

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا

قریب ہی کہ اللہ بند کردے لڑائی اونکی جو کافر ہے اور اللہ سخت لڑائی اور سخت عذاب کرنیوالا ہے

امید ہی کہ اللہ کافرونکی لڑائی روک دے اور اللہ کی لڑائی اور اللہ کا عذاب سخت ہی اوسکی مخالفت سے ڈرو دشمنون کے ہتیارون سے نڈرو احد کے دن یہ اقرار ہوا تہا کہ اگلے سال بدر صغری پر مقابلہ ہوگا جب وہ زمانہ آیا ابوسفیان نے نعیم کو کچھ دیکر یہ سکہایا کہ مدینے مین بھاری جماعت کی خبر غلط مشہور کرکے مسلمانون کو ڈرا دے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور کہا کہ اگر اس مرتبہ مقابلہ کو نکلے تو ایک نہ بچیگا عوام گہبرا گئے ابوبکر و عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وعدہ کیا ہی وہ پورا ہوگا اور دشمنون کو ایسا موقع نہ دیا جائیگا کہ وہ دلیر ہون حضرت خوش ہوے اور فرمایا کوئی بہی نہ جاے تو مین تنہا جاونگا خدا ہمرکاب ہو کفار مقابل نہ آسکے یہ لشکر مظفر و منصور واپس آیا

ربط بعد بیان احکام جہاد و قتال حسن اخلاق و لطف و احسان کی طرف توجہ دلائی تاکہ اعتدال محبوب و توسط محمود ہاتہ سے نجانے پاے فرمایا

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

جو سفارش کرے سفارش اچھی ہوگا واسطے اوسکے حصہ اوسمین اور جو سفارش کرے سفارش بری

يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

ہوگا اوسکے لیے ایک حصہ اوس سے اور ہے اللہ ہر شے پر نگہبان

جو سفارش نیک کرے اوسے اوس نیکی مین حصہ ہو اور جو بری سفارش کرے اوسے اوس برائی کا حصہ ملیگا اور اللہ ہر شے پر محافظ ہی شفاعۃ خواہش کرنا۔ کام دو طرح انجام پاتے ہین خود کردے یا کسی سے کرا دے اور اسی کو شفاعت کہتے ہین (شفاعۃ حسنہ) وہ تدبیر و سعی جو حسب رضای رب و مفید عبد ہو ورنہ شفاعت سیئہ ہی پس دعا۔ وعظ۔ تعلیم نصیحت توسط مفت وکالت۔ ولای سفارش یہ سب شفاعت حسنہ ہین اور چغلخوری۔ ہجو۔ بری صلاح دینا۔ گناہونمین مدد کرنا۔ کسیکی بدگوئی اور برائی بیجا سعی کرنا امر ناحق کی وکالت یہ شفاعت بری ہی اور ہر شفیع کے لیے دو قسم کی اجر ہین ۱ اجر سعی نیک ہو یا بد ۲ اجرا ثر یعنے جو نتیجہ اسکی کوشش سے مرتب ہو اور کلمہ نصیب و کفل اسلیے فرمایا کہ ایک جزا دس نیکی یا بدی کے سفارش کرنے والے کو اور ایک جزا اوسے جسکے ذات سے وہ کام انجام پاے عطا ہوگا اور اسی سے سمجہا گیا کہ یہ شفیع اصل فاعل کے ثواب یا گناہ مین ساجہی نہین ہے اسکا حصہ الگ ہی بخاری مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ

اخیہ کان اللہ فی حاجتہ جو اپنے مسلمان بہائی کی کارسازی کرتا ہی اللہ اوسکی کارسازی کرتا ہی ترغیب من مشی مع مظلوم حتی یثبت لہ حقہ ثبت اللہ قدمیہ علی الصراط یوم تزول الاقدام جو کسی مظلوم کے ساتھ ہولے یہان تک کہ اوسکا حق ثابت ہوجاے اللہ تعالی اوسکے قدم پل صراط پر ثابت کردیگا جسدن قدم لڑکہڑا ئینگے مسلم جو کسی مسلمان سے سختی دور کرے اللہ اوسکی سختی قیامت کے دن دور کریگا۔ جو کسی مسلمانکی پردہ پوشی کرے اللہ تعالی قیامت میں اوسکی عیب پوشی فرماے۔ ترمذی ان اللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہی جب تک بندہ اپنے بہائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہی ترغیب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے ایک مخلوق پیدا کی ہی کہ آدمیون کی حاجتین برلایا کرین آدمی اونکی طرف اظہار حاجت وعجز کرنیکے گروہ پناہ مین ہی عذاب سے فرمایا اللہ کیلیے کچہ بندے ہین جنہین نعمتین دیگئی ہین کہ آدمیون کو نفع پونہچائین وہ نعمت اون مین قائم رہتی ہی جب تک خرچ کرتے جائین پہر جب روک لیتے ہین لوٹنے وہ نعمت لیکر دوسری کی طرف پہیر دیتا ہی فرمایا قیامت میں اہل نار سے ایک گروہ نکلیگا پہر گزرے گا ایک آدمی ایک آدمی کی طرف کہیگا اے شخص تو ہمکو نہین پہچانتا وہ کہیگا تو کون ہی یہ کہیگا تو نے مجہسے وضو کا پانی مانگا تہا مین نے دیدیا پہر وہ اوسکی شفاعت کریگا ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہیگا مجہے تو نے فلان فلان کام کے لیے بہیجا تہا وہ مین نے کردیا پہر وہ اوسکی سفارش کریگا۔ ابن عباس ایک بار مسجد نبوی مین معتکف ہوے کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے ذمے فلان کا کچہ حق ہی جسے مین ادا نہین کرسکتا آپ کہڑے ہوگئے کہ اوس سے سفارش فرمائین کسی نے کہا کیا آپ کو اعتکاف یاد نہین رہا فرمایا یاد ہے مگر مین نے سنا ہی اس قبر شریف کے صاحب سے (یعنے آنحضرت سے اور آنکہونسے آپکے آنسو جاری تہے اور چلے جاتے تہے) کہ فرمایا جو اپنے بہائی کے کارروائی کے لیے چلا اور اوسمین کامیاب ہوا اوسے دس برس کے اعتکاف سے یہ افضل ہے اور جو ایکدن اللہ کے لیے اعتکاف کرے اللہ تعالے اوس کے اور دوزخ کے درمیان مین تین خندق کردیتا ہے ہر ایک سے دوسرے تک نصف مشرق سے مغرب تک کا فرق ہی

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا

اور جب دعا دے جاؤ تم کسی دعا سے پس دعا دو اچہی اوس سے یا پہیر دو اوسکو بیشک اللہ ہرشے پر حساب کرنے والا ہے

ذکر تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنے جب کوئی تمکو سلام کرے تو خواہ اوسیقدر جواب دو اور بہتر یہ ہی کہ اوس سے اچھا جواب دو
یعنے لفظ رحمۃ اللہ و برکاتہ کا زائد کرو اللہ ہر شئے کا حساب کریگا۔ واضح رہے کہ سلام کا ذکر
قرآن مین کئی جگہہ ہی اور یہان صرف مسئلہ جواب سلام مذکور ہوا مگر ہم یہین پوری تفصیل کیے
دیتے ہین کہ احکام دوسرے جگہہ سے جمع کرنا پڑین اول تحیہ یعنے دعا) یہ لفظ مجمل ہی تفسیر اسکی
آیات واحادیث مین موجود ہی فرمایا فَسَلِّمُوا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ آپسمین سلام کرو
یہ دعا اللہ کی مقرر کی ہوئی ہی تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ دعا اونکی جسدن ملین سلام ہے
بخاری جب اللہ نے آدم کو بنایا فرمایا فرشتون پر سلام کرو جو جواب دین وہ تمہارے اور تمہارے
اولاد کی تحیت یعنی جواب سلام ہے حضرت آدم نے کہا السلام علیکم فرشتے بولے السلام علیک
معلوم ہوگیا کہ تحیۃ سے مراد سلام ہی دوسری دعا نہین دوم (الفاظ سلام) ۱ (مسنون) سلام
یا السلام کا لفظ علیک یا علیکم کے ساتھ کہے ۲ (جائز) صرف اسلام یا تسلیم اسلیے کہ یہ لفظ قرآن
مین مذکور مگر آنحضرت اور اصحاب سے غیر ماثور ہین پس صرف سلام یا تسلیم کرنے والا ثواب سنت
سے محروم رہیگا ۳ (حرام) وہ لفظ جنمین تعظیم ممنوعہ نکلے جیسے بندگی ۴ بدعت یا مشابہت کفار
پس جو لفظ بنفسہ گناہ کے مضمون پر شامل نہین بدعت ضالہ ہین جیسے کورنش۔ مجرا۔ آداب
صبحک اللہ۔ مساک اللہ جیسا کہ ابوداؤد نے عمران بن حصین سے روایت کی اور جو الفاظ کفار
کے پیروی سے اختیار کیے جائین تو یہ گناہ بالاے گناہ ہے بدعت سیئہ مشابہت دینیہ ترمذی
فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا النَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ
الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَ...بِالْاَكُفِّ ہم مین سے نہین ہی جو ہمارے غیر کی مشابہت
کرے یہود و نصارا کی مشابہت نکرو بیشک یہود کا سلام ہاتھ کے اشارے سے ہی مسئلہ
صرف ہاتھ کے اشارے پر کفایت کرنا یا اسے جز سلام یا موجب ثواب سمجھنا مشابہت کفار
اور بدعت ضالہ ہی مسئلہ لفظ اور اشاریکا جمع کرلینا جیسا کہ ہمارے بلاد مین معمول ہے
اگرچہ اولی نہو مگر جائز ہے خصوصًا جبکہ یہ اشارہ علامت تعظیم و توقیر عرفًا قرار پاچکا ہے
مسئلہ جب بعد یا کسی اور وجہ سے آواز سلام سمجھ مین نہ آسکے تو ہاتھ سے اعلام و اعلان
مباح ہی ترمذی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَ
عُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ آپ مسجد گئے اور آپکے پیچھے عورتین تھین تو آپنے ہاتھ سے
اشارہ کیا مسئلہ اسقدر جھکنا کہ قریب برکوع ہوجائے ناجائز ہین مسئلہ بعض جہال سلام

چھوڑکر اللہ اللہ یا واللہ کہتے ہین تو فی نفسہ یہ الفاظ محبوب و محمود ہین لیکن ترک سنت سے عاصی و اختراع جدید سے بدعتی اور استعمال بے محل سے بے ادب ہوگا دیکھو کافر صرف اللہ کہنے سے مومن اور محمد رسول اللہ سے جان ومال حلال نہین ہوتا (افضل السلام علیکم کے ساتھ و رحمۃ اللہ کا لفظ بڑھانا جواب مین وبرکاتہ زیادہ کرنا جیسا کہ حدیث مین آیا کہ آپنے فرمایا السلام علیک پر دس اور رحمۃ اللہ پر بیس اور برکاتہ پر تیس یعنے نیکیان ہوتین **سوم** (وقت سلام) سلام جب ملاقات ہو اور جب جانے لگے ایسا ہی حدیث مین ہے **چہارم** (کون سلام پہلے کرے) ہر چند سلام مین سبقت کرنا ہر شخص کو اچھا ہے **مشکوۃ** فرمایا جو سلام مین پیشدستی کرتا ہے وہ کبر سے پاک ہے اور فرمایا اَوْلَی النَّاسِ مَنْ بَدَءَ بِالسَّلَامِ جو پہلے سلام کرے وہ بہتر آدمیون کا ہے لیکن بخاری مین ہے کہ سوار پیدل پر اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر سلام کرے اور چھوٹا بڑے پر سلام کرے **مسئلہ** اگر چھوٹا پیدل ہو اور بڑا سوار تو دونو مختار ہین جو چاہے سبقت کرے اور آپسے چھوٹو نپر سلام کرنا اور سبقت ثابت ہے **قیاس** قلیل و صغیر سبقت کا حکم بوجہ تعظیم ہے پس شاگرد استاد پر اور مرید پیر پر اور بیٹا باپ پر اور ملازم آقا پر پہلے سلام کرے **مسئلہ** جنپر پہلے سلام کرنا ہے اگر وہ سہوا یا عمدا پیشدستی نکرین تو دوسرے کو ترک جائز نہوگا **تعمیم** کیسے سلام کرے ہر مومن پر سلام کرنا چاہیے **مسلم** تَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ اَوْلَمْ تَعْرِفْ سلام کر پہچانے یا نہ پہچانے **مالک** طفیل کہتے ہین کہ ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھ صبح کو بازار جایا کرتے تو آپ ہر شخص کو سلام کرتے مسکین ہو یا تاجر اجنبی ہو یا آشنا ایک دن مین آپکے ساتھ تھا مین نے کہا آپ بازار مین کیا کرتے ہین نہ کچھ خرید و فروخت ہے نہ کہین بیٹھتے ہین آئے یہین بیٹھکر باتین کرین ابن عمر نے فرمایا مین سلام کرنے کے لیے آیا کرتا ہون مگر کفار اس عموم سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ فرمایا **مسلم** یہود و نصاری سے سلام مین پہل نکرو اور جب اونمین سے کسیکو راہ مین پاؤ تو کنارہ کی طرف مجبور کرو اور آپنے کفار کے خطوط مین لکھا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اس مسئلے مین گو بہت اختلاف ہے بعضون نے ممنوع اور بعضون نے بضرورت جائز کہا ہے اور بعضون نے کہا لفظ علیک کہے اور محمد نے ابن مسعود سے آثار مین نقل کیا کہ ذمی کو جواب سلام دیا جاے مگر احکام مجبوری سے بدل جایا کرتے ہین مغلوبی اور حاجت اور مجبوری کے زمانے مین اسکا ترک ابتدا ہو یا جوابا موجب فتنہ ہے پس مستحسن یہ ہوگا کہ انکے سلام کے لیے اور لفظ آداب مجرا وغیرہ اختیار کرے

سعدی

گر آب حیا و نصرانی نہ پاک ست چہ بود مرد و یشوئی چہ پاک ست **ششم** (حکم سلام) فقہا فرماتے ہین کہ ابتداءً سلام کرنا سنت موکدہ ہی اور جواب واجب - حدیث مین وارد ہوا کہ جب آپ مدینے مین گئے تو پہلا حکم افشاء سلام کا دیا مگر یہ وجوب وسنیت کفایہ ہی یعنی ایک نے بہی سلام کر لیا یا جواب دیدیا سب بری الذمہ ہوے ورنہ ذمہ وار ہین **مسئلہ** جو لفظ سلام کرنے والا کہے وہی جواب مین کہنا جائز ہی جیسا کہ فرمایا (اَوْ رُدُّوْهَا) اور اوس پر زیادتی کرنا افضل ہی جیسا کہ فرمایا بِاَحْسَنَ مِنْهَا **مسئلہ** سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور جواب دینے والا وبرکاتہ زیادہ کرے - اور اسکے سوا دوسرے لفظ احادیث سے ثابت نہین ہوئی - مگر ابو داؤد مین (ومغفرتہ) کا بہی لفظ آیا ہی **لطیفہ** رحمۃ اللہ وبرکاتہ کا لفظ قریب قریب اسی مقام کے قرآن مجید مین بہی مذکور ہے سورۂ ہود رکوع ۷ **لطیفہ** اشارۂ آیت سے مفہوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی ہمکو دعا دے تو ہم بہی اوسے وہی دعا دین یا اوس سے اچہی اور اگر ہمارے حق مین کوئی کلمۃ الخیر کہے تو ہم بہی اُسکا معاوضہ دین **ہفتم** (فضائل سلام) **مسئلہ** لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ جنت مین نہ جا سکوگے جب تک ایمان نلاؤ اور مومن ہوگے جب تک باہم محبت نکرو کیا تمکو ایسی شے بتا دون کہ جب اوسے کرو محبت آپسمین ہو جای آپسمین سلام کا طریقہ شایع کرو - اور آنحضرت کا دوام اعلیٰ درجے کی فضیلت ہی **مسئلہ** سلام مین تمسخر کرنا یا لفظ کو دل لگی یا دشمنی سے بدلنا بہت بڑا گناہ ہے اور طریقہ کفار یہود

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ
اللہ نہین معبود مگر وہی البتہ جمع کریگا تمکو دن قیامت مین نہین شبہ اوسمین اور کون سچا زیادہ ہی

مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ؏
اللہ سے بات مین

کوئی معبود نہین مگر اللہ قیامت آنے مین شک وشبہ نہین مین تم سب کو جمع کریگا جسکے اور اللہ کی بات سے کسکی بات زیادہ سچی ہی (جسپر تم یقین لاؤگے) **مسئلہ** احد کے میدان سے منافقون کا گروہ پہر او دمسلمان آپس مین اختلاف کرنے لگے بعضون نے کہا یہ ان سے لڑین بعضون نے کہا نہ لڑین ارشاد ہوا اے ایمان والو

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ
پس کیا ہے تمکو منافقین (کے باب) مین دو گروہ ہو گئے ہو اور اللہ نے اونکو اوندہا کر دیا اونکے سبب ونکے گناہ کے کیا چاہتے ہو تم

أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا
کہ رہنمائی کرو اوسکی جسے گمراہ کیا اللہ نے اور جو شخص کہ بہکا دے اوسکو اللہ پس نہ پائیگا تو واسطے اوسکی راہ

ان منافقون کا ذکر چھوڑ دو تمکو کیا ہو گیا ہی کہ اونکی نسبت آپسمین مختلف ہو گئے اللہ نے اونہین اوندھا کر دیا اور یہ اونکی بداعمالی کی شامت سے ہی کیا تم چاہتے ہو کہ اونکو راہ پر لاؤ جسے اللہ تعالی توفیق خیر نہ دے اور گمراہ کرے اوسکے لیے کوئی رستہ ہدایت کا نپاؤ گے ف اللہ کا گمراہ کرنا یہ ہی کہ توفیق خیر نہ دے تلاطم کفر و شیطنت مین دستگیری نفرمائے

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ
چاہتے ہین کاش کہ کافر ہو جاؤ تم جسطرح کافر ہوے وہ پس ہو جاؤ تم سب برابر پس نہ بناؤ اونمین سے دوست

حَتّٰى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
جبتک ہجرت نکرین راہ مین اللہ کے پس اگر روگردانی کرین پکڑو اونہین اور قتل کرو اونکو جہان پاؤ

وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا
اونکو اور نہ بناؤ اونمین سے دوست اور نہ مددگار

یعنے منافق یا کفار تمکو اپنی طرح کافر بنانیکی آرزو مند ہین تم اونہین دوست نہ بناؤ ہان ہجرت کرین اوسوقت دوست وحمایتی ہو سکتے ہین اور اگر ہجرت سے روپوشی کرین تو اونہین قتل و قید کرو جہان کہین پاؤ اور اونہین دوست وحمایتی نہ بناؤ معالم بعض عرب مدینے مین آئے اور مسلمان ہوئے پھر اس حیلے سے کہ مکے سے کچھ مال تجارت لائین چلے گئے اور وہان ٹھیرے پھر ملک شام کو گئے اصحاب اون کے معاملے مین مختلف ہوئے بعض نے کہا یہ منافق ہین بعضون نے کہا نہین مومن ہین مظہر ے بعض نے کہا کچھ لوگ مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اون کے حق مین ارشاد ہوا کہ منافق و مرتد چاہتے ہین کہ تمہین بہکائین تم نہ اون سے دوستی کرو کہ برا اثر پڑے نہ اونہین حمایتی بناؤ کہ وقت پر دھوکا ہو اور ہجرت نہ کرین تو جہاد کرو ف آیت ہجرت کی فرضیت پر گواہ ہے اسی لیے اسلام بے ہجرت غیر معتبر اور در صورت روگردانی حکم قتال مگر بعد فتح یہ فرضیت و حکم منسوخ ہوا لا هجرة بعد الفتح مد فتح ہونے کے بعد ہجرت واجب نرہی ف احتیاط و امتحان کی تعلیم ہے کہ جب تک اچھی طرح مسلمان نہون اور اہل کفر سے ٹوٹ کر تم سے نملین اونپر اعتماد نکرو

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ
مگر جو ملتے ہین طرف ایسی قوم کے کہ تم مین اور اونمین عہد ہے یا آئے تمہارے پاس رک گئے سینے اونکے

اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
کہ لڑین تمسے یا لڑین قوم سے اپنی اور اگر چاہتا اللہ غالب کردیتا اونکو تمپر پس لڑتے تمسے پس اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا
کنارے ہوجائین تمسے پھر نہ لڑین تم سے اور ڈالین طرف تمہارے صلح پس نہین گردانی اللہ نے واسطے تمہارے اونپر کوئی راہ

مگر قتل و قید اون کے لیے نہین ہے جو ایسی قوم سے ملین جنسے تمسے صلح ہو اور اونسے بہی نہ لڑے وجو تمہارے پاس اس حالت مین آئین کہ دل اون کے تمہاری لڑائی سے تنگ آگئے ہین بسبب عہد کے اور اپنی قوم یعنے کفار سے بہی لڑنا نہین چاہتے اگر اللہ چاہتا تو اون کے دل مین تمہارا رعب نہ رہتا وہ تمپر مسلط ہوجاتے اور لڑتے پس اگر کنارہ کش ہون اور تم پر سلامتی یعنی صلح پیش کرین اور تم سے نہ لڑین تو اللہ نے تمکو اونپر لڑنے کی کوئی وجہ نہین بتائی یعنے تمہین اون سے لڑنا جائز نہین **مظہر** ہلال ابن عویمر اسلمی نے حضور سے صلح کرلی تہی اسطرح کہ نہ آپکی مدد کرینگے نہ آپ کے دشمن کی اور آپنے وعدہ کیا تہا کہ جو ہلال کی پناہ مین آئے اوسے بہی امن ہے پہر جب اسلام اطراف عرب مین پہیلا سراقہ مدلجی کو خبر ملی کہ آپ خالد بن ولید کو اوسکے قوم مین مدلج پر بہیجنے والے ہین حاضر ہوکر درخواست کی کہ آپ ہمسے نہ لڑین آپکی قوم مسلمان ہوگی تو ہم بہی مسلمان ہوجائینگے ورنہ بحالت مغلوبی آپ ہمکو نہین ڈرا سکتے آپنے خالد سے فرمایا کہ انسے صلح کرلو **معالم** ضحاک نے کہا یہ ہم عہد بنو بکر تہی کہا مقاتل نے خزاعہ تہی۔ بہرحال مطلب کہ جو خود آپسے صلح کرلین یا آپکی صلح والونسے صلح کرین آپ ونسے نہ لڑین **ف** ہم عہد اور ہم عہد کے ہم عہد سے جہاد نہین ہے **مسئلہ** اگر مرتد ایسی جگہہ بہاگ جائین جہان مسلمانونسے صلح ہو تو وہ مرتد بلحاظ اس عہد کے قتل کیا جائیگا **مظہری**

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى
پاؤ گے تم دوسرون کو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے اور امن مین رہین قوم سے اپنے جب پہیرے جائین طرف

الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَیُلْقُوْۤا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَیَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ
فتنہ کے اوندہے گرین اوسمین پس اگر نہ کنارہ کش ہون تمسے اور ڈالین طرف تمہاری صلح اور روکین ہاتہ اپنے

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۠
تو پکڑو اونکو اور قتل کرو اونہین جہان پاؤ تم اونہین اور یہی ہین کہ گردانے ہمنے واسطے تمہارے اونپر حجت ظاہر

تم ایک اور قوم پاؤگے جو چاہتے ہین کہ تمسے بہی امن مین رہین اور اپنی قوم سے بہی امن مین رہین یعنے تمسے بظاہر محبت کرتے ہین کہ تم اونسے نلڑو اور اپنی قوم سے ایسی باتین کرتے ہین کہ وہ

بدظن ہون مگر جب فتنے اور کفر کی طرف بلائے جائین اور مسلمانون سے قتال کا موقع پائین تو
ادسمین اوندھے منہ گرین ایسے لوگ اگر لڑائی سے بالکل کنارہ کش ہون اور آپسے صلح نکرین اور
اپنے ہاتھ نروکین تو اونہین پکڑو اور مار ڈالو جہان کہین پاؤ اللہ تعالی نے آپ کو اونپر حجت ظاہر
دی ہی اونپر جہاد بلا تردد کیجیے **ف** پہلی آیت مین سچی صلح کرنیوالون کا ذکر تہا اور اسمین جان
بچانے والے وقت کے منتظرون کا حکم ہی معلوم ہوا کہ صلح و عہد مین اپنے فوائد مقدم رکھے جائین
یہ نہین کہ وشمن وقت گانٹھے اور ہمین احمق بنائے **معالم** عیاش بن ربیعہ مخزومی کی شان
مین یہ آیت اوتری جب حضور مکے مین تھے یہ مسلمان ہوے اور ڈرے کہ انکے گہر کے لوگ مطلع
ہون مدینے مین بہاگ گئے انکی مانے اپنے دو بیٹون سے کہا جنکا نام حارث و ابو جہل تہا کہ خدا کی
قسم جب تک عیاش کو نہ لاوگے مجھے سایہ مین بیٹہنا اور دانہ پانی حرام ہے یہ دونو مدینے گئے
دیکہا کہ عیاش ایک قلعے مین پناہ گزین ہے ماکی بیچینی بیان کی اور قسم کہائی کہ تم اوترآو ہم تمسے
مزاحم ہونگے جب عیاش اوترے اور مدینے سے نکلے تو انکو باندہ لیا اور ہر شخص نے سو سو کوڑے
مارے پہر اونکی ماکے پاس لیگئے اوسنے کہا قسم ہے خدا کی جب تک تم اپنا دین جدید نچہوڑو گے تکو
نکہولونگی اور مشکین بندہی ہوئی دہوپ مین ڈالدیا حارث نے آکر کہا اے عیاش جس دین پر
تم تھے اگر وہ اچہا تہا تو تمنے ہدایت کو چہوڑا اور اگر وہ ضلالت تہا تو تم اوسمین رہ چکے ہو عیاش
غضبناک ہوکر کہنے لگے واللہ جبتک رہائی تکو جب دیکہونگا قتل کر ڈالونگا پہر عیاش بعد ایک
زمانے کے مدینے مین آگئے اور حارث بہی مسلمان ہوکر مدینے مین آئے مگر عیاش کو اون کے
اسلام کی خبر نہوئی ایکدن عیاش چلے جاتے تھے اور حارث نظر پڑے چونکہ انکا دل اونسے جلا
تہا اور قسم کہا چکے تھے اور یہ معلوم نہ تہا کہ حارث ایمان لائے دفعتہً اونہین مار ڈالا لوگون نے کہا
خرابی ہو تیرے تونے مسلمان کو قتل کیا عیاش حضور مین حاضر ہوے اور عرض کی حضور کو میرے
اور حارث کا معاملہ معلوم ہے اور مین اون کے اسلام سے بیخبر تہا - اللہ تعالی نے یہ آیت
نازل فرمائی جسمین قتل مسلم کے قباحت اور عیاش کے من وجہ برأت اور اونکی خطا کا ثبوت تہا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ج وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ
اور نہین (جائز) کسے مومن کو کہ مار ڈالے مومن کو مگر چوک کر اور جو قتل کرے کسی مومن کو چوکسے پس
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا
آزاد کرنا گردن مومن کا ہی اور خون بہا سونپے گئے طرف اوسکے مستحقون کے مگر یہ کہ صدقہ کردین

کسی ایمان والے کا یہ کام نہین کہ مومن کو مار ڈالے مگر خطا سے اور جو مومن کو خطا سے قتل
کرے تو اللہ کا یہ حق ہو کہ جان کے بدلے دوسری جان یعنی غلام یا کنیز مومن آزاد کرے اور
مقتول کے ورثا کی تشفی کے لیے خون بہا اونہین دی جاے مگر یہ کہ وہ وارث خون بہا معاف
کردین تو صرف کفارہ رہجائیگا **خطا** بھول چوک۔ نادانستہ۔ مثلاً تیر شکار پر مارا آدمی کے
لگا اسمین بد احتیاطی کا کفارہ ہو **دیت** خون بہا۔ وہ مال جو شرع مین کسی انسان کی جان
یا زخم یا عضو کا عوض قرار پایا ہو۔ اصل اسکی سو اونٹ مگر قیمت مین سونیکی ہزار دینار یا چاندی
کے دس ہزار درم۔ اور شافعیون کے نزدیک بارہ ہزار درم ہین۔ عورت کا خون
بہا ہر حال مین آدہا ہو اور غلام و کنیز کا خون بہا اونکی قیمت۔ قرآن مین کلمہ دیت مجمل ہو
نہ مقدار مذکور ہے نہ تفصیل احادیث مین جو تفسیر ثابت ہوئی اوسی پر مجتہدین نے عمل کیا اور
تفصیل بہی احادیث سے ثابت ہو **عاقلہ** آدمی کے ہم پیشہ یا قوم۔ دیت عاقلہ پر اسطرح
پہیلائی جاتی ہے کہ تین سال مین ادا کرین اور ایک آدمی کے ذمے چار درہم سالانہ سے
زائد نہو **اہلھا** سے مراد مستحقان خون بہا ہین اور وہ مقتول کے وارث ہین جو میراث کی
ترتیب سے مال لیتے ہین **احمدی** کہا شریک نے کہ خون بہا سے مقتول کا قرض اور وصیت
نہ ادا کیجاے سب وارث لیلین۔ مگر یہ رائے جمہور کے خلاف ہو خون بہا دوسرے ترکے کی ساتھ تقسیم ہوگے
واضح رہے کہ شان نزول قتل خطا اسلیے ہو کہ عیاش نے حارث کو کافر واجب القتل
سمجہکر مارا تہا مسلمان یہ سمجہے تہے اس قتل کے جواز اور عدم جواز مین ونیز خطا ہوے

فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

پس اگر ہو اوس قوم سے کہ دشمن ہو تمہارے اور وہ مومن ہو پس آزاد کرنا ہے گردن مومن کا

یعنے اگر مقتول مومن ہو اور اوسکی قوم مسلمانون کی دشمن یعنی حربی ہو اور اوسے مسلمان قتل
کرڈالے تو صرف کفارہ دینا ہوگا یعنے مومن بردہ آزاد کرے اسکی کئی صورتین ہین ۱ یہ کہ
دو مسلمان دار الاسلام سے دار الحرب مین جائین ۲ دوسرے یہ کہ کوئی حربی مسلمان ہو کر دار الاسلام
مین آئے۔ ان صورتون مین دیت اور کفارہ دونو ہین اسلیے کہ نہ یہ قوم دشمن سے ہین نہ آیت
انکے حق مین ہے۔ قوم دشمن سے وہی مسلمان ہوسکتا ہو جو بعد اسلام اونہین مین رہے پس
وہ شخص جو دار حرب مین مسلمان ہوا اور وہین قتل کر ڈالا گیا اوسکے قتل مین کفارہ ہے اسلیے کہ
نفس مومن کا قتل اگرچہ خطا ہو مگر موجب عصیان ہے اوسکے لیے غلام آزاد کردینا کافی سمجہا گیا

رہی دیت اگر ورثہ اسکے کافر ہین تو مستحق ہو ہی نہین سکتے اور مسلم ہی ہون تو عاقلہ ذمہ دار نہین
اسلیے کہ جہان عاقلہ کی حمایت اور حفظ نچل سکے وہان کے قصور مین وہ دیت کے ذمہ دار نہین ہین
وہم جب دو مسلمان دار حرب مین گئے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دیت کیون لازم آئے
جواب یہ دیت عاقلہ پر نہین اوسے قاتل پر ہے مقتول کے مسلمان وارث لین گے یا بیت المال
اسلیے کر دہ قوم عدو سے نہ تہا ف ۱ یہ حکم قتل خطا ہین ۲ عہد مین نہین ۳ غلام یا کنیز غیر مومن کفارے مین جائز نہین

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
اور اگر ہو ایسی قوم سے کہ تم مین اور اون مین عہد ہے پس فدیہ حوالے کیا گیا طرف اوسکے اہل کی اور آزاد کرنا گردن مومن کا ہے

اور اگر وہ مقتول تمہارے ہم عہدین سے ہو تو (فدیہ) یعنے خون بہا دیا جائے اوسکے وارثون کو
اسلیے کہ لحاظ عہد واجب ہے اور جب تک اپنا اور اونکا خون برابر نسمجھین صلح و عہد کامل نہو گا
اور ایک جان مسلمان آزاد کیجائے ف ہم عہد عام ہے کہ مستامن ہو یا ذمی۔ مگر جبکہ اوس
ہم عہد کے ملک مین ایسا حادثہ ہو تو دیت قاتل کے ذمے ہے عاقلہ سے غرض نہین۔ رقبہ
مطلق ہے پس مرد کامل مراد ہو گا اور مجنون یا ام ولد یا مدبر یا ایسا غلام جس سے فائدہ
نہ اوٹھا سکین جیسے اندہا۔ بہرا۔ گونگا۔ ہاتھ یا نو کٹا وغیرہ یہ جائز نہین

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
پس جو نہ پائے (غلام) تو روزے دو مہینے کے پے درپے توبہ اللہ سے اور ہے اللہ دانا حکیم

یعنے جسکے پاس غلام نہو تو دو مہینے برابر روزے رکھے اور اللہ سے توبہ کرے مسئلہ عورتون کے
لیے حیض و نفاس کے دن معاف ہین اتنے روزے دوسرے دنون مین رکھین مسئلہ ایام مرض
و سفر اور دوسرے عذر اور عیدین وغیرہ معاف نہین روزے نئے سرے رکھنا پڑینگے توبہ
سے یہ فائدہ ہے کہ اگر کچہ قصور یا ترک احتیاط وغیرہ ہوا ہو تو معاف ہو جائے منظہری مقیس بن
صبابہ اور اوسکا بہائی ہشام مسلمان ہوا پہر ہشام کو کسینے مار ڈالا مقیس نے حضور مین شکایت
کی آپ نے ایک مرد فہری بنی النجار مین بہیجا جہان ہشام مارے گئے تہے اور حکم دیا کہ اگر تمکو
قاتل ہشام کا نشان معلوم ہے تو مقیس کے حوالے کر دو وہ قصاص لے ورنہ دیت ادا کرو بنی
نجار نے کہا ہم مطیع ہین مگر قاتل کو نہین جانتے خون بہا حاضر ہے مقیس اور مرد فہری دونو مال
دیت لیکر واپس چلے راہ مین شیطان نے مقیس کو بہکایا اور دل مین خیال گزرا کہ اس فہری
کو مار ڈالون گویا بہائی کا عوض لے لیا اور یہ مال مفت ملا مقیس نے اسی قیاس سے فہری کو قتل کر ڈالا اور

۱۵ یعنی کہ وہان رہکی حمایت اور حفظ کا دخل نہین ۱۲
۱۶ بجبر مفعول محذوف یعنے بقوم مومنۃ ۱۲
۱۷ صیام عوض عن الرقبۃ لا عن الدیۃ ۱۲
۱۸ توبۃ خواہ مصدر

کے چلا گیا یہ آیت اوتری - جب حضور اقدس نے مکہ فتح کیا تو منجملہ اون لوگون کے جنکو امن نہ تہی ایک مقیس بہی تہا اور مسلمانون کی تلوارون سے اسطرح قتل کیا گیا کہ کعبے کے پردے پکڑے تہا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ

اور جو مارڈالے کسی مومن کو عمدًا تو سزا اوسکی دوزخ ہو ہمیشہ رہے اوسمین اور غضبناک ہوا اللہ اوسپر اور لعنت کی اوسپر

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

اور مہیا کیا واسطے اوسکے عذاب بڑا

جسنے کسی مسلمان کو عمدًا مارڈالا اوسکو سزا یہ ہی کہ رحمت سی دور غضب الٰہی مین گرفتار عذاب سخت اوسکے لیے تیار دوزخ مین مدتون رہے **خالد** ہمیشہ یہان مدت دراز مراد ہی دوام نہین **احمد** سے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کلمۂ ابدًا نہین فرمایا - اہل سنت کا یہ مذہب نہین کہ مرتکب کبیرہ ابد الآباد دوزخ مین رہے اسلیے کہ ثواب تصدیق و ایمان کی جزا نہین ہی مگر جنت اگرچہ بعد سزا ہو **لعنت** رحمت سے دور کرنا جب کفار کی طرف ہو تو مطلقًا رحمت سے دوری مراد ہوگی اور مسلمان کی نسبت رحمت خاص سے دوری ہوتی ہی

ف قرآن مین قتل کی دو صورتین مذکور ہوئین ۱ عمد ۲ خطا مگر فقہا نے عمد کے دو درجے کیے **اول** وہ قتل جسمین قتل کرنے والے ز ایسے کسی ہتیار سے مارا ہو جو غالبًا قتل مین مستعمل ہوتے ہین جیسے تلوار بندوق - لٹہ - خنجر - تیر - برچہا وغیرہ اسے قتل عمد کہتے ہین **دوم** اگر ایسے آلات ہون جو غالبًا قتل مین مستعمل نہین گو اوس سے آدمی مرسکے - جیسے پتلی لاٹھی - کوڑا - گھونسا ڈھیلا وغیرہ یہ **شبہہ عمد** ہی اور دونون کے حکم متفاوت ہین پہلی مین خون کا عوض خون دوسرے مین خون بہا اور کفارہ اسکی وجہ یہ ہی کہ دنیاوی سزا کا مدار ظاہر اور دلیل پر ہی اسلیے کہ حاکم غیب کی بات نہین جانتا پس جبکہ قتل بہی جان بوجہ کر ہوا اور ہتیار بہی قتل ہی کے تہے یقین ہو گیا کہ یہ قتل عمد ہی اوسکا حکم دیدیا - اور جب ہتیار قتل کے نہ تہے تو ہو سکتا ہی کہ قتل منظور نہو تعلیم یا زجر یا اذیت ہو اس شبہہ سے سزا مین تخفیف کردی گئی - اور عالم آخرت کا معاملہ ارادے اور نیت پر ہی اور اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن سب جانتا ہی وہان اس دلیل ظاہر کی ضرورت نہین جب عمدًا بارادۂ قتل مارا عمد ہوا اگرچہ ڈھیلا اور کوڑا ہی ہو اور مستحق عذاب شدید ہو گیا اور اگر قتل کا قصد نہ تہا تو خطا ہے اگرچہ تلوار اور بندوق ہی کیون نہو مثلًا بندوق خالی سمجھکر داغدے یا صرف دہمکانا منظور تہا اور چل گئی پس فقہا کے نزدیک ضرب مین عمد معتبر ہے اور عند اللہ نیت پر نظر ہے

مسئلہ قاتل کے حق مین احادیث و آیات سے ثابت ہوتا ہی کہ اوسکی توبہ مقبول نہوگی حالانکہ دوسری آیتون اور حدیثون سے ظاہر ہی کہ ہر گناہ سے توبہ مقبول ہوتی ہی اور جواب یہ ہی کہ

گناہ کی دو قسمین ہین ۱ حق اللہ جیسے شراب ۔ چوری ۔ زنا بغیر اللہ تعالی غنی و رحیم ہے توبہ کی اور عفو فرمایا ۲ حق العبد اور اسمین دو جانب ہین ایک یہ کہ بندے کو تکلیف دی دوسرے یہ کہ اللہ کی نافرمانبرداری کی پس توبہ کرنے سے اللہ کا گناہ معاف ہو جائیگا حق العبد کو وہ عادل بندہ نواز خود نہین معاف فرماتا پس اس توبہ کرنے والے کو کچھ تخفیف ہو گی بالکل پاکدامنی نہین اور چونکہ قتل حق العباد مین سب سے بڑا ہوا گناہ تھا لہذا وارد ہوا کہ توبہ قبول نہو گی اور عجب نہین کہ اس غضب مین کہ مظلوم راضی نہین ہوتا اللہ تعالے اپنے گناہ سے درگزر نفرمائے بہرکیف توبہ قبول ہونے سے مراد حق اللہ ہے اور نہ قبول ہونے سے مراد حق العبد **قتل ناحق کی وعید**

مسلم مقداد نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر مین کسی کافر سے لڑون اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے پہر مجھسے ڈر کر ایک درخت کے پیچھے جا چھپے اور کہے مین مسلمان ہوا اور ایک روایت مین ہی کہ مین اوسے مارنے جھکون کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے تو کیا اوسے مار ڈالون فرمایا نہ مار کہا یا رسول اللہ اوسنے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا فرمایا نہ مارا ور اگر مار ڈالیگا تو تو اوسکی جگہہ ہو جائیگا (یعنے بحالت کفر) اور وہ تیری جگہہ ہوگا یعنی شہید **بخاری** قیامت مین سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا **نسائی** فرمایا (عبادات مین) سب سے پہلے نماز اور (معاملات مین) سب سے پہلے خونکا حساب ہوگا **ابن ماجہ** فرمایا اللہ کے نزدیک تمام دنیا کا مٹ جانا ایک ناحق خون مومن سے آسان ہی **ترغیب** ابن عمر سے روایت ہی کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے کا طواف کرتے اور فرماتے تو کیا اچھا ہی اور تیری خوشبو اچھی ہی تو بہت بڑا ہی اور تیری حرمت بڑی ہی وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَحُرْمَۃُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِکَ مَالِہٖ وَدَمِہٖ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضے مین محمد کی جان ہی کہ حرمت مال وحرمت نفس مومن کے اللہ کے حضور مین اے کعبۂ معظم تیرے حرمت سے کہین زیادہ ہے **ترغیب** جب مدینے مین کوئی مارا جاتا اور اوسکا قاتل معلوم نہوتا تو حضور اقدس منبر پر تشریف لیجاتے اور فرماتے اے آدمیو مین تم مین موجود ہون اور خون ناحق ہو رہے ہین اور قاتل کا پتا نہین اور اگر تمام آسمان والے اور زمین والے ایک آدمی کے قتل پر مجتمع ہو جائین البتہ اللہ اون سب کو گرفتار عذاب فرمائے مگر اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی ۔ فرمایا جس نے قتل مومن پر اعانت کی قیامت مین اسطرح آئیگا کہ اوسکی پیشانی پر لکھا ہوگا اٰیِسٌ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ اللہ کی رحمت سے ناامید ہوا **ترمذی** کسی نے ابن عباس سے پوچھا آیا قاتل کے لیے توبہ ہے تو آپنے تعجب کرکے فرمایا کیا کہا اوسنے پہر وہی عرض کی پہر فرمایا ہین کیا کہا اور فرمایا مین نے

تمہارے پیغمبر سے سنا ہی قیامت مین مقتول اسطرح آئیگا کہ اوسکا سرا وسکے ہاتھہ مین لٹکا ہوگا اور دوسرے ہاتھہ سے قاتل کو پکڑے ہوگا اوسکی آنتین اور رگین خون کے فوارے بہارہین ہونگے یہانتک کہ عرش رحمن کے حضور مین آئیگا اور حضرت رب العالمین سے فریاد کریگا اے ربا ستے مجھے قتل کیا ہی ارشاد ہوگا اے قاتل تو خراب ہوگیا لیجاؤ اسے دوزخ مین - اور ابن مسعود سے مروی ہی کہ مقتول کہیگا اے رب اس سے پوچھہ مجھے کیون قتل کیا حضرت رب العالمین احکم الحاکمین فرماے گا بتاؤ کیون اُسے مار اکہیگا اسلیے کہ مین غالب ہوجاؤن کہا جائیگا غلبہ تو اللہ ہی کے واسطے ہی - ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ قیامت کے دن دوزخ سے آگ کی گردن نکلے گی اور کہے گی آج مین تین مجرمون کے لیے ہون ۱ ظالم سرکش ۲ مشرک مخلوق پرست ۳ قاتل ناحق - پہر انکو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدی گی بخاری جسنے کسی ذمی اور صلح والے کافر کو مارا وہ جنت کی بو نسونگھیگا اگرچہ جنت کی بو چالیس برس کے دور سے پائی جاتی ہی مسلم جسنے ہمارے اوپر ہتیار اوٹھائے وہ ہم سے نہیں تنبیہ افسوس اوس بدنصیب قوم پر جنکی تلوارین انبیا کے متبرک خونون مین رنگین ہوئین - افسوس اوس قوم شقی پر جنہون نے اصحاب رسول اللہ کو رسول اللہ کے آستانۂ رحمت کے سامنے شہید کیا ہزار افسوس اوس خبیث قوم پر جنکے ٹوٹے ہوے ہاتھہ اور نامبارک تلوارین رسول اللہ کے لخت جگر نور نظر حضرت حسین مظلوم اور اون کے عیال و خدام کی خونریزی مین اوٹھین وہ قیامت مین کیا مونہہ دکھائینگے کسطرح رسول مقبول اور رب ذوالجلال کے سامنے آئین گے ۔ ف

فریاد زان زمان کہ جوانان اہل بیت	خونین کفن بعرصۂ محشر قدم زنند

معالم کہا ابن عباس نے آیت مرداس کے حق مین اوتری یہ مسلمان ہوگئے تھے اور فدک کے رہنے والے تھے حضور کا سریہ اودہر روانہ ہوا جسکے امیر غالب بن فضالہ تہی قوم بہاگے اور مرداس ٹھیرے رہے اسلیے کہ یہ مسلمان تھے جب سوار آتے دیکھے اس خیال سے کہ مبادا کسی اور کا لشکر ہو اپنی بکریان پہاڑ پر چڑہا لیگئے جب سوار قریب آئے اور نعرہاے تکبیر بلند ہوئی مرداس کلمہ گویان آگے بڑہے اور آتے ہی کہا السلام علیکم اسامہ بن زید نے یہ خیال کرکے کہ یہ سلام و اظہار اسلام ہمارے تلوارون کے خوف سے ہی اس قوم مین مومن کہان اونہین شہید کرڈالا جب حضور مین یہ قصہ بہ غصہ پیش ہوا آپ بہت ملول اور غضبناک ہوے اور بار بار فرماتے تھے تمنے اوسے مارڈالا اسامہ یہ دیکھکر عرض کرنے لگے حضور میرے لیے استغفار کرین فرمایا وکیف

یا لا الہ الا اللہ یعنے کیونکر مغفرت طلب کرون یا کیونکر قتل جائز ہوجائیگا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہکر ہو چکے تھے ہو سکتا ہے اسامہ کہتے ہین حضور بار بار اسے فرماتے تھے یہانتک کہ مین نے دلمین کہا کاشکے آج سے مسلمان ہوا ہوتا تاکہ یہ گناہ بحالت کفر عفو ہوجاتا آخر کو حضور نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو پھر یہ آیت اوتری مظہری اسامہ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے تلوار دنکی خوف سے ایسا ظاہر کیا مومن نہ تہا ارشاد ہوا افلا شققت قلبہ کیون نہ چیر کر دیکھ لیا تو نے اوسکا دل - ایک روایت مین آیا ہے کہ یہ قاتل مقداد تھے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ
اے ایمان والو جب چلو تم راہ مین اللہ کے تو جانچ کر تحقیق کر لو اور نہ کہو واسطے اوسکے کہ ڈالے

إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ
طرف تمہارے سلام نہین ہے تو مومن ڈھونڈھتے ہو اسباب زندگی دنیاوی کا پس پاس اللہ کے غنیمتین بہت ہین

اے ایمان والو جب جہاد کے لیے نکلو تو خوب سمجھ بوجھ لیا کرو اور جو شخص تمپر سلام جو نشانہ اسلام ہے کرے اوسپر یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین دنیا کا مال جو تمکو مطلوب ہے وہ اللہ کے پاس بہت ہے
ف اسمین متعدد مسائل ہین ۱ یہ کہ ہر امر مین تحقیق اور خبرداری کرتے رہو ۲ زبانی ایمان مقبول ہے اگر بحالت خوف واکراہ کیون نہو ۳ اسمین استدلال ہے کہ مسائل مخفیہ مین اجتہاد کرو جیسا کہ فرمایا (فتبینوا) ۴ یہ کہ اللہ کے کامون مین دنیاوی غرضین پیش نظر نہ کہو ۵ یہ کہ قاتل مرد اس معذب نہ ہوا ورنہ کوئی کلمہ عتاب ضرور نازل ہوتا معلوم ہوا کہ نیت اونکی بخیر تھی لہذا تعلیما فرمایا ۶ سبیل اللہ کی قید احترازی نہین یہ حکم ہر جگہ ہے مقیم ہو یا مسافر مجاہد ہو یا تاجر ۷ یہ ارشاد کہ دنیا کا مال طلب کرتے ہو بحسب ظاہر تعجبا فرمایا کہ کیا تم دنیا طلب ہو جو اسقدر عجلت کرتے ہو ربط بعد نصیحت اوائے شکر کے طرف متوجہ کیا اور اس عتاب آمیز خطاب کے بعد تسکین فرمائی

كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا
ایسی ہی تھے تم پہلے پس احسان کیا اللہ نے تمپر پس تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ ہے ساتھ اوسکے کہ کرتے ہو تم خبردار

یعنے اپنی حالت دیکھو تم بھی کسی زمانے مین کمزور یا جاہل یا کافر تھے اللہ نے تمپر احسان کیا آپکے پیغمبر کے فیض صحبت سے تمام خوبیان عطا فرمائین اب تم دوسرون کی نسبت بدگمان نہو جایا کرو جس اللہ نے تمکو گمراہی کے گڑھے سے نکالا اوج ایمان پر کرسی نشین کیا وہ دوسرون پر بھی رحمت و فضل کر سکتا ہے اور اسے ڈرنے والو تم ہمارے اس عتاب آمیز نصیحت کو اللہ تمہارے سب کاموں سے معلوم ہے

جو تم کرتے ہو اس قتل وغارت میں تمہارے کیا نیتیں تھیں اور کیا ہوئیں اللہ کو خبر ہے پس تحقیق کر کے غور کیا کرو
جس سے معلوم ہو کہ کفر وفسق کے حکم لگانے میں بہت کچھ تحقیق و تفتیش چاہیئے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي
نہیں برابر ہونگے بیٹھنے والے ایمان والوں سے مگر صاحب عذر اور جہاد کرنے والے

سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
راہ میں اللہ کے اپنے مالوں اور جانوں سے بزرگی دی اللہ نے مجاہدین کو مالوں سے اپنے اور جانوں سے اپنے

عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ط وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى
بیٹھنے والوں پر مرتبے میں اور سب کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا اور بڑھا دئے اللہ نے مجاہدین کو

الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۙ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
بیٹھنے والوں پر ثواب بڑے مرتبے میں اللہ کی طرف سے اور بخشش اور رحمت اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

اولی الضرر بدحال (قاموس) یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو معذور رہوں (خلقی طور پر) جیسے اندھے اپاہج (یا عارضی) جیسے بیمار (یا طبعی) جیسے بڈھے ۔ وعدہ حسنہ جنت ومغفرت درجات جمع درجہ ۔ بہت مرتبے یا ثواب ابن کثیر جب آیت اتری ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میں نابینا کیونکر جہاد کروں نازل ہوا غیر اولی الضرر یعنی عذر والوں پر الزام نہیں حاصل یہ کہ بیٹھنے والے جو معذور نہوں وہ اللہ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں اللہ نے مجاہدین کو قاعدین پر مرتبہ اور فوق دیا ہے اور وعدہ مغفرت وعطائے جنت دونوں سے ہے مگر مجاہدین کو قاعدین پر فضل وفوق دیا اجر عظیم یا درجے عالی مغفرت ذنوب رحمت وسیعہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے منظر سے پہلے درجہ پھر درجات بصیغہ جمع فرمایا اسلیے کہ بیٹھ رہنے والے دو قسم کے ہیں ایک غیر معذور ان پر بدرجہا فضل ہے دوسرے معذور ان پر ایک ہی قسم کا فضل ہے اسلیے کہ نیت اور آمادگی دونوں میں ہے مگر ایک کسی وجہ سے معذور رہا اور دوسرے باز رہ گئی لہذا ان پر ایک قسم کا فضل ہے پہلا فضل دنیاوی ہے یعنے غنیمت ۔ ملک فتح ۔ ناموری اور یہ قلیل وحقیر ہے دوسرا فضل اخروی ہے اور وہ عظیم ودائمی ہے جیسا کہ بخاری نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایمان لایا اللہ پر اور اسکے رسول پر اور نماز پڑھی

ملہ منصوب ایضاً اور ایک مستثنیٰ ہے اور ایک لغت میں مرفوع ہے ایضاً صفت ہے ۱۲ قاعدون سے ۔ ملہ مجاہدون مرفوع ملہ متعلقات مجاہدون ملہ قاعدون ۱۲ ملہ فعل ہے مجاہدین ملہ مفعول ہے ملہ باموالہم متعلق ہے مجاہدین کا ۱۲

فعل ۔ کلا مفعول ۔ اجراً عظیماً ۔ درجات منه مغفرة ۔ رحمة ۔ مفعول ثانی ۔ مفعول مطلق ۔ عطائے ۔ فضل ۔

اور روزے رمضان کے رکھے اللہ پر حق ہے کہ اوسے جنت مین داخل کرے اللہ کی راہ مین جہاد
کیا ہو یا گھر بیٹھا رہا ہو - اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم یہ بشارت آدمیون کو دیدین فرمایا بیشک
جنت مین سو درجے ہین کہ اللہ تعالی نے مجاہدون کے لیے تیار کیے ہین ہر درجے مین زمین آسمان کا فاصلہ
پھر تم جب اللہ سے سوال کرو تو جنت فردوس مانگا کرو بیشک وہ جنت متوسط ہے اور اعلی ہے اور
اوسکے اوپر عرش ہے اور اوسی سے جنت کی نہرین نکلتے ہین **ف** آیت مین جہاد کی ترغیب اور
مجاہدین کی فضیلت اور یہ کہ تخلیہ مین عبادت کرنے سے جمعہ و جماعات کی کوشش صرف اپنے
ذات کی اصلاح سے عام ہدایت - تلذذ ذوق عبادت سے کاہش و انتشار اطاعت اولی ہے
اور یہ مراد کہ ہر لڑنے والا نہ لڑنے والے سے افضل ہو ترجیح بلا مرجح ہے اسلیے کہ عام لفظون کو
بلا ضرورت خاص کر لینا صحیح نہین پس (جہاد) عام ہے خدا کے لیے کسی قسم کی سعی و کوشش ہو
اور قعود بمعنی خانہ نشینی بھی عام ہے کسی امر شرعی مین سستی ہو - کیا وجہ ہے کہ جہاد سے صرف قتال
اور قعود سے صرف نہ لڑنا خاص ہو جاوے البتہ بحسب شان نزول و اعانت دین وہم کابی رسول
ایک خاص ضرورت مین جہاد کو اور مجاہدات پر فضل و فوق ہے ہمیشہ نہین اسیلیے آپنے کبھی جہاد کو
کبھی نماز کو افضل الاعمال فرمایا - اور ظاہر ہے کہ جہاد نفس و قتال شیطان - فنائے وجود
نفی غیر - قطع شرکت اثبات توحید چند کفار کی سرکوبی سے کم نہین ہو سکتے - کہان شہید رضای یار
کہان قتیل ضرب کفار - کہان طالب دوست کہان جویای اغیار - کہان احراق روح کہان قطع اعضا
۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایمہ مجتہدین و علمای محدثین و صوفیہ
کاملین ایک ایک سپاہی سے حقیر و مورد الزام حضرت رب قدیر ہو سکین اللہ تعالی نے ترتیب قرآنی
مین انبیا کے بعد اولیا یعنے صدیقین پھر شہید کا ذکر فرمایا - البتہ بوقت ضرورت جہاد سے اعراض
نہ اسلام کی شان سے ہے نہ ایسی بزدلی گروہ اہل اللہ مین داخل ہو سکتی ہے - طلب علم سفر حج
وعظ و اقتساب تصنیف و تدریس - انتظام خلق اللہ تدبیر اتفاق و خیر خواہی عوام بھی جہاد ہے
درمنثور جنگ بدر مین بعض ضعیف الایمان مسلمان بھی کفار کے خوف سے اونکے ساتھ ہو گئے مثل قیس بن فاکہ حارث بن معہ اور
قیس بن ولید اور ابو العاص کے اور مسلمانون کی تلوار سے مارے گئے اور ابن عباس نے کہا ان لوگون نے حضرت کے
ساتھ ہجرت نکی تھی بدر مین کفار کے ساتھ آئے لڑتے نہ تھے فرشتون نے انہین قتل کیا انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ

بیشک وہ کہ مارتے ہین اونکو فرشتے (اور وہ) ظلم کرنیوالے ہین اپنے جانون پر کہتے ہین فرشتے کس کام مین تھے تم بولے تھے ہم کمزور

ل ظالمی بحذف نون مضاف ل حال ہے ۱۲ ل قالوا ... سوال ... تنبیہ ... ۱۲

فِى الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ
زمین مین کہا (فرشتون نے) کیا نہ تھی زمین اللہ کے کشادہ پس ہجرت کرتے اوسمین یہی لوگ ہین ٹھکانا انکا

جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۙ
دوزخ ہو اور بری بازگشت ہی

جنکو فرشتگان موت نے وفات دی اوس حال مین کہ وہ اپنی جانون پر بوجہ مخالفت رسول یا ترک ہجرت ومعیت کفار کے ظلم کرنے والے تھے اون سے فرشتون نے کہا کس خیال مین او رکس امر مین تم تھے وہ بولے ہم زمین مین کمزور اور عاجز تھے فرشتون نے کہا کیا ملک اللہ کا وسیع نہ تھا جہان تم ہجرت کرجاتے اور اہلکر توحید وتصدیق کرتے - یہی لوگ ہین جنکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری بازگشت ہی **الملائکہ** سے مراد عزرائیل علیہ السلام اور اونکی ساتھی فرشتے **ضعیف** سے عاجز جیسے بیمار - یا لڑکے یا اپاہج - اندھے وغیرہ **احمدی** سے یہ وعید شدید دلالت کرتی ہی کہ ترک ہجرت حرام ہے - اس بنا پر یہ حکم منسوخ ہوگا **ف** حکم ہجرت اسلیے تھا کہ کفار کی مزاحمت اور ایذا رسانی سے بچکر بفراغ خاطر اللہ اللہ کرسکین یا یہ کہ امام المسلمین سید المرسلین کی اعانت کرین جب تک حضور کا لشکر کافی اور کفار کی مزاحمت باقی تھی ہجرت باقی رہے اور جب اسلام غالب ولشکر کثیر ہوگیا حکم بھی ملتوی ہوا جیسا کہ فرمایا لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت واجب نہین ہے یعنی ضرورت نہین ہی پس جب اور جہان وجوہ وجوب ہجرت پائی جائین یہی آیت اور یہی حکم نافذ ہے اور جہان ضرورت نہو یہ حکم اوسے شامل نہین

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا
مگر کمزور مردون اور عورتون اور بچون سے کہ نہین کرسکتے تدبیر اور نہ

يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْھُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا
پاتے ہین راہ پس یہ گروہ ہین امید ہی کہ اللہ معاف کرے اسلئے اور ہی اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا

مگر کمزور مرد اور عورتین اور بچے کہ نہ کوئی تدبیر کرسکتے ہین اور نہ خود راہ پاسکتے ہین ہجرت سے معاف کیئے گئے ہین امید کیجاتی ہی کہ اللہ تعالی اون کی خطا معاف فرمائے اور اللہ تعالے معاف فرمانے والا بخشنے والا ہی **ف** ہجرت واجب سب پر ہی مگر معذور سے درگزر کیجائیگی **بخاری** مین روایت ہی کہ آپ عشا کی نماز مین ان کمزور مجبور مسلمانون کی خلاصی کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ
اور جو گھر چھوڑے راہ مین اللہ کے پائیگا زمین مین جگہہ بہت اور کشادگی

یعنی اللہ تعالی اوسکی مجبوری اور تنگی دور کردیتا ہی جسطرح آنحضرت اور آپ کے اصحاب کی
مدد ہوئی حبشی مین حضرت نجاشی نے بدل خدمتگزاری کے مدینے مین انصار جان نثار نے
تو جان مال گھربار سب تصدق کردیا **ف** اس آیت مین بشارت ہی اون خداپرستون کو
جو اللہ کے لیے تمام تعلقات قطع کردیتے ہین مثلاً حاجی - طالب علم - غازی - صوفیہ صاف
باطن وغیرہ انہین دنیا مین وسعت اور آخرت مین مغفرت ہی **لطیفہ** مراغم جای رغم یعنے
مخالفت قوم جہان اپنی قوم کے خلاف جاسکے وسعت کشادگی دو کلمے قریبا لمعنے خواہ بغرض
تاکید و توضیح فرمائی خواہ یہ کہ دنیا مین اپنے مخالفین کے خلاف جای وسیع پای اور آخرت مین
جنات فراخ ومنازل رفیع - یا اپنی تمناؤن کے لیے رحمت الٰہی کو واسع وفراخ پاسنے **درمنثور**
ضمرہ[1] بن جندب نے جب یہ آیات سنے باوجود مرض وناتوانی فرمانے لگے اے اللہ نہ میرے لیے
کوئی حجت ہی نہ عذر پہر گھروالون سے کہا جسطرح ہوسکے بحضور شفیع المذنبین سید المرسلین مدینے مین
لیچلو مکے سے نکلے اور حضور کی طرف منہ کیا تنعیم تک گئی تہی کہ دار نعیم کا سفر پیش آیا روح مشتاق مشرف
بلقاے حق ہوے **معالم** بعض اصحاب سنکر افسوس کرنے لگے کہ اگر حضور تک آجاتے ہجرت کا
ثواب پورا پاتے - مشرکین ہنسنے لگے کہ نہ ادہر کے ہوے نہ اودہر کے ارشاد ہوا

وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ
اور جو نکلے　گہر سے　اپنے　ہجرت کرنیوالا طرف اللہ کے اور اوسکے رسول کے پہر پالی اوسے　موت　بالتحقیق

جو کوئی اپنے گہر سے اور رسول کی طرف	وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا کہ ثابت ہوا ثواب اوسکا اللہ پر اور ہے اللہ بخشنے والا　مہربان	بارادہ ہجرت اللہ چلے اور مرجاے تو

ثواب ہجرت اللہ کے پاس ثابت ومحقق ہوگیا - اسلیے کہ یہ قصور بندے کی طرف سے نہین ہے
ہجرت اصطلاح شرع مین یہ ہی کہ دار الحرب چھوڑکر دار الاسلام مین قیام کرے تاکہ ادائے
فرائض اسلام کا کوئی مزاحم نہو **ف** تمام سفر جو اللہ ورسول کی خوشنودی کے لئے کیے جائین مثل
حج وطلب علم وتصوف وجہاد کے سب اسمین داخل ہین اور موت مین ہر ایسی مجبوری جو انسان
کو حقیقةً عاجز کردے داخل ہی ظاہر آیت ثواب ہجرت وجہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہی مگر مراد اس سے
فرق ہے اون کامون مین جو اللہ کے لیے کیے جائین اور اونمین جو اپنی ذات کے لیے ہون اسطرح
کہ اللہ کے کام مین ناکامی نہین اگر پورا کرسکے تو سبحان اللہ اور مرگئے اور کسی وجہ سے مجبور محض
ہوگئے تو اللہ تعالے ویسا ہی ثواب عطا فرمائیگا جسقدر پورا کام کرنے مین عنایت ہوتا

[1] نام مین بھی اختلاف ہی
[2] یہی ہجرت ظاہری
نیک نیتی سے سفر ... نصف ... مین

اسباب بعض اصحاب نے کہا ہم سفر کرتے ہین نماز کسطرح پڑہین ارشاد ہوا

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ
اور جب چلو تم زمین مین نہین تمپر گناہ یہ کہ قصر کرو نماز اگر
خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا
ڈرو تم کہ فتنے مین ڈالینگے تمکو وہ جو کافر ہوے بیشک کافر ہین واسطے تمہارے دشمن کہلے ہوے

جب تم سفر کرو تو کچہ مضائقہ نہین کہ نماز مین قصر کرو یعنے چار رکعت والے فرض دو پڑہو اگر ڈرو تم کہ تمکو کافر فتنے اور مصیبت مین ڈالینگے بیشک کافر تمہارے کہلے ہوے دشمن ہین اسمین بحثین ہین **اول** سفر - اور قصر دونو مجمل ہین مطلق نہین پس سفر حنفیہ کے نزدیک تین منزل سے کم نہین جو متوسط رفتار سے قطع ہو مگر دوسرے اماموں کا اختلاف ہی - اور قصر یہ ہے کہ چار رکعت والے فرض کو دو رکعت سے بڑہے نہ یہ کہ قرات اور رکوع وسجود مین مقدار واجب سے تخفیف کرے یا ہر نماز مین کمی کرے دو رکعت کے ہو یا تین **دوم** قصر واجب ہی یا مستحب - بعض کا قول ہی کہ قصر کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو مختار ہے اور سند اسکی حضرت عثمان اور حضرت عایشہ سے بیان کیجاتی ہی مگر حنفیہ ان دونو وجوہ کی تاویل معقول کے بعد اپنے دوسرے دلائل مقبول سے دعوے کرتے ہین کہ تارک قصر عاصی ہے اسلیے کہ حضرت عایشہ نے کہا نماز اصل مین دو ہی رکعت تہی حضر مین بڑہائے گئے اور سفر مین بحال رہے اور حضرت عمر سے منقول ہی کہ قصر اللہ کا صدقہ ہی اسے رد کرنا نافرمانبرداری ہی اور کلمہ (لاجناح) اسلیے فرمایا کہ نماز کم کرنے مین بظاہر گناہ نظر آتا تہا جیسا کہ طواف وسعی کے باب مین گزر گیا **سوم** سفر مطلق ہی یعنے کوئی سفر ہو نیک یا بد - قصر جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک سفر معصیت جیسے بقصد زنا یا سرقہ یا بغاوت موجب تخفیف نہین ہمارے نزدیک حکم کے مرتب ہونے سے اور گناہ سے واسطہ نہین غصبی زمین پر نماز جائز مگر غاصب عاصی ہوگا ایسی جہان پانی نہو اور کوئی شخص زنا کرے تو تیمم جائز اور خاک مطہر سمجہے جاویگی زنا کا گناہ اوسکے تیمم کو باطل نہین کرسکتا **چہارم** خوف شرط ہی یا نہ اعلا متفق ہین کہ خوف شرط نہین یہ قید بحسب واقعہ وحالت موجودہ ہے اسلیے کہ غالبا سفر محل خوف ہی خصوصا حضور کے زمانے کا سفر جب مسلمان ایسے تہے جیسے (۳۲) دانتون مین ایک زبان - ف سبب حکم دو قسم کے ہوتے ہین اعلت حکم جب تک وہ رہین حکم رہے جیسے حرمت شراب جسکی علت نشہ ہے اگر نشہ [illegible] شراب [illegible] ہے [illegible] نشا یعنے ابتدا مین اوسیکے لحاظ ورعایت سے حکم دیا گیا اور آخر کو [illegible] [illegible] کی

ضرورت نہ ہے جیسے طواف بیت اللہ میں اکڑ کر چلنا اسلیے تھا کہ کفار ہنستے تھے کہ مسلمان کمزور
ہیں اونہیں عظمت وہیبت دکھائی گئی پھر کا فر نہ ہو مگر حکم باقی رہا ایسے ہی سفر میں قصر کی علت خوف
ہو گی مگر اب حکم باقی ہے خوف ہو یا نہ ہو ۔ مدت قیام حنفیہ کے نزدیک پندرہ دن ہیں یعنی جہاں
کہیں پندرہ دن رہنے کی نیت کر لی گئی آدمی مقیم ہو گیا اور بے نیت اگرچہ برسوں رہے مسافر ہے
بعضوں کے نزدیک مدت پندرہ دن سے کم ہے ۔ چونکہ یہ تمام اختلاف احادیث سے متعلق ہیں تفسیر
میں انکی ضرورت نہ سمجھی گئی **احکام** ۱ جب آدمی تین منزل کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے
باہر نکل جاوے افطار صوم جائز اور قصر نماز واجب ہو گیا ۲ جب تک کسی مقام پر پندرہ دن رہنے کی
نیت نہ کرے گو برسوں رہے مگر مسافر ہے ۳ اپنے وطن میں جب قدم رکھیگا بدون نیت مقیم ہو جائیگا
۴ قضا نماز میں تبدیل نہیں ہے یعنے سفر کی قضا قیام میں قصر سے پڑھے اور قیام کی قضا سفر میں پوری
پڑھے ۵ مقیم اور مسافر دونو امام ہو سکتے ہیں مگر مقتدی اولیٰ ہے ۶ امام مسافر ہو تو سلام پھیر دے
مقتدی اپنی نمازیں پوری کر لیں اور امام مقیم ہو تو مسافر اوسکے ساتھ پوری نماز پڑھیں ۷
سفر میں نفل و سنت اور وتر کسی میں قصر نہیں ہے ۸ ریل و دخانی جہاز کی تیز رفتاری
مانع سفر نہیں اور انپر نماز بھی جائز ہے ۹ جہاز رواں پر رو بقبلہ نماز پڑھے اور جہاز پھرے تو نمازی
بھی پھر جاوے اور چلتی ہوئی ریل پر بھی ہمارے مولانا ابو الحسنات رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی دیا ہے
کہ نماز پڑھے بشرطیکہ قیام یا جانب قبلہ وغیرہ میں فتور نہو ۔ **ابن کثیر** ہمام حدیبیہ
میں جب اصحاب رسول ﷺ مقام عسفان پر پہنچے نماز ظہر پڑھنے لگے قریش کی طرف سے
خالد بن ولید امیر فوج سامنے پرے باندھے کھڑے تھے مسلمانوں کی مصروفی دیکھکر بعضوں نے
کہا اگر ایسے وقت ہم جا پڑتے تو انہیں پالیتے پھر بولے ابھی انکے لیے دوسرا وقت آتا ہے جسے یہ اہل
وعیال سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں وہ اچھا موقع ہے حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو یوں تعلیم فرمایا

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ
اور جب ہو تو اونہیں پس قائم کرے تو ساتھ انکے نماز تو کھڑا ہو ایک گروہ اونسے ساتھ تمہارے اور
لْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ
لے لیں ہتیار اپنے پس جب سجدہ کریں ہو جائیں پیچھے تمہارے اور آئے گروہ

جب آپ ونمین موجود ہوں لشکر دا فوج کا آپ کے ساتھ	اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ دوسرا جسنے نماز نہ پڑھی تھی پھر پڑھیں ساتھ تیرے	تو اونہیں نماز پڑھا میں ایک نماز پڑھے اور اپنے ہتیار

۵۵ امر استحبابی ہے اسلیے کہ ہتیار شرط نماز نہیں ۱۲

ساتھہ رکھے (اور دوسرا لشکر فوج کا دشمن کے سامنے رہے) پہر جب سجدہ یعنے رکعت مع سجدہ تمام کر لین تمسے الگ ہو جائین (یعنے دشمن کے مقابل جم جائین) اور جس فوج نے نماز نہ پڑھی تہی وہ آئی اور ایک رکعت مع تشہد آپکے ساتھہ پڑہی (اور امام سلام پہیرے مگر یہ لوگ سلام نہ پہیرین اور سیدہی دشمن کے سامنے چلے جائین پہر پہلا گروہ آئے اور ایک رکعت بدون قرأت پڑہے اور سلام پہیر کر دشمن کے سامنے چلا جائے اور وہ لوگ جنہون نے دوسری رکعت امام کے ساتھہ پڑہی تہی آئین اور ایک رکعت مع قرأت پڑہین اور سلام پہیرین **مسئلہ** اگر امام مقیم ہو تو اول کے ساتھہ دو رکعت اور دوسرون کے ساتھہ دو رکعت پہر **مسئلہ** اگر مغرب کی نماز ہو تو پہلے والے دو رکعت اور پچہلے ایک رکعت امام کے ساتھہ پڑہین ابو یوسف اور حسن اور ابراہیم بن اسمعیل بن علیہ نے ظاہر آیت سے تمسک کر کے کہا کہ نماز خوف حضرت ہی کے دم تک تہی جیسا کہ وارد ہوا (اذا کنت) **مظہر** سے جمہور کا قول ہے کہ نماز خوف اب بہی باقی ہے اور خطاب خاص ارادہ معنے عام کو مانع نہین اور امرائے مسلمین بہی نائب حضرت سلطان المرسلین ہین اور یہ شرط بہی مثل خوف کے معتبر نہین **احکام** جب دشمن کے حملون کا خوف ہو تو اسطرح پڑہے اور اگر خوف زیادہ ہو تو علیحدہ علیحدہ پڑہے سوار یا پیادہ یا رکوع و سجود اشارے سے کافی ہے اور جانب قبلہ بہی شرط نہین اور لڑائی ہو رہی ہو تو نماز موقوف رکہین **ف** آیت قواعد حرب اور خدا پرستی کے لیے اعلی درجہ کی تعلیم ہے ۱ نماز کی یہ تاکید کہ مرتے دم تک سر بسجود رہو دم شمشیر بہی اللہ ہی کا دم بہرو ۲ جماعت کا وہ اہتمام کہ کسی حال مین معاف نہین گو نماز علیحدہ علیحدہ ہو سکتی تہی مگر منظور نہوا اسی لیے فرمایا علما نے کہ نماز بے جماعت ادا سے قاصر ہے جو لوگ مسجد چہوڑ کے جماعت سے منہ چہپا کے عورتون کی طرح گہر مین نماز پڑہ کر آپ کو جنتی سمجہہ لیتے ہین وہ اس تاکید کو دیکہین اور شرمندہ ہون ۳ یہ آمد و رفت کیا ایسی ہے کہ دشمن دیکہے اور ٹہیر ا رہے یہ دلیرانہ آمد و رفت اور صف بندی نہایت چستی و دلیری سے کار گزاری پہر رکوع و سجود کا عالم اللہ کی یاد مین نہ دشمن کے پروا نہ جان کا غم (ونصرت بالرعب) کا پورا کرنے والا ہے ڈہیلے ۔ کاہل سست ایسے نماز کس طرح نہین پڑہ سکتے ہین

وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ
اور چاہیے کہ لیلین بچاؤ اپنا اور ہتیار اپنے وہ جو کافر ہوے دوست رکہتے ہین اگر کافر ہو تم بیخبر اپنے
أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً
ہتیارون سے اور اپنے اسباب سے تو جہک پڑین تم پر جہک پڑنا ایک ساتھ

تمکو چاہیے کہ اپنے ہتیار اور سامان نماز مین بہی ساتھ رکہو اسلیے کہ کافر چاہتے ہین کہ کہین تمکو بیخبر پائین تو دفعۃً تمپر آگرین۔ لہذا تم بہی ہوشیار رہو **ف** معلوم ہوا کہ عین عبادات مین بہی اسباب اور انتظام پر نظر رکہنا اولیٰ ہی **معالم** جب لشکر اسلام بنی انمار پر گیا تمام قوم رعب وہیبت سے بہاگ گئے نمازی مطمئن ہوے ہتیار کہولے آنحضرت دفع ضرورت کے لیے صحرا کی طرف گئے اور ہتیار کہولڈالے ابر چہایا تہا آپ ایک درخت کے تلے اپنے جان نثارونسے علیحدہ رونق افروز ہوے حویرث جو اوس قوم کا ایک زور آور آدمی تہا یہ امر دیکہکر کہنے لگا کہ مین آپ کو مار نہ ڈالون تو مجھے اللہ تعالیٰ ہلاک کرے آپ آرام فرماتے تھے جب وہ دشمن سر پر آگیا آپ بیدار ہوے بولا اے محمد تمکو مجہسے کون بچائیگا آپ نے کہا اے اللہ تو میرا بچانے والا ہے اوسنے تلوار اوٹہائی تہی کہ منہ کے بہل گر پڑا آپ نے اوٹہکر تلوار اوٹہالی اور فرمایا اب تجہے مجہسے کون بچائیگا گہبراکر بولا کوئی نہین ارشاد ہوا کلمہ پڑہ اور اپنی تلوار لے اوسنے کہا کلمہ نہ پڑہونگا مگر وعدہ کرتا ہون کہ نہ آپ سے لڑونگا نہ آپ کے دشمن کی مدد کرونگا آپ نے اوسکی جان بخشی فرمائی اور تعلیم کے لیے یہ آیۂ مبارک آئی

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰٓ أَنْ

اور نہین گناہ تمپر اگر ہو تمکو تکلیف بارش سے یا ہو تم بیمار یہ کہ

تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا

کہولڈالو ہتیار اپنے اور لے لو بچاؤ اپنا بیشک اللہ نے تیار کیا ہے واسطے کافرونکے عذاب ذلت والا

تمپر الزام نہین جب ہو تکلیف مینہ سے یا ہو تم بیمار اگر کہولڈالو ہتیار اپنے اور بچاؤ لیلو بیشک اللہ نے کافرون کے لیے عذاب ذلیل کنندہ مہیا کیا ہی یعنے ہتیار کہولڈالو مگر حفاظت کر لو اسطرح کہ قلعی مین ہو یا اپنے لشکر مین کہا بخاری نے کہ عبد الرحمن بن عوف زخمی تہے اونکے لیے یہ تخفیف نازل ہوئی

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا

پہر جب ادا کرو تم نماز پس یاد کرو اللہ کو کہڑے اور بیٹہے اور لیٹے پہلو پر پس جب

اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا

مطمئن ہو جاؤ تم تو قائم کرو نماز بیشک نماز ہے مومنین پر لکہی ہوی وقت مقرر کی ہوئی

جب تم نماز پڑہ چکو تو اللہ کو یاد کرتے رہو ہر حال مین کہڑے بیٹہے لیٹے اور جب تمکو اطمینان حاصل ہو تو نماز قائم کرو بیشک نماز ایمان والونپر فرض ہے وقت مقرر کیا گیا **معالم** جب

نماز خوف پڑہنے کے بعد بہی اللہ کو یاد کرتے رہو اور جب خوف جاتا رہے اور دل مطمئن ہو تو چار رکعتین باطمینان ادا کرو اسلیے کہ وہ تخفیف خوف یا سفر کے رعایت سے تہی نہ دائے

بیضاوی (اذا قضیتم) سے مراد عزم نماز اور (ذکر) سے کنایہ نماز ہے یعنے بحالت خوف نماز پڑہنے لگو توجسطرح پڑہسکو پڑہ لو اور جب اطمینان ہوجاسے باقاعدہ نماز ادا کرو اسلیے کہ نماز کے وقت مقرر ہین تقدیم وتاخیر جائز نہین اسقدر ہے کہ بلا لحاظ شروط وارکان پڑہو یا بر عایت مگر پڑہ لو وقت اگر خوف سے حالت مقابلہ وصف بندی مراد ہو تو یہ تقریر نہایت عمدہ ہے اور اگر خوف سے مراد جنگ وجدال ہو توحنفیہ کا اسمین اختلاف ہو جسطرح نماز کے وقت مقرر ہین ایسی ہی اسکے ارکان مخصوص ہین نہ وقت ٹل سکتا ہو نہ ارکان بدل سکتے ہین اور حالت عذر مین جو عفو ہے اوسکے علاوہ بہی لڑائی مین چلنا مارنا روکنا بہت ایسے امر ہین جو نماز کو مانع ہین

احمدی آیت نماز فرض سے متعلق ہو یعنی جب بیماری مین نماز کا قصد کرو جسطرح پڑہ سکو پڑہ لو اور جب اچہی ہو جاؤ تو پورے ارکان ادا کرو یا یہ کہ بحالت جہاد جسطرح پڑہ سکو صحیح ہو تو کہڑے اور بیٹھے اور زخمی ہو تو لیٹے لیٹے اور صحیح ومطمئن ہو تو بعد کی پڑہو۔ **الحاصل** اس آیت مین کمال تاکید نماز کے ہو کہ کسی وقت معاف نہین ہے یہ کہ اللہ کا ذکر ہر حال مین کیا کرو کوئی حالت نہ مخصوص ہے نہ ممنوع البتہ نماز ایک امر مہتم بالشان ہو اسی بے پروائی سے نہ پڑہو بکمال اطمینان ادا کرو اور جب نماز کے لیے اوقات خاص معین ہین تو باطمینان واحتیاط ادا کرنا ممکن ہو اور جبکہ ذکر ہر حال مین مقصود ہو تمکو وسعت دیگئی ہے نماز افضل ہو مطلق ذکر سے اسی لیے نماز کے لیے اہتمام اور تعظیم وآداب معین فرمائے ہے آیت دلالت کرتی ہے کہ جمع دو نمازون کا مین جائز نہین اسلیے کہ موقوت لفظ خاص ہے محتاج بیان نہین یعنے ہر نماز کے لیے ایک خاص وقت ہو اور جمع چاہتی ہو شرکت کو پس خواہ احادیث جمع مین تاویل کیجائے کہ مثلاً ظہر آخر وقت مین اور عصر اول وقت مین پڑہے گئے جو بصورت جمع اور حقیقت مین اپنے اپنے وقتون مین تہے خواہ قرآن مین تاویل کیجاے مگر موقت کے لیے مرتب لینا ہے یعنے ظہر اول بعد اوس کے عصر سراسر زبردستی ہو اس بنا پر جائز ہو جاے گا کہ اور نمازین بہی یونہین پڑہ لیجائین۔ البستہ حج مین چار نمازین جمع کرنا ایک امر خاص ہے۔

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ

اور نہ سست ہو طلب قوم مین اگر ہو تم دردناک پس بیشک وہ بہی دردناک ہین جسطرح تم دردناک ہو

ع ۱۶ ۱۲

منظور ہے کہ | وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ | بعد جنگ احد
حبیب بشکر اسلام | اور امید وار ہو تم اللہ سے اوس چیز کے کہ نہیں امید وار وہ اور ہے اللہ دانا اور حکیم | کو حکم ہوا کہ کفار

قریش کا تعاقب کرو اور عظمت اسلام و قوت ایمان دکھاؤ و انصار جان نثار و مہاجر جان و مال سے حاضر زخموں میں چور تھکے ماندے قتل خویش و احباب سے کم شکستہ بخود ان وہ بحکم اللہ و رسول کے پکارنے پر لبیک لبیک کہتے ہوئے گرتے پڑتے رکاب سعادت کے ہمراہ ہوئے اور تین منزل تک برابر پیچھا کیا اسے غزوہ حمراء الاسد کہتے ہیں انہیں بہادروں کی تعریف اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ آہ کی تفسیر صفحہ (۳۲۲) میں گزر گئی یہاں بتعریض نہیں ارشاد ہوا کہ اے اللہ کے پہلوانو قوم کفار کے پیچھا کرنے میں سست و بیدل ہو اگرچہ تم زخموں میں چور ہو تو وہ بھی تو تمہاری تلواروں اور نیزوں میں زخمی و خستہ ہیں مگر تمکو اللہ تعالے سے وہ امید ہی جو اونکو نہیں تم مستحق بہشت سزاوار انعام منظور نظر خدا ہوا للہ کے دوست رسول کے اصحاب۔ اونہیں یہ دولت کہاں نصیب دنیا میں تمہاری تلواریں اون کو سر پر اور مرے تو آتش دوزخ اور اللہ کا عذاب۔ اللہ تمہاری مجبوری تمہارے دلکے درد تمہارے ارادے جانتا ہی اور جو حکم دیتا ہی اوسمیں حکمتیں ہوتی ہیں اطلاع عہ اِنَّا اَنْزَلْنَا سے عَلَيْكَ عَظِيْمًا تک تمام آیتیں ایک قصہ اور پیچیدہ مسائل سے متعلق ہیں لہذا آخر میں تفصیل و توضیح کی گئی

[illegible]

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ
بیشک اوتاری تجھپر کتاب ساتہ حق کے تاکہ حکم کرے تو آدمیوں میں موافق اوس علم کے کہ سکہایا تجھو اللہ نے اور نہ ہو تو

لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
خیانت کرنیوالوں کی طرف مدعی اور استغفار کر اللہ سے بیشک اللہ ہے غفور رحیم

یعنے یہ سچی کتاب اسلیے نازل فرمائی کہ آپ بحسب تعلیم الٰہی آدمیوں کا فیصلہ کیا کریں اور مجرمین خائن کے طرف سے مدعی نہ بنجائیں اور اللہ سے طلب مغفرت کریں اللہ غفور رحیم ہی خائن سے مراد مجرم کسی قسم کا گناہ کرے اسلیے کہ اللہ کا چور ہو گیا۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا
اور نہ جھگڑ اونکی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں جانوں پر اپنی بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا اوسکو جو ہو خیانت کرنے والا

اَثِــيْمَا ۝ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ
گناہگار چھپتے ہیں آدمیوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ سے اور وہ ساتہ اونکے ہے جب اصلاح کرتے

خیانت گناہ ہے اسلیے | وَلَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا | نفس سے مراد
اوس بات کو کہ نہیں پسند بات سے اور ہے اللہ ساتھ اوسکے کہ کرتے ہیں گھیرے ہوئے | گناہ کرنا ہی اپنی جان
جانکو بلا مین ڈالنا ہی غوان بڑا خیانت کرنیوالا یھیتون مصدر اسکا تبویت ہے اوسکا رات ما
لا یرضی من القول ناپسندیدہ بات یعنی آپ ایسے لوگون کی طرف سے جھگڑا نکرین
جو اپنی جانون کے چور ہین اور اللہ تو خیانت کار نافرمانبردار کو دوست نہیں رکھتا مخلوق
سے یہ نالائق گناہ چھپاتے ہین اور اللہ سے نہیں شرماتے (اگر اللہ سے شرم ہوتی تو ظاہر و
باطن خبث و گناہ سے بچے رہتے اسلیے کہ) اللہ اونکے ساتھ ہی اوسوقت بھی ہی جب آپسمین بیٹھکر ایسے باتین
گڑھتے ہین جو اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا اور اللہ تعالی اونکے اعمال کو اپنے علم ازلی سے گھیرے ہوئے ہے

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
ہان تم یہ ہو کہ جھگڑتے ہو اونکے طرف سے زندگی دنیا کی مین پھر کون جھگڑیگا اللہ سے اونکی طرف سے دن قیامت مین

یعنی دنیا مین تو تمنے ان کی کسکی مجال ہی کہ حق سبحانہ تعالے | اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا | طرف سے جھگڑا کر لیا قیامت مین
آیا کون ہوگا اونپر وکیل | کی حضور مین انکی طرف سے
ناجائز عذر پیش کرے اور انکا وکیل و کارساز بنے **شان نزول** (اسباب) مین ہی کہ قتادہ
نے کہا میرے چچا رفاعہ کا غلہ اور ہتیار نقب لگا کر کوئی لیگیا مجھسے اونہون نے کہا مین نے
تجسس کی کہا گیا کہ بشر و بشیر و مبشر ابیرق کے بیٹون نے چرایا ہی جب اون سے گفتگو ہوئی
کہنے لگے کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہی (یہ مومن و صالح تھے) لبید یہ سنکر تلوار کھینچکر آگئے کہ یا ثبوت
لاؤ یا چور رکھنے کا مزا چکھو۔ قتادہ نے کہا ہمین تمسے کچھ واسطہ نہین ہی پھر حضور مین عرض کیا
(اسیر) نامی جو بڑا باتونی تہا ابیرق کے بیٹون کی طرف سے گیا اور حضور سے ایسی باتین
اور واویلا کی کہ آپنے قتادہ کو اولٹے الزام دیا کہ تم بے ثبوت کسیکو چور بتاتے ہو قتادہ نے
اپنے چچا رفاعہ سے کہا وہ نہایت ملول و نادم ہوسے کہ حضرت سے کیون کہکر ناخوشی مزاج نازک
کا باعث ہوا اور کہا اللہ میرا مددگار ہی دیر نگزری تہی کہ یہ آیتین نازل ہوئین جسمین لبید کی
برأت اور اسیر کی بیجا وکالت اور ابیرق کے بیٹون کی خیانت کا پردہ فاش ہوگیا۔ بشر
پھر مشرکون مین جاملا۔ در منثور مین ہی کہ طعمہ بن ابیرق نے اپنے چچا کی زرہ چرائی اور زید
سمین یہودی کا نام لگایا حضور نے بعد گفت و شنود یہودی کو سزا دینے کا قصد کیا اور طعمہ کے
قوم امیدوار تہی کہ حضور ہم مسلمانون کی رعایت فرمائینگے یہود گو سچا ہی کیون نہو ذلیل و خوار ہوگا

اللہ تعالی سنے یون نقل کی ہولدی معالم مین ہی کہ طعمہ بن ابیرق نے یہ زرہ یہودی کی تھیلی مین
چہالی اور تھیلی مین چہید کردیا پہر زید یہودی کے گہر کی طرف سے چلا راہ مین برابر بہوسی گرتے
گئی دروازے پر تہیلی پہینک دی اور زرہ لیگیا صبح کو یہ قصہ مع ثبوت حضرت صلعم کے حضور مین پیش
ہوا آپنے چاہا کہ زید کے ہاتھ کاٹے جائین یہ وحی نازل ہوئی ۔ بہرکیف انہین واقعات مین
یہ آیتین اوتریں اور انکی چند فوائد ہین مطلب پیغمبر اور اون کے نائب یعنی علما و سلاطین ایسلیے
ہین اور اونہین قرآن اسی لیے دیا گیا ہی کہ یہ انصاف سے آدمیون کا فیصلہ کرین اور حکم
قرآن کے خلاف نکرین ۔ پس محض راے سے حکم کرنے والے مخالف و عاصی ہین اگر حکم
اپنے فیصلے کسی اور قانون سے کرلین تو کیا معاذ اللہ قرآن منسوخ و معطل کر دیا ۔ مجرمین
خائن کو مسلم و نیکبخت ہوں اگر حاکم کو انصاف اور حق کی رعایت چاہیے اگر دانستہ مجرم کی
طرفداری کی تو ظلم صریح و گناہ قبیح ہی اور اگر سہو سے رعایت کی تو بہی اچہا نکیا اسلیے کہ حاکم
فیصلے کے لیے ہی نہ رعایت و مروت کے واسطے ۔ حکام کو چاہیے کہ قرآن کے موافق فیصلہ بہی
کرین اور اپنے قصور و رعایت سے اللہ سے استغفار کرین ان شئون سہو و خطا کے مواخذہ سے ڈرتے رہین
اللہ تعالی سے بخشش طلب کیا کرین ۔ تاکید آپہر فرمایا کہ ہرگز ہرگز مجرمین کی طرفداری نکرو
اور اگر دنیا مین کوئی رعایت و محض بیہودگی کرکے کسیکو بچالے تو کیا ہوگا میدان حشر مین
خدا کے سامنے کسی مجال کو بولی ہو ۔ شان نزول سے واضح ہی کہ عدالت اسلام انصاف
کے خواہان ہی اوسے نہ مومن کی رعایت ہی نہ کافر پر تعدی و ہم حضور سے یہ خطاب باعتاب
اور اسطرح کہ طلب بخشش کرو ظاہر کرتا ہی کہ پیغمبرون سے بہی گناہ ہو جاتا ہی ورنہ استغفار کے
کیا معنی جواب ۔ قرآن مین بہت مقام ہین کہ حضرت سے خطاب ور امت مقصود جیسے
(لا تشرک وغیرہ) ۔ معالم مین ہی کہ استغفار پیغمبرونکا تین قسم پر ہی ۔ ا خطائی قبل نبوت
۲ خطای امت ۳ اون مباح امور کے کرنے پر استغفار جو شرع مین حرام ہونگے ف اور بہی
وجوہ ہین ۔ یہ جملہ علیحدہ ہو یا معطوف ہی لیحکم پر یعنے اسلیے قرآن بہیجا کہ اوسکے موافق معاملات
کا فیصلہ فرمائے اور اللہ سے ڈرکر بنظر کمال تقوی و احتیاط نا کردہ گناہ سے استغفار کیا کیجیے
۔ یہ نسبی تو خطا کی پانچ قسمین ہین ۔ ا جس سے ممانعت وارد ہو گئی ۲ اجتہاد اور فہم مین
غلطی ہوئی ۔ پہلی خطا سے انبیا محفوظ ہین اور دوسری خطا مین وہ نہین فوراً اطلاع دیجاتی
ہے تا کہ اوس سے باز آئین ۳ کمال احتیاط و غایت سعی و حسن عبادت مین کچہ کمی ۔ یہ گناہ

صدیقین کے ہین۔ انبیا اس سے بھی بری ہین کہ وہ خیالات اور خطرے اور انسانی تقاضے
جنکے روکنے پر بشر قدرت نہین رکہتا ہے کمال طلب غایت شوق مین ایسے مراتب علیا کے
درخواست جو منظور نہو یا کسی وقت عالم مجاز پر حقیقت کا جو کہا اور حضور سے تغافل ہو
یہ دو قسمین نہ معصومیت کو مانع ہین نہ کوئی بشر اس سے بری۔ گو دوسرون کے لیے یہ بھی
باعث خیر و ثواب ہو مگر انبیا اتنے باتسے بھی ڈرکر بسبب علوی شان وکمال علم استغفار کرتے ہین
پس یہ استغفار دلیل نبوت وکمال عصمت ہو نہ علامت خطا ومعصیت قطع نظر اسکے عبدیت کی
شان یہی ہو کہ دعا کرتا رہے حاجت ہو یا نہ۔ توبہ واستغفار سے خاموش نہو خطا کرے یا نہ عبادت کرے
جو حکم دیا جاسے یا اختیار۔ بعد عتاب وخطاب تسکین وتشفی کے مضامین نازل فرماتے

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۤءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
اور جو کرے برائی یا ظلم کرے جان پر اپنے پھر استغفار کرے اوسکے پائیگا اللہ کو غفور رحیم
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ
اور جو کماوے گناہ نہین کماتا مگر اپنی جان پہ اور ہے اللہ علیم حکیم اور جو
يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝
کرے چھوٹی خطا یا گناہ پھر متہم کرے ساتھ اوسکے کسی بےگناہ کو تو بیشک سر لادلیا اوسنے بہتان اور گناہ کھلا ہوا

مظہری (سوء) گناہ (ظلم) شرک (خطیہ) صغیرہ (اثم) کبیرہ (بہتان) کذب۔ سے یعنے
جو کوئی گناہ کرے یا اپنی جان پر ظلم یعنے شرک کرے پھر اللہ تعالی سے استغفار کرے تو اللہ کو
بخشنے والا مہربان پائیگا اور کوئی برائی کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے کرتا ہے اوسکی برائی
اوسیکے واسطے ہے۔ جو شخص کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ کرے اور ایسے شخص کی طرف منسوب کرے
جو بےخطا ہو اوس گناہ سے بری ہے تو اوسنے بہت بڑے جھوٹھ اور گناہ کا بوجھ سر پر لادلیا
ف حاصل آیت یہ ہو کہ کسی قسم کی خطا ہو خفیف یا ثقیل وبال اوسکا کرنے والے سے پر ہی
کسیکا نام لگادینا فائدہ نہین دیتا البتہ اس الزام اور بہتان کا گناہ اوسپر لادا جاتا ہے
تکرار مضامین بغرض تاکید ہی اور یہ کہ بہتان فریب کی مذمت اور اوسکی تحقیق پر توجہ کی ہو اور انتہا درجہ کی سہل ہی تاکید کا ذکر نہ ہو

ع ١٣

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ
اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تجھپر اور رحمت اوسکی تو قصد کیا تھا ایک گروہ نے اونمین سے کہ بہکادین تجھے
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
اور نہ بہکاوینگے مگر جانون کو اپنے اور نہ ضرر دینگے تجھے کچھ اور اوتاری اللہ نے تجھپر کتاب

ثلثة ارباع

وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝
اور حکمت اور سکھایا تجھے وہ کہ نہ تھا تو جانتا اور رہے فضل اللہ کا تجھپر بڑا

اد نی الزام کے ساتھہ سے وہ بولی شروع کر دی کہ خاطر محبوب منتشر اور قلب خالف منشق ہو جاوے فرمایا اے نبی معصوم کہ بین اللہ کا فضل آپ پر ہوتا تو وہ فریب کار خائن گروہ اپنی چرب زبانی سے آپکو بہکا ہی چکے تھے مگر اونکا بہکا نا اونہین کے لیے موجب ضلالت و باعث ہلاکت ہوا وہ آپکا کچہ نہ بگاڑ سکین گے آپ پر تو اللہ نے کتاب اور حکمت یعنی احکام ظاہر اور اسرار باطن یا طریق عبادات و اصول معاملات نازل فرمائی اور وہ علوم جو آپ جان نسکتے تھے سکھائے اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہی ربط چونکہ بڑے بڑے مفاسد اور مصالح اکثر باہمی مشورہ و صلاح سے ہوا کرتے ہین اسکے لیے ایک ضابطہ معین فرمایا

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ
نہین بہتری بہت صلاح ومشورہ اونکے مگر جو حکم کرے صدقہ کا یا نیکی کا یا اصلاح کا

النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
آدمیون مین اور جو کرے یہ بطلب رضاے الٰہی تو دیکے ہم اوسے ثواب بڑا

نجوی صلاح و مشورہ ۔ ہمارے زمانے مین انجمن جماعت **معالم** کسی امر کی تدبیر و مشورے کے لیے کسی جماعت کا خاص ہو جانا نجوی ہی ارشاد ہوا کہ تم باہمی صلاح و مشورہ کرکے بہتری اور خیر پاؤ یہ خیر ہے ہان بحسب رضاے الٰہی کچہ نیک کاموں مین مال خرچ کراؤ کسی نیک بات کی تدبیر کرو یا ہم آدمیون سے فساد و فتنے اور بری عادتین دور کراؤ تو خیر بھی ہے اور ثواب عظیم بھی **ف** یہ آیت اصل ہی ہمارے زمانے کے انجمنون اور جماعتون کے جو اسکے خلاف ہین وہ غلط و خلاف ہین اور جو اسکے موافق وہ صائب لائق سے فرمایا کسی مشورے مین خیر نہین اس سے مطلق انجمنون کی نفی ہو گئی اور یہی وجہ ہی کہ ہندوستان باوجود انجمنہاے کثیرہ کچہ فائدہ نہین اوٹھا سکتا سے صدقہ کے لفظ سے وہ انجمنین جو کسی کار خیر کے جاری کرنے مین مالی انتظام کرتے ہین جیسے مدارس یتیم خانے وغیرہ ۔ اور معروف مین وہ تمام اغراض داخل ہین جو آدمیون کو نفع رسان ہون سے اور اصلاح مین اتفاق اور باہمی جھگڑے اور مخالفت اور خود غرضی ترک کرنا داخل ہے اور یہان قریب قریب سب انجمنین خیر ہو جاتی ہین پھر ارشاد ہوا (بطلب رضاے الٰہی) اس سے تمام انجمنین

خارج ہوگئین صرف وہ جو بہمہ جہت تابع اور خادم اصول شرعی ہین جنکی رائین احکام
محمدی کے حضور مین پست وذلیل وخوار ہوگئین جسکے ارکین زرخریدہ غلامون کی طرح
اسلامی فرمانون کے آگے سر جہکائی ہین جنکی تمام کوششین تمام غرضین اسیقدر ہین کہ اللہ
اور اللہ کا رسول راضی ہو۔ دنیا مین امیدوار خیر وآخرت مین امیدوار ثواب عظیم ہین پس
مسئلۂ آراء سے ایسی منظوری جسپر شرع اقدس کا صاد نہو صلاح نہین فساد ہی ہے اصلاح مین الناس
سے موالات کفار اور اتحاد منافقین خارج ہوگیا اسلیے کہ وہ فساد ہی اور موجب غضب
رب العباد ہے امعروف سے ایسی تدبیرین اور انتظام جو بمشابہت واتباع کفار ہون ناجائز
ہوگئین حاصل جب تک یہ ثابت نہ کرلیا جائے کہ تمام قواعد واغراض انجمن بحسب شرع
محمدی وموجب رضای الٰہی ہین کسی طرح خیر وبرکت حاصل نہین ہوسکتی الحمد للہ
کہ یہ جماعت اسلام اور مدرسہ رفاہ المسلین جسکے صدقات تعلیم علم دین۔ اہتمام مساجد۔
وعظ۔ وتدبیر نماز بجماعت اور تالیف وطبع تفسیر ہذا ہین۔ جسکا امر بالمعروف یہ ہی کہ حقوق
اسلامی ادا کرو۔ فضول خرچی پابندی مراسم رسمی۔ کاہلی۔ اخلاق بد چھوڑ و حلال
کمائی اور سچی چالاکی۔ تجارت پیشہ وری اختیار کرکے راستباز۔ معتمد حق پرست۔ تابع خدا
ورسول بنو۔ جسکی اصلاح باہمی۔ اخوت واتفاق اسلامی ہی اور یہ کہ اپنے جھگڑے اور
دعوونکا بحسب احکام قرآن باخود ہا فیصلہ کرلو بجمیع وجوہ تابع احکام الٰہی ومصداق آیۂ کریمہ
پس حق جماعت اپنے معبود سے دنیا مین کامیابی اور آخرت مین خوشنودی کی امیدوار ہی
اے ارحم الراحمین تو انپر رحم فرما تیرا فضل وسیع ہی ربط جب بشر منافق کا راز فاش ہوگیا
اور سمجھا کہ اب جانبری دشوار ہی مکے کی طرف بھاگ گیا اور مرتد ہوگیا ایکدن کسیکی کے گہر چوری
کرنے گیا سیند دیتا تھا کہ دیوار بیٹھ پڑی اور وہ دب کے مرگیا اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ
اور جو پہٹ کر چلے رسول سے بعد اوسکے کہ ظاہر ہوگئی اوسپر راہ رہت اور پیروی کرے سوای راہ
الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝
مومنین کے پہیر دینگے ہم جدہر اوسنے کیا اور داخل کرینگے ہم اوسے دوزخ مین اور برا ہے بازگشت ہی

یعنے جو لوگ ہمارے رسول محبوب اور پیغمبر برحق کے خلاف چلنا چاہین اور جان بوجھ کر
شاہ راہ سنت وصراط مستقیم شریعت کو چھوڑ کر ایسی نئی راہ نکالین جسپر اصحاب کرام

نہ چلتے ہون تو اونہین ہم ادسی طرف کردینگے جدہر اونکا منہ ہی اور دوزخ مین ڈالدینگے۔

آیت مین کئی مسئلے اور بحثین ہین مسئلہ مخالفت رسول حرام ہی مسئلہ متابعت واجب

مسئلہ جہل شرع مین عذر تہا مگر اب نہین رہا اسلیے کہ ہدایت عام ہوگئی مسئلہ

خطای اجتہادی معاف ہی اسلیے کہ اوسکی غلطی عدم علم وخفای دلیل سے ہی نہ عمد وتساہل ترک

دلیل سے مسئلہ جماعت مومنین کے مخالفت ممنوع ہی مسئلہ اجماع حجت ہے

مسئلہ عرف وتعامل امت حجت ہی اسلیے کہ یہ ملحق باجماع ہی اور فرق یہ ہی کہ کسی آیت

یا حدیث کے صریح یا اشارے وغیرہ سے ایک مراد پر اتفاق کا نام (اجماع) ہی اور ایسا فعل

جو شرعی قاعدون سے ثابت ہو اور نصوص سے ممنوع بہی نہ نکلے اوسپر عموماً مومنین عمل

کرنے لگیں اور علما بہی نہ روکین وہ (تعامل) ہی اور شرع مین ویسا ہی حجت ہے جیسا کہ کسی قاعدے

شرعی سے ثابت ہوتا مسئلہ یہ امت گمراہی پر مجتمع نہین ہوسکتی ورنہ انکی اتباع لازم نکیجاتی

جیسا کہ فرمایا لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ مسئلہ تارک سنت ومخالف اجماع سے

توفیق خیر سلب ہوجاتی ہی جیسا کہ فرمایا ہم اوسکا منہ پہیر دینگے جدہر وہ ہی پس توفیق اور بچانا ایسا

مسئلہ منافق اور مرتکب کبیرہ کی طرح بدعتی بہی جہنمی ہی اسلیے کہ مخاطب آیت کی بدعتی

بہی ہین مسئلہ تقلید مطلق واجب ہی مسئلہ تقلید خاص جائز ہی بحث تشقیق سے

اعتقادی مخالفت اور دلی نفرت مراد ہی نہین تو اکثر مومنین سنت کے تارک اور مخالف

کامون کے مرتکب ہوجاتے ہین پس ۱ جو شخص رسول کی مخالفت کا قصد کرے وہ اس وعید

شدید مین داخل ہی ۲ ایسا قصد نکرے مگر ایسے طریقے نکالے جو سنت صریح کے خلاف اور

اصحاب وتابعین کے ضد ہون وہ اگر ایک علحدہ مذہب اور اصول بنالیگا تو اہل ہوے

خارج دائرہ اہل سنت ہی جیسے خوارج روافض نواصب وغیرہ اور اگر مجرد اپنے خواہش

اور راے سے خلاف مشروع امور کو عبادت اور دین بنالے اور بحسب اصول فقہا اوسکے

موافقت بہی نکرسکتا ہو تو وہ بدعتی ہی اسی لیے وہ نئے امور جو قرآن یا حدیث یا اجماع

یا قیاس شرعی سے ثابت ہوسکین بدعت نہونگے کیونکہ مومنین کے طریقے کی خلاف نہین

اور وہ امور جو شرع مین صاف صاف منع کردیے گئے ہین۔ جیسے زنا۔ شراب خواری۔ ترک

۵۵ ایسلیے کہ سب کی تحقیق نہین کی تقلید متعذر ہے پس بلکہ خاص کی ثابت ہوئی اور وہ بھی تعیین ہو سکتی ایسلیے کہ وہ مختار ہو کر طرف جماعت اہل کے مومنین کا تابع ہے پس تعیین وتخصیص

ك دیتین شرطی دلیل تقلید یوں کی ۱۱
ك ایسلیے کہ اتباع ...
ك کی بحث آئی ۱۲
ك اشارۃ النص ۱۲
ك عبارۃ النص ۱۲
ك ظاہر وکلام تین ۱۲
کہ موافقت کی ۱۲
دو کی شمار ۱۲
ایسا ہی مخالفت ۱۲
ك اشارۃ النص ۱۲
ك عبارۃ النص ۱۲

صوم وصلوۃ وغیرہ گناہ ہین بدعت نہین اسلیے کہ اوسنے مخالفت کی مگر تشقیق سے یعنے
ایک نئی راہ نکالنا اوسپر صادق نہین آیا - اور وہ امور جو دنیاوی کامون مین ایجاد کیے
جائین بدعت نہین اسلیے کہ طریق رسول وطریق مومنین سے مراد طرق دینی ہین نہ دنیاوی
اور اوسنے جو کیا وہ دنیاوی امور مین کیا پس بدعت نہون گے اسی لیے حضور نے
بدعت کی نسبت فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ
جو ہمارے دین مین وہ نئی بات نکالے جو اوسمین سے نہ تھی تو وہ امر رد ہے
بحث رسول سے ہمارے ہی حضور مراد ہین اسلیے کہ دوسرے پیغمبرون کے اتباع واجب
نہین صرف ایمان لازم ہی **بحث** ماتبین الخ سے عام ظہور مراد ہی یعنے علم ہو جاے پس
یہ آیت کفار پر حجت ہوا اسلیے کہ نور ہدایت وافتاب رسالت ہر میدان اور گوشے مین
پرتوافگن ہو چکا ہی اگر چشم خفاش محروم رہے تو رہے اسی لیے فرمایا فقہا نے کہ ابتدای اسلام
مین قتال سے پہلی دعوت واجب تھی یعنی یہ کہدینا کہ اسلام لاؤ نہین تو ذمی بنو سر جھکاؤ
نہین تو میدان مین آؤ - اور اب مستحب ہے اسلیے کہ ہر کسے جان چکا ہی کہ صاحب ذکر رفیع وعلم وسیع
آ گئی جہان حضور کے نقش قدم بنے ہون وہی راہ ہی باقی دام ہی چاہ ہی - اور یہ بیان منافقین
پر حجت ہوا اسلیے کہ دلسے مخالفت کر رہی ہین اور مومنین مخلص سے الگ ہین - اور اہل ضلال پر
حجت ہوا اور اہل بدعت پر حجت ہی **بحث** مومنین سے مراد غیر رسول ہی اگرچہ مومن اول
ومومن حق تو ذات پاک جناب رسالت ہی مگر یہ مغایرت عطف کے ذریعے سے سمجھے گئے اسلیے
کہ معطوف ومعطوف علیہ مین غیریت ہوتی ہی پہر یہ مومن اصحاب اور اون کے تابعین باحسان
اور ایمۂ مجتہدین وصوفیہ کاملین ہین نہ ہم سے عوام کالانعام تاکہ اون کے راہ عین راہ رسول ٹہہ
قرار پاے **سوال** اگر مومنین کی راہ عین طریق رسول ہے تو اسکا ذکر فضول اور اگر غیر ہے
تو حکم اتباع غیر معقول اسلیے کہ دو متبائن چیزون کے اجتماع مین منافرت ضرور ہی **جواب**
واجب مخالفت رسول موجب جہنم قرار پاے تو وہ مومن جنکے اتباع کا حکم ہے مخالف ہو ہی
نہین سکتی اور باوجود اتحاد طریق رسول وطریق مومنین فائدہ یہ ہی کہ اسے معلوم ہو جاے اصول
شرع کے چار ہین اور اکثر امور شرعی رسول کے موافق مگر رسول سے غیر ثابت ہین اسلیے کہ
ارشاد رسول خواہ قرآن سے ہو یا اپنے الہامی تعلیمات سے پس اول کتاب ہی اور دوم سنت
پہر اسکے علاوہ جو امر آپکے اصحاب اور اکمل مومنین مین شایع ہوا خواہ باجماع کل ہو یا بجویز

بعض پس اول اجماع ہی دوم قیاس - فرمایا ان چارون کے علاوہ ضلالت ہو پس اتباع
مومنین مین ہمارے لیے وسعت اور رحمت ہی ورنہ ضیق ہوجاتے ۔۲ امت خیر اور دین کامل
کی فضیلت اور ہمارے حضور کے جمیع انبیا مین تخصیص ظاہر کی اسلیے کہ گو ذات پاک جملہ انبیا قابل
تقلید و محل اطمینان و اعتماد معصوم از شر و فساد رہی ہے مگر اون کے تابعین پر ایسا اعتماد یہ
بھروسا کہ اونکی پیروی بہی دین ہوجاوے نہین ہوا مگر جب یہ امت سب سے بہتر اور یہ دین تمام
دینون سے کامل تہا آپکے ہر خادم کو بعض اعزاز نبوت سے سرفراز فرمایا یا یون کہو کہ اور امتونکے
مجموعی کی قابلیت ایک پیغمبر کے قابلیت کے ہم وزن نہ تہے مگر اس امت کے مجموعی کی قدر و قیمت
بہا برابر ایک ایک پیغمبر کے سمجہے گئے فرمایا تمہارا مجموعہ ویسا ہی اعتماد کے قابل ہو اور اتباع کا سزاوار
ہے اور اوسکی قول و رائے و فعل پر ویسا ہی امن ہی جیسے کسی پیغمبر کے ذات معصوم پر یا یون کہو
کہ ہمارے حضور کے رحمت وسیع اور خلق کریم اور جود و سخا ممدوح حق ہے اور منطوق قرآن ہے
اور منجملہ اوسی سخاوت کے ایک یہ امر تہا کہ وہ فضائل و اخلاق جو نبوت کے ساتہ خاص ہین ہمارے
حضور نے اپنی تعلیم یافتہ خادمون پر اسقدر تقسیم فرمائی کہ اوسکا مجموعہ چشمہ نبوت اور
ہدایت سمجہا گیا بہرکیف یہ وہ فضل ہی جو کسی امت کو نصیب نہین ہوا پہر اس فضیلت سے
آپ کے اصحاب علی الخصوص خلفاء راشدین مخصوص ہین جیسا کہ فرمایا ابن ماجہ عرباض بن
ساریہ سے مروی ہی کہ ایک دن حضور نے ہمکو ایسی نصیحت کی کہ دل نورانی ہوگئے اور آنکہین
رونے لگین تو عرض کیا گیا یارسول اللہ آپنے تو ایسا وعظ کہا جیسے کوئی کسیکو رخصت کرتا ہی
تو آپ ہمسے کسی امر کا عہد لے لیجیے فرمایا عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ
عَبْدًا حَبَشِيًّا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اِخْتِلَافًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ
فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ تمپر لازم ہی ڈرنا اللہ سے اور حکم سننا اور اطاعت کرنا اگرچہ
غلام حبشی بہی ہو اور اب تم دیکہوگے میرے بعد بہت اختلاف سخت تو تمپر واجب ہی کہ میرے
سنت پر چلو اور میرے خلفای راشدین رہنما کی راہ پر چلو اور اون کے طریقہ کو جبڑون سے
پکڑ لو اور بچو تم نئی باتون سے پس بیشک ہر بدعت گمراہی ہی - اور فرمایا اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ
بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ - میرے اصحاب مثل تارون کے ہین جسکی پیروی کرو گے راہ راست
پاؤگے - اور ایسے ہی علمای راسخ و فقہاے محدث و مجتہدین مقتدا و صوفیہ حق نما کی نسبت ارشاد ہوا

مشارق حذیفہ سے روایت ہو کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ ہم جاہلت اور شر مین تہے اللہ نے یہ خیر اسلام عطا فرمائی آیا بعد اسکے پہر بہی شر ہو فرمایا ہان عرض کی پہر خیر ہوگی فرمایا ہان مگر کچہ دخان کیساتہ عرض کی وہ دخان کیا ہی فرمایا میری سنت و ہدایت کے خلاف مراسم اور عمل ہوگا تو ونہین پہچانیگا اور نہ بہی پہچانیگا عرض کی پہر ایسی خیر کے بعد بہی شر ہے فرمایا ہان بلانے والے ہون گے دوزخ کے دروازے کی طرف جو اون کے بات سنیگا اوسے دوزخ مین پہیکدینگے مین نے عرض کی پہر آپ مجہو کیا ارشاد فرماتے ہین اگر وہ وقت پاؤن فرمایا تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ مسلمانون کی جماعت اور امام کو مضبوط پکڑ مین نے کہا اگر جماعت اور امام نہو فرمایا گوشہ نشین ہو جا اور سب سے الگ ہو (متفق علیہ) و ہم بعض مسائل مین بعض مجتہد متفرد ہی لیس نہ اوسنے سبیل مومنین اختیار کی نہ اوسکے مقلدین نے جواب ایک تو ایسا مسئلہ مشکل ہی جسمین مجتہد نے اپنے اگلون کے رائے سے مدد نلی ہو اور یہ بہی ممکن ہی کہ کہا جاے جسطرح اللہ تعالیٰ نے بعض انبیا کو امت و گروہ فرمایا ممکن ہے کہ مجتہد بہی باعتبار قوت علم و فہم و تقوی کی ایک جماعت کے مقابل ہو **معالم** ایک بڈہا حضور مین آیا اور عرض کی یارسول اللہ مین سراپا گناہ ہون مگر کبہی شرک نہین کیا اور نہ یہ جانتا ہون کہ بہاگ کر اللہ سی بچونگا اب مین نادم و تائب ہون تو میرا کیا حال ہوگا ارشاد ہوا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ
بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شرک کرے ساتہ اوسکو اور بخشدیتا ہی سوا اسکے جسے چاہے اور جسنے شرک کیا

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝
اللہ کو بیشک بہک گیا بہکنا بعید

یعنے اللہ تمام گناہ بخشدیتا ہی اور یہ بخشایش اوسیکے لیے ہی جسے چاہے مگر شرک نہین معاف فرماتا اور مشرک تو دور بہک جاتا ہی راہ پر آ ہی نہین سکتا اسلیے کہ مشرک اللہ کو اللہ ہی نہین جانتا پہر ترحم اور مغفرت ہو تو کیونکر **مظہری** یہ مشرکین مکہ کی نسبت نازل ہوا جو کہتے تہے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝
نہین پکارتے غیر کو اوسکے مگر مونثکو اور نہین پکارتے مگر شیطان سرکش کو

یعنے وہ خدا کے سوا جسے پکارتے ہین خواہ وہ چند مادائین ہین یا شیطان سرکش ہو **مظہری** ایک روایت مین ابن عباس سے (اناثا) کی جگہہ (اثنا ر) آیا ہی جسکے معنے مین زبان سیاہ گر جب روایت متواتر (اناثا) جمع انثی یعنے مادہ - اور مادہ اسلیے فرمایا کہ قریش کی زبان مین بت مونث ہو وہ کہا کرتے تہے (ربۃ بنی فلان) یہ جمع مونث رب ۔ یا اسلیے کہ بت جماد اور میت ہین

اور جماد و میت اون کے زبانمین مونث ہین کہا ضحاک نے وہ فرشتون کو اللہ کی بیٹیان
کہتے تھے اسی لیے فرمایا کہ وہ مادہ اونکو پکارتے ہین ف چونکہ مونث باتفاق ناقص وادنی
سمجھی جاتی ہی لہذا تحقیر او توہینا فرمایا کہ ایسے احمق ہین کہ مونث یعنی ادنی وناقص کو پکارتے ہین
اور شیطان کا پکارنا اسلیے فرمایا کہ اصل مین شیطان ہی بہکانے والا اور اونکا تعلیم گر ہے

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ — وقف لازم
لعنت کی اوسپر اللہ نے اور کہا (شیطان نے) البتہ لونگا مین بندو لسے تیرے ایک حصہ مقرر اور بہکاؤنگا مین اونکو اور آرزو دیں دلاؤنگا
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ
اور حکم کرونگا مین اونکو پس البتہ پہاڑینگے کان جانورونکو اور حکم کرونگا مین اونکو پس بدلڈالینگے خلقت خدا کو اور جو
يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝
بنائے شیطان کو دوست سوای اللہ کہ بالتحقیق نقصان پایا نقصان ظاہر

اللہ تعالی نے شیطان پر لعنت کی ہی اور کہا شیطان نے (جب حضرت آدم کے سجدہ اور اللہ کے
حکم کے انکار سے مردود و ملعون ہوا) کہ مین تیرے بندون سے ایک مقرر و معلوم حصہ لونگا
در منثور مین ہے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ ہر ہزار آدمی سے نوسوننانوے دوزخ کے لیے
ف یہ بہی ہوسکتا ہی کہ بندون کے ہر کام مین شیطان کا حصہ اسطرح ہی کہ اگر وہ گناہ ہے تو
سب شیطان کی رضا کے موافق ہے اور اگر خیر و شر سے ملا ہے تو بہی اوسکا حصہ ہے اور اگر محض
خیر ہے تو اعلی ثواب سے ادنی کیطرف لانا یا نیت ریا و ناموری و خود غرضی کا ملا دینا یہ شیطان کا حصہ ہی
اور اونکو بہکاؤنگا اور اون کے دلون مین طرح طرح کی خواہشین ڈالونگا جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا
اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ (متفق علیہ) شیطان خون کی
طرح آدمی مین پہرتا ہی یعنی جسطرح رگ رگ مین خون پہرتا ہے اور تمام جسم مین اوسکا
اثر پہونچ جاتا ہی ایسی ہی شیطان کا تمام اعضا مین گزر اور اثر ہوتا ہے)
اور مین اونہین حکم دونگا کہ جانورون کے کان کاٹین - کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کفار عرب
اوس اونٹنی کے کان شق کردیتے تھے جو پانچ بچے جنے اور اوسے اپنے نفس پر حرام کرلیتے اوسے
(بحیرا) کہتے جیسے ہمارے ملک مین سانڈ - اور کہا بعض نے کہ جانورون کے کان کاٹتے اور
اسے اپنے بتونکی قربانی اور تعظیم جانتے اور اونہین یہ بہی بتاؤنگا کہ اللہ کی خلقت کو بدلڈالین
کہا مفسرین نے کہ مراد اس سے تبدیل احکام الٰہی ہی مثلاً حق سبحانہ تعالی عبادت و استعانت کا

مستحق ہے بخلاف اسکے پتھر اور چاند اور سورج - آگ - پانی - کی پرستش ہو مصیبت کے وقت مین زید و بکر پکارے جائین **فرمایا** حضرت استاذی و مولائی ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمۃ اللہ نے کہ یہ آیت بہت بڑی اصل ہے اون مسائل مین جو خلاف فطرت جاری کیے جائین - فرمایا کہ جو ایسے امور شرع مین ثابت ہو چکے مثلاً عورتون کے لیے بالی - یا کان چھدانا یا دوسرے زیور اور موباف وغیرہ اور مردون کے حق مین خط بنوانا - خضاب حنائی - وغیرہ بوجہ ثبوت شرعی جائز ہین اور علاوہ انکے کسیکو مثلہ کرنا - داڑھی منڈانا - مونچھین بڑھانا - مردون کو سر پر جوڑا باندھنا - عورتونکا لباس پہننا - زیور پہننا - عورتون کو مردون کی سی صورت بنانا - دوسرے بال لگانا - ایسے ہی مردون کا مردون سے اور عورتونکا عورتون سے ملوث ہونا یہ تمام امور تبدیل خلق اللہ مین داخل اور ممنوع ہین **ف** ۱؎ یہ امور تبدیل خلق اللہ ہین اور رسوم راہبہ اور شعار کفریہ باطلہ نکالنا - اور بدعات ایجاد تبدیل خلاق رسول اللہ ہے اللہ تعالے دونو سے بچائے ۲؎ آیت اون تمام امور کی حرمت پر دلالت کرتی ہے جو بقول شیطان کو رہے ہو **بخاری** لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مردون پر جو عورتون کی سی صورت بنائین اور اون عورتون پر جو مردون کی صورت بنائین **نسائی** قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ایک قوم ہوگی پچھلی زمانے مین کہ سیاہ خضاب کرینگے جیسے کبوتر کی پیٹ نہ سونگھینگے خوشبو جنت کی **مسلم** لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ فرمایا آپنے اللہ اوس عورت پر لعنت کرے جو کسیکے بال اپنے بالون مین لگائے **ترمذی و بخاری** ابن مسعود نے لعنت کی واشمہ (گدنا لگانے والے پر) اور متوشمہ (گدوانے والے) پر اور نامصہ (جو پیشانی یا ابرو کی بال نوچے) اور متفلجہ (جو کسی چیز سے دانت سفید کرلے) پر اور فرمایا یہ خلق اللہ کے بدلنے والیان ہین ایک عورت نے اسباب مین آپسے کچھ کہا تو فرمایا مین اوسپر لعنت کیون نکرون جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے - اور فرمایا بائین ہاتھ سے نکھاؤ اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ

وعدہ دلاتا ہے اونکو اور آرزو مین ڈلاتا ہے اور نہین وعدہ کیا اونکو شیطان نے مگر فریب یہی ہین کہ ٹھکانا اونکا دوزخ ہے

اونہین شیطان امیدوار کرتا ہی اور ہر قسم کی تمنائین دلاتا ہی مگر وعدہ شیطان کا دہوکہا ہی اور ان لوگونکا ٹھکانا

وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا
اور نہ پائینگے دوزخ سے جاے گریز

جہنم ہے اوس سے کہین بہاگ نجا سکین گے۔ یعنی شیطان نے جو اون کے دلون مین خیالات ذاتی ہین اور لذات فانی پر فریفتہ کیا ہی اور امیدوار کیا ہی کہ تم چین مین رہوگے یہ سب غلط ہی

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اور جو ایمان لائے اور کئے کام اچھے داخل کرینگے ہم اونکو جنت مین کہ جاری تلے اونکے نہرین

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا
ہمیشہ رہین اوسمین دایما وعدہ اللہ کا سچا اور کون سچا ہے اللہ سے بات مین

ایماندار نیکو کار جنت مین داخل ہون گے اور ہمیشہ رہینگے اللہ کا وعدہ حق ہی اور اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہی در منثور عرب سمجہتے تھے کہ حشر و نشر حساب کتاب دوزخ و بہشت کچہ بہی نہوگا یہ سب وہم و خیال ہے اور یہود و نصارا کہتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اوس کے دوست ہین اور ہمین چند دن کے سوا ہی آگ چہو نہ جائیگی ارشاد ہوا

لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ
نہ تمنا تمہاری اور نہ تمنا اہل کتاب کے جو کریگا برائی عوض دیا جائیگا ساتہ اوسکے اور نہ پائیگا واسطے اپنے

یعنے نہ عرب کے خیالون کے موافق ہونا ہی کہ حشر و نشر کچہ نہو اور نہ اہل کتاب کے دعوی صحیح ہین کہ وہی

مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا
سواے اللہ کے دوست اور نہ مددگار

جنت کے مستحق ہون بلکہ بات یہ ہی کہ جو شخص برائی کریگا اوسکی سزا اوسے ضرور ملیگی اور اللہ کے سوا نہ کسیکو وہ اپنا دوست پائیگا نہ حمایتی

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ
اور جو کرے نیکیان مرد یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو وہی داخل ہونگے

یعنے جو نیکیان کرے مرد ہو یا عورت مگر ایمان والا ہو جنت مین چلا جائیگا اور کسی پر ذرا بہی ظلم نہوگا ف قید

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا
جنت مین اور نہ ظلم کیے جائینگے کچہ

ایمان بتاتی ہی کہ کسی نیکی کا مقبول ہونا اور جنت مین جانا ایمان بغیر نہین ممکن

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
اور کون اچہا ہی دینمین اوس سے کہ جسنے جہکا دیا منہ اپنا واسطے اللہ کے اور وہ احسان والا ہو اور پیروی کی مذہب ابراہیم

ع لیس اسم مؤذن بھگا لیس الذین بالیس الا

یعنے اوس شخص سے حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝ جسکا دین اچھا ہی جو اللہ
کا فرمانبردار بنگیا حنیف کے اور بنا لیا اللہ نے ابراہیم کو دوست اور وہ نیکیان کرتا ہی

اور ابراہیم کے مذہب کا پیرو ہوگیا جو حق کی طرف راغب اور باطل سے نافر تھی اور
اللہ نے تو ابراہیم کو اپنا خلیل بنا لیا ہی **ف** آیت مین اسلام کی فضیلت اور حضرت
ابراہیم کی امامت و خلت کا بیان ہی **مسلم** انس بن مالک نے کہا کہ ایک مرد نے
حضور کو کہا یا خیر البریہ (اے بہترین خلق) فرمایا ذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ یہ ابراہیم ہین

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطًا ۝
اور اللہ ہی کا ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور ہی اللہ ہر شئے کو گھیرے ہوے

تمام مخلوق اللہ کی مملوک ہی اور وہ ہر شئے کو گھیرے ہوے ہی یعنے علم اور قدرت سے
نہ احاطہ ذاتی **مظہر** سے جاہلیت مین لڑکے کو وارث نہ بناتے جب تک بڑا نہو جاے
اور عورتون کو میراث نہ دیتے اسلام مین حضور سے عرض کیا گیا جو آیا ارشاد ہوا

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
اور جواب مانگتے ہین تجھسے عورتونکے باب مین کہدے اللہ جواب دیتا ہی تمکو اونمین اور وہ حکم کہ پڑھا جاتا ہی تمپر کتاب مین
فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
حق مین ان یتیم عورتونکے کہ نہین دیتے تم اونہین جو لکھا اللہ نے اونکو لیے اور رغبت کرتے ہو کہ نکاح کرو اون سے
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ
اور کمزور بچون سے اور یہ کہ قائم ہو واسطے یتیمونکے انصاف سے اور جو کروگے تم

معالم پوچھتے ہین آپ سے خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ۝ عورتون کے باب مین
(انہین میراث و بچائی یا نہ) نیکی پس بیشک اللہ ہے ساتہ اوسکے دانا آپ کہدیجیے کہ فتوی دیتا ہی

تمکو اللہ اور وہ مضمون جو کتاب مین تمپر پڑھے جاتے ہین یتیم عورتون کے حق مین جنکو تم مہر
کم کر دیتے ہو اور بوجہ حسن و جمال اون کے نکاح مین رغبت کرتے ہو یا جنکی میراث تم نہین دیتے
اور کمزور بچونکی نسبت جیسا کہ فرمایا وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ یتیمون کو اون کے مال دو

اور اس قاعدی مین کہ قائم ہو تم واسطے یتیمون کے انصاف سے۔ الحاصل اللہ اور یہ تمام
آیتین اوسکی تمہاری سوال کا جواب دیتی ہین (اور تقریر جواب یہ مفہوم ہوتی ہو کہ عورتونکو
اور بچونکو میراث دینا چاہیے اور اون کے حقوق مین بے انصافی جائز نہین پہر فرمایا اور تم
جو نیکی کروگے اون کے حق کے ادا کرنے مین یا اپنی طرف سے احسان کرنے مین اللہ تعالے
تمہاری اوس نیکی سے خبردار ہو **ف فتوی** جواب **استفتا** طلب جواب (ما یتلی علیکم)
آیات قرآنی (ما کتب اللہ لہن) مہر یا میراث۔ حاصل یہ ہو کہ تمہارے سوال کا جواب قرآن مین
موجود ہو **ابن کثیر** حضرت عایشہ نے کہا کہ یہ آیت جسکا اللہ تعالی نے حوالہ دیا ہو یہ ہو (ان
خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی) صفحہ (۳۴۰) مراد ہو **معالم** رافع بن خدیج یا سعد بن رافع نے
ایک جوان عورت سے نکاح کیا تو اپنے بڈہی بی بی سے بے اعتنائی کرنے لگے حضور مین اسکی
شکایت پیش ہوئی **ابن کثیر** حضرت ام المومنین سودہ بنت زمعہ جب بڈہی ہوگئین تو
حضور اقدس نے چاہا کہ اونہین مشقت حقوق زوجیت سے آزاد کردین طلاق دیدین)
آنحضرت سنا تو عرض کرنے لگین مجھے اسیقدر کافی ہے کہ قیامت مین آپکے ازواج کے ساتہ
اوٹھائی جاؤن اپنی باری کی رات حضرت عایشہ کو ہبہ کردی یہ درخواست اون کی
منظور ہوئی اللہ تعالی نے اس باب مین نازل فرمایا

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ
اور اگر کوئی عورت ڈرے شوہر سے اپنے جھگڑے یا بے پروائی کو تو نہین گناہ اونپر اگر

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا
کرلین آپسمین صلح اور صلح خیر ہے اور حاضر ہے جانون کو حرص اور اگر نیکی کرو تم

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا
اور ڈرو تم پس بیشک اللہ ہو اوس کام سے کہ کرتے ہو خبردار

بعل شوہر نشوز ناسازگاری۔ لڑائی جھگڑا۔ شح حرص طمع۔ اگر کوئی عورت
ڈرے کہ میرا شوہر مجھسے بے اعتنائی کریگا۔ لڑیگا محبت اور سازگاری سے بسر نکرے گا۔
طلاق دیدیگا تو کچہ گناہ نہین کہ دونو ملکر کسی بات پر صلح کرلین اور صلح تو اچھی بات ہی اور
ہر جان کو طمع اور حرص آگے موجود ہی جب بطور صلح کچہ فائدہ زوج کا ہوگا وہ راضی ہوجایگا
اس مقام پر کئی بحثین ہین **بحث اول** جبکہ جھگڑے فساد کا بانی مرد تہا تو عورت پر گناہ
کیسا جسکی نفی فرمائی (فلا جناح) اور مرد کے لیے باوجود بیجا دباؤ ڈالنے کی بیقصوری کیسی ہیاکر

فرمایا (علیہما) عورت بیگناہ تو ہے مرد نہین ہوسکتا **جواب** ۱؎ چونکہ یہ صلح بہی متعلقات نکاح سے ہی اور اصل نکاح یہ ہی کہ مرد مال خرچ کرے اور عورت کے حقوق ثابت ہون اور اس صلح مین اسکے خلاف ہوتا ہی اور عورت ایک قسم کی رشوت دیتی ہی اس وہم کے دفع کرنے کو فرمایا کہ کوئی گناہ نہین ہی ۲؎ لاجناح سے حاصل معنی مقصود ہے یعنی (یجوز لہما) یہ معاملہ اور معاہدہ جائز ہی پس گناہ کا ذکر ہی نہین ۳؎ مرد کی تین حالتین ہین ایک یہ کہ عورت کو اپنی بدگمانی یا کسی اور طریقے سے صرف خوف پیدا ہو مرد نے کچھ کیا نہو جیسا کہ مفہوم ہوتا ہی کلمۂ خافت بمعنی توقعت (مظہری) سے یعنی عورت کو کم توجہی اور لڑائی کا خوف پیدا ہوا اور اسکے ہونے کے منتظر ہوے۔ دوسرے یہ کہ نشوز و اعراض بمعنی عزم طلاق و قلت محبت و رغبت ہی جیسا کہ شان نزول سے مفہوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے سودہ کے طلاق کا قصد کیا معاذ اللہ کوئی ظلم و زیادتی نہتی ان دونو صورتون مین نہ کوئی ممنوع فعل کا ارتکاب ہی نہ مرد جابر و عاصی تیسرے یہ کہ مرد کی طرف سے ظلم و تعدی اور ناجائز دباؤ ہوا تو وہ اپنے اس فعل کا جوابدہ ہی مگر آئندہ کے جو اصلاح کے گئے اوسکی خیریت مین کیا قصور ہے اور عورت نے جو حق اپنا چھوڑا اوس کے وہ مالک تھے بعد رضا اب ظلم کیا اور زن و شوہر مین باہم وادو ستد رشوت نہین ہی بلکہ باہمی احسان و ترک ممنوع پر ترغیب ہی اور اسی طرف میل کیا ہی صاحب تفسیر زاہدی نے اور صورت اسکی یہ ہی کہ عورت کو معلوم ہوا کہ اوسکا شوہر اوسکے بعض حقوق نہ ادا کریگا یہ طلاق دیگا تو اوسنے کہا کہ مین اپنے مہر یا نفقے سے کچھ کم کیے دیتی ہون یا اپنے باری سے دست بردار ہوتی ہون تو مجھے طلاق نہ دے یا مجھپر ظلم نکر تو یہ فیصلہ جائز اور اوس فساد اور عناد سے خیر ہی **مسئلہ** حقوق دو قسم کے ہین ۱؎ وہ جو موجود و ثابت ہو جیسے مہر ۲؎ وہ جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوا کرے جیسے نفقہ یا حق ہم بستری پس صلح دونو حقون سے جائز مگر شکل اول مین نقض صلح کا اختیار نہین یعنے جو چھوڑا وہ ساقط ہو گیا (والساقط لایعود) اور شکل دوم مین جب چاہی معاہدہ توڑ دے اسلیے کہ جس چیز پر صلح کیجاتی ہے وہ ابہی ثابت ہی نہین جو ساقط ہو پس یہ عفو و درگزر ایک وعدہ محض ہے جسکا لزوم قضاءً نہین ہی **مسئلہ** بعد صلح زوج کو چاہیے کہ پہر اوسپر ظلم و تعدی نکرے اور کامل طور پر وفای عہد کیا جای جیسا کہ فرمایا (یصلحا صلحا) اچھی طرح صلح کی **منظہرے** ایسی ہی اگر مرد کو عورت کی لڑائی جھگڑے کا خوف ہو تو وہ بہی صلح کرسکتا ہی بدین طور کہ کچھ حقوق بڑہا دے یا کچھ مہر چہوڑوا کر طلاق دیدے

مظہری و **احمدی** آیت شامل ہو ہر صلح کو جیسا کہ فرمایا (والصلح خیر) یعنے ہر صلح شر و فساد سے بہتر ہے صلح کی تین قسمیں ہین ایک **اقراری** زید کہتا ہو کہ بکر میرا بھائی اور میراث مین شریک ہو مگر ایک ہزار پر دونو نے فیصلہ کر لیا یہ باتفاق جائز ہو دوسرے **سکوتی** زید نہ اقرار کرتا ہو نہ انکار۔ یا کہتا ہو مجھے اسکے دعوی کی حقیت اور غیر حقیت کا علم نہین تیسرے **انکاری** یعنے محض انکار ہو ان دونو صورتون مین امام شافعی صلح جائز نہین رکھتے اسلیے کہ دینے والے کو مال دینا گو حلال ہو مدعی پر حلال نہین جیسا کہ فرمایا کُلُّ صُلْحٍ جَائِزٌ فِيمَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا ہر صلح مسلمانون مین جائز ہو مگر وہ صلح جسمین حرام کو حلال اور حلال کو حرام نکر لین۔ ہمارا جواب یہ ہو کہ آیت اور حدیث دونو مطلق صلح پر دال ہین باقی رہی حرمت سو وہ امر باطنی ہو قضاءً حکم نہین ہو سکتا حدیث کا مطلب یہ ہو کہ حرام قطعی کو حلال کرے مثلاً یہ کہے کہ دس روپیہ ہمکو دیدو جسقدر آجتک ہم سے رشوت یا سود لیا وہ ہمنے چھوڑ دیا یا یون کہے کہ تو دوسری بی بی سے ہمبستر نہو بس یہ صورتین حدیث مین داخل ہین الحاصل جبکہ وہ شے جسپر صلح ہوئی حرام ہو اور حلال بنائی جائے یا حلال ہو اور حرام بنائی جائے صلح باطل ہوگی اور اگر دینے والا نا جائز اور لینے والا حلال کہتا ہو تو بظاہر نافذ و صحیح ہوگی اور باطن کا حال اللہ جانے (ماخوذ از ہدایہ) اور یہ ارشاد کہ ہر جان کے لیے طمع پیش نظر ہے معاملہ صلح کا موید و معین ہو یعنے نزاع و فساد تو مقتضای طمع ہی اور طمع ہر نفس کو لازم پس ضرور ہے کہ یہ شر صلحاً دفع کر دیا جاے اسلیے کہ صلح مین کئی فائدے ہین سوا ثواب کے تخفیف زحمت ہے قطع مادۂ خصومت و عناد ہے مدعی اس خیال سے کہ گو پورا مدعا نملا مگر بلا درد سر ایک جز اوسکا ملگیا اور مدعی علیہ اس طور پر کہ گو کچھ دینا پڑا مگر مشقت اور دعوی کامل سے مخلصی ہوئی۔ اپنے اپنے زعم مین فائدہ پایا کرتے ہین تو چاہیے کہ وہ نفس جسے طمع لازم ہے اتنے فائدون کو ترک نکرے **ترمذی** ابو درداء سے روایت ہو کہ فرمایا مین تمکو اوس عمل سے خبر دون جو صوم و صلوۃ اور صدقہ سے بہی افضل ہو اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ فرمایا اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ آپسمین صلح کرا دینا اسلیے کہ آپسکا فساد مونڈ ڈالنے والا ہی پہر فرمایا بال مونڈنے والا نہین بلکہ دین کا مونڈنے والا ہی **ترغیب** اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ آپسمین صلح کرا دینا بہترین صدقہ ہو۔ اور فرمایا جو صلح کرانے کے لیے کچھ جھوٹ بہی شریک کرے تو وہ کاذب نہین ہو۔ اور فرمایا جو صلح کراتا ہو آدمیون مین اللہ تعالی اوسکے کامون مین اصلاح کر دیتا ہی

اور ہر کلمے کے عوض ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب عطا فرماتا ہی اور جب صلح کر اکے واپس آتا ہی تو مغفور واپس آتا ہی

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوٓا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ
اور نہ سکوگے تم کہ عدل کرو عورتون مین اگرچہ حرص کرو تم پس نہ جہکو پورا جہکنا

فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
پہر چہوڑ دو اوسے معلق اور اگر صلح کرو تم اور ڈرو تم پس بیشک اللہ ہی غفور رحیم

تم عورتون مین پورا انصاف ہرگز نکر سکوگے اگرچہ اسکی خواہش بہی کرو (اسلیے کہ مال ورو قت مین تقسیم فعل اختیاری ہی مگر محبت و رغبت امر اضطراری ہی جیسا کہ فرمایا سید المتقین امام العادلین خاتم النبیین نے لے اللہ یہ میری تقسیم ہی جسکا مین مالک ہون تو مجہ اوس امر مین مواخذہ نکر جسپر مجہی قابو نہین- پہر تمکو یہ جائز نہین کہ ایک ہی طرف جہک پڑو جہان تک ہوسکے انصاف پر کمر باندہے رہو اور ایسا نہو کہ ایک بی بی کو ادہر مین چہوڑدو نہ اوسپر التفات کرو کہ بفراغت بسر کرسکے نہ طلاق دو کہ کہین اور تعلق پیدا کرے اور اگر جہگڑے لڑائی مٹا کر صلح رکہو اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالی تمہارے سہو وخطا اور مجبوریون کو معاف فرمائیگا و ہم جبکی دل کی محبت پر اختیار نہین تو حب کفر اور بغض اسلام پر سزا کسلیے ہی **جواب** انسانپر اسکا عذاب نہوگا کہ اوسنے دل نماز مین کیون نہ لگایا اللہ ورسول سے قلبی محبت کیون نرکہی مگر یہ امر پوچہا جائیگا کہ نماز وقت پر بشرائط شرعی کیون نہ پڑہی اللہ ورسول کی اطاعت اور ظاہر وباطن مین تعظیم کیون نہ کی - باقی رہی کفر کی محبت یہ اختیار مین نہو لیکن اوسے برا سمجہے جانا اوسکے خلاف کرنا تو اختیار مین ضرور ہی اور یہی ادنی درجہ ہے اوس اسلام کا جو جنت مین لیجائے **احکام عدل** یہ ہی کہ سب بیبیون کے پاس برابر شب باش ہو مگر جماع مین تقسیم نہین- اور نفقات مین مساوات کرے- سوائے امام ابو حنیفہ کے دوسرے مجتہدین کہتے ہین کہ اوس حدیث سے جو انس ابن مالک نے آنحضرت سے نقل کی کہ جب ایک بی بی ہوتی ہوئے دوسری سے نکاح کرو پس اگر باکرہ ہی تو اوس کے پاس سات شب رہو اور ثیبہ ہو تو اوس کے پاس تین شب رہو پہر ہمیشہ وہی برابر تقسیم رہے (مسلم) یس عدل یہی قرار پاگیا- اور حنفیہ اسکا جواب دو طرح سے دیتے ہین ۱ کلمۂ عدل خاص ہے معنے اسکے معلوم ہین چاہیے کہ مساوات ہر حال مین بقدر اختیار رہے اور کسی عورت کا جدیدہ وقدیمہ ہونا دوسرے کے حق کو ضرر نہین پونہچا سکتا ۲ کہا امام محمد بن حسن نے اپنی کتاب حجج مین کہ کہا ابو حنیفہ نے جو مرد ایک عورت ہوتی ہوئے دوسری سے

نکاح کرے تو اوسے یہ حق نہین کہ نئی کے پاس زیادہ رہے اور کہا اہل مدینہ نے اگر وہ نئی باکرہ ہی تو سات شب اور ثیبہ ہو تو تین شب رہی پہر تقسیم مساوی شروع کرے اور یہ حدیث نقل کی کہ جب حضور نے ام سلمہ سے نکاح کیا فرمایا اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ وَدُرْتُ عَلَيْهِنَّ اگر سات رات تمہارے پاس رہونگا تو سب کے پاس سات سات رات رہونگا اور اگر تم چاہو تو تین شب[سلہ] تمہارے پاس رہون پہر دوسری بیبیون کے پاس برابر دورہ کرتا رہون کہا محمد نے کہ یہ حدیث یون نہین ہی بلکہ اوسیقدر ہے کہ اگر تم چاہو تو سات شب تمہارے پاس اور سات سات شب اورون کے پاس رہون اور آمین مساوات ہی اور آپ کس طرح یہ فرماتے اسلیے کہ اگر ام سلمہ کا حق تہا کہ تین شب وہان رہین تو یہ فرمانا کہ سات رات تمہارے پاس اور سات سات رات اورون کے پاس رہون اس حق کو زائل کرتا ہی بلکہ یہ فرماتے کہ تمہارے پاس سات رات اور دوسرون کے پاس چار چار رات رہون تاکہ تین شب کی زیادتی پائی جائے اور اگر اونکا حق نہ تہا تو آپ حقوق زوجات مین دست اندازی کیونکر فرماتے لیکن جبکہ روایت وہ بہی آگئی تو اب ضرور ہے کہ معنے یہ سمجہے جائین اگر تم چاہو تو تمہارے پاس سات شب رہون اور دوسرون کے پاس بہی سات سات شب رہون اور تم چاہو تو تمہارے پاس تین شب رہون اور دوسرون پر بہی تین تین شب کا دورہ کرون تاکہ احادیث مین تطابق معانی کلام مین صحت ومتانت اور مقتضای کلمہ قرآن سے موافقت حاصل ہو اور سفر مین مرد مختار ہے چاہے کسیکو ساتہ نہ لے اور چاہے تو بعض کو ہمراہ رکہے اور احمد اور شافعی کے نزدیک کسی کے ساتہ سفر نہین کرسکتا خواہ سبکو ساتہ لے - خواہ سبکو چہوڑ دے - اور بعض کو ساتہ لے تو سبکی رضا ہو یا قرعہ ڈالے - اور ابو حنیفہ کے نزدیک قرعہ شرط نہین اسلیے کہ قرعہ اثبات حق کیلیے نہین بلکہ دل خوش کرنے کو ہے اور اسی بنا پر قرعہ آنحضرت کا تہا پس شرط نہو گا -

[سلہ] یعنی کہ حضرت ام سلمہ ثیبہ تہین ۱۲

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝
اور اگر جدا ہو جاوین بے پروا کریگا اللہ سبکو اپنی کشایش سے اور ہی اللہ وسعت دینے والا حکیم

اور صلح نکرو اور جدا ہو جاوینگے تو اللہ تعالی دونو کا کارساز ہی وہ وسعت دینے والا دانا ہی راز ہی یہ مطلب نہین کہ بعد طلاق دونو تونگر یا مستحق فضل ہونگے اسلیے کہ طلاق عمدہ چیز نہین بلکہ دونو کو تسکین دلائی کہ ہم ایک کو دوسرے کی اعانت ومصاحبت سے بے پروا کردینگے ہم دوسرا مونس وسازگار عطا کرینگے

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ
اور اللہ ہی کے لئے ہے جو ہے آسمانون مین اور جو ہی زمین مین اور تحقیق کہ نصیحت کی ہم نے انکو جنہین

أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ط وَإِنْ تَكْفُرُوا

جو دی گئی کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور اگر کفر کروگی

فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا

پس بیشک اللہ کے لیے ہی جو آسمانوں مین ہے اور جو زمین مین ہے اور ہے اللہ بے پروا حمد کیا گیا

زمین و آسمان اور اوسکی تمام چیزین اللہ کے مملوک و مخلوق ہین اور ہمنے نصیحت کی یہود و نصاریٰ کو اور تمکو کہ اللہ سے ڈرو اور کفر کروگے تو اللہ سے بہاگ کر کہان جاؤگے اور اللہ تمہارے اسلام کفر سے بے پروا بذات خود محمود ہے

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ إِنْ يَشَأْ

اور واسطے اللہ کے ہی جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے اور کافی ہے اللہ کارساز اگر چاہے

يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ۝

لیجاوے تمکو اے آدمیو اور لاوے دوسرو نکو اور ہے اللہ اس پر قادر

یہ سب اللہ ہی کے ملک ہین اور وہی کارساز کافی ہے دوسرے کی کارسازی کی ضرورت نہین اگر چاہے تو اے کافرو یا اے تمام آدمیو یا اے جن و انس تم سب کو مٹا دے اور فنا کردے اور دوسری قوم تمہاری غیر یا تمہارے مثل پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ان سب باتون پر قادر ہے۔ یہ بیان ہے ملک و قدرت و غنا کا یعنے نہ تمہاری حاجت ہے نہ دوسرونکے پیدا کرنے مین مجبوری **مظہر** سے کہا ابو ہریرہ نے جب یہ آیت اوتری حضور نے اپنا دست مبارک سلمان فارسی کے پشت پر رکہا اور فرمایا وہ قوم جسے خدا لاتا اسکی قوم ہے یعنی اہل فارس **ف** اس حدیث مین فارس کے اطاعت کی تعریف نکلتی ہے اور ایسا ہی ہوا کہ بڑے بڑے خدا پرست صوفی محدث عالم۔ مجتہد فارس مین ہوئے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

جو ہے کہ چاہتا ہے فائدہ دنیا کا پس پاس ہی اللہ کو فائدہ دنیا کا اور آخرت کا دونو

یعنے اگر دنیا کی طمع ہے تو اللہ سے ہے اور آخرت بھی ہے جو مانگو

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ ع

اور ہے اللہ سننے والا دیکھنے والا

طلب کرو اوسکے پاس دنیا بھی سب مل سکتا ہے اور اللہ سمیع بصیر ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

اے ایمان والو ہو جاؤ قائم عدل پر گواہ اللہ کے اگرچہ اپنی جانو نپر ہی ہو

أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۝ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا قف

یا ماباپ پر اور رشتی والو پر اگر ہو امیر یا محتاج تو اللہ مناسب ہے ساتہ اونکے

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

پس نہ پیروی کرو خواہش کی کہ عدول کرو اور اگر زبان دباؤ یا چشم پوشی کرو پس بیشک اللہ ہے جو تم کرتے ہو جانتا

اے ایمان والو قائم ہو جاؤ انصاف پر سوای حق اور راست کے دوسرا کلمہ زبان سے نہ نکلے اور دوسرا خیال دل میں نہ آئے اور اللہ کے گواہ بنجاؤ حکم حق اور واقعات حقہ کے اظہار میں کم اللہ کی طرف سے شہادت دو اگرچہ یہ گواہی خود تمہارے جانون کے مضر ہو مثلاً جب تمسے کوئی خطا ہو تو صاف صاف عدالت میں اقرار کرو دو فریب و رچرب زبانی سے اوسے چھپاؤ نہیں اور اگرچہ تمہاری ما۔باپ اور رشتہ دارون اور دوستون کے خلاف ہو یعنے نہ اپنا نہ اپنے عزیز و اقارب کا نفع ونقصان ملحوظ رہے نہ کیسی مروت باقی رہے آرہا یہ خوف کہ اسمین ضرر ہوگا دل سے نکال ڈالو سعدی راستی موجب رضای خداست ؛ کس نہ دیدم کہ گم شد از رہ راست نہ امیر کی رعایت کرو نہ محتاج پر ترس کھاؤ اللہ تعالی تمسے زیادہ اونپر مہربان اور اونکی مصلحت اندیشی کرنیوالا ہے پس چاہیے کہ نفسانی خواہشون کی پیروی کرکے انصاف سے عدول کسی طرف میل اظہار حق سے اعراض نہ کرو اللہ تعالی تمہارے فعلون سے خبردار ہے ف آیت میں کئی فائدے ہین ۱ حق گوئی کی کمال تاکید ۲ خودغرضی اور رعایت کی ممانعت ۳ اظہار حق میں مجبور و بیکس یا زبردست مالدار کسیکی رعایت جائز نہیں اللہ تعالی دونو کا کارساز ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اپنے بہائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ظالم کی مدد کسطرح کرین فرمایا اوسے ظلم سے روکدو ۴ یہ ارشاد کہ تم اللہ کے گواہ بنجاؤ ثابت کرتا ہے کہ جو امر گواہون سے ثابت ہو وہ قطعی ہے اور اسکی مخالفت جائز نہیں مسئلہ قاضی مدعی کو جتا دے اور مدعی علیہ جانتا ہے کہ اوسکا حق نہ تہا مگر اسلیے کہ نافرمانبرداری قاضی اسلام و تکذیب شہود لازم نہ آئے تعمیل واجب ہوگی اور در صورت مخالفت مدعا علیہ عاصی ہوگا اس اعتبار سے نہیں کہ مدعی کا مال نہین دیا بلکہ اس اعتبار سے کہ قاضی اور شہود کی مخالفت کی ۵ ماباپ کی خدمت و اطاعت سے گواہی مستثنی ہے وہ ناخوش ہون یا خوش۔ اسی لیے تصریح فرمادی ۶ کلمہ (لو) سے معلوم ہوگیا کہ اپنی ذات اور اقارب کے خلاف بیان مشکل ہے ہر ایک کا کام نہین لہذا اقرار اور والدین کے گواہی مضر مقبول اور مفید مردود گردانے گئے ۷ پورے طور پر مصداق اس آیت کے حضرات محدثین ہین کہ باب حدیث مین نہ ایک حرف بدلا نہ کسیکی ذرا رعایت کی اسی لیے اللہ کے گواہ بنگئے اون کی روایتوں پر دین کا مدار ہوگیا

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ

اے ایمان والو ایمان لاؤ ساتھ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور کتاب پر جو اوتاری اوسنے رسول پر اور اوس کتاب پر جو

اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا

اوتارے پہلے سے اور جو انکار کریگا اللہ سے اور فرشتوں سے اور اوسکی کتابون سے اور رسولوں سے اور دن قیامت سے تحقیق بہکا بہکنا

اے ایمان والو اچھی طرح ایمان لاؤ اللہ پر اور رسول پر اور قرآن پر اور اگلی کتابون پر اور جو اللہ اور فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون سے اور قیامت کے آنے سے انکار کرے وہ بہت دور بہک گیا ف مراد حقیقت و کمال ایمان ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ

بیشک جو ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر بڑہ گئے کفر مین نہین ہے اللہ

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا

کہ بخشے اونکو اور دکھائے اونکو راہ

معالم مراد اس سے یہود ہین اسلیے کہ وہ پہلے ایمان لائے حضرت موسیٰ پر پھر کفر کیا گوسالہ پرستی سے پھر ایمان لائے توریت پر پھر کفر کیا حضرت عیسیٰ سے پھر بڑہ گیا اونکا کفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے۔ اور کہا بعض نے مراد یہ ہے کہ کبھی ایمان لاتے کبھی کافر ہوتے ہین کسی طرف قرار نہین مگر آخر کار کفر مین غرق ہو جاتے ہین۔ اور مراد عدم مغفرت اور ہدایت سے خواہ یہ ہے کہ جب وہ ایسے حالت پر مرے تو نہ بخشش ہے نہ جنت کی طرف رہنمائی۔ یا ایسے لوگونکو نہ دنیا مین توفیق خیر ہے نہ آخرت مین عفو گناہ بہرحال ایک تاکید اور تغلیظ ہے نہ یہ کہ توبہ قبول نہ ہوگی۔ کہا بعض نے کفر مین بڑہنے سے مراد مرتد ہونا ہے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَۨا الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ

خوشخبری سنا دیجیے منافقین کو کہ اونکے لیے عذاب دردناک ہے ایسے منافق کہ بناتے ہین کافرونکو دوست

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

سوائے مومنین کے ڈہونڈتے ہین نزدیک کفار کے عزت پس بیشک عزت واسطے اللہ کے ہے سب

یعنے اون منافقونکو عذاب کی بشارت سنا دیجیے جو کفار سے دوستی کرتے ہین اور جانتے ہین کہ اونکے ساتھ ہمین عزت ملیگی ف معلوم ہوا کہ کفار سے ملنا جلنا اور کفار کی محبت اونکے لباس اونکی روش اونکی ہمنشینی وغیرہ کو موجب فخر و عزت قرار دینا صفات نفاق و باعث عذاب سے ہے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ

اور بتحقیق اوتارا اوپر تمہارے کتاب مین کہ بیشک جب سنو تم آیتین اللہ کی کہ کفر کیا جاتا ہے اور ٹہٹھا کیا جاتا ہے

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ

اون سے پس نہ بیٹھو ساتھ اون کے یہانتک کہ دراوین دوسری بات مین

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ

بیشک تم اوسوقت مثل انکے ہو جاؤگے بیشک اللہ جمع کرنیوالاہی منافقین کا اور کافرین کا دوزخ مین سبکو

منافق کفار کو دوست بناتے ہین حالانکہ آپ پر اہی حبیب پاک قرآن مین نازل کیا گیا کہ جب تم اللہ کی آیتو نکی نسبت انکار یا تمسخر کرتے ہوئے سنو تو ایسے بے ادب گروہ مین نہ بیٹھو جب تک یہ انکار اور استہزا چھوڑکر دوسری باتین کرنے لگین اسلیے کہ اگر تم اون کے ساتھ بیٹھوگے تو صحبت کے اثر اور عذاب سماوی کے استحقاق مین تم بھی اونہین کے مثل ہو جاؤگے اور اللہ تو منافقین اور کفار دونو کو دوزخ مین ایک جا کریگا ف ۱ قرآن سے تمسخر یا انکار یا توہین کفر ہے ۲ ایسی مجلس مین بیٹھنا حرام ہے ۳ فاسقون کی صحبت ایسی حالت مین کہ فسق مین مشغول ہون بکراہت جائز ہے (مظہری) ۴ دوسرے مسائل دین و امور دین کا اسی پر قیاس ہے یعنی اون سے توہین و انکار کفر و فسق ہے ۵ منافق اور کافر دونو جہنمی ہونگے

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ

وہ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے پس اگر ہو تمکو فتح اللہ سے کہین کیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے

وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

اور اگر ہو واسطے کافرون کے کوئی حصہ کہین کیا نہ غالب آتے تھے ہم تمپر اور منع کرتے تھے تمکو ایمان والونسے

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۠

پس اللہ حکم کریگا تم مین بروز قیامت اور ہرگز نکریگا اللہ کافرون کے لیے ایمان والونپر راہ

ایسے کافر کہ انتظار کیا کرتے ہین مسلمانون کی نسبت پہر اگر مسلمانونکو اللہ کے فضل و کرم سے فتح نصیب ہوئی تو کہتے ہم بہی تو مسلمان اور ہر حال مین تمہارے شریک تھے اور اگر کہین کفار کا حصہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے تو منافق کہنے لگتے ہین دیکھو ہم تمکو منع کرتے تھے اور تمپر قوت راے و دلائل سے غالب آجاتے تھے کہ تم ان لوگو نکا ساتھ ندو تمنے نہ مانا اللہ تعالی قیامت مین انکے نفاق اور دوروئی کا پورا فیصلہ کردیگا منافق جہنم مین اور مخلص جنت مین جائینگے اور ایسا نہوگا کہ کافر تمپر غالب آجائین اللہ اونہین دنیا مین بہی خوار کریگا اور آخرت مین بہی فی النار ابد سے اگر یہ مراد لیجائے کہ دنیا مین بہی کفار کو مومنین پر غلبہ نہین ہے جیسا کہ ابن عباس سے منقول ہی تو اسمین متعدد مسئلے نکلتے ہین ۱ کافر کی گواہی مسلمان کی مضر جائز نہین ۲ کافر عورت نابالغ کے نکاح کا ولی نہوسکیگا ۳ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا

اسلیے کہ ان سب صورتون مین غلبہ اور ولایت ظاہر ہے اور استدلال بعض علما کا کہ غلام مسلم کافر کے ہاتہ نہ بک سکے یا کافر بعد غلبے کے بہی مسلمان کے مال کا مالک ہو سکے ضعیف ہی اسلیے کہ وہان غلبہ بوجہ کفر کے نہین بلکہ بوجہ خرید یا قبضے کے ہی علمگیری سے اگر کافر مسلمان غلام کا مالک ہو تو وہ مجبور کیا جاسے کہ اوسے اپنے ملک سے بطور بیع یا ہبہ یا عتاق خارج کر دے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ

بیشک منافق مکر کرتے ہین اللہ سے اور اللہ داو کرتا ہی انکو اور جب اوٹہتے ہین طرف نماز کے

قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اوٹہتے ہین سست دکہلاتے ہین آدمیون کو اور نہین ذکر کرتے اللہ کا مگر تہوڑا

بیشک منافق اللہ سے یعنے اللہ والون سے داو و مکر کرتے ہین کلمہ کہکر ہم تو الہ ہم بیا لئے ہین وقت پر نکل جاتے ہین اللہ تعالی بہی او نہین دنیا مین مومنین کے شمشیر خون ریز سے پناہ دے ہوی ہی اور آخرت مین اسطرح الگ کریگا جیسے دودہ سے مکہی پہر فرمایا معاملات اون کے خراب اور عبادت کا یہ حال کہ نماز جو بہترین عبادات ہی اوسمین سست و کاہل ہین اول تو پڑہتے ہی نہین اور پڑہی بہی تو آخر وقت نہ وضو پورا۔ نہ قرات صحیح نہ تعدیل ارکان نہ حضور قلب نہ اطمینان اور یہ بہی دکہانے کے لیے کہ لوگ نمازی جانین اور اللہ کا ذکر کرتے ہی نہین اور کرتے بہی ہین تو بہت کم یعنے تعداد و ثواب مین ف اللہ کو دہوکا دینا یہ ہے کہ مومنین کو دہوکا دیتے ہین نماز کا بالتخصیص ذکر اسلیے فرمایا کہ نماز ہی ایمان کا معیار ہی جیساکہ فرمایا کہ نماز بہاری ہی مگر اونپر بہاری نہین جو یقین کرتے ہین کہ اللہ تعالی سے ملنا ہی وہان نماز کے انعام ملینگے اور اگر اسمین قصور کیا ہی تو دہکتی آگ تیار ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عشا اور فجر کی نماز منافقین پر بہت بہاری ہی۔ بہر کیف نماز مین سستی علامت نفاق ہی۔ ذکر قلیل سے خواہ یہ غرض ہی کہ کچہ کرتے ہی نہین کبہی کبہی قلیل بمعنے عدم کے آتا ہی خواہ یہ کہ ثواب اوسکا بہت کم ہی یا مقدار کم ہی اور اس سے مفہوم ہوتا ہی کہ مخلص نمازی کثیر الذکر ہی ابن جبیر کہا ابن عباس نے کہ مکروہ ہی کہ آدمی نماز کے لیے کسل و سستی سے اوٹہے بلکہ شگفتہ رو نہایت راغب۔ خوش خوش حاضر ہو اسلیے کہ وہ دعا و سرگوشی کرتا ہی اپنے پروردگار سے اور حق سبحانہ تعالی اوسکی طرف اپنی وجہ سے متوجہ ہوتا ہے دعا قبول فرماتا ہی گناہ بخشتا ہی

مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا

یعنی منافق نہ ادہر کے ہین نہ ادہر کے ہین اور جسے اللہ بہکا دے تو اوسکے لیے راہ نہ پائیگا یعنی جسے اللہ
تعالی توفیق سے محروم کردے اوسے ہدایت نصیب نہو گی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ
اے ایمان والو نہ بناؤ کافرون کو دوست سوای ایمان والون کے کیا چاہتے ہو

أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا
کہ بناؤ تم واسطے اللہ کے اپنے اوپر دلیل ظاہر

اے مسلمانو کافرون کو دوست بناؤ کیا تم
چاہتے ہو کہ اللہ کی حجت اپنے اوپر قائم
کرو اور تم کو جہنم سے بچنے کے لیے عذر باقی نرہے **ف** اسمین موالات کفار کی وعید سخت ہے

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا
بیشک منافق نیچے کے درجے مین ہین آگ سے اور نہ پائیگا تو واسطے اونکے مددگار

منافق دوزخ کے تہ مین ہونگے اور کوئی اونہین وہانسے نکالنیوالا نہین در منثور ابن مسعود سے مروی ہے کہ لوہے
کے صندوقون مین مقفل کرکے تنگ تنورون مین دوزخ کی تہ مین ڈالدئے جائینگے اور ان تنورونکو جب الحزن کہتے ہین
انکے منہ پھر کبھی نہ کھولے جائینگے **مظہری** کہا کعب احبار نے کہ دوزخ مین ایک کنوان ہے جسے بند کیا گیا کبھی اسکا منہ نہین کہولا
ہر دن دوزخ اوسکی سوزش سے پناہ مانگتی ہے یہی درک اسفل ہے **منافق** اسلیے سب سے زیادہ معذب ہونگے کہ کفار صرف انکار کرتے ہین یہ انکار
و تمسخر دونو کفار دنیا مین بہی مسلمانونکی تلوارونکے زیر رہتے ہین اور وہ ہم نوالہ ہم پیالہ اسی لیے زیادہ عذاب ہوگا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ
مگر جنہون نے توبہ اور نیک کام کیے اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص کیا دین اپنا واسطے اللہ کے پس وہی ساتھ ہین مومنین کے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا
اور اب دیگا اللہ مومنین کو ثواب بڑا

جنہون نے اس نفاق و کفر سے دنیا مین توبہ کی اور اچھے کام کیے
خالص مسلمانون کا طریقہ اختیار کیے اور دین مین میل
نہ رکھا وہی لوگ مومنین خالص کے ساتھ ہونگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو اس توبہ پر ایسا انکا ثواب عظیم عطا فرمائیگا **ف**
آیت مین اشارہ ہے کہ سابق بالایمان بمنزلہ اصل و امام کے ہے اور لاحق اوسکا تابع اوسکا پیرو اسلیے صحابہ پر کسیکو فوقیت نہین ہوسکتا

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا
کیا کریگا اللہ عذاب کو تمہارے اگر شکر کرو تم اور ایمان لاؤ تم اور ہے اللہ قدردان خبردار

اللہ تعالی کو تمہارے عذاب سے کیا فائدہ ہے اگر تم اوسکی ربوبیت کی شکرگزاری کرو اور اوسکی الوہیت پر ایمان لاؤ
اللہ تعالی تو تمہاری محنت کا قدردان اور تمہاری عجز و مشقت اور خلوص کی خبردار ہے **ف** یہ بہت بڑا وعدہ ہے
جسمین صاف ظاہر کردیا کہ ہم کو تمہیں عذاب کرنا منظور نہین عذاب تم ہی اپنی ناشکری و انکار سے پاؤگے

پارہ ششم | لا یحب اللہ | سورۃ النساء

تمہید ہر چند ہر بری بات حق سبحانہ تعالیٰ کے حضور میں مبغوض و ناپسند ہی مگر جہر یعنے چلا کر بری بات زبان سے نکالنا زیادہ تر ناپسند ہی اسلیے کہ آہستہ کلام کا اثر کلام کرنیوالی ہے پر تمام ہو جاتا ہی اور آواز بلند دوسروں کے دل اور اخلاق پر برا اثر ڈالتی ہے یعنے اوسکے اقتدا کرنے لگتے ہین یعنے بدگوئی اور غیبت پر آمادہ ہو جاتے ہین اور جس سے اوس بری بات کا تعلق ہی وہ غصے مین آکر کبھی جواب ترکی بہ ترکی اور اکثر بقولے (کلوخ انداز را پاداش سنگست) بہت کچھ زیادتی کر بیٹھتے ہین۔ اسی وجہ سے حدیث مین وارد ہوا کہ منافق کی پہچان یہ ہے کہ جب جھگڑے گالیان بکے۔ لہذا منافقین کے سزا اور علامتونکے بعد بصراحت ممانعت فرما

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

نہین پسند کرتا اللہ چلانا ساتھ بری باتکے مگر جو ظلم کیا گیا اور ہے اللہ سنتا جانتا

یعنے چلا کر بری بات کہنا اللہ کے نزدیک نہایت ناپسند ہی ہان جسپر ظلم کیا گیا اور اوس سے تحمل نہو سکا تو خیر معاف ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آہستہ بات بھی سنتا ہی اور نہو تو تمام باتین جانتا ہے رہے مخلوق انکے سنانے سے فائدہ نہ یہ ضرر پر قادر ہین نہ نفع کے مالک بالسوء من القول گالی یا ہجو یا بد دعا۔ اسکے لیے مظلوم کو رخصت ہی مسلم اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَالَمْ يَعْتَدِ دونو گالی دینے والے جو کچھ کہین اوسکا بار اوسپر ہے جسنے پہل کی جب تک یہ دوسرا حد سے نہ بڑھے اسلیے کہ پہلے کی بات ظلم ہے دوسرے کی بات اوسکا جواب اور اگر حد سے بڑھ گئی تو یہ بھی ظلم ہے

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

اگر ظاہر کرو کوئی نیکی یا چھپاؤ اوسے یا معاف کرو برائی پس بیشک اللہ ہے معاف کرنے والا قادر

اگر تم کسی نیک امر کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اوسکا اجر ملیگا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے اور اگر کسی گناہ کو معاف کرو تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہی جب تم اپنا حق بندون سے معاف کر دوگے اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کرکے بالکل تمہین پاک صاف کر دیگا جب تم بندون سے عفو کرو اللہ تعالیٰ تمسے عفو فرمائیگا مظہر سے حضور سے پوچھا گیا اپنے خادم کے کتنی خطائین ایک دن مین معاف کیجائین فرمایا ستر بار یعنے بکثرت۔ حدیث مین وارد ہوا کہ بنی اسرائیل مین ایک تونگر تھا مرا تو کوئی اوسکی نیکی نہ تھی مگر یہ کہ اپنے نوکرون کو کہدیتا کہ مفلس مقروضون سے

ور گزر کرتے رہین ارشاد ہوا کہ ہم اس سے زیادہ معاف اور در گزر کر نیکے سزاوار ہین
ف آیت مین ایک اشارہ بعید اسطرف ہی کہ خیر اور ذکر مین جہر غیر محبوب نہین۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ
جو کفر کرتے ہین اللہ اور پیغمبرونسے اور چاہتے ہین کہ جدائی کرین اللہ مین اور اوسکے پیغمبرون مین

وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ
اور کہتے ہین ایمان لائے ہم بعض پر اور کفر کرتے ہین بعض سے اور چاہتے ہین کہ اختیار کرین بیچ بیچ اسکے

سَبِیْلًا ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّہِیْنًا ۝
راہ وہی کافر ہین سچ سچ اور تیار کیا ہمنے کافرون کے لیے عذاب ذلیل کرنے والا

جو لوگ اللہ اور اوسکے پیغمبرون سے انکار کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ اللہ اور رسول مین تفرقہ ڈالدین یعنی اللہ پر ایمان لائین اور بعض یا کل پیغمبرون کو نہ مانین جسطرح یہود۔ نصاریٰ جو بعض پیغمبرون کے منکر تھے یا بعض کفار جو الوہیت کے قائل اور رسالت کے منکر ہین۔ یہ لوگ بیشک کافر ہین اور ہم نے کفار کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ
اور جو ایمان لائے اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اور نہ جدائی کی کسی مین اونسے وہی ہین کہ اب

یُؤْتِیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ ۭ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝
دیگا اونہین ثواب اونکے اور ہے اللہ غفور رحیم

جو اللہ پر اور سب پیغمبرون پر ایمان لائے ہین اور اللہ اور پیغمبرون مین تفرقہ نہین کرتے ہین اسطرح کہ ایک پر ایمان لائین اور دوسرے پر نہ لائین اور نہ باہم پیغمبرون مین فرق کرتے ہین کہ ایک کو مانین دوسرے کو کاذب جانین (اور وہ مسلمان ہین جو تمام انبیا اور تمام کتابونکے مقر ہین) ان کو انکے ثواب عطا ہونگے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے ف اس آیت سے بالکل صاف ہوگیا کہ انبیا مین تفریق نکرنے کے یہ معنی نہین کہ سب مساوی القدر مساوی المراتب ہین اسلیے کہ اللہ اور پیغمبرونمین بھی مساوات شرک ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ ایک کو اپنے احاطہ یقین و تصدیق مین داخل اور دوسرے کو خارج کرے

یَسْـَٔلُکَ اَہْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْہِمْ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی
سوال کرتے ہین تجھسے کتاب والے یہ کہ اوتار دی جاوے اونپر کوئی کتاب آسمان سے پس تحقیق کہ سوال کیا موسیٰ سے

اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰہَ جَہْرَۃً فَاَخَذَتْہُمُ الصّٰعِقَۃُ بِظُلْمِہِمْ ۚ
بڑا اس سے پھر کہا دکھا ہمین اللہ کو ہم کھلا پس لیا اونہین بجلی نے بسبب اونکے ظلم کے

ع ۱۱

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ

پھر بنا لیا گوسالہ بعد ازانکہ آگئین اونکے پاس دلیلین پھر معاف کیا ہمنے اس سے

وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

اور دی ہمنے موسیٰ کو حجت ظاہر

یہود آپسے طرح طرح کے معجزے طلب کرتے اور اسلیے نہین کہ ایمان لائین بلکہ گستاخی سے عاجز کرنے کے لیے ارشاد ہوا کہ آپسے کہتے ہین جسطرح توریت ایکبار آسمان سے اوترآئی آپ بھی ایک کتاب آسمان سے لا دیجیے (آپ اسطرف خیال نفرمائیے اسلیے کہ) موسیٰ سے اس سے بھی بڑی بڑی باتین مانگ چکی ہین کہنے لگے اے موسیٰ جب تک ہم آنکھون سے حق سبحانہ تعالیٰ کو نہ دیکھ لین ایمان نہ لائینگے اور یہ واقعہ طور پر ہوا تھا جب موسیٰ اپنی قوم کی ستر آدمی ہمراہ لے گئے اور انوار رحمانی نے اپنے کلیم موسیٰ کو گھیر کر چشم اغیار سے چھپا لیا اور حضرت ذوالجلال والاکرام اور اوسکے پیارے بندے مین باتین ہونے لگین ان ہمراہیون نے کہا نہین ہم آنکھ سے دیکھین تو مانین اس گستاخی پر ایک برق نور چمکی اور اون سب کو فنا کر ڈالا (صفحہ ۳۶) اور اس سے پہلے بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی شروع کر دی تھی اور حضرت موسیٰ طور پر گئے تھے جب آپ آئے تو حکم ہوا کہ یہ گوسالہ پرست اپنی جان کو ہلاک کرین تو خطا معاف ہو جب ستر ہزار قتل ہوگئے تو باقی ماندون کے خطائین عفو کر دین (صفحہ ۳۴) اور ان تمام معجزون مین حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو ظاہر ظاہر حجتین ہمنے عطا کین جب اسپر ایمان نہ لائے تو اب کیا ایمان لائینگے

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

اور اوٹھایا ہمنے اوپر پہاڑ اونکے وعدہ لینے کے لیے اور کہا ہمنے اونسے داخل ہو دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور

قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

کہا ہمنے اونکو نہ حد سے بڑھو ہفتے کے دن مین اور لے لیا ہمنے اونسے عہد گاڑھا

اور ہمنے فرشتون کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے سرون پر پہاڑ کھڑا کر دو تاکہ وہ توریت کے اطاعت کا عہد کرین (صفحہ ۴۱)۔ اور جب ہمنے تمہاری درخواست پر فرمایا کہ شہر مین جاؤ اور جو جی چاہے وہان کھاؤ مگر جب دروازے مین داخل ہو تو سجدہ کرو (صفحہ ۳۸) اور ہمنے حضرت داؤد کے زمانے مین فرمایا کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نکرو اور اسپر اونسے عہد بھی لے لیا (صفحہ ۴۲) مگر ہر مقام پر وہ بد عہدے اور خلاف ورزی کرتے رہے تو اب کیا امید ہے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ
پہر بسبب اونکے توڑڈالنے کے اپنے عہد کو اور اونکے کفر کے آیتون سے اللہ کے اور انکے مار ڈالنے کے پیغمبرونکو ناحق اور
قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
اونکے کہنے کے کہ دل ہمارے غلاف مین ہین (نہین) بلکہ مہر کردی اللہ نے اونپر بسبب اونکے کفر کے پہر نہین ایمان لاتے مگر کم

پہر عذاب نازل ہوا اور سزائین ملین اسلیے کہ اونہون نے اللہ کے عہد توڑ دیئے اور خلاف ورزی کے اور اللہ کی آیتون سے کفر کیا جہان جہان نبی کریم کے اوصاف اور آپکی تصدیق و اتباع کے احکام تھے اونہین مٹا ڈالا یا تاویل کی بہر کیف نمانا- اور مثل حضرت زکریا و حضرت یحییٰ کے پیغمبرون کو ناحق قتل کرتے رہے اور اس بیہودہ گفتار سے کہ ہمارے دلونپر غلاف چڑہے ہوئے ہین ہم محمدیون کی بات کیونکر مانین بلکہ اللہ تعالے نے اپنے غضب و رسیئے اتفاقی سے اون کے دلونپر مہر کردی پہر وہ ایمان ہی نہین لاتے ہین مگر کمتر یعنے بعض احکام و آیات کے ایمان سے کیا فائدہ اونہین ہو سکتا ہے

یعنی عذاب بسبب انکار | وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ اور اونکے کفر سے اور اونکے کہنے سے مریم پر بہتان بڑا | او تیر نازل ہوا و کفر کے اور اسلیے

کہ حضرت مریم پر جہوٹہا بہتان باندہا اور معاذ اللہ اونہین زانیہ قرار دیا-

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ
اور اونکے کہنے سے کہ ہمنے قتل کیا مسیح عیسے بن مریم کو رسول اللہ کے اور نہین قتل کیا او
وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ
اور نہ سولی دیئے اوسے لیکن شبہ ہوا اونکو اور بیشک جو مختلف ہو قتل مین عیسی کے ہر آئینہ شک مین
مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ
نہین واونکو اسکا علم مگر پیروی گمان کی اور نہین قتل کیا اوسے یقینی طور پر بلکہ اوٹھالیا اوسے اللہ نے طرف اپنے

اور اس کہنے سے عذاب قتل کیا حالانکہ نہ قتل کرسکے | وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اور ہے اللہ غالب حکمت والا | نازل ہوا کہ ہم نے حضرت عیسی کو نہ سولی دیسکے یہ ہوا کہ جنے

حضرت عیسی کی خبر بادشاہ ظالم کو دی تہی اوسے اللہ تعالی نے حضرت عیسی کی صورت پر کردیا وہ لوگ اوسے عیسے سمجھے اور سولی دیدی پہر وہ اپنی اصلی صورت پر آگیا یہود کو اس مین شبہہ پڑا اور تردد ہوا کہ آیا ہمنے قتل کیا یا نہین تو یہ قول کہ حضرت عیسی کو قتل کیا

محض گمان پر ہے اور حق یہ ہے کہ نہ قتل کیا نہ سولی چڑہائی بلکہ اللّٰہ تعالیٰ نے اوسے اپنے حضور مین بلالیا اور آسمان پر اوٹھالیا اور اللّٰہ غالب حکمت والا ہے (اسکا تفصیلی قصہ آئیگا)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

اور نہیں کوئی ... مگر ایمان لائیگا اوپر اوسکے مرنے سے پہلے اور دن قیامت کے ہونگے عیسےٰ اونپر گواہ

کوئی اہل کتاب ... مگر یہ کہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیگا یعنے امام مہدی آخرالزمان کے وقت مین جب آپ نزول فرمائینگے اور بعد انتقال امام خلافت آپکے متعلق ہوگی پہر آپ دنیا سے رحلت کرینگے اس سے پہلے یہود اور نصاریٰ مردود کو بذریعہ شمشیر مطیع و مومن بنائینگے اور قیامت کے دن اپنی امت پر گواہ ہونگے جیسے ہر پیغمبر اپنی امت پر شہادت دینگے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ

پس بسبب ظلم ان لوگون کے کہ یہودی ہیں حرام کین ہم نے اوپر اونکے پاکیزہ چیزین کہ حلال کی گئین تہین اونپر اور اونکے روکنے سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ

راہ سے اللہ کی بہت ... لینے سے اور بیشک منع کیے گئے تہے اوس سے اور مال مردم خوری

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

کے ناحق طور پر اور تیار کیا ہمنے کافرون کے لیے اونمین سے عذاب دردناک

ان تمام مظالم و معاصی مذکورہ کی وجہ سے ہمنے یہود پر وہ پاک چیزین حرام کردین جو اونپر حلال تہین (اسکی تفصیل سورۂ انعام مین آتی ہے) اور بسبب روکنے کے اللہ کی راہ سے (یعنے ترک ایمان و اتباع رسول اللہ) اور اسلیے کہ سود کہانے لگے جس سے اونہین منع کیا تہا اور آدمیون کا مال ناحق طور پر لینے لگے (کافر و مغضوب قرار پائے) اور ہمنے کفار کے لیے عذاب دردناک موجود کر رکہا ہے گو ان آیتون مین یہود کی قلعی کہول دی گئی اور اون کی بد افعالیان مذکور ہوئین مگر تم اے اہل قرآن و خدام نبی آخرالزمان ذرا سنبہل جاؤ اور دیکہو کہ آیا تم مین بہی خرابیان ہین یا نہ اگر ہین تو کیا عذر ہے کہ وہی عذاب نہ آجائے پس ڈرو اور کانپو و شور و ٹو توبہ کرو باز آؤ سلیئے پیغمبر اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ کا دامن مضبوط پکڑو آپکی سنت کے تابع بنجاؤ آپکے حکم کے مطیع رہو اللہ تعالےٰ تمپر رحم فرمائے گا

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

مگر راسخ علم مین اونمین کی اور ایمان والے ایمان لاتے ہین اوسپر جو اوتارا گیا تجہپر

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

اور جو اوتارا گیا تجہسے پہلے اور قائم کرنیوالے نماز کے اور دینے والے زکوٰۃ کے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر یہ ہین کہ اب دینگے ہم انہیں ثواب بڑا

سبکا یہ حال نہین بلکہ وہ اہل کتاب جنکے دل مین علوم آسمانی کا نور درآیا اور دروازے توفیق کے جنپر کہل گئے جیسے عبداللہ بن سلام وکعب احبار وغیرہم اور مومنین مہاجر وانصار ایمان لاتے ہین تمام آسمانی کتابون پر اور نماز پڑہنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر یقین رکہنے والے ایمان لاتے ہین اور ان سب کو ہم دینگے ثواب عظیم

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ

بیشک وحی بہیجی ہمنے طرف تیرے جسطرح وحی بہیجی ہمنے طرف نوح کے اور پیغمبرون کے بعد نوح کے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اور وحی کی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

اور عیسے اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کے اور دی ہمنے داؤد کو زبور

اى نبی کریم آپ یہود کی بے تکی باتون پر خیال بہی نکرین آپ کا پیغمبر ہونا اور قرآن کا آنا کوئی نیا امر نہین جسپر وہم پیدا ہون اسیطرح سے نوح اور اون کے بعد ادریس و شعیب وصالح وہود وغیرہ اور ابراہیم اور یعقوب اور اون کی اولاد اور موسے و عیسے اور سلیمان وغیرہم پر وحی آیا کی اور داؤد کو اسی طرح زبور عنایت ہوئے

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝

اور بہیجے وہ پیغمبر کہ ذکر کیا ہمنے اونکا تجہسے پہلے سے اور وہ پیغمبر کہ نہین ذکر کیا ہمنے تجہسے اور کلام کیا اللہ نے موسی سے حق کلام کرنیکا

یعنے بہت پیغمبر وہ بہیجے جنکا حال آپسے قرآن مین ظاہر کردیا اور بہت پیغمبر وہ بہی ہین جنکا ذکر آپسے نہین کیا اور حضرت موسی سے اچہی طرح باتین کین پس جب حضرت کلیم کی بات اس قوم نے نہ سنی تو تم بہی ان کی بات نسنو عقیدہ پیغمبرون کی حد معین نہین اللہ جانے کسقدر ہین اسلیے فرض ہے کہ کہے مین سب پیغمبرون پر ایمان لایا اور جسقدر تعداد مشہور ہین انہین عقائد مین دخل نہین اور وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مین صاف کہدیا کہ بعض پیغمبرونکا ذکر آپسے نہین کیا پس اگر یہ مراد ہے کہ صرف قرآن ہی مین ذکر نہین کیا تو حدیث مشہور یا متواتر چاہیئے جس سے ہمکو علم یقینی حاصل ہو اور وہ نہین ہے اور اگر یہ معنے ہین کہ آپسے بتایا ہے نہین تو

اب علم کا کوئی ذریعہ نہ رہا مسئلہ ایسا شخص جو آپسے سابق ہوا اور اوسکی کوئی ایسی بات جو شان نبوت کی
منافی ہے معلوم نہو تو اوسکی طرف یہ گمان کرنا کہ شاید پیغمبر ہو موجب عصیان نہیں اسلیے کہ نہ
پیغمبر معدود ہین نہ مانع موجود مسئلہ ایسے شخص کو جسکے نبوت پر قطعی دلیل نہو پیغمبر مان لینا
اور اوسپر ایمان لانا کفر ہی۔ اسلیے کہ اسمین اللہ پر افترا ہی مسئلہ ایسے شخص کو جسکے نبوت قطعی نہو یہ کہنا کہ پیغمبر
نہین کفر نہین ہی اسلیے کہ تعداد انبیا پر ایمان اجمالی شرط تہا وہ حاصل ہو گیا نہ تفصیل کا ہمکو علم ہی وہ تکلیف

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا
بہیجے پیغمبر خوشخبری سناتے اور ڈراتے تاکہ نہ رہے آدمیون کو اللہ پر حجت بعد پیغمبرون کے اور ہے اللہ غالب حکمت والا

جسطرح آپ بشیر و نذیر ہین سب پیغمبر فرمانبرداروں کو بشارت سناتے اور نافرمانبرداروں کو جہنم سے
ڈراتے آئے ہین اور یہ اسلیے تہا کہ آدمیون کو مقام عذر باقی نہ رہے کہ ہمکو معلوم نہ تہا ہم جانتے تو کیون نہ
مانتے اور اللہ غالب ہی سب کچھ کر سکتا ہی حکمت والا ہی جو کرتا ہی مصلحت سے کرتا ہی وہم ظاہرا سمجہا جاتا ہے کہ
جیسے پیغمبر یا اون کی طرف سے تعلیم گر نہی اوسپر بازپرس نہو حالانکہ امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جو آدمی
پہاڑ کی چوٹی پر بالغ ہوا اوسپر بہی الزام و بازپرس ہے جواب ایسے آدمیون پر صرف خالق اور
ایک جاننا فرض ہے نہ دوسرے فروع احکام۔ اور بعد تعلیم پیغمبر تمام جزئیات ایمان کی بازپرس
ہے مثلاً حشر و نشر و ثواب و عقاب و نبوت و کتاب وغیرہ وہم ظاہر ہے کہ آدمی اللہ پر حجت قائم
نہین کر سکتا حالانکہ قرآن مین صاف فرمایا کہ پیغمبر نہوتے تو آدمیون کی حجت اللہ پر قائم ہوتے جواب
حجت سے خواہ مراد عذر ہے اور یہ ہر غلام کو اپنے مولا سے جائز ہے۔ خواہ مراد دلیل و غلبہ ہی
تو اسکا وہی جواب ہی جو ظلم کا یعنے جسطرح اللہ تعالی کے فعل ظلم نہین ہو سکتے تاہم وہ لفظ ظلم
کی بار بار نفی فرماتا ہے ایسی ہی بندے حجت نہین لا سکتے لیکن لفظ حجت کی نفی فرماے

حاشیہ بعض اہل سنت ... رسائل ہین

لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ ۚ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا ۹
لیکن اللہ گواہی دیتا ہی جو اوتارا طرف تیرے اوتارا اوسکو علم سے اپنے اور فرشتے گواہی دیتے ہین اور کافی ہے اللہ گواہ

وہ انکار کرین یا اقرار البتہ حق سبحانہ تعالی خود شہادت دیتا ہے جو کچھ اوسنے آپ پر
نازل فرمایا اپنے علم قدیم اور وسیع سے نازل فرمایا (ادہر اودہر کے باتین نہین)
اور فرشتے بہی گواہی دیتے ہین اور اللہ کے گواہی کافی ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ اِنَّ
بیشک جو کافر ہوے اور روکا راہ سے اللہ کے بیشک بہکے بہکنا دور بیشک

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ طَرِیْقًا ۙ
جو کافر ہوئے اور ظلم کیا نہین اللہ کہ بخشے اونہین اور نہ دکھا لے اونکو راہ

اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ۭ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝
مگر راہ دوزخ کی رہنے والے اوسمین ہمیشہ اور ہے یہ اللہ پر آسان

جو کافر ہوئے اور اللہ کی راہ سے لوگونکو باز رکھا دور بہک گئے اللہ اونہین نہ بخشے گا نہ رہنمائی فرمائے گا یعنی توفیق خیر نہ دیگا ہان دوزخ کا راستہ کھلا ہوا ہی جسمین ہمیشہ رہین اور اللہ پر یہ کام بہت آسان ہی ظلموا سے مراد شرک یا گناہ کبیرہ

یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ۭ
اے آدمیو بیشک آگیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے تمہارے رب کی طرف سے پس ایمان لاؤ اچھا ہو واسطے تمہارے

وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝
اور اگر کفر کروگے پس بیشک واسطے اللہ کے ہے جو شے کہ آسمانون مین ہے اور زمینون مین اور ہے اللہ دانا وحکیم

اے لوگو یہ جلیل القدر رسول برحق تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آگیا تمپر فرض ہے کہ ایمان لاؤ یہ ایمان خیر ہے تمہارے حق مین اور اگر تم کفر کروگے تو یہ سمجھ رکھو کہ جو کچھ زمین و آسمان مین ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے نہ اوسکی بے رضا تمہین کچھ مل سکتا ہے نہ اوسے تمہاری پرواہ ہے اور اللہ دانا وحکیم ہے اور حکیم ایسا نہین کرتا کہ عاصی و مطیع دونون کو برابر عوض دے

یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ
اے اہل کتاب نہ غلو کرو اپنے دین مین اور نہ کہو اللہ پر مگر سچ

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ ۚ اَلْقٰہَآ اِلٰی مَرْیَمَ
نہین ہین مسیح عیسے بن مریم مگر رسول اللہ کے اور کلمہ اوسکے کہ ڈالا وہ کلمہ طرف مریم

وَرُوْحٌ مِّنْہُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ڟ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ۭ اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ۭ
اور روح اللہ کی طرف سے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور نہ کہو تین باز آؤ اچھا ہو واسطے تمہارے

اے کتاب والو اپنے دین مین غلو نکرو اور اللہ پر کوئی بات نکہو حق کے سوا اور حضرت عیسے جنکے نسبت تمنے طرح طرح کی باتین گڑھ لین ہین وہ مریم کی بیٹی ہین۔ اللہ کے رسول ہین۔ اللہ کے کلام ہین یعنے بمجرد کلمہ (کن) پیدا ہوگئے یا وہ کلمہ جو بواسطہ جبرئیل کے مریم پر ڈالا گیا اللہ کے زندہ کیے ہوئے اللہ کی بنائی روح ہین جو بدون واسطہ مرد کے مریم کے پیٹ مین مجسم ہوگئے تو تمپر فرض ہے

کہ اللہ پر اور اوسکی رسول یعنے محمد رسول اللہ پر یا عیسے پر (اسطرح کہ وہ اللہ کے رسول اور بندے ہین) ایمان لاؤ اور ہرگز یہ نکہو کہ تین خدا ہین باز آؤ یہ باز آنا اچھا ہی تمہارے حق مین۔ یہ آیت نصارا کے تردید اور تعلیم مین نازل ہوئی ہی تثلیث جسطرح قرآن سے مردود ہی عقلاً بھی ممنوع ہے دعوی تثلیث خواہ اسلیے ہے کہ بدون ان کے خدائی کا قیام و قوام ممکن نہین یا بلا ضرورت ہو۔ اگر بلا ضرورت ہی تو اسکی لئی کوئی دلیل نقلی قطعی چاہیے حالانکہ عیسائی باخود با اسمین متردد و مختلف ہین اور دہل توریت اسکے مخالف پس ایسا جو دثابت نہین ہوسکتا اور عقائد مین کوئی ظنی مشتبہ وجہ مفید نہین۔ اور اگر ضرورت ہی تو لازم آئیگا کہ ہر جز بجاے خود عاجز تھا ضرور ہوا کہ ما فوق ان کے کوئی ذات قادر مطلق (جسے ہم مسلمان اللہ الصمد کہتے ہین) مان لے جاے۔ اور یہ تمام فساد مٹ جائے ف معلوم ہوا کہ دین مین بیجا تعصب غلو۔ حرام ہی اگرچہ بظاہر دین کے لیے مفید و مقوی نظر آئے پس وہ لوگ جو بعض فضائل مین حد سے گزر جاتے ہین اور اپنے زعم مین موجب زیادتی شوق و خوف و آمادگی عوام و فضل و عظمت اسلام سمجھتے ہین نصرانیون کے طرح غلطی پر ہین

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

نہین اللہ مگر معبود واحد　پاک ہی وہ یہ کہ ہو واسطے اوسکی لڑکا اوسکی لیے ہی جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے اور کافی ہی اللہ کارساز

نہین ہی اللہ مگر معبود واحد ہی ہے ہم اوسکی پاکی بیان کرتے ہین وہ پاک اور بری ہے اس بات سے کہ اوسکا لڑکا ہو مملوک اوسی کے ہین جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہین اور اللہ تمام امور کا کارساز کافی ہی اوسے دوسرے کی کیا حاجت دلیل مالک و مملوک مین مباینت شرط ہی اور ولد و والد مین مجانست لازم پس مملوک ولد نہین ہوسکتا اور ہر موجود اللہ تعالی کا مملوک ہی پس کوئی موجود اوسکا ولد نہین ہوسکتا لہذا عیسی بھی ولد نہین معالم گروہ نصارا نجران (جنکا ذکر صفحہ گذشتہ مین گیا) منجملہ اور امور کے یہ بھی کہتا تھا کہ آپ حضرت عیسی کو خدا کا بندہ کہتے ہین جو اونکے شان کے خلاف ہی ارشاد ہوا

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ

نہ انکار کریگا مسیح اس سے کہ ہو غلام اللہ کا اور نہ فرشتے مقرب اور جو انکار کریگا

نہ عیسے اور نہ نزدیک　عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا　حاضر رہنے والے فرشتے

کوئی انکار نہین کرسکتے　بندگی سے اوسکی اور بڑائی کریگا پس اب جمع کریگا اونکو طرف اپنی سبکو　کہ وہ اللہ کے غلام ہون

اور جو کوئی انکار کریگا قیامت کے میدان مین ننگے سر ننگے پانو عاجز و مطیع تمام مخلوق کے ساتھ حضور شاہنشاہی مین حاضر کیا جائیگا اور کسطرح وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ

ہر جان اسطرح حاضر ہوگی کہ ایک فرشتہ نامۂ اعمال لیے ہوے دوسرا اوسے کھینچے لاتا ہی ایسے شاہنشاہ قادر کی غلامی سے کیسے انکار و تکبر ہو سکتا ہی **مظہری استنکاف** نفرت و غرور کے ساتھ انکار کرنا **استکبار** بڑائی **بحث** اہل سنت کے نزدیک انبیای بشر تمام ملائکہ سے افضل ہین اور آیت مین ذکر ملائکہ کا بعد حضرت عیسے کے اونکے افضلیت پر دلالت کرتا ہی یعنے عیسے تو کیا فرشتے جو اونسے اشرف ہین اللہ کی عبودیت کے مقر ہین **جواب** چونکہ حضرت عیسے بے باپ پیدا ہوے نصارا اونہین خدا کا بیٹا سمجھنے لگے حق تعالی نے فرمایا کہ ملائکہ جو اس صفت اور نورانیت اور لطافت اور قرب مین اونسے بڑہے ہوے ہین وہ بہی مقر ہین - اور اسمین شبہ نہین کہ جنس ملک کو جنس بشر پر ان صفات باطنی فوق ظاہر ہے اور مقام بیان فضل مدارج کے لیے نہین بلکہ اون صفات مین فضل مقصود ہے جس سے عوام کو نہیت اور الوہیت کا دہوکہا ہوا تہ دوسرا فائدہ یہ ہی کہ کلمۂ مسیح سے عیسائیونکا رد اور کلمۂ ملائکہ سے قریش کا رد جو فرشتون کو اللہ کی بیٹیان کہتے تھے ہو گیا یا یون کہو کہ حضرت عیسے کے ذکر سے تمام اون لوگونکا رد ہو گیا جو کسی بشر کو الوہیت کے درجے تک پہنچا سکین یا محسوسات کو معبود جانین اور لفظ ملک سے اون سب کا رد منظور رہے جو غیر محسوس اور لطیف اشیا کو ایسا سمجہین - مباحث اسکی کتب تفاسیر مین نہایت طویل ہین یہ مقام اونکا متحمل نہین

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ
پہس لیکن جو ایمان لاۓ اور کام کیے نیک پس پورے دیگا اونہین ثواب اونکا اور بڑہا دیگا اونہین اللہ

فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّلَا
فضل سے اپنے اور لیکن جنہونے انکار کیا اور بڑائی کی پس عذاب کریگا اونہین عذاب دردناک اور نہ

یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا
پاینگے واسطے اپنے سوائی اللہ کے دوست اور نہ مددگار

جب تمام مخلوق میدان حشر مین بحضور رب العالمین شاہنشاہ آسمان و زمین حاضر ہون گی تو اون غلامونکو جو ایمان لاۓ تھے اپنے غلامی اور اوسکی شاہنشاہی کے دل سے مقر تھے اور اطاعت کے طور پر اچھی کام کیا کرتے تھے تفضلات شاہانہ سے اون کے انعام پورے پورے دیے جائین گے اور اپنے لطف و کرم سے بہت کچہ زیادہ کر دیا جائیگا اور وہ نعمتین عطا ہون گی جو کسی کے دل اور وہم مین بہی نگذرے ہون اور وہ بدنصیب ناپاک گروہ جنہونے قبول اطاعت سے انکار اور اقرار عبودیت سے تکبر دستہ کشی کے برق غضب اور آتش عذاب سے جلا کر خاک سیاہ کر دیے جائینگے وہ سخت عذاب ہوگا جس سے نہ کوئی بچانے والا نظر آئیگا نہ کوئی حمایتی - بہلا ایسے غالب جبار قہار کے حضور مین کون

عذر و انکار کر سکیگا ف اس رو مین ایک لطف یہ ہی کہ کنایۃً بتا دیا کہ حضرت عیسے ہون یا کوئی اور
صاحب عظمت اللہ کی غلامی ہی فخر و سعادت ہی اسلیے کہ اوسکے غلامون کیلیے مدارج اعلی موعود مین
اور اوسکے غلامی سے علحدگی کمال منقصت اور توہین کا باعث آتش جہنم اور اوسکی سخت عذاب موجود مین
ربط بعد اِن تمام دلائل و وجوہ کے پہر شان ربوبیت نے جوش مارا اور رحمت نے جلوہ فرمایا ہر غلامونکو طرف بلایا ہے

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا
اے آدمیو بالتحقیق آگئے تمہارے پاس دلیل رب سے تمہارے اور اوتارا ہمنے طرف تمہارے نور ظاہر

اے آدمیو تمہارے پاس برہان قاطع اور نور ساطع آگیا جو سمجہی ہو اوسکے لیے دلیل و حجت ہے سوجہی ہو
نور و ہدایت ہی ہمارے نبی محبوب ہمارا پیغمبر مقبول جسکے معجزے برہان مسلم جسکے ذات فخر آدم و
عالم جو تمام پیغمبرون مین اقرب و اعظم تمہارے سمجہانے اور راہ راست دکہلانے کو ہمارے حضور سے
آیا اور ہمنے اوسی کی ساتھ وہ نور جسنے اندہون کو بینا اور بہرون کو شنوا کر دیا وہ نور جسنے زمین کو
عرش کی شعاعون سے بہر دیا نازل ہوا یعنے قرآن مجید و فرقان حمید اب کیا انتظار ہے اللہ والے
بنجاؤ اہل قرآن و محمدی کہلاؤ دنیا مین زمین کے مالک بنو آخرت مین جنت کی جاگیر دائمی پاؤ

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ
پس جو ایمان لائے اللہ پر اور چنگل مار ساتہ اوسکے اب داخل کریگا اونکو رحمت مین اپنی طرف سے اور فضل مین

جو لوگ ہمارے برہان
اور ہمارے نور یعنے

وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
اور دکہائیگا اونہین طرف اپنے راہ سیدہی

یعنے نبی آخر الزمان
قرآن کی ہدایت سے

اللہ پر ایمان لائے اور اوسے مضبوط پکڑ لیا پہر نہ جنبش ہولی ہمیشہ اوسی پر ثابت قدم رہے
اونہین اللہ تعالی اپنے رحمت و فضل (یعنے مقام قرب و رضا و جنت) مین داخل کریگا اور
دنیا مین راہ راست کی توفیق دیتا رہیگا یا آخرت مین پل صراط پر رہنمائی ہوگی منظہری کہا ابن عمر
نے یا رسول اللہ کلالہ کی میراث کیونکر تقسیم ہو ارشاد ہوا (اسکے علاوہ اور وجوہ بہی تفسیر احمدی مین ہین)

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ
پوچہتے ہین آپسے کہدیجیے اللہ فتوی دیتا ہی تمکو کلالہ مین اگر مرد مرجائے اور نہین ہی اوسکے اولاد اور ہی اوسکے

یعنے مرد مرجائے
تو بہن کو آدہا ملیگا

أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
بہن تو بہن کو آدہا ہے جو چہوڑا

اور کوئی اولاد نہو
اوس مال سے

جو بعد تجہیز و تکفین و ادائے دین و وصیت کے بچا ہو

وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ
اور وہ وارث ہوگا اوسکا اگر نہ ہو عورت کی اولاد

یعنے وہ مرد بھی اپنے بہن کا وارث ہوگا اگر عورت کے کوئی اولاد نہو مگر یہ وراثت بطور عصوبت کے ہو ورنہ کوئی مقدار مذکور ہوتے

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ
پس اگر ہون دو تو اونکو دو ثلث ہین اوس سے کہ چھوڑا

اگر کسیکی دو بہنین ہین اور بنے اولاد مرا تو ایک سے زائد بہنون کو دو تہائیان ملینگی اسی پر بیٹیون کا قیاس کیا گیا ہی اسلیے کہ جب دو بہنین دو ثلث کی مستحق ہین تو دو بیٹیان بدرجہ اولی دو ثلث پائینگے بخلاف ابن عباس کے کہ وہ آدھا ہی دلاتے ہین۔ اور دو سے زیادہ بہنون کا قیاس بیٹیون پر ہے اسلیے کہ جب دو سے زائد بیٹیون کے لیے دو ہی ثلث ہین تو بہنون کے بدرجہ اولی اسی پر کفایت ہوسکے

وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ
اور اگر ہون بھائی بہن مرد اور عورتین پس واسطے مرد کے مثل ہے حصے کا دو عورتون کے

اگر بھائی اور بہنین ملے جلے ہون تو مرد کو عورتون کا دونا ملیگا احمد اکثر کتب سے ثابت ہے کہ یہان (ولد) بیٹے ابن ہی اور اس تقدیر پر ظاہر ہی کہ بھائی بہن بیٹی کے ہوتے ہوے وارث نہین۔ اور اگر بکسب ... عام ولد لیجا یعنی لڑکی یا لڑکا تو یہ کہنا چاہیے کہ لڑکے کے ہوتے ہوے بہن نصف یا دو ثلث کے وارث نہین بلکہ بیٹی یا بیٹے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہی اور بھائی کل مال نہین پاسکتا بلکہ نصف یا ایک ثلث یا اس سے کم پائیگا الحاصل آیت مین پانچ مسئلے ہین ۱ یہ کہ ایک بہن کو آدھا ۲ ایک سے زیادہ بہنین دو ثلث پائینگی ۳ بہنین اصحاب فرض ہین اسی لیے انکے حصے معین ہین ۴ بھائی بہن کا عصبہ بنفسہ ہوتا ہی اور باقی سب مال لیلیتا ہی ۵ اگر بھائی بہن ہون تو بطور عصوبت مرد عورت کا دونا لے **دلالۃ النص** جبکہ دو بہنون کو دو تہائیان ملتی ہین تو دو بیٹیان بدرجہ اولی دو تہائیونکی مستحق ہونگی اور جبکہ دو سے زیادہ بیٹیان دو ہی ثلث پاتی ہین تو دو سے زائد بہنین بھی بدرجہ اولے دو ثلث سے زیادہ نہ پاسکین گے۔ **تنبیہ** یہ آیت آیات آخر لن تنا صفحہ (۵۵۳) سے متعلق ہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ع ۲
بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے تاکہ (مبادا) بہک جاؤ تم اور اللہ ہر شے سے خبردار ہے

اللہ تعالی اپنے احکام تم سے بیان کرتا ہی تاکہ بوجہ جہل کے تم بہک نہ جاؤ اور اللہ تعالی کو ہر شے کا علم ہے **ف** معلوم ہوا کہ جہل موجب ضلالت اور علم چراغ ہدایت ہے

سُورَۃُ المَائِدَۃ　مَدَنِیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان رحمت کرنے والا

نام اسکا سورۂ مائدہ ہی اسلیے کہ آسمان سے مائدہ یعنی خوان اترنیکا اسمین ذکر ہے **زاہدی** یہ سورت مدنی ہی اسمین ایک سو بیس آیتین ہین ورمنثور حجۃ الوداع مین آپ اپنی اونٹنی (عضباء) نامی پر سوار تھی کہ یہ سورت نازل ہوئی بار وحی سے اونٹنی کے بازو ٹوٹنے لگے بعض روایت مین ہی کہ اونٹنی بیٹھ گئی۔ **ابن کثیر** جبیر نے عایشۂ صدیقہ سے روایت کی کہ سورۂ مائدہ اون صورتون سے ہی جو آخر مین نازل ہوئین جو اسمین حلال پاؤ اوسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ حرام جانو (اسلیے کہ احتمال نسخ اسمین ضعیف ہے) **معالم** اس مین اٹھارہ حکم دہ ہین جو دوسری سورتون مین نہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ
اے ایمان والو پوری کرو عہد

عقد گرہ۔ قرآن مین عقد و عہد دونو ایکہی معنون مین وارد ہین فرمایا (اوفوا بالعہد) اور اصطلاح مین (عقد) وہ جسمین تلازمہ ہو مثلاً عقد نکاح۔ عقد بیع دونو طرف ایک ایک امر لازم ہوتا ہی اسلیے اسمین ایجاب و قبول دونو کی ضرورت ہی (عہد یا وعدہ) وہ جسمین صرف التزام ہو اسمین قبول کی ضرورت نہین کہا مفسرین نے یہان عام مراد ہی اور اسکی چار صورتین ہین **حق اللہ** ا جو اللہ تعالیٰ نے بندون پر واجب اور بندون نے قبول کیا جیسے ایمان ربوبیت والوہیت جو روز ازل مین مسلم ہوگیا یا احکام و نواہی جو تصدیق کے ضمن مین مان لی گئی ۲ جو بندہ خود اپنے ذمے لازم کرلے جیسے نذر یا نفل بعد شروع کے **حق العبد** ۳ باہمی کوئی معاملہ جسمین ایجاب و قبول ہو جیسے عقد بیع و عقد نکاح و عقد اجارہ وغیرہ ۴ ایک شخص دوسرے کا کوئی حق اپنے ذمے کرلے جیسے وصیت یا ہبہ وغیرہ۔ پس یہان کلمۂ عقود سبکو شامل اور سبکا وفا کرنا واجب ہے وہم حنفیہ وعدے کو لازم نہین کہتے **جواب** اسلیے کہ اوسمین نہ طرف ثانی کو قبول کی تکلیف دیجاتی ہی نہ وہ مدعی قرار پاتا ہی اور مدار قضا کا دعوی پر ہی پس قضاء مختار ہی اور دیانۃً ملزم **ف** عقد لغۃً ایجاب و قبول ہے مگر یہ امر مسلم ہی کہ ہر ایجاب و قبول لازم نہین ہوتا لہذا اس امر کا بیان کہ کون کون ایجاب و قبول اس عقد مین داخل ہین اور کون کون خارج۔ شارع کی طرف ہے اور کلمۂ عقود مجمل۔ اسی لیے فرمایا رسول اللہ

عہ رسول اور کتاب کی تصدیق کی

صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَیْسَ لَہٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَۃَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ جسنے کوئی ایسی شرط کی جسکا جواز قرآن مین نہین تو وہ جائز نہین اگرچہ سو بار شرط کرے شرط اللہ کے زیادہ تر مستحق اور محکم ہی پس تمام وہ عہد جو لفظاً یا اشارۃً شرعی مخالفت پر مبنی ہون وہ واجب الوفا نہونگے **مسائل** ۱ عدت مین نکاح ۲ بے گواہ کے نکاح ۳ بیع فاسد ۴ اجارہ فاسدہ ۵ شرط ربا و رشوت و قمار و معاوضہ زنا ۶ معاملات مجنون و نابالغ و غلام ۷ حدود شرعی سے عفو یہ سب شرطین ناجائز ہین تفصیل اسکی کتب مین موجود ہی **وہم** حنفیہ اکثر ناجائز عقود کو بھی لازم کہتے ہین جیسے کوئی نذر کرے کہ عید کو روزہ رکھونگا یا بوقت طلوع یا غروب آفتاب نماز پڑھونگا۔ تو یہ نذر لازم ہو جائیگی حالانکہ عیدین کے روزے اور ایسے وقتون مین نماز کی ممانعت ہی **جواب** نذر جائز مگر یہ قید کہ عید مین روزہ رکھون یا مکروہ وقت مین نماز پڑھون ساقط ہو جائے گی پس عقد صحیح اور شرط مخالفت باطل ہوگی **ربط** چونکہ عمدہ عقود و اعظم عہود سے اللہ کے حقوق ہین اور ان حقوق مین وہ حق جس پر انسان کے زیست و عیش کا مدار ہے نہایت اہم تھا فرمایا کہ منجملہ تمام عہد و پیمان کے ایک یہ ہی کہ

اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

حلال کیے گئے تمپر حیوان چار پائے مگر وہ کہ پڑھے جاتے ہین تمپر نہ حلال جانتے ہوے شکار کے جبتم احرام باندھے ہو البتہ اللہ حکم دیتا ہی جو چاہتا ہی

حلال جسمین اجازت شرعی پائی جائے **مباح** جسکے منع سے شرع خاموش ہو پس حلال کو حرام کہنا کفر اور مباح کو حرام کہنا شرع پر افترا ہی پہر حلال یا مباح کے یہ معنی نہین کہ ہر قسم کے منافع جائز ہو جائین بلکہ بعضون مین کہانا۔ بعضون پر سواری۔ بعضون سے اور فوائد جائز کیے گئے ہین اور بیان اسکا شارع یا تعارف سے ظاہر ہی **بہیمہ** حیوان لایعقل **انعام** چارپایہ **ما یتلی** قرآن اور یہان یہ آیت آئندہ وحرمت علیکم الخ مقصود ہی **صید** وہ جانور جو پالتو نہو **حرم** بضمتین جو احرام باندہے عام از ین کہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا اور داخل میقات ہو یا خارج میقات پس حرمت مذکورہ احرام سے متعلق ہی حرم سے نہین۔ آیت مین کئی تاویلین ہین **تاویل اول** انعام سے وہی جانور مراد ہین جنکا ذکر سورۂ انعام مین آئیگا یعنے حلال ہین تمپر اونٹ۔ گائے۔

بکری۔ بھیڑ۔ مگر اون صورتون مین حرام ہین جو آگے بیان ہوتی ہین اور ہر قسم کے شکار احرام مین حرام ہین **تاویل دوم** انعام سے سب جانور چارپائے مراد لیے جائین جیسا کہ منشا ہی عموم لفظ کا اور اسی کو بعض مفسرین نے اختیار بھی کیا تو اسکے تین صورتین ہین **اول** اوس قسم کی حرمت بیان کی گئی ہی جو کلیۃً فائدون سے روکدے اور جانورون مین ایسی حرمت جسمین کوئی نفع جائز نہو ۱ حشرات الارض مین تو وہ لفظ انعام مین داخل ہی نہین ۲ خنزیر مین ۳ مردار مین تھے۔ یہ دونو علیحدہ کردیے گئے پھر مردار تین قسم کے تھے ۱ وہ جو خود مرجائے اوسے میتہ کی لفظ سے خارج کردیا ۲ جو مارا جائے مگر ذبح شرعی نہو اوسے موقوذہ اور نطیحہ وغیرہ مین ذکر فرمایا ۳ وہ جو ذبح شرعی ہو مگر ایک حالت خاص مین یہ ذبح ذبح نسمجھی جائے اوسے احرام مین ذکر فرمایا **دوم** ما یتلی سے قرآن اور اوسکے متعلقات یعنی احادیث مفسرہ اور وہ قیاس و اجماع جو قرآن سے ماخوذ ہو سب مراد ہی اس صورت مین سب جانور حلال مگر وہ جو قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے حرام نکلین حرام ہونگے جیسے پالو گدہا۔ یا لومڑی وغیرہ اور اسی تاویل کی طرف میل کیا امام فخرالدین رازی نے تفسیر (قل لا اجد فیما اوحی) واقعہ سورۂ انعام مین **سوم** ہر جانور سوا مردار و خنزیر کے حلال ہی اور شکار مطلقاً بحالت احرام حرام ہی باقی احادیث سے اور جانورون کی تخصیص کیجاتی تنبیہ تاویل اول تکلف سے خالی ہی اور صورت سوم مخالف اصول حنفی۔ اور صورت اول صورت دوم سے اولیٰ ہی **مسئلہ** زمین حرم یعنے بیت اللہ کے گرداگرد اسکے گہانس اور درخت اور شکار سب محترم ہین دست اندازی جائز نہین **مسئلہ** بحالت احرام حرم مین ہو یا کہین اور مگر نہ شکار کیلیے نہ کسیکو بتائے نہ شکاری کی مدد کرے نہ ذبح کرے ہان موذی جانور کا قتل یا پالو جانور کا ذبح کرنا جائز ہے دریائی جانور کا شکار حلال ہے **مسئلہ** حیوانات دو قسم کے ہین **بحری** جو پانی مین پیدا ہون انمین سے سوا مچھلی کے سب حرام **بری** جو خشکی مین پیدا ہون یہ تین طرح کے ہین ۱ حشرات الارض یعنے کیڑے مکوڑے خواہ زمین پر رینگین یا پرون سے اوڑین جیسے نیولا گلہری۔ گرگٹ۔ بوٹ۔ مکھی وغیرہ۔ یہ سب کے سب حرام ہین مگر ٹیڈی ۲ پرندان مین

لفظ الیمانہین جس سے معلوم ہو کہ سوا دریا کے اور نہین ۱۲

شکاری اور پنجے سے کھانے والے حرام باقی غالباً حلال ہین (ذہن سے کسیکا ذکر آیت مین نہین
پرند یعنے چارپائے امین سے شکاری جانور اور پالو گدہا - بجو - لومڑی وغیرہ حرام اور باقی غالباً
حلال ہین (جانورون کی حلت و حرمت کا کوئی کلیہ قاعدہ نہین ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ
اے ایمان والو نہ حلال جانو شعائر کو اللہ کے اور نہ ماہ حرام کو اور نہ ہدی کو اور نہ قلائد کو

وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ
اور نہ قصد کرنے والونکو بیت حرام کے ڈہونڈہتے ہین فضل رب سے اپنے اور خوشنودی

شعائر مناسک وارکان حج (معالم یعنی جو جو چیز منع ہوگئے اونہین جائز نکرلو شہر حرام ذی قعدہ
ذی الحجہ - محرم - رجب - (ابن کثیر) ہدی مکے کی قربانی اونٹ ہو یا گاے یا بکری (ہدایہ)
قلائد جمع قلادہ وہ چیز جو قربانی کے گلے مین لٹکا دین تاکہ معلوم ہو کہ ہدی ہے (ہدایہ) آمین
زائر قصد کرنے والے **حاصل** اے ایمان والو نہ جائز کرلو اللہ کی منع کی ہوئی چیزون کو
اور شعائر حج کو اسطرح کہ حرم مکہ مین یا حالت احرام مین حد سے زیادتی کرو یا یہ کہ ماہ حرام
کو حلال سمجھکر اونمین لڑو یا ہدی اور قلائد پر دست اندازی کرو اور جو لوگ زیارت کعبہ کو
آئین اونہین ایذا ندو اور یہ ممانعت اسلیے ہے کہ ارباب ہدی و قلائد و زائرین بیت اللہ اللہ کا
فضل اور اوسکی خوشنودی کے جویا ہین اس حالت مین وہ ترحم اور تعظیم کے قابل ہین
ابن کثیر کہا ربیعہ نے فضل سے مراد نفع تجارت ہے ف ۔ کعبے کے ہمسائگی ہر عاصی و مطیع
کے لیے موجب امن ہے ۔ مجرم کو بحالت عبادت سزا ندیجائے مگر جبکہ حرج عظیم ہو
منسوخ یہ آیت منسوخ ہے اسلیے کہ شہر حرام اور حرم دونو جگہ جہاد جائز ہے اور
تفسیر کبیر مین ہے بعض کا یہی قول ہے ف ہمارے معانی مذکورہ کی رو سے منسوخیت کی ضرورت نہین

یعنے جب تم احرام سے فارغ ہو تو ف یہ امر اباحت کے لیے ہے	وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ اور جب حلال ہو جاؤ تم پھر شکار کیلو	تمکو اختیار ہے کہ شکار کرو وجوب نہین معالم حطم موسوم

بہ شریح مدینے مین آیا اور کہا آپ کیا تعلیم فرماتے ہین فرمایا توحید و احکام الٰہی بولا مین اپنے
ساتھیون سے صلاح کرلون شاید وہ بھی ایمان لائین اور چلا گیا حضور نے اوسکے آنے سے
پہلے ہی فرمایا تھا کہ ایک آدمی قوم ربیعہ کا آئیگا اور شیطان کی زبان مین باتین کریگا
اور جب دربار سے باہر گیا فرمایا آیا کافر گیا فریب کار غیر مسلم شریح مدینے سے نکلا تو کچھ

موشی ہنکائے اصحاب نے پیچھا کیا ہاتھ لگا دوسرے سال راہ حج میں ایک قافلہ میں ملا صحابہ نے
کہا یا رسول یہ شریح ہے اور چاہا کہ انتقام لیں آپنے فرمایا ہدی اسکے ساتھ ہے صحابہ نے
کہا ایام جاہلیت میں ہم یہ کام کرتے تھے اب اسلام میں اسکی عظمت کیوں ہے ارشاد ہوا

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا
اور نہ برانگیختہ کرے تمکو دشمنی کسی قوم کی کہ روکا تمکو مسجد حرام سے یہ کہ حد سے زیادہ بڑھو

یعنی کسی کی دشمنی اور مسجد حرام سے روکنا (جیسا کہ حدیبیہ میں ہوا) اس امر پر آمادہ نکرے
کہ تم زیادتی کرو حلال حرام نہ دیکھو **ف** معلوم ہوا کہ دین کا جوش کسی غصہ اور ضد میں عبث ہے
یہ حرارت صرف احکام خدا اور رسول پر اور اتباع اصحاب مقبول پر ہونا چاہیے ورنہ بجای
ثواب کے گناہ ہوگا **مسئلہ** جب چند آدمیوں میں خصومت ہوتی ہے تو اکثر آدمی محض
قرابت یا دین یا صحبت کے لحاظ سے دوسرے فریق کے دشمن بن بیٹھتے ہیں اور حق و ناحق
نہیں دیکھتے آیت سے ایسی طرفداری ناجائز قرار پاگئی

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص
اور مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ و ظلم پر

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ سخت ہے عذاب کا

نیک کاموں میں ایک دوسری کی مدد کیا کرو
اور گناہ وظلم میں شریک نہو اور اللہ سے ڈرو کہ
وہ بڑا عذاب کرنے والا ہے **ابن کثیر** فرمایا اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ نیکی پر رہبری کرنیوالا
ایسا ہے کہ گویا خود اوسنے کیا اور فرمایا مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُعِيْنَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ
فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ جو کسی ظالم کے ساتھ اوسکی مدد کرنے کے لئے چلے اور یہ جانتا ہو کہ یہ ظالم
ہے تو اسلام کی اطاعت سے نکل گیا **مسئلہ** دیدہ و دانستہ جھوٹے دعوی کے پیروی اور وکالت
گواہی سفارش کرنا ظلم ہے **مسئلہ** عورت کی ایسے امور میں طرفداری جو اوسے بمقابلہ شوہر منع تھی جائز
نہیں اگر اوسکے بیٹی اور بہن بھی ہو **مسئلہ** کسی شخص کو ایسی صلاح یا ترغیب دینا کہ وہ والدین کے
خلاف کرے جائز نہیں اگرچہ اوسمیں کوئی دنیاوی مصلحت بھی ہو **مسئلہ** آقا یا کسی امیر
حاکم کے ہاں میں ہاں ملانا جبکہ وہ ناحق پر ہو ظلم ہے **مسئلہ** ایسے انجمنوں میں شریک
و معین ہونا جو خلاف شرع امور پھیلانا چاہیں جائز نہیں **مسئلہ** ایسی کتابوں کا تصنیف
یا شایع کرانا یا چھاپنا چھپوانا جنمیں کفر و الحاد یا مخالف شرع امور مندرج ہوں۔ جائز نہیں

یہ تمام امور ممنوع مگر مراتب بیش وکم ہین مسئلہ کسی مظلوم کی اعانت۔ کار خیر کرنے والی انجمن کے اشتراکت۔ مظلوم گرفتار بلا کی وکالت اوسکی سچی گواہی اور معقول تدبیر۔ طلبہ و عابدین۔ وحجاج وواعظین کے کفالت۔ کتب دینیہ ومضامین نصائح ومفید عام کی اشاعت۔ یہ سب امور اطاعت ہین اور مراتب ثواب مختلف **ف** یہ آیت اصل ہی اتفاق باہمی واعانت کے اور اصل ہو بری صحبت سے دور رہنے کی

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ
حرام کرو یا گیا تمپر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا جائے غیر اللہ اوسپر

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ
اور گلا گھونٹا اور چوٹ سے مرا ہوا اور ڈھکیلا ہوا اور سینگ مارا ہوا اور جسے کھایا درندے نے مگر جسے ذبح کر لیا تم

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ
اور جو ذبح کیا جائے پتھروں پر اور یہ کہ بانٹ لو پانسو سے یہ گناہ ہے

حرام کردی گئے تمپر مردار جانور (جو بدون ذبح اپنی موت سے مرجائے) ۱؎ اور خون (جو رگوں سے بہی جانور حلال گوشت ہو یا حرام گوشت ذبح کیا جائے یا نہ) ۲؎ اور گوشت سور کا (جمیع اجزائہ یعنے کہال بال ہڈی وغیرہ) ۳؎ اور وہ جانور جسپر یہ کہا جائے کہ فلان کے واسطے ذبح ہوگا یا فلان کی نذر ہی اور یہ کہنا خواہ ذبح کے وقت ہو یا قبل ذبح اور وہ جانور جسکے ذبح کے وقت سوائے خدا کے کوئی نام ملالیا جائے تفصیل اسکی صفحہ (۱۰۹) مین گزر گئی ہدایہ اگر یون کہے بسم اللہ ومحمد رسول اللہ ذبیحہ حرام ہے۔ ذبح کے وقت کچھ نکہا اگر بہول گیا تو معاف ورنہ حرام ہے۔ اگر قبل یا بعد ذبح کے کوئی اور لفظ کہا تو مضائقہ نہین یہ اوس صورت مین ہے کہ نذر غیر اللہ نہو) مثلاً یون کہے اے اللہ یہ میری نذر قبول فرما۔ ذبیحہ کتابی کا حلال ہے اور ذبیحہ کافر غیر کتابی کا حرام ہے ۴؎ اور گلا گھونٹا ہوا جانور ۵؎ وہ جسے ضرب سے مار ڈالین کبیر غلے کا مارا حرام ہے فرمایا ہمارے مولانا ابوالحسنات رحمہ اللہ (گولی کا مارا ہوا حرام ہے) ۶؎ اور وہ جانور جو آپسمین سینگو نسے لڑکر ہلاک ہو ۷؎ وہ جسے درندے نے مار ڈالا ہو البتہ اگر زندہ ملگیا اور ذبح کیا گیا یا وہ گلا گھونٹا اور جٹیلا اور گرا ہوا اور سینگون سے مارا ہوا ور درندے کا زخمی زندہ ملا اور ذبح کیا گیا تو حلال ہے ۸؎ وہ جانور حرام ہے جو تہنے چڑہایا جائے کبیر نصب وہ پتھر ہین جو کعبے کے گرداگرد قائم کیے گئے تہے تون کے نیچے مین چڑہایا

کرتے اور ان تیرون پر گوشت و خون ڈالتے - یا وہ جو ازلام سے تقسیم کیا جاوے کعالم ازلام
زلم کی جمع ہے زلم اوس تیر کو کہتے ہین جسمین تیر نہون کعبہ کے خدام کے پاس سات تیر تہے ایک پر
لکہا ہوا (نعم) دوسرے پر (لا) تیسرے پر (منکم) چوتھے پر (من غیرکم) پانچوین پر (ملصق)
چہٹے پر (العقل) ساتوان خالی تہا اوسے (عقل) کہتے جب کسی کو مہم پیش آتے سو درم لیکر
ہبل بت کے پاس آتا اور وہ تیر پہینکے جاتی جو نکلتا اوسکے موافق عمل درآمد ہوتا فرمایا اسطرح
کا بانٹا ہوا قمار اور حرام ہے جانور ہو یا کوئی اور شئے حسینی کفار اونٹ کے ٹکڑے پانسو تقسیم کرتے تہے
ربط بعد تعلیم اخلاق محمود اپنے غلامون کو انعام خاص و اعزاز دائمی سے یاد فرمایا

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ
آج　مایوس ہوگئے　کافر　تمہارے دین سے　پس نہ ڈرو تم اونسے　اور ڈرو مجہسے

آج سے کفار کو یہ امید نہ رہی کہ مسلمان مغلوب ہون یا اپنا دین چہوڑ کر کافر ہو جائین - یہ خبر
غیب کی ہے یعنی اونہین ایسا سمجہنا چاہیے بیان واقعہ نہین اسلیے کہ عموماً ناامیدی کا ثبوت
مشکل ہے - پہر وہ قاعدہ تعلیم کیا کہ یہ مایوسی اونکی دائمی رہے اور فرمایا اونسے تم نڈر رہو اونہین
اپنے احکام کا مطیع اپنے تلوارون کا مغلوب سمجہو اسلیے کہ تم اللہ کے لشکر ہو تمہارا حکم وہی ہے
جو آسمانی قانون ہے کسکی مجال ہے جو تمسے آنکہ ملائے تمہارا کہنا نہ مانے مگر ہم سے ڈرا کرو
ہمارے لاابالی شان ہمارے بے نیاز سرکار مین خائف لرزان و ترسان ہر دم سربسجود ذاکر
مطیع گناہون سے نادم و تائب رہو ف اولاً اخلاق حمیدہ کی تعلیم کے پہر یہ وعدہ کہ
کفار مایوس ہوگئے پہر یہ تاکید کہ ہمین سے ڈر و بتا رہی ہے کہ اگر تم ۱ صدق مقال ۲ اکل حلال
۳ غضب کو ناچیز جاننے والے بلکہ ہمیشہ عدل و انصاف سے بحسب قواعد محمدی کام کرنے
والے ۴ نیک کامون مین معین برو تسے بری ۵ غیر خدا کی تعظیم سے دور رہے ۶ اور
کفار کو ہیچ جانکر اونسے امید و بیم نرکہے اور ہر حال اور ہر وقت مین اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے تو ان
انعامات کے مستحق رہو گے اور اللہ کی زمین تمہارے لیے ہے اور وہ نعمت عطا کی جاتی ہے جو کسیکو نملی تہی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ
آج　کامل کردیا گیا واسطے تمہارے دین تمہارا اور پورا کردی میں نے تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمہارے اسلام کو دین

ابن کثیر صحیح یہ ہے کہ یہ آیت بروز جمعہ حجۃ الوداع کے عرفے مین نازل ہوئے - حضرت عمر سے یہود نے
کہا آپ یہ آیت پڑہتے ہین اگر ہم مین ایسی آیت اوترتی تو ہم اوس دنکو عید بنا لیتے آپنے فرمایا ہم جانتے ہین

یہ بروز عرفہ و جمعہ اوتری تھی۔ اور ابن عباس سے ایسا ہی سوال کیا گیا تو آپنے فرمایا یہ دو عیدون مین اتری ایک عید جمعہ دوسری عید عرفہ در منثور جب یہ آیت اوتری تو حضرت عمر روئے حضور نے فرمایا اے عمر کیون روئے عرض کی یا رسول اللہ آجتک ہمارے دین مین ترقیان اور زیادتیان تہین آج کامل ہو گیا اور کمال کے بعد زوال ہی ہوتا ہے۔ اور حضرت ابوبکر سے مروی ہے کہ آپ روئے اور کہا کہ آیت خبر دیتی ہے فراق محبوب و ہجران مطلوب سے اسلیے کہ بعد تکمیل حضور اقدس کی ضرورت ہی کیا ہے چنانچہ اکاسی دن کے بعد آپنے انتقال فرمایا کبیر کمال سے تکمیل احکام مراد ہے یا یہ کہ جو بیشی و کمی ہونا تہی منسوخ کرنا تہا وہ ہو گیا پہر کہا کہ یہ اور اگلی آیت دونو اعتقاد رفض کے برہم زن ہین اسلیے کہ اونکی مایوسیان روز افزون اور خوف سے حالت دگرگون ہے اکمال و اتمام کیسا سراپا نقصان (اخراج ربع قرآن) یہ کس مصیبت کا سامان ہے اگر بار اول حضرت علی کی خلافت ضروری ہوتی تو بیشک کوئی اوسے نہ روک سکتا (اونکے اعتقاد پر معاذ اللہ یہ بشارات قرآنی خیالی پلاؤ یا شیخ چلی کی کہانی ہے) صاحب فتح البیان فرماتے ہین کہ یہ آیت اہل الرای و تقلید کی تردید مین دلیل قاہر و حجت ظاہر ہے اگر انکے رائے دین سے ہے تو کیا وہ کم مانا جائیگا جسے پورا کرتی ہین اور صرف خیال ہے تو دین متین مین اسکا ذکر ہی کیا جواب رائے کی تین قسمین ہین ۱۔ رای مجتہدین جو نصوص سے مستنبط اور طرق صحابہ پر مبتنی ہے وہ مظہر و مفسر نصوص ہے اور یہی رای علمای حنفیہ کے اخذ و اقتباس مین مخصوص ہے ۲۔ مجرد رای اگر قرآن و سنت کے موافق و مؤید ہو جاوے تو اسی چمن کے گیاہ اور اسی مجلس کے پا انداز قابل قدر و قیمت ہے اور اگر مخالف ہو تو باتفاق مردود ہے ف اکمال دین سے اتمام قرآن و اتمام زمانہ رسالت مراد ہے یعنے تعلیم آسمانی و ارشاد زبانی تمام ہوا آیندہ تمکو کسی امر مین دوسرون کی حاجت نہین اور ہماری نعمتین یعنے وعدہای رحمت یا فیضان صحبت حضرت نبوت و استفادۂ انوار قرآنی پوری ہو گئین اور آیندہ کے لیے تمکو طرق قیاس و قواعد اخذ و اقتباس بتا دیے گئے اور دین اسلام اس پچھلی امت کے لیے پسند کیا گیا شعر نہ کوئی اور اب نبی ہو گا + نہ یہ دین ملتوی کبہی ہو گا باقی تفسیر کمال دین و اتمام نعمت طویل ہے اہل ذوق خود سمجھتے ہین مختصر یہ ہے کہ ہمارے دین مین کسی قسم کا نقص عقلی نقلی کسی مسئلے کی ضرورت کسی ترمیم و تنسیخ کی گنجایش نہین ہے معارف و آیات اسرار باطن انوار ظہور من علوم احکام فنون سیاست و انتظام تہذیب اخلاق حسن معاشرت

اصلاح معاد کسی امر مین تم کسی کے حاجتمند نہین رہے افسوس ہی کہ بعد اس بشارت کامل اور علوم شامل کے ہم دوسری بازارون مین گداگری کریں اور غیر قومونکی شاگردی مین

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پہر جو بیقرار ہوا بہوکہ مین نہ جہکنے والا واسطے گناہ کے تو بیشک اللہ غفور رحیم ہی

یہ آیت متعلق ہی حرمت علیکم سے یعنی یہ سب چیزین حرام لیکن البتہ جو شخص رہے بہوکہ سے قریب مرگ ہوا اور سمجھے کہ نہ کہایگا تو مرہی جایگا اور کسی لذت یا سرکشی یا گناہ کی وجہ سے نہو تو اوسے کہا لینا ان حرام چیزون سے جائز ہی اللہ بخشنے والا مہربان ہی (اسکی تفصیل صفحہ (۱۰۱) مین گذر گئی مخمصہ بہوکہ تجانف جنف سے ہی یعنی میل کرنا اور جہکنا۔ اسے مناسبت سے جنف کو گناہ کہتے ہین در منثور جب کتونکے قتل کا حکم دیا گیا تو بعض نے کہا اب حلال ہمارے لیے کیا ہی کہ عدی بن حاتم اور زید بن جبل نے یا رسول اللہ ہم کتونسے شکار کرلیتے ہین ان مین بغیر ذبح حرام کیا ہی تو شاہ ہوا

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ

پوچہتے ہین آپسے کیا حلال ہوا اونکو کہدیجیے حلال ہین واسطے تمہارے پاک چیزین اور جو سکہاؤ تم پہاڑنیوالون کو

مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ

سکہاتے ہوئے سکہلاتے ہو تم اونکو جو سکہایا تمکو اللہ نے پس کہاؤ اس سے کہ روکین تمہارے لیے اور

اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

پڑہا کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ جلد کرنے والا ہے حساب کا

طیبات جمع طیب یعنی پاک و پاکیزہ ضد خبیث اسمین مختلف کلام ہین کہا گیا جو شے بالذت اور پاک ہو جسے طبع سلیم قبول کرے مگر یہ کوئی تقریر چل نہین سکتی عام آرا اور عام طبیعتون اتنا اعتماد نہین رکہتین کہ مسئلہ حلت و حرمت اون کے اختیار مین دیا جاوے (طیبات) مجمل ہی اسلیے کہ پاک بہت قسمین ہین بعض چیزین ایسی ہین نہایت دلفریب بعض مزے مین نہایت عمدہ بعض کا اثر عمدہ پس اجمال ہوا اور مراد شارع کی بیان پر قرار پائی جو جو قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس سے خبیث و حرام قرار پاگیا اوسکے علاوہ سب طیب ہی اسلیے کہ اصل اموال مین حلت ہی جوارح جمع جارحہ زخم دینے والی۔ مراد شکاری جانور مکلبین کلب سے ہی چونکہ کتا نہایت تعلیم یافتہ باادب جانور ہوتا ہی لہذا یہ لفظ اس سے نکالا معنے اسکے ادب آموختہ حاصل آیت یہ پوچہتے ہین کہ اونکے لیے کیا حلال ہی فرمادیجیے آپ اے نبی کریم کہ پاک چیزین انکی

برائی شرع مین ثابت نہوئی ہو کہاؤ اور تمکو یہ بھی اجازت ہی کہ جس شکاری پہاڑنے والے
جانور کو تعلیم کرو اور وہ آداب معینہ شرعی (جنکا ذکر آتا ہے) جو تمہین اللہ تعالی نے اپنے
پیغمبر کے ذریعے سے سکہائی اور طریق شکار جو بواسطہ عقل سلیم اللہ نے تمہین تلقین فرمائی
اونکو سکہاؤ پہر اونہین کسی شکار پر چہوڑ دو اور وہ تمہارے لیے اوسے شکار کرین خود نکہانے
لگین اوسے تم کہاؤ مگر جانور چہوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو
اللہ تعالی بہت جلد حساب کر لیتا ہی اسلیے کہ آمین ابطاہر تمپر کوئی گرفت نہین کر سکتا نہ حلال
وحرام کا فرق کہل سکتا ہی جنگلی جانور مین سیکا حق ہی جو مدعی ہوگا تو ایسا نہو کہ تم نڈر
اور بد احتیاط ہو جاؤ اللہ تعالی کو ہر شے کی خبر ہر امر چہپے اور کہلے پر نظر ہی وہ سبکا حساب
ایک دم مین کریگا **احکام** ہدائی مین کہ ذبح کی دو قسمین ہین **اختیاری** یعنے کسے
کاٹنے والی تیز آلے سے بسم اللہ کہکر ذبح کرنا **اضطراری** کسی عنوان سے بزخم تیغ و تیر
ونیزہ یا بذریعہ حیوان شکاری اوسے قتل کرنا یہ ذبح تب کافی ہی جبکہ پہلی صورت متعذر
ہو پہر اسکی دو صورتین ہین (۱) کسی آلے سے ذبح کرنا مثلاً تیر۔ تلوار وغیرہ اسمین شرط یہ
ہی کہ ۱ ذابح مسلم یا کتابی ہو ۲ نہ محرم ہو نہ حرم مین ۳ اللہ کا نام اوسپر کہہ لیا ہو ۴
وہ آلہ برندہ و درندہ ہو صرف چوٹ سے ہلاک کرنے والا نہو فرمایا مولانا و استاذنا ابو الحسنات
رحمہ اللہ نے کہ گولی کا شکار حلال نہین (۲) اگر کسی شکاری جانور کے ذریعے سے شکار
کیا جائے تو ضروری ہی کہ ۱ وہ جانور درندون سے ہو جیسے کتا۔ چیتا۔ باز۔ بہری۔ وغیرہ
جیسا فرمایا (من الجوارح) ۲ وہ جانور سکہایا ہوا ہو تاکہ اوسکا فعل شکاری کا فعل سمجہا
جائے جیسا کہ فرمایا (مکلبین) چارپایون کی تعلیم یہ ہی کہ شکار پکڑے اور خود نکہائے
اور اسکا تجربہ تین بار کافی ہی بعد تین بار کے وہ جانور تعلیم یافتہ کہلائے گا۔ اور پرند کی
تعلیم یہ ہے کہ جب بلاؤ آ جائین۔ یہ جانور جب بسم اللہ کہکر چہوڑے جائین اور شکار کرین
اگر شکار مر جائے تو حلال ہے اور زندہ رہے تو ذبح کیا جائے۔ اور اگر چارپائے نے
کچہ شکار سے کہا لیا تو وہ حرام ہو گیا اسلیے کہ فرمایا (امسکن علیکم) تمہارے لیے پکڑین
مگر پرند دار جانور مین یہ قید معتبر نہین **مسئلہ** خنزیر کو تعلیم کرکے اوس سے شکار
کرانا جائز نہین اسلیے کہ وہ ممنوع النفع ہی ۳ وہ جانور مسلم یا کتابی کا ہو ۴ جسوقت
شکار پر چہوڑین بسم اللہ کہہ لین جیسا کہ فرمایا (واذکروا اسم اللہ علیہ)

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ
آج حلال کی گئین تمپر پاک چیزین اور کہانا اونکا جنکو کتاب ملی حلال ہو تمپر اور کہانا تمہارا

حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
حلال ہے اونپر اور محصنہ ایمان والیون سے اور محصنہ اونمین سے کہ دیگئی کتاب

مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ
تمسے پہلے جب دیدو تم اونہین مہر اونکے روکنے والے نہ زنا کرنے والے اور نہ لینے والے

اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
چہپے یار اور جو انکار کرے ایمان سے بالتحقیق ضایع ہوے کام اوسکے اور وہ آخرت مین نقصان پانیوالونسے ہے

ع ۵

آج یعنی آپکی نبوت کے زمانے سے تمپر پاک چیزین (جو پیغمبر فرمای) اور اہل کتاب کا ذبیحہ اور اون کے محصنہ عورتین تمپر حلال ہین اور تمہارا ذبیحہ بھی اونپر حلال ہی اور اون کی عورتون سے نکاح کی یہ صورت ہی کہ اون کے مہر ادا کرو اور نکاح مین لانیکا قصد ہو کہلم کہلا زنا اور چوری چہپے آشنائی نہو اور جو ایمان کو جہٹلائیگا اوسکی کمائی اکارت اور آخرت مین عذاب نقصان ہی- آیت مین متعدد مسائل ہین مسئلہ (الیوم) سے وقت ویوم نزول مراد نہین اسلیے کہ آپنے خیبر مین یہودیہ کی دعوت قبول فرمائی اور وہ بکری جو اوسنے پکائی تھی اور اوسمین زہر ملایا تہا نوش فرمائی مسئلہ طیبات سے وہ چیزین مراد ہین جسے شریعت پاک قرار دی عقل وطبیعت کو اسمین دخل نہین مسئلہ طعام اہل کتاب سے کیا مراد ہی کبیر ۱ ذبیحہ ۲ روٹی ۳ ہر کہانے کی چیز- اور اول ہی اولی ہی اسلیے کہ دوسری چیزین تو اسسے قبل ہی حلال تہین اور کتابی کی کوئی تخصیص ہی نہین مسئلہ ہمارا کہانا اونپر حلال ہی یعنے ہم اونہین دین تو یہ جائز ہے مضائقہ نہین پس یہ حکم مومنین کے لیے ہی مخالفین پر نہین مگر ذبیحہ صدقات واجبہ اونہین نہ دیا جائین (شامی) مسئلہ (محصنات) سے خواہ مراد پاکدامن ہی خواہ آزاد- دونون صورتون مین شرط افضلیت ہی نہ شرط جواز مسئلہ اذا شرط جواز کے لیے نہین ہی کہ اگر مہر دو تو نکاح جائز ہو بلکہ تاکیداً فرمایا اور مطلب یہ ہی کہ کیون نہ تمپر حلال ہون تم تو حقیقۃً یا حکماً مہر اپنے ذمے کر چکے ہو مسئلہ محصنین حال ہی یعنے نکاح اسلیے ہو کہ اونہین نکاح مین محبوس محفوظ کرو زنا منظور نہو سفاح زنا علانیہ متخذی اخدان چہپی آشنائی متخذی یعنی متخذین بنانے والے

یہ آیت اور سورت بعد حجۃ الوداع نازل ہوئی سنہ ۱۲

اخذ یا مخفی کفر بالایمان اللہ سے یا پیغمبر سے یا ضروریات دین سے منکر ہونا - اور مراد ہم
حبط عمل نیکیان یا دنیا کی کمائی ضایع ہوجانا پس مرتد کے تمام اعمال ضایع اور مال
و اولاد و ازواج ملک و تعلق سے علیحدہ ہوجاتی ہین **بحث اول** اہل کتاب کی عورتین
اور اونکا ذبیحہ حلال ہی یا نہ - اسمین اقوال مختلف ہین **ابن کثیر** کہا ابن عمر نے کتابیہ
سے نکاح جائز نہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ اور شرک کیا ہی کہ عیسیٰ پرست ہوجاین حالانکہ
مشرکات سے نکاح منع ہی بمقابلہ آیت کے دوسری آیتین جنمین اہل کتاب سے میل جول کی ممانعت ہے
پیش کرتے ہین **معالم** اور کہا ابن عباس نے کہ نہین جائز اسلیے کہ اونسے حکم قتال کا ہی مگر
یہ کہ جزیہ گزار ہون **احمدی** فرمایا حضرت علی نے کہ نصارای بنی تغلب اس حکم لینے جواز ذبیحہ
مین داخل نہین اسلیے کہ اونمین سوای شراب پینے کے نصرانیت کی بو نہین - اور کہا بعض نے
کہ کتابیہ حربیہ حرام ہی اور ذمیہ حلال **حاصل** بعض اصحاب نے علت پر نظر کی اور دوسرے
احکام کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ جو وجہ نفرت و حرمت مشرکات مین ہی وہی نصرانیہ و یہودیہ
مین ہی اسلیے کہ مفہوم و مصداق شرک انمین بدرجہ اتم موجود ہی اور قرآن ایک جگہ
نہین بہت مقام پر نہایت خوفناک لفظون سے ممانعت کرتا ہی کہ انسے دور رہو میل
جول نکرو سے حقیقۃً نصرانی اور یہودی ہونا چاہیے نہ کہ نام اہل کتاب رہ کر کافر جیسا کہ فرمایا حضرت علی
نے کہ بنو تغلب صرف شراب پینے کے عیسائی ہین - باین وجوہ انکا ذبیحہ اور انکی عورتین
ترک کے سزاوار ہین - اور جمہور نے عموم حکم قرآن کی پابندی کرکے حکم جواز دیا ف
احتیاط یہ ہی کہ اعتقاداً جائز سمجھتا رہے اور عملاً مرتکب نہو اسلیے کہ علت شرک حقیقۃً
موجود ہی اور پابندی کتب آسمانی خصوصاً ہمارے زمانے مین بالکل مفقود اور اسمین شک
نہین کہ موالات انکے حرام ہی پس جو شے مفضی الی الحرام ہو وہ بھی حرام ہوگی اور جب
جمع ہوجائین حرام و حلال تو حرام غالب ہی پس جو وجہ حضرت علی نے ایک قبیلہ کی نسبت
مین تجویز فرمائی تھی اب وہ عالمگیر ہے **شامی** کتابیہ سے نکاح مکروہ ہی حربیہ ہو یا ذمیہ
اور کہا کہ کراہت تحریمی مستفاد ہوتی ہی **فتح القدیر** یَجُوْزُ تَزَوُّجُ الْکِتَابِیَّاتِ وَالْاَوْلٰی
اَنْ لَا یَفْعَلَ وَلَا یُؤْکَلُ ذَبِیْحَتُھُمْ اِلَّا لِلضَّرُوْرَۃِ وَتُکْرَہُ الْکِتَابِیَّۃُ الْحَرْبِیَّۃُ
اِجْمَاعًا لِافْتِتَاحِ بَابِ الْفِتْنَۃِ مِنْ اِمْکَانِ التَّعَلُّقِ الْمُسْتَدْعِیْ لِلْمُقَامِ مَعَھَا
فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَتَعْرِیْضِ الْوَلَدِ عَلَی التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِ اَھْلِ الْکُفْرِ وَعَلَی الرِّقِّ بِاَنْ

نسبی وھی حُبلی فیولدُ سارقیقاً وان کان مُسلماً جائز ہی نکاح کتابیہ کا اور بہتر یہ ہے کہ نہ کیا جائے اور نہ کہا یا جاسے اونکا ذبح کیا ہوا مگر بضرورت اور مکروہ ہی نکاح کتابیہ حربیہ سے بالاتفاق اسلیے کہ دروازہ فتنے کا کھل جائیگا ممکن ہی کہ یہ تعلق زوجیت مرد کو دارالحرب مین رہنے کا موجب ہو۔ اور اسمین اولاد کو جو اوس سے ہوگی اخلاق کفر کے سکھاتا ہین اور یہ بھی ہی کہ عورت حاملہ ہو اور غازیان نصرت شعار اوسے گرفتار کرلیجائین اور لونڈی بنالین اور بچہ غلام بنے اگرچہ دین اسلام مین رہیگا اسلیے کہ لڑکا باپ سے جو مسلمان ہو اوسیکا تابع ہوتا ہی دین مین اور حمل ماں کا تابع ہوتا ہی آزادی اور غلامی مین۔ اور شامی نے مبسوط سے نقل کیا ہی کہ واجب ہی کہ ذبیحہ اہل کتاب کا نکھایا جاسے جبکہ وہ مسیح کو معبود جانتے ہون یا عزیر کو ابن اللہ جانتے ہون اور نہ نکاح کیا جائے اونکی عورتون سے اور اسی پر فتوی نقل کیا جاتا ہی **الحاصل** جواز قرآنی کراہت کی نفی نہین کرتا اور مصلحت شرعی اس زمانے کے اہل کتاب سے خلط ملط کا فتوی نہین دیتے لہذا نہ ایسا حکم دیا جاتا نہ عمل کیا جاتا

بحث دوم باعتبار نکاح آدمی چار قسم کے ہین ۱ مشرک مرد عورت یہ قطعاً حرام ہوئے فرمایا لا تنکحوا المشرکات۔ لا تنکحوا المشرکین صفحہ (۱۶۰) ۲ مسلمان مرد عورت انکی تقسیم آخر پارۂ لن تنا سے ابتدای والمحصنٰت تک فرماکر کہا احل لکم ما وراء ذلکم انکے علاوہ باہم مرد و عورت مسلمان نکاح کرین ۳ لونڈی غلام پس مشرک حرام اور مومن اوسی تفصیل سے حلال ہین ۴ اہل کتاب مرد عورت لونڈی غلام۔ انمین دو مذہب ہین **اول** یہ کہ یہ بھی آیت مشرکین و مشرکات مین داخل ہوکر حرام ہوگئی اور صرف عورتین اس آیت سے مخصوص ہوگئین مگر ہر جگہ اور ہر حکم مین مشرکین کا علیحدہ رکھنا اور اس حکم مین ملا دینا دعوی بلا دلیل اور ادعای نامقبول ہی **دوم** یہ کہ اہل کتاب مشرکین مین داخل ہین نہ کسی اور مقام سے انکی حلت پر اشارہ نکلتا ہی اسلیے کہ احل لکم ما وراء ذلکم باعتبار ضمائر و باعتبار تقسیم کسی طرح کفار کو شامل نہین ہی پس مرد حرمت اصلی پر باقی رہے اور اونکی عورتین اس آیت سے حلال ہوگئین اور یہ نکہا جاسے کہ جب عورتین حلال ہوئین تو مرد بھی اون کے تابع ہین جسطرح ہر مقام پر عورتون کی حلت مذکور ہوتی ہی اور مرد تبعاً داخل رہتے ہین۔ اسلیے کہ یہ قاعدہ مسلمانون مین تھا اور کفار مین اسکے خلاف ہی دیکھو مشرکین اور مشرکات دونون کا ذکر فرمایا ایک پر کفایت ہوتی تو تکرار کسلیے لائی جاتی ۵ یہ آیت

بیان نعمای الٰہیہ وکرامات اسلامیہ مین ہی اور یہ کیا کرامت تہی کہ مرد کافر عورت مومن پر مسلط ہوے؟ یہ کہ مرد کتابی حدیث اور اجماع سے داخل نہین فرمایا مجوس کے ساتہ وہی معاملہ کرو جو اہل کتاب کے ساتہ کرتے ہو مگر اونکی عورتون سے نکاح نہ کرو اور اون کا ذبیحہ نہ کہاؤ (ابن کثیر) معلوم ہوگیا کہ اہل کتاب سے یہی معاملہ ہی مردونکا ذکر نہین۔ اور اتفاق اسلیے کہ کسی سے نہین سنا گیا کہ وہ قائل ہو کہ نصرانی مرد حلال ہین ۲؎ عام اصول مجبور کرتے ہین کہ یہان مرد مراد نہون اسلیے کہ ایک مقام پر فرمایا کہ ہم کفار کو مومنین پر غلبہ نہ دینگے اور خود ہی فرمایا کہ مرد عورتون پر منتظم اور زبردست ہین اور حدیث مین وارد ہوا کہ اطاعت شوہر کی عورت پر واجب ہی پہر کیونکر ہوسکتا ہی کہ مومنہ کافر کے ماتحت اور مطیع کردی جائے اور وہ جہان چاہی لیجائے جسطرح چاہے رکہے مال حلال یا حرام جو چاہے کہلائے جبکہ لونڈی غلام مسلم کا کافر کے ملک مین دینا یا باقی رکہنا منع کیا گیا تو یہ کیونکر ہوسکتا تہا بہرحال یہان یہی مراد ہی کہ اہل کتاب کی عورتین تمپر حلال ہین اون کے مردونکا ذکر نہین پس وہ جیسے تہے ویسے ہی حرام رہی ہان اصول حنفیہ پر یہ اعتراض ہوسکتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے محصنہ عورتین حلال کین پس غیر محصنہ یعنے لونڈیان حلال نہونگی اسلیے کہ مفہوم مخالف بمنزلہ سکوت کے ہی اور یہان سکوت دلیل سقوط ہی جواب ہم مانتے ہین کہ احصان شرط ولازم ہی مگر احصان کے معنی حرہ کے نہین بلکہ عفت و پاکدامنی مرلو ہی اور یہ بہی مراد نہین کہ ہمیشہ سے پاکدامن ہو بلکہ بوقت نکاح پاکدامن بننا چاہیے اور عزم زنا سے توبہ کرے غرض یہ ہی کہ اون سے نکاح کرو جو زنا سے بری یا تائب ہونا چاہین نہ اویسے کہ نکاح مین بہی متعہ کی طرح زنا ہی مقصود و منظور ہو۔ اور ظاہر ہی کہ جب مشرک لونڈیان مشرک آزاد کے تابع اور مسلمان لونڈیان مسلمان آزاد کے تابع قرار پائین تو کیا سبب ہی کہ اہل کتاب کی لونڈیان اون کے آزادون کے تابع نہون یہ ترجیح بلا مرجح ہی ربط بعد ذکر حقوق مشترکہ یعنے خروط بحق عہد و شروط بحق اللہ اور ذکر مطعومات ممناکحات ضرور ہوا کہ اصل مقصود و علت آفرینش اور راس العبادۃ یعنی نماز کی طرف توجہ دلائی جائے ایسا نہو کہ عبد ضعیف انہین مباحث مین منہمک و مشغول ہوکر اللہ کا ذکر بہول بیٹہے تو فرمایا کہ ہمارے تمام معاہدون سے بڑہکر ایک یہ عہد ہی کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

اے ایمان والو جب اٹہو تم نماز کی طرف تو دہو لو منہ اپنے اور ہاتہ اپنے

ا؎ یعنی تکرار کو نہین باقی رہے تثلیث وغیرہ وہ سنت سے ثابت ہی ۱۲

ملخصاً تفسیر کیا گیا کہ محصنت [illegible] ذکر مقصود ہے [illegible] آیت [illegible] اگر [illegible] ثابت ہوتا تو [illegible] سکوت [illegible] ذکر نہین [illegible]

[illegible]

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ
کہنیون تک اور مسح کرو سرونکو اپنے اور دہو پاؤن کو کعبین تک اور اگر ہو تم جنب تو پاک ہوجاؤ

اے ایمان والو جب قصد کرو نماز کا تو دہولو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیون تک اور مسح کرو سر پر اور دہولو پانو ٹخنون تک (یعنے وضو کرلو) اور اگر نہانے کی ضرورت ہو تو پاک ہوجاؤ یعنے غسل کرلو آیت مین مسائل اور مباحث ہین **بحث** قیام بمعنے قصد ہے یعنے جب تم ارادہ کرو نماز کا - کہا بعض نے جب سو کر اٹھو اور یہ تاویل ضعیف ہے **مسئلہ** جب تک نماز کا قصد نہو وضو کرنا واجب نہین **مسئلہ** ہر نماز کے لیے وضو سے جدید مستحب ہے (احمدی) **بحث** ظاہر آیت یہ ہے کہ جب عزم نماز کا کرو وضو ضرور کرو بیوضو ہو یا باوضو اور اسطرف میل کیا داؤد ظاہری نے (کبیر) **جواب** فعل پیغمبر اور اجماع امت نے قیام کو مقید کردیا یعنے (اذا قمتم فان کنتم محدثین) یعنے جب تم قصد کرو اور بے وضو ہو (احمدی) اور ممکن ہے کہ لفظ غسل سے یہ قید مستنبط ہو اسلیے کہ غسل کی غرض حصول طہارت ہے اور طاہر کے لیے حکم حصول طہارت بسود ہے پس یون سمجہا جائیگا کہ جب تم طاہر یعنے باوضو نہو اور نماز کا قصد کرو وضو کرلو **مسئلہ** کہنیان ہاتہ مین داخل ہین یعنے ہاتہ کہنیون سمیت دہوؤ **بحث** مسح مجمل ہے یعنے معلوم نہین کتنے سر پر مسح کیا جائے اور آنحضرت سے یہی ثابت ہوا کہ آپنے کبہی تمام سر پر اور کبہی چوتہائی سر پر مسح کیا پس معلوم ہوا کہ چوتہائی سر سے کم کافی نہین اور یہ مقدار فرض ہے اور تمام سر کا مسح سنت ہے اور کہا شافعی نے کہ دو تین بال چہو لینا ہی کافی ہے اور کہا مالک نے کہ تمام سر کا مسح فرض ہے **بحث** اسکی فقہ مین ہے **مسئلہ** ٹخنے پانون مین داخل ہین وضو کے یہی چار فرض ہین **شعر** ہے وضو مسح ربع سر کرنا + خوب منہ ہاتھ پانو تر کرنا + اور کہا امام شافعی نے ترتیب بہی فرض ہے اور کہا امام مالک نے موالات بہی فرض ہے اور جواب اسکا اپنے محل پر دلائل معقول موجود ہے **بحث** اَرْجُلَ بالنصب اور بالجر دونون مروی ہے اور اسلیے کہا اہل تشیع نے کہ پانون کا مسح چاہیے اور روایت جر پر عمل کیا اور جواب روایت نصب کا یہ دیا کہ یہ نصب بنزع خافض ہے اور یہ کہ جب دو عضو غسل کے لیے رکہی گئے تو مقتضائی تقسیم یہ تہا کہ مسح کے لیے بہی دو ہی عضو ہون اور مناسبت ہے پانون کو سر سے اسلیے کہ دو جانب ہین اور منہ کو ہاتہ سے اسلیے کہ متوسط ہین **جواب** ہم عمل کرتے ہین روایت متواتر پہ

اور وہ بالنصب ہے یعنی اَرجُلَ اور تاویل کرتے ہین روایت جر کی سے اسلیے کہ وہ مشہور ہے متواتر سے گھٹی ہوے ہے وعید پیغمبر کہ فرمایا وَیلٌ لِلاَعقَابِ مِنَ النَّارِ جو وضو مین بے احتیاطی کرتے ہین اور ایڑیان خشک چھوڑ دیتے ہین انہین ایڑیون ہی آگ دیجائیگی اور خشک و تر رہنا غسل کی شان ہے مسح سے متعلق نہین ہے فعل پیغمبر کبھی آپ سے مسح منقول و ثابت نہین ہوا- اور اگر دونون روایتون پر عمل کرین تو کہہ سکتے ہین کہ غسل مطلق ہے پس ہمیشہ پاؤن دہو اور مسح مقید ہے حدیث مشہور سے فرمایا کہ جب موزے پہنے ہو تو مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک رات دن مسح جائز ہے پس ایک حالت مین جو اکثر ہے عمل کیا گیا روایت متواتر پر اور دوسری حالت مین جو کمتر ہے عمل کیا گیا روایت مشہور پر اور مسح کافی سمجھا گیا- اور پاؤن اور سر کے مناسبت بے سر و پا ہے بلکہ نکتہ یہ ہے کہ پاؤن اکثر نجاستون مین گزرتا ہے اور ہاتھ آلہ تطہیر ہے اور منہ محل ذکر ہے پس ان تینونکا دہونا اولی ہے بخلاف سر کے کہ اوسکے دہونے مین ضرر شدید و تکلیف مزید تھی اسی لیے مسح پر کفایت فرمائی **الحاصل** پاؤنکا مسح جب ہے کہ موزے پہنے ہو اور تمام اہل سنت کا اسی پر اجماع ہے جو اسکا منکر ہے وہ اہل سنت نہین اور غسل مین تمام بدن ایک بار دہونا- ناک اور منہ مین پانی ڈالنا- فرض اور تین بار دہونا اور وضو کر لینا سنت ہے غسل مین نہ نیت ہے نہ بدن ملنا- اور نہ مہندی کا رنگ اور تیل کی دہنیت غسل کے مانع ہوتی ہے **جنب** اوسے کہتے ہین جسے جماع کے وجہ سے نہانے کی ضرورت ہو مگر یہان عام ہے محتلم ہو یا جنب یا عورت حائضہ یا نفاس سے فارغ ہوئی ہو **موطا محمد** عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ مین ایک سفر مین آنحضرت کے ساتھ تھی مقام ذات الجیش یا بیدا میری حمائل ٹوٹ کر گر پڑی حضور نے اوسکی تلاش مین توقف فرمایا لوگون نے ابوبکر صدیق سے کہا دیکھا آپکے صاحبزادی نے کیا کیا رسول اللہ کو روک لیا اب نہ پانی ہمراہ ہے نہ یہان ملتا ہے ابوبکر آئے اور حضور کو میرے زانو پر سر رکھے ہوئے سوتا پایا تاہم زبان سے ملامت کی اور میری کمر مین ٹھوکے دیے . پھر حضور نے صبح تک آرام فرمایا اور یہ آیہ تیمم تخفیفاً و تشریفاً نازل ہوئی

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
اور اگر ہو تم بیمار یا مسافر یا آئے کوئی تم مین سے پاخانہ سے یا جماع کیا تم نے

ف پس اولی یہی ہے کہ قوی کے تعمیل اور ضعیف کی تاویل کیجائے ۱۲ منہ
سے حالت جنب ۱۲ منہ
سے مسح موزہ ۱۲

النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
عورتون سے پس نہ پاؤ تم پانی پس قصد کرو زمین پاک کا پس ملو منہ اپنے اور ہاتھ اپنے

مِنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
مٹی سے نہین چاہتا اللہ کہ ڈالے تمپر تنگی مگر چاہتا ہی کہ پاک کرے تمکو اور پوری کرے

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
نعمت اپنی تمپر تاکہ تم شکرگزار ہوجاؤ

یعنی اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا پاخانہ پیشاب کیا ہو یا عورتون سے صحبت کی ہی پھر نہ پاؤ پانی یا قوت اوسکے استعمال کے پس تیمم کرو زمین پاک پر پھر ملو اپنے منہ اور ہاتھو نپر نہین چاہتا اللہ کہ تنگی مین ڈالے تمکو بلکہ چاہتا ہی کہ پاک کرے اور تمپر نعمتین اپنی پوری کردے تاکہ تم شکرگزار ہوجاؤ (تفسیر اسکی صفحہ ۲۹۲ و المحصنٰت مین ہے) **ف** ۱ جو کہے کہ شرع مین تنگی و تکلیف ہی کاذب و قابل تعزیر ہی اسلیے کہ کلام آلٰہی سے مقابلہ کیا ۲ لیطہرکم صیغہ مبالغہ یعنے خوب طاہر کردی یعنے جسم و لباس و طعام و افعال و اخلاق و قلوب و نیات وغیرہ کی طہارت تاکہ قابل نعام آلٰہی و انوار سبحانی ہوجائین اسلیے حضرات صوفیہ نے طہارت ظاہر و باطن عبادت جلی و خفی کو موجب طہارت روح و تنویر قلب و صفاے باطن قرار دیا ہی ۳ ممکن ہے کہ اتمام نعمت سے مراد نماز لیجاے اسلیے کہ نماز سعادت دنیا و دین کے حصول کی کنجی ہی **لطیفہ** یہ مبارک وعدہ مسئلہ تیمم کے ضمن مین بتا رہا ہی کہ فرمانبردار خاکسار کے لئے مراتب اعلیٰ ہین **فضل طہارت** یہ باب بہت وسیع ہی مگر مختصر اذکر ہوتا ہی **ابوداود** لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ جسکا وضو نہین اوسکی نماز جائز نہین **مسلم** ابو حازم نے کہا مین ابوہریرہ کے پیچھے تھا وہ نماز کا وضو کررہی تھے ہاتھ بغل تک دہوتی مین نے کہا یہ کیسا وضو ہی فرمایا میرے خلیل میرے محبوب رسول مقبول نے فرمایا کہ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ مِنْ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ جہانتک وضو کا پانی پونہچتا ہی وہانتک نمازی کو زیور عطا ہوگا **ترغیب** کہا ابوداؤد نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت مین سب سے پہلے مجھے سجدہ کا حکم ہوگا اور سب سے پہلے مین سر اوٹھاؤنگا تو اپنے آگے اور پیچھے داہنے بائین سے اپنی امت کو اوس عام مجمع مین پہچان لونگا کسی نے عرض کی حضور کیونکر اس ازدحام مین پہچانینگے فرمایا اونکے ہاتھ پاؤن اور پیشانی آثار وضو سے نورانی ہونگے اور نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اور آگے آگے ننھے ننھے بچے دوڑتے چلینگے **بخاری**

ع مختصر یعنی اگر بعضے صفحی کہتے ہین ... نہین بلکہ ... اوسکے ... سے تقصد اور ... ع تاکہ ... کر ... حضور

امام ہین اولین و آخرین سے ۱۲ ع بغرض شفاعت ۱۲ ع یعنی خود پانی میسر نہ آئے یا میسر ہو اوسکا استعمال مضر ہو ۱۲

قیامت مین میری امت غرّاً محجّل ہوگی یعنی ہاتھ پانو پیشانی درخشان ونورانی ہوگی ترمذی جب مسلمان منہ دہوتا ہی سب گناہ منہ کے دُہل جاتی ہین اور جب ہاتھ دہوتا ہی سب قصور معاف ہوجاتے ہین اور جب پانو دہوتا ہی سب خطائین پامال ہوجاتی ہین یہانتک کہ بالکل پاک صاف نکل آتا ہی ترغیب امام احمد نے حضرت عثمانؓ سے روایت کی کہ آپنے وضو کیا اور ہنسے اور کہا تم کیون نہین پوچھتے کہ مجھے کسنے ہنسایا حاضرین بولے امیر المومنین فرمائین کہ اونہین کسنے ہنسایا کہا اسیطرح حضور سرور عالم نے وضو کیا اور ہم لوگون سے کہا کہ کیون نہین پوچھتے مجھے کسنے ہنسایا اصحاب نے عرض کی تو فرمایا جب بندہ منہ دہوتا ہی اللہ اوسکے منہ کے سب گناہ معاف کردیتا ہی پہر ہاتھ اور پانون یونہی معافی ہوتی ہی۔ انس نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وضو سے گناہ معاف ہوجاتے ہین اور نماز نافلہ بچ رہتی ہی۔ اور فرمایا اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وضو آدہا ایمان ہی۔ کہا بعض مشایخ نے کہ جیسے گناہ سے بچتا ہو باوضو رہے انسان

بحالت وضو نیکی زیادہ کرتا ہو اور خبث سے زیادہ بچتا ہے

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
اور یاد کرو نعمت اللہ کی تمپر اور عہد اوسکا وہ کہ عہد لیا تمسے ساتھ اوسکے جب کہا تمنے سنا ہمنے اور مانا ہمنے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ خبردار ہے بھید والے سینے کے

ہماری نعمتین جو تمپر ہین یاد کرو اور ہمارے عہد وپیمان بھی یاد کرو جیسے تم منظور کرچکے ہو اسکے خلاف ورزی نہو) اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ دلون کے بات جانتا ہی کہا بعض مفسرین نے کہ عہد سے عہد روز ازل مراد ہے اور کہا بعض نے وہ عہد مراد ہین جو اصحاب نے پیغمبر سے لئے بیعت رضوان وبیعت عقبہ وغیرہ جسمین بہمہ وجوہ اطاعت کا وعدہ تھا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۤءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ
اے ایمان والو ہوجاؤ قائم واسطے اللہ کے گواہ ساتھ انصاف کے اور نہ برانگیختہ کرے تمکو دشمنی قوم کی

عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اس بات پر کہ نہ عدل کرو عدل کرو وہی عدل نزدیکتر ہی تقوی سے اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ خبردار ہی اوسکا جو تم کرتے ہو

اسکی تفسیر صفحہ ۱۰۱ والمحصنت اور صفحہ ۱۴۳ لا یحب اللہ مین گزر گئی حاصل یہ اللہ کے واسطے خالص ومخلص ہوکر کمر باندھ لو قائم ہوجاؤ حق پر گواہ رہو احکام حقہ کے مظہر ہوجاؤ اسکے

مثبت منکرین حق کی مکذب بنجاؤ (یہی شان ہی ایمۂ مجتہدین کی) اور اسمین اشارہ ہی کہ ظاہر شریعت سے باطن تقوی سے آراستہ رکھو حسن اخلاق وقار شرعی اعتماد دینی پیدا کرو تاکہ سچی گواہ سمجھے جاؤ ۲۔ ایسا نہو کہ کسی قوم کی دشمنی تمکو بے انصافی یا حد سے تجاوز کرنے پر آمادہ کردے تو خدا پرستی کی جگہ نفس پرستی ہوجائے ۳۔ یہ انصاف بالکل تقوی سے ملا ہوا ہی منصف ہوے اور متقی ہوگئے اور تقوی اصل کرامت و تاج شرافت ہی ۴۔ ظاہر و باطن پاک رکھو اسلیئے کہ اللہ تمہارے افعال سے خوب آگاہ ہی ف۔ یہ امر کہ آدمی خدا پرستی میں حد سے نہ بڑھے تب ہی حاصل ہوتا ہی کہ بالکل اپنے عقل و رپسند خاطر کو بالا طاق رکھکر کتاب و سنت کا تابع ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وعدہ کیا اللہ نے اونسے جو ایمان لائے اور کیے کام نیک واسطے اونکے مغفرت ہے اور اجر بڑا ہی اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور جھٹلایا ہماری نشانیونکو وہی صاحب دوزخ کے ہین

مومنان نیکوکار کو امیدوار بخشش و ثواب عظیم اللہ تعالی نے فرمایا ہی اور منکرین دغا شعار اور کافرین منکر کے لیے دوزخ تیار کی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ

اے ایمان والو یاد کرو نعمت اللہ کی جو تمپر ہے جب قصد کیا ایک قوم نے کہ بڑھاوی تمہاری طرف

اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

ہاتھ اپنے تو روک لیے ہاتھ اونکے تمسے (اللہ نے) اور ڈرو اللہ سے اور اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین ایمان والے

اے ایمان والو اللہ کی نعمت یاد کرو اور وہ وقت نہ بھولو جب قوم کفار نے قصد کیا تھا کہ تمپر ہاتھ بڑھائین اللہ تعالی نے اون کے ہاتھ روک دیے اور تم اللہ کے حفظ مین رہے اللہ سے ڈرو اور ایمان والے اللہ ہی پر بھروسا رکھتے ہین اسکی شان نزول مین مختلف وجوہ منقول ہین معالم آنحضرت نے ایک مختصر لشکر بنی عامر کی ہدایت کے لیے بھیجا اوسمین سب آدمی شہید ہوگئے صرف دو صحابی بچے ہوسے مدینے چلے آتے تھے کہ راہ مین دو آدمی بنی سلیم کے ملے یہ سمجھکر کہ بنی عامر کے لوگ ہین دشمن سمجھکر قتل کرڈالا بنی سلیم مین اور مسلمانون مین صلح تھی اونکی قوم حضور مین آئی آپنے برعایت عہد خونبہا دینے کا اقرار کرلیا اور چند اصحاب کے ساتھ یہود بنی نضیر مین گئے اور کعب بن اشرف وغیرہ سے کہا کہ مال دیت (خونبہا ۱۲) مین شریک ہون اسلیے کہ عرب کا یہ دستور تھا کہ ایسے تاوانون مین ہم پیشہ ہم عہد شریک و کفیل ہوتے تھے یہود نے کہا

آپ ٹھہرین ہم کہانا پکاتے ہین نوش فرمائین اور مال بہی حاضر کیا جائیگا یہ کہکر پوشیدہ صلاح کی
ایک بہاری سل اوپر سے پہینک کر کام تمام کیجیے آپ شہید ہو جائین کفر و اسلام کا جہگڑا ہی
چک جاوے ادہر جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور وحی لائے کہ آپ پوشیدہ دولتسرا کو چلے جائین
دشمن موقع نہ پائین حضور اٹھے اور علی سے کہا ہم جاتے ہین جو ملے اوسے پوشیدہ مطلع کرو
اور مدینے آؤ۔ اللہ تعالی نے اس تحفظ کا احسان آیہ کریمہ مین ظاہر فرمایا بعضون نے
کہا حضور ایک لڑائی مین گئے اور بضرورت جنگل مین تنہا آرام فرماتے تھے ایک کافر
نے آپکی تلوار اوٹھالی اور کہا آپ کو مجھسے کون بچائیگا آپنی آنکھ کہولے تو دشمن سر پر اور
تلوار برہنہ دیکھے فرمایا (اللہ) نام پاک کی برکت سے تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور معاملہ
برعکس ہو گیا۔ اس حفاظت کا ذکر ہے مگر یہ دونو واقعے اور دوسری واقعین بھی جو مذکور
ہین اس آیت کے نزول سے بہت سابق ہین سبب نزول نہین ہو سکتی واللہ اعلم کبیر
تم اے مسلمانو ابتدای اسلام مین مغلوب اور کمزور تھے اللہ نے کفار کے ہاتھ تمسے روکے
ہر چند وہ تمہارے درپے تھے مگر کچھ نہ کرسکے ف اشارہ ہر کہ آدمی ہمیشہ عمدہ حالت مین یا عجز و ضعف مین
اور اللہ کا شکر کرتا رہے اور تغیر حالت یا ادعای باطل سے ڈرے ایسا نہو خود سری تمکو ہلاک کر ڈالی ارتباط یہود کے
شرارتین یاد دلا کر اپنے حبیب پاک کو مطمئن کر دیا کہ انکا تو یہی شیوۂ قدیم ہے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا

اور بتحقیق لے لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور مقرر کیے بھیجے اونمین بارہ سردار

اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ مطیع و منقاد رہین اور بارہ سردار اونکی ہدایت و انتظام
کے لیے مقرر کیے ابن کثیر بنی اسرائیل بارہ قبیلے تھے ہر قبیلہ حضرت یعقوب کے ایک بیٹے
کے اولاد مین تہا معالم اللہ تعالی نے حضرت موسی کو امیدوار کیا تہا کہ اونکو ملک شام عطا ہوگا
جب فرعونی غرق ہوے حکم ہوا کہ ملک شام پر جاکر قبضہ کرو اس لشکر مین ہر قبیلے کا ایک گروہ
ہر گروہ پر اوسی قبیلے کا ایک شخص نقیب یعنی محافظ و کفیل و سردار تہا ابن کثیر ہمارے
حضور نے جب لیلۃ العقبی مین انصار سے بیعت لی تو اونمین بارہ سردار منتخب کر دیے قبیلہ
اوس سے تین ۱ اسید بن حضیر ۲ سعد بن خیثمہ ۳ رفاعہ بن عبد المنذر اور نو قبیلہ خزرج
سے تھے ۱ ابو امامہ سعد بن زرارہ ۲ سعد بن ربیع ۳ براء بن معرور ۴ عبادہ بن صامت
۵ سعد بن عبادہ ۶ عبد اللہ بن عمرو بن حرام ۷ منذر بن عمرو بن خنیس ۸ عبد اللہ بن رواحہ

۱۵ مین النقات ۱۸

۱۲ رافع بن مالک رضی اللہ عنہم - اور یہ بہی حضور سے بروایت صحیح منقول ہی کہ بارہ سردار
قریش سے ہونگے چار یہی خلفای راشدین اور پانچوین عمر بن عبدالعزیز حضرت فاروق
کے نواسے چہٹے امام مہدی آخر الزمان باتفاق ہین باقی رہے چہ اللہ جانے یہ کون ہین
ہوگئے یا ہونگے - اور یہ گمان محض غلط ہی کہ بارہ امام ۱ حضرت علی ۲ حضرت حسن ۳ حضرت
حسین ۴ حضرت زین العابدین ۵ امام محمد باقر ۶ امام جعفر صادق ۷ امام موسی کاظم
۸ امام علی رضا ۹ امام محمد تقی ۱۰ امام علی نقی ۱۱ امام حسن عسکری علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام
۱۲ امام محمد ابوالقاسم مہدی جو روافض کے نزدیک غار مین دشمنونکے خوف سی روپوش اور ہمارے نزدیک اصلاب طاہرہ
آل نبوت ہین ا فاضہ تجلیات قدم سے خودی فراموش ہین اور غرض اون بہتان سی یہ ہی کہ خلفا ثلثہ معزول وخارج
سمجہے جائین ع گوشت خاک ماہم برباد رفتہ باشد - مدعی خود جانتا ہی کہ نقبای نبی اسرائیل
وجگر گوشگان نبی جلیل کا مقابلہ کیسا غلط ہی اونہین اکثر عہد شکن مورد طعن یہ سبکے سب سید السادات
پیشوا ے امت مقبول رحمن اور انتظام وخلافت اقتدار ظاہر وتمکنت وقوت کو چاہتا ہی
نہ مسکنت ومظلومی ومجبوری کو اور یہ حضرات تارک الدنیا گوشہ نشین مشغول حق بی تعلق
مطلق تہے - کہا ابن کثیر نے کہ بعض یہود جب مسلمان ہوے اور شیعان جاہل سے
ملے یہ فقرے چہوڑ دیے جو آجتک اون کے دلون مین چہپے ہوے ہین ف آیہ کریمہ سے ظاہر ہی کہ
اصلاح وانتظام عوام کے لیے کچہ لائق آدمی منتخب کرنا سنت انبیای سابق وطریقہ رسول کریم ہی

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ
اور فرمایا اللہ نے مین ساتہ تمہارے ہون اگر قائم کروگے تم نماز اور دوگے تم زکوۃ اور ایمان لاوگے میرے پیغمبرونپر
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
اور توقیر کروگے تم اونکی اور قرض دوگے تم اللہ کو قرض اچہا البتہ اوتار دینگے ہم تمسی برائیان تمہاری اور داخل کرینگے ہم
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ
ایسے باغونمین کہ جاری ہین تلے اونکے نہرین پس جسنے کفر کیا بعد اسکے تم مین سے پس بیشک بہولا سیدہی راہ

حق سبحانہ تعالی نے بنی اسرائیل کو یون اطمینان دلایا کہ ہم تمہارے ساتہ ہین گہبراو نہین اور
اگر تم نماز پڑہتے رہے اور زکوۃ دی اور جو پیغمبر آئین اونپر ایمان لائے اور اونکی عزت ونصرت
کرتے رہے اور قرض حسنہ (یعنی نفقات عزیز واقارب واعانت مومنین) دیتے رہے تو ہم
خطائین معاف کردینگے اور دنیا مین حکومت شام اور آخرت مین روضہ دار السلام عطا کرینگے

اور جسنے ناشکری اور انکار کیا وہ راہ ہی بہول گیا دوسری بات نکالا کیا ذکر قرض حسنہ سے اس
موقع پر زکوٰۃ مراد نہیں ورنہ تکرار لازم آئیگی **ف** یہ انعام اطاعت پر موقوف ہے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
پس بسبب وعدے توڑ ڈالنے کے اپنے وعدے کو لعنت کی ہمنے اونپر اور کردیئے دل اونکے سخت بدلتے ہین کلموں کو

مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا
جگہہ سے اپنے اور بہول گئے بڑا حصہ اوسکا کہ نصیحت کی گئی تہی ساتہہ اوسکے اور تو ہمیشہ خبردار ہوتا رہتا ہی خیانت کرنیوالوں پر اونمین سے مگر

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
تہوڑے اونمے پس معاف کر اونسے اور درگزر کر بیشک اللہ دوست رکہتا ہی احسان کرنے والون کو

اسلیے کہ اہل کتاب نے عہد توڑ ڈالے ہمنے اونپر لعنت کی اور دل سیاہ و سخت کردیے وہ کتاب
اللہ کے کلمات کے معانے یا مقام یا الفاظ بدل ڈالتے ہین اور جو اونہین تعلیم کیے گئے تہے جو اونکے
دینی سعادت و اخروی نجات کی تدبیر کافی تہی اوسکا بڑا حصہ یا اوسکے اصول بہول گئے اب
جو یاد ہی وہ قلیل و فرع ہی فائدہ کیا دے اور آپ اے نبی کریم اون کے ان غلط کاریوں اور
خیانتوں پر کتاب اور وحی کے ذریعے سے مطلع ہوتی رہتی ہین اون کے فریب آپ سے نہین چل سکتے
ہان تہوڑے وہ سعادتمند بہی ہین جو سچے دل سے وعدوں پر ثابت نصیحت پر محافظ ہین پس
آپ کے سزاوار یہ ہی کہ آپ معاف فرمائیں اور درگزر کرین اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالون کو
محبوب بنالیتا ہی **میثاق** یعنے توریت کے احکام۔ یا وہ عہد جو قوم جبارین کے جہاد کے
لیے کیا گیا تہا۔ یا عہد ایمان حضرت خاتم المرسلین **لعنت** سے خواہ عذاب دنیاوی اور
مسخ اور فقر اور انتزاع سلطنت یا جزیہ مراد ہی یہ دونون بلائین مسلمانوں پر بہی ہین یہ عہد
رسول اللہ سے غافل ہوے انپر غیر قوم کی سلطنت ہوی جزیہ (ٹکس) باندہا گیا مسخ معنوی
مین جسکی تفصیل ہمارے رسالہ تدبیر ترقی مین ہے) گرفتار ہین **تحریف** عام ہی خواہ کمی
کرین تاویلین بیجا کرین جسطرح اہل ضلال نے قرآن کو اپنی خواہش و خیال کے موافق
بنالیا یا ان نئی روشنی والون کو حرفوں کی سیاہی کے سوا نور علم نظر ہی نہین آتا **ذکر** دلیل
سے احکام و نصائح مراد ہین اور یہ امر ہمارے زمانے کے دو قوموں پر صادق آتا ہی ۱ وہ
نئی روشنی والے جو تمام کام عقل سے لینا چاہتے ہین ۲ بدعتی جو بالکل سنت بہول گئے
جو راہ بتائی گئی تہی اوس سے واسطہ ہی نہین **ف** معلوم ہوا کہ جو بلائین بنی اسرائیل پر

اور کہا گیا ... ہے ... واسطہ ... اسکے **ف** ... امر استحبابی ہی اسلیے کہ عفو بعد جرم لازم نہین ۱۲

فبما ما زائدہ ... جعلنا معطوف ... اول قلوب ثانی قاسیۃ ۱۲ یحرفون حال ... نقضہم ... ونسوا عطف ... یحرفون ... عطف ... جملہ ...

آئین اونکی بدعہدی اور بدچلنی کی وجہہ سے اور ہم مسلمان جس مصیبت مین گرفتار ہین اونہین عہدشکنی اور فراموشکاری کی شامت سے پس وفای عہد مقدم ترین امور ہے ۲ ایک گناہ دوسرے گناہ کا سبب بنجاتا ہی جسطرح فرمایا کہ عہدشکنی تحریف وسہو وغیرہ کی وجہ سے ہوگی ۳ دو کلمہ فرمائے معاف فرمای یعنی اتفاقی اور سہو یا اضطرار کی خطا ۴ درگزر اور چشم پوشی کیجیے یعنی اکثر اور عمداً اور اختیار کے تصور سے تا کہ اوسکا انتقام وہان لیا جاے ۵ علما وامرا کو اخلاق وسیع رکھنا چاہیے **بحث** کہا اکثر مفسرین نے حکم عفو وصفح منسوخ ہی آیت قتال سے راقم کے نزدیک ۱ ورایسی تمام آئتین منسوخ نہین ۲ اسلیے کہ جنگ وقتال سرکش سے ہی ذمی وہم عہد سے نہین پس عفو وصفح باقی ہی ۳ یہ سورت متاخر ہی اسکا نسخ آیات قتال سے جو دوسرے سال سے اوترنے لگین کیونکر ہوسکتا ہی ۳ یہ وعدہ کہ ہم دوست رکہین گے عفو مین آپ محسن ہوجائینگے نسخ کا مقتضی نہین

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ

اور اونسے جو کہتے ہین ہم نصارا ہین لے لیا ہمنے عہد اونکا پہر بہلا دیا بڑا حصہ اوسکا کہ نصیحت کی گئی ساتہ اوسکے

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

پہر ڈالدی ہمنے اونمین عداوت اور بغض روز قیامت تک اور اب بتادیگا اونہین اللہ

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

جو وہ تھے کرتے

صرف یہود نہین نصارا سے بہی ہمنے وعدہ لیا کہ انجیل اور ہر پیغمبر جلیل کے تابع رہین نبی آخر زمان پر ایمان لائین مگر وہ بہی بڑا حصہ کتاب کا بہول گئے اور توحید اور انبیا کے تصدیق جو اصل اصول ہی اونمین نرہی ہمنے اونکے قومون مین باہمی عداوت ڈالدی جو قیامت تک رہیگی اور بہت جلد دنیا مین مسلمانون کی شمشیر خونریز سے یا خود حضرت عیسی کے خنجر تیز سے اونکی سزا ہوئی جاتی ہی یا آخرت مین بتادیا جائیگا کہ تین خدا کہنے اور نبی عربی سے الگ رہنے کا یہ پہل ہی **ف** عداوت کی تفصیل مین مفسرین کے قول مختلف ہین بہتر یہ ہی کہ عداوت مذہبی مراد لیجاے اسلیے کہ نصارا مین سخت خونریزیان مذہبی مخالفت مین ہوئین اور آجتک مذہباً ایک دوسرے کے دشمن جانی ہین یا یہ مراد ہی کہ یہود و نصارا مین عداوت پیدا کردی کہ آپسمین لڑ بہڑ کر ہلاک ہوجائین اور یہ عداوت عام ہی دنیاوی ہو یا مذہبی یہود و نصاری آپسمین موافق نہین و ہم مسلمانون مین بہی آپسمین یا دوسرے مذہب والونکو الٰہی ہی عداوت ہی جواب آیت مین تخصیص نہین کہ نصاری کے سوا کسی مین دشمنی نہوگی

القیمۃ ... دوام بقا ... حقیقۃ مراد نہین ۱۲

ہاں انکے دشمنی بطور عذاب الٰہی ہی ز ا ہدی یہ کہنا صحیح نہین کہ جب نصاریٰ مین عداوت
قیامت تک مذکور ہوے تو ضرور ہی کہ وہ بھی قیامت تک باقی رہین حالانکہ اخبار صحیحہ مین
وارد ہوگیا کہ امام آخرزمان کے عہد مین یہود و نصاریٰ سب نیست و نابود کردی جائینگے
اسلیے کہ مراد قیامت سے دوام بقا ہی یعنے جبتک نصاریٰ ہین عداوت بھی رہیگی
جسطرح فرمایا کہ شیطان پر قیامت تک لعنت ہی تو کیا بعد حشر وہ لعنت سے علیحدہ
ہوجائیگا بلکہ مراد یہ ہی کہ جب تک اوسکا وجود ہی لعنت ہی **تنبیہ** مسلمانونکے باہمی
عداوت و نفاق بھی بوجہہ عہدشکنی و بے پروائی معاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ
اے کتاب والو بیشک آگیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا ظاہر کرتا ہی تمپر بہت کچھ جو تھی تم چھپاتے

الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝
کتاب سے اور معاف کرتا ہی بہت بیشک آگیا تمہارے پاس اللہ سے نور اور کتاب ظاہر

ای اصحاب توریت و ای اصحاب انجیل تمہارے پاس رسول جلیل آگیا ایسا مہربان و رحمت مجسم
صاحب علم اتم ہے کہ جو ضروری مسائل تمنے چھپا ڈالے تھے وہ ظاہر کرتا ہی جیسے مسئلہ رجم
و فضائل نبی عربی اور بہت باتون سے چشم پوشی فرماتا ہی (اگر اخفا نکرے تو عفو و ترحم
ظاہر نہو اگر اظہار نفرمائے تو علم وسیع و تعلیم غیب مخفی رہے جو ضروری تھے بیان کئے
باقی یونہی چھوڑ دیے اور کہدیا کہ ہمین وہ بھی معلوم ہین مگر زیادہ فضیحت کرنا منظور نہین)
بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
کتاب روشن یعنے کلام اللہ آگیا اس پیغمبر کے اخلاق وسیع دیکھو اور کتاب کے
مضامین رفیع سمجھو جہل و حسد چھوڑ دو اسلیے کہ اب بات یون ٹھیری ہے کہ

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ
دکھائیگا ساتھ اوسکے اللہ اوسے کہ پیروی کرے اوسکی خوشنودی کی راہ جنت کا اور نکالیگا اونکو تاریکی سے

إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝
طرف نور کے حکم سے اپنے اور ہدایت کریگا اونکو طرف راہ راست کے

اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے طلبگارون کو اوس پیغمبر کے تعلیم اور ایمان کی
وجہ سے جنت کے راہ دکھاتا ہی اور اپنے توفیق اور حکم سے کفر کے اندھیری سے نکالکر اسلام
کی کشادہ راہ پر لاتا ہی تو ہم اہل کتاب اگر طالب نجات و خواہان نور ہو اس رسول برحق کی

طرف جھکو مطیع بنجاؤ ف آپکے بیان اور عفو دونوکو کثیر فرمانا حضورہی کے اوصاف کاخاصہ ہے ورنہ اللہ تعالی نے متاع دنیا کو قلیل قرار دیا اہل دنیا کا کیا ذکر معلوم ہوا کہ بمقابل وسعت علم و شرف ذات نبوی علیہ السلام تمام کائنات اندک و قلیل ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ
بیشک کافر ہوے جنھون نے کہا بیشک اللہ وہی مسیح بن مریم ہے کہدے تو پھر کون اختیار رکھتا ہے اللہ پر

شَيْـــًٔـا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ
کچھ بھی اگر چاہے کہ ہلاک کرے مسیح بن مریم کو اور ماکو اوسکی اور جو کچھ زمین پر ہے سبکا سب

مسیح کو خدا کہنے والے بیشک کافر ہین آپ اونسے پوچھیے تو کہ اگر اللہ تعالی عیسے اور اونکی ما مریم کو بلکہ تمام دنیا کے آدمیون کو نیست و نابود کر ڈالے تو کوئی اوسکا ہاتھ پکڑنے والا اگر ہے تو بتاؤ نہین ہے تو سر ندامت جھکاؤ مالک و مملوک خالق و مخلوق عبد و معبود کی برابری کیسی **ف** آیت مین نصاری کے تردید صراحۃ ہے اور تمام مشرکین کا رد ضمناً اور دلیل وہ جسکا نہ جواب ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے **معالم** فرقہاے نصرانیہ سے ایک فرقہ یعقوبیہ ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسی خدا ہین

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور اللہ کے لیے ہے سلطنت آسمانونکی اور زمین کی اور جو اونمین ہے پیدا کرتا ہے جو چاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

زمین و آسمان کی سلطنت تو اللہ ہی کے لیے ہے پھر کیا اوسکے بندے خدا بن بیٹھین گے جیسے چاہے اور جو چاہے پیدا کرے کیا اوسکے مخلوق اوسکی خدائی مین ساجھا لگا سکی وہ سب قدرت رکھتا ہے یہ مجبور و عاجز ہمسر ہو سکتے ہین **ف** یہ آیت قدرت و سلطنت الٰہیہ مین نہایت مفصل و مفسر ہے فرمایا زمین والون کو ہلاک کر سکتی ہے اور بنا بھی سکتے ہین پھر اور تصریح کی کہ زمین و آسمان سب اوسیکا ہے پھر یہ وہم دفع کیا کہ آسمان و زمین مین جو ہے وہ بھی اوسیکا ہے اور مالک ہی نہین خالق بھی وہی ہے اور اسیقدر نہین بلکہ جو چاہے عدم سے وجود مین لائے۔ اوسکے علاوہ اور بھی ہر قسم کی قدرت حاصل ہے **مسئلہ** ظاہر ہوگیا کہ اللہ تعالی معدومات پر قادر ہے جسطرح موجودات پر مگر معدوم سے مراد یہ ہے جو علم ازلی سے متعلق اور ہمارے علم سے مخفی ہو **ابن کثیر** ابن عباس سے مروی ہے کہ چند یہود حضور مین آئے اور کچھ باتین ہوئین آپنے فرمایا اسلام لاؤ عذاب الٰہی سے ڈرو

بولے ہمین دوزخ سے نہ ڈرائیے ہم تو اللہ کے فرزند اور دوست ہین ارشاد ہوا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم
اور کہا یہود اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور حبیب اوسکے کہدیجیے پہر کیون عذاب کرتا ہے تمپر

بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ
بسبب تمہارے گناہونکے بلکہ تم آدمی ہو اوس خیر سے کہ پیدا کیا ہے بخشتا ہے جسے چاہے اور عذاب کرتا ہے

مَن يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ
جسے چاہے اور واسطے اللہ کے ملک ہے آسمانون کا اور زمین کا اور جو اونمین ہے اور اوسیکی طرف بازگشت ہے

ابن کثیر فرزند بمعنی محبوب و مقرب ہے اسلیے کہ اہل کتاب الوہیت مین شریک نہین بنتے تھے یا یہ کہ یہ بہی حضرت عزیر و حضرت عیسی کے ہم قوم تے تو جب اونہین فرزند قرار دیا خود بہی اس حکم مین آگئے **حاصل** آپ اونسے کہدیجیے کہ تمہارا زعم صحیح ہوتا تو اللہ تعالی تمپر عذاب کیون کرتا اس مقام پر تین سوال ہین **اول** کیا باپ بیٹے کو اور دوست دوست کو ایذا نہین دیتا اور ایسا ہوتا تو انبیا و صلحا خصوصًا ہمارے حضور اور آپ کے اہل بیت مبتلای مصائب نہوتے **جواب** یہ سلوکی خبث ہے جو نہ اللہ تعالی کے لائق نہ حضرت عیسے و عزیر پر صادق ہے اور مصائب صلحای عباد بصورت عذاب تنفر و عناد نہ تہی بلکہ امتحان اور ابتلا تہا جسکا نتیجہ علوی مراتب کمال تقرب ہے **دوم** وہ نہین تسلیم کرتے کہ ہمپر عذاب ہوگا **جواب** دنیاوی عذاب سے تو انکار ہی نہین ہوسکتا سور بندر ہوجانا۔ تیہ مین چالیس برس قید رہنا بخت نصر کا غلبہ اور قسم قسم کی آفتین۔ رہا عذاب آخرت اسقدر تو وہ خود مقر ہین کہ چالیس دن دوزخ میں ہمکو تکلیف ہوگی یہی مقدار حجت دعوی کو کافی ہے اور جو ہونے والی ہے وہ دیکھ لینگے **سوم** مسلمان بہی تو آپ کو امت مرحومہ۔ خیر الامم۔ اولیاء اللہ قرار دیتے ہین **جواب** ایک تو ہم مدعی نہین امیدوار ہین اور اوسکے فضل وسیع سے امید ممنوع نہین دوسرے ہمارے لیے وہ رد یعنی عذاب نہ منقول ہے نہ موعود۔ پہر فرمایا تم تو آدمی ہو جو باتین اورون مین ہین تم مین ہین وہ مالک ہے جسے چاہے عذاب کرے جسے چاہے بخشے **ف** معلوم ہوا کہ اللہ پر کسیکا حق نہین مختار ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا
ای کتاب والو بیشک آگیا تمہارے پاس بہیجا ہوا ہمارا بیان کرتا ہے تمہارے واسطے بند ہونے کے بعد پیغمبرونکے کہ نہ کہو تم

مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝

نہین آیا ہمارے پاس کوئی خوشی سنانے والا اور ڈر انے والا پس تحقیق آگیا تمہارے پاس بشیر و نذیر اور اللہ ہر شے پہ قدرت والا ہی

اے کتاب والو ہمارا فرستادہ تمہارے پاس آگیا اور ایسی حالت مین کہ وحی کا آنا بند ہو چکا تہا انبیا موجود نہ تہے تاکہ تم یہ کہو کہ ہمین سمجہانے بجہانے والا اطاعت کرنے کے انعام اور نافرمانی کی سزا بتانے والا نملا۔ ابتو تمہارے پاس سراج منیر نبی بشیر و نذیر صاحب معجزات و شمشیر آگیا اور اللہ جو چاہی کرے چاہے برابر پیغمبر بہیجا یا نہ بہیجے پہر منکر و متعجب کیون ہو ربط تردید و تہدید کے بعد حضرت موسیٰ کے قصون کی طرف توجہ دلائی کہ ابتو نادم ہون اور جو نسمجہے تہے سمجہین فرمایا

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ

اور جب کہا موسیٰ نے قوم سے اپنی اے قوم یاد کرو نعمتین اللہ کی تمپر جبکہ بنائے تم مین

اَنۡۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا ۖ وَّاٰتٰٮكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

پیغمبر اور بنایا تمکو بادشاہ اور دیا تمکو وہ جو نہ دیا تہا کسی کو تمام عالم سے

حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو سمجہایا کہ تم اللہ کی نعمتین یاد کرو اور اوسکا شکر کرو اور وہ نعمتین یہ ہین کہ تم مین سے بعض کو پیغمبر بنایا بعض کو بادشاہت و اقتدار ظاہری اور اعزاز باطنی نبوت کا اور علاوہ انکے بہت نعمتین وہ دین جو کسیکو نملی تہین جیسے من و سلویٰ ۔ سایہ ابر ستون نور چشمہ آب وغیرہ

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ

اے قوم داخل ہو زمین پاک مین جو لکہدی اللہ نے واسطے تمہارے اور نہ پہرو اپنی پشتون پر

فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۝

پس پہر وگے نقصان پانیوالے

ارض مقدس کہا مجاہد نے طور ہے اور اوسکا گرد اگرد - کہا ضحاک نے ایلیا ہی - کہا عکرمہ اور سدی نے ملک اریحا ہی - کہا کلبی نے دمشق اور فلسطین اور ایک حصہ اردن کا ہی - کہا قتادہ نے زمین شام ہی کہا ثعلبی نے کہ ابراہیم علیہ السلام کوہ لبنان پر چڑہے تو اونہین حکم ہوا دیکہو جہان تک تمہاری نظر پہونچے گی وہ ارض مقدس ہی اور تمہاری اولاد کی میراث ہی کتب اللہ یعنی اللہ تعالیٰ نے تقدیر مین لکہدیا معالم اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو امیدوار فرمایا تہا کہ تمکو ملک شام عنایت ہوگا اور وہان کنعانی قابض تہے جب فرعونی غرق اور قبطی مغلوب ہوگئے ارشاد ہوا کہ اریحا کے طرف جاؤ قوم عمالقہ کی سرکشی کو نیچا دکہاؤ اوسوقت ملک شام مین ہزار بستیان اور ہر بستی مین ہزار باغ تہے وہ سرزمین اللہ کی نعمتون سے آباد تہی بنی اسرائیل بارہ قبیلے ہر قبیلے پر ایک نقیب سردار چنکر کے

جمعیت سے روانہ ہوئے جب دشمن کے قریب آئی حکم ہوا کہ یہ سردار پختہ کار جائین مخالف
کے حرکات وسکنات پر نظر ڈالین احوال پوست کندہ جناب کلیم علیہ التحیہ والتسلیم مین پیش کرین
یہ بارہون سردار چلے اور جبارین کے ملک مین داخل ہوئے۔ یہ وہی قوم تھی جنمین کا ایک
عوج بن عنق مشہور ہی جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ ۳۳۳۳ گز قد تھا یہی عوج راہ سے
ان سردارون کو دامن مین ڈالکر اپنی بی بی کے پاس لیگیا اور زمین مین ڈالدیا کہا کہ یہی
لوگ ہماری لڑائی کو آئے ہین اور چاہا کہ پانون سے رگڑ دے عورت بولی نہین انہین چھوڑ دو
ہماری قوت وہیبت کا ذکر کرینگے قوم ڈر کر بھاگ جائیگی منقول ہی کہ انکے ایک انار کے پوست
مین پانچ آدمی سما جاتے اور ایک انگور پانچ مرد نہ اوٹھا سکتے جب یہ لوگ چھوٹ کر پھرے تو
راہ مین صلاح کی کہ اگر فوج مین یہ راز فاش ہوا سب بھاگ جائینگے بہتر یہ ہی کہ راز چھپائین
حضرت موسیٰ کی خدمت مین عرض کرین وہ جو مناسب جانین مگر لشکر مین آتے ہی یہ قرار بھول گئے جو دیکھا تھا
عموماً مشہور کردیا صرف یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا وعدی پر ثابت رہے بنی اسرائیل سنتے ہی گھبرا گئے اور کہنے لگے

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ
کہا اے موسیٰ بیشک وہان قوم سرکش ہی اور ہم نہ داخل ہونگے اوسمین جبتک وہ نکل جائین اوس سے پھر اگر

یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا
وہ نکل جائین اوس سے تو ہم در آنے والے ہین کہا دو مردون نے اونمین سے جو ڈرتے تھے نعمت کی تھی اللہ نے اونپر

ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا
داخل ہو اونپر دروازہ سے پھر جب داخل ہوگئے تم پس بیشک تم غالب ہونیوالے ہو اور اللہ پر پس بھروسا کرو

رجلان یوشع وکالب (ابن کثیر) (معالم) یعنے بنی اسرائیل کو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝
اگر ہو تم ایمان والے

دو آدمی عمالقہ کے ایمان لائے تھے دو آدمیون نے جنپر اللہ کا انعام تھا

سمجھایا کہ اے لوگو دروازہ سے دشمن پر در آؤ جب تم نے قدم رکھا اللہ تمکو غالب کردیگا اور اللہ پر بھروسا
کرو اگر تم ایمان والے ہو اسلیے کہ اللہ کا وعدہ پیغمبر کا ارشاد اوسپر اعتقاد ہو تو ایمان کہان کا

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ
بولے اے موسیٰ ہم نہ جائینگے اوسمین کبھی جبتک وہ اوسمین ہین پس جا تو اور رب تیرا

بنی اسرائیل نے کچھ نہ سنا اور کہا اے نبی اللہ آپ اور آپکا

فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝
پس دونو لڑو ہم تو یہین بیٹھے رہنے والے ہین

صاف صاف انکار کردیا کہ رب دونو جاکر لڑین ہمتو

یہین بیٹھے رہینگے نکتہ ہمارے حضور نے بدر کے لڑائی کے لیے اپنے اصحاب سے شورہ کیا حالانکہ کفار کے فوج کثیر سامان عمدہ اور یہان اللہ کا نام محض بے سامانی تہی تاہم سبنے عرض کی جو حکم ہو حاضر ہین حضرت مقداد نے کہا یا رسول اللہ ہم وہ نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ تم جاؤ اور تمہارا خدا ہم تو جان نثار اطاعت پر ہر دم تیار ہین ؏

من نہ آنم کہ سر از بندِ وفا بردارم ✤ گرچہ سازند جدا چون قلمم بند از بند

حضرت نے یہ سنکر دعای خیر دی - یہ شان تہی انصار و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۝

عرض کی اے رب مین نہین مالک مگر اپنی جان کا اور اپنے بہائی کا پس جدائی کردے ہم مین اور قوم نافرمانبردار مین

حضرت موسی نے عرض کی اے پروردگار میرا اختیار تو اپنی ہی ذات پر ہے یا اپنی بہائی ہارون پر کیونکہ وہ اللہ کے پیغمبر موسی کے معین و برادر تہے اونہین مخالفت سے کیا سروکار اے رب اس قوم نافرمانبردار مین اور ہم مین علحدگی کردے ایسا نہو انکے ساتہہ ہم بہی مخالفت ارشاد و ترک جہاد مین گرفتار عذاب الٰہی سزاوار ہو جائین ف معلوم ہوا نافرمانبرداروں سے دوری حضرت موسی کی سنت ہے

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۝

کہا پس بیشک منع کیے گئے اونپر چالیس برس سرگردان رہینگے زمین مین پس نہ افسوس کر قوم فاسق پر

حضرت عزیز جبار خدای قہار کا فرمان آگیا کہ اے کلیم جلیل اب یہ قوم نافرمانبردار ہمارے غضب مین گرفتار ہوگئے ہمنے انپر حرام کردیا کہ چالیس برس تک اس میدان سے نہ نکل سکین مین مین سرگردان پہرین مگر تم انپر افسوس نکرنا یہ ہمارے حکم سے نکل گئے تیہ میدان کہا ثعلبی نے لشکر حضرت موسی کا چہہ لاک تہا اور چہہ چہہ فرسخ کے عرض و طول مین خیمہ زن تہا جب قدرتی قید انکے لیے نازل ہوئی ہمیشہ چلتے اور اوس میدان سے نہ نکلتے مگر حضرت موسے و ہارون یا وبا اونکے خالص اصحاب مثل یوشع بن نون کے بہی اپنے گناہگار قوم کے ساتہہ رہتے اور اون بلا رسیدون کے دستگیری فرماتے تاکہ اللہ تعالی ان کے برکت سے اونپر ترحم فرمائے اور ایسا ہی ہوا متعدد نعمتین اونہین تیہ مین عطا ہوئین - من و سلوا - رات کو ستون نور جس سے چراغ کی ضرورت نرہتی - دن کو سایۂ ابر تاکہ چہت اور سایہ بان کی حاجت نہو پیاس مین وہ پتہر سے قدرتی چشمے جاری تہے - جو لڑکا پیدا ہوتا لباس اوسکے بدن پر ہوتا اور جسقدر بڑہتا جاتا لباس بہی وسعت مناسب پاتا - لیکن وہ ملذ کرنے والے

ف فانہا محرمۃ ... ارض تقدس ... اربعین ...

اس صورت مین منع مونث ہوگا اور یہی صحیح ... چالیس برس ...

گستاخ سب کے سب اسی تیہ مین رفتہ رفتہ ہلاک ہوے کوئی ایسا آدمی جو بوقت جس بیس برس سے زیادہ عمر کا تہا زندہ نرہا اور کسیکو ارض مقدس مین جانا نصیب نہو صرف حضرت یوشع و کالب اور ان موجودہ مجرمون کے اولاد جو اوس میدان مین پیدا ہوے اوس شہر پر فتحیاب ہوے۔ کہا گیا کہ اسی تیہ مین ہارون اور موسیٰ نے انتقال فرمایا اور یوشع بن نون خلیفہ و جانشین ہوے اور نوجوان بنی اسرائیل کے ساتھہ جبارین عمالقہ کو شکست دی ملک شام قبضے مین لائے اور کہا گیا کہ نہین خود حضرت کلیم نے بعد اختتام مدت چہل سالہ جہاد کیا اور عوج کو آپ کے عصای مبارک نے جہنم رسید کیا واللہ اعلم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ط قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ وقف لازم

اور پڑہ اونپر خبر دو بیٹون آدم کے سچ سچ جب کی دونون نے قربانی پس قبول کی گئی ایک سے اون دو کی اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہا البتہ مار ڈالونگا مین تجہ کہا نہین قبول کرتا اللہ مگر پرہیزگارون سے

اے نبی کریم آپ سنا دیجیے اونکو سچی خبر حضرت آدم کے دو بیٹون کے جنکا نام ہابیل و قابیل تہا جب دونون نے قربانی کی اور ہابیل کی قربانی مقبول اور قابیل کی قربانی مردود کی گئی تو قابیل نے کہا کہ مین تجہے مار ڈالونگا کہا ہابیل نے کہ اللہ تو پرہیزگارونہی کی نذر قبول فرماتا ہی عوائس جب آدم زمین پر آئے اور اونکی اولاد ہونے لگی ہر بطن مین ایک لڑکی ایک لڑکا جڑوان پیدا ہوتا اوسوقت بہائی بہن کا نکاح درست کر دیا گیا تہا صرف فرق یہ تہا کہ اپنی اوس بہن کے ساتہہ جو توام پیدا ہوئی ہی نکاح نکرتے قابیل کے ساتہہ اقلیما پیدا ہوے یہ نہایت حسین تہی اور ہابیل کے توام لیودا یہ بیٹی تہی جب جوان ہوے قابیل کا نکاح لیودا سے اور ہابیل کا نکاح اقلیما سے ٹہرا قابیل نے کہا میری بہن اقلیما حسین قدکر کو ملی یہ کیونکر ہوسکتا ہی حضرت آدم نے فہمایش کی اور آخر کار یہ فرمایا کہ تم دونو قربانی کرو جسکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کا مستحق ہوگا قابیل کسان تہا ایک گوند ہی کے نذر اللہ کے اور دلمین کہا نذر مقبول ہو یا نہ مین اقلیما کو نچہوڑونگا ہابیل بکریان چراتے تہے وہ بکری لائے اور دلمین ٹہرائی کہ جو رضای پروردگار ہو اوسے پر قائم و صابر ہونگا آسمان سے ایک آگ اوتری اور ہابیل کے قربانی کو جلا دیا (اگلے زمانے مین یہی طریقہ قبولیت کا تہا) اور قابیل کا غلہ یونہین رہگیا قابیل اور بہی غضبناک ہوا دلمین ٹہا

حسد اور کینہ مخفی رکھا جب آدم علیہ السلام مکۂ معظمہ کی زیارت کو تشریف لے گئے ایک دن قابیل آیا ہابیل بکریاں چرا رہے تھے کہا مین تجھے قتل کرونگا ہابیل نے کہا کیون بولا اسلیے کہ اللہ نے تیری نیاز قبول کرلی اور میری خوبصورت بہن تجھے ملی ہابیل نے کہا اللہ تعالے ڈرنے والون سے مقبول و منظور فرماتا ہے

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

اور اگر بڑہائیگا تو میطرف اپنا ہاتہ کہ مار ڈالے مجھ کو نہین ہون بڑہانیوالا ہاتہ اپنا طرف تیرے تاکہ قتل کرون تجھے مین ڈرتا ہون اللہ سے کہ پروردگار ہے عالم کا

ہابیل نے کہا تو چاہے دست اندازی کرے مگر مین تو اللہ سے ڈرتا ہون مین تجھپر ہاتہ نہ بڑہاونگا

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ

مین چاہتا ہون کہ پہیرے تو ساتہ میرے گناہ اور اپنے گناہ کے پس ہوجاے صاحب نار کا اور یہ بدلا ہے ظالمونکا

ہابیل نے سمجھایا کہ اگر تو مجھکو قتل کریگا تو میرے گناہ بہی تجھپر لادے جائینگے اور تیرے گناہ تو تجھپر ہین اس صورت مین تو جہنمی ہوجائیگا اور مین تو یہی چاہتا ہون کہ میرے گناہ تجھپر چلے جائین

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ

پہر رغبت دلائی اوسی نفس نے اوسکے مارڈالنے کی اپنے بہائی کو پس مار ڈالا اوسکو پہر ہوگیا نقصان پانے والونمے

یعنی قابیل کے جی نے قابیل سے کہا کہ اسے مار ڈال تو اوسنے مار ڈالا اور خاسر وخائب ہوگیا عرائس ایک دن قابیل نے ہابیل کو سوتے پاکر اوسکا سر پتہر پر رکھکر دوسرے پتہر سے کچل دیا پہر متردد ہوا کہ کیا کرے اور کسطرح انکی لاش کو مخفی کرے

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ

پہر بہیجا اللہ نے کوا کریدتا تہا زمین کہ دکہادے اوسے کیونکہ ڈہانکتا ہے لاش بہائی کی اپنے

قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ

کہا افسوس نہوسکا مجھسے یہ کہ ہوجاؤن مثل اس کوے کے پہر چہپاؤن لاش اپنے

اللہ تعالی نے دو کوے بھیجے اوسے مار ڈالا پہر چونچ سے | أَخِي ۚ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ بہائی کی پس ہوگیا شرمندونمے | ایک دوسرے سے لڑا اور زمین کریدی اور دوسرے

کوے کو اوسمین ڈالدیا قابیل نے دیکہا اور کہا افسوس ہین اس کوے کے برابر بہی عقل نہین رکہتا (اور اوسے دفن کردیا) عرائس ہابیل کے قتل سے سات دن تک زمین مین زلزلہ رہا پہر زمین نے اونکا خون پی لیا اور اللہ تعالی نے قابیل سے خطاب

فرمایا کہ تیرا بھائی ہابیل کہاں ہی وہ بولا مین کیا جانون ارشاد ہوا اوسکا خون مجھے زمین سے پکار رہا ہی تونے اوسے کیون قتل کیا قابیل نے کہا اگر مین نے مارا ہی تو خون کہاں ہی اوسدن سے اللہ تعالی نے زمین پر حرام کردیا کہ خون پی نہ جائے (یعنے نشان اوسکا باقی رہتا ہی)- ابن عباس سے مروی ہی کہ بعد قتل ہابیل کے درخت بھی کانٹے دار ہوگئے اور کہانے بدمزہ ہوگئے اور پہل تلخ ہوے اور پانی کہاری ہوگیا اور زمین غبار آلود ہوئی آدم نے کہا بیشک زمین پر کوئی بڑا حادثہ ہوا جب ہند مین آئی تو ہابیل کو مقتول پایا اور نہایت غمناک رہے- ادہر قابیل اپنی بہن اقلیما کو لیکر عدن کی طرف چلا گیا وہان شیطان آیا اور کہا تیرا بھائی آتش پرست تہا تب تو آگ نے اوسکی قربانی قبول کی پہر تو اُسنے بہی آگ کی پرستش شروع کی اور اوس کی اولاد مین فتنے اور فساد اور گناہ پہیلے

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ

اسی سبب سے لکہدیا ہمنے بنی اسرائیل پر بیشک جسنے ماری ایک جان بدون عوض جان کے یا

فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

فساد کے زمین مین گویا مار ڈالا سب آدمیون کو اور جسنے زندہ کیا جان کو گویا زندہ کر لیا سب آدمیونکو

انہین ظالمانہ حرکات کی سزا مین ہمنے بنی اسرائیل پر لکہدیا کہ جسنے کسی کو قتل کیا اور یہ قتل کسی خون کا عوض یا فساد و بغاوت[1] کی سزا نہ تہا تو گویا وسنے تمام آدمیون کو قتل کیا اور جسنے ایک کو زندہ کیا اوسنے گویا تمام عالم کو زندہ کیا کبیر بنی اسرائیل سے اس خطاب کی تخصیص اسلیے فرمائی کہ اونہون نے بہت پیغمبر شہید کیے- جو حقیقۃً ایک عالم کے برابر بلکہ اوس سے بڑہکر تہے آیت مین کئی امر ہین اول ایک کا قتل تمام عالم کا قتل کیونکر ہوسکتا ہی جواب کہا گیا[1] باعتبار عذاب ہی- اسلیے کہ ایک کی سزا بہی جہنم اور سبکی سزا بہی جہنم ہی- لیکن یہ تاویل ضعیف ہی اسلیے کہ ہر کافر جہنمی ہی مگر مراتب عذاب متفاوت ہین مساوی نہین[2] باعتبار سزاے دنیاوی اسلیے کہ ایک کا قاتل ہو یا سو کا سزا اوسکی قتل ہی[3] باعتبار جرأت- جسنے ایک خون ناحق کیا اوسے باک نہ رہا- ہاتہ چہوٹ گیا[4] باعتبار اشاعت یعنی طریقہ قتل شائع کر دیا[5] باعتبار جنسیت یعنی سب آدمی برابر ہین بہرکیف یہ تاکید و زجر ہی اسی لیے فرمایا (کانما) گویا ایسا کیا حقیقۃً نہین ابن کثیر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی قتل نہین ہوتا مگر قابیل کے ذمے

له لطیفه ابن آدم کے قتل مین نہین پورے پورے اثر پڑے مگر ابن رسول اللہ کے قتل سے انسانو نہین

ذمے ایک حصہ اوسکے گناہ کا لکھا جاتا ہی اسلیے کہ اوسی نے پہلے پہل طریقہ قتل جارے کیا۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا مین جانتا ہون کہ قابیل پر دوزخ کا آدہا عذاب ہوگا۔ اور آدہا دوسرونپر اور یہ بھی کہا کہ بڑا اشقی آدمیون مین قابیل ہی جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ کوئی خون ناحق نہین ہوتا جسکے گناہ کا حصہ اوسے نہ پونہچے دوم زندہ کرنے سے مراد یہ ہی کہ قاتل سے قصاص معاف کرے یا کسی ڈوبتے کو نکالے جلتے ہوے کو بچاے بہوکے کو کہانا کہلائے کہا مجاہد نے جسنے کسیکو قتل نہین کیا گویا زندہ کیا اور شر سے تمام آدمیون کو محفوظ رکہا سوم قتل مین یہ فرمایا کہ ناحق طور پر نہو اور زندہ رکہنے مین یہ قید نہ بڑہائے کہ کسی حسابکا معاوضہ نہو اسلیے کہ قتل بحق گناہ ہی نہین ورنیکی اگرچہ ادای حق واجب مین ہی ہو مگر نیکی ہی چہارم قابیل کو اُس گناہ کی جرات۔ عورت کی خواہش اور حسد نے دلائے اور یہ مادہ خبیث ہر بشر مین موجود ہی اور ہابیل کو اس مقام اعلی پر صبر و عفو و رضا نے پونہچایا اور یہی تفسیر اس آیت کی قول رسول کریم سے مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا جسنے اچہی راہ نکالی اور اوسپر عمل کیا اوسی اوسکا ثواب بہی ملیگا اور جو اور اوسے کریگا اوسکا بہی ثواب ملیگا مگر اونکے ثواب سے نہین بلکہ اللہ کے فضل سے اونکی نیکی کم نہوگی اور جسنے بری راہ نکالی اوسپر عمل کیا اُسکا گناہ اسپر ہی اور جو وہ کام کریگا اُسکا گناہ بہی پائیگا اوسکا [illegible]

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝

اور بیشک آ گئے اونکے پاس پیغمبر ہمارے ساتھ معجزونکے پہر بیشک بہت اونمین سے بعد اوسکے زمین مین فضول کار ہین

اور آدمیونکے پاس یا بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغامبر ساتھ کہلی کہلی دلیلین ظاہر معجزے لیکر آئے اوسپر بہی بہت ایسے تہے کہ زمین مین اسراف یعنے حد معین سے تجاوز اور گناہ بیجا کیا کیے

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا

نہین بدلا اونکا جو لڑتے ہین اللہ سے اور رسول سے اوسکے اور کوشش کرتے ہین زمین مین فساد کرتے ہوے مگر یہ کہ مار ڈالے جائین

أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ

یا سولی دیے جائین یا کاٹے جائین ہاتہ اونکے اور پاؤن اونکے جانب خلاف سے یا نکالدیے جائین زمین سے

ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

یہ واسطے اونکے رسوائی ہے دنیا مین اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب بڑا ہے

ع فساد [illegible] یفسدون الی [illegible] یسعون بالفساد [illegible] [illegible] ع
صاحب تفسیر احمدی [illegible] (اول) [illegible] [illegible] ۱۲۵

جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑتے ہین اور زمین پر لوٹ مار سے فساد پھیلاتے ہین اونکی سزا
یہی ہی کہ اگر صرف قتل کیا ہی تو گردن ماری جاوے اور اگر مال بھی لوٹا جانین بھی ضائع کین تو امام
چاہے قتل یا سولی پر کفایت کرے چاہی ہاتھ پانو کاٹ کر قتل کرے یا سولی چڑھائے۔ اور اگر
صرف مال ہی لوٹا ہی تو داہنا ہاتھ بایان پانو کاٹا جائے اور اگر رہزنی کا قصد کیا اور آمادہ
ہوے مگر لوٹ مار کی نوبت نہین آئی تو (نفی) یعنی محبوس کیے جائین یہ رسوائی دنیا کی ہے
اور آخرت کا عذاب عظیم علاوہ بران۔ اسمین کئی بحثین ہین **اول** محاربون سے باتفاق
راہزن مراد ہین (اسلیے لڑنے والا خواہ حربی ہی خواہ باغی اسپر بند امام کے حکومت باقی ہے
نہ بعد مغلوبی کوئی سزا معین و ماثور اب سوا سے راہزن کے۔ علانیہ۔ لڑائی کا اطلاق کسی پر
نہین ہوسکتا **دوم** اللہ اور رسول سے لڑنا رعایاے امام سے لڑنا ہی اسلیے کہ یہ لوگ مطیع
و مدد گار اللہ اور رسول کے ہین **سوم** سزا کی تقسیم اسلیے ہی کہ جب جرم رہزنی کے مراتب
مختلف تھے اور سزائین بھی متفاوت مذکور ہوئین تو ضرور ہوا کہ بقدر جرم سزا تقسیم کیجائے
اور کہا صاحب تفسیر احمدی نے کہ اسی تفصیل سے جبرئیل حکم سزا لائے تھے **چہارم** قطع کے
کیفیت مجمل تھی تو نصوص سرقہ سے جو اُسکے مناسب ہی تفسیر کی گئی **پنجم** جب لوٹ مار دونو
ہو تو امام کو اختیار اسلیے دیا گیا کہ باعتبار مال لینے کے قطع اور باعتبار قتل کے قتل دو قصور
اور دو سزائین لیکن جبکہ سولی اور قتل کا مال ایک ہی اور قطع قتل مین داخل لہذا اختیار
دیا گیا چاہے دونون خطاؤنکی سزا کی صورت قائم کرے یا ایک ہی مین دونونکی غرض نکالے
ششم (نفی) مثانا۔ کہا شافعیہ نے کہ امام اوسکی تجسس و تعاقب کرتا رہی کہ وہ ایک جگہ
نہ ٹھہر سکے اور جب گرفتار ہون سزا پائین کہا حنفیہ نے نزدیکا زمین سے اخراج متعذر اور دوسرے
شہر مین نکالدینا یا اضرار ہی یا ضرر اسلیے کہ اگر کسی اسلامی شہر مین جائیگا تو وہان ضرر رسانی ہو
اور یہ حرام ہی اور اگر دار الحرب مین گئے اور مرتد ہوگئے تو گناہ اور کفار کے معین ہوے تو اپنا ضرر
پس ضرور ہے کہ نفی سے حبس و قید مراد ہو اور اس راے کے تحسین صاحب تفسیر کبیر نے بھی کی
ابن ماجہ فرمایا مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا جسنے ہمپر ہتیار اوٹھائے وہ ہمسے نہین
اور فرمایا مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ جو اپنے مال کے بچانے مین مارا گیا وہ شہید ہی معالم
اسکی شان نزول مختلف مذکور ہوے ہین کہا ضحاک نے کہ اہل کتاب کی شان مین وارد ہوے
اونکی ایک قوم مین اور مسلمانون مین صلح تھی پہر وہ عہد شکنی کرکے راہزنی کرنے لگے

کہا کلبی نے ہلال بن عویمر کے حق مین وارد ہوے اسکو ابو بردہ بہی کہتے ہین آنحضرت سے اور
اونسے وعدہ تہا کہ نہ آپکی مدد کریگا نہ آپکے دشمن کے ساتہہ ہوکر آپسے لڑیگا اور جو ہلال کی قوم کا
حضور مین جاے اوسے امن ملے پہر ایک گروہ بنی کنانہ کا بغرض قبول اسلام جاتا تہا اونکا
گذر بعض بنی اسلم پر ہوا جو ہلال کی قوم سے تہے اوسوقت ہلال موجود نہ تہا یہ بنی اسلم بنی کنانہ پر
حملہ آور ہوے اور اونہین قتل کیا اون کے اسباب چہین لیے۔ اونکے فیصلے کے لیے یہ حکم نازل
ہوا۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ عرینہ اور عکل کے لوگون مین یہ آیت اوتری یہ لوگ حضور مین آگئے
اور بظاہر ایمان لائے پہر کچہہ بیمار ہوگئے تو آپنے حکم دیا کہ شتران صدقہ کے قریب رہین اور اونکا
دودہ اور پیشاب پیین چنانچہ اسے علاج سے اونکو شفا ہوئی پہر وہ مرتد ہوگئے اور چرواہونکو
قتل کر ڈالا اور صدقے کے اونٹ ہنکالے چلے اونکے تعاقب مین شیران اسلام بہیجے گئے اور
مجرم گرفتار شدہ حضور مین لائے گئے اور بحکم حضرت رسالت اونکے ہاتہہ اور پاؤن کاٹے گئے
اور آنکہون مین گرم سلائی پہیری گئی اور دہوپ مین ڈالدیے گئے یہانتک کہ جہنم رسید ہوے
ف یہ تشدد اسلیے تہا کہ اونسے نہایت قبیح حرکت ہوئی اور چرواہون کو نہایت بیدردی
سے قتل کیا تہا۔ پہر مثلہ یعنے ناک کان کاٹنا صورت بگاڑ ڈالنا ہمیشہ کے لیے منسوخ ہوگیا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

مگر جنہنے توبہ کی پہلی اس سے کہ قابو پاؤ تم اونپر پس جان لو بیشک اللہ غفور رحیم ہے

یعنی چور رہزن پکڑ لیے جانیسے پہلی تائب ہوگئے اونپر حد دنیاوی اور عذاب اخروی نہین ہے
اسلیے کہ اللہ غفور رحیم ہے **احمدی** حد یعنی اللہ کا حق ساقط ہوجائیگا اب مدعیونکو اختیار ہی
کہ خون یا مال کا دعوی پیش کرین اور خون کے عوض مین خواہ خون لین خواہ معاف کرین
خواہ مال پر صلح کرلین۔ اور مال کے عوض مال پاسکتے ہین ہاتہہ پاؤن نہ کاٹے جائینگے۔ نہ حبس
ہوگا۔ نہ سولی۔ اسلیے کہ یہ سب اللہ کے حق تہے اوسنے معاف فرمائیے بندون کے حق باقی
رہے اور یہی ذکر کیا صاحب تفسیر کبیر نے امام شافعی کے مذہب سے اور یہی ذکر کیا گیا
ہدایہ مین **اختلاف** کہا امام شافعی نے کہ اگر بعد گرفتاری کے بہی توبہ کرے تو ممکن ہے
کہ حد ساقط ہوجاے اسلیے کہ ماعز نے وسط رجم مین توبہ کی پہر یہ قصہ حضور مین پیش ہوا تو فرمایا
کیون نہ تمنے اوسے چہوڑ دیا **جواب** ماعز کا زنا اونکے اقرار سے ثابت تہا اور مقر مختار ہے
جب چاہے انکار کرجاے وہ انکار معتبر ہے اسلیے کہ اوسی نے ثابت کیا تہا وہی ساقط کرتا ہے

یا معلوم نہین اوسکی دو باتون سے کون سچ ہی پس شبہ ہوگیا اور حدود آلہی کے ساقط کرنے کے لیے اسیقدر شبہہ کافی ہی (ہدایہ) ف اسمین کئی صورتین ہین ۱ پکڑ جانے سے پہلے توبہ کی تو حد ساقط خطا معاف ہی صرف بندونکا حق باقی رہیگا ۲ پکڑ جانے کے بعد توبہ کی تو حد جاری ہوگی اور اللہ اپنا حق اخروی معاف فرمادیگا ۳ توبہ نہ کی تو یہان سزا وہان عذاب ہی ۴ یہ تخفیف یعنی توبہ کر لینے سے معافی صرف قطاع الطریق مین مذکور ہی دوسری حدود مین نہین ربط کفار و فساق کو ذکر کے بعد دل نرم کرنیوالی اور شوق اندرونی کو جوش مین لانیوالی بہ آتین شروع فرماتے ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اللہ کے وسیلہ اور جہاد کرو راہ مین اوسکی تاکہ تم فلاح پاؤ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اوسکی رضا و قرب کے لیے اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کو وسیلہ گردانو اور اوسکی راہ مین کوشش و قتال کرتے رہو تاکہ تمکو فلاح و رستگاری حاصل ہو کہا مفسرین نے وسیلہ تقرب و اعمال صالحہ ہین اور جہاد سے مراد قتال۔ اور فلاح جنت و مغفرت ف اس آیت سے حضرات صوفیہ نے تمسک کیا ہی کہ وسیلے سے شیخ کامل جو معلم علوم آسمانی و مدرس حکمت روحانی ہو مراد ہی اسلیے کہ گو اللہ کا نام پاک بنفسہ موجب فلاح و صلاح ہی مگر تعلیم و صحبت کامل کو بڑا دخل ہی مولانا قال را بگذار مرد حال شو ✚ پیش صاحب دولتی پامال شو ✚ گر تو سنگ صخرہ و مرمر شوی ✚ چون بصاحب دل رسی گوہر شوی ✚ اور یہ امر باتفاق مسلم ہے کہ جو فائدہ صحبت سے ہوتا ہی درس و وعظ سے ممکن نہین۔ یہی قرآن یہی سنت ہی مگر صحابہ فیض صحبت حضور سے سراپا نور بنگئے اور ہم دور افتادہ اگرچہ ہون بہی تو ذرے اوسی نور کے وہ حبابی وجود جو ہوا سے خودی سے تہی اور وہ قطرات قلوب جو جوش خود رفتگی سے بہ رہین جذبات قدم اور فیضان اتم نے اونہین صرف طاہر نہین بلکہ مطہر بنادیا ہی هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ کتاب علم صامت ہی اور وہ کتاب ناطق۔ یہ شریعت منقول ہی وہ سنت مقبول۔ یہان خبر ہے اور وہان نظر۔ اور عکس جو اصل مین خلاف نظر آوے تو آئینے کا قصور ہے یا نگاہ کا فتور۔ چشم وحدت مین اس دوئی سے دور ہو اشارات قرآنی نے اون بدمستون کے سب نشے ہرن کردیے جو سمجھے ہین کہ زہد و تقوی اور ہی اور اہل محبت کا دوسرا طور اسلیے کہ فرمایا (اتقوا) اللہ سے ڈرو۔ خود بیسے بچو منہیات و مشتبہات چھوڑ قرآن و حدیث کے پورے پورے تابع ہوجاؤ شیخ کامل و مرشد ہادی سے استفادہ اور سلوک کا ارادہ کرو اور بحسب تعلیم شیخ باتمام تقوی مجاہدات و عبادات مین

مصروف رہو ہتیار درست ہر دم کمر باندہے جا لاک و چست فوج نفس کا مقابلہ شیطان کافر سے مقابلہ کرو تاکہ بتخانہ شرک خفی و بت خودی معدوم ہو اور سوقت کوئی ہمی نہیں صرف امیدوار رہو سکتے ہو کہ شاید کرشمہ لطف و شان عنایت دستگیری فرمائے منازل و رتبہ قرب سے نوازے صلاح و فلاح آئے ابن کثیر وسیلہ ایک درجہ اعلی ہی جو سوائی ہمارے حضور کے کسیکو عطا نہو گا عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو وہی لفظ کہو پھر مجہپر دس بار درود پڑہو پھر میرے لیے اللہ سے وسیلہ طلب کرو بیشک وسیلہ جنت مین ایک جگہ ہو جسے ایک ہی بندۂ خدا پائیگا اور امید ہو کہ وہ پانیوالا مین ہون تو جو کوئی میرے لیے وسیلہ مانگے گا مین اوسکا شفیع ہونگا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ

بیشک جو کافر ہوگئے اگر ہووا واسطے اونکے جو ہے زمین مین سبکا سب اور اوتنا ہی ساتھ اوسکے تاکہ بدلا دین ساتھ اوسکے

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

عذاب سے روز قیامت کے نہ قبول کیا جائیگا اونسے اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہے

کفار کو اگر قیامت مین تمام دنیا کے مال کا دونا دیدیا جاسے تاکہ وہ مال دیکر قیامت کے عذاب سے رہائی حاصل کرین تو یہ تمام مال ونسے مقبول ہوگا اور عذاب دردناک ضرور کیا جائیگا **ف** آیت مین کمال مبالغہ ہے کہ ہرگز کفار نجات نہین پاسکتے اسلیے کہ تمام دنیا کا دونا مال وہان ہاتہ آنا محال ہے اور دوزخ سے نکلنا اس فرض محال پر بہی غیر ممکن

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

چاہینگے کہ نکلین آگ سے اور نہین وہ نکلنے والے آگ سے اور واسطے اونکے عذاب دائمی ہے

جہنمی بہت کچہ چاہینگے کہ دوزخ سے چہٹکارا ہو مگر ایسا نہین ہو سکتا اونپر ہمیشہ کے لیے عذاب ہے ابن کثیر فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دوزخی بلایا جائیگا اوس سے کہا جائیگا تیری خوابگاہ کیسی ہے کہیگا نہایت بری ارشاد ہوگا کہ کشک بہر سونا دیکر رہائی چاہتا ہے کہیگا ہان ارشاد ہوگا تو کاذب ہے ہمنے اس سے کم یعنے مقدار ذرہ کو تجہسے طلب کیا تو نے نہ دیا پہر دوزخ مین پہیر دیا جائیگا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ

اور چور مرد اور چور عورت پس کاٹو ہاتھ اونکے سزا ہو اوسکی کہ کمایا عبرت اللہ کیطرف سے

اور چور مرد اور چور عورت جب جو کیا اور عذاب و عبرت اللہ کیطرف سے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور اللہ غالب و حکیم ہے

چوری کرین تو کاٹو ہاتہ انکے سزا ہو اوسکی اور اللہ غالب ہو اور حکمت والا ہے

تفصیل واضح رہے کہ سزائین دو قسم کی ہین ۱؎ قصاص جسمین بندیکا حق ہو جیسے جان کے عوض
جان اسمین بندہ مدعی اور مختار ہی چاہے معاف کرے چاہے عوض لے ۲؎ حدود جسمین اللہ کا حق
ہو اسمین نہ بیشی کمی ممکن ہی نہ عفو جائز اور ذرا سے شبہے مین سزا لے دنیاوی ساقط ہوجاتی ہی
اور چوری کی سزا بھی حد ہی لہذا وہ صورتین جنمین شبہہ تہا فقہانے اول ہی سے خارج قرار دین
پس (سرقہ) لغت مین غیر کا مال خفیۃ لے لینا ۱؎ سارق عاقل و بالغ ہو مجنون اور بچے پر
حد نہین ۲؎ چہپکر مال لیا ہو غاصب یا اُچکے پر حد نہین ۳؎ مال مملوک ہونا کہ مال مباح کا
شبہہ نرہے اسی لیے کفن[۱] دزد پر حد نہین ۴؎ مال غیر کا ہو اسی لیے ذو رحم اور شریک اور زوجین
پر حد نہین اسلیے کہ انکے مال باہم خلط رہا کرتے ہین ۵؎ مال محفوظ ہو یعنے حقیقۃ کوئی نگہبانی کرتا ہو
یا حکماً جیسے صندوق مکان وغیرہ پس محافظ یا داروغہ وغیرہ خائن ہین سارق نہین ملہ حنفیہ
کے نزدیک مال دس درم یعنے رتی کم بائیس ماشے چاندی سے کم نہو اور مالکیہ کے نزدیک تین درم
اور شافعیہ کے نزدیک چوتہائی دینار یعنی چہ رتی ایک جو سونا ہونا ضرور ہی اسلیے کہ مطلقاً کسی
شے کو لے لینا چوری نہین بلکہ ضرور ہی کہ مال قابل حفظ و منع و رغبت و طمع ہو اور اوسکا اندازہ
آثار و مناسبات سے کیا گیا اور ہر مجتہد نے اپنے علم و فہم کی رو سے ایک حد قرار دی اور جب
ان امور سے کچہ بہی کمی ہو تو ایسی مال مین مدعی کا دعویٰ قائم اور حق الشرع حد ساقط ہے پہر
اگر ایسی چوری دو عادل گواہونکی گواہی یا چور کے اقرار سے ثابت ہوجائے تو داہنا ہاتہ گٹے سے
کاٹا جائے اور پہر ایسا کرے تو بایان پانو۔ اور پہر چوری کرے تو حنفیہ کے نزدیک قید شافعیہ کے
نزدیک بایان ہاتہ پہر داہنا پانو کاٹا جائے **مسئلہ** اگر چور کا ہاتہ کاٹا گیا اور جو مال چرایا
تہا وہ موجود ہی مالک کو دلایا جائے اور ضایع ہوگیا تو اب چور پر مالکا مطالبہ نرہا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی یہ ہاتہ کاٹنا سزا ہے کافی اونکے جملہ کسب کی ہی اور سرقہ اور مال مسروق دونون اوسکے
فعل ہین ملہ سرقہ فعل واحد ہی اوسکی دو سزائین نہین ہوسکتین۔ اس مقام پر کئی بحثین ہین
اول سرقہ عام ہی۔ پہر بعض صورتین کیون خاص کین **جواب** وہ پہلے ہی سے داخل نتہین
اسلیے کہ اونکے دخول مین شبہہ تہا اور حدود مین شبہات معتبر نہین **دوم** قطع ید مطلق ہے
داہنے ہاتہ اور گٹی کی قید کہانسے بڑہالی گئی **جواب** (ید) مطلق ہی مگر ابن مسعود کی قرأت مین
اَیْمَانَہُمَا بجائے اَیْدِیَہُمَا کے آیا ہی یعنے کاٹو داہنے ہاتہ اونکے لہذا ہاتہ سے داہنا ہاتہ
مراد لیا گیا اور محل قطع مجمل تہا اوسکا بیان حدیث سے ہوا اور یہ دونو متفق علیہ جمہور ہین

ملہ اسلیے کہ کفن کا کوئی مالک نہین ۱۲ ملہ جز ۱۲ معنوں مطلق ہی ...

۳ قرآن مین صرف ہاتھ کاٹنا ہی دوسری بار بایان پاؤن کیون قطع ہوتا ہی جواب حدیث سے ۴ پیر داہنا پانون اور بایان ہاتھ حدیث سے کاٹنا چاہیے تہا اوسکا کوئی جواب قابل تسکین نظر مین نہین گزرا مسئلہ ایک شخص کئی بار چوری کرے جب گرفتار ہوگا ایک ہی بار ہاتھ کاٹا جائیگا اسلیے کہ قطع جمیع خطا کی جزا قرار پاچکا ہی (ہدایہ و نورالانوار) حدیث مین چور کی نسبت لعنت وارد ہوئی اور بخاری مین ہی لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی چور چوری کے وقت باایمان نہین ہوتا

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر جو توبہ کرے بعد اپنے ظلم کے اور نیک چلن ہوجاے تو بیشک اللہ توبہ قبول کرتا ہی اوسپر بیشک اللہ غفور رحیم ہے

ظلم سے مراد چوری اصلاح سے مراد ترک سرقہ و روش نیک - یعنی چوری یا قطع کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالی معاف فرمائیگا مسلم فرمایا حضرت عایشہ نے کہ ایک عورت کا ہاتھ کاٹا گیا پیر اوسنے توبہ کی اور نکاح کرلیا میرے پاس آتے مین اوسکی حاجتین حضور مین عرض کرتی ف ۱ کبائر توبہ کرنے سے معاف ہوجاتے ہین ۲ اگر مجرم توبہ کرے تو اوسپر طعن منع ہے اسلیے کہ فرمایا (اصلح) اور صاحب صلاح کو مفسد و ظالم کہنا خطا ہی ۳ یہ ارشاد مطلق کہ توبہ اور اصلاح بعد قطع یا قبل قطع مقتضی ہی کہ حدود کفارہ گناہ نہون ورنہ بعد قطع توبہ کے ضرورت ہی کیا تہی اور حدیث مذکور مین بہی توبہ بعد قطع ہی اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا مسئلہ ہاتھ کٹنے سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط نہوگی اسلیے کہ راہزنون مین استثنا ہی حکم قطع سے اور یہان وعدہ عفو ہی اور یہ عفو عذاب آخرت سے متعلق ہی اور کوئی وجہ نہین کہ حد واجب ہونے کی بعد ساقط ہوجاے بخلاف راہزن کے کہ اوسکی مصلحت خاص ہمنے بیان کردی ہی اور کہا بعض نے اگر چور کافر ہی تو اسلام لانے سے حد ساقط ہوجائیگی اسلیے کہ اسلام اپنی پہلی خطاؤنکا مٹادینے والا ہی اور حضور نے خون ایام جاہلیت کے چھوڑ دیے - مگر ایسا نہین ہی اسلیے اسلام اونہین خطاؤن کو معاف کرادیتا ہی جن سے دار القضا یا بندگان خدا کے حقوق متعلق نہون اور حضور کا ارشاد اس امر کے رہنمائی کرتا تہا کہ حکم قضا نہ اوس زمانے سے متعلق ہی جو ایام حکومت سے سابق ہوا ورنہ اوس مقام پر نافذ ہوگا جہان غیر اسلام کی حکومت ہو پس چور اگر کافر حربی تہا تو اوسپر حد تہی ہی نہین معاف کیا ہوگے اور ذمی تہا تو بعد وجوب سقوط کے لیے کوئی دلیل چاہیے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ

کیا نہیں جانتا تو کہ بیشک اللہ اوسکی ہے بادشاہت آسمان اور زمین کی عذاب کرے جسے چاہے اور بخشے جسکے حق میں

يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

چاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

یعنے اگر چور کی توبہ قبول ہو لی تو کچھ بعید نہیں اللہ تو آسمان و زمین کا مالک ہے وہ مختار ہے جسے چاہے اپنی نافرمانی پر دارے اور قصور خدمت سے عذاب میں مبتلا کرے اور جسے چاہے اپنے فضل و کرم سے مغفور کرے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہر شے پر قادر ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ

اے رسول نہ محزون کریں تجھے جو جلدی کر رہے ہیں کفر میں ان لوگوں سے

قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ

کہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے منہ سے اپنے اور نہیں ایمان لائے دل اونکے اور اونسے جو یہودی ہیں بڑے سننے والے

لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ

جھوٹ کے دوسری قوم کے کہ نہیں آئی پاس تیرے بدل دیتے ہیں باتیں بعد اوسکے وضع کے

يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا

کہتے ہیں اگر دی جاؤ تم یہ (محمد سے) تو لے لو اوسے اور اگر نہ دی جاؤ وہ تو بچو اوس سے

وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

اور جو شخص کہ چاہے اللہ تعالیٰ بہکانا اوسکا تو نہ مالک ہوگا تو واسطے اوسکے اللہ سے کچھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ای رسول مقبول جو لوگ کفر مین بڑہتے جاتے ہین منہ سے کہتے ہین ہم ایمان لائے مگر دل اونکی
ایمان والی نہین یعنے منافق ہین اور وہ لوگ جو یہودی ہین جنکی حالت یہ ہی کہ جہوٹہی باتین
کان لگا کر سنتے ہین یا جہوٹہ جہوٹہ خبرین مشہور کرنے کے لیے آپکی باتین سنتے ہین تاکہ
خلاف شہرت پہیلائین ناواقفون کو بہکائین اور اسلیے سنتے ہین کہ دوسری قومین جو آپ تک
نہین پونہچین اور مراد اسنے یہود خیبر ہین اونہین خبرین پونہچائین اون کے جاسوس ومخبر ہین
اور کلمات اللہ یعنی توریت مین تحریف وتغییر کیا کرتے ہین مطلب کی باتین لی ہین خلاف نفس
کے تاویل یا تبدیل کردی اور یہ تحریف کب کرتی ہین جبکہ اللہ تعالی نے اوسے اپنے محل پر
موضوع اور معین کردیا اور باتفاق انبیاے مرسل وعلماے یہود مسلم ومقبول ومعمول ہوگیا
اور آپسمین کہتے ہین اگر یہ رسول عربی تمہین دے یعنی حکم مین ہمارے موافقت کرے تو
مان لو اور اگر ہماری موافقت سے سکوت کرے یا مخالف حکم دے تو اوسکی بات نہ سنو اور
اوس سے بچتے رہو پس آپکو انکی باتین اور انکی مکاریان ملول ومحزون نکرین اور آپ انکی
ہلاک وضلالت پر رنجیدہ نہون بات یہ ہی کہ جسے اللہ تعالی نے اپنے ارادہ غالب ورعلم ازلی
مین گمراہ قرار دیا ہوا اوسپر دروازے توفیق کے اوسپر بند کرلیے اوسکی رہنمائی اور اوسکے بچانی
پر آپکو کچہ اختیار نہوگا اللہ کے ارادے پر کسیکا زور نہین **ف** یہود سے مراد بنی قریظہ ہین
جو خیبر کے یہودیون کو حضرت کی خبرین پونہچاتے تہے اور جب آپکی مجلس شریف سے اوٹہتے
کہتے آج نبی عربی نے یہ یہ باتین کہین حالانکہ وہ آپنے نفرمایا ہوتا - لہذا فرمایا کہ سنتے ہین تاکہ
جہوٹہ بولین - اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ جہوٹہی باتین بگوش دل سنتے ہین **شان نزول**
معالم مین ہی کہ خیبر کے یہود مین ایک مرد وعورت نے زنا کیا مگر یہ دونو شریف قوم اور امیر تہے
علماے یہود کو منظور ہوا کہ یہ دونو سنگسار نہون آپسمین ٹہہرالی کہ نبی عربی کی کتاب مین رجم کا
حکم نہین ہی اگر اونکی طرف رجوع کرین تو صرف مار پر ٹل جائیگی یہود بنی قریظہ کے پاس اون
مجرمون کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ اگر حضرت تمہارے موافق حکم دین تو ماننا نہین تو انکار وفرار کرنا
پہر ایک گروہ یہود کا حاضر خدمت ہوا اور زناے محصنہ کا حکم پونہچا فرمایا تم میرے حکم پر
راضی ہوگے - بولے ہان معا جبرئیل آئے اور رجم کا حکم لائے یہود کو تردد وکلام ہوا کہ آپنے
بحسب اشارہ جبرئیل امین فرمایا تم مین ایک جوان بے ریش خوبصورت یک چشم فدک کا
رہنے والا مشہور ہی ابن صوریا ہی بولے ہان وہ بہت بڑا عالم ہی - فرمایا اچہا اوسکے بلاؤ

جب آیا تو کہا اسکے فیصلے پر راضی ہو ہمارے تمہارے اختلاف مین جو انصاف کرے یہود خوش ہوے اور کہا بہتر حضور نے ابن صوریا سے کہا تجھے اوس معبود کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہین جسنے موسی پر توریت اوتاری تمھین مصر سے نجات دی دریا مین راہ بنا دی فرعونیونکو ہلاک کیا۔ جسنے تمپر تیہ مین سایۂ ابر و غذا من و سلوی عطا کی اور وہ کتاب اوتاری جسمین حرام و حلال کے احکام ہین۔ کیا تم توریت مین زانی محصن کے لیے رجم کا حکم پاتے ہو۔ ابن صوریا نے کہدیا کہ بیشک آپ فرمائین کہ قرآن مین اسکی کیا تفصیل ہے فرمایا جب چار آدمی عادل گواہی دین کہ اسطرح دیکھا جیسے سرمہ دانی مین سلائی تب سنگسار کیا جائے ابن صوریا بولا بخدا توریت مین بھی ایسا ہی ہے۔ فرمایا لے ابن صوریا بتا کہ یہ حکم کیونکر چھپایا گیا بولا جب کوئی امیر زنا کرتا تو ہمارے علما درگزر کرتے غریب پر حکم دیتے پس شرفا مین بکثرت زنا ہونے لگا بادشاہ کا بھتیجا پکڑا گیا اور رجم سے محفوظ رہا پھر کسی اور سردار نے زنا کیا بادشاہ نے چاہا کہ اوسپر حد جاری کرے اوسکی قوم کے لوگ بولے اگر شاہزادے پر حد قائم ہو تو اسپر بھی ہو پھر سبنے مشورہ کرکے یہ قرار دیا کہ رجم نکیا جائے بلکہ چالیس کوڑے مارین اور منہ کالا کرکے گدھے پر سوار کرین اور منہ دم کی طرف رکھین اور شہر مین پھرائین رجم کی جگہہ اسی پر کفایت کرین۔ یہود ابن صوریا پر خفا ہوے کہ ہمنے تیری تعریف کی اور تو نے پردہ کھولدیا وہ بولا مین ڈرا کہ مبادا جھوٹی قسمون سے کوئی بلا نہ آجائے۔ پھر حضور نے حکم دیا تو مسجد کے دروازے پر وہ دونون سنگسار کیے گئے اور کہا ای اللہ مین پہلا وہ ہون جسنے تیرے مٹے ہوے حکم کو جاری کیا۔ مسلم شریف مین یہ روایت یون ہے کہ یہود نے حکم رجم سے انکار کیا توریت منگائی گئی آیت رجم پر انگلی رکھکر ادہر اودہر سے پڑہنے لگے عبداللہ بن سلام نے کہا ہاتھ اوٹھاؤ ہاتھ اوٹھاتے ہی پردہ فاش ہوا آیۂ رجم نکل آئی۔ اور حکم دیا گیا کہ دونو سنگسار کیے جائین کہا عبداللہ بن عمر نے مین نے دیکھا کہ جب عورت پر پتھر مارے جاتے تو مرد ہاتھون سے بچاتا تھا۔ تنبیہ اہل قرآن ای امت نبی آخر زمان ذرا دیکھو سوچو کہ یہی احکام ہین جنکے ترک و محو سے یہود عذاب و خواری کے سزاوار ٹھیرائے گئے افسوس کہ اسلامی حکومتین اللہ کے حدود یعنے رجم و جلد و قطع وغیرہ چھوڑکر اِدہر اودہر کے خرافات اختیار کرلین اور اوسپر یہ امید کہ ہم دنیا مین منصور اور آخرت مین مغفور رہون ع این خیالست و محالست و جنون۔ بحث حنفیہ کہتے ہین کہ کافر محصن نہین ہوتا اوسپر کوڑے مارے جائینگے سنگساری نہوگی جیسے

غلام پر - اور حدیث مین تصریح ہی کہ آپنے یہود کو سنگسار کیا جواب احصان صرف نکاح ہی کا نام نہین بلکہ پاکدامنی بھی شرط ہی پس حنفیہ نے اس نظر سے کہ کافر کی عفت مشتبہ ہو اور شبہات سے حدود قائم نہین ہوتے اوسے محصن قرار نہ دیا - اور ذمیون ایک قسم کی لونڈین ہی کہ اونہین غلامون کے ساتھ ملحق کردیا اور فیصلہ مذکور اس مسئلے سے متعلق نہین اسلیے کہ یہود خیبر نہ ذمی تھے نہ ہمارے احکام اونپر نافذ اونہون نے خود آپ کو حکم بنایا اور خواہش کے کہ جو حکم زنائے محصنہ کا ہی وہ بعینہ ان مجرمون پر جاری کرین یہ نہ تہا کہ اولًا اونہین بحکم قرآن محصن قرار دین پھر حکم جاری کرین پس دونو مسئلے جدا ہوگئے **ف** یہ رجم بحکم توریت نہ تہا اسلیے کہ وہ منسوخ ہوچکی تہی بلکہ بحکم قرآن تہا

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

یہ وہ ہین کہ نہین چاہا اللہ نے کہ پاک کرے دل اونکے واسطے اونکو دنیا مین رسوائی ہی

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب بڑا ہے

یہ وہی لوگ ہین کہ نہ چاہا نجاست سے انکو دل پاک کرے اللہ تعالیٰ نے کہ کفر و معاصی کی اور توفیق توبہ عنایت کی انکی سزا یہ ہی کہ دنیا مین رسوا و ذلیل ہون مسلمانونکی تلوار و ن قتل و اجزیہ ہو اور آخرت مین بڑے عذاب مین گرفتار ہون

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ

سننے والے جہوٹھ کے کہانے والے حرام کے پس اگر آئین تیرے پاس پس حکم کیجیے انمین یا روگردانی کیجیے اونسے اور اگر

تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

روگردانی کروگے اونسے تو وہ ضرر دینگے تجھے کچھ بھی اور اگر حکم کرے تو حکم کر اونمین انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہی انصاف والونکو

یعنے یہود جو جہوٹی باتین سنتے اور مال حرام کہاتے ہین آپکے پاس آئین تو آپ مختار ہین کہ اونکا فیصلہ کردین یا نہ اور اگر آپ اونکا فیصلہ نکرینگے اور وہ اس سے ناخوش ہون تو آپکا کچھ ضرر نہین ہے اور اگر آپ اونمین فیصلہ کرین تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ عادلون کو دوست رکھتا ہی **سحت** حرام کہا مفسرین نے کہ مراد اس سے رشوت ہی اسلیے یہود مین رشوت بکثرت جاری تھے کہا بعض مفسرین نے کہ یہ آیت خاص ہی واقعۂ رجم مذکورہ سے اور کہا بعض نے کہ منسوخ ہی فاحکم بینہم الخ سے مگر یہ دونو وجہین ضعیف ہین اسلیے کہ آیات کا محل ورود میں خاص ہونا خلاف اصل ہی اور کوئی وجہ تخصیص قائم نہین اور سورۂ مائدہ متاخر ہی نہ اسکے احکام منسوخ ہین نہ نسخ کی کوئی ضرورت کفار حربی اگر ایسے فیصلے کی درخواست کرین تو آپ مختار ہین

التفات کرین یا سکوت اسلیے کہ ندا حرب مین ہمارے احکام نافذ مین نہ ہمنے اونکے حفظ
وامن کا ذمہ لیا ہی مگر جب دو مسلمان یا ایک مسلمان اور ایک کافر یا دو ذمی یا ایک ذمی اور
مستامن باہم خصومت کرین تو امام پر فیصلہ کرنا واجب ہی اسلیے کہ امام اونکے حفظ ونظم کا ذمہ دار
ہی اور مستامن اگرچہ اس ذمہ داری سے خارج ہی مگر دوسرا یعنے ذمی یا مسلمان حقدار ہی
کہ اگر فیصلہ کیا جاے تو انصاف سے ہو اور انصاف کتاب اللہ وسنت رسول ہی پس
مسلمان کو کسی حربی یا ذمی کا پنچ یا حاکم بنکر بھی خلاف قرآن حکم کرنا جائز نہین ہان وہ امور
جنکا ہمنے عہد کر لیا ہی مثلاً اون کے معاملات باہمی جو اون کے دین کے موافق ہون یا خمر
وخنزیر کی قیمت وغیرہ اسلیے کہ اسمین وہ لوگ اپنے طور پر حفظ وامن مین نہین رہسکتے

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ
اور کیونکر حاکم بناوینگے تجھو اور پاس اونکے توریت ہو اوسمین حکم اللہ کا ہی پھر پیٹھ پھیرتے ہین بعد

ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
اسکے اور نہین وہ ایمان والے

یعنی جب کہ توریت جسمین اللہ کے احکام ہین اونکے پاس موجود ہی اور وہ اوسے نہین مانتے اور اوس سے پیٹھ پھیرے ہوے ہین تو وہ آپ کو دل سے حاکم کیون بنانے لگے وہ لوگ تو ایمان ہی نہین رکہتے
ف یہ ارشاد الٰہی تعجباً ہے کہ یہود کے پاس توریت موجود اور اوسے وہ غیر منسوخ بھی جانتے ہین پھر نہین مانتے یہ مراد نہین کہ سمین احکام واجب العمل موجود ہین **افسوس** کہ ہمارے پاس قرآن ہو اور ہمیشہ کے لیے واجب العمل پھر ہم ادہر ادہر بھٹکین اور مومن بھی ہین ربط اگلی آیتون مین یہود کی فضیحت فرمائی پھر تنبیہا ونہین غیرت دلائی کہ کہان ہو خیال کدہر ہے دیکھو

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ
ہمنے اوتاری توریت اوسمین رہنمائی اور نور ہے حکم کرتے ہین ساتھ اوسکے پیغمبر جو

اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مطیع ہو گئے اونپر جو یہودی ہوے اور خدا پرست اور عالم ساتھ اوس چیز کے کہ یاد کرائے گئے کتاب اللہ سے

وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ
اور تھے اوسپر گواہ پس نہ ڈرو آدمیون سے اور ڈرو تم مجھسے اور نہ خریدو بعوض میری آیتون کے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
قیمت تھوڑی اور جو نہ حکم کرے اوسپر کہ اوتارا اللہ نے پس وہی کافرین

ع

[illegible]

۱۲ اسمین انحصار مقصود نہین ہوتا ۱۲

ای یہود ہمنے توریت اوتاری ہی جسمین رہنمائی اور روشنی ہی کہ تاریکی جہل و کفر سے بچاکر
رضا و قبول حق کی طرف ہدایت کرے انبیاے فرمانبردار اور گروہ خداپرست و علماے احبار
اوسیکے موافق یہود پر حکم کرتے آئے جو کچہ اللہ کی طرف سے اونہین یاد کرایا گیا اور سمجہایا گیا تہا
اوسکے محافظ و خبردار رہتے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتے تمکو بہی چاہیے کہ لوگون کے کہنے سننے
مین نہ آؤ نبی عربی پر ایمان لاؤ لوگون سے نڈرو اللہ سے ڈرو اور ہمارے احکام دنیا کے مال قلیل
کے عوض مین ضایع و مخفی نکرو **اسلموا** فرمانبردار ہوگئے - خواہ صفت ہو انبیا کی کہ وہ سب اللہ
کے مطیع تہے اور بظاہر وہ پیغمبر مراد ہین جو توریت کے بعد اور انجیل سے پہلے آئے اور توریت کے
تابع ہوکر اوسی کے موافق حکم کرتے رہے **ربانی** علماے انصار احبر علماے یہود **بما استحفظ**
یعنی جسقدر اللہ تعالی نے اون علما کو علوم تورات عطا فرمائی تہی **حاصل** ای یہود ہمنے توریت
نازل کی جو رہنما ہی نور ہے (افسوس کہ تم گمراہی و تاریکی مین رہو) پیغمبر اور مجتہد خداپرست
علماے زبردست اوسی کے موافق یہود پر حکم کرتے آئے (اور تم اوسے چہوڑو حکم رجم مین یا صفات
نبی آخرزمان سے چہپاؤ) جسقدر ہمنے علوم اونہین محفوظ کرادیے تہے وہ اوسکے محافظ رہے
(تم تحریف و اخفا کرتے ہو) اب تمپر واجب و لازم ہی کہ اس خیال سے کہ مبادا امر حق کے
اظہار اور ایمان و تصدیق نبی مختار سے ہماری ریاست چلی جاے ہمارا مال ہماری عزت
مٹجاے) آدمیون سے نڈرو اور ہم سے ڈرو - اور ہماری آیتین ہمارے احکام کے عوض مین
دنیا کے فوائد قلیل و مال ذلیل کے خریدار نہنو - اور خوب یاد رکہو کہ جو ہمارے اوتاری
احکام کے موافق حکم نکریگا وہ کافر ہی **بحث ۱** سیاق عبارت سے ظاہر ہی کہ توریت
واجب العمل ہی منسوخ نہین اسلیے کہ فرمایا نور و ہدایت ہی اور انبیا حکم کرتے آئے ہین **جواب**
۱ فرمایا (للذین ہادوا) لام واسطے تخصیص کے ہی یعنے خاص یہود کے لیے یہ حکم تہے نصارا
اور نہ مسلمان کوئی مخاطب نہین ۲ خبر ہے یعنے توریت کے یہ حالت تہی اور ایسا جانتا ہر
مسلمان کا ایمان ہی حکم نہین ہی کہ عمل لازم ہو جیسا کہ اور انبیا کی نسبت فرمایا کہ ہادی و
مبشر اور منذر اور واجب الاطاعت تہے ۳ تمام ادیان فَمَنِ ابْتَغٰى غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا
سے منسوخ ہوچکے ہین اب دوسرا خیال صحیح نہین - اور غرض اسکے یہود کو رغبت و غیرت دلانا ہی
بحث ۲ حق سبحانہ تعالی نے اون لوگون کی نسبت جو خلاف کتاب اللہ حکم کرین
تین امر فرمائے ۱ ہم الکافرون ۲ الظالمون ۳ الفاسقون - مفسرین نے یہان

بہت کچہ تاویلین کین ہین اور صاف یہ ہی کہ اگر یہ سمجھکر قرآن کے خلاف حکم کیا جاتا ہی کہ اسکا حکم قرآن سے بہتر ہی تو کافر ہے اور اگر قرآن کو بہتر سمجھکر حکم دوسرا کرتا ہی لیکن قرآن کے خلاف ہے تو ظلم ہے یا نہ موافق ہی نہ مخالف تو فسق ہے اسلیے کہ نافرمانبرداری ہے

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ
اور لکھا ہمنے اونپر اوسمین بیشک جان بمقابلہ جان کے ہی اور آنکھ بعوض آنکھ کے اور ناک بعوض ناک کے

وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ
اور کان بعوض کان کے دانت عوض دانت کے اور زخمونکا بدلا ہی پس جسنے تصدق کیا ساتہ اوسکے پس وہ کفارہ ہی

لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
واسطے اوسکے اور جو نہ حکم کرے اوسپر جو اوتارا اللہ نے پس وہ ظالم ہے

ہمنے تیپر لکھدیا کہ جو کوئی کسیکو مار ڈالے اوسکی عوض مارا جائے اور جو کسیکا عضو ناقص کرے اوسکا وہی عضو تلف یا ناقص کیا جائے اور زخمون مین برابر کا بدلا ہی اور جسنے اپنا حق معاف کیا یہ اوسکے گناہونکا کفارہ ہو گیا یعنے مدعی کے گناہ اس عفو سے معاف ہو جا وینگے یا مجرم کے سزا کا یہ کفارہ ہو گیا جیسا کہ مشارق مین مروی ہے کہ فرمایا کسیکے بدن مین کوئی تکلیف پونہچے اور وہ معاف کردے تو اللہ تعالی اوسکے مراتب بلند اور گناہ عفو فرماتا ہے **بحث اول** یہ حکم خون اور زخم مین بنی اسرائیل کے لیے تہا اللہ تعالی نے اونہین یاد دلایا ہمپر لزوم نہین ہی **جواب** اصول مین یہ بات مقرر ہو چکی ہی کہ جب اللہ اور اللہ کا رسول اگلے کسی شریعت کا ذکر کرکے منع نفرمائے تو وہ ہمپر حجت ہی یعنے غرض تنبیہ ہے نہ قصہ خوانی **بحث دوم** النفس عام ہی اور بعض صورتین اس نین سے مخصوص ہو گئین جیسے قتل بحق اور قتل خطا وغیرہ پس جائز ہوگی تخصیص اسکی۔ پہر حنفیہ نے اوس قاتل کو مخصوص کیا جو اپنی بیٹی یا غلام کو مار ڈالے۔ غلام اسلیے کہ مولی ہی اوسکا مدعی اور خود ہی مدعا علیہ یہ نہین ہو سکتا۔ اور بیٹا اسلیے کہ فرمایا لَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ باپ بیٹے کے عوض مارا نجاے (رواہ الترمذی) اور خاص کیا جبکہ مقتول مستامن ہو اسلیے کہ وہ دائما محفوظ الدم نہین

[illegible]

اورامام شافعی نے خاص کیا کہ آزاد قتل غلام مین او مسلم قتل کافر مین ماراجاوے مگر ہم غلام کاجواب صفحہ ۱۱۵ مین دیچکے ہین اور کافر سے مراد حدیث مین کافر مستامن و حربی لیتے ہین ذمی نہین اسلیے کہ حدیث مین ذمی کی حفاظت کا حکم ہے نہین سوم العین بالعین الانف وغیرہ بہی عام ہین مگر بعض صورتین خاص ہوگئی ہین اسلیے جبکہ مساوات ممکن نہو اسلیے کہ بعض زخم ایسے نہین جنکا اندازہ ہوسکے جیسے ہڈی ٹوٹ جاوے یا پیٹ مین زخم ہو اب انہین برابری ممکن نہین اسلیے بجای قصاص کے (ارش) یعنی تاوان مالی ہوگا تفصیل اسکی فقہ مین ہے۔ سزای قتل یا زخم وغیرہ بدلدینا ظلم صریح یا فسق قبیح ہی اور در صورت انکار قدیم و تحسین جدید کفر ہی ارای اسلام خوب سوچین

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ
اور پیچھے کردیا ہمنے قدمونپر اونکے عیسے بن مریم کو سچا بتلانے اوسے جو اونکے سامنے تہا توریت سے

وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ
اور دی ہمنے عیسے کو انجیل اوسمین ہدایت اور نور ہے سچا بتانے والا اوسکے جو سامنے اوسکے ہے توریت سے

وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ
اور رہنمائی اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کیلیے

بعد اون پیغمبرونکے جو توریت کے موافق حکم کرتے تھے حضرت عیسی کو اونکا مددگار کیا اور اوسی طریقے پر بہیجا (یعنے حضرت عیسی بہی ہدایت حق مین اونکے معین اور راستی اور خداپرستی مین اونکے مثل و نظیر تھے اور عیسی توریت کی تصدیق کرتے تھے یعنے اسے کلام الٰہی اور حق بتاتے تھے (تصدیق کو عمل لازم نہین اسلیے کہ ہم بہی آیات منسوخہ پر ایمان لائے اور اونہین حق مانتے ہین عامل نہین) اور حضرت عیسی کو ہمنے انجیل عطا فرمائی جسمین ہدایت ہی (یعنی بنی اسرائیل کی گمراہی اور توحید خالص کے احکام ہین) اور نور یعنی تاریکی اوہام و کفر سے نکالنے کے لیے چراغ روشن ہی اور انجیل بہی توریت کی تصدیق کرنے والی ہی اسلیے کہ کلمات الٰہی کسی زبان اور لغت اور کسی حیثیت سے ہون اونکی شان یہی ہی کہ باہم مصدق و موافق ہون مخالف و متناقض نہین ہوسکتے اور اللہ سے ڈرنے والون کے لیے نصیحت ہی اور یہی شان ہی تمام کتب حقہ کے سوال ہدایت کو دوبار کیون فرمایا جواب اول سے مراد وہ رہنمائی ہی جو خاص یہود سے متعلق اور بنی اسرائیل پر نافذ تہی کہ توریت کی مخالفت نکرو حضرت عیسے کی تصدیق کرو افراط و تفریط چھوڑو اللہ کے نسخ اور جدید احکام مین دم نہ مارو دوم سے مراد عام رہنمائی ہی کہ سارے یہود و نصاری بلکہ تمام جن و انس یعنی عرب کے اور

رسول امی کی تشریف آوری کی منتظر رہو اور پھر ایمان لاؤ آپ جو فرمائیں بجا لاؤ ربط
یہود کے بعد نصارا کی طرف خطاب ہوا کہ وہ بھی سنبھلیں اپنی غلطیوں پر نظر ڈالیں

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
اور چاہیے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اوسکے کہ اوتارا اللہ نے انجیل میں اور جو نہ حکم کرے اوس پر کہ اوتارا اللہ نے

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
وہی حکم سے نکل جانے والے ہیں

نصارا پر بھی لازم ہے کہ انجیل کے موافق حکم کریں نہیں تو گناہگار ہونگے نافرمادار ہو جاینگے ف[1] خواہ یہ خبر ہی
یعنے توریت پر یہود کو اور انجیل پر نصاری کو اپنے اپنے وقت میں عمل کرنا لازم تہا[2] خواہ
یہ مطلب ہے کہ اوس میں توحید ہے عزیر پرستی عیسے پرستی چھوڑیں اوس میں نبی عربی کے فضائل ہیں کفر و
انکار سے باز آئیں۔ پہر جب اصول دین یعنی توحید و رسالت مان چکے تو رہا ہی کیا فروعات خود بخود
مسلم ہو جاینگے اور اسی توریت و انجیل کو شاہد اسلام و گواہ نبی جلیل پائیں گے

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ
اور اوتاری ہم نے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے سچا بتانے والی اوسے جو سامنے اوسکے ہے کتاب سے نگہبان اوس پر

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ
پس حکم کر اون میں موافق اوسکے کہ اوتارا اللہ نے اور نہ پیروی کر خواہشون کی اونکی اوس سے کہ آگیا تیرے پاس حق

اور آپکے بہی سچی کتاب یعنی قرآن ہمنے اوتارا جو تمام آسمانی کتابون کی تصدیق کرتا ہے اور
اونکا محافظ و امین ہے یعنے اگر کچہ بیشی و کمی اون کتابون میں ہو تو قرآن بتاویگا کہ تحریف
ہوئی ہے اسلیے کہ اصول جملہ کتب آسمانی متحد ہیں۔ یا یہ کہ اون سب کتابونکے اصول مطالب
و احکام اسمین محفوظ ہیں۔ آپ کفار پر آسمانی احکام اور فرقانی نظام سے حکم کیجیے اونکی
کمی بیشی میں نہ آیئے اور جو حق آپکے پاس آ گیا اوسے چھوڑ کر اونکی خواہشون کی طرف میلان نہ کیجیے
مہیمن کہا ابن کثیر نے کہ کہا ابن عباس نے کہ مہیمن کے معنے گواہ۔ حاکم۔ امانت دار۔
اور ایسا ہی مروی ہے جمہور اصحاب و مفسرین سے۔ کہا علی نے قرآن تمام آسمانی کتابونپر مہیمن ہے
ناسخ جو لوگ آیت گذشتہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں وہ اسی آیت کو ناسخ سمجھے ہیں۔ اور جو اوس

[illegible]

منسوخ نہیں کہتے اونکے نزدیک معنی یہ ہین کہ اگر آپ کفار کی نسبت حکم کیجیے تو قرآن کے موافق حکم کیجیے - اور آیت مین کوئی ایسا قرینہ نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ ضرور اون کے فیصلے کیا کرین اسلیے کہ اگر حکم ضروری ہوجاتا تو لازم آتا کہ بدون درخواست مدعی حکام دست اندازی کیا کرین حالانکہ ایسا نہیں پس کوئی ضرورت نہ رہی کہ اسے ناسخ اوسے منسوخ بنائین **فف** آیت مین قرآن کی فضیلت تمام کتب آسمانی پر ثابت ہوا اسلیے کہ اسے محافظ - امین - شاہد - امانت دار تمام کتابونکا قرار دیا پس قرآن جامع وشامل ہے اور ہدایت مین کامل **سوال** مسلمان پنچ ہو یا قاضی کفار کے معاملات کسطرح کرے **جواب** احکام کی کئی قسمین ہین **اول** دیانات جیسے نماز روزہ وغیرہ نہ کفار اسکی مخاطب ہین نہ ہم دست اندازی کرنیکے مجاز ہین **دوم** معاملات پس وہ خواہ انتظامی ہین جیسے راہزنی - چوری وغیرہ - خواہ مشترک ہین یعنی جسکا اثر مسلمانونپر پہنچ سکے جیسے سود خواہ ہمارے اور اون کے دونون کے نزدیک ممنوع ہین جیسے زنا - غصب وغیرہ انہین کتاب وسنت کے موافق حکم کیا جائیگا - اور اگر اون کے خاص معاملات ہین جیسے میراث - نکاح - خمر وخنزیر کی بیع - انہین ہمکو دست اندازی نہین **البتہ** اگر دونو ملکر ہمارے پاس رجوع کرین تو ہم بحسب شرع فیصلہ کردینگے اسلیے کہ اون دونون نے خود اپنا فیصلہ ہمارے شرع پر محول کردیا ہماری طرف سے سبقت نہین اور اگر کسی مسلم پر نقصان یا حق کا دعوی کیا جاے جیسے زید نصرانی مسلمان ہوگیا اور وہ بعوض خمر یا خنزیر قرضدار تہا یا بعد اسلام کسیکے شراب پہینکدی - خنزیر مار ڈالا تو معاوضات بہی بحسب معاہدہ امن وحفظ دلائے جائینگے اسلیے کہ جب قتل کفار جو ہمپر مباح بلکہ موجب ثواب تہا عہدہ ذمہ سے محفوظ اور قابل القصاص قرار پایا تو مال اونکا بدرجہ اولی قابل العوض ہوگا (از ہدایہ)

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَٰكِن
واسطے ہر ایک کے بنایا ہمنے تم مین سے گہاٹ اور راستہ اور اگر چاہتا اللہ البتہ بناتا تمکو گروہ واحد لیکن
لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
تاکہ آزمائے تمکو اوسمین کہ دیا تمکو پس آگے بڑہجاؤ نیکیونمین طرف اللہ کے جانا ہے تم سبکو پس حکم کریگا جسمین تھے تم اختلاف کرتے

ہر ایک کے لیے ہمنے ایک طریق ایک راہ بتادی ہے اور اللہ چاہتا تو تو سبکو ایک امت بنادیتا ایک مذہب اور دین تعلیم فرماتا لیکن منظور یہ تہا تمکو آزمائے کہ تم مختلف احکام مین اطاعت کرتے ہو یا نہ پس اے مسلمانو تم اسلام اور اتباع احکام مین دوسرون سے بڑہجانے کی کوشش کرو

اور تم سب اللہ کے حضور مین جاؤ گے وہان تمہارے اختلافات کا فیصلہ ہو جائیگا ف کئی
سوال ہین سوال ۱ ہر ایک کے لیے ایک راہ ہو تو کتابی و غیر کتابیکا فرق کیون ہے
۲ جب تک وہ اوس راہ کو نچھوڑے کافر و گمراہ کیون کہا جائے ۳ تمام مذاہب تبیع اسلام
کیون ہون اسلیے کہ یہ صورت اتحاد کی ہے جواب ۱ ہر ایک سے مراد خواہ ہر شخص ہے اور غلط
خواہ ہر قبیلہ و بلد ہو یہ بھی خلاف - خواہ ہر قرن اور زمانہ ہو یہ بھی الٹا بلکہ پیشوائی قوم یعنی پیغمبر
مرسل مراد ہو یعنی ہر پیغمبر کے لیے ایک شرع عنایت ہوئے اور جنہوں نے حق پر سمجھے یعنے اونکو
مانا وہ کتابی مشہور ہوئے جیسے یہود و نصاریٰ یعنے نا مانا وہ مشرک ہوا جیسے نوح کے بت پرست و
و آتش پرست جنکے انبیا اور کتابیں و ادیان کا ثبوت نہین ہوا ۲ معنی یہ ہو سکتے کہ ہر پیغمبر کے
لیے ایک شریعت معین فرمائی جو لوگ اون کے زمانہ میں تھے یا جبتک اونکا دین منسوخ
نہین ہوا اونپر ایمان واجب تعمیل لازم تھی جب دوسرا پیغمبر صاحب شریعت آیا اون سب کی
تصدیق باقی رہی اور اطاعت ساقط ہوگئی پس اے یہود و نصاریٰ تم اس پیغمبر کی شریعت پر
چلو نہین تو بے راہ ہوگے ۳ اگر (لکل) سے قوم یا مذہب بھی مراد لین تو یہ ہوگا کہ اونکو لیے
شریعت ضرور تھی بعضون نے مانا وہ مومن ہوئے بعضون نے نا مانا وہ کافر ہوئے پھر بضرورت
اونکے لیے دوسری شریعت بدلی گئی کہ وہ مرض جو ان منکرین مین پیدا ہوگئے ہین دفع ہون
پس مجوس و ہنود و مشرکین عرب نے پہلے ہی سے کسی شرع کو نمانا تھا اور اہل کتاب نے کو
مانا مگر کچھ اختیار کیا اور کچھ چھوڑا جیسا کہ فرمایا کہ بعض کتاب پر ایمان لاتے ہین اور بعض سے
انحراف ہے پس ان دو قدیم و جدید بعضون کے لیے دوسرا حکیم دوسرے نسخے جو مناسب و مصلح
تھے تجویز کیے گئے جو اس دار الشفا مین آیا صحیح و سلامت رہا جسنے تردد کیا فی قلوبھم
مرض فزادھم اللہ مرضا مین گرفتار ہوا سوال ۲ اتحاد دین بظاہر نہایت اچھا نظر آتا تھا
اختلاف مین کیا امتحان اور کیا فائدہ تھا جواب جب ایک ہی دین ہوتا تو رسوم قدیم اور
عادات طبیعیہ کی طرح عادت اور مطبوع ہو جاتا لوگ ارادۃً و عبادۃً ایمان نہلاتے بلکہ رسماً
و عادۃً اور جبکہ ایک دین سے دوسرے دین مین آتی ہین سو یہ کہ عادت قدیم کے خلاف
ہوتا تھا اور وہ امر جو اپنے بزرگون کی طرف منسوب چلا آتا تھا مٹتا تھا تب محض بندگی
اور غلامی کا امتحان لیا گیا اور جبکہ منظور یہ تھا کہ مختلف علوم اور فنون کا اظہار اور اللہ کے
قدرتین اور اسرار کا رواج و اشتہار ہو شرائع کے تبدیل لازم ہوئے تا کہ بحسب احوال وقت

ومصالح کام لیا جائے ف اور اس مصلحت کا نمونہ ہمارے حضور کے اصحاب کی اختلاف مین موجود ہی
اسی لیے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہی بیشک اختلاف مذاہب پر بڑے بڑے
مصلحتین متبنی ہین ورنہ دین مین ضیق و حرج اور بعض وقتون مین نقص ومغلوبی ظاہر ہوتی
اسکی تفصیل کمال تفقہ وعلم مصالح وعلل احکام سے متعلق ہی یہ مقام اوسکے ذکر کا نہین
سوال سوم (خیرات) سے اسلام ہی مراد لینے کی کیا وجہ ہر چیز مراد ہو سکتی ہی جواب
۱ کوئی نیکی نیکی ہی نہین ہی جبتک اسلام نہو ۲ خیرات مین لام خواہ عہد کا ہی تو اسلام قطعاً
مراد ہی۔ خواہ استغراق کا تو بھی اسلام مراد ہی اسلیے کہ جامع خیرات اسلام ہے جیساکہ فرمایا
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور کمال دین یہی ہی کہ جامع خیرات وحسنات ہو ۳ خیرات جمع ہے اور
اللہ تعالی نے حسنات کو نماز سے تعبیر فرمایا پس اسلام جو صحیح نماز اور جامع نماز و جملہ فرائض ہی
بدرجہ اولی جامع حسنات وخیرات ہوگا سوال چہارم فینبئکم سے کیا مراد ہی صرف اطلاع
یا سزا۔ اگر اطلاع مراد ہی تو قیامت مین حق وباطل کے علم سے فائدہ کیا اور اگر سزا مراد ہی
تو مسلمانون کو اس خطاب سے کیا تعلق اسلیے کہ یہ اختلاف تو غیر مومنین مین ہوا ہی جواب
۱ خطاب عام ہی یعنے اے اختلاف کرنے والو ۲ اگر خاص ہے تو تسکین کے لیے ہی کہ تم اون کی
سزائین آنکھون سے دیکھ لوگے۔ اور اطلاع سے مراد سزا ہی نہ خبر یعنے اے اختلاف کرنے والو تمکو
اختلاف کا مزا چکھا دیا جائیگا ۳ ممکن ہے کہ اہل ضلال کی طرف اشارہ ہو یعنے
اے ہوا پرستو اہل سنت سے اختلاف کرنے والو اپنا کیا آپ دیکھ لوگے۔

وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَہُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَہْوَآءَہُمْ وَاحْذَرْہُمْ اَنْ
اور حکم کر اونمین ساتھ اوسکے کہ اوتارا اللہ نے اور نہ پیروی کر خواہشون کی اونکی اور بچ اونسے یہ کر

اور اونمین قرآن کے موافق فیصلہ کیجیے اونکی خواہشون کی رعایت وپیروی

یَّفْتِنُوْکَ عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللہُ اِلَیْکَ ؕ
بہکادین تجھے بعض سے اوسکے کہ اوتاری اللہ نے طرف تیرے

نکیجیے اونسے بچیے ایسا نہو کہ آپکو بعض احکام قرآن سے بہکادین ف اس مقام پر تین قصے
ہین ۱ واقعہ رجم اوسکا ذکر ہو گیا ۲ معالم مین ہی کہ یہود بنو قریظہ نے کہا یا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہم اور یہود بنی نضیر ایک دین ایک نسب مگر وہ زبردست ہین ہم مین سے کسیکو
مار ڈالین تو صرف ساٹھ وسق تمر دیدین اور ہم اون مین سے کسیکو قتل کرین تو ایک سو
چالیس وسق تمر ہی لین اور عورت کے عوض مرد کو اور ایک مرد کے عوض دو مرد کو اور غلام

کے عوض آزاد کو قتل کرتے ہین ایسے ہی ہمارے زخمونکا عوض نصف رکھا ہی تو آپ فیصلہ
کردین ۳ اسباب النزول مین ہی کہ چند اشراف یہود آپکی خدمت مین آئے اور کہا ہمارے
قوم مین خصومت ہی آپ ہمارے موافق فیصلہ کردین اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم ایمان بہی لائینگے اور دین
بہی رہینگے اور آپ جانتے ہین کہ ہماری تصدیق سے بڑا اثر پڑیگا آپنے انکار کیا پس واقعہ رجم
و قصاص کو آیۂ اول یا ایہا الرسول لا یحزنک سے متعلق کیا ہی اور اس تیسری درخواست کو
اس آیت کے نزول کا باعث بیان کیا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ قصہ رجم آیہ یا ایہا الرسول
لا یحزنک سے متعلق ہی اور قصہ قصاص ۴ قتل النفس بالنفس الخ سے متعلق ہی۔ اور یہ درخواست
اس آیت سے متعلق ہی۔ اور یہی سبب ہی کہ اللہ تعالی نے مکرر ذکر فرمایا ابہی اس سے پہلے فرمایا
(فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم) اور پہر بعینہ یہان بہی فرمایا پس خواہ اول واقعہ رجم
یا قصاص سے متعلق ہی اور دوسرا درخواست رعایت سے یا ایک بار عموماً بطور تعلیم فرمایا اور
دوسری بار اس واقعہ خاص ہی یا احتیاطاً ارشاد کیا بہر کیف اگر یہ تکرار دو حادثون سے متعلق ہو
یا نہ مزید تاکید اور کمال اہتمام شان پر دلالت کرتی ہی کہ ۱ حاکم کو رعایت یا رشوت سے
فیصلہ کرنا قطعاً حرام ہی کسیطرح ادہر توجہ کرنا نچاہیے ۲ کتاب و سنت کے علاوہ حکم کرنا اور عقلی
قانون گڑہ لینا قطعاً ظلم اور حرام ہی ۳ کلمۂ احذر سے سمجہا گیا کہ قاضی یا امام یا پنچ اونکو خوشامد گو
رعایت طلب بے ایمانون سے بچتی ہی رہنا اور کمال احتیاط رکہنا چاہیے مبادا کسی وقت
کسی تقریر سے فریب مین آجائے جسطرح عورت اجنبیہ سے خلوت حرام کردی گئی اور یہ مسئلہ کہ
قاضی قبول دعوت و ہدیہ مین احتیاط اور دونون فریقو نمین التفات و کلام وغیرہ مین مساوات کرے
یہین سے مستنبط ہوتا ہی ۴ بیجا سفارش کرنے والے مفسد و عاصی ہین اسلیے کہ حذر و اجتناب نہین ہوتا
مگر مفسد و فاسق سے ۵ شان نزول سے سمجہا گیا کہ خلاف حکم نہ صرف دنیاوی غرضونکے لیے
حرام ہی بلکہ کسی دینی فائدے یا کسی دیندار کی عظمت کے لیے بہی خلاف حکم جائز نہین اسلیے
کہ اسلام کی خوبی راستی و حق سے ہی ظلم و فساد کسی طرح اسے سرسبز نہین کرسکتے ہین

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا
پہر اگر منہ پہیرین تو جان لے نہین چاہتا اللہ مگر یہ کہ پکڑے اونکو بسبب بعض گناہون کے انکے اور بیشک بہت

مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝
آدمی نافرمانبردار ہین

پس اگر یہود آپکے سچے حکم سے روگردانی کرین تو بات یہی ہی
کہ اللہ تعالی نے ارادہ کر لیا ہی کہ اونہین بعض گناہونکی سزا

دیجاوے اور بیشک وہ فاسق ہین معالم ناس سے مراد یہود ف فیصلہ قرآنیسے روگردانی ہو جسپر عذاب دنیاوی و عقاب اخروی ہو اسلیے کہ فرمایا اونکے بعض گناہونکے سزا دیجاوے بعض آخرت کیلیے اوٹھا رکھینگے پس وہ قوم جو عقلی قانون پر نازان اور طبعی دستور العمل پر حکمران ہین اور اسلام کادم بھرتے ہین اپنے لیے کوئی جاے پناہ اور اللہ سے بچانے والا ڈھونڈھ رکھین

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

ایا کیا حکم جاہلیت کا ڈھونڈھتے ہین اور کون اچھا ہی اللہ سے حکم مین واسطے قوم یقین والے کے

ع ۱۱

تفسیر جب حضور نے بنو قریظہ اور بنو نضیر مین حق فیصلہ کردیا اور کہا سب برابر ہین بنو نضیر ناخوش ہوے اور بولے ہم اس حکم پر راضی نہین آپ ہمارے دشمن اور مخالف ہین ارشاد ہوا اے یہود کیا تم اوس زمانے کا سا حکم چاہتے ہو جب زمانہ بے انوار نبوت اندھیرا تھا ہر طرف سے ظلم و کذب نے حق کو گھیرا تھا اب سراج منیر حضرت بشیر و نذیر آگئے اور سوچو تو اللہ سے بھی کسیکا حکم اچھا ہی تمھاری لغویات نفسانی یا تعلیمات شیطانی اور یہ احکام ربانی ۔ مگر یہ حسن و خوبی تو یقین والون کے لیے خاص ہی شعر وہ حسن ازل پردے مین مستور نہین ہی + دیکھے اوسے ہر آنکھ مین یہ نور نہین ہی + کہا ابن کثیر نے رد ہی اونپر جو اللہ کے حکم سے نکل گئے اور اپنی اصطلاح اور راے سے قواعد مقرر کیے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت مین دستور تھا جسطرح تاتاریون نے چنگیز خانی قانون پر عمل کیا ہی یہ قانون متعدد قوانین سے بنایا گیا تھا یہود و نصارا و اسلام وغیرہ کا مجموعہ اور جابجا ایجاد بندہ الحاصل ایک عجیب جہل مرکب ہی اوسکی اولاد مین وہی جاری ہی قرآن و حدیث پر اوسے مقدم کیا پس جسنے ایسا کیا وہ کافر ہی اور اوسپر جہاد ہی جب یہانتک کہ باز آے اور قرآنکو امام بنالے ف بے شبہ اہل اسلام کو ایسا قانون بنانا جو کتاب و سنت کا حرف حرف تابع نہو پہر اوسے شائع و رائج کرنا اور کتاب و سنت کو چوم چاٹ کر طاق نسیان پر رکھدینا گواہ مقبول الشہادت ہی جو بحلف کہہ رہا ہی کہ یہ بے دین اپنی خرافات کو احکام آسمانی و ارشاد محبوب رحمانی سے مفید اور بہتر جانتا ہی اور یہ کفر ہی ۔ پس اے گروہ اسلام ہوش مین آؤ اپنے اپنے دستور العمل خواہ خانگی ہون خواہ دینی ۔ باہمی فیصلون کے ہون یا عدالتی احکام پہاڑ ڈالو اور اپنی شرمناک حرکت اور جاہلانہ جرأت پر اسقدر روؤ کہ تمھارے آنسو تمھاری دفتر ضلال اور رحمت حق نامۂ اعمال دھو ڈالین دیکھو تمھارا پروردگار رحمن رحیم اپنے محبوب تمھارے سردار کی زبان سے

ترجمہ فرماتا ہے أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
مسلمانو اسے قرآن کے اوٹھانے والو کیا تم اس علم اور شرف کے بعد بھی جاہلیت کی باتین
ڈھونڈھ کروگے یہ تو شرم کی بات ہی ایسا تو نہونا چاہیے اور بتاؤ تو اللہ پاک سے کسکا حکم اچھا
ہے اللہ ورسول پر یقین لانے والو لطیفہ آیۂ کریمہ مین یون نفرمایا کہ ایسا نکرو بلکہ بطور
استفہام ارشاد ہوا یہ نہی سے زیادہ موکد ہی یعنے اسلیے کہ ممانعت ایسے امر سے کی جاتی ہی
جسکا ہوجانے کا وہم وگمان بھی ہوسکے یہان تو ایسی حماقت کا وہم بھی تعجب انگیز تہا
ابن کثیر ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی کہ آپنے فرمایا اللہ کے نزدیک وہ شخص
نہایت ہی مبغوض ہی جو اسلام کی دولت پاکر جاہلیت کا طریقہ ڈہونڈہے ترغیب
جس قوم مین سودخواری شائع ہوگی اونمین قحط پڑیگا اور جس قوم مین رشوت جاری ہوگی اونپر
رعب ونامردی غالب ہوگی ثوبان سے روایت ہی کہ آنحضرت نے لعنت کی رشوت لینے والے
اور دینے والے پر اور جو درمیان مین پڑے - ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دس آدمیون کا بھی حاکم بنایا گیا پہر اونکی رعایت اور خوشی پر فیصلے
کیئے حق وناحق کی رعایت نرکہی قیامت مین اوسکی مشکین کسکر حضور مین لائینگے اگر اوس
نے رعایت مین بھی ظلم نہین کیا اور رشوت نہین لی مشکین کہولدی جائینگے اور اگر اللہ کی اوتارے
ہوئے حکم کے سوا حکم کیا تہا اور رشوت لے رعایت بیجا کی تہی بایان ہاتہ داہنے کے ساتہ جکڑ
دیا جائیگا پہر جہنم مین پہینکدیا جائیگا جسکے تہ تک پانچسو برس مین بھی نہ پونہچی کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ وقف لازم
اے ایمان والو نہ بناؤ یہود اور نصاری کو دوست بعض اونکا دوست ہی
بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝
بعض کا اور جو دوست ہو اونکا تم مین سے پس بیشک وہ اونہین مین سے ہی بیشک اللہ نہین راہ بتاتا قوم ظالم کو

ابن کثیر کہا عکرمہ نے کہ آیت ابو لبابہ بن منذر کے شان مین اوتری جب آپنے یہود
بنی قریظہ کو گہیر لیا اور بنو قریظہ نہایت عاجز ہوے اور یہ ٹھہری کہ نہین لڑسکتے ہو تو
جو ہم حکم کرین اوسپر راضی ہوا اونہون نے ابو لبابہ بن منذر سے پوچہا کہ حضرت کی رائے
ہماری نسبت کیا ہے ابو لبابہ نے ہاتہ سے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ گلے کاٹے جائینگے
ارشاد ہوا انسے دوستی نرکہو - کہا زہری نے جب بدر فتح ہوا مسلمانون نے یہود کو کہا

کہ اسلام لاؤ نہیں تو یہی دن دیکھنا ہوگا یہود بولے قریش جنگ آزمودہ نہ تھے ہم سے مقابلہ ہوا
تو حقیقت معلوم ہو جائیگی عبادہ بن صامت نے کہا یا رسول اللہ یہود میں بڑے بڑے بہادر دوست
میرے دوست ہیں مگر میں اللہ اور اللہ کے رسول کی دوستی پر کفایت کرتا ہوں مجھے ان سے
کچھ غرض نہیں عبداللہ بن ابی منافق بولا میں تو ان سے نہیں بگاڑ سکتا اسلیئے کہ نہیں معلوم کیسا
وقت پڑے انجام بینی شعار ہی آپنے ارشاد فرمایا اے ابن ابی جو تو نے یہود کی دوستی فائدہ سے عبادہ بن
صامت سے روکی ہے وہ تجھی کو مبارک ہے اوسنے کہا بہتر پھر یہ آیت اوتری سلئے ایمان والو
یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو اون سے
دوستی و موالات کریگا وہ اونہیں میں سے سمجھا جائیگا دنیا میں اونہیں کے ساتھ خوار و ذلیل
آخرت میں فی النار ہوگا اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں بتاتا ف ۱ باعتبار اور کفار کے
زیادہ تر یہود و نصاریٰ کے میل جول سے ممانعت اسلیئے فرمائے کہ یہ قومیں اہل کتاب
ہیں مسلمانوں پر انکا اثر باعتبار دوسرے جاہل قوموں کے زیادہ پڑ سکتا ہے دینی امور
ہوں یا دنیاوی ۲ موالات کے کئی درجے ہیں ادنیٰ اوسکا حرام اور اعلیٰ کفر ہے
جیسا کہ فرمایا وہ اونہیں سے محسوب ہوگا ۳ موالات کرنے والوں سے توفیق اور
فہم دین سلب کر لیے جائینگے اسی لیے فرمایا ہم آیندہ کو ہدایت بھی نفرمائینگے

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا
سو دیکھیگا تو اونہیں جنکے دلوں میں مرض ہے دوڑ دھوپ کرتے ہیں اونمیں کہتے ہیں ڈرتے ہیں ہم یہ کہ پہونچے ہمکو
دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا
کوئی گردش پس قریب ہے اللہ کہ لائے فتح کو یا کوئی بات پاس سے اپنے پس ہو جائیں اوس پر جو چھپایا

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ
اپنی جانوں میں شرمندہ

جنکے دلوں میں مرض نفاق ہے اور کہتے ہیں کہ ہم انقلاب روزگار گردش لیل و نہار سے ڈرتے ہیں مبادا کوئی مصیبت پڑے
لہذا یہود سے دوستی مصلحت ہے آپ اے رسول اللہ جلد دیکھ لینگے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو
فتح دیگا یا ایسی بات کریگا کہ کفار مغلوب و خوار اور یہ اونکے دوست اونکے اعانت کے امیدوار
اپنی مخفی تمناؤں میں مایوس اور اس خیال سے شرمسار ہونگے معالم فتح سے مراد فتح مکہ
یا فتح خیبر و بلاد یہود یا غلبہ تامہ ہے ف اسمیں پیشین گوئی ہے کہ مسلمان فتحیاب اور کفار و منافق
نادم ہو جائینگے اور دیکھنے سے اگر یہ مراد ہو کہ حضور ہی کے حیات میں ہوگا تو بیشک ایسا ہی ہوا

اور یہود کن کن ذلتوں سے قتل وقید ہوے وطن سے نکالدیے گئے اور اگر حضور کے خادم مراد ہین تو
تمام جہان کو مطیع ومنقاد ہوتے ہوے دیکھ چکے ہین اور اب بھی ان شاء اللہ امیدوار ہین

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ
اور کہینگے ایمان والے کیا یہی ہین جنہون نے قسم کہائی ہی ساتھ اللہ کی سخت قسم اپنی کہ وہ البتہ

لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ
ساتھ تمہارے ہین مٹ گئی عمل اونکے پس ہو گئے نقصان پانے والے

اور منافقین کو تادم دیکھکر تعجب سے ایمان والے کہینگے کیا انہین لوگون نے اللہ کی قسمین کہائین تہین کہ ہم مسلمانون کے ساتھ ہین حالانکہ ایسا نہ تہا اونکی نیکیان مٹ گئین اور پورا نقصان ہوا یعنی حقیقت مین وہ کافر ہین اور اونکی نیکی کوئی مقبول نہین ہے جو کیا تہا اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا مین شرمندہ وخوار اور آخرت مین فی النار ہوے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
اے ایمان والو جو مرتد ہو جاے تم مین سے اپنے دین سے تو اب لائیگا اللہ ایسی قوم

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ
کہ دوست رکہتا ہے انکو اور وہ دوست رکہتے ہین اللہ کو عاجز ہین مومنون سے غالب ہین کافرون پر جہاد کرتے ہین

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ
راہ مین اللہ کے اور نہین ڈرتے ملامت کرنے والے سے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسے جسے چاہے

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
اور اللہ گنجایش والا خبردار ہے

اے ایمان والو اگر تم سے کوئی دین سے ہٹ جائیگا بلکہ مرتد ہو گیا تو یہ سمجہے کہ اللہ کا اللہ تعالی ایسے اپنے بندے حاضر وموجود کر دیگا جنکو اللہ پاک دوست رکہتا ہے اور وہ بہی جان ومال سے اپنے اللہ پر فدا ہین اوسکی غلامی سرمایۂ حیات اوسکی اسیری عین نجات سمجہے ہین ایمان والون پر مہربان اون کے سامنے کمال محبت وترحم سے عجز وفروتنی کرتے ہین۔ کفار پر تشدد وغلبہ کرنیوالے ہین دیہو تم سے مرتد وبیخوف نہو جاؤ کہ ہم مرتد ہو کر اللہ کے ملک مین بے مزاحمت بسر کرینگے

(جہاد کرینگے اللہ کی راہ میں اور کسیکی رعایت نصیحت افترا پردازی یعنی اللہ کی راہ سے روک نہیں سکتی
اور یہ اوصاف حمیدہ اللہ کے فضل ہیں جسے وہ چاہے عطا کرے اور اللہ تعالیٰ کے ملک
وقدرت میں بڑی وسعت ہے وہ سب باتوں سے خبردار ہے مرتد وہ جو بعد اسلام کے کافر
ہو جاوے اذلہ جمع ذلیل مراد اس سے رحمت ونرم دلی وفروتنی ہے نہ خواری و اتوہین
تکبیر گیارہ گروہ تھے جو شامت اعمال سے مرتد ہو گئے تین گروہ حضور اقدس کے سامنے
مرتد ہوے ۱ بنی مدلج جنکا سردار اسود عنسی ذوالحمار تھا یمن کے شہروں پر مسلط ہو گیا حضور کے
کے عاملوں کو نکالدیا نبوت کا دعویٰ کیا کہانت وسحر سے جاہلوں کو مسخر کر لیا اللہ تعالیٰ نے
فیروز دیلمی کو اوسپر مسلط کر دیا اور تھوڑے ہی دنوں میں مار ڈالا گیا یہ واقعہ حضور کی وفات شریف
سے کچھ پہلی ہوا اور آپنے فیروز کے فتحیابی اور ذوالحمار کے قتل و خرابی کی خوشخبری غیبی
الہام سے اپنے اصحاب کو سنادی پھر وفات کے کئی دن بعد تفصیلی خبر آئی ۲ مسیلمہ کذاب ہے
جسنے پیغمبری کا دعویٰ کیا اور حضور کو لکھا کہ ہم تم ملک عرب کا ملک بانٹ لیں بعد وفات شریف
حضرت ابوبکر کا لشکر گیا اور وحشی کے تلوار سے وہ سگ خبیث جہنم رسید ہوا ۳ بنی اسد
طلیحہ بن خویلد کے قوم تھے یہ بھی نبوت کے مدعی ہوے اور حضور کے حکم سے سیف اللہ خالد بن
ولید فوج جرار لیکر گئے اور اوس گروہ ناپاک کو بھگا دیا اور طلیحہ بعد انتقال حضور پر اسلام لایا
اور سات گروہ حضرت ابوبکر کے خلافت میں مرتد ہو گئے ۱ عیینہ بن حصین کے قوم فزارہ
۲ غطفان قوم قرہ بن سلمہ ۳ بنو سلیم قوم فجاءہ ۴ بنی یربوع مالک بن نویرہ کے قوم
۵ کچھ بنی تمیم سجاح بنت منذر کے لوگ اس عورت نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور بعد ازان
پھر نکاح مسیلمہ کذاب کے گھر بیٹھ گئے اور حملات فوج جرار خالد نامدار میں مسیلمہ کے ساتھ
اوسکا تار و پود درہم و برہم ہو گیا ۶ کندہ اشعث بن قیس کا گروہ ۷ بنو بکر حطم بن یزید
کے قوم بحرین میں یہ سب حضور کے انتقال کے بعد مرتد و باغی ہو گئی اور حضرت ابوبکر
جانشین پیغمبر کے تدبیر و دلاوری سے بہت ہی تھوڑے زمانے میں کل کے دن کی
طرح کہیں پتا بھی نہ ملا اور جبلہ بن ایہم جو عرب متنصرہ کا بادشاہ تھا حضرت عمر فاروق کے
زمانے میں اس بات پر مرتد ہو گیا کہ ایک غریب کو مارا اور بارگاہ فاروقی سے حکم ہوا کہ بدلا
لیا جائے یا مظلوم درگذر کرے جبلہ بادشاہت کے غرور میں انتقام و قصاص کے حکم
سے نہایت تاب و پیچ کہا کر چپکے بھاگ گیا اور لشکر روم کے ساتھ شام کے میدانوں میں

حضرت سیف اللہ کے حملون سے ہمیشہ ذلیل وخوار رہا ابن کثیر وہ مبارک قوم جسے
اللہ تعالی نے اپنا محب اور محبوب فرمایا حضرت ابو موسی اشعری کی قوم ہی اور اسے مرفوعًا
روایت کیا ہی کہا حسن بصری نے - قوم ابو بکر مراد ہی - ابن عباس نے کہا یہ قادسیہ کے
لوگ ہین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا یمن کے لوگ ہین پہر کندہ کے آدمی کہا مجاہد سے
سبا والے ہین بخاری نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ ابن عمر نے قسم کہا کر کہا یہ لوگ ہین ذی الیمن
کبیر بعضون نے کہا مراد حضرت علی شیر خدا ہین - اور بعضون نے کہا ابو بکر صدیق یار غار
مصطفے ہین - اسلیے کہ انہین کے ایام خلافت مین اطراف عرب واعراب مدینہ نے ادای
زکوۃ واتباع اسلام سے انکار کیا اور بغاوت وفساد نے ایسا سر اوٹہا یا کہ مومنین مضطر
وہراسان تائید غیبی و فوج ملائک کے نگران تہے مدینہ منورہ پر شبخون کا خوف تہا باوجودیکہ
کبار صحابہ کے نظرین مصلحت وزمانہ سازی کی طرف جہکین بہادر طبیعتین سر وسست جنگ و
قتال سے رکین مگر فدای پیغمبر حضرت ابو بکر نے تلوار میان سے نکال لی اور بنفس نفیس
سرگرم قتال ہوے اور ایک شریر مرتد زندہ نچہوڑا اون بلوائیون کا ہجوم مکڑی کے جالی
کی طرح درہم وبرہم کردیا گیا قیاصرہ واکاسرہ کے ملکون مین قصر وکسر واقع ہوا مشرق
سے مغرب تک کلمہ لا الہ الا اللہ شایع ہوا - اور یہ آیت مذہب روافض کے رد پر دلیل
دندان شکن ہی اسلیے کہ اونکے نزدیک خلافت ابو بکر کا اقرار کفر وارتداد ہے کیونکہ وہ
نص جلی یعنی امامت علی سے پہر گئے - پس اگر اونکا یہ دعوی صحیح ہوتا تو ضرور تہا کہ اللہ تعالی
ایک زبردست قوم لاتا جو منکرین کو شکست دیتے اور ایسا نہوا بلکہ وہی تابعین ابو بکر صدیق
تمام عالم پر فتحیاب ہوگئے انصاف یہ ہی کہ آیت عام ہی ہر ایسے مسلمانون کو جو اللہ کے لیے
جہاد کرین کفر وارتداد کو مٹائین اللہ کے محبوبیت کی خوشخبری سناتی ہی اور ہر مرتد سرکش
کو رسوائے دنیا و عذاب آخرت سے ڈراتی ہی اور تعین وتخصیص جسقدر روایتون مین
آگئی وہ عموم قرآنی کے مزاحم نہین ہی وہ تو مین یقینًا اور دوسرے ظنًا اس انعام عام کے
امیدوار ہین مگر جہانتک انصاف سے دیکہا جائے تو اول اور اولی اس خلعت فاخرہ
اور دولت ظاہرہ کے ساتہہ حضرت ابو بکر صدیق ہی ہین اور صاحب تفسیر کبیر نے تمام
وجوہ اور جواب وسوال سکے اس بسط وتفصیل سے لکہی ہین کہ کسی دشمن منصف مزاج
کو شک نہین رہسکتا فقط یہ قرآن کی پیشین گوئی ہی کہ ایسا ہوگا اور حرف بحرف مطابق ہوا

۲ مرتدین اور باغیون کو ڈراتا ہی کہ تم سرکشی کروگے تو نیچا دکھایا جائیگا ۳ مومنین کے لیے بشارت ہی کہ تمھین نہ یہ بے دین حق سے پھرجانے والے کچھ ضرر پونہچا سکتے ہین نہ مقابلہ کرسکتے ہین تمھارے لیے ہمارے بیچارے بندونکی مددین موجود ہین ۴ جو لوگ دین کے مددگار فساد کے مٹانے والے ہین اونہین اللہ محبوب بنا لیتا ہی اور وہ بہی اللہ کے جان نثار اوسکی محبت مین تمام دنیا سے بے خبر اوسی کے ذکر و فکر مین محو و سرشار ہین وہ اپنے بہائی مسلمانون کے ساتھہ نہایت نرمی اور محبت سے پیش آتے ہین باوجود قدرت و شوکت عاجزانہ سر جہکاتے ہین (جیسا کہ واقدی نے روایت کی کہ جنگ یرموک مین جب لشکر اسلام بمقابلہ نصارای روم آیا اور ساٹھہ ہزار عرب متنصرہ کی سرکوبی کو حضرت سیف اللہ قاتل کفار عبید خالد بن ولید نے ساٹھہ پہلوان لشکر شکن منتخب فرمائے ایک ایک کو آواز دی سب کے بعد حاطب بن عمرو کو بلایا یہ اپنے بہائی سہیل سے مکدر تھے اونہین مقدم اور آپکو موخر پاکر غضبناک ہوے اور کہا اے خالد تم ہمیشہ سے بنی عامر کے بدخواہ ہو جسے مقدم کرنا چاہیے اوسے پیچھے کیا اور پیچھے والے کو مقدم حضرت امیر المومنین عمر نے تمکو معزول کیا اون کی راے اسباب مین نہایت صواب پر تہی وہ جانتے ہین کہ اپنے فتوحات پہ تمکو بہت ناز ہی اگر خوف خدا نہوتا تو آج تمھاری گھوڑے کی باگ اپنے گھوڑیکی باگ سے ملاکر حملہ کرتا مسلمان دیکھہ لیتے کہ ہم مین سے کون بڑا بہادر ہے۔ پہلے تو سیف اللہ کو اس کلام سے غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قدرت تم ایسون کو بہی زبان کہولنے کا موقع ملا پہر سنبہلے اور فرمایا اے حاطب تمھارے بات میرے حق مین نصیحت اور امتحان ہی مین اللہ سے توفیق مانگتا ہون کہ میرے دل سے غیظ و غضب جاہلیت دور کردے اے حاطب خدا کی قسم اگر تم اپنے پانو خالد کے رخسار و نیز رکہو تو اوسے رنجیدہ نہ پاوگے) کفار پر شیر درندہ کی طرح غضبناک و غالب ہین اللہ کی راہ مین جہاد کیا کرتے ہین سست و کاہل نہین ہوتے اللہ کے حکم و اطاعت مین چاہے کوئی اونہین ہنسے بیوقوف بنائے ملامت کرے مگر وہ پروا بہی نہین کرتے اور یہ مرتبہ محبوبیت اور جوش محبت اور یہ اخلاق محمود اور یہ فتح موعود اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے کسیکا حق نہین اوسکی رحمت مین بڑی گنجایش ہی اوسکے علم مین ہر مصلحت حاضر ہے ۵ مرتدون پر جہاد کرنے والون کے فضیلت مذکور ہے ۱ یہ کہ دین اللہ کا ہمیشہ بارونق رہیگا

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ

نہین دوست تمہارا مگر اللہ اور رسول اوسکا اور وہ جو ایمان لائے جو کہ قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین

الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝

زکوۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہین

اے مسلمانو تمہارا دوست تو اللہ و رسول ہے اور وہ ایمان والے ہین جو نماز گزار ہین زکوۃ دیتے ہین رکوع مین رہتے ہین یا رکوع کہا گیا بمعنے دعا و خضوع ہے آیت کی شان نزول مختلف ہین کبیر جب عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین یہود کی دوستی کی حاجت نہین رکہتا مجھے اللہ و رسول کی موالات بس ہے یہ مبارک جواب ملا معالم جب عبد اللہ بن سلام ایمان لائے تو اونکی قوم نے اونہین چھوڑ دیا حضور مین شکایت کی کہ قوم سے ملنا منظور ہے نہ اصحاب سے ممکن اون کے گھر دور ہین یہ آیت اوتری کہ ہم اور ہمارے ایمان لانے والے تیرے دوست ہین عبد اللہ نے کہا رَضِينَا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ ہم اللہ اور اللہ کے رسول اور مومنین سے راضی ہین در منثور جب یہ آیت اوتری تو حضور مکان سے نکلے اور مسجد مین آئے دیکہا اصحاب نماز مین ہین ایک سائل ملا آپنے فرمایا تجھے کسی نے کچھ دیا بولا نہین مگر اوس مرد نے جو رکوع مین ہے اور وہ علی تھے **ف** ۱ ایک مومن دوسرے مومن کا ولی دوست ہے ۲ مومن کی شان یہ ہے کہ نماز و زکوۃ مین آمادہ ہو

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ۝

اور جو دوست رکھے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور اونکو جو ایمان لائے پس بیشک لشکر اللہ کا وہی غالب ہے

ف ۱ والذین آمنو سے اگر حضرت علی مراد ہین جیسا کہ اوپر کی روایت مین گزرا تب بھی اہل سنت پر کوئی حملہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ ہمارا مذہب ہے کہ شیخین یعنے حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کو افضل جانین اور ختنین یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی محبت دلمین رکھین ۲ اللہ والے ہمیشہ غالب رہینگے۔ کہا بعض نے حزب اللہ اولیاء اللہ ہین ۳ معلوم ہوا کہ باہم مسلمانون مین محبت و موالات رکہنا علامات دین و غلبہ سے ہے حاصل جو اللہ اور رسول و مومنین کو دوست رکھے وہ غالب ہی رہیگا اسلیے کہ ایسے لوگ اللہ کے لشکر ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ

اے ایمان والو نہ بناؤ اونکو جنہون نے بنا لیا دین کو تمہارے ہنسی اور کھیل اون لوگون سے

أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

کہ دی گئی کتاب پہلے سے تمہارے اور کافرون کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

اے ایمان والو جنہون نے تمہارے دین کو دلگی اور کہیل بنا رکہا ہی اور اہل کتاب سے ہین اور جو کافر مشرک ہین اونہین دوست نہ بناؤ اور اون کی دوستی مین یا سہر امر مین اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم سچے اور خالص مومن ہو معالم رفاعہ بن یزید اور سوید بن حارث مسلمان ہوکر منافق ہوگے اون کے حق مین فرمایا کہ اسلام کو کہیل بنا لیا ہی

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جب پکارو طرف نماز کے بنا لیتے ہین اوسے دلگی اور کہیل یہ اسلیے ہے کہ وہ قوم نادان ہین

معالم جب نماز کے اذان کہی جاتی مسلمان کہڑے ہو جاتے اور یہود مضحکہ کرتے ابن کثیر مدینے مین ایک نصرانی تہا وہ جب سنتا اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا حَرَقَ اَللّٰہُ الکاذب جہوٹہا جل جاے۔ ایک رات اوسکے خادم کے ہاتہ سے آگ گر پڑی اور یہ سب سو رہے تہے وہ اور اوسکا گہر سب جلکر خاک سیاہ ہوگیا حاصل جب نماز کے لیے اذان بجاے تو اللہ کے پکارنے کو بگوش قبول قلب سلیم سنو ہنسی دل لگی مین نہ اوڑادو۔ اور ایسے لوگ جو اذان کو ہنسے اور کہیل سمجہتے ہین وہ محض بے سمجہ ہین **ف** بہتر یہ ہی کہ ہزو لعب کنایہ گردانا جاے فعل عبث۔ حقیر۔ غیر ضروری اور نادانی سے یعنی جو لوگ اذان کی تعمیل ضروری نہین جانتے اور اوسکی عظمت و قدر نہین کرتے وہ احمق ہین۔ پس اگر حقیقت مین دلگی اور کہیل سمجہین تو لا یعقل بمعنے کفر و جہل ہوگا اسلیے کہ کافر سے زیادہ کوئی نادان نہین اور ایسا کرنے والا کافر ہوگا اور اگر صرف بے پروائی پائی جائے جیسا کہ ہمارے زمانے کے مسلمان خصوصاً رئیسان عالی شان سمجھے ہوے ہین کہ اذان سنکر مسجد مین جانا کوئی امر ضروری نہین تو لا یعقل بمعنے خفیف العقل نافہم کے ہے کہ خطاب حضرت شاہنشاہی سنے اور ہمہ تن قبول دسراپا سجود نہ بنے **اذان** اصل اسکی یہ ہی کہ جب آپ مدینے مین آئے اور باعلان نماز ہونے لگین باہم شورہ ہوا کہ وقت پر کیونکر اطلاع دیجاے کسی نے کہا ناقوس بجائین جسطرح نصاریٰ کا معمول ہی کسی نے کہا بوق یہود مناسب ہی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ حکم دیجیے کہ ایک شخص نماز کے لیے پکار دیا کرے (مسلم) پہر عبد اللہ بن زید نے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص سبز پوش ناقوس لیے ہوے ہین مین نے کہا اسے بیچتے ہو بولا تم کیا کروگے مین نے کہا نماز کے لیے اس سے پکارین گے کہا مین تمہین اس سے اچہی تدبیر بتا دون مین نے کہا وہ کیا تدبیر ہی

کہا کہو اور کلمات اذان سنائے مین نے صبح کو حضور مین واقعہ عرض کیا آپنے فرمایا بلال کو
سکہا دو وہ بلند آواز ہین حضرت عمر یہ سنکر نکلے اور کہا یا رسول اللہ مین نے بہی یہی خواب
دیکہا ہی احکام اذان سنت نماز ہی پس سوائے نماز پنجگانہ کے اذان مسنونؔ نہین
اور نماز کے اعلان کے لیے بہی سوائے اذان کے دوسرا طریقہ مسنونؔ نہین مسئلہ
اجابت موذن واجب ہی اور اوسکی تفصیل یہ ہی ا اگر خارج مسجد ہی تو ہر کلمے کے جواب مین
وہی کلمہ کہے اور حاضر ہو ۲ اگر مسجد مین ہی تو زبان سے جواب دے ۳ کہا طحاوی نے
کہ زبان سے جواب دینا اذان کا مستحب ہے ترغیب عثمانؓ سے روایت ہی کہ فرمایا جو
نماز کی اذان سنے اور مسجد سے نکل جاے اور کوئی ضرورت معقول نہو اور نہ اسلیے جاتا ہو
کہ پہر آکر نماز مین شریک ہوگا تو وہ منافق ہی اور فرمایا اَلْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ
وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِ يًا يُنَادِىْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيْبُهٗ یہ پورا ظلم اور کفر و نفاق
ہی کہ اللہ کی طرف سے پکارنے والے کو سنے کہ نماز کے لیے پکار رہا ہی پہر حاضر نہو ا اور ابن عباس
نے روایت کی کہ فرمایا جسنے اذان سنی اور حاضر نہوا اوسکی نماز ہی نہو گی مگر کوئی عذر ہو حکمت
۱ ندای عام و اطلاع خاص ۲ منکرین کے دلون مین رعب و ہیبت ڈالنا جیسا کہ حدیث
مین وارد ہوا کہ شیطان اذان کی آواز سے بہاگتا ہی ۳ اللہ و رسول کی شہادت کا اظہار
۴ سوتون کو جگانا بہولون کو یاد دلانا اسلیے کہ پہلے موذن کہتا ہی اللہ اکبر تاکہ تمام تعلقات
منقطع اور حقیر نظر آئین پہر اللہ کی توحید ہوتی ہی تاکہ ذوق عبادت پیدا ہو اور اوسکی عظمت
باقی رہے پہر حضرت نبوت کی گواہی دیجاتی ہی تاکہ وہ معاہدہ جو ہر مسلمان نے حضور کے
اتباع و تصدیق کا کیا ہی یاد آجاے پہر صاف صاف کہدیا جاتا ہی کہ اب نماز کے لیے
حاضر ہو مگر یونہین نہین بلکہ نجات و کامیابی کا خلعت تیار ہے آؤ لیجاؤ اور اوسپر بہی
اگر کچہ سہو و تاریکی باقی ہی تو دوبارہ تکبیر اور شہادت سے مٹا دیجاتی ہی۔ اگر اور کچہ نہوتا
تو صرف اذان اور نماز ہی ایک ایسی چیز ہی کہ تمام منصف عاقل اسلام کا کمال و فضل تسلیم
کر لیتے۔ اسی لیے فرمایا کہ ایسی بابرکت طلبی اور ایسے محبوب عبادت سے تمسخر کرنے والے
یا اوسی بے پروائی کی نظر سے دیکہنے والے جاہل بیوقوف نافہم ہین مسئلہ جائز نہین
کہ اذان رو ا نقص پہر اور نماز کی بابرکت اور اوسپر تمسخر کیا جاے کچہ ہو مگر اذان اور
اعلان نماز ضرور ہے پس نہی تحریمی سکہ [illegible] سے بچنا لازم اور مقتضاے اعتبار [illegible]

لہ مسنون اور ضرورتون مین جو اوسکی ثابت ہوئی [illegible] نہین مستحب بلکہ پنجگانہ کا نہین [illegible] اور کمال عموم اور [illegible] کا نہین [illegible] بجوم [illegible] ۲ سنت [illegible] اذان [illegible]

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ۝

کہدیجیے اے کتاب والو نہین دشمنی رکھتے تم ہمسے مگر یہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اوتارا گیا طرف ہمارے اور جو اوتارا گیا پہلے سے اور بیشک اکثر اونکے نافرمان ہین

ای یہود و نصاریٰ تمہارے عداوت اور ہمارے عیب جینے ہمپر اسی لیے ہی کہ ہم اللہ پر اور اوسکی کتابون پر جو ہمپر اور ہمسے پہلے اوتری ہین ایمان لائے اور بیشک اون کتابیون سی اکثر نافرمان ہین

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ

آپ کہدین کیا بتادون تمکو بدتر اس سے سزا دیے گئے پاس سے اللہ کے وہ جنہین لعنت کی اوسنے اور غضبناک ہوا اوسپر

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

اور بنا دیے اونمین سے بندر اور سور اور بندۂ شیطان یہ بدتر جگہہ مین ہین اور بہت بہکے ہوے سیدہی راستی سے

آپ کہدیجیے کہ اگر ایمان لانیکی وجہ سے تم ہماری عیب گیری اور عداوت پر آمادہ ہو تو خیر ہم جو کچہہ ہون تم اپنی خبر لو ہم تمکو نہایت برے لوگ بتاتے ہین جو تم مین سے ہین وہ جنپر اللہ نے لعنت کی۔ جو بندر اور سور بنگئے۔ جو شیطان پرست ہوگئے۔ یہ نہایت برے اور گمراہ ہین

ف یہ یہود کی شان مین ہی اصحاب سبت پر لعنت بہی ہوئی اور جوان اون کے بندر اور بڈہے سور بنگئے اور بعض نے کہا اصحاب مائدہ سور ہوگئے۔ اور کہا گیا شیطان پرستون سے مراد گوسالہ پرست ہین کبیر اکثر مسلمان یہود کو عار دلاتے اور کہتے بندر اور سور کے بہائیو ابن کثیر ابن مسعود نے عرض کی یا رسول اللہ کیا سور اور بندر اونہین کے نسل سے ہین فرمایا اللہ تعالی نے کسی قوم کو مسخ نہین کیا کہ پہر اونکی نسل چلی ہو یہ اللہ کے مخلوق ہین جو پہلے سے تہے۔ ابن عباس سے مروی ہی کہ سانپ مسخ شدہ جن ہین **لطیفہ** اللہ تعالی نے ملعون اور سور اور بندر کے بعد شیطان پرست کا لفظ فرمایا یہ اشارہ ہی کہ کچہہ ہو مگر غیر کے بندے نہ بنو اسلیے کہ گناہ کے تین درجے ہین ۱ غلامی کا اقرار اور خدمت سے انکار ۲ غلامی و خدمت دونون سے انکار ۳ غیر کی بندگی کا اقرار۔ یہ نہایت خبیث امر ہے

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۝

اور جب آئین تمہارے پاس کہین ایمان لائے ہم اور بتحقیق که آئے ساتھ کفر کے اور وہ بیشک نکلے ساتھ کفر کے اور اللہ جانتا ہے جو تہے چہپاتے

اور جب منافقین یہود آپکے حضور مین آتے ہین کہتے ہین ہم ایمان والے ہین اور حالانکہ وہ کفر کے ساتھ آتے ہین

اور کفر ہی کی حالت مین باہر جاتی ہین اور اللہ خبردار ہی جو فریب لمین چھپائے ہوئی ہین

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ
اور آپ دیکھتے ہین کہ بہت ادمیون کو جلدی کرتے ہین گناہ مین اور زیادتی مین اور کہانے مین حرام کے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
بیشک برا ہے وہ کہ ہین کرتے

آپ اون کے بہت آدمیون کو دیکھین گے کہ وہ گناہ اور حدود اللہ سے بڑھ جاتے ہین اور حرام مال کہانے مین جلدی کرتے رہتے ہین اور یہ فعل انکا نہایت برا ہے
ربط عوام اہل کتاب پر الزام کے بعد اون کے علما اور اکابر کی طرف التفات
کیا اور اعراض وخاموشی کے نتیجون سے ڈرایا اور فرمایا

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ
کیون نہ منع کیا اونہین خداپرستون اور عالمون نے کلمات گناہ اور لقمہ حرام سے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝
البتہ برا ہے وہ کہ تھے کرتے

قول اثم جہوٹی اور ممنوع بات خواہ اللہ تعالی کے شان مین ہو جیسے اتہام شرک وکلمات کفر خواہ
انبیا کے حق مین ہو جیسے عیسے اور سلیمان ونبی آخرزمان کا انکار یا علوم دین یہ ہو جیسے
قرآن سے انکار یا تاویل باطل۔ویسے حدیثین گڑہنا۔جہوٹے قصے بنانا۔فیصلے اور فتوے
غلط خصوصا یہ افترا کہ قرآن کے دس پارے امام بیچارے خوف غاصبین سے غار مین لیے
چلے گئے معاذاللہ باوجود عصمت ومنصب امامت حق پوشی کا ناکردہ گناہ اونکے ذمے کیا جاتا
سحت رشوت۔سود۔غصب۔خیانت۔چوری۔اجرت حرام۔بیوع فاسدہ۔قمار
ودغا وفریب کی آمدنی غرض کہ ہر مال حرام۔سحت ہی معالم ربانی علماے نصاری۔اور
احبار جمع حبر علماے یہود حاصل کیون نہین احبار ورہبانی نے باوجود تقدس وہمہ دانی
اپنے مریدون کو کلمات خبیث اور مال حرام کہانے سے منع نکیا البتہ یہ برا کام تہا جو عوام
یا علما یا دونون نے کیا۔آیت مین تین امر بیان فرمائے اول علما کی سرزنش وتنبیہ
کہ جس دین کی بدولت تم مخدوم عالم مرجع انام بنی نذرین کہاتے ہو مولانا کہلاتے ہو
اوسی کے حفظ ونظم سے غافل کیا تمہین یہ بہی نہین معلوم کہ نہی عن المنکر سے چشم پوشی
کرنیکا نتیجہ بہت برا ہی ما جرا ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے تہے کہ جب آدمی مفسدون کو گناہ کرتے ہوے دیکھین اور انہین نہ روکین

تو اللہ تعالی اپنا عذاب عام کردیگا- اور کہا جریر ابن عبداللہ نے کہ مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم مین گناہ کیے جاتے ہون اور آدمی اوسکے روکنے پر قادر ہون اور نہ روکین تو اللہ تعالی اوس عذاب مین اونکو بھی گرفتار کردیتا ہی مرنے سے پہلے دوم یہ کہ یہود و نصاری پر عذاب کی بڑی وجہ حرامخوری اور کذب تھی اور یہی دو امر اصل خباثت ہین جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے معاذ صدق مقال اور اکل حلال اختیار کرو مستجاب الدعوات ہوجاؤ گے سوم جب عوام گناہگار اور علما خاموش یا اون کے ہمزبان ہونگے تو دونوں ایک رسی مین باندھے جائینگے علما کی خاموشی حق پوشی اور عوام کی گرمجوشی ایک درجے مین ہی لطیفہ[۱] صرف نام جیسے صوفی- عالم- درویش حاجی- حافظ کچھ کام نہین دیتا ورنہ اللہ تعالی یہود و نصاری کے علما کو باوجود کفران شریف لقبوں سے یاد نفرماتا[۲] اولا علما پر اپنی قوم کی ہدایت ہی اور اسی کے ترک سے وہ ماخوذ ہین غیر وغیرہ التفات کرین یا نہ جیسا کہ فرمایا (لاینہٰھم) نہ منع کیا اپنی قوم کو[۳] یہ ترتیب کہ ربانی کو احبار اور قول اثم کو حرامخوری پر مقدم کیا بتا رہی ہی کہ زیادہ تر وہ گناہ جو زبان سے تعلق رکھتے ہین درویشون کی ذات سے شائع ہونگے جیسے ہمارے زمانے مین مسئلہ حقہ توحید کو ناشائستہ لفظون مین ادا کرنا- اور ذوق و حال کو فعل و قال مین لانا- ادعای باطل- اور علوی مدارج شیوخ مین غلو یا ادہر اودہر کی بے تکی باتین خواب خیال سے استناد- طریقت کو غیر شریعت بتانا تقوی و طہارت کو غیر تصوف و محبت جاننا- اور جو گناہ افعال سے متعلق ہین اونکا بڑا حصہ علما کے لیے ہی جیسے تارک صوم و صلوۃ داڑھی منڈی- رشوتخوار سودخوار فریب کار بے شرع جاکٹ پتلوم یا ریشمی یا ازار دراز والون سے اخلاق مصافحہ ہاتھ ملانا اونکے تعریف اون سے آمد و رفت مروت یا کسی خفیہ مصلحت کی نظر سے نہی عن المنکر سے سکوت[۴] کچھ بعید نہین کہ قیامت مین علی رؤس الاشہاد پکار کر کہا جائے لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اے درویشان باخبر و اے علما رصاحب نظر تم نے اپنے معتقدون اور خدمت کرنیوالون کو کیون نہ روکا کہ وہ جھوٹ نہ بولین رشوت نہ کھائین سود نہ لین لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ جو تم سب کرتے تھے یہ بہت برا تھا[۵] جب عوام گمراہی مین پڑ جائین اور کفر و بدعت رواج پائے تو نہ زاہد گوشہ نشین خاموش رہے نہ عالم ہمہ دان حق پوش تسبیح و کتاب چھوڑ کر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرح

تازیانۂ ہدایت ودرۂ سیاست ہاتھ مین لین اور کوچہ وبازار مین ہر غافل وبدمست کو ہوشیار کرتے رہین اونہین اس کار خیر مین نہ کسی سے ڈرنا چاہیے نہ رسوائی وملامت پر نظر نہ قوم کی ناخوشی اور اپنی مفلسی وبیکسی پر پیش وپس کرین اللہ کی رضا اور رسول کی اتباع پر بس کرین **ابن ماجہ** فرمایا لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَوَّامَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت کا قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر دیگا اوسے جو اوسکی مخالفت کرے۔ اور قرآن مین ہی لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ نہین پروا کرتے ملامت کرنیوالون کی **بخاری** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص احکام الٰہی مین مداہنت کرے یعنے پروا نکرے مرتکب معاصی کو نروکے اور جو شخص گناہون مین مبتلا ہو ان دو لوگی ایسی مثل ہی کہ ایک گروہ نے کسی کشتی کی سواری کے لیے قرعہ ڈالا بعض کو اوپر کا درجہ ملا اور بعض کو نیچے کا درجہ ملا جو نیچے تھے وہ پانی لینے کے لیے اوپر جایا کرتے لوگون کو اس آمد ورفت مین اذیت ہوتی نیچے والون نے ایک بسولا لیکر کشتی مین چھید کیا کہ ادہر سے پانی لے لیا کرین اوپر والے آئے اور کہا یہ کیا کیا بولے تمکو ہماری آمد ورفت سے تکلیف تہی اور ہم بے پانی کے رہ نہین سکتے۔ پس اگر اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کشتی مین سوراخ کرنے سے روکا تو خود بھی بچے اور اونہین بھی بچا لیا نہین تو یہ اور وہ دونو ہلاک ہوے **ترمذی** فرمایا قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی البتہ حکم کرو تم اچھی باتونکا اور منع کرو تم بری باتونسے ورنہ اللہ تعالی تمپر عذاب بھیجیگا پھر تم دعائین مانگوگے اور قبول نہوگی

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ وقف لازم

اور کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بستہ ہین باندھے گئے ہاتھ اونکے اور لعنت کی گئی اونپر بسبب اوسکے کہ کہا بلکہ

يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

دونو ہاتھ اوسکے کہلے ہین خرچ کرتا ہی جسطرح چاہے اور البتہ بڑھا دیگا بہتونکو اونمین سے جو اوتارا گیا طرف تیرے

مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

رب تیرے سے سرکشی اور کفر

یہود کہتے ہین کہ اللہ تعالے کے ہاتھ بند ہین خرچ نہین کرسکتا۔ باندھے گئے ہونگے ہاتھ۔ اور وہ رحمت سے دور کئے گئے اپنی بدزبانی اور بیہودہ گوئی کی شامت سے۔ بلکہ دونو ہاتھ اوسکے کہلے ہوے ہین جسطرح چاہتا ہی خرچ کرتا ہی اور جو اللہ تعالی نے آپ پر اوتارا وہ اون کے کفر اور سرکشی کو بڑھا دیگا یعنے اونکے انکار اور مقابلے سے زیادہ وسیاہ دل اور گناہگار ہوتے جائینگے

معالم یہود کو اللہ تعالی نے بہت فراغت عطا فرمائی تہی ملک آباد مال فراوان تہا جب ہمارے
حضور بشیر و نذیر سے مخالفت و عداوت کرنے لگے اور آپکی تکذیب کی تنگدستی اور افلاس کے
بلاؤن مین عام ہوے فنحاص بن عازورا کہنے لگا اللہ کا ہاتہہ بستہ ہی یعنی ہمین دینے مین بخل کرتا ہی
ابن کثیر کہا ابن عباس نے یہود کی یہ غرض نہ تہی کہ حقیقت مین ہاتہہ بند ہے ہین بلکہ مراد یہ تہی
کہ وہ بخل کرتا ہی اور محاورہ عرب مین یہی بخل سے مراد لیتے ہین **کبیر** بعض نے کہا کہ یہود کہتے تہے
کہ ہمپر اوتنی ہی دن عذاب ہوگا جتنے دن ہمنے گوسالہ پرستی کی ہی زیادہ عذاب کرنے کے لیے
اللہ کا ہاتہہ بند ہی- جواباً ارشاد ہوا کہ یہ بری حالت تمہارے ہی لیے ہی یا جہنم مین تمہاری مشکین
باندہی جائینگی اور رحمت الٰہی سے مایوس مہجور رہونا اوسپر زائد **ف** وہ زبان دراز کوتاہ عقل
جو گستاخی سے خاص ذات پاک حضرت الوہیت کی نسبت کلمات واہی کہدیتے ہین یا دوسرے
پیرایہ مین- مثلاً آسمان مین چہید ہوگیا پانی رکتا ہی نہین- بعض کوتاہ نظر کہتے ہین اب اللہ تعالی
کے پاس کیا ہی جو دیگا مراتب علی جسقدر رکہتے وہ پانے والے پاگئے- معاذ اللہ یہ سب کلمات کفر ہین
یہود اسی بلاے گستاخی مین میں ڈالے گئے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ اوسکے خزانے ہمیشہ معمور ہین
اور فوارہ کرم جوش زن جسقدر اوسنے ازل سے آجتک عطا فرمایا ہی ایسے ایسے کرور ہا حصے
اپنی نعمتین جسے چاہے دیڈالے اوسے کیا پروا ہی **ابن کثیر** فرمایا اللہ کے ہاتہہ پُر ہین خرچ اوسے
تنگ نہین کرتا دن رات خرچ کرنے والا ہی تمنے نہین دیکہا کہ جبسے آسمان زمین پیدا کیے کسقدر
خرچ کیا اور جو اوسکے دست راست مین تہا وہ گہٹا نہین- اوسکا عرش پانی پر ہی- اور اوسکے
دوسرے ہاتہہ مین فیض ہی جسکا مرتبہ بلند کرے چاہے جسے پست کرے **ف** ۱ یہود تمسخر یا عداوت
سے ایسا کہتے یا معاذ اللہ یہ سمجہکر کہتے تہے کہ جیسے مسلمان خدا سمجہے ہین وہ (خدا) نہین **سوال**
قرآن مین صاف صاف وارد ہی ید اللہ- وجہ اللہ اور حدیث مین اصبع وغیرہ کا بہی لفظ آگیا ہی
اب تاویل کی ضرورت ہی کیا ہی **جواب** ۱ اجماع امت اور محکمات نصوص کی دلالت سے
معلوم ہوچکا ہی کہ حق سبحانہ تعالی ایسی صفات اور مشابہات سے منزہ ہی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ کوئی
شے کسی امر مین اوسکے مثل نہین ہی ۲ اکثر منصوص وہ ہین جنکی نسبت بجز سکوت و تاویل کے نہین
بن پڑتی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا (اللہ کے دونو ہاتہہ داہنے ہین) اب یہ مضمون بدون تاویل
مفہوم نہین ہوسکتا ۳ یہ کہ قرآن مجید مین ہی متشابہات کا ہونا اور اوسمین زیادہ بحث نکرنا اور
اوسکی مراد کو اللہ تعالی پر مفوض کرنا مذکور ہے لہذا علماے کبار نے اجماعاً و اتفاقاً ان مقامات کہ

مباحث سے محفوظ رکھا اور اسی پر کفایت کی کہ جو مراد اسکی اللہ کے نزدیک ہے وہ حق ہے

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۤءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ
اور ڈالدی درمیان اونکے عداوت اور بغض قیامت تک جب کبھی جلاتے ہین آگ واسطے لڑائی کے

اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
بجھا دیتا ہی اوسکو اللہ اور چلتے ہین زمین مین فساد کرتے ہوی اور اللہ نہین دوست رکھتا مفسدین کو

یعنے درمیان یہود کے یا درمیان اہل کتاب کے عداوت اور بغض ڈالدیا قیامت تک جب کبھی یہود لڑائی کی آگ جلاتے ہین اور سامان جمع کرتے ہین اللہ تعالی اوسے بجھا دیتا ہی اور انہین ناکامی و مایوسی ہوتی ہی اور یہ لوگ زمین مین فساد پھیلاتے ہوئے پھرتے ہین اور اللہ مفسدونکو دوست نہین رکھتا تقریر عداوت کی صفحہ ۵۰۳ مین گزر گئی اور یہ امر کہ یہود ہمیشہ مجبور و شکست نصیب یا مسلمانونکی مخالف و عدو تھے اور ہین مشاہدۃً ظاہر ہی در منثور ابو شیخ سے ربیع سے نقل کی کہ علما نے فرمایا ہی کہ زمین پر کوئی قوم ایسی نہین جسنے سوائے کتاب آسمانی کے حکم کیا ہو اور باہمی عداوت اور بغض اونمین نہ پھیلا ہو **ف** کتاب آسمانی سے وہ کتاب مراد ہی جو اونکی پیغمبر پر آئی ہو مثلاً یہود کے لیے توریت اور نصاری کے لیے انجیل اور ہمارے واسطے قرآن لیکن بعد آنحضرت کے تمام عالم کے واسطے قرآن ہی پس یہ وہم غلط ہوگیا کہ یوروپ کے نصاری مین تمام عقلی قوانین معمول اور کتب آسمانی معزول ہین اور پھر بھی اتفاق بڑھتا جاتا ہے۔ اسلیے کہ یہ حکم مومنین کے لیے ہے کفار کو اس سے کیا واسطہ اون سے ایمان مطلوب ہی

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَـكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور ڈرتے البتہ اوتار دیتے ہم اونکو برائیان اونکی اور البتہ داخل کرتے ہم اونکو باغون نعمت کے

یعنے ان تمام سرکشیون پر بھی یہود و نصارا ایمان لائین قرآن اور نبی آخر الزمان پر اور پرہیزگار بنجائین بیشک اون کے گناہ معاف کردین اور بیشک اونکو نعمت کے باغون مین جگہ دین **ف** نہ دروازہ لطف و کرم مسدود ہی نہ کسی خاص قوم کی رعایت مقصود بلکہ فیض عام ہے آؤ اور لیجاؤ لطیفہ آمنوا مطلق اسلیے چھوڑا کہ اگر اولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائین تو ھو المقصود اور اگر اپنے ہی پیغمبر اور کتاب پر سچا اور پورا ایمان لائین تو اون کی ہدایت و عبارت سے بھی ادہر جھکنا پڑیگا ادہر سے چلیں یا ادہر سے دولت محمدی پہ آنا ضرور ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ
اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو اور انجیل کو اور جو اوتارا گیا طرف اونکے رب سے اونکے تو بیشک کھاتے

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۟
اوپر سے اپنے اور نیچے سے پاؤن کے اپنے اونمین سے ایک گروہ متوسط ہے اور بہت ہین اون مین کہ برا ہے جو کرتے ہین

(وما انزل الیہم) ابن کثیر کہا ابن عباس نے قرآن مراد ہے کبیر قرآن یا دوسری کتابین جو انبیا پر آئین جیسے دانیال پیغمبر وغیرہ کی کتابین (فوقہم) سے مراد برکات آسمانی اور مینھ وغیرہ (تحت ارجلہم) سے مراد زراعت و روئیدگی اور خزائن زمینے (مقتصد) متوسط۔ میانہ رو یعنے وہ لوگ کہ جو نہ معصیت مین غلو کرتے ہین نہ اطاعت مین حد سے بڑھتے ہین مراد اس سے عبداللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہما جو ایمان لائے کہا گیا وہ لوگ جو باوجود یہودیت و نصرانیت حد سے متجاوز نہین ہوئے (ساء مایعملون) کعب بن اشرف اور متعصبین اہل کتاب حاصل اگر یہود و نصارا توریت و انجیل اور قرآن یا اور دوسرے آسمانی کتابوں پر عمل کرتے تو آسمانی برکتین اور زمینی نعمتین اونہین حاصل ہوتین اور اسطرح کہ کچھ بھی تکلیف و زحمت نہوتی گویا زیر قدم اور بالا سے سر ہین اون مین بعضے میانہ رو ہین اور بعضے کفر و انکار مین حد سے بڑھے ہوئے ف اگر یہ خبر زمانہ گذشتہ سے متعلق کیجائے تو (ما انزل) سے دوسری کتابین آسمانی مراد ہونگی اور مطلب یہ ہوگا کہ اگر وہ ایسا کیا کرتے تو اونہین فراغت رہتی مگر اسکے ترک سے وہ خراب ہوے پس نہ اسی موجودہ زمانے سے تعلق ہے نہ ایمان بالقرآن سے بحث کیونکہ قبل تشریف آوری جناب سید الانبیا دوسری ہی کتابین کافی تھین دوم اگر یہ خبر بطور حکم ہے یعنی اب بھی ایسا کرین تو خواہ ۱ (ما انزل) سے قرآن مراد لیا جاے یعنے اس قرآن کبیر جو اونپر اوتارا گیا عمل کرتے تو فائدے مین رہتے ۲ اور عام کتب آسمانی مراد لین اور قرآن کو داخل سمجھین تب بھی یہی مطلب ہے ۳ اگر قرآن داخل نہ سمجھا جاے اسلیے کہ مخاطب وہ قوم ہے جو قرآن کو آسمانی کتاب نہین جانتے تو بھی ان کتابون مین آنحضرت کی خبر دیکھکر مومن و مسلم ہوجانا لازم ہوگا سوم یون کہا جائے کہ پہلی آیت مین انکو بشارت اخروی دی تھی اور اسمین بشارت دنیاوی ہے جیسا کہ کہا صاحب تفسیر کبیر نے تو مطلب یہ ہوگا کہ ایمان لاؤ تو جنت اور اگر خالی کتب آسمانی پر عمل کرتے رہو تو بھی دولت و عزت تمہارے لیے ہے پس معلوم ہوا کہ جس قوم نے اصلاح حکمتوں کی اقتدا کی اگر مومن ہے

تو دنیا و دین دونون نہین تو صرف دنیا مین بہرحال کامیاب ہوا تنبیہ ہمارے زمانے مین جسقدر
ناکامیان ہمارے بہائیون مین ہین قرآن کو بالاے طاق رکہدینے سے اور جہانتک عیش و دولت
ہمارے مخالفون مین ہی انہین متبرک اصول سے کچہ کچہ اخذ کرنے سے یہ آیت اور آیہ (وَلَوْ
اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اگر بستی کے لوگ
ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اونپر آسمان و زمین سے برکتین کہولدیتے) دنیا طلبونکے لیے بہی بشارت عظمی ہی

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ
اے رسول پونہچا دے جو اوتارا گیا طرف تیرے طرفسے تیرے ربکی اور اگر نہ کیا تونے تو نہ پونہچایا پیغام اللہ کا

اے پیغمبر جو آپ پر اللہ کی طرف سے اوتارا گیا ہی وہ اسرار تعلیم کر دیجیے اور پیغام پونہچا دیجیے
اگر آپ سے ایسا نہ کیا تو گویا بالکل پیغام رسانی نکی (یعنی اگر بعض یا ضروری امر آپنے ظاہر نکیے
تو گویا کچہ بہی نہ کیا اصحاب تفسیر نے آیت مین متعدد احتمال نقل کیے ہین کبیر اس پیغام رسانی
سے مراد حکم رجم و قصاص مذکورۂ بالا ہی سے یہ کہ یہود دین کے عیب گیری اور تمسخر کرتے اور
آپ اخلاق و مروت سے سکوت فرماتے ارشاد ہوا صاف صاف کہدو خاموش نہ ہو سے حکم
جہاد کے اظہار مین یہ سختی کی گئی سے حقوق مسلمین کے اظہار مین یہ حکم ہوا اسکے علاوہ اور بہی
احتمال ذکر کیے ہین بہرکیف کچہ ہو مطلب یہ ہی کہ پیغمبر کی یہ شان نہین کہ اللہ کے احکام کے
ظاہر کرنے مین شرم یا خوف یا سستی کرے اور اگر ایسا کیا تو گویا اوسنے فرائض رسالت
ادا ہی نکیے مسئلہ ضرورت کے وقت علما کی تبلیغ احکام الٰہی سے خاموشی دوسرے اعمال
صالحہ کو ضایع کر دیتی ہی اسلیے کہ پیغمبر ونکا اہم اور اعلی عمل ادا ے رسالت ہے اور وہی نکیا گیا لطیفہ آیت آپکے خاتم الانبیا
واکمل الانبیا ہونے پر دلالت کرتی ہی کیونکہ جبکہ آپکے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہین آسکتا اور آپکی تعلیم تم ختم ہونا چاہیے تو بعض
احکام نظاہر کرنا کیونکر جائز ہوگا اور اگر کوئی دقیقہ رہگیا تو خاتم الانبیا و اکمل الانبیا ہونے کی حیثیت سے گویا
آپنے کچہ نکیا کیونکہ جب اتمام و تکمیل امر دین کے نہوئی نہ رسالت ختم ہوئی نہ دین کامل ہوا
ابن کثیر نے حضرت عایشہ سے روایت کی کہ اگر آپ کوئی خبر قرآن سے مخفی رکہتے تو یہ آیت
مخفی کرتے اور کہا کہ جو کہے کہ رسول اللہ نے قرآن سے کچہ بہی چہپایا وہ کاذب ہی۔ اور ابو ہریرہ
سے مروی ہی کہ مجہے حضور سے دو علم ملے ہین ایک وہ ہی جسے ظاہر کردون تو میرا گلا کٹ جاے
اور اسے محققین نے اسرار روحانی و علوم ربانی قرار دیا ہی۔ اور دوسرے حدیث مین ہی کہ
غیر اہل کو علم سکہانا گویا خنزیر کو موتی کی لڑیان پہنانا ہے اور یہ علم اجتہاد و اصول فقہ وغیرہ

ونصوص وامتیاز علل واسباب کا ہی۔ پس یہ مطابقت اور قرآن کی متابعت کسطرح ہوگی
جواب آیت میں حکم ابلاغ واظہار حاجت وضرورت کے ساتھ مقید ہی چونکہ ضروریات دین
کے حاجت عام اور تعلیم اوسکے قابل فہم عوام تھے بلا تخصیص سکھایا گیا۔ اور علوم باطنہ واصول
اجتہاد ضرورت وفہم خواص سے متعلق تہی محل مناسب پر تعلیم ہوئی **ہان** اسقدر متیقن
اور مدلل ہی کہ یہ سب علوم ایک دوسرے کی شرح وتفسیر ہین نہ موجب مغایرت وتغییر اور
ہو سکتا ہی کہ بعض اسرار حضرت نبوی کے ساتھ ہی خاص ہون مگر نہ اونکا ذکر ہے کہ قابل
بحث ہون نہ وہ منجملہ (ما انزل الیک) سے ہین بلکہ وہ ذوق وعرفان وکیف ہی باب القا
وتخلیق سے نہ تعلیم وتقریر کی طریق سے **تنبیہ** بعض حضرات کا یہ زعم کہ تعلیم طریقت اور ہی
اور شریعت کا دوسرا طور وہ بشہادت قرآن وحدیث باطل اور مدعی جاہل قرار پایا اگر وہ
تعلیم پیغمبر ہے تو اخفا غایدا اور تعلیم غیر پیغمبر ہے تو اجرا غلط بہر حال خود غلط املا غلط انشا غلط
مسئلہ علم دین سکہانا فرض کفایہ ہی یعنے اگر بعض علما نے اسے اختیار کر لیا تو خیر ورنہ سب
گناہگار ہین فرمایا بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (رواہ بخاری) ایک حدیث بہی اگر مجھسے سیکھے ہو تو
دوسرون کو سنا دو اور فرمایا نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ
غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ مدد کرے اللہ اوسکی جسنے سنی
میری بات پہر پونہچا دیا اوسے پس بہت اوٹہانے والے فقہ کے غیر فقیہ ہین یعنے اکثر وہ
جنہین اصل فقہ یعنی متن حدیث یاد ہی مگر فہم نہین اور بہت اوٹہانے والے فقہ کے ہین
اوسکی طرف جو اوس سے زیادہ فقیہ ودانا ہی **مسئلہ** علم دین کا چہپانا حرام ہے فرمایا
مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ جس سے کوئی مسئلہ دین
پوچہا جاوے اور وہ چہپا ڈالے تو اوسکے منہ پر قیامت مین آگ کی لگام دیجائیگی **الحاصل**
بقدر ضرورت اور بوقت ضرورت اشاعت علم واجب اور چہپانا حرام اور اگر ضرورت
ہو دوسرے لوگ اس کام کو کرتے ہون تو اشاعت سنت ومستحب اور ترک شامت ومحرومی ہی

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ۝
اور اللہ بچائیگا تجہے آدمیون سے اور اللہ نہین راہ بتاتا قوم کافر کو

اے حبیب پاک آپ اپنی فکر نہ کرین آپ کے تو محافظ ہم ہین آپکے ذمے صرف اداے
رسالت وتعلیم وہدایت ہو مفسرین نے اس حفظ غیب کی نسبت کئی واقعے بیان فرمائے

جیسے ہم صفحہ ۴۹۹ مین ذکر کر چکے بہرحال مشرق سے مغرب تک دشمن ایذا رسان
اور تنہا ایک پیغمبر رحمٰن اور اس کروفر سے پیغام رسانی کفار کو زک دیدن حفاظت الٰہی
و اعانت غیبی کیونکر ممکن تھے لطیفہ آیت مین اشارہ ہی کہ علما۔ خداپرست اللہ کے
کام کو اپنے ذمے سمجھیں اپنی ضرورتین اوس کے فضل پر محول کردین

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ
کہدیجیے اے کتاب والے نہین ہو تم کسی شے پر یہانتک کہ قائم کرو تم تورات اور انجیل اور جو

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
اوتارا گیا طرف تمہارے رب کی طرف سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتونکو تم میں سے جو اوتارا گیا طرف تمہارے

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
رب سے تمہاری سرکشی اور کفر پس نہ افسوس کر قوم کافر پر

اے کتاب والو جب تک توریت وانجیل اور قرآن پر عمل کرو اور اوس سے دلیل نہ لاؤ نہ تمہارا
قول قابل اعتبار ہین نہ تمہارے فعل موجب افتخار تم کوئی چیز ہی نہین اور اسمین شک نہین
کہ قرآن سے بہتون کو سرکشی اور کفر بڑھ جائیگا جسطرح یہود و نصاریٰ انکار سے مردود
ہوئے اور روافض خوارج تاویل سے گمراہ رہے اور ہزارہا اوسپر عمل چھوڑکر ذلیل وتباہ ہین
پس آپ حبیب پاک کفار پر افسوس نکرین کہ کیون نہین یہ ایمان لاتے یا کیون سزاوار عذاب
ولعن بنے جاتے ہین (ما انزل) کی تفسیر اگلے ورق مین گزر گئی ف۔ کسی شخص کا فعل یا
قول قابل اعتبار نہین ہوسکتا جب تک وہ آسمانی کتاب سے تمسک نکرے پس فلسفہ اور نیچر
اور خیالی پلاؤ پکانے والے لاشئے قرار پائے ۔ نعمت الٰہی اگر بیقدری اور ناشکری
کی نظر سے دیکھی جائے تو موجب عذاب ہوجاتی ہی جیسے قرآن پاک ۔ اللہ کے
غضب مین آنے والے پر ترحم وتاسف اللہ والون سے ممنوع ہے ربط بعد
بیان تفصیل کفر وایمان ایک قطعی فیصلہ فرما دیا کہ بات یون ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔـوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ
بیشک جو ایمان لائے اور جو یہودی ہو اور صابی ہین اور نصاری ہوئے جو ایمان لایا

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور کی نیکی تو نہ خوف ہو اوپر اور نہ وہ غمگین

ان الذین آمنوا یہاں مثل علم ہے مراد وہ لوگ جو آنحضرت پر ایمان لائے محمدی ہو
یا یہودی یا نصرانی یا صابی جو ہو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور عذاب آخرت سے
بیخوف اور دنیا میں بیغم ہو گیا **سوال** جب نجات کا مدار اللہ اور قیامت کے ایمان پر
ہو گیا تو اسلام و قرآن کی ضرورت نہ رہی **جواب** یہ آیت صفحہ ۲۴ میں ہے اور بیان کر
مذکور ہوئی تفسیر وہاں ہے اور رد اوہام کی تقریر یہاں سے ہو سکتا ہے کہ کہا جاوے یہ خبر ہی
یعنی یہود اپنے وقت میں اور نصرانی اپنے زمانے میں اور صابی اپنے وقت میں قبل از منسوخیت
بشرط ایمان بیخوف تھے اور اب محمدی محفوظ و مامون ہیں ۲ امن باللہ کے اصطلاحی معنی
شامل ہیں ایمان بجمیع ضروریات دین مثلاً تصدیق جملہ انبیا و کتب اور خاص تصدیق
محمد رسول اللہ و قرآن مجید کو اسی لیے الذین آمنوا سے خاص اسی امت کے لوگ
مراد ہوتے ہیں نہیں تو اللہ اور بعض پیغمبروں اور کتابوں پر تو سب ہی ایمان لائے
ہیں پس یہ معنی ہو گئے کہ چاہے آپکو محمدی کہو یا یہودی وغیرہ مگر جناب
سرور کائنات اور قرآن پاک پر ایمان لائے بغیر امن و نجات نہیں ۳ اول
زبانی ایمان مراد ہو دوم ایمان قلبی اور کامل ور ایمان کامل شامل ہو تصدیق رسالت کو

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭكُلَّمَا جَاۗءَهُمْ
بیشک لے لیا ہمنے عہد بنی اسرائیل کا اور بھیجے ہمنے طرف انکو پیغمبر جب لائے اونکے پاس
رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝
رسول وہ کہ نہ چاہتے نفسوں انکے پس ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہیں
وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا
اور سمجھے یہ کہ نہ ہوگی آزمایش پس اندھے ہو گئے اور بہرے ہو گئے پھر توجہ کی اللہ نے اونپر پھر اندھے
وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور بہرے ہو گئے بہت اونمیں سے اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں

بیشک اللہ تعالے نے بنی اسرائیل سے
اتباع توریت اور انبیا کے عہد
اور پیغمبر آخر زمان کے ایمان کے وعدے لیے اور اونکی برابر پیغمبر بھیجے کہ اونہیں
سنبھالیں ضلالت و گمراہی سے نکالیں مگر جب کوئی پیغمبر ایسے حکم لایا جو اون کی خواہشوں
کے خلاف تھا تو بعض پیغمبروں کی تکذیب کی اور اون کی بات نہ سنی اور بعضوں کو قتل
کر ڈالا اور سمجھے کہ یہ سرکشی موجب فتنہ و بلا نہوگی پس اندھے ہو گئے راہ حق دیکھنے

سنسکتے تھے اور بہرے ہوگئے دوسرون کی ہدایت پر بہی کار بند نہو سکتے حق سبحانہ تعالیٰ
نے پہر ترحم فرمایا اور اون کی توبہ قبول فرمائی اور حضرت عیسیٰ اونکی اصلاح کرنے والے
آگئے مگر وہ لوگ پہر بہی اندہے اور بہرے ہوگئے یہود تو حضرت عیسیٰ ہی کی توہین اور
تکذیب کرنے لگے رہے نصاریٰ وہ بہی حد سے بڑہ گئے اور یہود ولو حضور نبی عربی
پیغمبر امی سے منکر ہو کر کہین کے نرہے اور یہ اندہا پن اور بہرا پن اون مین سے
بہتون مین ہوا اور اللہ تعالے اون کے افعال دیکھتا ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي
اور بیشک کافر ہوگئے جنھون نے کہا بیشک اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے حالانکہ کہا مسیح نے اے بنی
إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ
اسرائیل بندگی کرو اللہ کی رب میرا اور رب تمہارا شان یہ ہے کہ جسنے شرک کیا ساتہ اللہ کے بالتحقیق حرام کردی اللہ نے
عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ
اوسپر جنت اور ٹہکانا اوسکا دوزخ ہے اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار

کافر ہوے جو کہتے ہین مسیح اللہ ہین حالانکہ مسیح نے خود کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو
جو ہمارا اور تمہارا سبکا رب ہے (تو یہ لوگ مسیح کے بہی جہٹلانے والے ہوے) اور شان یہ ہے کہ
جو اللہ کے ساتہ کسی کو شریک کرتا ہے اللہ اوسپر جنت کو حرام اور دوزخ کو واجب کردیتا ہے
اور ظالمونکا کوئی مددگار نہین **ف** جب خود مسیح اپنی بندگی اور اوسکی ربوبیت کے
قائل ہین تو اوسکے معتقدین کو بدرجہ اولیٰ موحد ہونا چاہیے ورنہ اون کی صورتین
مسیحی ہین اور دل کافر صریحی

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ
اور بیشک کفر کیا جنھون نے کہا بیشک اللہ تیسرا ہے تین کا اور نہین کوئی معبود مگر معبود واحد
وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
اور اگر نہ باز آئے وہ اوس سے کہ کہتے ہین تو بیشک چہو جائیگا اونہین جو کافر ہوے اونمین سے عذاب دردناک

[illegible]

وقف لازم

اور یہ امر تحقیقی ہی کہ جو کہتے ہین اللہ تین کا تیسرا ہی وہ کافر ہوگئے اور حال یہ ہی کہ کوئی معبود موجود ہی نہین مگر وہ معبود جو اکیلا اور واحد ہی اور اگر یہ لوگ بہی اس بیہودہ گوئی اور بہتان سے نہ باز آئے تو بیشک اون لوگون کو جو انمین سے بسبب ایسے اعتقاد کے کافر ہوگئے عذاب دردناک پہونچیگا **ف** مضمون اول کی تاکید اور تفسیر فرمائی یا اونکے اختلاف عقائد کا ذکر ہے کہ بعضون نے عیسی ہی کو خدائی دیدی اور بعضون نے انہین تیسرے حصے کا شریک قرار دیا اور یہ سب باطل ہی کیونکہ بعضون نے کہا کہ عیسی اور مریم اور اللہ۔ یہ اللہ ہین جیسے فرمایا اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اے عیسی کیا تجنے کہدیا تہا کہ مجھے اور میری ماکو دونو کو معبود بنالو اللہ کے سوا اور اسکی رد مین فرمایا کہ کوئی معبود نہین مگر معبود واحد اور بعض کہتے ہین کہ باپ بیٹا روح القدس یہ مجموع اللہ ہی جیسے آفتاب کہ قرص ہی شعاع ہی حرارت اور پہر وہی ایک آفتاب ہی۔ سنا گیا ہی کہ بازارون مین دعوی کیے جاتے ہین جسطرح مسلمان کہتے ہین اللہ۔ قدرت۔ حیات۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ علم وغیرہ ایسی ہی ہم کہتے ہین حالانکہ نہ مسلمان حیات وعلم وغیرہ کو خدا کہتے ہین نہ اونہین جزو ذات قرار دیتے ہین بلکہ یہ سب اوسکی صفتین ہین مگر حادث وزائل نہین۔ پہر یہ زبردستی کہ جناب مسیح اور اونکی والدہ بہی ایسی ہین باجماع اہل راے ولغت لغو وغلط ہی کوئی ذات صفت اور صفت ذات نہین ہوسکتی اگر یہ صفتین ہین تو اونکے معانی اور خواص کیا ہین اور ذاتین ہین تو کسطرح عین خدا ہین۔ اہل قرآن کی توحید اور کلمۂ تثلیث مین کیا مناسبت معالم اللہ تعالی کو تیسرا یا چوتہا کہنا مگر نہ اس نیت سے کہ تین یا چار معبود ہین یہ تیسرا یا چوتہا ہی ممنوع نہین جیساکہ خود فرمایا کہ تم جو مشورہ کرتے ہو تو اللہ تین کا چوتہا اور دو کا تیسرا ہوتا ہی یعنی موجود وحاضر اور حدیث مین وارد ہوا مَا ظَنُّكُمْ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا تمہارا گمان کیا ہی اون دو کے ساتھ جنکا تیسرا اللہ ہے یعنے غار مین آپ اور ابو بکرؓ اور تیسرا اللہ تعالی تہا کیونکہ فرمایا اگر باز نہ آوگے تو اونکو جو نصاری مین سے کافر ہوے عذاب پہونچیگا یہ اشارہ ہی کہ جو لوگ باز آئینگے اور توبہ کرینگے وہ محفوظ ومامون رہینگے۔ اور ممکن ہی کہ بعض فرقے ان کے ایسے بہی ہون جو موحد منکر تثلیث ہون اور وہ اگرچہ بوجہ انکار رسالت کافر ہون مگر وہ عذاب جو تثلیث کے ساتھ

[illegible]

مخصوص ہوا اور پہر نہو **ف** یہ ارشاد کہ اگر باز نہ آئے تو عذاب ہوگا اس امر پر
دال نہین کہ جو کہا تہا وہ موجب عذاب نہ تہا بلکہ اسطرف اشارہ ہی کہ آجتک جو کہا
اور کیا برکت قدوم نبی معصوم ورسول مخدوم نسیاً منسیاً کردیا گیا آیندہ زبان روکو

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
کیون نہین توبہ کرتے طرف اللہ کے اور نہیں بخشش کرتے اوس سے اور اللہ غفور رحیم ہے

ترحماً وتفضلاً فرمایا اے بندو کیون نہین اپنے اللہ پاک کی طرف رجوع کرتے اپنے گناہونکی
معافی مانگتے وہ تو بخشنے والا مہربان ہی **ف** آیت سے معلوم ہوا کہ نصاری کی خرابی
کے بڑے اسباب دو ہی تھے ۔ اعتقاد تثلیث سے انکار رسالت بخلاف یہود کے کراونکے
قتل انبیا ونقض عہود اور دوسرے اور الزام بہی تھے ربط تردید اور امید کے بعد پہر فہمایش
شروع کی اور حضرت عیسی ومریم کے حقیقت اور اون کی بشریت وعجز کے ظاہر وجوہ بیان فرمائے

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ
نہین مسیح بن مریم مگر پیغمبر بیشک گزر گئے پہلے سے اوسکے رسول اور ماں اوسکی صدیقہ

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ
تہے دونو کہاتے کہانا ۔ دیکہہ کیونکر ہم بیان کرتے ہین واسطے اونکے نشانیان پہر دیکہہ کدہر پہیرے جاتے ہین

نہین مسیح مگر پیغمبر ہین جسطرح اور انبیا مقبول ومحبوب تھے یہ بہی تھے اور جسطرح اونکے
ذات سے عجائب وغرائب امور ظاہر ہوتے انسے بہی ہوے حضرت آدم بے ماباپ کے
پیدا ہوے ۔ حضرت موسی کا عصا اژدہا بنجاتا تہا حضرت سلیمان کے لیے تمام مخلوق مسخر
پری ودیو جانور ہوا سب مطیع تھے حضرت عیسی بہی بے باپ پیدا ہوے ۔ جسطرح
دوسرے پیغمبر ایک معبود کی طرف خلق کو بلاتے تھے حضرت عیسی نے بہی توحید کی تعلیم کی
اونہین تثلیث سے کیا واسطہ اور اونکی ماں مریم صدیقہ بہنے ولیہ ۔ مومنہ اللہ کے احکام کی
تصدیق کرنیوالی تہین ۔ یہ دونو کہانا کہاتے تھے خدا ے غنی وقدیم کیونکر ہوگئے ۔ اے
نبی محبوب اور اے حبیب مقبول آپ ملاحظہ تو فرمائین ہمنے اپنی توحید اور آلوہیت کے
کیسی کیسی کہلی دلیلین اونپر ظاہر کردین اور جنہین وہ اپنے زعم باطل مین خدا سمجھے
بیٹھے ہین اونکی بشریت اور حقیقت بیان کی اسکے بعد آپ اونہین دیکہین کہ کدہر بہکے
جاتے ہین وہ کیا سمجھے ہین اور ہم کیا سمجہاتے ہین **ف** آیت مین نصاری کے حمق وتثلیث کو

ابطال پر بدیہی دلائل بیان فرماتے ہیں اسلیے کہ حضرت اللہ قدیم کی شایان نہیں کہ عناصر مخلوق کثیف ورنائت سے مخلوط کو جز و ذات بنائی مخلوق عاجز و مضطر کے طرح سوئے پیئے کہائے

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا
کہدیجیے کیا بندگی کروگے غیر خدا کے جو نہ مالک ہے واسطے تمہارے نقصان اور نفع کا

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اور اللہ وہی سنتا جانتا ہے

آپ اونہین سمجہا دیجیے کہ کیا تم ایسے شخص کی بندگی کروگے اللہ کو چھوڑکر جو تمہارا نہ نفع کرسکے نہ نقصان اور اللہ تو تمہارے کفریات سنتا ہے اور تمہارے ارادے جانتا ہے اوس سے بات بناکر اور راز چہپاکر بچ نہین سکتے

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ
کہدیجیے اے کتاب والو نہ غلو کرو دین مین اپنے ناحق اور نہ پیروی کرو خواہشونکی

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝
اوس قوم کے بہک گئے پہلے سے اور بہکایا بہتون کو اور بہکے سیدہی راہ سے

آپ سمجہا دین کہ اے کتاب والو تم اپنے اپنے دین مین ناحق غلو اور حد سے زیادتی نکرو اور وہ لوگ جو بہکے تہے اور دوسرون کو بہکایا اور سیدہی راہ سے بہک گئے اون کی خواہشون کے متبع نہ بنو ف ۱ اسمین عام خطاب ہے یہودیون یا نصارا ۲ غلو یہود کا عزیر کو اللہ کا بیٹا کہنا حضرت عیسیٰ اور اونکی ما پر اتہام ۳ غلو ی نصاری عیسیٰ اور مریم کو خدائی مین شریک کرنا۔ اور دونو کا نبی آخر الزمان کے فضل اور نبوت سے منکر ہوجانا ۴ جو قوم گمراہ ہوئی وہ سابقین ضالین ہین جو خود بہکے اور اپنے پچھلون کو بہکاتے ہین ۵ (سوا ء سبیل) سے مراد اسلام حاصل یہ ہے کہ انصاف کروگے تو یہ تمام فضول چھوٹ جائیگا۔ دل مین اسلام جگہہ پائیگا۔ اور وہ اگلے جنکی تم پیروی سے خراب ہو اونکا بہی حال سنلو

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ
لعنت کی گئی جو کافر ہوے بنی اسرائیل سے زبان پر داؤد اور عیسے بن

مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ
مریم کے یہ لعنت اسلیے تہی کہ نافرمانی کی اور حد سے بڑہنے والے تہے کہ نہ باز آتے تہے

بنی اسرائیل سے جو کافر ہوے اور پر لعنت کی گئی حضرت داؤد

عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

گناہ سے کہ کیا اوسے ۔ بیشک برا ہی وہ تھے کرتے

اور حضرت عیسیٰ کی زبان سے اور یہ لعنت اسلیے تھی کہ وہ نافرمانی اور حد سے

بڑھ کر کرتے تھے اور جو کام کرتے تھے وہ برے تھے ف ہفتے والون پر داؤد نے

لعنت کی اور مائدہ والون پر عیسیٰ نے ۔ معلوم ہوا کہ کل بنی اسرائیل ایسے نہ تھے

بلکہ بعض کی یہ خطا تھی اور اونھین کو فرمایا کہ قوم گمراہ کے تابع نہو

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ

تو دیکھتا ہے بہتون کو اونمین سے دوست رکھتے اونکو جو کافر ہین البتہ برا ہے جو آگے بھیجا ہے واسطے اونکے جانون نے اونکے

اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ

یہ کہ غصے ہوا اللہ اونپر اور عذاب مین وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہین اور اگر ہوتے کہ ایمان لاتے

بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا

اللہ پر اور پیغمبر پر اور اوسپر کہ اوتارا گیا طرف نبی کے نہ بناتے اونکو دوست لیکن بہت

سے پہلے سے منافقین کو دیکھتے ہین کہ کفار یہود سے دوستی

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اونمین سے نافرمانبردار ہین

رکھتے ہین یا آپ یہود کو دیکھتے ہین کہ کفار قریش سے

دوستی رکھتے ہین یہ برا کام ہے جو اونکی جانون نے اون کے لیے آگے بھیجا اور

اسکی وجہ سے اونپر اللہ غضبناک ہوگیا اور عذاب دائمی مین رہینگے اور اگر یہ جان جانتے

اللہ اور رسول پر اور جو رسول پر اوترا یعنی قرآن پر ایمان لاتے اور ان کفار کو دوست نہ بناتے

اللہ اور رسول اور قرآن اونمین ان باتون سے روکتا مگر اونمین تو بہت آدمی نافرمانبردار ہین

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

البتہ پائیگا تو اونکو سخت تر آدمیون کا عداوت مین واسطے ایمان والون کے یہود کو اور اونمین جو مشرک ہین

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ

اور البتہ پائیگا تو نزدیک تر یاد اونکا دوستی مین واسطے اونکے جو ایمان لائے جو کہتے ہین ہم نصاریٰ ہین یہ

بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

اسلیے ہو کہ وہ علما ہین اور خدا پرست ہین اور وہ بڑائی نہین کرتے

آپ اے رسول مقبول مسلمانون کا سب سے زیادہ دشمن یہود اور مشرکون کو پائینگے اور دوستی کا

ان سب سے زیادہ نصارا کو پاؤ گے اسلیے کہ نصاری میں ... اور ... نزدیک ترین آتی ہے
مشرکین سے مراد کفار قریش ہین اور نصاری سے مراد ... جنکا ذکر ... منتظر ہے
آتا ہو لیکن کوئی وجہ نہین کہ ہم آیت کو ... خصوصیت کر دین بلکہ عمومًا وہ ... یہود و مشرک
ہمارے جانی دشمن اور نصاری ظاہری دوست ہین ... ظاہر ہے کہ مشرک تو صریح ...
موحدین ہین جب ہم اونہین دنیا مین بدتر از حیوان اور آخرت مین ہمسایہ شیطان کہین
تو دوستی کی کیا صورت اور عداوت ہونے کی کیا وجہ اور یہود گو اہل کتاب ہونے مین نصاری کے
ہم پہلو ہین مگر یہود کو بیخ و بنیاد سے اسلام نے اوکہاڑ ڈالا نہ کہین انکی حکومت چہوڑی نہ عزت
مدینے مین انکی کیا گت بنی خیبر مین کیسی مار پڑی ۔ مسلمانون نے انکو دو الزام دیے ایک تو
حضرت عیسی سے گستاخی کا جسمین بمقابلہ نصاری انکی بڑی توہین ہوئی اور انہین تمام دنیا کی
نظرون مین حقیر ہونا پڑا دوسرے بمقابلہ حضرت نبی امی انکار اور بدعہدی کا ۔ انکے تمام
عیوب بیان کیے ۔ بالکل قلعی کہولدی ۔ انکا حضرت موسی سے تمرد اور انبیا کا قتل ناحق ۔ ذلت
کے عذاب ۔ سور بندر بنجانے کی کیفیت ۔ کفر قدیم و جدید چہپے ہوے عیب نہایت شرح و بسط کے
ظاہر کر دیے ۔ ان تمام وجوہ سے اونہین جسقدر نصاری پر غیظ و غضب آتا ہو اوس سے کئی حصے
زیادہ مسلمانون پر ہے مشاہدہ اور تجربہ بہی ایسا ہی ہے جو گستاخیان اور بے ادبیان یہ گروہ بزرگان
اسلام سے کرتا ہو مشرکین کو بہی باوجود شرک ایسی جرأت نہین ہوئی ۔ ہان کہین کہین بوجہ
ضرورت و معاملات کچہ کچہ مراسم ظاہر اسنے پائے جائین تو وہ قابل اعتماد نہین **نصاری**
انکی وجہ اتحاد مخفی نہین اول یہ کہ گو مسلمانون نے نصاری کی تکفیر کی ۔ اونکی سلطنت چہین لی
اون کے ملک سے اونکو نکال دیا اونکی عورتین تصرف مین لائے مردونکو غلام بنا لیا ۔ تاہم یہود کے
تکذیب و افترا پردازی مین انکی پوری مدد کی اور صاف کہدیا کہ حضرت عیسی اللہ کے مقبول
اور پیغمبر اور صاحب دین حق تہے معاذ اللہ ساحر و کاذب نہ سمجہے وہ تمہارے ہاتہون مغلوب
و مقتول نہین ہوے اور اونکی والدہ ماجدہ اللہ کی ولیہ اور نہایت پاکدامن تہین ۔ انجیل شریف
توریت ہی کی طرح کتاب آسمانی ہو پس یہ امر بالطبع موجب رجحان مادۂ اتحاد و انقطاع اسباب
عناد ہوا ۔ گو ہم اونکی زیادہ گوئیون مین اون کے ہمزبان نہین ہوئے نہین خدا کا بیٹا نہین کہتے ویسے
تاہم یہود کی طرح اونکو مقتلم ... خاطی اور مفتری بہی نہین کہتے دوسرے نصاری کی خیر ...
اسی مین تہی کہ وہ ہمارے دوست بنین اور فائدے حاصل کرین اسلیے کہ اللہ تعالی نے جب

یہود سے ملک چھینا اور تھوڑے سے دنون کے لیے نہیں بلکہ دائمی طور پر۔ نصاریٰ کو اونکا وارث بنایا اور اسلام کو تو تمام عالم پر غالب ہر امر مین فائق فرمایا ہی تھا اگر بعد غلبۂ اسلام و اشاعت علوم اسلامیہ نصاریٰ کے ہمارے دامن دولت مین نہ آتے تو ہمارے شاگرد ہمارے گدا اگر خوشہ چین جنکا اونکو بھی آج تک اقرار ہے نہ بنتے تو یہ کامیابیان نہین کہانسے حاصل ہوتی مین اے گروہ انصاریٰ تمکو تمہاری جان کی قسم سچ کہو کیا تمکو یہ علوم وسیعہ یہ قوانین صحیحہ یہ امور انتظامی یہ قواعد حرب۔ یہ اخلاق انجیل شریف نے سکہائے ہین جسمین سوائے مٹ جانے اور نفس و مسکین بنجانے کے اور کچھ نہین گو انجیل شریف نہایت بابرکت کتاب ہے مگر صرف انتظام جسم و تصفیۂ قلب و تنویر روح کے لیے (جس چراغ کو تمہاری تثلیث کے ہوا نے گل کر دیا) اوسمین انتظام سیاست احکام حرب و ضرب کہان ہین۔ پھر کیا یہ امور سب تمہارے آبائی و خاندانی تھے۔ کیا تمنے یہود یا آتش پرستون سے سیکھے تھے نہین نہین ہرگز نہین یہ سب ہمارے ہی احسانات ہین اور تم بیشک سعادتمند شاگرد و شکر گزار ہو کہ دلمین نہسہی زبانی طور پر ہمکو آج تک مانتے جاتے ہو الحاصل یہ تمام احسانات ہمارے اونکو ہماری محبت پر ہمیشہ سے مجبور کرتے اسئے ہرقل قیصر روم و مقوقس شاہ مصر نے جیسے عذر اور تسلیم و قبول کے کلمات بجواب فرمان والا لکھے اوسکے خلاف خسرو پرویز نے زبان درازی کی اور سزا منہ کی کھائی اوسکی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی **انصاف** جو آسایش اور آزادی اور امن مال و جان و مذہب و بقائی رسم و رواج مسلمانان ایسے قوی اور کسیکی نسننے والی قوم کو نصاریٰ کی ماتحتی مین ملا دوسرے کسی غیر مسلم کی حکومت مین ممکن نہین **لطیفہ** اللہ تعالیٰ نے اسی صلہ مین تو اونکو سلطنت اور دولت عطا فرمائی ہی **لطیفہ** معلوم ہوا کہ علم و عبادت و حسن اخلاق ایسی چیزین ہین کہ اگر ایمان کے ساتھ ہون تو خیر دنیا و دین اور بدون ایمان ہون تو بھی دنیا مین اپنا فائدہ دکھائینگی پس علم سے حق و باطل کی تمیز عطا ہوتی ہے اسکے ذریعے سے انسان نفع و نقصان پہچان لیتا ہے اور عبادت دلکو نورانی اخلاق کو عمدہ کر دیتی ہے ایسے ہی تکبر نکرنے والا نہ کسیکا دشمن ہوتا ہے نہ کوئی اوسکا اسلیے کہ وہ نہ دعویٰ کرتا ہے نہ مدعی اور معلوم ہوا کہ جہل و تکبر موجب تنفر و عداوت خلق ہے **عبرت** آیۂ سابقہ مین بتشدد تمام کفار کی موالات سے منع فرمایا اسلیے کہ یہود و نصاریٰ کی محبت پر مسلمانونکو وہ جو کہا نہ ہو اونکی محبت دلی ہو یا زبانی مگر مسلمانونکو جو اللہ سے دل لگائے ہین یہ کبھی جائز نہوگا کہ اللہ کے دشمنون سے اتحاد بڑہائین محبت انسانی کی طرف اشارہ ہے کہ حقیقۃً وہ تمہارے محب اور خیر خواہ نہین بلکہ اپنے دوسرے بہائیونکی عقبا سے بغض مین پس یہ محبت انسانی کافی ہے نہ اونکی عداوت کفر و تنفر انکار نبوت کے تلافی لہذا مسلمانون کو عموماً کفار کی محبت و موالات سے منع فرمایا اور اسطرح کہ اگر اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہوئے ہو تو کفار کو دوست نہ بناؤ

[illegible]

واذا سمعوا

ربط خلاصۂ الاحوال یہ ہے حضور انور کی نبوت کو جب پانچ برس گذر گئے مشرکین مکہ مظالم اور مصائب
اوٹھاتے اوٹھاتے اصحاب با صفا اور فدائیان مصطفےٰ تنگ آگئے نہ جب اونکی اذیت کم
ہونیکا آثار نظر آیا تو بمقتضای بشریت یہ تحمل کر جو بڑے سے بڑے تکلیف اوٹھالیتے تھے تو رؤف و رحیم
نے فرمایا کہ ملک حبشہ میں جاؤ بندۂ خدا نجاشی (بادشاہ حبشہ) کے پاس رہو پناہ دیگا گیارہ مرد
مع چار عورتون کے چپکے چپکے سے نکلے اور دریا کی راہ سے حبشہ میں پہنچے پھر رفتہ رفتہ
اسی سے زائد مرد اور گیارہ عورتین جمع ہوگئین اہل مکہ والون نے دیکھا کہ مسلمان حبشہ مین
زور پکڑتے جاتے ہین ایک سفارت مع تحف و ہدایا روانہ کی کہ بادشاہ سے یہ خواست
کرکے اپنے قوم کے لوگون کو جو وہان جا چھپے ہین واپس لے اس سفارت مین عمرو بن عاص
وغیرہ فصیح و بلیغ لائق لائق آدمی تھے نجاشی کو اسطرف توجہ دلائی کہ یہ گروہ ایک نئے دین
پر ہی جو نہ یہود کے موافق ہی نہ نصرانیت کے تابع حضرت عیسیٰ کی شان مین کلام کرتے ہین
شیوخ مکہ و صنادید قریش مراسم قدیمانہ بلکہ نوازش شاہانہ سے امیدوار ہین کہ یہ خود سر گروہ
سر نہ اوٹھانے پائے ہمارے ہی ساتھ مکے واپس بھیجدیا جاے۔ نجاشی نے فرمایا کہ مہاجرین
پناہ گزین کو بلاؤ جعفر بن ابی طالب ابن عم رسول اکرم مع جماعت اصحاب دربار شاہی مین
گئے اور سجدۂ تعظیمی نکیا صرف سلام پر کفایت فرمائی ارکان دولت نے کہا تعظیم شاہی مین
قصور کیسلیے کیا گیا سجدۂ تعظیمی مین سر نہ جھکا جعفر طیار برادر عم زاد سید ابرار نے کہا ہمارے پیغمبر
تمام عالم کے رہبر نے ہمین منع کر دیا ہی کہ رب العالمین کے سوائے کسی اور مخلوق کے سامنے
سر جھکائین عبد و معبود کی تعظیم برابر بجا لائین اس کلمہ حق سے حاضرین پر ہیبت طاری ہوگئی
نجاشی نے کہا اے جعفر تمہارا دین کیا ہی آپ بولے ہم بھی انہین قریشیون کے رسم پر تھے
اللہ تعالیٰ نے ہم مین اپنا پیغمبر بھیجا جسنے ہمکو تمام دینون سے منع کرکے اسلام تعلیم فرمایا بری
باتون سے روکا اچھی باتونکا حکم دیا۔ نماز۔ روزہ۔ صلہ رحم۔ تہذیب اخلاق حسن معاشرت
کی ہدایت فرمائی۔ اللہ کی کتاب سنائی۔ کفار نے جب بہت تکلیف دی خدا پرستی سے
مانع ہوے حضور نبوی سے اجازت ملی کہ آپکے حفظ و امن مین جائین۔ نجاشی نے کہا
وہ کلام الٰہی جو یاد ہو پڑھو جعفر طیار نے بسم اللہ کرکے سورۂ مریم پڑھنا شروع کی جذبات

لفظ نجاشی لقب ہے بادشاہان حبش کا جیسے بادشاہ ایران کسریٰ اور روم کے بادشاہ قیصر اور ہند مین راجہ کہلاتے ہین اور نام اسکا اصحمہ ہے

جعفری اور برکات آسمانی سے حاضرین سبکے دلپر اثر ڈالا بے اختیار رونے لگے
حق سبحانہٗ تعالی نے اپنے اون ڈرنے والے مبارک بندون کی شان مین نازل فرمایا

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا
اور جب سنین وہ جو اوتارا گیا رسول پر دیکھی تو آنکھین انکی بہتی ہین آنسو ون سے اسلیے

اور جب یہ لوگ قرآن سنتے ہین | عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ | تو امر حق کی معرفت اور اللہ کے
خوف اور ذوق مین اون کی | کہ پہچان لیا حق | آنکھونسے آنسو جاری ہوجاتے ہین

کہا مفسرین نے کہ یہ آیت آیۂ گذشتہ (یعنی ختم لاتحب اللہ) سے متعلق ہی یعنے نصاری اسلیے مسلمانون سے عداوت نہین رکھتے کہ بعض اون مین علما و خدا پرست متواضع و فروتن ہین اور کلام الٰہی سنکر رونے لگتے ہین یہ اللہ والون کی عادتین او نہین اللہ کے نام لینے والون کے دشمن نہین ہونے دیتی ہین ف اسی لیے کہا گیا کہ اس مدح و ثنا کی مصداق و مستحق عام نصرانی نہین بلکہ نجاشی اور اون کے قدم بقدم چلنے والی ہین روضۃ الاحباب جب جعفر نے قرآن پڑہا تو بادشاہ کے گرد گرد احبار اور راہب آسمانی کتابین کہولے ہوئے بیٹھے تھے اور یہ دل کہینچنے والا کلام سن سن کر زار زار روتے تھے اور مصاحف اور داڑہیان آنسوؤن سے تر تہین نجاشی نے کہا خدا کی قسم یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت موسی پر نازل ہوا ایک فانوس سے ہی پہر سفیران قریش سے کہا واللہ مین انکو تمہارے حوالے نہ کرونگا اور نہ تم انپر قابو پا سکوگے عمرو بن عاص نے کہا یہ لوگ حضرت عیسی کے بہی مخالف ہین نجاشی نے پوچہا اے گروہ اسلام حضرت مسیح کے حق مین تمہارا کیا خیال ہی جعفر نے کہا وہی جو ارشاد ذو الجلال ہی وہ اللہ کے بندے اور پیغمبر ہین اللہ کے زندہ کیے ہوئے اللہ کے حکم کلمۃ اللہ۔ حضرت نجاشی نے ایک چہوٹی چہڑی اوٹہا کر کہا ای اصحاب انجیل اے رہبان و قسیس اس کلام پاک سے اور انجیل سے اس لکڑی کے برابر بہی فرق نہین پہر کہا اے گروہ نبی عربی خاصان حضرت رب آفرین و مرحبا اور اوس مبارک ذات پر ہزار مدح و ثنا جسکے پاس سے تم آئے اور یہ منبع نور یعنی کلام دلربا لائے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ رسول اللہ ہین یعنے اونہین کے اوصاف جلیل انجیل مین پڑہے حضرت مسیح نے انہین کی بشارت دی ای اللہ والو جہان چاہو رہو واللہ اگر امور سلطنت متعلق نہوتی تو مین حاضر خدمت ہوتا

اور آپکی نعلین مبارک اوٹھاتا اور آپکو وضو کراتا۔ اللہ تعالیٰ خود انکے خلوص کی تصدیق کرتا ہی

یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

کہتے ہین اے رب ہمارے ایمان لائے ہم پس لکھ لے ہمکو ساتھ گواہون کے اور کیا ہوگیا ہو ہمکو کہ نہ ایمان لاوین اللہ پر

وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور جو آیا ہمارے پاس امر حق سے اور نہ طمع کرین یہ کہ داخل کرے ہمکو رب ہمارا ساتھ قوم نیکوکار کے

وہ لوگ کہتے ہین ای رب ہم ایمان لائے تو ہمکو اپنی توحید اور پیغمبر کی نبوت کے گواہون مین لکھ لے اور ہمکو کیا ہوگیا ہی کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لاوین اور جو امر حق یعنے قرآن مجید و نبی حمید آیا ہے اوسکی تصدیق نکرین اور اس امر کی طمع نرکہین کہ ہمارا رب ہمکو جنت مین داخل کرے ای پروردگار تو ہمکو نیک لوگون کے ساتھ کردے کہا مفسرین نے صالحین سے مراد امت محمدی ہی

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ

پس دین اونکو اللہ نے بسبب اسکے کہ کہا جنتین جاری تلے اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے اونمین اور یہ

جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

مزدوری ہی نیکوکارون کی اور جنہون نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتونکو وہی ہین صاحب دوزخ کے

اللہ تعالیٰ نے اس قول کی عوض مین اونہین جنت عطا کی جسکے تلے نہرین جاری ہین اور اونمین ہمیشہ رہینگے اور اچھے لوگونکا عوض یہی ہی اور جو کافر ہوگئے اور آیات قرآن یا پیغمبر کو جھٹلایا وہ دوزخ والے ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ

اے ایمان والو نہ حرام بنالو وہ پاک چیزین کہ حلال کین اللہ نے تمپر اور نہ حد سے بڑھو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

بیشک اللہ نہین دوست رکہتا حد سے بڑھنے والونکو

تحریم حرام کرنا لغۃً کسی شے کو ممنوع کردینا۔ اور شرعاً حرام وہی شے ہے جسکا حلال جاننا کفر اور اختیار کرنا گناہ ہو طیب لذیذ و نفیس (کبیر) ظاہری یہی ہی کہ جس پاک چیز پر شرع فتوے دے وہ حلال ہی اور دل قبول کرے وہ طیب ف پس طیب کے دو درجے ہوگئے عام یعنے ہر دل پسند پاک چیز حلال ہو یا نہ خاص جو جلی اور خفی شبہون سے پاک ہو اور دل گواہی دے کہ یہ حلال و طیب ہی حاصل یہ حلال چیزون کو حرام اعتقاد نکرو اور حد شرعی سے بڑھ نہ جاؤ حلال چیزون کو اپنے حق مین مثل حرام کے متروک و مکروہ قرار نہ دو اور اون کے ترک کو طریقۂ اسلامی اور موجب رضائے الٰہی نہ بنالو

سے حلال
کیا اور لاتعتدوا
کی تفسیر ہی
سلیم ۱۲

فواحش ... استعمال مباح وحلال مین بہی اسراف ... تکرار کی
آیت مین کئی بحثین ہین بحث اول لاتحرموا اگر ظاہر معنی پر ہو تو تعلق اسکا ... سے
ہے پس شان نزول ... ترک حلال کے حکم سے متعلق ہوا اسلیے کہ اسکے نزول کا
سبب عزم وشور اصحاب ... معالم مین کہا ایک دن حضور نے قیامت کا مذکور فرمایا
لوگون کو ... عذاب سے ڈرایا اصحاب روئے اور دس آدمی عثمان بن مظعون
کے گہر مین جمع ہوئے عثمان بن مظعون نے ابوبکر نے علی نے ابن مسعود نے ابن عمر
نے ابوذر نے سالم ... مقداد اور سلمان نے معقل نے اور اللہ کے عذاب سے بچنے کی
فکرین کرنے لگے آخرکار ... کہ بالکل دنیا چہوڑ دین درویشانہ لباس پہن لین اور
خصی بنجائین ... راتون کو نسوئین حیوانات ولذات ترک کردین گہربار
چہوڑکر سیاحت ... حضور اقدس یہ خبر سنکر تشریف لائے تو وہ مجمع متفرق ہوچکا
تہا واپس گئے پہر لوگ ... حاضر ہوے آپ نے فرمایا ہمکو خبر ملی ہی کہ تمنے یہ تجویزین
کین ہین ... رسول اللہ فرمایا مجھے ان امور کا حکم نہین ملا ہی پہر
فرمایا تمہاری جان کا تمپر حق ہی ... رکہو اور افطار بہی کرو شب کو جاگو بہی سوؤ بہی
مین قیام شب در خواب ... دونو کرتا ہون گوشت گہی کہاتا ہون ... عورتون سے
ہمبستر ہوتا ہون جو میری سنت سے بے پروائی اور نفرت کرے مجھسے نہین پہر آپ نے
اصحاب کو مجتمع کیا اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کیا حال ہی اونکا جو عورتین حرام اور خواب خور
متروک ٹہراتی ہین اللہ کی نعمتین چہوڑتی ہین ہمکو رہبانیت کا حکم نہین دیا گیا بیشک
ہمارے دین مین حلال لذات وشہوات کا چہوڑدینا جائز نہین ہی۔ میری امت کی
سیاحت روزہ ہی اور رہبانیت جہاد۔ اللہ کی بندگی کرو شرک سے بچو صوم وصلوۃ کے
پابند رہو استقامت یا تقرسے ندوا اگلی امتین سخت گیری سے ہلاک ہوئین وہ جنہون نے
اپنی جانون پر سختی کی اللہ تعالی نے اونکو سخت پکڑا پس آیت کا تعلق ان کے واقعے سے صحیح
نہو گا اسلیے کہ یہ حضرات حلال کو حرام اعتقاد کرنے والے نہ تھے البتہ عملاً لذات کو چہوڑ دینے کا
ارادہ کیا تہا اور اگر لا تحرموا سے کنایہ سمجہا جاسے تب بہی مشکل ہی سلفاً وخلفاً اصحاب
وصوفیہ واتقیا ترک لذات واشد مجاہدات کرتے رہے جواب گو معنے ظاہر (یعنے اعتقاد
حرمت) بلاتکلف ہین مگر سیاق نظم اور یا ایہا الذین آمنو سے خطاب نہین چاہتا کہ یہ

معنی ہون اسلیے کہ حلال کو حرام ٹہرانا کافر ہوجانا ہے اور ترک سے گناہ بہی لازم نہین آتا
اسلیے یہ امر اجماعاً خلاف ہی ہان ہم کہتے ہین نہ ہونا اوسکا علما نے بہی بیان کیا ہے یعنی لا تحرموا
علے انفسکم اپنی جانون پر حلال کو حرام کی طرح ممنوع نہ قرار دو جیسا کہ اسلیے ہو وہ بہی
کیا تہا یا ترک سے ترک انکار و ترک رہبانیت مراد ہی یعنی جیسے دوسری امتون کے درویش
لذات کا چہوڑنا لازم فقر و خدا پرستی جانتے تہے اور اسے موجب رضا و طریق دین و شعار
سمجہتے تم ایسا نکرو اور دلیل اسکی یہ ہی کہ استعمال لذات باتفاق مباح و جائز ہے واجب
نہین اور ترک انکا اگر حرام کر دیا جائے تو اختیار کرنا واجب ہو جائیگا اور یہ مخالف نصوص
و اجماع امت ہی ۲ فقہا متفق ہین کہ حلال کو حرام کر لینا قسم ہی اور قسم مین مناسب یہ ہی کہ
اوسی کے موافق عمل کرے اور نہو سکے تو کفارہ دے مگر حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص قسم سے
ایسی چیز ترک کرے جسکا اختیار کرنا ترک سے اولی تہا تو قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے کے
وہ اچہائی ترک نکرے اور گناہ پر قسم کہانے مین تو توڑ ڈالنا واجب ہو جاتا ہی پس اگر یہ
مباح کا ترک گناہ ہوتا تو کوئی قسم دینا مین قابل پورا کرنیکی نہوتی اور یہ اتفاق باطل
ہی پس معلوم ہوا کہ عمداً اور حلفا کسی فائدے یا محض اپنی خوشی سے حلال چیزون کو ترک
کرنا جائز ہے۔ طبعی نفرت ہو یا علاج وغیرہ کی ضرورت یا کسی اور وجہ سے البتہ ضرور ہوا کہ
کہا جائے بطور رہبانیت و ثواب و طریق دین کسی حلال کو حرام کی طرح ترک نکرو اور
اوسے موجب وبال و ضلال حرام کی طرح نسمجہو اور اسی لیے کلمہ لا تحرموا اختیار فرمایا
یعنے مثل و مشابہ حرام کے قرار نہ دو۔ یا جسطرح ترک حرام سنت دین و شعار اسلام سے ہی
ترک حلال کو ایسا نسمجہو۔ یا راہبونکی طرح تارک و عاطل نہ بنجاؤ اسلیے کہ اسمین تو ہین احکام
شرعی و تشابہ و تقلید درویشان کفار و قطع نسل۔ و رہبی نظم سستی اسلام۔ پستی شان
ترک اعانت ائمہ و خلفا۔ تقویت کفار ہی اور یہ ترک مشابہ و ہم پہلو انکار ہے **بحث دوم**
ارباب اربعین و عباد گوشہ نشین اور اون کے دیکہا دیکہی عاملونکا لذات و حیوانات کا
ترک کر دینا عین رہبانیت ہی یہ اشیای متروکہ کا استعمال موجب نقصان و ضرر جانتے ہین
ترک کو باعث حصول برکات و اثر سمجہتے ہین **جواب** ایسا نہین اس نازک مقام پر
سمجہ بوجہکر قدم رکہنا چاہیے راہب یا دوسری قوم کے درویش یہ ترک دائمی اور مقصود
اور عبادت جانتے تہے اور ہمارے اکابر اور اصحاب ریاضت و مجاہدہ نے دوسری نظر سے

۱۲

ادہر التفات فرمایا ہی کبھی اسلیے کہ کسب معاش وتلاش کا موقع نہ ملا جیسا کہ اصحاب صفہ
کے مشغولی اور مفلسی کبھی کسی علاج اور مصلحت کے طور پر تجربات مسلمہ اور قواعد کشفیہ سے ایسا
کیا گیا جیسا کہ وارد ہوا کہ جو نکاح نکر سکے روزے رکھے - یا فرمایا فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا
عَنْ صَلَاتِيْ اسنے تو مجھے میری نماز سے کہیل مین لگا دیا ذوق حضور و توجہ خاص کو بہلا دیا
تصریح اسکی مسلم مین حضرت عائشہ سے منقول ہی کہ آپنے خمیص (منقش لباس) مین نماز پڑہی
پہر خمیص اوتار ڈالی اور فرمایا اسے ابو جہم کو دیدو اور میرا انبجانیہ (یعنے موٹا سادہ کپڑا)
لاؤ معلوم ہوا زیب وزینت اللہ سے دور کر دیتے ہے اور اسی پر لذائذ اور راحت کا
قیاس ہے جیسا کہ وارد ہوا کہ مال واموال زینت حیات دنیا ہین اور حیات دنیا لہو ولعب
ہی یا فرمایا کہ یہ متاع غرور ہین یا فتنہ ہین - اور کبھی اس خوف سے کہ حساب کی زحمت
حلال وحرام کی تحقیقات سے نجات ملے - معاوضہ حسنات وتعجیل نعمات نہو جاے
ترک و زہد اختیار فرمایا جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین عمر وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین کا اختصار
واقتصار اور فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ محشر مین پہر اون نعمتون کا حساب ہوگا جو
دنیا مین عطا کی گئین اور خبر مین وارد ہوا کہ فقراے صالحین اغنیاے صالحین سے پانسو برس
پہلے جنت مین جاوینگے - کہا جابر نے کہ حضرت عمر نے میرے ہاتھ مین گوشت دیکھکر پوچھا یہ کیا ہی مین نے کہا
گوشت کو جی چاہا خرید لیا فرمایا جب جی چاہتا ہی گوشت خریدتے ہو کیا نہین ڈرتے کہ فرمایا
اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا اور کبھی اس امید پر کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ ثَوْبَ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ
حُلَّةَ الْكَرَامَةِ (رواه ابوداؤد والترمذی) جسنے ہوتی ہوئی زینت کا کپڑا انبظر فروتنی
وکسر نفس چہوڑ دیا اللہ تعالی اوسے خلعت کرامت پہنائیگا - معلوم ہوا کہ بعض صورتون مین
یہی ترک موجب ثواب ورضا ہو جاتا ہی بعضون کی زبان پر جسکے نام کی وہ شیرینی چڑہ گئی
ہے کہ قند وشکر بد مزہ ہی بعضون کے خیال مین طلب وتمنای غیر وتلذذ بغیر محبوب

نظم

شرک وخطا ہی	نہین مشتاق کہانے پینے کے	وان مزے اور ہی ہین جینے کے
غیر حق پر پڑے نہ اونکی نگاہ	دل مین ہی لا الہ الا اللہ	زندگی اونکی بندگی ہو جاے
بندگی اونکی زندگی ہو جاے	ذکر حق اونکی جان روح بدن	وان ہی کیا ذکر خفتن و خوردن

مسئلہ قطعی حلال کو حرام اور قطعی حرام کو حلال اعتقاد کرنا تکذیب نص و کفر ہے

ف ترجمہ بھی زردہ دار چیز بنی ہوئی مین پاپڑ ۱۲

ف دوسری روایتون مین لفظ تواضعاً نہین ۱۲

مسئلہ اختلاف فی حلال وحرام مین بحث وکلام اگر تقلید واجتہاد سے ہی تو جائز اور بہود وعناد سی ممنوع مسئلہ کسی حلال چیز کو حلال سمجھکر کسی مصلحت سے چھوڑ دینا جائز ہی مسئلہ کسی حلال کو مضر وموجب ہیجان مادہ معاصی وغلبہ شہوات جاننا جائز اور بعینہ اوسے موجب گناہ سمجھنا منع ہی

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

اور کہاؤ تم اوسمین سے کر دیا تمکو اللہ نے حلال پاک اور ڈرو اللہ سے وہ کہ تم ساتہ اوسکے ایمان لائے ہو

جو ہمنے تمکو حلال اور پاک دیا ہی وہ کہاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جسپر تم ایمان لائے ہو یعنے اوسکے احکام مین تجاوز نکرو نہ حلال کو حرام نہ حرام کو حلال بناؤ ربط از ابہ جی یمین سے کہ جب رہبانیت کی ممانعت نازل ہوئی اصحاب نے کہا جنے قسمین کہا ئین ہین کیا شمار ہوا

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ

نہین مواخذہ کریگا تمپر اللہ ساتہ لغو کے قسمون مین تمہاری لیکن مواخذہ کرتا ہے تمپر اوسکا کر باندہی تمنے قسمین

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ

پس کفارہ اوسکا کہلانا دس مسکینونکا ہی اوسط اوسکا کہ کہلاؤ تم اپنے اہل کو یا کپڑا اونکا

اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ

یا آزاد کرنا گردنکا پس جسنے نہ پایا تو روزے تین دن کے (ہین) یہ کفارہ ہی قسمونکا تمہارے

اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

جب قسم کہاؤ تم اور محافظت کرو اپنے قسمونکی ایسے ہی بیان کرتا ہے اللہ تمپر آیتین اپنی تاکہ تم شکرگزاری کرو

اس آیت اور آیت صفحہ ۱۶۴ مین قسم کے متعلق احکام ہین تقسیم قسم جو قسم کہائے جاسے وہ خواہ بلا قصد عادۃ بطور ہزل کے ہوئی ہی - اور شافعیہ اسے لغو اور عفو کہتے ہین مگر حنفیہ اسے بہی اقسام آیندہ مین جانتے ہین - خواہ عمداً اور قصداً ہو گے اور یہ دو قسم کے ہے - ایک وہ جسمین زمانہ گذشتہ کے خبر دیجاسے پس اگر صحیح ہے تو خیر اور غلط ہی اور آدمی جانکر جہوٹی بات قسماً بیان کرتا ہے تو یہ غموس ہی گناہ باتفاق اور کفارے مین اختلاف ہی حنفیہ کے نزدیک غموس مین کفارہ نہین اور اگر صحیح خیال کیا اور واقعہ غلط تہا تو یہ حنفیہ کے نزدیک

[illegible]

لغو ہی اور آیت مین ... ذکر ... اور اگر کسی آئندہ والی بات پر
قسم کھالی اور پوری کی تو اسے ... منعقدہ کہتے ہین اور کفارہ اسی
... [illegible] ...
منعقدہ ... کیا اوسکا کفارہ ... [illegible] ... متوسط اہلِ
یعنی ... [illegible] ... یا ایک غلام آزاد ... اور اگر یہ
تینون باتین ممکن نہون تو تین ... [illegible] ... تمہاری قسمونکا جب تم
قسم کھا کر توڑ ڈالو - اور اپنی قسمون ... [illegible] ... یا قسم کو پورا کیا کرو
توڑا نکرو ... اگر قسم توڑ ... کفارہ ادا کرو اللہ تعالی اپنے احکام اور آیتین یونہی
ظاہر فرماتا ہی تاکہ تم ان نعمتون اور حکمتون کا شکریہ ادا کرو کہ تھوڑی سی سزا مین عذاب دوزخ
سے بچنے کی تدبیر بتا دی - اگلی امتون پر کفارہ نہ تھا یہ تخفیف خاص اسی امت کے ...
در منثور عبد اللہ بن رواحہ کے گھر مین بعض مہمان آئے اور آپ حضور ... تھے جب
گھر مین آئے دیکھا کہ مہمان اسوقت تک بھوکے ہین انکا انتظار کر رہے ... اپنی بی بی
سے کہا مین تو یہ سب چیزین اپنے اوپر حرام کر چکا ہون میرا انتظار کیون کی بی بی بولین
مجھپر بھی حرام ہی مہمان نے بھی انکی ہمزبانی کی اب عبد اللہ متحیر ہوے اور مہمان کے کھلانے
کے لیے کہا بسم اللہ کھاؤ اور خود بھی شریک ہوے پھر حضور مین یہ ماجرا عرض کیا فرمایا تمنے
اچھا کیا اور یہ آیت نازل ہوئی **کفارہ** اسمین چار چیزین ذکر فرمائین تین مین اختیار ہے
اور ایک معین اور تفصیل یہ ہی کہ جب قسم ٹوٹ جائے تو آدمی مختار ہو چاہے دس غریبون
کو کھانا کھلائے یا کپڑا دے یا غلام آزاد کرے اور یہ تینون نہو سکین تو تین روزے رکھے
احمدی عبد اللہ بن مسعود کی روایت مین (ثلثة ایام متتابعات) ہے اسی لیے یہ تین
روزے پے درپے رکھنا چاہییے مسئلہ چاہے ایک بار دس آدمیون کو کھانا کھلا دے خواہ
متفرق پھر چاہے ایک ہی آدمی کو دس دن تک کھلایا کرے مسئلہ ہر آدمی کو صبح شام کھانا کھلانا
یا آدھا صاع گیہون یا ایک صاع جو یا اوسکی قیمت دینا چاہیے مسئلہ یہ ضرور نہین کہ مسکین کو
کھانیکا مالک کر دے بلکہ اباحت یعنی کھانیکی اجازت کافی ہی مسئلہ اگرچہ کھانا بچ رہا تو سزاوار
یہ ہی کہ کھانے والے کی ملک ہو اسلیے کہ اباحت کافی تھی ملک شرط نہ تھی - اور اطعام یعنے
کھانا کھلانا عام ہی کہ بطور ملک ہو یا بطور اباحت مسئلہ کپڑا پہنا دینے مین شرط ہے

کر فقیر کو مالک بنادی مسئلہ غلام آزاد کرنے مین مومن یا کافر کی قید نہین اور شافعیہ کے نزدیک
جو کفارۂ قتل مین فرمایا کہ غلام مومن ہو وہی قید یہان معتبر ہوگی۔ مگر حنفیہ کے نزدیک
مطلق کو مقید پر محمول کرنا جائز نہین اور کفارۂ قتل سخت تر ہی کفارہ قسم سے پس مساوات
بے محل ہی (از احمدی) مسئلہ امام شافعی کے نزدیک مالی کفارہ اگر حنث پر مقدم کر دے
تو بہی کافی ہوگا مثلاً کسی نے کہا مین گوشت نہ کہاؤنگا پہر دس آدمیون کو کہانا کہلا دیا
بعد ازان گوشت کہایا حنفیہ کے نزدیک دوسرا کفارہ دے اسلیے کہ وہ واجب نہ تہا اور
شافعیہ کے نزدیک کافی ہی مسئلہ اگر ایسے امر پر قسم کہائے جسکا پورا نہ کرنا بہتر ہو مثلاً کہا
کہ مین فلان عزیز پر احسان نکرونگا۔ کسیکو سبق نہ پڑہاؤنگا تو ضرور ہے کہ قسم
توڑ ڈالے اور کفارہ دے اور اگر دونو امر برابر ہین تو مختار ہی مسئلہ وہ قسم
جسمین کوئی امر خاص مشروط ہو مثلاً کہے اگر مین ایسا کرون تو میرا غلام آزاد
یا بی بی کو طلاق ہے یا مجہ پر حج لازم ہے نہ اس حکم مین داخل ہی نہ کفارے سے بریت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ
اے ایمان والو نہین ہے شراب اور جوا اور تہہرے اور پانسے مگر نجس

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ
کام سے شیطان کے پس بچو تم اوس سے تاکہ تم فلاح پاؤ نہین چاہتا شیطان مگر یہ کہ

يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
ڈالدی تم مین دشمنی اور بغض شراب مین اور جوے مین اور روکے تمکو

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝
ذکر سے اللہ کے اور نماز سے پس کیا تم باز آنے والے ہو

خمر و میسر کا ذکر صفحہ ۱۵۱ جلد اول مین اور انصاب و ازلام کا بیان صفحہ ۴۸۷ مین
گزر گیا۔ حاصل ای ایمان والو۔ شراب۔ قمار۔ بت۔ پانسے یہ سب چھوڑ دو
اسلیے کہ ناپاک و خبیث ہین اور شیطانی کام ہین اس اجتناب سے تمہین فلاح
ملیگی اور شیطان تو یہی چاہتا ہی کہ تمہارے آپسمین شراب پلاکر جوا کہلاکر بغض
و عداوت ڈالدی تو ای مومنین کیا اب بہی باز نہ آوگے یعنے ضرور اسے چھوڑوگے
رجس بمعنی نجس و قبیح اور یہان مطلق نجاست مراد ہی عام ازینکہ حکمی ہو جیسے قمار اور

بتون اور پانسون مین اسلیے کہ یہ چیزین بطور مواخذۂ اخروی نجس ہین خواہ حقیقی ہو
جیسے شراب مین اسلیے کہ اسمین مواخذۂ اخروی اور گندگی ظاہری دونون ہین **اجتناب**
دور ہونا اسمین اشارہ ہی کہ کسی قسم کا فائدہ ان اشیا سے نہ اوٹھاؤ قریب نہ جاؤ آیت
مین پہلے وجہ تحریم خمر وقمار وغیرہ بیان فرمائی ۱ نجس اور شیطانی کام ہی اسلیے کہ شیطان
اُن امور سے بہت خوش ہوتا ہی جو انسان کو مغلوب و مجبور کردین اور نشہ سے عقل
زائل ہوتی ہی اور قمار سے مال تباہ ۲ موجب عداوت و بغض ہی یہ بھی شراب وقمار
مین ظاہر ہی ۳ اللہ کا ذکر اوسکی نماز سے بھی محرومی ہوتی ہی شراب مین بیہوشی سے جوئی مین
کمال محویت و مشغولیت سی پھر فوائد ترک ذکر کرکے جوش دلایا کہ کیا تم ایسے دولت نہ لوگے
یہ شامت چھوڑوگے مسئلہ شراب اور وہ نشے والی چیز جسکے ذات مین سیلان ہو
ناپاک ہی جیسے تاڑے وغیرہ مسئلہ شراب کا بیچنا یا کسی اور طرح اوس سے نفع اوٹھانا
حرام ہی مسئلہ چٹھی ڈالنا قمار ہی اور جو مال قمار سے ملے نہ وہ ملک مالک سی خارج ہوا
اور نہ قابض اوسکا مالک اوس سے کوئی نفع جائز نہین **ابوداؤد** اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ
وَثَمَنَهَا بیشک اللہ تعالی نے شراب اور اوسکی قیمت حرام کردی **ترغیب** يَبِيتُ
قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى طُعْمٍ وَشُرْبٍ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ فَيُصْبِحُوا قَدْ
مُسِخُوا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ وَلَيُصِيبَنَّهُمْ خَسْفٌ وَقَذْفٌ حَتّٰى يُصْبِحَ النَّاسُ
فَيَقُوْلُوْنَ خُسِفَ بِبَنِيْ فُلَانٍ وَخُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ فُلَانٍ وَلَتُرْسَلَنَّ عَلَيْهِمَا
حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ كَمَا اُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ عَلٰى قَبَائِلَ فِيْهَا وَعَلٰى دُوْرٍ
وَلَتُرْسَلَنَّ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ الَّتِيْ هَلَكَتْ عَادًا عَلٰى قَبَائِلَ فِيْهَا وَعَلٰى دُوْرٍ
بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ وَاَكْلِهِمُ الرِّبَا وَ
قَطِيْعَتِهِمُ الرَّحِمَ ابوامامہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ایک گروہ اس امت کا کھانے پینے اور کھیلنے مین رات بسر کریگا اور صبح کو
سور اور بندر ہو جائیگا اور زمین دھس جائیگی آسمان سے پتھر برسین گے صبح کو لوگ
ذکر کرینگے کہ رات کو فلان قوم دھس گئی اور فلان گھر والے دھس گئے اور البتہ البتہ
آسمان سے پتھر برسین گے جیسا کہ حضرت لوط کی قوم پر برسے تھے اور اون کے گھرون پر
اور قبیلون پر اور پھر آئیگی البتہ وہ ہوا چلیگی جو عاد کے قبائل اور گھرون پر چلی تھی اور

یہ سب عذاب شراب پینے سے اور مردونکو ریشمی کپڑے پہننے سے اور گانے والیان بنانے سے اور سود کھانے سے اور صلہ رحم قطع کرنے سے نازل ہونگے۔ اور ابوہریرہ سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَنٰی اَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْہُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَاْسِہٖ جسنے زنا کیا اور شراب پی نکال لیتا ہو اللہ تعالی اوس سے ایمان جسطرح آدمی اپنے سر سے کرتا نکال ڈالتا ہی۔ اور ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی کہ جو ایمان والا ہو اوسے چاہیے کہ اوس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہان شراب پی جاتی ہو۔ اور ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمی جنت مین نجائینگے ۱ دائم الخمر ۲ قاطع رحم ۳ جادو کی تصدیق کرنے والا اور جو شراب خواری کی حالت مین مرگیا اوسے دوزخ مین نہر غوطہ کا بدبودار پانی پلایا جائیگا اور نہر غوطہ اوس پانی کا نام ہی جو زانیہ عورتونکی شرمگاہون سے جاری ہوگا جسکی بدبو سے تمام دوزخی اذیت مین ہونگے ۔ فرمایا دائم الخمر اللہ سے اسطرح ملیگا جیسے بت پرست ابوموسی اشعری فرماتے ہین شراب پینا اور اس لونڈی کی پرستش کرنا برابر جانتا ہون اور آپنے اسی مفتاح کل شر و جماع الاثم اور ام الخبائث فرمایا یعنے ہر برائی کی کنجی اور گناہونکا مجموع ۔ اور سب خبائث کی ما سالم اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہین کہ بعد وفات خواجۂ کائنات ابوبکر اور عمر اور بہت آدمی بیٹھے اور بڑے بڑے گناہونکا ذکر کرنے لگے تو اوسکی تحقیق کی لئے عبداللہ بن عمرو کے پاس مجھے بہیجا اونہون نے مجھسے کہا کہ اعظم کبائر شراب پینا ہی جب مین نے یہ مسئلہ آکر بیان کیا یہ مجمع ابن عمرو کے پاس گیا تو ابن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص سے کہا کہ تو خواہ شراب پی یا خون ناحق کر یا زنا کر یا گوشت سور کا کہا نہین تو تجھے ہم قتل کرڈالین گے اوسنے شراب پینے کو اختیار کیا مگر جب شراب پیکر بیہوش ہوا تو پہر کسی بات سے پروا نکی

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ڈرو ۔ پس اگر منہ پہیرو گے تم تو جان لو ۔ نہین ہے رسول پر ہمارے

اللہ اور رسول کی ہر حال مین اطاعت اور ہر وقت اونکی مخالفت سے بچتے رہو

الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

مگر پیغام رسانی ظاہر

کرتے رہو تمہارے موافق حکم دین یا مخالف اور اگر تم پہر گئے اور روگردانی کی تو

جان رکہو کہ ہمارے پیغمبر کا کچہ نقصان نہین اون کے ذمے صرف اسیقدر ہے کہ صاف صاف احکام بیان کردین معالم جب شراب حرام ہوگئی تو بعض اصحاب کو ڈر پیدا ہوا کہ جو لوگ شراب پیتے تھے اور حرام ہونے سے پہلے انتقال کرگئے اونکی نسبت کیا ہوگا کیونکہ یہ تردد اون اصحاب

کے لیے ہوا تہا جو بوقت نزول آیت حرمت حاضر نہ تھے اور بسبب عادت و جواز سابق شراب
سے بچنا لازم نہ جانتے تھے بہرحال جوابا ارشاد ہوا

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا
نہین اوپر جو ایمان لائے اور کام کیے نیک گناہ اوسمین کہ کہایا جبکہ تقوی کیا اور ایمان لائے اور کیے

الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ع ۲
نیکیان پہر پرہیزگاری کی اور ایمان لائے پہر تقوی کیا اور احسان کیا اور اللہ دوست رکہتا ہی نیکی کرنے والون کو

نیک کام کرنے والے مومنو نپر اوس حرام کہانے پینے مین کوئی الزام اور گناہ نہین (جو تحریم یا علم حرمت سے پہلے کہایا پیا) جبکہ وہ اللہ سے ڈرے اور گناہون سے بچنے پر بقدر علم و اختیار کے عزم جزم کیا اور اللہ کی حلال و حرام کی ہوئی چیزو نپر ایمان لائے ذرا عذر و تردد نکیا اور موافق قصد اور اعتقاد کے نیک کام بہی کیے۔ پہر اللہ کے خوف اور کوشش رطلب علم کے تصور سے احتیاطاً تقوی اور خوف اختیار کیا اور ایمان لائے کہ بیشک وسکی مخالفت موجب وبال اور اطاعت سعادت حال و مآل ہی پہر ان مجاہدات اور یقین سے کمال تقوی اور نور ایمان اونپر طاری ہوگیا اور احسان (یعنے فنای محض اور بقاے دائم حضور محبوب بعد نفی ماسوی) اون سے واقع ہونے لگا اب اونپر الزام اور گرفت کیسی سلسلۂ محبت متحرک اور کرشمۂ لطف جلوہ گر ہے حضرت رب العزت کو اپنے مٹجانے والے غلامو نپر محبت کی نظر ہے تفسیر کبیر مین اس تکرار پر بہت کچہ بحث کی ہی تقوی اول سے عمل تقوی۔ یا ترک معاصی یا ترک کفر مراد ہی اور تقوی دوم سے دوام اتقا یا ترک خمر و میسر یا ترک محرمات دیگر یا ترک کبائر مقصود ہی اور تقوی سوم سے ترک مظالم عباد و اختیار احسان یا ترک صغائر مراد ہی۔ یہ تکرار بغرض ترغیب و مبالغہ و تاکید ہی نکتہ یہ تکرار بتا رہی ہے کہ سچے طلب اول عزم و جوش و محبت کی صورت مین ہوتی ہی پہر یہ عزائم اور جوش حالت دائم اور کیفیت قائم بنجاتے ہین۔ پہر حسن قبول اور التفات محبوب اور طلب حقیقت اون عزائم اور حالات کو مشاہدہ کرادیتی ہی خیال اور فہم کے قالب مین روح معنی اور نور حق جلوہ گر ہوتا ہی اور یہی مقام صدیقین اور کاملین کا ہی نہ وہان گناہ ہی نہ ثواب ہان عنایت ہی اور عتاب و ہم طعموا لفظ خاص ہے شراب اوسکا بیان نہین ہوسکتا او صیغہ عام ہی رقت و فاعل خاص نہوگا دفع سی شراب مفعول محذوف ہی بقاعدۂ ذکر شبیان ہر وقت باعتبار صیغہ ماضی یعنی کہائی جبکہ پیس خلاف لازم نہ آئیگا ربط جب ترک حلال سی روکا اور حرام چیزونکا ذکر فرمایا تو محرمات خاص ہے جو ہمیشہ حلال و در خاص وقت مین حرام ہوجاتے ہین منع فرمانا ضرور تہا لہذا ارشاد ہوا

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
اے ایمان والو بیشک آزمائیگا تمکو اللہ ساتھ ایک شی کے شکار سے کہ پہنچے ہیں اوسکو ہاتھ تمہارے اور نیزے تمہارے

لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
تاکہ جان لے اللہ کون ڈرتا ہی ساتھ غیب کے تو جسنے حد سے تجاوز کیا بعد اسکے پس واسطے اوسکے عذاب دردناک ہے

معالم وغیرہ مین ہی کہ جب حضور حدیبیہ مین گئے اور احرام باندہا جانور ہر جانب سے ان جان نثارون کے پاس آتے تہے اور زبان حال وترانۂ وجد سے معانی شوقیہ سناتے **شعر** ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف + بامید آنکہ روزی بشکار خواہی آمد + ارشاد ہوا اے وہ لوگو جو ہماری رضا اور لقا پر فریفتہ ومحو ہو گئی ہو شکار کے معاملے مین ہم تمہارا امتحان لینگے جنکو تمہارے ہاتہ اور نیزے پونہچتے ہین چاہو نیزہ وشمشیر سے شکار کرو چاہو ہاتون سے گرفتار اس آسان ودلچسپ شکار مین تمہاری آزمایش ہوگی ہماری اطاعت زیادہ محبوب ہی یا شکار اور یہ امتحان اسلیے ہی کہ اللہ تعالی امتحان اور اعلان کے طور پر جان لے کہ احکام غیب اور وعدہ و وعید مخفی وبعید پر کون ایمان لاتا ہی اور کون لذات موجودہ اور شہوات فانیہ کا مرید بنجاتا ہی مگر بعد اس حکم محکم کے جسنے حد سے تجاوز کیا اوسکے لیے دردناک مار ہی **ف** یہ چند آیتین ہین جنمین حرم اور احرام کے متعلق احکام مذکور فرمائے **لطائف** ۱ نہی کو بصورت امتحان فرمایا یعنی ہم تمکو آزماتے ہین یہ نہ کہا کہ منع فرماتے ہین اسلیے کہ امتحان مین کامیابی کے بعد انعام لازم ہی یعنے اگر ان امتحانون مین پورے نکلے تو قبول حج وعطاے سند مغفرت کے امیدوار رہو ۲ (شئ) کا کلمہ اسلیے فرمایا کہ (لیبلون) مین تاکید اور لام قسم ہی اس سے تشدد اور تخویف ظاہر تہی لہذا فرمایا وہ شے جس سے تمہارا امتحان ہوگا ایک شے حقیر وآسان ہی اور کل شکار نہین بلکہ بعض شکار سے تمکو دست کشی لازم ہوگی ۳ یہ ارشاد کہ تمہارے ہاتہ اور ہتیار وہان تک پونہچتے ہین بتاتا ہی کہ قدرت ہوتے ہوئے اطاعت اور ترک البتہ امر اہم ہی ۴ اور اسمین اشارہ ہی کہ بیضے مین بہی کفارہ ہی اسلیے کہ وہ بے تکلف دستیاب ہو سکتا ہی اور یہی مذہب ہی (ہدایہ) ۵ خوف بالغیب سے ظاہر ہوا کہ بعد رفع غیب خوف فائدہ نہ دیگا **تنبیہ** اللہ تعالی ہمیشہ سے ہر امر کا دانا ہی اوسے امتحان اور جانچ کی کیا حاجت مگر اس قسم کے کلمات فرمانے کی کئی وجہین ہین ۱ تاکہ یہ نکہا جائے کہ جو ہونے والا تہا ہوا ۲ یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم جیسے ہین اللہ جانتا تہا اب کسی عمل کی ضرورت کیا ہی ۳ حکم محض نسمجہا جائے کہ جیسے جو چاہا قرار دیا بلکہ تمام حجت کر کے خود دیکہو اور شرمندہ ہو ۴ تاکہ ملائکہ اور حاضرین میدان قیامت کو بہی اطاعت

ومخالفت کا علم ہوسکے۔ بہرکیف یہ آیتین حدوث علم باریتعالی کا وہم نہین پیدا کرتین
مگر قلوب کج وراے فاسد اور خیال منکر کا نزجا حد مین

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ
اے ایمان والو نہ قتل کرو شکار کو حالانکہ تم احرام مین ہو اور جسنے قتل کیا اوسے تم مین سے

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
عمدا پس بدلا مثل اوسکے ہو کہ قتل کیا جانورسے حکم کرین ساتھ اوسکے دو صاحب عدل تم مین سے

یعنی یون تو شکار حلال ہین مگر احرام کی حالت مین نہین اور جو قتل کرے تم مین سے کسی شکار کو عمداً تو بدلا اوسکا یہ ہی کہ صید مقتول کا مثل دے اور دو عادل واقف کار مسلمان فیصلہ کردین کہ حیوان مقتول کا یہ مثل ہی **ف** آیت مین مسائل کثیر ہین **اول** تکرار خطاب بصفت ایمان کمال تاکید وتغییر پر دلالت کرتا ہی **دوم** لاتقتلوا نہی تحریمی ہی اور لفظ قتل اشارہ کرتا ہی کہ اگر حیوان ذبح بھی کیا جاے تب بھی مردار ہوجائیگا مذبوح وحلال نہوگا (ابوسعود) اور یہ بھی اشارہ ہی (اشارۃ النص ہی ۱۲) کہ اگر محرم نہ خود ذبح کرے نہ اوسکا معین ہو اور دوسرے کا ذبح کیا ہوا کہاے تو کچھ الزام نہین جیسا کہ حدیث ابو قتادہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی **سوم** قتل سے عام معنی مراد ہین کسی آلے سے قتل کرے یا شکاری جانور چھوڑے یا کسی کو حکم دے یا شکاری کو بتاے یا اوسے شکار مین کچھ مدد دے جیسا کہ محمد نے موطا مین روایت کی کہ ابو قتادہ سفر حج مین حضور کے ہمرکاب تھے ایک حمار وحشی دیکھا اور گھوڑے پر سنبھل بیٹھے اپنے ساتھیون سے کوڑا اور نیزہ مانگا وہ لوگ احرام باندھے تھے کسی نے اونکی اعانت نکی کہ معین وشریک نہ سمجھے جائین ابو قتادہ احرام سے نہ تھے اونہون نے شکار کیا اور خود کہایا اور کہلایا جب حضور مین یہ واقعہ پیش ہوا آپنے بھی جائز رکہا **چہارم** امام شافعی کے نزدیک وحشی جانور حلال گوشت صید ہی اور حنفیون کے نزدیک عام ہی حلال ہو یا نہ پس حرام گوشت جانور کا شکار ہمارے نزدیک ممنوع اور اون کے نزدیک جائز ہوگا **ابوسعود** الصید مین لام عہد کا ہی وہ جانور جنکا قتل جائز ہی خارج رہینگے **ف** لفظ صید ہر اوس وحشی جانور کو

شامل ہو جسکے پکڑنے مین عادۃً کسی حیلے اور تدبیر کی ضرورت ہوا کرتی ہی بری ہو یا بحری چرند ہو یا پرند مگر بحری اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ سے اسمین داخل نہین اور فواسق یعنے بورا یا کتا۔ سانپ۔ بچھو چیلہ۔ مردار خوار کوا۔ بھیڑیا جنکا استثنا حدیث مین ہی اور درندے وگزندے اور موذی جانور بھی لفظ صید سے خارج ہین اسلیے کہ صید وہ ہی جسکا شکار کیا جائے اور شکار کسی فائدے کے لیے ہوتا ہی بس جو جانور کسی فائدے کے لیے شکار کیے جائین وہ صید ہین اور جو محض بغرض دفع ضرر وایذا قتل کئے وہ صید نہین اس تقریر سے تمام وہ جانور جو ایذا رسان ہین اور کیڑے مکوڑے اور وہ جانور جو نکل جایا کرتے ہین اور دریا کے جانور اور وہ جو حدیث مین مذکور ہین خارج رہینگے باقی جانورون کے قتل مین جزا ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی کتب فقہ سے **پنجم** حرم جمع محرم ہی یعنے احرام باندہے ہو **ششم** کہا داؤد ظاہری نے اگر یہ قتل خطا ہو تو جزا عائد نہو گی اسلیے کہ قرآن مین کلمہ متعمد مذکور ہی اور جمہور فقہا کے نزدیک خطا و عمد دونو مین جزا ہی اسلیے کہ ۱ اعتبار مفہوم شرط ساقط اور کتاب صورت خطا مین ساکت اور حدیث پیغمبر ناطق اور راے جمہور موافق اور قیاس بحکم علت مثبت مظہر ہی **ابو سعود** کہا زہری نے اگر احرام بہول گیا اور کسی جانور کو مار ڈالا تو کفارہ جزا ہی اور باوجود علم احرام وعلم حرمت قتل ایسا تمرد واقدام کیا تو بوجہ کمال شرارت و بیباکی کی کفارہ کافی نہوگا **ہفتم** فجزاء الخ یعنے اس تعدی اور قتل کی سزا مثل مقتول کے کفارہ دینا ہی اسکی دو صورتین ہین ۱ وہ حیوان مقتول ایسا ہی جسکا مثل صوری یعنی دوسرا حیوان اوسکا نظیر ممکن و دستیاب نہین تو باتفاق دو دانشمند عادل آدمی قیمت قرار دین اور وہی جزا قرار دیجاسے دوسرے اوسکا مثل ہی اور دستیاب نہین ہوتا ہی تو امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک قیمت ہی واجب ہی اسلیے کہ ایکبار مثل کے معنی مثل صوری لینا دوسری بار مثل معنوی ٹھیرانا حقیقت و مجاز مین جمع کرنا ہی اور امام شافعی اور امام محمد کے نزدیک مثل صوری دیا جائے اسلیے کہ بقدر امکان رعایت اولیٰ اقرب کی لازم ہے اور ہر مذہب پر شواہد و دلائل قائم ہین ایسا نہین جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر نے گمان کیا کہ قیمت واجب کرنے والے خلاف نص ظاہر کرتے ہین بلکہ ایک صورت مین اونہین بھی قیمت ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتی ہی **ہشتم** یحکم الخ اس امر کا تصفیہ کہ یہ جانور اسکا مثل ہی یا نہ یا کسقدر قیمت اسکی ہونا چاہیے دو ایسے آدمیونکی رائے پر ہی جو ۱ عادل ہون ۲ صاحب تجربہ ہون اسلیے کہ حکم جاہل سے متعذر وغیر معتبر ہے **نہم** تقرر قیمت خواہ مقتل حیوان مین ہو اور وہان اوسکی قیمت کچھ نہو تو کسی اور قریب مقام پر جہان اوس جانور کی قیمت ہو سکے کیا جائے (شرح وقایہ)

دنگی سے ... دنون مین شکار کرنے کی ضرورت لہذا صید نہین ۱۲

هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ
ہدی بہیجے والی کعبے کے (ہو) یا کفارہ کہلانا مسکینون کو　یا برابر اسکے　روزے　تاکہ چکہے عذاب کام کا اپنے

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝
معاف کیا اللہ نے اوس سے کہ ہوگیا اور جو دوبارہ کرے پس عوض لیگا اللہ اوس سے　اور اللہ　غالب ہے　انتقام لینے والا

حیوان مقتول کی جزا مین کوئی جانور لازم ہو یا قیمت تو اوسمین اختیار ہے خواہ (ہدی) یعنے اونٹ یا گاے یا بکری خرید کر کعبہ شریف مین لیجاکر ذبح کرے۔ خواہ قیمت مسکینون کو کہلادے یعنے ہر مسکین کو بقدر صدقہ فطر دیدے اس سے کم نہ دے یا اسکے برابر یعنے بعوض ہر مقدار صدقہ فطر کے ایک روزہ رکھے تاکہ اپنے کیے کا مزہ چکہے اللہ نے پچہلی غلطیان معاف فرمادین اور جسنے اب پہر ایسی حرکت دوبارہ کی اللہ اوس سے دنیا مین کفارہ یا آخرت مین انتقام لیگا اللہ غالب ہے اور بدلا لینے والا ہے **مسئلہ** اگر ہدی خریدے تو اوسکا ذبح کرنا سواے مکے کے اور کہین جائز نہین **مسئلہ** اطعام اور روزے اور جگہہ بہی جائز ہین اسلیے کہ ہدی عبادت خاص ہے جو مکان معین یعنی (مکہ معظمہ) اور وقت معین یعنی (دسوین گیارہوین بارہوین) مین ہوتی ہے بخلاف کہانا کہلانے اور روزہ رکہنے کے جو کسی وقت اور مکان کے ساتہہ مخصوص نہین **مسئلہ** اس ہدی مین چہوٹا جانور بہی جائز ہے اسلیے کہ صحابہ نے عناق و جفرہ وغیرہ بہی جائز رکہا ہے اسلیے کہ اگر قربانی نہو تو اطعام ہی ہو جائیگا

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ
حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور کہانا دریا کا فائدہ واسطے تمہارے اور مسافرون کے　اور حرام کیا گیا　شکار خشکی کا

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
جبتک تم محرم ہو　اور ڈرو اوس اللہ سے　کہ طرف اوسی کے جمع کیے جاؤگے

تمپر دریا کا شکار حلال کردیا یہ اور دریا کا کہانا نفع ہے تمہارے لیے اور مسافرون کے لیے اسطرح کہ وہ ماہی خشک زادراہ بنائین یا کشتی کی سواری مین مچہلیان کہائین اور حرام کردیا گیا تمپر شکار خشکی کا جب تک تم احرام مین ہو اور ڈرو اللہ سے جسکے حضور مین تم سب حاضر کیے جاؤگے **بحری** وہ جانور جو پانی ہی مین پیدا ہون **بحر** سے مراد ہر پانی ہے خواہ شیرین ہو یا تلخ نہر ہو یا تالاب یا دریا یا سمندر یا کنوان۔ (معالم) اور یہی قول صحیح ہے بخلاف بعض کے جو دریا سے خاص سمندر مراد لیتے ہین در منثور فرمایا ابو بکر صدیق نے صید سے زندہ مراد ہے اور طعام سے ماہی مردہ اور تحسین کے اس قول کی صاحب تفسیر کبیر نے **احمدی** صید بحری جانور ہے حلال ہو یا حرام اور طعام مچہلی ہے پس محرم کو ہر دریائی جانور کا شکار جائز اور مچہلی کا

کہانا حلال ہی **شامی** مگر مچہ۔ کچہوا۔ کیکڑا وغیرہ کا محرم کو شکار کرنا قرآن سے جائز ہی اور یہی صحیح ہی (مادمتم حرما) خشکی کے شکار سے متعلق ہی یعنی خشکی کے شکار بحالت حرام مین حرام ہین ہمیشہ نہین اور صید بحر سے اسکا تعلق نہین اسلیے کہ وہ ہر حال مین حلال ہین **بحث** صید البحر اور طعامہ یہ حکم عام ہی اور حنفیہ طافی مچہلی حلال نہین جانتے **جواب** مچہلی کی تین صورتین ہین ۱ زندہ ۲ وہ جو دریا باہر پہینکدی ۳ جو خود دریا مین مرکر اوپر آجائے اور تیرنے لگے اسے طافی کہتے ہین اور اسی مین حنفیہ کو کلام ہی اسلیے کہ صید البحر سے شکار کا جواز ثابت ہی اور (طعامہ) سے کہانا اور کلمہ طعام بنفسہ محرمات کو شامل نہین پس آیت سے استدلال صحیح نہوا باقی رہی حدیث وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ اور حلال ہی مردار دریا کا۔ طافی کو شامل نہین اسلیے کہ طافی وہ ہی جو اپنی موت سے دریا مین مرے پس وہ دریا کی ماری ہوئی نہین بلکہ دریا مین مری ہی البتہ وہ مردہ مچہلی جو پانی باہر پہینکدے یا پانی خشک ہوجائے اور مچہلی مری ہوئی اوسکے تلے سے نکل آئے یہ میتہ بحر ہی اور حلال ہے **زیلعی** کی تخریج مین ابن عدی سے مروی ہی کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت سے روایت کی كُلُوْا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا اَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوْهُ طَافِيًا فَوْقَ الْمَاءِ مَيِّتًا فَلَا تَاْكُلُوْهُ کہاؤ جو مچہلی پانی ہٹنے یا خشک ہونے سے ظاہر ہو یا جسے دریا باہر پہینکدے اور جسے تم طافی پاؤ پانی پر مردہ پس نکہاؤ اوسے **حکمت** دریائی شکار اسلیے حلال کردیے کہ دریائی مسافرونکو غالبًا اسکی اشد ضرورت تہی اور وہان دوسری چیز کہانے کی نہین مل سکتی اور بری شکار مین اسکی ضرورت نہ تہی ہر قسم کے کہانے اور پالو جانورون کے گوشت موجود ہین **ربط** یہ احکام خاصہ بیان کرکے ان کی وجہ معقول ذکر فرمائی

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۗئِدَ ذٰلِكَ

بنایا اللہ نے کعبے کو گہر حرمت والا سبب قیام دینیکا اور شہور حرام کو اور ہدی کو اور قلائد کو یہ اسلیے

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

کہ جانو تم بیشک اللہ جانتا ہے جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور بیشک اللہ ہر شئے پر خبردار ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جان لو بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اور بیشک اللہ غفور رحیم ہی

کعبہ بمعنی ارتفاع یعنے اونچے والا باعتبار علوی منزلت وجلالت قدر یا اسلیے کہ پہلے پہل دنیا مین یہی مکان بنا اور بلند ہوا **شہر حرام** ماہ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب **ہدی** قربانی اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ **قلائد** جمع قلادہ جو قربانی کے گلے مین شناخت کے لیے لٹکا دیتے ہین

حاصل اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف کو عزت اور احترام کا گھر بنایا کہ تمام سلاطین جبار اور فقرا
خاکسار ایک حالت پر وہان جھکتے ہین بلکہ کہین ہون منہ اوسکی طرف ہو اور کعبہ اور ماہ حرام اور
قربانی اور قلائد کو آدمیون کے قیام و انتظام کا ذریعہ قرار دیا تاکہ تم سب جان لو کہ اللہ تعالے
آسمانون اور زمین کے اسرار جانتا ہی تمہاری دین اور دنیا دونون کے مصالح اوسے معلوم ہین
اور ہر شے پر قدرت و اختیار رکھنے والا ہی اور مکے کی توہین کرنے والونپر سخت عذاب کریگا اور اوسکی تعظیم
کرنے والونپر غفور و مہربان ہی **تفسیر** یہ آیت اون آیات سے ہی جنمین معاش و معاد دونو کی حکمتین اور
اسرار مفوض فرمائے گئے ہین ہر مرد اپنے علم و ذوق کے موافق مستفیض ہوتا ہی ارشاد ہوا کہ
مکہ معظمہ کو محترم بھی بنایا اور آدمیونکا قیام و انتظام اوس سے متعلق فرمایا اور اوسکے متعلقات
یعنے ماہ حرام اور ہدی و قلائد مین بھی یہ فوائد عطا کئے اور یہ انعام عام اسلیے ہی کہ تم یقین کر لو کہ
آسمانی اسرار اور زمینی تاثیرین سب اللہ کو معلوم اور وہ قادر ہی جسے چاہے جو کمال و فضل دے
پس قیام و احترام بعض زمینی اور ظاہری ہین اور بعض آسمانی اور مخفی پھر بعضون کو ہمارے
معاش سے تعلق ہی اور بعض کو معاد و آخرت سے علاقہ **فرمایا** اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (متفق علیہ) یہ شہر مکہ
حرمت والا کر دیا اوسے اللہ نے جسدن آسمان اور زمین پیدا کیے پس وہ حرام ہی اللہ کی حرمت سے
قیامت تک یعنی بندون نے حرام نہین کیا کہ جب چاہین حلال کر لین اور یہ وہ حکم نہین جو منسوخ
ہو سکے اسمین جدال و قتال حرام ہی یہ دار الامن ہی گرداگرد کی زمین حرم ہی اوسکے جانور اوسکے
درخت پر بھی دست اندازی ممنوع ہی آدمیون کا کیا ذکر۔ ان مہینون مین بھی لڑنا حرام ہے
بفراغت تمام اپنے کاروبار کرو تجارت کے فائدے امن و انتظام کی راحت۔ تمام عالم کے آدمیونکا
ایک جگہ جماؤ۔ باہمی ملاقات۔ اتفاق۔ محبت۔ مشورہ۔ استعانت جسقدر اصول انتظام ظاہر اور
اعظم امور تمدن و سیاست ہین اس مقام اور اس زمانے مین نہایت عمدگی سے انجام پا سکتے ہین
اور ایسے ہی قربانی مین فقرا کے لیے معاش اور ذخیرہ تاجرون کے منافع ہین اور قلائد بھی لوٹ مار کو
منع کرتی ہین انسان سفر و تجارت اور میل جول اور معاملات مختلف سے تجربہ کار ہو جاتا ہی اور اہل مکہ
اس سبب سے کہ ملک اونکا زراعت و تازگی نہ رکھتا تھا زیادہ تر محتاج تھے کہ دوسرے لوگون سے
ملین اور فائدے حاصل کرین اللہ تعالیٰ نے کعبے کی برکت سے تمام عالم کے دل مائل و متوجہ کر دیے
اور جو فائدے تمام عالم کے سفر مین ہین وہ صرف ایک کعبے کے سفر مین عنایت کیے اسلیے کہ ہر ملک

اور ہر قوم اور ہر مذاق کے آدمیون سے یہان میل جول فادہ و استفادہ ہوسکتا ہی۔ ایسے ہی
ماہ حرام کو تمام زمین کے لیے آرام دہ اور وقت امن بنادیا کہین ہو ماہ حرام مین جنگ و جدل
موقوف ہو **بخاری** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ فرمایا کہ ایک لشکر کعبے پر چڑہائی کریگا اور سامنے
آکر دہنس جائیگا۔ اور فرمایا ذو سویقین حبشی کعبے کو خراب کردیگا اور اینٹ اینٹ کہود ڈالیگا
اور یہ امر قریب قیامت ہونگے پہر تمام عالم خراب و فنا ہوجائیگا اس سے معلوم ہوا کہ یہ خانۂ متبرک
ہمارے امن و قیام کا باعث ہی **ترمذی** ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مکے کی طرف خطاب کرکے مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِي اَخْرَجُوْنِي مِنْكِ
مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ ای بیت اللہ میرے نزدیک تجہسے پسندیدہ اور محبوب دوسرا مقام نہین اور اگر
میری قوم مجہے تجہسے نہ نکالدیتی تو مین اور کسی جگہہ نہ رہتا اور فرمایا اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ
اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ تو اللہ کے نزدیک تمام زمین سے بہتر اور محبوب تر ہی **ابن ماجہ** لَا تَزَالُ
هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا
یہ امت ہمیشہ خیر مین رہیگی جبتک کعبے کی حرمت تعظیم کرتی رہیگی جو حق اُسکی تعظیم کا ہی پہر جب
ضایع کرینگے یہ حرمت ہلاک ہوجائینگی۔ معلوم ہوا کہ باطنی طور پر مکہ معظمہ اور اوسکی حرمت ہمارے
قیام و امن کا باعث ہی۔ اور جب حضور اقدس محبوب رب العالمین نے اوسے اپنا محبوب فرمایا
اور اپنا شوق ظاہر کیا تو اوسکی آسمانی برکات اور فیضان تجلیات کا کیا کہنا اوسکے علاوہ جو برکات
و فیضان روحی وجذبات عشقیہ و انوار محبت و اسرار فنا و شرف قبول و تسکین و رضا قلوب
مومنین پر یہان وارد ہوتے ہین اور اون کے روحانی عالم کا انتظام اور اندرونی برکات کا
قیام اس متبرک مقام سے متعلق ہین طالب صادق کو اون کے سن لینے پر کفایت جائز نہین
بلکہ جاے اور آنکو مٹائے اور حضرت جبروت و ہیبت لاہوت و حضور ملکوت کے لیے سراپا
نگاہ و تمام نگاہ وآہ بنی لطیفہ جس برق ہستی سوز نے ایک چمک مین بیچارے طور کو سرمہ
اور مشتاق بیقرار کو بیہوش کردیا تہا یہان برابر چمک رہے ہے مگر حجاب رحمت و سحاب عنایت نے
اوسے موجب قیام و انتظام بنادیا ہی کہ امیدوار مرادین پائین مشتاق لطف اوٹہائین فنا کے
جگہہ بقاے ابدی و حیات سرمدی پائین اور دلیل اسکی وہ حدیث ہی جسمین ارشاد ہوا کہ مسجد حرام
مین ایک رکعت مین ثواب لاکہ رکعت کا ملتا ہی **احمد** ہی آیت مین یہ کہ کعبہ محترم ہی اور
گستاخیون اور بعض مباح امور سے ممنوع ہو موجب قیام و انتظام و فوائد خور ہی علوم سے

مشہور حرام ہے ہدی سے قلائد یہ سب امور مشروع ہیں اور تحقیر و توہین اور بعض افعال مباح سے تعظیماً ممنوع سے اللہ تعالیٰ ہر شے سے خبردار ہر امر پر توانا ہو سے یہ نسمجھو کہ تشریع الٰہی صرف انتظام آخرت کے لیے ہو بلکہ دنیاوی مصالح اور ظاہری فوائد بھی اوس مین ملحوظ ہین سے نافرمانون پر عذاب اور تابعدارون پر مغفرت و رحمت ہوتے ہی

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ
نہین ہے رسول پر مگر پیغام رسانی اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو

پیغمبرون کے ذمے تو صرف یہی ہے کہ وہ امر و نہی سے تمکو مطلع کر دین اور اللہ تمہارے کہلے ہوے باتین بھی جانتا ہے اور چھپی ہوئی بھی اسباب ایکبار حضور نے شراب حرام ہونیکا حکم بیان فرمایا ایک اعرابی کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین شراب کی تجارت کرتا تہا اور کچہ مال بھی جمع ہوا ہے اگر راہ خدا مین اوسے خرچ کرون تو کچہ ثواب ملیگا فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ اللہ تو پاک ہی مال قبول فرماتا ہے پہر یہ آیت اوتری

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
کہدیجیے نہین برابر نجس اور پاک اگرچہ پسند آئے تجھے کثرت نجس کی پس ڈرو اللہ سے

يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ع
اے عقل والو تاکہ تم نجات پاؤ

ع ۱۳

یعنی مال حرام گو بہت اور نفیس نظر آئے مگر باعتبار ثواب و فوائد حلال قلیل کے برابر نہین جیساکہ فرمایا مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ (مشکوۃ) جو اللہ کے تہوڑے رزق پر خوش رہتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے قلیل عمل پر راضی ہوجاتا ہے پس اے عقل والو چاہیے کہ اللہ سے ڈرو اور حرام خوری سے بچو بخاری فرمایا قریب ہے کہ ایک زمانہ آئیگا کہ آدمی کچہ پروا نکریگا جو مال پایا یہ حرام ہے یا حلال - یعنی دونو برابر سمجہینگے - اور فرمایا جو آدمی اللہ کا مال ناحق کہاتا ہے اوسکے لیے قیامت مین آگ ہے ف چونکہ محبت مال کے آدمیون کے دلون مین بہری ہے - اور حرام و حلال کا امتیاز نہین کرتے اور نجس و طاہر کا فرق نہین سمجہتے فرمادیا کہ ہرگز دونو کو برابر نجانو اور حرام کی افزونی قابل اعتبار نہین احکام حرمت کی دو قسمین ہین اول حرام نجس جیسے شراب - خنزیر - مردار وغیرہ - انسے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہین دوم حرام طاہر پہر اسکی دو صورتین ہین سلہ (حرمت خلقی) جیسے سنکھیا - ملی - پوست استخوان حیوان انکے کہانے کے سوا تمام فائدے جائز ہین سلہ (حرمت عارضی) اور یہ بھی

دو صورت پر ہین (حرام مملوک) جیسے بیوع فاسدہ و اجارات فاسدہ وغیرہ (حرام غیر مملوک)
جیسے سود۔ رشوت۔ غصب۔ چوری وغیرہ۔ پس مملوک حرام مین صرف اللہ کے مخالفت کا
الزام باقی رہتا ہی اور وہ دوسرے کے ملک مین بہی مستقل ہو سکتی ہین۔ اور اوسمین زکوۃ واجب ہی
اور علاج اوسکا یہ ہے کہ خیرات کر دے اور نادم ہو۔ اور غیر مملوک حرام مین حق اللہ و
حق العبد دونو ہین اور دوسرے کی ملک مین منتقل نہین ہو سکتا اور اوسمین زکوۃ بہی واجب نہین
اگر اوسکے مستحقین کو جانتا ہی تو اونہین دے اور اللہ سے توبہ کرے اور اگر اونکا پتا نہین تو اس
نیت سے کہ اسکا ثواب مالکونکو ملے خیرات کر دے اور توبہ کرے شاید رحم فرمایا جاے مسئلہ چوری
یا غصب یا رشوت یا سود کا مال اگرچہ درجہ بدرجہ کئی جگہہ بکا اور ملک قبضے بدلتے گئے تاہم مالک جب
دعوی کرے لے سکتا ہی اور خریدار نے جس سے لیا تہا اوس سے دعوی کرے مسئلہ مال
حرام کی تجارت سے جو نفع ہو وہ بہی حرام ہی مگر ملک مین آجائیگا مسئلہ حلال و حرام کو برا جاننا
کفر اور حرامخوری فسق ہی مسئلہ مال حرام کو ذریعۂ اعانت دین سمجہنا غلط فہمی ہی اسلیے کہ گو وہ خیر
اور سامان درست ہو جاے مگر برکت اسلامی اور قبول الٰہی شامل ہو گی ف آیت مین خبیث
سے جمیع اقسام کے حرام مراد ہین سوای حرام طاہر کے اسلیے کہ وہ من وجہ حرام ہی معالم النزیل سے
مروی ہی کہ بعض نے حضور سے مختلف سوال کرنا شروع کیے کسینے کہا میری اونٹنی گم شدہ کہان ہی ایکنے
کہا فرمائیے میرا باپ کہان ہی یعنی دوزخ مین کہ جنت مین آپ غضبناک ہوے اور منبر پر چڑہے
اور فرمایا واللہ جو بات پوچہوگے جواب پاؤگے اور داہنے بائین دیکہتے اور اصحاب سر ڈہانکے ہوے
رو رہے تہی کہ عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا حذافہ حضرت عمر غضب پیغمبر
دیکہکر کہڑے ہوے اور یون معذرت کرنے لگے رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
رَسُوْلًا وَّنَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ ہم راضی ہوے کہ اللہ ہمارا رب اور اسلام ہمارا دین
اور محمد ہمارے رسول و نبی ہین اور ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہین فتنہ و آزمایش سے پہر
حضور نے فرمایا نہ آج کی سی خیر نہ آج کی سی شر مینے کبہی دیکہی دوزخ و جنت مجہے
دیوار کے ادہر دکہادی گئے پہر بغرض تادیب و تعلیم یہ آسمانی فرمان آیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْــَٔلُوْا
اے ایمان والو نہ پوچھو بہت چیزین کہ اگر ظاہر ہو گئین تمپر بری لگین کی تمکو اور اگر پوچھو

عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ
اونمین جبکہ اوتر رہا ہو قرآن ظاہر کردیجائینگی تمپر درگذر کیا اللہ نے اونسے اور اللہ غفور بردبار ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ
بیشک پوچھا ایک قوم نے پہلے تمسے پہر ہوگئے ساتھہ اوسکے کافر

یعنے تم بیفائدہ سوالات نکیا کرو اگر وہ تمپر ظاہر کردیجاتین تو تمکو شاق گزرینگی اور تم زمانہ نزول قرآن مین سوال کروگے تو تمکو جواب ملیگا اللہ تعالی نے تو اون مشقتون سے تمکو معاف رکہا اور وہ بخشنے والا بردبار ہی تم اپنے ذمے دردسر کیون لیتے ہو اگلی قومون نے سوال کیے آخرکار عمل نہو سکا منکر ہوگئے احمد ہی جب حکم حج نازل ہوا سراقہ بن مالک نے کہا یارسول اللہ یہ حکم ایک اسی سال کے لیے ہی یا دائمی آپ نے اعراض فرمایا تین بار برابر سوال کیے ارشاد ہوا اگر مین ہان کہہ دیتا تو کیسے مشقت پڑجاتی ہر سال تم کبہی ادا نہ کرسکتے۔ اوسی کی تائید مین آیت اوتری بہرحال اسمین یہ بحث ہی کہ یہان سوال سے منع کیا اور دوسرے مقام پر فرمایا فَاسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اگر تمکو معلوم نہو تو علما سے پوچہہ لو اور جواب یہ ہی کہ بوقت ضرورت سوالکی اجازت ہی جیسا کہ اسی آیت مین ثابت ہی اور بےضرورت سوال کی ممانعت جیسا کہ فرمایا اگر بیان ہوگا تو گران گزریگا اور یہ ارشاد کہ اگلی قومون نے سوال کئی اشارہ ہی قوم عیسے وصالح وغیرہ سے جنکی قصے انشاء اللہ آئینگے روایت صاحب معالم نے بعد ذکر سوال عبداللہ بیان کیا کہ اون کی مان نے اون سے کہا اے عبداللہ تو نے مجھے فضیحت کیا تہا اگر کوئی لغزش مجھسے ہوئی ہوتی بولے واللہ اگر حضور مجھکو کسی غلام حبشی کا بیٹا کہدیتے تو اوسی کا بیٹا بنتا سبحان اللہ ایمان وتصدیق اسیکا نام ہے۔ بعض آدمی انکی نسب مین شبہہ کرتے تھے اسلیے آپنے یہ سوال کیا تہا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ
نہین بنایا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام مگر جن لوگون نے

كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
کفر کیا افترا کرتے ہین اللہ پر جہوٹہہ اور اکثر اون سے بے عقل ہین

بحیرہ وسائبہ وغیرہ جو ایام جاہلیت مین جاری تھے اور یہ نادان انکو موجب رضا وطاعت

بارتیعالی سمجھے تھے اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے نہین ہین کفار نے اسیپر
جھوٹا بہتان باندہا ہی اور اکثر اونمین بیوقوف ہین۔ بحیرہ کان پہٹی اونٹنی۔ جب پانچوان بچہ
اونٹنی کے پیدا ہوتا اور نر ہوتا تو خیر مگر مادہ کا کان بت کے نام پر پہاڑ دیتے پہر مردو کے سوا
عورتین اوس کے گوشت و پوست۔ دودہ وغیرہ سے فائدہ نہ اوٹہا سکتین ہان جب وہ مرجاتا تو
مرد و عورت دونوں بانٹ کر کہا جاتے۔ بحیرہ بحر سے مشتق ہی معنے اسکے شگاف واسع (زاہدی)
سائبہ وہ جانور جو بطور نذر بتون کے نام چہوڑ دیتے اور اوس سے کوئی نفع جائز نجانتے جہان چاہی
چرے رہے کوئی مزاحم ومانع نہوتا جیسے ہمارے ہندوستان مین سانڈ۔ مگر مرجاے تو مرد و عورت
اوسے کہاتے۔ سائبہ وہ غلام آزاد کردہ جسپر کوئی حق ولا وغیرہ کا نرہے یا وہ پانی جو زمین پربہی
(زاہدی) وصیلہ (ملی ہوئی) جب بکرے مادہ جنتی تو خود لیتی اور نر ہوتا تو اپنے معبودون کے
نام نذر کردیتی اور نر و مادہ دونو پیدا ہوتے تو ذبح نکرتے اور کہتی یہ وصیلہ یعنی اپنی بہن کے ساتھ
ملگیا ہی (احمدی وکبیر) اور معالم وزاہدی مین ہی کہ جب بکری کے ساتوان بچہ پیدا ہوتا نر ہوتا تو ذبح
کرکے کہا جاتے اور مادہ کو گلے مین چہوڑ دیتے اور نر و مادہ دونو پیدا ہوتے تو ذبح نکرتے اور
کہتے یہ اپنی بہن سے ملگیا۔ اور وصیلے کے فائدے زندگی مین خاص مردون کے لیے اور موت
کے بعد مرد و عورت دونو مین مشترک رہتے حام محافظ۔ جس نر اونٹ کے دس بچے پیدا ہوجاتے
اوسے سانڈ کی طرح آزاد کردیتے جب مرجاتا مرد و عورت ملکر نوش کرجاتے۔ کبیر عمرو بن لحی الخزاعی جو
مکے کا بادشاہ تہا ان تمام کفریات کا موجد ہوا اوسینے پہلے پہل دین اسمعیل چہوڑا اور کفر کے
رسوم قریش مین داخل کیے۔ کہا ابن عباس نے کہ قرآن مین افترا پردازون سے مراد وہی
ہی اور اوسکی پیروی کرنے والے معالم ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مین نے عمرو
بن لحی کو خواب مین دیکہا کہ اوسکی چوٹی آگ مین کہنچی جاتی تہی اور دوزخ والی اوسکی
بدبو سے تکلیف مین تہی اور اوسی نے دین اسمعیل کو بدلا اور بحیرہ و سائبہ وغیرہ نکالے
اقتباس کوئی جانور یا کوئی اور چیز بہ نیت ثواب و تقرب و تعظیم کسی غیر خدا کے لیے
مخصوص اور دوسرونپر ممنوع کردینا۔ فعل کفر اور گناہ کبیرہ اور باطل ہی اور جانور چہوڑنا اہل
لاطائل اور یہ عذر کہ حق سبحانہ تعالی نے بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے نام ذکر فرمائے دوسرون کا
تعلق اس سے نہین یا یہ حکم خاص حیوانات مین ہو لچر و پوچ ہی اسلیے کہ مفہوم لقب حجت نہین
(نور الانوار) اور کفر اسلیے ہی کہ خود فرمایا یہ کام کفار نے کیے۔ اور گناہ اسلیے کہ تقدیر

اہتمام باندہتا ہی کہ یہ کام اوسکے رضا و ثواب کا ہی ۔ اور عبث اسیلیے کہ حق سبحانہ تعالی نے انکار فرمایا کہ ہمنے ایسا نہین کیا اور حرام و حلال یا کسی امر کو موجب ثواب و وبال قرار دینا سواے خدا کے دوسرے کا کام نہین لہذا وہ تعیین و تخصیص باطل ہی اور جانور کا چھوڑنا اسیلیے جائز نہین کہ جانور فائدہ اوٹھانے کے لیے بنائے گئے ہین اونکی آزادی نہ اونہین فائدے دیتی ہی نہ حکمت بالغۂ الٰہی کے موافق بخلاف انسان کے کہ وہ عبادت کے لیے مخلوق اپنی اصلاح پر قادر ہی بحالت غلامی نہ عبادت کرسکتا ہی نہ ذاتی اصلاح پس اوسکا آزاد کرنا ثواب عظیم اور جانور چھوڑنا محض عبث و مذموم ہی **اکلیل** چڑیا وغیرہ چھوڑنا نا جائز ہی ف بشرطیکہ حلال گوشت ہو اور جو جانور کوئی نفع معمولی نہین دیسکتے اون کے چھوڑنے مین نہ مخالفت نفس ہی نہ فعل عبث پس ایسی چیزین منذور اور وقف کی طرح نہ مالک کے ملک سے خارج ہونگے اور نہ اونمین انکے حرام کرنے سے حرمت آئیگی اسیلیے کہ نذر کفار یا نذر غیر اللہ غیر مقبول ہی اور دل کے گڑہی ہوئی تخصیص و حرمت فضول تنبیہ مسائل نفس آیت سے نکالے گئے اور دوسرے نصوص قرآنی و قواعد شرعی کے ملانے سے متعدد مسائل نکلتے ہین ۱ سانڈ ہو یا اور کوئی جانور جب غیر خدا کے لیے مخصوص و منذور کیا جاے تو وہ جانور حرام اور یہ فعل شرک ہی اسیلیے کہ اراقۃ الدم (یعنے خون گرانا) اوسی ذات کے لیے سزاوار ہی جو رب روح و حیات و خالق احیاء و اموات و مالک جملہ موجودات ہی نہ غیر کو اس سے کچھ فائدہ ہی نہ وہ اسکے مستحق پس ایسی تعظیم خاص اور عبادت مخصوص ہین دوسرے کو شریک کرو اتنا شرک ہوگیا جیسا کہ تفسیر عزیزی مین ہی اور کہا صاحب تفسیر نیشاپوری نے اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحها التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد علماے اتفاق کرلیا ہی کہ اگر کوئی مسلمان جانور ذبح کرنے مین غیر خدا کا تقرب قصد کرے تو وہ مرتد اور ذبیحہ ذبیحۂ مرتد یعنے حرام ہو جائیگا پس صرف نامزد کردینا یا اوسے معطل آزاد چھوڑ دینا حرام ۔ اور اسے قصد و نیت پہ ذبح کرنا شرک ہی ۲ جو جانور غیر خدا کے نام سے مشہور اور مخصوص کیے جائیں اور اسی نیت پر ذبح ہون تو حلال نہونگے اسیلیے کہ بسم اللہ اوسکی خیال کی بناپر بیسود اور نیت اوسکی بوجہ مخالفت شرعیہ مردود ۳ ہے اگر مالک وہ جانور اپنے ملک سے خارج کرکے کسی اور کو مالک بنا دے یا خود اپنی نیت بدل ڈالے تو بسم اللہ کہکر ذبح کرنے سے حلال طیب ہو جائیگا اسیلیے کہ یہ حرمت بوجہ ذبح

بغیر اللہ تھے اصلی نہ تھے کہ باقی رہتے ۲ یا کسی دوست یا کسی بزرگ کی دعوت کے لیے
جانور کی تخصیص و پرورش کرنا ممنوع نہیں ہی اسلیے کہ اوسمین قربہی مقصود ہی نہ تعظیم و ثواب
اسی طرح سے کسی بزرگ کے فاتحہ کے لیے کوئی چیز یا جانور علیحدہ کر لینا بشرطیکہ اوسکا
مباد ل ممنوع اور تعظیم ملحوظ اور تقرب منظور نہ ہو بلکہ محض قربہی اور خوبی کی نیت کیجاے تو مضائقہ
نہیں ہی لیکن جہال اور عوام کے افعال ایسے نازک ملاحظات پر جائز نہ کیے جائین اور خواص بوجہ
افشاے فتنہ و خلاف ظاہر کے باز آئین ۳ حضرات صوفیہ مین معمول ہی کہ خاص قسم کا کہانا
پکا کر اوسکا ثواب کسی بزرگ کی روح کو پونہچاتے ہین اور خاص خاص آدمیون کو کہلاتے ہین
میرے علم مین تو اسیقدر ہی کہ وہ اس طریقے کو ایک عمل موثر سمجھے ہوے ہین اور کہانیوالون مین
تقوی و طہارت کا لحاظ کیا گیا ہی جو قطعاً موجب قبول و سبب رضاے الہی ہی اور منصوص ہی
نہ اس تخصیص کو موجب ثواب جانتے ہین نہ وہ کہانا عموماً حرام سمجھتے ہین نہ اون بزرگ کی
تعظیم و تقرب منظور ہی لہذا اسمین کوئی مضائقہ نہین بشرطیکہ فساد نیت عام عادت سی امن ہو والا فلا نظم

ہو نہ مقصود وقت ذبح اصلا	نذر و تعظیم غیر ذات خدا	نذر سے جب ہو فاتحہ منظور
ہو روا اگرچہ لفظاً ہی محذور	نذر غیر خدا کے جملہ حرام	مال ہو یا ذبیحہ یا کہ طعام

۴ ساتڈ اور وہ جانور جو غیر خدا کے لیے خاص کیے جائین اور ایسے تمام مال مسلمانون پر
اسلیے حرام ہین کہ مالک کے ملک سے خارج نہین ہوے اسلیے نہین کہ اونمین حرمت
اصلی آگئی پس جب وہ مالک اپنی نیت سابقہ سے توبہ کرے باہم کسی جائز طور پر اوسکے
مالک ہو جائین اون سے انتفاع اور کہانا حلال ہو جائیگا ۵ ایسے چھوڑے ہوے جانور
اگر کسیکا نقصان کرین تو چھوڑنے والا مالک و قابض کی طرح جوابدہ قرار
دیا جائیگا اجنبی نہین بن سکتا اسلیے کہ اوسکی نیت مقبول نہین

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا
اور جب کہا جائے اونسے آؤ طرف اوسکے کہ اوتارا اللہ نے اور طرف رسول کے کہین کافی ہی ہمکو وہ کہ پایا ہمنے

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝
اوسپر باپ دادا کو اپنے اور کیا اگر ہون باپ اونکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پاتے تو بہی

یعنے جب اونسے کہا جاتا ہی کہ اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب اور رسول کی اطاعت کرو کہتے ہین
ہمکو تو وہی رسوم کافی ہین جو ہمنے اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھے (ارشاد ہوا) کیا یہ لوگ تب بہی

اونکی پیروی پر اڑے رہینگے جبکہ اونکو باپ دادے بے علم و ہدایت ہون اسکی تفسیر صفحہ (۱۰۴) مین گزر گئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ

اے ایمان والو تمہارے ذمہ ہے جانین تمہاری نہ ضرر دیگا تمکو وہ کہ گمراہ ہوا جبکہ راہ پر آؤ گے تم

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

طرف اللہ کے ہے بازگشت تم سبکا پہر وہ بتا دیگا تمکو جو تھے تم کرتے

اے ایمان والو لازم پکڑو اپنی جانون کو یعنی اللہ کی مخالفت اور شیطان کی ضلالت سے اونہین بچاؤ تمکو کسی گمراہ کی گمراہی ضرر نہ دیسکے گی جب تم راہ پر آگئے اور تم سب کا بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے وہ تمہارے برے بہلے اعمال سے تمکو مطلع کر دیگا یعنی جزا و سزا دیگا ف ۱ ہر شخص پر اپنی نجات کا اہتمام فرض عین کر دیا گیا ۲ یہ کہ کسی راہ یافتہ کو گمراہ ضرر نہین دیسکتا ۳ قیامت کی حاضری لازم اور اعمال سامنے آنے والے ہین **سبب نزول** تفسیر کبیر مین ہے کہ مومنین پر کفار کی خود رائی نہایت شاق تھی تو ارشاد ہوا تم اپنا کام کرو۔ یا جب ارشاد ہوا کہ تعالوا الی ما انزل اللہ اور کفار نے کہا کہ ہم اپنی قدیم رسمون کو نہ چہوڑینگے ارشاد ہوا ہماری بلا سے قیامت مین اپنا کیا پا لینگے معالم کہا ابوبکر صدیق نے اے لوگو تم اس آیت کو پڑہتے ہو مگر اسکے محل کا لحاظ رکہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آدمی دوسرون کو گناہ کرتے دیکہین اور روک نہ دین تو اللہ تعالی اونپر اپنا عذاب نازل کریگا۔ اور برے لوگ تمپر مسلط کر دیے جائینگے جو تمکو سخت ایذا پونہچائین پہر تمہارے اچہے لوگ دعا کرینگے اور قبول نہو گی **الحاصل** تین مطلب ہین ۱ یہ کہ تم خود متقی نہو دوسرون کے گناہ تمپر نہ ڈالے جائینگے ۲ تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرکے اپنے ذمے پاک رکہو کوئی سنے یا نسنے ۳ جب تم اپنی حفاظت اور نگرانی کافی طور پر کروگے تو کسیکا بہکانا تمپر اثر نکریگا **وہم** آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب نہین **جواب** امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس حکم سے کہ تم اپنی محافظت کرو لازم ہو گیا اسلیے کہ نصیحت ہر مومن پر واجب ہے جسنے نصیحت ترک کی خود عاصی ہوا ۲ کلام کریم سے ظاہر ہے کہ گمراہ تمہین ضرر نہ دیگا ترک نصیحت مین سکوت اور بے پروائی ہماری ہمکو ضرر دیتی ہے نہ عاصی کا عصیان ۳ آیت مین نہین ہے کہ تم کسیکو نصیحت نہ کرو اگر کچہ سمجہا جاتا ہے تو بطور مفہوم مخالف کے یعنی یہی جبر و غیرہ نسنے کیا کام اور یہ حجت نہین خصوصاً جبکہ ظاہر نصوص وجوب امر بالمعروف ونہی عن المنکر مین موجود ہون **معالم** تمیم بن اوس اور عدی اور بدیل مولی عمرو بن عاص تینون شام کی طرف چلے بدیل مومن تہا جب وہ

اور تمیم و عدی اوسوقت تک نصرانی تھے راہ مین بدیل بیمار ہوے تو ایک کاغذ پر اپنے تمام
مال کی فہرست لکھی اور اسباب مین رکھدی اور ان دونو کو وصیت کی کہ یہ مال ہمارے
اہل و عیال کو دیدینا جب بدیل مرگئے اور یہ دونو پہرے تو اسباب کھولکر ایک برتن نقرئی جسپر
سنہرا کام بنا تھا تین سو مثقال کا وزنی نکال لیا اور باقی مال ورثا یعنے مطلب و عمر کو
حوالے کیا اونہون نے اسباب کھولا تو وہ فہرست پائی اور مقابلہ کیا یہ برتن نہ نکلا تو یہ تمیم اور عدی
کے پاس گئے اور کہا بدیل نے کچھ فروخت کیا تہا یہ بولے نہین - کہا کیا بہت دن بیمار رہے
اور مال خرچ کیا بولے نہین - کہا ہمکو ایک ظرف نقرئی جو فہرست مین مندرج ہی نہین
ملتا اونہون نے کہا ہمکو نہین معلوم حضور اقدس مین دعوی پیش کیا تو یہ آیت نازل ہوئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ
اے ایمان والو گواہی تم مین جب آجاے کسیکو تم مین سے موت وقت وصیت کے

اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ
دو ہین صاحب عدل تم مین سے یا دو دوسرے تمہارے غیر سے اگر تم چلو زمین مین

فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا
پہر پہونچے تمکو مصیبت موت کی روکو ان دونو کو پیچھے نماز کے پہر قسم کہائین دونو اللہ کی اگر شبہہ ہو تمکو نہین

نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ○
خرید لینگے ہم ساتھ اوس قسم کی قیمت اگرچہ ہو قریب والا اور نہ چہپا لینگے ہم گواہی اللہ کی ہم اوسوقت بیشک گنہگار ہونگے

اے ایمان والو جب کوئی مرنے لگے تو وصیت کرتے وقت دو عادل یعنی مسلم و متشرع معتبر آدمیونکے
گواہی چاہیے یا دو غیرون مین سے ہون یعنے غیر مسلم یا فاسق - اگر تم سفر مین ہو اور موت آپہونچے
تو تم اون دو گواہونکو ٹھہراؤ نماز کے بعد اونسے قسم اللہ کی لو اگر تمکو شبہہ ہو کہ شاید یہ لوگ مکر جائین
اور قسم یہ لو کہ کہین ہم اللہ کی قسم کے مقابل مین مال نہ لینگے یعنے کچھ لیکر قسم کے خلاف نکرینگے اگرچہ
وہ شخص ہمارا رشتے والا بہی ہو تو اوسکے رعایت و مروت نکرینگے اور ہم گواہی اللہ کی چہپائینگے بہی نہین

یعنے نہ دروغ بیانی کرینگے نہ حق کو چہپاینگے اور اگر ایسا کرین توہم اسوقت گنہگار ہو جاوین اس تعلیم کے بعد حضور نے اون دونو سے بعد نماز عصر کے قسم لے یہ دونو قسم کہاکر اپنے گہر چلے گئے تہوڑے دن بعد وہی ظرف بیچتے ہوے گرفتار ہوے اور نئے سر سے حضور مین دعوی پیش ہوا عدی اور تمیم نے کہا ہمنے یہ برتن بدیل سے خریدا تہا مگر ہمارے پاس کوئی گواہ موجود نہ تہے اگر اوسوقت ہم اوسکا اقرار کرتے تو تم گواہ طلب کرتے اور گواہ نہوتے توہمکو دینا پڑتا اسلیے ہمنے انکار کیا کہ ہمکو نہین معلوم نازل ہوا

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ
پہر اگر مطلع ہوا سپر کہ وہ دونو مستحق ہوے گناہ کے پہر دو دیگر قائم ہون مقام اونکے اونمین سے کہ حقدار ہو

عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَیْنَاۤ اِنَّاۤ
انپر دو نزدیک والے پہر قسم کہاوین اللہ کی کہ گواہی ہماری سچی زیادہ ہے گواہی سے اونکی اور نہین زیادتی کی ہمنے ہم

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ
اوسوقت ظالمون سے ہونگے یہ قریب ہے کہ لاوین گواہی اوسکی طور پر یا ڈرین یہ کہ اولٹی پڑیگی

اَیْمَانٌۢ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝
قسم بعد اونکی قسم کے اور ڈرو اللہ سے اور سنو اور اللہ نہین راہ دکہاتا قوم گنا ہگار کو

پہر اگر معلوم ہو کہ وہ دونو (جو قسم کہاکر بری ہوگئے تھے) مستحق ہوے کسی گناہ کے یعنے خیانت کا اونپر ثبوت ہو تو دو اور آدمی اونکی جگہہ قسم کہاوین جسطرح اونہون نے قسم کہالی تہی اور یہ دو مدعیون سے ہون جو قریب تر ہین پہر قسم کہاوین کہ قسم ہے اللہ کی ہماری گواہی یعنی قسم اونکی قسم سے زیادہ راست و درست ہے اور ہمنے اس قسم مین حد سے تجاوز نہین کیا ہے اگر ایسا کیا ہو تو ہم ظالم اور گناہگار ہون اس طور پر قسم کہانے مین امید ہے کہ گواہی سچی جیسے کرچاہیے ادا ہو اور یہ خوف ہو کہ اگر ہم دروغ حلف کرینگے تو ہم بہی اونہین کی طرح رسوا ہونگے اور اللہ سے ڈرو اوسکے احکام سنو اور اللہ نافرمانبردارونکو راہ نہین دکہاتا۔ اس آیت کے بعد مدعیون سے قسم طلب کی گئی مطلب و ابن عمرو نے قسم کہاکر کہدیا کہ ہمکو ہرگز علم نہین کہ بدیل نے یہ ظرف بیچا۔ پہر وہ ظرف انہین دلوادیا۔ صاحب معالم نے کہا کہ جب تمیم داری مسلمان ہوے تو اپنے قصور کا اقرار کیا اور توبہ کی اور اسباب النزول مین ہے کہ بعد اسلام مدعی کے پاس آئے اور اوسکا حق دیا اور کہا میرے ساتہی کے پاس بہی اسیقدر مال تیرا ہے تب مدعی نے حضور مین پہر دعوی کیا اور قسم کہاکر اپنا حصہ لیا واضح رہے کہ آیت مین کئی اختلاف ہین **اختلاف اول** فرمایا اِثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو گواہ تم مین سے یعنی مسلمان ہون اَوْ مِنْ غَیْرِكُمْ

یا غیر مسلم اس سے مفہوم ہوا اگر گواہی کافر کے معتبر ہو مگر جو اسطرف گئے ہین انہون نے یہ قید بڑھائی کہ خاص وصیت کے باب مین بحالت سفر در صورت نا یابی مسلم بضرورت و مجبوری کفار گواہ بنائے جائین اور ایسا ہی منقول ہی ابو موسیٰ اشعری سے **جواب** کفار کی گواہی خلاف جمہور ہی اور یہ حکم منسوخ ہی۔ اور اسی طرف گئے امام بزدوی مگر اسکی تردید صاحب تفسیر کبیر نے کردی کہ سورۂ مائدہ مین منسوخ کا ثبوت نادر ہی اور منکم سے مراد اقارب و رعایا پہچان والے لوگ اور غیرکم سے مراد اجنبی ہین اسکی ہی تصنیف تفسیر کبیر مین ہی اور یہ کہ خطاب با ایمان سے ہوا جاتا ہی گواہی کی ضرورت اسکو ہی کافر ہو یا مومن مگر یہ کہا جاسکی کہ ایمان والو تم بضرورت کا ذکر ہی گواہ بناسکتی ہو اور قید سفر بھی عبث ہوئی جاتی ہے اسلیے کہ اجنبی کی گواہی سفر و حضر ہر جگہ معتبر ہے۔ ہم کہہ سکتے ہین فائدہ خطاب باقی ہی اسلیے کہ جزئیات کا اصل خطاب مومنون ہی سے ہی گو کافر ہی جائین اور ممکن ہی کہ قید سفر اتفاقی بحسب شان نزول ہو پس لفظ غیرکم کی تعیین مراد مین شبہہ ہوگا اور شک سے کچھ ثابت نہین ہوتا خصوصاً کفار کا گواہ بنالینا جو نصوص قطعیہ کے خلاف اور اجماعاً مردود ہی۔

اور (عذر ضرورت) مقبول نہین اسلیے کہ اگر ضرورت ہی تو مدعی کو ہی مدعا علیہ کو اونکے قول سے ملزم کرنا اس ضرورت مین داخل نہین اور ظاہر ہی کہ حق مدعی محتمل ہی ہو یا نہو اور الزام مدعا علیہ بشہادت مردودۂ کفار متیقن پس مترددہ سے متیقن کا مقابلہ قابل قبول نہین اور جواب صحیح یہ ہی کہ اول یہ آیت مختلف اعتبارون سے ایک واقعہ خاص کا جواب ہی قواعد عامہ اسمین کم ہین اور کچھ ہو مگر یہ شاہد جنکا مذکور ہی حقیقت مین شاہد نہین ہین بلکہ مدعا علیہ اور وصی اور ذمہ دار ہین اور کفار سے اگر ممنوع ہی تو یہ امر کہ خلاف مسلم کے گواہی نسنی جاسے نہ یہ کہ وہ اپنے نفس کی بریت پر بھی کچھ نہ بول سکین آیت مین یہ صورت ہی کہ جب تمکو وصی اور ذمہ دار بنانا ہو تو بہتر ہی کہ دو عادل مسلم ہون اور یہ ممکن نہو تو دو کافر ہی سہی۔ موصی لہ مدعی ہوگا اور یہ گواہ مدعا علیہ اسمین کوئی محذور لازم نہ آئیگا اور دوسرے قید خواہ اتفاقی بحسب واقعہ ہی اسلیے کہ وہان عدی اور تمیم دو ہی آدمی مدعا علیہ تھے خواہ بغرض مزید احتیاط فرمایا جیسا کہ بعد نماز کے قسم لینا واطمینانا ہی۔ اور اطلاق شاہد کا خواہ اسلیے ہی کہ وہ حاضر و موجود ہوتے ہین یا اسلیے کہ وہ از جانب وصی اوسکے ورثہ کے حق ثابت کرنے والے ہین اگرچہ ثبوت اوسکا اونہین کی ذات پر ہو۔ اور مدعی کاذب کو روکتے ہین **اختلاف دوم** گواہ سے قسم لینا۔ جیسا کہ فرمایا قسم کہائین کہ ہماری گواہی حق ہی **جواب** یہ بھی اتفاقاً مردود ہی گواہ پر قسم نہین ہی اور آیت مین شہادت بمعنی قسم ہی یعنے قسم کہائین کہ ہماری قسم اونکی قسم سے اولیٰ اور راجح ہے

[illegible]

اور دلیل یہ ہی کہ اولاً فرمایا اگر ثابت ہو کہ وہ دونو جو قسم کہا گئے تھے مستحق گناہ یعنی ملازم
ومشغول الذمہ ہین پس یہ شان گواہ کی نہین اسلیے کہ گواہ مشغول الذمہ نہین ہوتا بلکہ گواہ کا
کذب بدون اقرار دشوار ہی اگرچہ مشاہدے اور دلیل سے شہادت کی تکذیب ہو جائی
مگر یہ امر کہ گواہ عمداً جہوٹہ بولے نہین معلوم ہو سکتا جائز ہی اور نہین اسیقدر معلوم ہو۔ پس
معلوم ہوا کہ یہان مراد گواہ سے وصی اور مراد شہادت سے قسم ہی **اختلاف سوم** اس
صورت مین قسم مدعی سے لی گئی جس سے سمجھا گیا کہ گاہ گاہ مدعی بہی قسم کہا سکتا ہی جواب
ایسا نہین ہی بلکہ تمیم وعدی مدعی تھے کہ ہمنے یہ برتن خریدا اور اسکے مالک ہوگئی اور مطلب عمرو
مدعا علیہ انکار کرتے آئے تھے لہذا اونسے قسم لی گئی **مسئلہ** وصیت کرتے وقت گواہ بنانا واجب
نہین ہی مستحب ہے **مسئلہ** اوصیا مین نہ تعداد شرط ہی نہ قسم بلکہ یہ دونو امر اپنے اطمینان ومزید
احتیاط کے ہین **مسئلہ** جب قاضی کو اوسکے فیصلے کے نسبت خبر کیجاے کہ اوسے مغالطہ
دیا گیا تو از سر نو تحقیقات کر سکتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ وجوہ ثبوت دوسرے ہون جیسے کہ اسی
حادثے مین مال کا پکڑا جانا ایک ثبوت جدید تہا **ف** آیت پر غور کرنے سے ثابت ہی
کہ یہ کسی حادثے کا جواب ہی اسی لیے شہادت وصیت مین قید وقت موت اور گواہون مین
قید سفر قسم مین قید شک واوصیا مین دو کا عدد مذکور ہوا اور ایسے ہی دعوی خیانت
مین دو مدعی ذکر فرماے اور دو ہی کی قسم لی گئی حالانکہ جائز ہی کہ مدعی اس سے کم یا زائد ہون اور
جب یہ مدعا علیہ بنائے جاینگے تو سکو بوقت انکار قسم کہانا ہوگی یہی خلاصہ ہی تفسیر احمدی کا

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝
جسدن جمع کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا کیا جواب دیے گئے تم کہینگے نہین علم ہمکو بیشک تو ہی بڑا جاننے والا غیبونکا ہے

یاد کرو وہ دن جب اللہ تعالی انبیا کو جمع کریگا اور فرمایگا تمکو معلوم ہی تمہاری امت کیا
جواب دیتی تہی عرض کرینگے ای پروردگار غیب کی باتین تو ہی جانے کبیر میں ہم کیا جانا ہی
کہ انبیا اپنی اپنی امت کے گواہ ہین پہر یہ لاعلمی کیسے اور عمدہ جواب یہ ہی کہ انبیا عرض کرینگے
آلہی ہم تو ظاہر حال دیکہتے تہے وہ بہی جب تک وہ ہماری نظر کے سامنے رہے اور اونکا باطن
او بعد غائب تجہی کو معلوم ہی اور ہمین جو معلوم تہا وہ واقعہ کے مطابق ہو یا نہ یہ تو تیرے ہی
شان ہی کہ واقعات امور کو جانتا ہی اور یہ امر اوس گواہی کے ادا کرنیکو منع نہین کرتا جسے
وہ ادا کرینگے اور اسی کی تائید کرتا ہی علام الغیوب کہنا اور ایسا ہی وارد ہوا حدیث مین فرمایا کہ

گروہ میری امت کا حوض کوثر پر آئیگا فرشتے انہیں ہنکائینگے اور کہینگے آپ نہیں جانتے کہ بعد آپکے انہوں نے کیا کیا

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ وقف لازم
جب کہا اللہ نے اے عیسے بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری تجپر اور والدہ پر تیرے جبکہ مدد دی ہمنے تجھے

بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ
روح قدس سے باتین کہین تو نے آدمیونسے لڑکپن اور جوانی مین اور جب سکہا دی ہمنے تجھے کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
اور حکمت اور تورات اور انجیل اور جب بناتا تہا تو مٹی سے مثل صورت چڑیا کی

بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ
حکم سے میرے پہر پہونکتا تہا تو اوسمین پہر ہو جاتی تہی چڑیا حکم سے میرے اور اچہا کر دیتا تہا اندہے کو اور کوڑہی کو حکم سے میرے

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم
اور نکالتا تہا مردے کو حکم سے میرے اور جب روکدیا مینے بنی اسرائیل کو تجہسے جب لایا تو اونکے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝
کہلی نشانیان تو کہا اونہون جو کافر ہوے اونمین سے نہین یہ مگر جادو کہلا ہوا

یاد کرو تم وہ قصہ جب اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ اے عیسے بن مریم ہمارے انعام جو تمپر اور تمہاری ماں پر کئے ہین یاد کرو ۱ تمکو روح پاک یا جبریل یا انجیل سے مدد دے ۲ اور لڑکپن مین تمسے باتین کرادین اور جب بڑے ہوئے تب بھی ہدایت کی ۳ سکہادیا تمکو لکہنا اور علوم نبوت اور توریت اور انجیل ۴ تمکو یہ قوت عطا کی کہ مٹی سے چڑیا کی صورت بنا کر اوسمین دم کر دیتے وہ زندہ چڑیا ہو جاتی ۵ مادرزاد اندہے کو ۶ کوڑہی کو اچہا کر دیتے ۷ اور جب تم بنی اسرائیل کے پاس ہماری کہلی کہلی نشانیان لائے تو وہ جہٹلانے لگے اور جادوگر بتانے لگے اور قصد کیا کہ تمپر دست اندازی کرین مگر ہمنے اونکے ہاتہ روک دیے اور قتل و قید سے بچا کر آپکو آسمانپر بلا لیا (ان سبکی تفسیر صفحہ ۲۵۴ سے ۲۵۵ تک گزرگئی) **ف** ہر جگہ باذنی کی قید بڑہا دی کہ یہ نسمجہو حضرت عیسی مستقل قادر تھے

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ
اور جب وحی بہیجی ہمنے طرف حواریون کے یہ کہ ایمان لاؤ میرا اور میرے رسول کا بولے ایمان لائے ہم اور گواہ رہ

بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ
کہ ہم مسلمان ہین جب کہا حواریون نے کہ اے عیسے بن مریم کیا قدرت رکہتا

رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
رب تیرا کہ اوتارے ہمپر خوان آسمان سے کہا ڈرو اللہ سے اگر ہو تم مومن

ف اور جب ہمنے حواریون کے دل مین ڈال دیا کہ ہمپر اور ہمارے پیغمبر عیسیٰ پر ایمان لاؤ تو وہ
کہنے لگے اے اللہ یا اے عیسیٰ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین ۹ جب حواریون نے کہا اے
عیسیٰ کیا یہ ہوسکتا ہی کہ اللہ تعالیٰ ہمپر آسمان سے کہانیکا خوان اوتارا کرے تو آپنے ادب
سکہایا اور فرمایا اللہ سے ڈرو ایسی بات زبان سے نہ نکالو اگر ایمان والے ہو کہیں ایک روایت
مین یستطیع ت سے پڑہا ہے اور رب منصوب یعنے تم اپنے رب سے دلوا سکتے ہو بہرحال اس کلے مین
ایک ہیچ کی سے ادبی تہی لہذا تعلیما ارشاد ہوا کہ اب ایسی جرأت کبہی نکرو

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ
بولے چاہتے ہین ہم یہ کہ کہائین اوس سے اور مطمئن ہون دل ہمارے اور یقین کرلین ہم کہ سچ کہا تونے اور ہو جائین ہم

عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝
اوسپر گواہ

حواریون نے عرض کی یا نبی اللہ ہم گستاخی اور شک سے یہ درخواست نہین کرتے بلکہ یہ چاہتے ہین کہ اوس آسمانی
کہانے سے کہائین اور دل ہمارے مطمئن اور نورانی ہون اور ہمکو علم الیقین کمال ایمان اس
امر کا ہوجائے کہ آپ سچے پیغمبر ہین اور ہم اوس نعمت پر شکرگزار ہوجائینگے

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا
کہا عیسےٰ بن مریم نے اے رب ہمارے اوتار ہمپر خوان آسمان سے کہ ہو

عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
عید ہمارے اگلون کو اور پچہلونکو اور نشانی تیری اور رزق دے ہمکو اور تو بہتر ہے رزق دینے والونکا

ف لنا سے غالبا وہ مراد ہین جو حاضر یا سابق ہون اور آخر سے آنے والے یا لاحق
خیر الرازقین سے مراد یہ نہین کہ رازق حقیقی اور بہی ہین اسیطرح احسن الخالقین
بہی آیا ہی پس مراد یہ ہی کہ اگر خالق و رازق فرض بہی کیے جائین تو تجہسے نہونگے
یعنے تیرا مثل حقیقت مین کیسا فرض مین بہی ممکن نہین حضرت عیسےٰ نے دعا کی
کہ اے رب ہمپر آسمان سے خوان نعمت اوتار کہ ہمارے زمانے کے لوگ اور آیندہ
آنے والے مسرور و فیضیاب ہون اور تیری قدرت و عطا کا عجیب اثر ظاہر ہو تو ہمکو
رزق دے سلسلہ سب سے اچہے رزق دینے والے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا
کہا اللہ نے مین اوتارنے والا ہون اوسکا تمپر لیکن جو کفر کریگا بعد اوترنے کے تم مین سو مین سزا دونگا اوسکو وہ عذاب

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ
کہ نکیا ہو کسیکو عالم سے

سابع ۷ ع

ارشاد ہوا خوان آسمانی اوتارینگے تم ہوشیار رہو اسکے بعد کفر کروگے تو سخت عذاب مین گرفتار ہوگے کہ کسی پر وہ عذاب نہوا ہو **خوان آسمانی** علما اسکی تقریر مین مختلف ہین بعضون کو اسکے اوترنے اور نہ اوترنے مین کلام ہو اور بعضون نے اوسکی کیفیت مین اختلاف کیا ہو حدیث غرائب التبیان سے مختصر آبیان ہوتا ہو حضرت عیسے سے بنی اسرائیل نے کہا تمیس روزے رکھو پھر اللہ سے جو چاہو مانگو بعد اتمام صیام حضرت عیسے نے نہایت عجز سے دعا کی فرشتے خوان لیے اوترے عطیہ نے کہا آسمان سے مچھلی اوترے جسمین ہر شے کا مزا تھا قتادہ نے کہا جنت کے میوے تھے صبح وشام اوترتے عطا نے کہا سرخ خوان دو ابرو نمین نظر آیا اور اوترا حضرت عیسے روئے اور کہا اے اللہ مجھے شاکر بنا اور اسی رحمت اور موجب عذاب نبنا بنی اسرائیل نے ایسی نعمت دیکھی جو کبھی ندیکھی تھی اور وہ خوشبو سونگھی جو نصیب نہوئی تھی حضرت عیسی نے فرمایا جو سب سے زیادہ صالح ہو وہ کھولے شمعون نے عرض کی آپ سے زیادہ کون ہو حضرت عیسے نے وضو کیا اور نماز بعد عجز ونیاز پڑہی اور بہت روئے بسم اللہ لکھکر سرپوش کھولا اوسمین مچھلی بھونی ہوئی روغن سر سے جاری سرہانے نمک پاؤن کی طرف سرکہ گرد اگرد سبزی کے ساگ اور پانچ روٹیان تہین ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر گوشت بریان چوتھے پر مسکہ پانچوین پر پنیر شمعون بولے یا نبی اللہ یہ دنیا کا کھانا ہو کہ آخرت کا فرمایا نہ طعام دنیا ہے نہ رزق آخرت بلکہ اپنی قدرت کاملہ سے حق تعالی نے پیدا کردیا پھر آپ سے کہا گیا کہ آپ نوش فرمائین حضرت مسیح نے انکار کیا اور فاقہ کش بیمارون کو بلا کر کھلا دیا تیرہ سو آدمیون نے پیٹ بھر کر کھایا اور وہ مچھلی ویسی ہی رکھی تھی جس بیمار نے کھایا اچھا ہوگیا فقیر غنی ہوگئے یہ خوان چالیس دن تک ایک دن بیچ دیکر اوترتا اور خورد ونوش کے بعد اوٹھ جاتا پھر لوگون نے شک کیا کسینے تمسخر کیا کسینے نظر بندی بتائی بعضون نے اوسمین چوری کی عذاب الہی آگیا ایک دن مین تین سو آدمی سور ہوگئے اور تین دن مین مرگئے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ
اور جب کہا اللہ نے اے عیسے بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا آدمیو تم بنا لو مجھے اور میری ماں کو دو معبود

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ
سوا اللہ کے کہا پاک ہی تو نہین مجھے یہ قدرت کہ کہون مین وہ کہ نہین میرا حق اگر مین نے
قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝
کہا تہا اوسکو پس بیشک جانتا ہوگا تو اوسکو تو جانتا ہی جو میرے جی مین ہی اور نہین جانتا مین جو تیرے نزدیک ہی بیشک تو ہی بڑا جاننے والا ہی غیبونکا

اور جب کہا اللہ تعالی نے لے عیسے تمنے آدمیو نسے کہدیا تہا کہ مجھے اور میری ماکو معبود بنالو اللہ کو چہوڑکر عرض کی عیسے نے ای اللہ تو پاک ہی مجھے یہ قوت اور مجال کہان تہی کہ وہ بات کہون جسکا مجھے حق نہین اور اگر مین نے کہا ہی تو تجھے خوب معلوم ہی تو ہماری جی کی چہپی باتین جانتا ہی اور ہم تیرے اسرار نہین جان سکتے تو تو غیبونکا جاننے والا ہی کبیر بعض نے کہا یہ کلام حضرت عیسے سے تب ہوا تہا جب آپ آسمانپر اوٹہا لیے گئے - بعض نے کہا قیامت مین ہوگا اور یہی مناسب تر ہی - **ف** (اول) ترتیب آیت یون ہی کہ پہلے عموماً انبیا سی مختصر سوال ہوا چونکہ عیسائیون نے قیامت ڈہارکہی ہی تین خدا بنا دیے اور اپنے اس اختراع مین ان حضرات کو بہی شریک سمجھے ہین کہ اونہین کی تعلیم ہی لہذا حضرت عیسی سی مفصل سوال فرمایا اور اپنی نعمتین یاد دلاکر از سر نو بندۂ احسان بنایا پہر بکمال التعجب کہا ای عیسے ہمارے یہ احسان اور تمہاری قوم کے یہ بہتان کیا تمنے اونسے کہدیا تہا حضرت عیسے نے جواب مین ۱؎ تقلید انبیا و برکت اتفاق کی رعایت کی اور اللہ کے علم پر محول کیا ۲؎ منصب نبوت کا پورا لحاظ یعنے مین تیرا فرستادہ ہون فرستادے کی یہ مجال نہین کہ دل سے گڑہکر کچہہ کہے ۳؎ ادب کہ عالم و دانا کا سوال گو بطور استفہام انکار کیون نہو مگر محض بے بنیاد گردانا بے ادبی ہی عرض کیا اور اگر مجھسے ایسی غلطی ہوئی ہی تو حضور جانتے ہین اس خوشامد اور مدح مین اظہار عجز و طلب عفو کا کنایہ ہی (دوم) معلوم ہوا کہ معاصی کرنا کیسا بلکہ اوسپر سکوت فی الجملہ موجب وبال ہے چونکہ حضرت عیسے سے منکرین توحید کے گوشمالی اور آپ کے مخلصین امت سے اونکی سرکوبی کافی نہوئی تہی رضا و قبول پایا گیا اسقدر بازپرس کا بار پڑا اسی لیے ہمارے حضور اقدس نے دعا کی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ ؕ لے اللہ میری قبر کو بت نہ بنیو کہ جاہل پوجین اور ہمیشہ افعال مشابہ بشرک سے زبانی اور فعلی نفرت و بیزاری ظاہر کی اور اپنے غلامون کو حکم دیا کہ جب تم گناہ کا کام دیکہو ہاتہ سے زبان سے مٹاؤ اور نہو سکے تو دل مین برا جانو ایسا نہو کہ کسی بلا مین مبتلا ہوجاؤ اور اوسکی اہت

آجتک بلکہ قیامت تک آنکھہ کان کہولے ہوے باغی سرکش اللہ کے چورون کی تاک مین
لگی رہتی ہین ذرا آہٹ پائی اور چارون طرف سے ٹوٹ پڑے ایسا ہوکہ ہمپر بھی رضا
و شراکت کا شبہہ ہو **وہ لوگ** جو بزرگون سے اعتقاد فاسد رکھتے ہین ان آیات کو
بغور پڑہین اور سمجہین کہ نہ یہ بزرگ حضرت عیسیٰ سے زیادہ معصوم اور اللہ کے معتمد ہین
اور نہ تم حضرت عیسی کے خاک پاکے برابر خیر تم جو چاہو کرو ان بیچارے بزرگون کو کیون
اپنے ساتھہ سمیٹے ہو یہ حضرات اور نہین تو قبر ہین تمکو کوستے ضرور ہونگے **اے لوگو** ڈرو
اوس دن سے کہ جب صفوف انبیا حاضر اور گروہ اولیا قائم تمام مخلوق موجود ملائکہ دست بستہ
اپنے اپنے عہدہ پر مستعد ایکجانب بہشت شگفتہ وخرم دوسری جانب دوزخ کے شعلے
سر بفلک اوسکے چیخ الامان حضرت شاہنشاہ قہار غضب وجلال مین اگر فرماے کہ اے علی وائے
حسن وائے فلان ولی وفلان شہید کیا تمنے میرے بندے میرے محبوب محمد مصطفےٰ کی امت سے
کہدیا تہا کہ قرآن چہوڑ و سنت سے رشتہ تقلید توڑ و غلط اقوال شیطانی خواب بیجا رسوم
کے زعم پر ہر مشکل وہر محفل مین ہمکو حاضر ناظر جانو سنہ سے بندہ اور دلسے خدا مانو وہ بزرگ
تو حضرت عیسی کی طرح پاک صاف جنت مین چلے جائینگے مگر تم کہان ہوگے ہمین خدا کہنے والون
سے کئی نمبر بڑہے ہوے فاعتبروا یا اولی الابصار حالانکہ بوجہ کمال ناراضی کہ
غایت انکار ہمارے حضور اور آپکی صلحاے امت اس بار سے انشاءاللہ بری ہین
اللہ تعالی اون کے دلون کو جانتا ہے کہ بحر توحید مین غرق اور عجز عبودیت سے فنا تہی (سوم)
الٰہین سے خواہ یہ مراد ہو کہ خدا جانتے ہین یا شریک خدا یعنے تثلیث یا مثل خدا کے اونکی تعظیم
کرتے ہین (چہارم) مافی نفسک اسمین مفسرین نے تاویلین کین کہ نفس سے اسرار وغیب و
ذات مراد ہے مگر حق یہ ہے کہ یہ متشابہ ہے جو مراد ہے وہی ہمارا اعتقاد ہے

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
مین نے نہین کہا اونکو مگر جو حکم کیا تونے مجہکو اوسکا یہ کہ پرستش کرو اللہ کی کہ رب میرا ہے اور رب تمہارا اور مین تہا اونپر شاہد
مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ
جبتک تہا مین اونمین جب وفات دی تونے مجہے تہا تو محافظ اونپر اور تو ہر شے پر گواہ ہے

یہ بقیہ جواب حضرت عیسی ہے عرض کی - الٰہی مین نے تو اونسے وہی کہا جو تونے مجہے حکم دیا
یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو ہمارا تمہارا سبکا رب ہے - اور مین اونکی حالت اسوقت تک جانتا تہا

اونہین نصیحت کرتا تہا جب تک کہ اونمین تہا پہر جب تونے مجھے آسمان پر بلا لیا تو پہر تو ہی نگہبان تہا
مجھے کیا خبر اور تو سب کچھ جانتا ہے

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝
اگر تو اونپر عذاب کریگا تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر بخشیگا اونکو تو بیشک تو غالب حکمت والا ہے

سبحان اللہ کیسا اچھا آخر حضرت عیسیٰ پیغمبر (ع) تھے اور کیسے عجیب قریب تر و مناسب تر سرور عالم
افصح عرب و عجم سے کیسے معقول جواب عرض کیے کہ اے پروردگار میہ نیاز مین نے تو کچھ نہین کیا
تیرے حکم پہونچاے اور پیچھے اونکے حالات سے بہی تحقیق علم (تاکہ اپنی بریت کا ثبوت اور مجرمون
کی تنقیح شکایت سے سکوت ہو) تو علیم و دانا ہے الہی اگر تو اونہین سزا دے تو تجھے اختیار ہے عذاب
ہو کیا غلام اور کیسے غلام بنائے ہوے اپنے عدم سے وجود مین لاے ہوے اور اگر فضل و کرم سے
بخشدے تو اپنے ارادون کے پورا کرنے پر غالب ہے اور مصالح امور کا حکیم و دانا ہے ف ذکر عذاب
اسلیے مقدم کیا کہ ابہی اپنی بریت ہو چکی ہے سیاہ و مجرم کی زبانی کی سفارش سے دوسرا الزام قائم ہوجاتی
مگر بلفظ (عبادک) رحم دلانے کے لیے عرض کیا بعد ان تمام عذرون اور خوشامدون کے ڈرتے ڈرتے
دبے زبان عرض کیا اور حضور بخشدین تو حضور مختار ہین چونکہ وہ مشرک و کافر تھے لہذا غفور رحیم جو
صفات متعلق بمومنین ہین ذکر نفرماے بلکہ یون عرض کی کہ آپ عزیز و حکیم ہین جو چاہین کرین
یہ غایت درجہ کی سفارش اور خوشامد اور فصاحت ہو صلعم کہا عبداللہ بن عمر نے کہ ہمارے
حضور نے یہ آیت پڑہکر دونو ہاتھ اوٹہاے اور روے اور کہنے لگے اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ (ای اللہ
میری امت کو بخشدے مین یہ کیونکر کہون کہ تو چاہے اونپر عذاب کرے مجھے اسکا تحمل کہان) اودہر
رحمت نے جوش مارا ارشاد ہوا ای جبرئیل جاؤ اور محمد سے پوچھو کہ آپ کیون روتے ہین (اور تیرا
رب تو زیادہ تر جانتا ہے) جبرئیل حاضر ہوے اور پوچھا آپنے کہا کہ امت گنہگار کا غم ہے اپنی نجات
پر اونکی رہائی مقدم ہے پہر حکم ہوا اے جبرئیل جاؤ اور ہمارے محبوب سے کہدو مین تمکو
تمہاری امت کے معاملے مین خوش کردونگا اور ناخوش نہونے دونگا -

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
کہا اللہ نے آج نفع دیگا سچونکو سچ اونکا اونکے لیے باغ ہین بہتی ہین تلے اونکے نہرین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝
رہینگے واسطے اونمین ہمیشہ راضی ہوا اللہ اونسے اور وہ راضی ہوے اللہ سے یہ کامیابی بڑی ہے

ارشاد ہوگا اے عیسیٰ آج وہ دن ہی کہ سچونکا سچ اونکو فائدہ دیگا اور وہ فائدہ یہ ہے کہ
جنتون مین ہمیشہ رہنگے انشاء اونسے خوش و خدا سے خوش یہ رضا اللہ کی بہت بڑی
کامیابی اور دولت ہی ف چونکہ عذر نہایت پسندیدہ تہا جواب بہی سنجیدہ ملا یہ نفرمایا کہ ہم
کیا کرینگے ارشاد ہوا آج تو سچون کے لیے کامیابی ہی اے مسیح آپ سچے ہین جنت مین جائیے اور جو
سچے ہونگے وہ آئینگے مشرک۔ کافر اللہ پر بہتان کرنے والے دروغگو ہین اونکا آپ ذکر ہی جانی دیجیے
اور یہ ارشاد کہ صادقین ہمسے راضی ہین بغرض تسلی و اطمینان ہی کہ تم جو سمجھے گنا ہگارونکا خیال کرکے
افسوس و رنج نکرو اسلیے کہ تم تو اللہ سے راضی ہوا اور رضا کی یہ شان نہین کہ فعل محبوب سے اوسے برا نام
تکدر پیدا ہو پہر فرمایا ہمارا خوش ہونا بندونسے اور بندونکا راضی ہونا ہمارے احکام سے بڑی کامیابی
اسمین کنایہ ہی کہ مشرکین کفار کو دوزخ مین ڈالنا ہمارا فیصلہ ہی اسباب مین دم نمارو راضی رہو

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ع
واسطے اللہ کے ہی سلطنت آسمانونکی اور زمین کی اور جو انکے بیچ ہی اور وہ ہر شے پر قادر ہے

آسمان و زمین اور تمام موجودات اوسی کے مملوک و مخلوق ہین وہ ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے

سورة الانعام — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مكية
شروع کرتا ہون نام اللہ کے مہربان رحمت والے کے

زاہدی اسکا نام سورۂ انعام اور اسمین ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ آیتین ہین۔ چھہ آیتون کے سوائے سب
مکی ہین معالم و کبیر و زاہدی وغیرہ متفق ہین کہ اسمین چھہ آیتین مدنی ہین اور کہا ابن حزم نے
کہ نو آیتین مدنی ہین معالم جب یہ سورت اوتری تو اوسکی ساتھہ ستر ہزار فرشتے آئے اور دونو
کنارے آسمان کے بہر لئے اور سبحان اللہ والحمد للہ کی آوازین بلند تہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہا سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم اور سجدے مین گر پڑے پہر حضور نے فرمایا
کہ مجہپر کوئی سورت ایکبار نہین اوتری مگر سورۂ انعام اور کسی سورت پر شیاطین ایسے جمع نہین ہوئے
جسقدر اسپر جمع ہوے کہ کچہہ رخنہ اندازی کرین اور اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کے ساتھہ پچاس یا پچاس
ہزار فرشتے بہیجے کہ اوسے ڈہانکے ہوے لائے یہان تک کہ میرے سینے مین جمع کر دیا اور بیشک اللہ
نے ہمکو اور تمکو اسکی برکت سے وہ عزت دی کہ جسکے بعد پہر ذلت نہوگی معالم آپنے فرمایا جسنے سورۂ
انعام پڑہی اوسپر یہ ستر ہزار فرشتے درود پڑہینگے اوس دن اور رات تکسیر حضرت علی سے مروی ہی
کہ اس سورت کا نام توریت مین مرغیہ ہی زاہدی جب یہ سورت اوتری آپنے کاتبونکو بلایا

اوررات ہی رات نقل کرادی اور آپنے فرمایا کہ اس سورت کی تین پہلی آیتین (یکسبون تک)
جو پڑہتا ہی اللہ تعالی اوسپر چالیس فرشتے موکل کرتا ہی کہ قیامت تک اوسکا ثواب لکھین اور ایک
فرشتہ آسمان سے اوترتا ہی اوسکے پاس لوہے کا حربہ ہی جب شیطان اس بندے کے دل مین
وسوسہ ڈالنا چاہتا ہی فرشتہ اوسی حربے سے وہ ضرب رسید کرتا ہی کہ اوسمین اور شیطان مین
ستر پردے ہوجاتے ہین ۔ اور جب قیامت ہوگی اللہ تعالی اسکے بندے کو فرمائیگا چل میرے سایہ مین
اور کہا میری جنت کے پہل اور پی پانی کوثر کا اور نہا سلسبیل مین تو میرا بندہ ہی مین تیرا رب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ
سب تعریف واسطے اللہ کے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور بنائی تاریکیان اور روشنی پہر جو

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ
کافر ہوے اپنے رب کو برابر کرتی ہین

یہ اللہ تعالی کی شان ہی کہ زمین وآسمان کو پیدا کیا اندہیرا اوجالا بنایا ۔ جہانتک حمد وثنا تصور اور امکان مین ہو سب اوسکے لیے مخصوص ہے فاعل حقیقی وہی ہی ما وشما وسایل ومجاز پہر بہی کفار کے یہ حماقت اور شرارت ہے کہ اوسکے بنائے ہوئی چیزون کو اوسکی برابر اور شریک قرار دیتے ہین ف اسمین رد ہی آتش پرستون پر جو نور اور آگ سے پرستش کرتے ہین اسلیے کہ وہ بہی مخلوق ومملوک ہے پہر معبود کسطرح ہوے رد ہی دہریون پر اسطرح کہ خالق جملہ اشیاء اللہ ہی سے رد ہی مشرکین پر جو اللہ کو دوسرون کے ساتہہ برابر کرتے ہین

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝
وہی ہی جسنے بنایا تمکو مٹی سے پہر مقرر کی مدت اور مدت نام رکہی ہوئی پاس اوسکے ہی پہر تم شک کرتے ہو

قضی حکم ۔ خبر ۔ کارسازی ۔ اجل تاخیر ۔ مدت ۔ یعنی اللہ وہ ہی جسنے تمکو خاک سے پاک کیا مٹی سے بنایا تمہارے زندہ رہنے کے لیے ایک مدت قرار دی اور دوسری مدت اپنے پاس رکہی یعنی اوسکا علم کسیکو نہین دیا اور تم ان قدرتون کو دیکہکر بہی شک کرتے ہو کہ بعد مرنے کے کیونکر زندہ ہونگے ف ان دو مدتون کے بیان مین مفسرین کا اختلاف ہی معالم حسن اور قتادہ اور ضحاک کہتے ہین پہلے مدت پیدا ہونے سے مرنے تک دوسرے مرنے سے بعث وحشر تک ۔ مگر متقی صالح ۔ صلہ رحم کرنے والے کی عمر زیادہ بہی کردی جاتی ہی دوسری مدت سے اور فاجر قاطع الرحم کی عمر کم بہی کردی جاتی ہی اور دوسرے بڑہا دی جاتی ہی ۔ کہا ابن عباس نے مدت اول سے نیند مراد ہی اور مدت دوم سے موت ۔ کہا مجاہد نے پہلی عمر دوسرے مدت آخرت ۔ اور کہا گیا کہ دونون مدتین ایک ہین یعنی ہمنے انسان کے لیے مدت عمر معین کی جسکا علم ہمارے پاس ہے

[illegible]

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَمَا

اور وہی اللہ ہی آسمانون مین اور زمین مین جانتا ہی چھپا تمہارا اور کھلا تمہارا اور جانتا ہی جو کماتے ہو اور نہین

تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا

آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون سے اونکے رب کی مگر ہوتے ہین اوس سے منہ پھیرنے والے پس بیشک جھٹلایا

بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

حق کو جب آیا اونکے پاس پس اب آجائیگی اونکے پاس خبر اوسکی کہ تھے اوس سے دل لگی کرتے

آسمانون اور زمینون مین وہی ایک اللہ ہی (ایسا نہین جیسا کہ مشرکون نے محلی محلی اور شہر شہر اور ایک ایک کام کا ایک معبود و مختار ٹھہرا رکھا ہی یا آسمانی رب اور زمینی رب اور سمجھتے ہین یا مجوسی ایک یزدان دوسرا اہرمن بنائے ہوئے ہین) تمہاری چھپی کھلی باتین سب جانتا ہی اور تمہارے افعال سے بھی مطلع ہی **شعر** عیان درد قلب و جگر تجکو ہے سوا مجھسے میری خبر تجکو ہے تاہم جو نشانی حضرت الوہیت کی آتی ہی اوسے جھٹلاتے ہین شرارت سے بیہودہ باتین بناتے ہین۔ تو اب مسلمانونکی شمشیر خونریز یا فتنہ رستخیز سے اس تمسخر اور تمرد کا حال کھلا جاتا ہی **ف** ان آیتون مین دلائل توحید و براہین ربوبیت و خالقیت بیان فرماکر منکرین کو برابر الزام دیے آخر کار فرمایا نہین جانتے تو اب جان لوگے اور نہین مانتے تو مان لوگے گھبراؤ نہین ذرا اپنے اگلون کے واقعات آنکھ کھول کر دیکھو اگر کچھ نظر آیا تو خیر نہین تو اس ندیہے پن کا علاج دوسرے طور پر کیا جائیگا

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

کیا نہین دیکھا کسقدر ہلاک کے ہمنے پہلے اونکے جماعتین جگہ دی ہمنے اونکو زمین مین اوسقدر کہ نہ جگہ دی ہمنے تمکو

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

اور بھیجا ابر اونپر برسنے والا اور بنائین ہمنے نہرین جاری تلے اونکے پھر ہلاک کر ڈالا ہمنے اونکو

بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝

سبب اونکے گناہونکے اور پیدا کی ہمنے بعد اونکے جماعت دوسری

قرن زمانیکا ایک حصہ اسّی برس یا ساٹھ برس یا چالیس برس یا تیس برس یا سو برس کا ہوتا ہی اور مجازاً اوس قوم و جماعت کو بھی کہتے ہین جو ایک زمانے مین ہوون اور یہان اہل زمانہ مراد ہین تمکین جا دادن۔ قدرت و قابو۔ سماء سے مراد ابر۔ اور مدرار بہت برسنے والا۔ اور باران۔ حاصل کیا تمنے نہین دیکھا کتنی قومین تمسے پہلے نیست و نابود کر دی گئین جنکو وہ قدرت دی تھی کہ تمکو نہین دی اونپر پانی برسایا۔ نہرین جاری کین تا بفراغت

من زائدہ قلم ظرف من تبعیضیہ قرن موصوف مکنٰہم الخ صفت مدرارا حال ہے سماء سے ۱۲ مفعول ثانی ۱۲

کہا ئیں اور شگفتہ حال رہیں پھر جب وہ ہون نے نافرمانبرداری کی گناہوں کی شامت سے ان پر عذاب آئے اور دوسرے لوگ انکی جگہہ پیدا کر دیئے - اگر تم بھی ایسے ہی گناہ کرو گے وہی سزا پاؤ گے قرون سابقہ سے مثل عاد - و ثمود و فرعون و نمرود و قوم شعیب و صالح وغیرہ کے مراد ہیں اور ہلاک سے مراد عذاب ہے ورنہ موت تو سبکے لیئے ہی معالم نضر بن حرث و عبد اللہ بن امیہ وغیرہ کہتے کہ اے محمد ہم تو ایمان تبھی لائینگے کہ کتاب اللہ کے پاس سے لاؤ اوس پر چار فرشتے گواہ ہوں کہ آپ اللہ کے پیغمبر برحق اور اپنے دعوی میں صادق اسکا جواب تین طرح سے دیا گیا (اول)

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور اگر اوتارتے ہم تجپر کوئی کتاب کاغذ میں پھر ٹٹولتے اوسے اپنے ہاتھوں سے ہر آئینہ کہتے جو کافر ہیں

اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کرتے اور یہ لوگ وسی ٹٹول کر جان لیتے تب بھی یہی | إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ نہیں یہ مگر جادو صریح | کہتے کہ یہ بھی جادو اور نظر بندی ہے

ف اسمیں کفار کی تکذیب ہے کہ طلب معجزہ بھی حیلہ جوئی ہے کمال حماقت کا ذکر کیا کہ آنکھ نہیں ہے جو دیکھیں اور پڑھیں - کان نہیں ہیں کہ سنیں عقل نہیں ہے کہ سمجھیں صرف اندھوں کی طرح ٹٹول ٹٹال کر کام نکال سکتے ہیں مگر اوسپر یقین و سعادت نہیں کہ مان لیں (دوم)

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝
اور بولے کیوں نہ اوتارا گیا اوسپر فرشتہ اور اگر اوتارتے ہم فرشتہ فیصل ہوجاتا امر پھر نہ مہلت دی جاتی

کہتے ہیں کہ محمد پر فرشتہ کیوں نہ اوتارا گیا جو نبوت کی تصدیق اور ہمارے دلونکی تسکین کر دیتا (فرمایا) اگر ہم فرشتہ بھیجدیتے تو کام تمام ہوجاتا جو انکار کرتا مثلا عذاب میں دھر لیا جاتا پھر اونہیں مہلت نہ دیجاتی مراد قضا امر سے قیامت ہے مفسرین فرماتے ہیں کہ اول عادت الٰہی یونہی جاری ہے کہ جب کوئی بڑا معجزہ ظاہر ہو تو معًا منکرین پر عذاب آجاوے دوسرے فرشتے آدمی دیکھ نسکتے ہیبت سے مرجاتے راقم کے نزدیک بات یہ ہے کہ ایمان وہی معتبر ہے جو غیب پر ہو اور ملائک عالم آخرت و غیب سے ہیں اگر انکے ظاہر ہونے کے بعد ایمان لانے کا موقع نہ رہتا اور دنیا کی مہلت اسی لیے کہ سوچیں اور مانیں جب محل غور و نظر نہ رہتا دنیا نہ رہتی اور قیامت قائم ہوجاتی - اور معجزات عجائب تو ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں تابوت سکینہ کو فرشتے لائے من و سلوی - مائدہ - غمام - ستون نور نیل کا خشک ہونا - مردے زندہ ہونا - شق القمر وغیرہ یہ امور فرشتے کے آنے کے کم نہ تھے اور یہ کہ آدمی فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے کفار کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے وہم ملائکہ کا بھی آتا

ملہ عطف ہے انزلنا علی موسیٰ ۲۵ نقال جزا ہے لو کے ۱۲ بیان ...

ثابت ہوا ہی جیسے ہاروت و ماروت کا قصہ اور یہ معجزات مذکورہ - علاوہ انکے اور بہت
روایتین ہین جنہین ملائکہ کا آنا اور ظاہر بہی ہونا مفہوم ہوتا ہی جواب ایک تو بعض
قصون کے ثبوت مین کلام ہی اور نہی تو یہ امر کہ فرشتے مشکل نظر آتے ہون اور دیکہنے
والے اونہین فرشتہ سمجہتے ہون صراحۃً ثابت نہین دوسرے اگر فرشتے آئے اور
دیکہے بہی گئے تو یہ متعلق بہ امر ثبوت و تعلیم نہ تہا تاکہ فیصلہ ہو جاتا - (سوم)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ○
اور اگر بناتے ہم اوسے فرشتہ البتہ بناتے ہم اوسے مرد　اور مشتبہ کرتے ہم　اونپر　جو مشتبہ کرتے ہین

اور اگر ہم ایسا کرتے کہ فرشتے کو رسول بنا کر بہیجدیتے تو بہی وہ فرشتہ کسی مرد کی صورت مین ہوتا
اور جب امر مین اونہین اب تردد اور شبہہ ہی تب بہی رہتا کہ شاید یہ فرشتہ ہو اور افعال عجیب
اوسکے جیسے ترک خورد و خواب سحر پر محمول ہوتے (اور ایسا نہ ہوتا تو واللہ ثم باللہ ہمارے حضور کے
اخلاق عظیم اور آپکا جمال نورانی ملائکہ کے اعجوبہ نمائیون سے ہزار ہا درجہ بڑہا تہا اور قرآن کے
شیرین بیانی کلام الٰہی ہونے پر خود ہی ثبوت کافی تہی) حاصل یہ کہ اگر فرشتہ پیغمبر بنایا جاتا تو
دو حال سے خالی نہین یا اصلی صورت پر ہوتا اسے تم دیکہہ نہ سکتے اسلیے کہ ملک عالم ملکوت و غیب
سے ہی اور ہماری بینائی عالم ناسوت و شہود سے - اور اگر کسی دوسری شکل پر ہوتا تو آیا آدمی
کی صورت ہوتی یا کسی حیوان کی - حیوان کی صورت نہ شایان رسالت ہی نہ قابل اعتماد و قعت
اور آدمی کی صورت اوسے دہوکے مین ڈالتی کہ واقعہ کیا ہے پس حجاب نہ اوٹہتا در و
حجاب برخ یار ہے آپ ہم شہ کہلی آنکہ تو کوئی پروانہ دیکہا ۞ نکتہ مفہوم ہوتا ہی کہ مرد عورتون سے
زیادہ حسین ہین اسلیے فرمایا کہ ملک رسول مرد کی صورت مین جو زیباترین صُوَر ہی آتا اور کیون نہو
حسن معجزہ ہی حضرت یوسف کا اور خصیصہ ہی ہمارے حضور کا - عورت پیغمبر نہین ہوتی ورنہ تخصیص رجل کی کیا تہی

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
اور بیشک مسخراپن کیا گیا پیغمبرون سے جو پہلے تہے آپسے پہر اوٹ پڑے اونپر جو تمسخر کرتے تہے اونمین سے وہ چیز کہ تہی ساتہ اوسکے

يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○
ہنستے　کہدیجیے چلو پہرو زمین مین پہر دیکہو　کیا ہوا　انجام　جہٹلانے والونکا

حاق عود کرنا - لوٹنا - گہیر لینا - بیشک اس سے پہلے جو پیغمبر گذرے اونپر کفار مسخراپن کرتے
رہے مگر اونکا تمسخر اونہین پر لوٹ پڑا اور ہلاک ہوگئے اون سے کہدیجیے ذرا گہر سے نکل کر

ملکون مین پہرین دیکھین کہ منکرین نوح کس بہنور مین ہین ۔ اور فرعونی کس طوفان مین شداد کی جنت ۔ نمرود کی آگ کہان ہی ۔ صالح وشعیب کے جہٹلانے والون کا کہین نام ونشان ہی ۔ یہود نے الزام مسیح مین کیا پایا ۔ پچھلی والون سے کیا آگے آیا

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ
پوچھو ملک کسکے ہی جو آسمانون مین ہو اور زمین مین بتا دو ملک اللہ کی ہی لکھی اپنی ذات پر رحمت البتہ جمع کریگا تمکو

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝
دن مین قیامت کے کہ نہین تردد اسمین جنہون نے نقصان مین ڈالا جانونکو اپنی پس وہ نہین ایمان لاتے

ای نبی کریم آپ ان منکرون سے پوچھیے کہ جو کچھ زمین وآسمان مین ہی یہ کسکا ہی اگر وہ جواب صحیح دین تو فہو المراد نہین تو آپ ہی اونہین تعلیم کر دیجیے کہ سب اللہ کا ہی جسنے اپنی ذات پر رحمت لکھ لی اور تمکو روز قیامت مین جمع کریگا جسکے آنے مین شک وشبہ نہین جنہون نے اپنی ذات کو خسارے مین ڈالدیا ہی وہ ایمان نہین لاتے **ف** ۱ جبکہ اللہ سبکا مالک ۔ رحیم ہی سب کو اوسکے سامنے حاضر ہونا ہی تو بیشک ایمان نہ لانا سخت نقصان ہی ۲ تعلیم سوال اسلیے تہا کہ منکرون کو الزام دیا جائے ۔ تعلیم جواب اسلیے تہا کہ وہ ذلیل ہون یا مومنین ادب سیکھین **وہم** کتب وجوب کے لیے ہی اور اللہ پر کسی شے کا واجب ہونا خلاف اجماع اہل سنت **جواب** واجب کی دو قسمین ہین ۱ اضطراری جسمین دوسرا حقدار قرار پائے اور خود یا کسی دوسرے ذریعے سے مجبور کرسکے ۲ اختیاری جسمین نہ کسیکا حق ہو نہ کوئی جابر ۔ پس وجوب اول ذات باریتعالی مین قطعًا ممتنع ہی اور شکل دوم مین بہی اس طور سے کہ اگر اوسکے خلاف کیا جائے تو ملامت وقبح لازم آئے اہل سنت تسلیم نہین کرتے بلکہ اس طریق پر کہ اوسکے ارادہ ازلی اور علم قدیم مین ایسا کرنا قرار پایا ہی اور اوسنے ہمکو خبردار کردیا کہ ہم ایسا کرینگے ۔ کوئی محذور لازم نہین آتا بیشک اللہ تعالی مشرک کو نہ بخشیگا مومن کو بہشت عطا فرمائیگا ۔ قیامت ضرور قائم کریگا مثل اس کے جملہ اخبار نبوی ضرور ہونگے ایسی ہی اپنے مخلوق پر ضرور رحیم ہی ۔ پس یہ معانی اگرچہ لزوم ووجوب کے لفظ مین ہون مگر اوسکی قدرت اور بے نیازی کے مزاحم نہین **معالم** ابو ہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ جب اللہ تعالی خلقت کو بنا چکا ایک کتبہ عرش پر لکہا اوسمین یہ ہی اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہی فرمایا کہ اللہ تعالی کے لیے سو رحمتین ہین ایک رحمت کا اثر یہ ہی کہ جن وانس حیوانات آپسمین محبت اولاد کی تعظیم اخلاق سازگاری رکہتے ہین

ع ۵

مفسرین نے رحمت کی تشریح مین بہت گفتگو کی نا چیز کے نزدیک کوئی چیز ایسی نہین جو اوسکے
کمال رحمت سے خالی ہو پس تعین وتخصیص بیسود ہی ہمارے ہستی ہمارے بقا ہمارے پرورش تعلیم اسباب
دنیاوی ہون یا اخروی کتاب دینی کا بہیجنا بار بار تعلیم تمثیل تہدید سب رحمت ہی رحمت ہی
شکر فیض تو چمن چون کند اے بہار گرچہ خار است و گر گل ہمہ پروردہ تست

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ
اور اوسی کے لیے ہے جو رہتا ہے رات اور دن مین اور وہی سنتا جانتا ہے کہہ کیا سوا اللہ کے بناؤن مین
وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ
دوست بنانے والا آسمانون اور زمین کا اور وہ کہلاتا ہے اور نہ کہلایا جاتا ہے کہہ مین حکم دیا گیا ہون
أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝
یہ کہ ہون پہلا اوسکا کہ اسلام لایا اور نہ ہو جا تو مشرکون سے

اور جو کچہ رات دن مین ہی (یعنے جملہ موجودات) سب اللہ ہی کی ملک ہی وہی سنتا جانتا ہی
کہدیجیے کیا مین سوای اللہ کے کسی اور کو دوست وحمایتی بناؤن اور اللہ تعالی زمین وآسمان کا
ایجاد کرنے والا ہی اور سب کو کہلاتا ہی اور اوسے کوئی کہلا نہین سکتا کہدیجیے مجھے ہی حکم
ہوا ہی کہ سب سے پہلے مطیع ومنقاد بن جاؤن تردد وتوقف نکرو اور ہرگز ہرگز تو مشرکون سے
نہ ہو جا کبیر اطعام یعنے نفع رسانیدن ف بیان مراد پرورش وبقا ہی یعنے تمام عالم
کا قوت وپرورش وبقا اوس ذات پاک سے متعلق ہی اور وہ اوس سے مستغنی

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ
کہدے مجھے مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون اپنے رب کی عذاب سے اوس دن کے جو بڑا ہے جس شخص سے پہیر دیا جاوے اوس دن اوسپر تحقیق رحم کیا اوسے
وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝
اور یہ کامیابی ظاہر ہی

آپ کہدین مجھی خوف ہی اگر اپنے رب کے نافرمانبرداری کرونگا تو اوس دن
مین جو سب دنون سے بڑا ہی عذاب نہ آجاے اور جس شخص سے
عذاب پہیر دیا جائے اوسپر اللہ نے رحم کیا اور یہ یعنے عذاب سے بچنا بڑی کامیابی ہے

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ
اور اگر پہنچاوے تجہ کو اللہ ضرر تو نہین کوئی دور کرنے والا اوسکو مگر وہی اور اگر پہنچاوے تجھے خیر پس وہ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝
ہر شے پر قادر ہے اور وہ غالب ہے اوپر اپنے بندون کے اور وہ حکیم خبردار ہے

۱۲

اگر اللہ تعالی ضرر پونہچاے تو کوئی اوسکا دفع کرنے والا نہین ہی مگر وہی اللہ اور اگر پونہچاے اللہ تجھے نیکی تو وہ ہر شے پر قدرت رکہتا ہی اور تمام بندون پر غالب زبردست ہی اور حکمت والا خبردار ہی ف ۱ خیر و شر سب اوسی کی طرف سے ہی ۲ وہ اکیلا تمام بندون کا منتظم اور سب پر حکمران ہے اوسے کسی معین و شریک کی ضرورت نہین

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا

کہد یجیے کون شے بڑی ہی گواہی مین کہی اللہ گواہ ہی درمیان میرے اور تمہارے اور وحی کیا گیا طرف میرے

الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

قرآن تاکہ ڈراؤن تمکو ساتھ اوسکے اور جسے پونہچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ بیشک ساتھ اللہ کے معبود

اُخْرٰی قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ

دوسرے ہین کہد یجیے نہین گواہی دیتا مین کہد یجیے سوا اسکے نہین کہ وہ معبود اکیلا ہی اور بیشک مین بیزار ہون اوس سے کہ شریک کرتے ہو

معالم بعض اہل مکہ نے حضور سے کہا کوئی آپکی نبوت کا گواہ بہی ہی یہود و نصاری سے ہمنے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ اون کے پاس کوئی ذکر و کلام آلہی نہین ارشاد ہوا اے محمد آپ اونسے کہدین اللہ کی گواہی سے کون گواہی بڑی ہی آپ کہد یجیے اللہ گواہ ہی ہمارے تمہارے درمیان مین کہ یہ قرآن میرے پاس بطور وحی کے بہیجا گیا ہی تاکہ مین تمکو اور اوسے جوا سے سنے ڈراؤن کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہی (اگر وہ کہین ہان تو) آپ کہد یجیو کہ مین تو اس بات کی گواہی نہین دیتا کہ اللہ کے ساتھ اور بہی کوئی معبود ہو سوا اسکے کوئی بات نہین ہے کہ وہی اللہ معبود واحد ہی اور مین اون سے بیزار اور بری ہون جنہین تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو ف من بلغ عام ہی اور آپکی عموم رسالت پر شاہد

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ

وہ کہ دی ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہین اوسکو جسطرح پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو جنہون نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۠ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

خسارے مین ڈالا اپنی جانون کو پس وہ نہین ایمان لاتے اور کون ظالم زیادہ اوس سے کہ باندہے

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

اللہ پر جہوٹ یا جہٹلاے آیتین اوسکی شان یہ ہے کہ فلاح نہ پائینگے ظالم اور جسدن جمع کرینگے ہم

جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

اون سبکو پہر کہینگے اون سے کہ شریک کیا کہان ہین شریک تمہارے وہ کہ تھے تم دعوی کرتے

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝
پہر نہ ہوگا عذر اونکا مگر یہ کہ کہینگے قسم اللہ کی اے رب ہمارے نہ تھے ہم شریک کرنے والے

اہل کتاب ہمارے رسول کو اسطرح پہچانتے ہین جیسے اپنے بیٹون کو جو اپنی جانونکو نقصان مین ڈال چکے وہ ایمان نہین لاتے اور کون اوس سے ظالم زیادہ ہی جسنے اللہ پر افترا باندہا اوسکا شریک ٹھہرایا یا اوس کے آیتون کو جہوٹہا کہا اور رسول ورکتاب پر ایمان نہ لایا وہ بڑا ظالم ہی اور بات یہ ہی کہ ظالم رستگار نہوگا جسدن ہم سب کو جمع کرکے مشرکون سے فرمائینگے تمہارے شرکا کہان ہین وہ جنکے سامنے تم سر جہکاتے اور جنکے بہروسے پر ہمارے نبی کو جہٹلاتے تہے تو سوائے اسکے اون سے کچہ نہ بن آئیگا کہ اے رب تیری قسم ہم تو کسی کو شریک نہین کرتے تہے **معالم** اس جواب کے بعد اون کے زبانون پر مہر کردی جائیگی اور ہاتہ پاؤن آنکہہ کان سب گواہی دینگے اسکی تفصیل آئیگی **جامع** فتنہ سے مراد عذر یا محبت اصنام چونکہ مشرکین اس جہوٹہ سے اپنی نجات کا ارادہ کرینگے اسلیے اسے فتنہ فرمایا یا اسلیے کہ انتہائے محبت معبودان باطل کی یہ ہوگی کہ اونکے خلاف قسمین کہا ئینگے

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝
دیکہہ کیونکر جہٹلایا اپنی جانو نپر اور گم ہوا اونسے جو تہے افترا کرتے

ای حبیب کریم آپ دیکہین کہ کسطرح یہ مشرک آپکو جہٹلانے لگے اور جو بہتان و افترا بنایا وہ سب تہ و بالا ہوگیا نہ صنم پرستی کا اقرار رہے نہ اون بد مستیون پر اصرار

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ
اور بعض اونمین سے کان لگائے ہین تیری طرف اور کردیے ہمنے دلون پر اونکے پردے یہ کہ سمجہین اوسے اور

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ
کانون مین اونکے گرانی اور دیکہین سب نشانیان نہ ایمان لائین یہانتک کہ جب آئین تیرے پاس جہگڑین تجہسے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
کہین جو کافر ہوے نہین یہ مگر کہانیان اگلون کی

معالم ابو سفیان۔ اور ابو جہل اور ولید اور نضر اور عتبہ وغیرہ حضور کی خدمت مین آئے اور قرآن سنا اور نضر سے جو بڑا قولی قصہ گو تہا کہا محمد کیا کہتے ہین اوسنے کہا مین نے تو اتنا ہی دیکہا کہ اون کی زبان چلتی ہی اور کچہ نہین سمجہ مین آیا ہان اگلون کی کہانیان جیسی

مین کہا کرتا ہون بیان کرتے ہین۔ ابوسفیان نے کہا مین بعض بعض بات کو سچا جانتا ہون
ابوجہل بولا ہمکو اسکے ماننے سے مرجانا آسان تر ہے ارشاد ہوا او نمین وہ ہین جو آپکی طرف
کان لگا کر سنتے ہین اور ہمنے اونکے دلونپر پردے ڈالدیے ہین سمجھہ بوجھہ نہین اور اونکے کانونمین
گرانی ہے اچھی طرح سن نہین سکتے اور وہ اگر تمام نشانیان دیکھہ لین تب بہی ایمان نہ لاینگے یہ گہ
کہ جب حضور مین آئین جھگڑتے ہین اور کافر یعنے نضر کہے یہ تو اگلونکے قصے ہین اکنہ جمع کنان یعنے
پردہ و وقر گرانی گوش یعنے اونکا سننا آیۃ معجزہ **نکتہ** قرآن مجید کو صرف بطور قصہ
یا لذت شعر و سخن سننا مشابہت ہے کفار سے بلکہ یہ ذکر و نور و مقصود و محبوب ہے

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ
اور وہ منع کرتے ہین اوس سے اور وہ دور رہتے ہین اوس سے اور نہین ہلاک کرتے مگر جانین اپنی اور نہین شعور کرتے

یعنے کفار قرآن یا پیغمبر سے دوسرون کو روکتے ہین اور خود دور رہتے ہین مگر اپنی ہی جان کو
ہلاک کرتے ہین کسیکا کچھہ نہین بگاڑتے اور اونہین اپنی اس ہلاکت و ضلالت کی خبر نہین ہے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا
اور اگر آپ دیکھتے جب وہ ٹھہرائے گئے آگ پر پھر بولے کاشکے ہم پھیرے جائین اور نہ جھٹلائین آیتون کو رب کی اپنے

وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۞ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا
اور ہو جائین ایمان والون سے بلکہ ظاہر ہوا اونکو وہ کہ تھے چھپاتے پہلے سے اور اگر پھیرے جاتے

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نہایت خوش ہوتے
لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
البتہ پھر کرتے وہ کہ منع کیے گئے اوس سے اور بیشک وہ جھوٹے ہین
ہین آپ یہ تماشا دیکھتے اور تعجب کرتے جب

کفار کہ دوزخ پر ٹھہرائے جائینگے اور کہنے لگین گے کاشکے ہم دنیا مین پھر بھیجدیے جاتے اور وہان
کتاب و رسول کو نہ جھٹلاتے اور ایمان والے ہوجاتے۔ اونپر وہ اعمال اور اسرار جنہین دنیا مین
چھپاتے تھے ظاہر ہونگے اور اے حبیب کریم وہ کاذب ہین وہان سے لوٹنا کیسا اور بالفرض اگر
ایسا ہی ہوتا تو وہ لوگ پھر وہی کفر و معصیت کرتے اور ممنوعات مین عود کرتے یہ جھوٹے ہین
بدا لهم سے اعمال مراد ہین یعنے جو اعمال چھپاتے تھے اوسدن اونکے سامنے آئینگے (در منثور) **ف** ہر شخص
مین نور توفیق اور جلوۂ حقانیت ضرور ہے مومنین کے دل سے صبح صادق کی طرح بلند ہوکر تمام جسم کو
نورانی کرتا ہے اور کافرون مین صبح کاذب کے مانند دلمین ظاہر ہوتا اور مٹ گیا اچھی بات ہر شخص کے
دلمین ظہور آتی ہے مگر غفلت یا شرارت [illegible]

مخفی اور حقیقت محجب قیامت مین اونپر کہل جاینگے

وَقَالُوٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى
اور کہا نہین یہ مگر زندگی ہماری دنیاوی اور نہین ہم اوٹھائے جانیوالے اور اگر دیکھے تو جب ٹھہرائے گئے پاس

رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ع
رب کے اپنے فرمایا کیا نہین ہی یہ سچ بولے ہان اور قسم ہی ہمارے رب کی فرمایا پس چکھو عذاب بسبب اوسکے کہ تم کفر کرتے

ع ۱۰ ۹

اور وہ لوگ کہ بعث و نشر کے منکر ہین کہتے ہین کوئی اور زندگی نہین ہی مگر یہی دنیا کی زندگی اور ہم پھر مبعوث یعنی زندہ نکیے جاینگے۔ اور ای رسول کریم کبہی آپ وہ تماشا دیکہین جب قیامت مین یہ منکر اپنے پروردگار کے حضور مین پیش کیے جائین گے اور حساب و مواخذے کے لیے فرشتے اونہین روکین گے پروردگار بواسطہ ملائکہ فرمائے گا بتاؤ کیا یہ حشر و نشر سچ نہین ہی کہینگے ہم کو اللہ کی قسم یہ تو حق ہی اللہ تعالی بواسطہ ملائکہ حکم دیگا پس تم لوگ عذاب کا ذائقہ چکھو بسبب اوس گناہ کے کہ تم کفر و انکار کیا کرتے تھے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا
بیشک ٹوٹا پایا جنہون نے جھٹلایا ملاقات کو اللہ کی یہانتک کہ جب آگئی اونکے پاس قیامت دفعۃً بولے

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ○
اے افسوس اوسپر کہ کمی کی ہمنے اوسمین اور وہ اوٹھائے ہونگے بوجھ اپنے اپنی پیٹھونپر آگاہ ہو بری وہ جو اوٹھا رہے ہین

بیشک بڑا نقصان و خسران ہی اونکے لیے جو جھٹلاتے ہین کہ اللہ کے حضور مین جانا ہوگا جب دفعۃً قیامت آجائیگی تو کہنے لگین گے افسوس کہ ہمنے اطاعت مین کمی کی اور حال اونکا یہ ہوگا کہ اپنے اپنے پیٹھونپر اپنے گناہون کے بوجھ اوٹھائے ہونگے۔ جان رکھو کہ جو بوجھ وہ اوٹھاتے ہین وہ نہایت ہی برا ہی **لقاء** سے مراد حضوری بغرض حساب اسلیے کہ دیدار حضرت پروردگار نصیب کفار نہین ہی **فرط** تشدید کمی کے یعنی جو کرنا تہا وہ نکیا۔ حدیث مین وارد ہوا کہ لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے کہ دفعۃً قیامت قائم ہوجائیگی (اسکی تفصیل اپنے موقع پر آئیگی) **معالم** جب مومن قبر سے نکلیگا تو ایک صورت دلکش مشک بو ماہ رو اوسکے سامنے آئیگی اور کہیگی کہ اے شخص تو مجھے جانتا ہی یہ کہیگا نہین وہ کہیگی مین تیری نیکی ہون مجھپر آج سوار ہو سالہا مدتون دنیا مین مین نے تجھپر سواری کی ہی۔ اور کافر کے سامنے بری صورت مکروہ بدبودار آئیگی اور کہیگی تو مجھے پہچانتا ہی یہ کہیگا نہ وہ بولے گی مین تیری برائی ہون دنیا مین

عه حال ۱۲
عه حال ۱۲
فاعل قالو ۱۲

تو نے محمد صلعم تو ان سواری کی اب مین تجہپر سوار ہونگی اسلیے فرمایا هُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ وررشوں آپنے فرمایا کہ جب دوزخی جنتوں کے باغ اور نعمتین دیکھین گے افسوس وحسرت کرین گے

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
اور نہین زندگی دنیاوی مگر کھیل کود اور البتہ دار آخرۃ اچہی واسطے اونکے کہ ڈرتے ہین کیا نہین جانتے

دنیا کی زندگی نہین مگر کھیل کود اور دار آخرت یعنے جنت اس کھیل کود سے زیادہ دلکش اور سرور افزا ہی اور اونکے لیے ہی جو تقوی کرتے ہین کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے لہو ولعب سے یہ غرض ہی کہ دنیا بہلا دینے والی اور بیخبر ناعاقبت اندیش بنانے والی محض بے بنیاد بیہودہ اور نافہمون کا مشغلہ ہی ف آیت مین اشارہ ہی لہو ولعب کی کراہت کی طرف

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بیشک جانتے ہین ہم شان یہ ہی کہ غمگین کرتا ہی تجہکو جو کہتے ہین کفار پس بیشک وہ نہین جہٹلاتے تجہے مگر ظالم

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا
آیتون سے اللہ کی انکار کرتے ہین اور بتحقیق جہٹلائے گئے بہت رسول پہلے تجہسے پس صبر کیا اوسپر کہ جہٹلائے گئے اور ستائے گئے

حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
یہانتک کہ آگئے اونکو مدد ہماری اور نہین کوئی بدلنے والا باتون کا اللہ کی اور بتحقیق آگئے تیرے پاس خبر رسولون کے

اے نبی کریم ہم جانتے ہین کہ آپکو کفار کی باتین مغموم ومحزون کرتی ہین پس بیشک وہ آپ کو نہین جہٹلاتے مگر ظالم آیتون کو اللہ کی جہٹلاتے ہین اور (آپ پر کیا ہے) ایک جماعت پیغمبرونکی آپسے پہلے جہٹلائی گئی پہر اونہون نے اوس تکذیب وتکلیف پر صبر کیا یہانتک کہ اللہ کی مدد آگئی اور مومنین کی تیغرانی یا عذاب آسمانی نے اونہین نیست ونابود کردیا اللہ والے مظفر وفتحیاب ہوے اور اللہ کے کلمات (یعنے احکام وفوائد اور وعدو نکا کوئی بدلدینے والا نہین پس جسطرح وہ ذلیل ومقہور ہوے آپ بہی مظفر ومنصور ہونگے) اور آپ کے پاس تو پیغمبرون کی خبر آگئی اوسی پر قیاس کرکے صابر ومنتظر رہیے تجدید جان بوجہکر شرارت سے انکار کرنا مع عالم ابوجہل اور اخنس سے ملاقات ہوئی اخنس نے کہا اے ابوجہل بتا تو کہ محمد سچے ہین یا دروغگو یہان کوئی اور سننے والا نہین۔ ابوجہل بولا واللہ محمد سچے ہین اور کبہی جہوٹھ نہین بولے مگر بات یہ ہی کہ جب ہر قسم کی سواری اور شرف اونہین مین ہو جائیگی تو دوسرے قریشون کے لیے کیا باقی رہجائیگا حق سبحانہ تعالی نے اپنے حبیب کو اس طرح مطلع کیا

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا
اور اگر ہے گران تجپر روگردانی اونکی پس اگر ڈھونڈہ سکے تو کوئی راہ زمین مین یا سیڑہی

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ
آسمانپر پہر لے آوے اونکو بالکل کوئی نشانی اور اگر چاہتا اللہ البتہ جمع کردیتا اونکو ہدایت پر پس نہ ہوجا تو نادانون سے

معالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر گہڑی یہی خیال تہا کہ کسی طرح یہ تمام بدنصیب میرے اللہ کے نام لینے والے ہوجائین بلا سے چہوٹمین مراتب علیا پائین تو جب وہ کوئی معجزہ طلب کرتے آپکی دلمین آتا کہ یہ ظاہر ہو شاید وہ سوچین سمجہین حق سبحانہ تعالی نے کمال محبت و ترحم سے ناصحانہ عتاب فرمایا اپنے حبیب کے دل مضطر کو دوسرے طور پر سمجہایا کہ اے نبی رحمت حریص ہدایت ہماری سرکار بے نیاز ہی ہمین کچہ پروا نہین شیطان پوجا جاے پتہر سر چڑہین ہماری نافرمانی گستاخی کی جاے لاکہون جہنمی ہون کرورون کو جنت مفت ملے ہان آپ اگر انہین دوزخ مین جلتے ہوے نہین دیکہہ سکتے ہمارے غیر کی تعظیم کذب و افترا کی تصدیق کی برداشت نہیں اونکی روگردانی گران ہی پس ہوسکے تو زمین مین کوئی سرنگ لگائیے آسمانپر سیڑہی لگاکر چڑہ جائیے سیاہ دل آنکہین کہولین وہ بات دکہلائیے - اور اگر ہم چاہتے تو سبکو راہ ہدایت پر جمع کرلیتے کسکی مجال تہی کہ ہمارے سجدے سے سرتابی اور حکم سے بغاوت کرتا اے حبیب کریم یہ سب ہماری ہی کارسازی ہی تم نادان نہ ہو **ف** سبحان اللہ کس مزے کا عتاب ہی کس معرفت کی جہالت ہی کیسا پیارا خطاب ہی

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝
نہین قبول کرتا مگر اونسے جو سنتے ہین اور مردے زندہ کریگا اونہین اللہ پہر طرف اوسکے پہرینگے

اللہ تعالی تو اوسی کے بات قبول کرتا ہی جو اوسکا حکم سنتے ہین یعنے ہماری ہدایت ہماری رحمت فرمانبرداروں کے لیے ہی اور مردے (یعنے کفار جنمین حیات حیوانی ہی روح انسانی نہین یا جنکے بدن زندہ اور دل مردہ ہین) اونہین ہم قیامت مین جلائینگے) اوسوقت ہمارے طرف رجوع کرینگے یعنی جسطرح مردے بدون قیامت نہ زندہ ہونگے نہ ہمارے حضور مین حاضر ایسے ہی کفار دنیا مین ایمان لانیگے جب مرینگے قیامت مین روح معرفت و حیات ایمانی اونہین عطا ہوگی وہان سب کچہ مان لینگے مگر بہیود یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَهُ الذِّکْرٰی قیامت کے دن آدمی سمجہ لیگا پہر کیا نفع دیگا اوسے سمجہنا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
اور کہا کیون نہیں اوتارا گیا محمد پر کوئی نشانی رب سے اوسکے کہہ بیشک اللہ قادر ہی اسپر کہ اتارے کوئی نشانی مگر اکثر کفار نہین جانتے

کفار کہتے ہین آپ پر کیون نہین کوئی نشانی اوتاری جاتی تاکہ نبوت پر دلیل ہو آپ کہدیجیے
اللہ تعالی نشانی اوتارنے پر قادر ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے کہ نشانی اوترنے کے بعد ایمان
نہ لانے مین کیسی بلا اونپر آئیگی وہم اللہ تعالی یہان اور بہی کئی مقام پر فرماتا ہی کہ پیغمبر پر
کوئی نشانی نازل نہین کی گئی جیسا کہ اسیاق عبارت سے ظاہر ہی پہر مسلمانونکا یہ دعوے کہ
صدہا معجزے آنحضرت سے ہوے خلاف قرآن ہی جواب یہ صاف نہین فرمایا کہ کوئی معجزہ
نہین ہوا البتہ آیت سے مفہوم ہوتا ہی اور متعدد مقامونپر فرمایا کہ اللہ کی نشانی آئے اس سے
پہلی آیت مین گزر چکا ہی کہ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ اس سے معلوم ہو گیا
کہ اونکی درخواست کے موافق کبہی معجزے سے انکار ہوا ہی نہ یہ کہ معجزے ہوے ہی نہین پہر عبارۃ النص
یعنے صریح اشارت خفیفہ سے ردنہین ہوسکتی ربط بعد فہمایش اپنی قدرت کاملہ کا ذکر فرمایا کہ ہم سب کچہ کر سکتے ہین اگر چاہین

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ
اور نہین کوئی چلنے والا زمین پر اور نہ اوڑنیوالا کہ اوڑے دونو بازو سے اپنے مگر گروہ ہین مثل تمہارے نہین کمی کی ہمنے کتاب مین
مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ
کچہ پہر طرف اپنے رب کے وہ جمع کیے جاینگے

کوئی ایسا جانور چرند یا پرند نہین مگر تمھاری طرح ایک
جماعت ہی ہمنے کتاب لوح محفوظ مین کوئی بات چہوڑ نہین دی
پہر یہ سب اپنے رب کی طرف جمع کئے جاینگے آیت مین کئی امر ہین اول کما بعض مفسرین نے
کہ دابہ اور طایر مین تمام حیوانات زمینی داخل ہین آسمانی مخلوق کے سوا۔ صاحب تفسیر کبیر
نے اسمین بہت تکلف کیا مگر کچہ اسکی ضرورت نہین صاف صاف یہ ہی کہ آیت مین صرف اون
حیوانات کا بیان ہی جو زمین مین پیدا ہون اور تمکو نظر آئین نہ جن داخل ہین نہ ملائکہ
شامل نہ دریائی مخلوق مذکور اور اس تخصیص کا کہ صرف زمینی حیوان مذکور ہون ایک فائدہ
بہی ہی وہ یہ ہی کہ کفار معجزے طلب کرتے اور آنحضرت چاہتے کہ اونکے درخواست کے موافق
معجزے ظاہر ہون شاید ایمان لائین اور حق سبحانہ تعالی نے فہمایش کی کہ ایسے تماشے کیسے
باقی رہے ہماری قدرت اور اعجوبہ نمائی زمینی جانورون مین دیکہو اسلیے کہ یہ تمہارے
مثل ہین تم ہوا مین ایک آن نہین ٹھہر سکتے اور وہ پہرون ہوا مین قائم اور سطے مراحل و
قطع منازل پر قادر ہین تمکو پیٹ کے بل چلنے مین تکلف یا ہاتہ پاؤن وغیرہ سے چلنا بہت
اور وہ بفراغت اسی کے عادی ہین چونکہ آدمی کو اپنی امثال اور ہمجنس ہین عجیب چیز بکمال حیرت
ہوتی ہی لہذا انہین کے ہمجنسون سے اونہین قائل کیا ورنہ آسمانی خلقت اور زندگی یا آبی

بیان تفسیر

حیوانات کی نسبت کہہ سکتے تھے کہ اونمین جو ہو کچھ بعید نہین کہان خاکی کہان ناری افلاکی
اور ظاہر ہی کہ جو عجیب و غریب حالات دریا کے دیکھتے ہین اور جو نیر نجات آسمانی اور طلسمات
مخلوق ناری سنتے ہین اگر اوسکا عشر عشیر اپنے ہمجنس خاکی نزاد مین سنا یا دیکھا جائے تو حیرت
سے شکل تصویر بن جائین اسلیے فرمایا (فی الارض) یعنے اسی زمین مین چلتے ہین جسمین تم
چلتے ہو اور (یطیر بجناحیہ) اور اپنے بازوون سے اوڑتے ہین نہ کوئی کل ہی نہ تدبیر
پس یہ کیسی قدرت نمائی ہی دوم مماثلت باعتبار نوعیت ہی یعنے جسطرح آدمی ایک قسم مین
ہر جانور ایک قسم ہی یا جسطرح تم زندگی کرتے ہو اللہ کی پرورش کے ہر امر مین محتاج ہو یہ بھی
ایسی ہی ہین قرآن مین متعدد مقامونپر وارد ہوا کہ تمام چیزین اللہ کی تسبیح کرتی ہین اور قیامت
مین تم اور وہ سب حساب کے لیے جمع ہونگے جیسا کہ احادیث سے منقول ہی کہ زبردست جانور
زیردست سے عوض لیگا اور بعد قصاص یہ سب خاک کر دیے جائینگے اوسوقت کفار کہینگے
کاشکے ہم بھی مٹی ہو جاتے اور دوزخ سے نجات پاتے سوم کتاب سے مراد لوح محفوظ جسمین
جو ہوا اور ہوگا سب لکھا ہی اور اگر قرآن مراد لیا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ کلیات و اصول
ہر امر کی اسمین مذکور ہین اور جزئیات و شروح پیغمبر کے زبان اور مجتہدین کے بیان اور
عقلا کے برہان ہین اکلیل کہا ابو شیخ نے کہ انس سے پوچھا گیا جانورون کی روح
کون قبض کرتا ہی کہا کہ ملک الموت حسن بصری کو یہ خبر ملی تو کہا سچ ہی اور یہ آیت
پڑھی (اسلیے کہ جب جانور ہمارے مثل ہین تو قبض روح مین مماثلت ہوگی)

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُکْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یُضْلِلْہُ ؕ وَمَنْ یَّشَاْ
اور جو جھٹلاتے ہین ہمارے نشانیونکو بہرے اور گونگے ہین تاریکیون مین جسے چاہے اللہ بھکا دے اوسے اور جسے چاہے

یَجْعَلْہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
کر دے اوسے راہ کشادہ پر

جو لوگ اللہ کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین وہ بہرے ہین کچھ
سنتے نہین گونگے ہین شہادت کیونکر اداکرین جہل و حماقت کے
اندھیرون مین ہین اور کیونکر ملے اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے راہ راست پر چلائے

قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
کہدیجیے بتاؤ تم اگر آجائے تمپر عذاب اللہ کا یا آجائے قیامت کیا سوائے اللہ کے پکاروگے تم اگر ہو تم سچے

بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُوْنَ
بلکہ اوسی کو تم پکاروگے پھر کھولدیگا وہ کہ پکارتے ہو طرف اوسکی اگر چاہے اور بھولجاؤگے جو وہ جو شریک کرتے تھے

ع عربی ع اردو الذین ع تفسیر ... (حاشیہ ناخوانا)

بعد دلائل تو یہ دوسرے طریقے سے قائل کیا اور اونہیں کے منہ سے اونہیں الزام دیکر فرمایا
اے نبی کریم آپ مشرکین سے کہیے تم مجھے بتاؤ اگر عذاب اللہ تمپر آجاوے یا قیامت قائم ہو تو
کیا سوا اللہ کے کسی اور کو پکارو گے (ایسا کرو) اگر ہو تم سچے بلکہ اوسی اللہ واحد و قادر کو
پکارو گے اور وہ باوجود تمہارے انکار و فرار کے بھی اگر چاہے تو اوس بلا کو دفع کر دے
ایسی بلا جسکے لیے تم پکارتے ہو اور اپنے معبودان باطل کو بھلاتے ہو ف یہ امر کہ مصیبت میں
اللہ ہی کو پکارتے ہیں خواہ باعتبار غالب فرمایا کہ اکثر یہی ہوتا ہے نہایت سختی کے وقت
پروردگار برحق کا خیال آتا ہے خواہ قیامت کے متعلق ہے کہ وہان کسی اور کو پکار ہی نسکو گے
اسلیے فرمایا اگر تم اپنی اس اعتقاد میں سچے ہوتے تو اونہیں نچھوڑتے اور یہ کہ قبول دعا اللہ کے
مشیت و مصلحت پر ہے ضروری نہیں اور قبول دعا کے لیے اسلام وغیرہ کی کچھ شرط نہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
اور بتحقیق بھیجا ہمنے طرف قوموں کا پہلے تجسے پس پکڑا ہمنے اونکو محتاجی اور مرضون مین شاید وہ
يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
گڑگڑائین اور کیون نہ جب آئے اونکے پاس لڑائی ہماری گڑگڑائے مگر سخت ہوگئے دل اونکے
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور اچھی دکھلائی اونکو شیطان نے وہ جو تھے کرتے

اور ہمنے تجسے پہلے لوگون پر رسول بھیجے اور اون کو محتاجی
اور بیماریون مین مبتلا کیا تاکہ ایمان لائین اور کفر و انکار سے باز آئین اور حضور حق سبحانہ
تعالی مین عذر و عجز پیش کرین پس ایسا کیون نہوا کہ جب اونپر عذاب آیا وہ لوگ روتے
عذر کرتے خوشامد اور عاجزی سے گڑگڑاتے فضل و رحمت کے مستحق ہو جاتے مگر اون کے
دل سخت ہوگئے اور شیطان نے اون کے کام اون کی نظرون مین اچھے دکھا دیے ف
دنیا کی سختی اسلیے ہے کہ ڈرو اور سوچو رجوع کرو اور جب غفلت و بے پروائی ویسے ہی رہے
اور سنگ دلی و خودرائی تو رحمت کہا اور عنایت کیسے اور اس دولت سے حضرت یونس
کی قوم سرفراز ہوئی جب آثار عذاب نمایان ہوے ڈرے گڑگڑائے روئے چلائے
آخر کار رو دہو کر اپنے پروردگار کو راضی کر لیا عذاب ہٹ گیا اوسکا قصہ آیگا
خودرائی و خود پسندی غضب و عذاب کی نشانی ہے

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا
پھر جب بھول گئے جو نصیحت کیگئی تھی اونکو کھولدیے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوے

بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اوسپر کہ دیے گئے پکڑ لیا ہمنے اونہین دفعۃً پس ناگاہ وہ تہا نا امید تہو پس کاٹی گئی جڑ قوم کی جسنے ظلم کیا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور سب تعریف ہو واسطے اللہ رب العالمین کے

پہر جب وہ ہمارے نصایح بالکل بہول گئے ہمنے اونپر دروازے کہولدیے ہر قسم کے دنیاوی رزق ومال وسرور کے لذتین عیش اونکے لیے ہو گئین یہانتک کہ بہت خوش ہوے اور ہمارے دی ہوئی نعمتون پر سرور وغرور پیدا ہوا دفعۃً ہمنے اونکو پکڑ لیا عذاب نازل ہوا یا موت آ گئے پہر تو وہ ناامید وہ مایوس ہو گئے (امید تو ہوتی ہی مومن متوکل اللہ والے کو کافر منکر کسپر بہروسا کرے کس سے امید رکہے) پس اونکا پیچہا منقطع ہو گیا کوئی یار مددگار یا دگار کفیل کار دستگیر عذر پذیر نہ رہا اور تمام حمد وثنا کا استحقاق اللہ کے لیے ہی جسنے اپنے دشمنان منکر کو بہی سمجہایا سوچ سمجہہ کے موقع دے ناشکریون پر نعمتین دین کفر وبغاوت پر رحمتین اور آخر کار اپنے عاجز مسکین کمزور مظلوم بندون کی مدد فرمائے کفر کی ہستی دنیا سے مٹائے پس وہ ہر دوست ودشمن کا پروردگار ہر مخالف موافق کا کفیل کار ہی ف دنیا کی کامیابیان اگر تقوی وتدین کے ساتہہ ہون تو یہ فضل رحمانی وبقیہ انعام سلیمانی ہی جیسا کہ اصحاب باصفا پر ہوا اور اگر باوجود فسق وفجور راحت وسرور ہو تو چینٹی کے پر اور چراغ سحر کے روشنی ہی عذاب آیا سمجہو اور زندگی مین بچ گئے تو ملک الموت کب چہوڑتے ہین جیسا کہ فرعون اور شداد کا ملک ومال آخر کار وبال ونکال ہوا انکتہ ہم مسلمانون کا افلاس روز افزون یاس اسی لیے ہی کہ سب سے ٹوٹ کر ایک اللہ کو پکارین نئی روشنی والونکا کالامنہ کرکے محمد رسول اللہ کے سچے پیرو تابعدار بنجائین اللہ کی طرف جہکین روئین گڑگڑائین اے اللہ اپنی رحمت سے تو ہماری مجبوریان دور کر مگر تقوی وتدین کے ساتہہ اپنے رحمت کا صدقہ کہین ہمارے نوخیزون کے سنکر ہمین وہ دولت نہ دینا کہ اوس قوم کے ساتہہ جنکی رسائے وعیش کا پیالہ لبریز ہے ہم عار سے بچکر نار مین گرین ہمین دنیاوی تو دین کے ساتہہ اور عقل ہو تو شرع متین کے ساتہہ اور رکہہ یہان اور وہان حضرت شفیع المذنبین کے ساتہہ

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ

کہہ دیجیے بتاؤ تم اگر چہین لے اللہ سماعت تمہاری اور بصارت تمہاری اور مہر کر دی دلونپر تمہارے کون معبود ہی

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

سوائے اللہ کے دیدے تکو یہ دیکہہ کیونکر پہیرتے ہین ہم نشانیان پہر بہی وہ پہرے جاتے ہین

آپ منکرین سے کہئے کہ اچھا بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بینائی چھین لے پھر اللہ پاک کر دے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تاکہ تم محض بیکار رہو تو کون ایسا معبود قادر ہوا کہ قاہر ہی سوائے اوسکے جو یہ نعمتیں تمکو عطا کرے اے نبی کریم آپ دیکھیے کہ ہم آپکی امت کیلیے کیسے مثالیں بتاتے ہیں پھر بھی وہ پھر جاتے ہیں

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہہ دیجئے آیا دیکھا تمنے اگر آجائے تمپر عذاب خدا کا دفعۃً یا کھلم کھلا کیا کوئی ہلاک ہوگا سوائے قوم ظالم کے

اگر اللہ کا عذاب دفعۃً اور کھلا ہوا آجائے جسطرح لوط اور شعیب اور صالح کے قوم پر تو کیا سوائے ظالموں کے اور بھی کوئی ہلاک ہوگا کبھی عام عذاب میں اگرچہ نیک آجائیں مگر اونکی شرکت دنیا کے مصائب میں ہے آخرت کے اعتبار سے اونہیں ہلاک ور باک نہین

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور نہیں بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پس جو ایمان لایا اور اصلاح کی پس نہیں ڈر اونپر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اور نہ وہ غمگین ہون اور جنہون نے جھٹلایا آیتون کو ہمار چھو جائیگا اونہیں عذاب بسبب اسکے کرتے نافرمانی کرتے

ہم پیغمبر اسلیے بھیجتے ہین کہ تابعدارون کو جنت کی خوشخبری سنائین نافرمانونکو دوزخ سے ڈرائین تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اوسپر نہ ڈر ہے نہ رنج اور جو ہماری آیتونکو جھٹلاتے ہین اونکو انکی نافرمانی کی شامت سے عذاب نصیب ہوگا

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ

کہہ دیجئے نہین کہتا مین تمسے میرے پاس ہین خزانے اللہ کے اور نہ جانتا ہون مین غیب کو اور نہ کہتا ہون تمسے مین فرشتہ ہون نہین

اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۚ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

پیروی کرتا مگر اوسکی کہ وحی کیا گیا طرف میرے کہدیجئے کیا برابر ہو جائیگا اندھا اور آنکھ والا کیا نہین سوچتے

کبھی کفار کے طلب اور معجزات کی درخواست کا پہلا جواب یہ ہے کہ آپ اونسے کہدین کہ (تم جو مال کثیر مجھسے مانگتے ہو) مین نے کبھی نہین کہا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین (جسے چاہون دون اور جو مانگو لیجاؤ) اور نہ مین غیب کی باتین جانتا ہون (جو پوچھو بتادون اور تمہارا یہ وہم کہ یہ پیغمبر تو ہماری طرح کھاتے پیتے چلتے پھرتے ہین) تو مین نے کبھی یہ نہین کہا کہ مین فرشتہ ہون بلکہ مین تو وحی آسمانی و احکام ربانی کا مطیع و تبع ہون (پھر الزاما پوچھیے کہ کیا اندھے (یعنے کفار جنہین توحید حضرت الوہیت بلا اور نبوت نہ نظر آئین) اور انکھ والے (یعنے مومنین تیز بین اصحاب معرفت و یقین) برابر ہو سکتے کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے ...

کی تعلیم فرمائی کہ یہ نسمجھو کہ پیغمبر اللہ کے گہر کے مختار ہوا کرتے ہین یا درار سکے رازدان ومحرم اسرار بلکہ
بکمال عجز وغلامی اوسکے احکام کی اطاعت واشاعت کرتے ہین - اور وہ کچہ انسانیت سے نکل
نہین جاتے کہاتے پیتے تمہاری طرح مرتے جیتے ہین ہان وہ آنکہ والے ہین اور منکر اندہے آخر الی
اور علم کے نفی بحسب زعم کفار ہی جو بشر کیا پتہرون کو بہی مستقل مختار سمجہتے تہے ورنہ نبوت کلید جواہر
خزینہ الٰہی ہی اور ولایت عقد اسرار نا تمنا ہی ہی مگر اوسی کی عطا وعنایت سے جب اور جسقدر
چاہے مرحمت فرمائے نہ دم مارنے کی مجال نہ اثبات حق کا خیال کوئی کیون نہو بندۂ ارشاد مطیع
ومنقاد جلال حق مین فنا وحقیر سراپا عجز سر التقصیر ہی ع کہ باشاہ خوبیشے ندار دکسے
وہم اس بیان سے کہ نبی فرشتہ نہین مفہوم ہوتا ہی کہ فرشتہ آدمی سے اشرف وافضل ہی جواب
۱؎ یہ کہنا یا کفار کے فہم وزعم کے موافق تہی وہ ایسا ہی سمجہتے تہے اور مسجود ملائکہ آدم کی انسانیت
ساجدین صنم کے حیوانیت پر قیاس کرتے تہے ۲؎ یا باعتبار اوصاف ملکی فرمایا کہ جو قوتین اور عجائب
اونمین ہین وہ بشر مین یقینا نہین ۳؎ ممکن ہی کہ یہ افضلیت باعتبار لطیعت ہو اسلیے کہ ہر فرشتے کا
لطیف وشریف ہونا یقینی ہی اور ہر بشر ایسا نہین بعض کفار لئیم ہین اور بعض مومن کریم
۴؎ ان سبکے قطع نظر اگر ملک کی فضیلت ثابت ہو گی تو اقتضاء النص سے اسلیے کہ جب تک
ملک بشر سے افضل نہ مانا جائے یہ نفی مفید غرض وصحیح نہو گی اور بشر کی فضیلت عبارۃ النص سے
ثابت ہی عموما وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ ہمنے اولاد آدم کو کریم کیا - اور اشارۃ النص سے بالتخصیص
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتون نے آدم کو سجدہ کیا - پس عبارت واشارت اقتضا سے قوی ہی وہم کہ
جب آپ وحی کے پیرو تہے تو دوسرون کو قیاس واجتہاد کا حق کہان سے ہوا دفع ۱؎ آپکو بوجہ نزول
وحی قیاس کی ضرورت ہی نہ تہی ۲؎ وحی عام ہی لفظی ہو - یا الہام - اور اجتہاد بہی الہام کے تحت
مین داخل ہی ف اشاعت دین کے لیے فریب وغلط بیانی یا امر حق کا اخفا جائز نہین ارشاد ہوا
کہ تم ہمین نہ غیب دان نہ مختار کل نہ ملک سمجہو بلکہ ایک پیغمبر ہادی تابع احکام الٰہی ہون پس
اسکو واعظ عالم درویش بزرگ کا ظاہر کرنا کسی عمل کے فضائل بانی کے دل سے گہڑنے اگرچہ مقصود
ہدایت عوام یا اتباع احکام ہو مگر جائز نہین دین راستبازی ہے نہ جعل سازی ہے

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ
اور ڈرا قرآن سے ان لوگون کو جو ڈرتے ہین کہ جمع کیے جاوینگے طرف اپنے رب کے نہین انکے لیے سوا اللہ کے حمایتی اور نہ سفارشی تاکہ وہ ڈرین

ای نبی کریم آپ ہمارے احکام سے اونہین ڈرائیے جو پروردگار کی حضوری اور محاسبہ ضروری سے خائف

ای مرتضیٰ ... اور ... نفی ... اثبات ... الاجب ... نفی الوہیت ... اور ... علم نفی کی ... بیان وارد ... ایمان ...

ہین (اور ڈرتے ہین) کہ اونکے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی حمایتی ہے نہ سفارشی (پس وہ غیر کی طرف نہ توجہ کرتے ہین نہ اوسنے امید رکہتے ہین) امید ہی کہ وہ لوگ آپ کے ڈرانے سے ڈرین اور مخالفت و معصیت سے بچین ف اسمین اشارہ ہی کہ اسعاد تمند ڈرنے والے کامیاب ہوتے ہین اور اللہ اونکا حمایتی ہے قرآن کا وعظ سننا واجب ہی نکتہ یہ جواب کہ خطبہ جمعہ قایمقام وعظ قرآن ہوجاتا ہی میرے نزدیک کافی نہین اسلیے کہ خطبہ جب مستقل ہی تداخل کی ضرورت نہین اور مراد انذار سے یہ ہی کہ تفصیل و توضیح سے فہمایش کیجاے تاکہ اثر پڑے اور خطبہ غیر عرب کے لیے وعظ تو ہی مگر وعظ کافی نہین معالم بعض امراے مکہ حضور مین آئے تو دیکھا کہ فقراے اصحاب حاضر ہین اون کے ہمنشینی کو عار سمجھے اور عرض کی اگر آپ انہین اپنے قرب سے دور کرین تو ہم آئین ممکن ہے کہ نصیحت کا اثر پیدا ہو ایمان لائین فرمایا مین تو مومنین کو نہین نکالنے کا بولے خیر یہ ہو کہ جب ہم آئین یہ اوٹھا دیے جائین آپکے پاس اطراف عرب کے گروہ آتے ہین ہمین ان فقراے مبتذل کے ساتھ دیکھکر کیا کہینگے ہمارا امتیاز ضرور ہے جب ہم اوٹھ جائین آپ اونہین بلائین جہان چاہین بٹھلائین آپ تو ہدایت پر حریص تھے آمادہ ہوگئے حضرت عمر نے بھی کہا یا رسول اللہ یہ بھی کر دیکھیے شاید کہ اللہ اونہین ہدایت فرمائے تو اونکے اسلام سے دین حق قوت پائے بحسب درخواست اشراف قریش یہ قرار پایا کہ معاہدہ لکھا جائے حضرت علی بلائے گئے کاغذ آیا اور مساکین غمگین گوشہ مین دور بیٹھے بنظر حسرت دیکھ رہے تھے کہ دفعۃً جبرئیل امین آئے اور خطاب با عتاب لائے ۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ

اور نہ نکال دو اونکو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام طلب کرتے ہین رضا اللہ کی نہین تیرے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

حساب سے اونکے کچھ اور نہ تمہارے حساب سے اونپر کچھ کہ نکالدو تم اونہین پس ہو جاؤ گے ظالمین سے

آپ اون شکستہ دلون کو جو رات دن اللہ اللہ کیا کرتے ہین اللہ ہی کی رضا و لقا کے خواہان ہین نہ نکالین نہ آپ پر اونکا بار و مطالبہ ہی نہ آپکا بار اونپر تاکہ آپ اونہین نکالدین اگر آپنے ایسا کیا تو ظالم ہوجائیگا (بالغداۃ والعشی) سے مراد نماز صبح و شام دیگر) ف ذکر و دوام ربط قلب یا دوام شت تام مراد ہی (وجہ) سے مراد رضا و لقا (حساب) یعنے ایک کا بار دوسرے پر نہین جو گران گزرے (ظالم) ظلم یہ ہے کہ کسی شے کو غیر محل مین استعمال کرے اور مجلس نبوت و محفل ہدایت سے اللہ والون کی دوری اور خود سر مغرور مشرکون کی حضوری بے موقع

و بے محل تہو لہذا ظلم کا کلمہ ارشاد ہوا ابو سعود ضمیر حسابہم کفار کیطرف عائد ہی یعنے آپ کفار کا
اسقدر خیال اور اون کے ایمان نہ لانیکا اہتمام اور ملال کیون کرتے ہین نہ اون کے کفر کی ایسی
پرسش نہ آپکی کوئی حاجت اون سے متعلق ہی پہر یہ نکال بیٹہال کسلیے ہی فیہ حکم آیۂ کا
کیسی تخصیص د توقیر کہانکی تحریر وہ دفتر ہے گا وخورو ہو گیا وہ مسکین بے تسکین بلائے گئے حضرت عمر
نے اپنے مشورے سے عذر خواہی کی معالم خباب بن ارت اور سلمان سے روایت ہی کہ بعد حکم محکم
ہم فقرا حضور مین جب چاہتے جاتے مگر حضور کو جب ضرورت ہوتی تشریف لیجاتی اللہ تعالی
کو اونکے اسقدر دل شکستگی منظور نہوئی نازل فرمایا (واصبر نفسک (سورۂ کہف) آپ ہماری
پکارنے والون کے ہمنشینی مین اپنے نفس کو روکین اونکے شوق بہرے دلون و بے اختیار
تمناؤنکا بہی لحاظ رہے اوسدن سے جب تک ہم لوگ حاضر رہتے آپ نہ اوٹہتے ہمین قریب
بٹہاتے یہانتک کہ ہمارے زانو زانوے مبارک سے ملجاتے یہ اللہ والے جنکے اللہ کو ایسے
خاطر منظور تہی یہ اللہ والے جنکے لیے محبوب عالی قدر پر چشم نمائی ہوئی کون تہے بلال
عمار ۔ مقداد ۔ سالم ۔ ابن مسعود ۔ فاقد ۔ عمرو بن عبد عمرو ۔ مرثد ۔ صہیب وغیرہ تہی رضی اللہ عنہم
(در منثور) مسئلہ مسجد یا مجلس ذکر یا درس دینی مین کسی سفید پوش امیر کی خاطر سے مسکین
و فقیر کو اوٹہانا یا ہٹانا جائز نہین البتہ اگر اوسکا کوئی حق تلف نہو اور انصاف شکنی نہو
تو اختیار ہی مسئلہ کسی شخص کو باعتبار علم و خدا پرستی یا بضرورت شرعی معظم و مکرم بٹہانا کسی
خاص جگہہ پر بٹہانا جائز ہے پس علما کو امام کے قریب کہڑا کرنا ۔ نہایت مشتاق خدا پرست
یا اللہ سے ڈرنے والے کو مجلس وعظ مین قریب کرلینا اوسکی طرف باربار التفات کرنا کسی
عالم کی تخصیص و تعظیم ممنوع نہین ہی اسکے شواہد اور آثار کثیر ہین مسئلہ مسجد اور اوسکے اشیا پر
جو اولاً قبضہ کرلے وہی زیادہ مستحق ہوگا ایسے ہی مجالس ذکر مین بہی چاہیے مسئلہ مستحب ہے کہ علما
مستعد ذہین طلبہ سے اور مشایخ اپنے خدا پرست معتقد مرید و نیز رئیس عام مومنین سے ہم نشینی اور کمال نوازش
و عنایت مین مبالغہ کرتے رہین اگرچہ کچہ تکلیف بہی ہو اسلیے کہ تعلیم رسول کریم اسی عنوان پر ہوئی ہے

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا

اور ایسے ہی ہمنے آزمایا ایک کو دوسرے کے ساتہ کہ کہین کیا یہی ہین جنپر احسان کیا اللہ نے اونپر ہم مین سے

اے حبیب کریم ہم یونہین ایک لوگون کو دنیادار مساکین کو	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ کیا نہین اللہ جانتا شکر کرنے والون کو	کی حالت سے دوسرے کا امتحان دیکہکر کہتے ہین کہ یہی ہین عالم

دریدہ پیش کر کے متبعہ عالم ہوگئے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج یہ امر کی شان تجمل۔ فراغت و تمول پر حسرت کرتے ہیں۔ جن پر اپنے فضل کیا ہے کیا اللہ شکر گزار وں کے حالات اور نیتوں سے آگاہ نہیں ہے آگاہ ہے
آیت میں حسد کی ممانعت۔ شکر کی ترغیب۔ اختلاف احوال میں مصالح الٰہی پر رضا و تسلیم کی تعلیم ہے

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ
اور جب آئیں تیرے پاس وہ جو ایمان لائے آیتوں پر ہماری تو کہہ سلام ہو تم پر لکھے رب نے تمہاری ذات پر اپنی
الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ
رحمت شان یہ ہے جسنے کی تم میں سے برائی نادانی سے پھر توبہ کی بعد اوسکے اور اصلاح کی بیشک
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ۝
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ایسی ہی کھولتے ہیں ہم آیتیں اور تاکہ ظاہر ہو جائے راہ گنہگاروں کے

اور جب آپکے پاس ایماندار آئیں تو آپ کہیں سلام تم پر لکھ دیا رب نے اپنی ذات پر رحمت اور جو کوئی نافہمی سے خطا و قصور کرے پھر توبہ کرے اور اصلاح پر کمر باندھے تو اللہ تعالے معاف فرمائیگا وہ غفور رحیم ہے ہم ایسے احکام و آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ گنا ہگاروں کی راہ ظاہر ہو جائے اور لوگ اوس سے بچ سکیں۔ اس آیت کے بعد اصحاب آتے آپ کہتے سلام علیکم کتب ربکم علےٰ نفسہ الرحمۃ معالم انہ من عمل الخ بقبول عذر خواہی حضرت عمر نازل ہوئی ہے مسئلہ مومنین پر تقدیم سلام اور انہیں خوشخبری سنانا مستحب ہے

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ
کہہ دیجیے آپ میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ پرستش کروں اونکی جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے کہہ دیجیے نہ پیروی کرونگا میں تمہاری خواہشوں کی
قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۚ
تحقیق گمراہ ہو جاؤنگا میں اسوقت اور نہ ہونگا میں راہ پانے والوں سے کہہ دیجیے میں دلیل روشن پر ہوں اپنے رب کی اور جھٹلایا تم نے اوس کو
مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝
نہیں پاس میرے جو جلدی مانگتے ہو تم اوسے نہیں حکم مگر اللہ کے لیے بیان کرتا ہے حق اور وہ اچھا ہے فیصلہ کر دینے والا

(الذین تدعون من دون اللہ) یعنی بت وغیرہ (اہواء) یعنی تمہارے رسوم واہیہ و خیالات باطلہ (بینۃ) اسلام و قرآن (ما تستعجلون) عذاب و قیامت (فیصلہ) سے مراد جزا و سزا حاصل آپ منکرین سے کہدیں کہ مجھے ممانعت کر دی گئی ہے کہ تمہارے معبودوں کی پرستش یا تمہاری باتوں کی سماعت کروں اور اگر ایسا کروں تو میں گمراہ ہو گیا اور سیدہی راہ نہ پا اور میں تو حجت

ظاہر اور دلیل قاہر یہ معبون جو اللہ کی طرف سے ہی اور تم اوسکے جھٹلاتے ہو اور بار بار کہتے ہو کہ اگر سچ ہو تو عذاب لاؤ پتھر برساؤ یہ میرے بس کا نہین ہو حکم کرنا تو اللہ ہی کے ہاتھ چاہیے عذاب لاوے چاہے تو توقف فرماوے وہ اللہ حق بات بیان فرماد یتا ہی اور سبے جھگڑے چکاویگا اوسکا سا کوئی فیصلہ نہین کرسکتا اسلیے کہ وہ ضمائر سے آگاہ غیب کا عالم واقعات خفیہ پر مطلع ہر قسم کے انعام و عذاب پر قادر ہے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِىَ الْاَمْرُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ

کہدے مجھے اگر ہوتا پاس میرے وہ کہ جلدی کرتے ہو تم ساتہ اوسکے البتہ فیصل ہوجاتا امر بیچ میرے اور تمہارے درمیان اور اللہ زیادہ جانتا ہی ظالمونکو

آپ صاف کہدین کہ اگر عذاب میرے قبضہ قدرت مین ہوتا جسکی تم عجلت کر رہے ہو تو میرا تمہارا جھگڑا کبکا چکا جاتا یا مجھے معلوم ہوتا کہ کب آئیگا تب بھی گفتگو کم ہوجاتی ہر شخص دوسرے کا انتظار کرتا ہے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ کون ظالم ہے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

اور پاس اوسکے ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا اوسے مگر اللہ اور جانتا ہی جو خشکی مین ہی اور تری مین اور نہین گرتی ہی کوئی پتی

اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

مگر جانتا ہی اوسے اور نہین کوئی دانہ تاریکیون مین زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر کتاب روشن مین ہی

اور اللہ کے پاس غیب کی کنجیان ہین کوئی نہین جانتا مگر وہی اللہ اور وہ جانتا ہی جو خشکی اور تری مین ہی اور کوئی پتا درخت سے نہین گرتا مگر اللہ اوسے جان لیتا ہی اور کوئی دانہ زمین کی تاریکی مین نہین اور کوئی تر اور خشک نہین مگر کتاب روشن یعنے لوح محفوظ مین لکھا ہی مفاتح جمع مفتاح استعارہ ہی خزانے سے یعنے خزانۂ غیب اوسی کے قابو مین ہین اسمین اشارہ ہی کہ بے اجازت باریابی محال اور چاہین تو کشود کار ممکن ہی بر و بحر سے مراد تمام عالم سفلی ہو یا علوی اسلیے کہ عقل تجویز نہین کرسکتے کہ جگہ تر سے اور خشکی دونوسے خالی ہو حبہ دانہ ظلمات الارض یعنے زمین کے اندر مخفی کہا مفسرین نے کہ اس سے مراد صخرہ ہی جو ساتوین زمین کے تلے گاو کا قرارگاہ ہی غیب اسکے تعین مین اضطراب اور تقریر مین انتشار ہی اگر ملکوت کو عالم غیب کہین اسلیے کہ حواس بشری اور عقل انسانی اوسے نہین جان سکتی۔ اور جو چیزین حواس و قیاس سے مدرک ہوسکین وہ نہین (عالم شہادت) کہین تو دو شبہے قوی وارد ہوتے ہین ۱ ملائکہ سے علم غیب کی نفی نہوگی اسلیے کہ وہ بعض ملکوت سے آگاہ بلکہ خود عین ملکوت ہین اور صفات الٰہی

ع ۵ اسکا ذکر سورہ یونس مین آیگا اسمین نو ہزار دریا ہین اور شیطان اور اوسکی فوج

وتخصیصات رحمانی کل مخلوق کو شامل ہین مثلاً قادر - رازق - خالق - رب کل مخلوق کی نسبت ہی ہے
اور اگر ایسا ہوتا تو علم غیب کا دعوی شرک ہوتا گو غلط ہو اگرچہ ۔ صفات باری تعالی ہین
مجاز وحقیقت کو دخل ہوگا اسلیے کہ ملکوت کو جاننا صرف ہمارے اعتبار سے غیب دانی ہے
اور صفات قدیمہ عین حقیقت واصل وجود ہین اونہین مجاز واضافت سے کیا علاقہ پس تحقیق
یہ ہی کہ جو امور ہمارے حواس وقیاس سے مدرک ہون (عالم شہادت) سے ہین اور جنکے علم و
ادراک کے لیے کوئی ذریعہ اور آلہ نہین بنایا گیا وہ (حقیقت غیب ہین) جیسے حضرت حق سبحانہ تعالی
کے اسرار ذات وکمال صفات یا کلام جسمین حرف وندا نہین اور دیدار جسکے لیے رنگ وجسم
وجہت نہین ہی - اور ماہیات اشیا وحقائق امور وعلم روح وقیامت اور خیالات واصوات اور
اعراض وافعال کے ہیئتین جو حضرت بصیر وعلیم کے حضور مین اپنے اپنی اصلی صورتون وہیئتون
سے مشاہد اور مرئی ہین اور انکے علم وادراک کا کوئی ذریعہ نہ بشر کو ملا نہ ملک کو چونکہ انکو دریافت
کرنے کے لیے کوئی ذریعہ خلق نہین ہوا لہذا یہ حقیقت غیب ہین اور جنکے دریافت کے لیے
ذرائع ہین مگر عام طور پر نہین بعض بعض مخلوق کو عطا ہوے ہین جیسے عالم ملکوت اور اکثر
چھپی ہوئی باتین جو بشر کے حواس وقیاس سے باہر اور ملائکہ پر ظاہر ہین وہ (غیب اضافی
ہین اور ہمارے اعتبار سے (عالم غیب) شرح عقائد مین ہی کہ غیب ایک امر ہے جو سوا اللہ کے
بندے جان نہین سکتے مگر اللہ کی تعلیم والہام سے **بحث** بخاری نے حضرت عمر سے روایت کی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفاتح الغیب خمس غیب کی کنجیان پانچ ہین ۱ کب
قیامت آئیگی ۲ ماں کے پیٹ مین کیا ہی ۳ کل کیا ہوگا ۴ کہان موت آئیگی ۵ پانی کب برسیگا
پس معلوم ہوا کہ تقریر بالا بے اصل ہی **جواب** مفہوم عدد حجت نہین یعنے یہ فرمانا کہ کنجیان غیب
کی پانچ ہین اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ اس سے زیادہ نہون ہان یہ پانچ بدرجہ اولی اور
قطعاً ثابت ہین (اصول) پس جبکہ حدیث مین کوئی حصر اور ماوراے خمس کے نفی نہین تو
ہماری تقریر جو جامع مانع اور تمام اوہام کے دافع ہی مخدوش نہوگی البتہ ان پانچ امرون کی
تخصیص کی وجہ اوسی آیت کے تحت مین آئیگی جہان ان پانچونکا مذکور ہے **علم غیب** کسی
چیز کو بدون استعمال آلہ ادراک یعنی حواس وقیاس جاننا پس حق سبحانہ تعالی تمام اشیا کا
عالم اور آلات وذرائع سے بے پروا ہی لہذا عالم الغیوب ہی [illegible] علم غیب ہوا [illegible] اور
[illegible] ملک یا کوئی اور جسمین [illegible] جان سکتا لہذا عالم الغیب [illegible] ہوسکتا

حکم غیب مخصوص ذات باریتعالی ہی پس علم غیب کا مدعی اور اوسکی تصدیق کرنیوالا مشرک ہے
تعلیم ہان اللہ تعالی جسے چاہے کسی اسرار غیب پر مطلع فرمائے جیسا کہ مفتاح کی لفظ سے مفہوم
ہوتا ہے کہ بست وکشود وہ لوا اختیاری ہین اور آیہ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن) اللہ غیب کا عالم ہی مطلع نہین کرتا اپنے غیب پر
کسی کو مگر جس رسول کو چاہے - اس سے ظاہر ہی کہ بعض انبیا پر علوم غیب کا کوئی حصہ منکشف
ہو جاتا ہی - نبوت و ولایت اور صلحا کے مکاشفات اور حضرت موسی سے کلام وغیرہ یہ سب خزانہ
غیب ہی مسئلہ ایسی چھپی بات جو حواس و قیاس سے معلوم ہو سکے بیان کرنا اس طور پر کہ کسی
علم و تدبیر سے معلوم کی گئی ہی اور ہر قسم کے مخفی اسرار اسطرح بیان کرنا کہ فیضان تعلیم الٰہی سے
نہ ممنوع ہی نہ گناہ غیب دانی وہ ہی جو چھپی بات بیان کرے اور کسی علم و ذریعے کی طرف منسوب
نہ کرے شرح عقائد کوئی شخص چاند کا ہالہ دیکھکر کہے کہ پانی برسیگا اگر مدعی ہے کہ مجھے علم غیب ہے
کافر ہے اور اگر کہتا ہی کہ قرائن و قواعد سے یہ معلوم ہوا ہی مضائقہ نہین علم الٰہی تمام اشیا کو تفصیلاً
گھیرے ہی اجمال و ذہول نہین کوئی ذرہ بے حکم ہل نہین سکتا ہر شے کی وجود سے علم اللہ کا سابق ہی
کوئی چیز کیون نہو صغیر کبیر - عزیز و حقیر - عرض جوہر - داخل ادراک یا اوس سے بالاتر اپنے تمام
کیفیات و تغیرات سے اوسکی علم مین حاضر ہے در منثور کہا ابن عباس نے ہر درخت پر ایک
فرشتہ موکل ہی جو پتا گرتا ہی لکھ لیتا ہی اور کاغذ حضور مین پیش ہوتا ہی حالانکہ اللہ تعالی اوس سے
زیادہ عالم ہے - ابو الشیخ سے روایت ہی کہ عرش کے تلے ایک درخت ہی جسکی پتی مخلوق کی گنتی
کے برابر جسکی موت آتی ہی پتا گر پڑتا ہی اور روح نکال لیجاتی ہی اور کہا وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ
سے بھی مراد ہی تاریخ خطیب مین ہی کہ ہر پتی اور پھل پر لکھا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فلان
ابن فلان کے لیے ہی - ابن جریر نے کہا کہ زمین پر کوئی چھوٹا پتا نہین جسپر ایک فرشتہ موکل
نہو یہ ہر دن اوسکے سبز اور خشک ہونے کے حالات عرض کیا کرتے ہین - اور تعین ملائکہ کے
روایتین بہت ہین بہر کیف ہمارا علم بعد وجود معلوم قائم و بذریعہ آلات حاصل اور موانع حجاب
سے معطل ہو جاتا ہی اور علم الٰہی نہ وجود معلوم پر موقوف نہ کسی ذریعے سے متعلق نہ کسی حجاب
سے محجوب ہو سکتا ہی کتاب مبین یعنی لوح محفوظ الجبائک لوح بقدر مسافت صد سالہ ہی
ایک جانب یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز کا ایک روایت مین ہی کہ لوح لوز کی ہی ایک [illegible]
یاقوت کی [illegible] کی حق سبحانہ تعالی لوح پر تین سو ساٹھ بار نظر کرتا ہی اور موت و حیات [illegible]

رزق وغیرہ جو چاہتا ہی حکم دیتا ہی جو ہوا ہی اور ہوگا سب وسمین مکتوب ہی جب اللہ تعالی نے لوح کو پیدا کیا ابہی اور مخلوق نخلق نہوئے تہی قلم سے ارشاد ہوا لکہہ جو کچہہ میرے خلق مین قیامت تک ہونے والا ہی قطرات آب اور نباتات اور افعال ہر چہوٹے اور بڑے خیر وشر وغیرہ قلم نے بحکم الٰہی یہ سب لوح مین لکہا اللہ جو چاہے لوح سے محو کرے اور بڑہاوے پہر اوس کتاب نے دس ہزار برس تک اللہ کی تسبیح وتقدیس کی اور حضرت اسرافیل کے ذریعے سے احکام جبریل کو اور اون کی وساطت سے دوسرے فرشتون کو ملتی ہین

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ

اور وہ ایسا ہی کہ وفات دیتا ہی تمہین رات کو اور جانتا ہی جو کیا تمنے دنکو پہر زندہ کریگا تمکو اوسمین تاکہ پوری کی

أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ع

مدت معینہ پہر طرف اوسکے بازگشت ہی تمہاری پہر بتائیگا تمکو جو تہی تم کرتے

وہ اللہ ایسا ہی کہ تمہین رات کو یعنے سوتے وقت وفات دیتا ہی یعنی تمہاری روح قبض کرلیتا ہی اور جانتا ہی جو کچہہ تم دن کو کرتے ہو پہر تمکو قیامت مین زندہ کریگا تاکہ مدت معینہ تمہاری پوری کرے اور بازگشت تمہارا اللہ ہی کی طرف ہی تمکو وہ تمہارے اعمال کے نیک یا بد نتیجے سے آگاہ کردیگا (یتوفٰکم) روح نکلنے کی بحث خواب کے بیان مین آئیگی (لیل ونہار) بطور غالب فرمایا ورنہ جب سوئیگا انتقال روح ہوجائیگا اور جب کام کریگا اللہ مطلع ہوگا (فیہ) سے مراد یوم بعث یعنی قیامت ہے (اجل مسمی) اسکی بحث گزرگئی بعضون نے کہا موت سے قیامت تک بعضون نے کہا عالم آخرت ف اسمین تنبیہ ہی کہ ایسے ہی بعد مرنے کے زندہ ہوجاؤگے جسطرح سوکر جاگتے ہو

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اور وہ غالب ہی بندونپر اپنے اور بہیجتا ہی تمپر نگہبان یہانتک کہ جب آتی ہی ایک کو تمہے موت

اللہ بندونپر غالب ہی اور ملائکہ نگہبان بہیجتا ہے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝

وفات دیتے ہین اوسکو بہیجے ہوئے ہمارے اور وہ نہین کمی کرتے

تمہاری محافظت کے لیے پہر جب کسی کی موت آجاتی ہی تو اوسے رسول یعنے ملائکہ موت وفات دیتے ہین اور وہ کسی حکم مین ستی وکمی نہین کرتے ملائکہ حفاظ اسمین شک نہین ہی کہ محافظ فرشتے ہمیشہ آدمی کے ساتہہ رہتے ہین سانپ کے پیٹ مین بہی ایک فرشتہ محافظت کرتا ہی اعمال لکہنے کے لیے دو فرشتے موجود رہتے ہین ایک داہنی جانب جو نیک باتین لکہ لیتا ہی دوسرا بائین طرف جو برائیان لکہتا ہی حضرت عثمان نے حضور

ملائکہ حفاظ کے نسبت سوال کیا فرمایا دو کراماً کاتبین۔ وہ ہو ٹو پر معین ہین بات کے محافظت کرتے ہین مگر جب یہ بندہ سروح پر فتوح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہی تو اونکی مداخلت اوسمین نہین ہوتی ع کہ محرم با غیار نتوان گذاشت)۔ ایک اور ہی جو کسی وقت جدا ہی نہین ہوتا۔ ہر آدمی پر ۱۸۰ فرشتے معین ہین اگر آدمی دیکھہ سکت تو دیکھتا کہ کتنی شیاطین اوسکے لیے منہ پہیلائے گوہ و دشت مین موجود ہین بائین اور داہنے لین ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + ملائکہ موت (الحبائک) یہ خدمت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد ہی۔ آپ حضرت آدم کے قالب کے لیے زمین سے مٹی بہی لے گئے تھے آپ بیٹھے ہوئے ہین اور تمام دنیا گھٹنو نپر ہے اور لوح جسمین ہر شخص کی عمر لکھی ہے انکے سامنے ہی ایک جانب ملائکہ رحمت دوسری طرف فرشتگان عذاب کھڑی ہین آپ لوح برابر دیکھا کرتے ہین پلک نہین جہپکاتے جسکی عمر پوری ہوئی لوح سے دریافت ہوگیا اگر مومن صالح ہے تو رحمت کے فرشتونکو اور کافر ہے تو عذاب کے ملائکہ کو حکم دیا کہ ساعہ روح نکال لین۔ حضرت سلیمان نے ملک الموت سے پوچھا کہ مجھے میری موت کے وقت سے مطلع کرنا کہا مجھے تجھسے زیادہ علم نہین ایک کتاب ہی جسمین مرنے والے کا نام میرے سامنے آجاتا ہی۔ ایک روایت ہی کہ بجواب سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہا کہ تمام زمین میرے سامنے ایسے ہی جیسے طشت۔ یہ فرشتے ایک آن تقدیم و تاخیر نہین کر سکتے

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

پھر پہیرے گئے طرف اللہ کے مالک اونکا سچا　آگاہ ہو اوسیکے لیے حکم ہے اور وہ بہت جلد باز ہے حساب کرنیوالونمین

معالم بعد قبض روح وہ فرشتے حضور حق سبحانہ تعالی مین واپس کیے جاتے ہین یا وہ روحین جو قبض کی گئین حضور مین پیش کی جاتی ہین جیسا کہ احادیث مین مذکور ہی۔ یا روز حشر کے سب حاضر کیے جائینگی بہر حال۔ اللہ اونکا مالک ولی حق ہی اور خوب جان رکھو کہ حکم اوسی کے لیے ہی اور وہ تمہارے تمام افعال و اقوال مین حساب کریگا تمام محاسبین سے جلد حساب کر لیتا ہی۔ تمام مخلوق کا قیامت مین حساب ہو جائیگا اور اسطرح کہ سہو و نسیان کو دخل نہو **معالم** یہ وہم نہ کیا جائے کہ قرآن مین جا بجا فرمایا ہی کہ کفار کا کوئی مولی نہین اور یہان عموماً فرمایا کہ ہم اون کے مولی ہین اسلیے کہ وہان مولی بمعنی ناصر و معین ہی اور یہان بمعنی مالک پس اہانت اوسکی حق مومنین ہی اور مالکیت عام

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ

پوچھو کون نجات دیتا ہی تمکو تاریکیونسے خشکی اور تری کی پکارتے ہو اوسے عاجزی سے اور چپکے چپکے اگر بچا لے ہمکو اس بلا سے

لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

البتہ ہو جائینگے ہم شکر کرنے والون سے کہدیجیئے اللہ بچاتا ہے تمکو اوس سے اور ہر سختی سے پھر بھی تم شرک کرتے ہو

آپ منکرین سے پوچھیے کہ بتاؤ تمکو زمین کے میدانون اور دریا کی مشکلون سے کون نجات دیتا ہے دریا اور اوسکی طغیانیان ہر وقت ڈبو دینے پر مستعد ہین جنگلی درندے اور زہریلے گزندے ہر آن تمہارے قتل پر آمادہ رہتے ہین جبکہ کوئی سختی تمکو محسوس ہوتی ہے تو وہ کون ہے سوائے اللہ ہی جسکے سامنے تم گڑ گڑاؤ اور وعدہ کرو کہ اگر بچ گئے تو شکر گزاری کرینگے (وہ تو جوابًا یا یہ تو کہینگے) آپ ہی بتا دیجیو تو آپ کہدین اللہ تمکو بچاتا ہے ان بلاؤن سے اور انکے علاوہ اور مصیبتون سے بھی اور تم ایسے نالائق کہ شکر چھوڑ کر شرک کرتے ہو **ف** (قل الخ) اس سوال سے مقصود ہے کہ کفار جواب سے عاجز دل مین قائل ہون یعنے ایسا کوئی ہے تو بتاؤ (تدعونہ الخ) یہ بیان ہے کہ اگر کوئی نجات دینے والا ہوتا تو تم یہ درخواست اوس سے کرتے دوسری (قل) مین سوال کے ضمن مین جواب ہے کہ یہ ایسا ہے مگر اوس کو تم شکر چھوڑ شرک کرتے ہو۔ عبارۃ منکرین پر الزام ہے اور یہ کہ سوائے خدا کے کوئی بچانیوالا نہین اور اشارۃ تعلیم شکر و گریہ و بکا و نذر ہے یعنے جب مصیبت پڑے رو رو چلاؤ اللہ سے شکر و عبادت کے وعدے کرو نذر و نیاز کرو نجات یا ؤ مسئلہ سوائے خدا کے کسی کو مشکلکشا کہنا شرک ہے

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

کہہ وہ قادر ہے اسپر کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر سے یا پاؤن کے تلے سے یا ملا کرے تمکو

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝

گروہ گروہ اور چکھادے ایک کو تمہارے لڑائی دوسرے کی دیکھ کسطرح پھیرتے ہین نشانیان تاکہ وہ سمجھین

اور وہ اللہ تعالی قادر ہے اس امر پر کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر سے یعنے آسمان سے جیسے برق باران شدید۔ اولی یا پتھر جسطرح قوم لوط و اصحاب فیل پر آیا اور زیر قدم سے مراد زمینی عذاب جیسے درندے گزندے کا مسلط ہونا زمین مین قارون کی طرح دھنس جانا زلزلے وغیرہ یا تمکو باہم مختلط کردے اور گروہ گروہ ہو جاؤ ایک دوسرے کے قتل پر آمادہ ہو۔ آپ دیکھین اے نبی کریم ہم کسطرح پھیر پھیر کر انہین سمجھاتے ہین شاید یہ لوگ سمجھین کبیر جبرئیل جب یہ آیت لائے تو حضور پر نہایت شاق گزرا اور فرمایا اگر ایسا ہوا تو میری امت کی بقا کیا ہوگی جبرئیل نے کہا مین بھی گو آپکی طرح ایک بندۂ ناچار حضرت پروردگار ہون آپ دعا کرین مین آمین کے لیے حاضر ہون آپنے دعا فرمائی جبرئیل نے خبر دی کہ آپکی امت پر آسمان سے عذاب نہ آئیگا پھیلا کر

اور لوط کی قوم پر آیا تھا اور نہ زیر قدم سے عذاب پیدا ہوگا جیسا قارون پر ہوا مگر وہ باہم مختلف
اور گروہ گروہ ہو جائینگے بخاری آسمانی اور زمینی عذاب پر آپنے کہا اعوذ بوجھک الکریم
اے اللہ مین تیرے وجہ کریم سے پناہ مانگتا ہون جب باہمی نزاع کو سنا تو کہا خیر یہ آسان ہی جامع
آپنے تین دعائین کین ایک یہ کہ میری امت اون عذابون سے ہلاک نہو جس سے اگلے گناہگار ہلاک ہوے
اور میری امت پر دوسرے قوم کے دشمن مسلط نہون یہ دونو دعائین مقبول ہوئین تیسرے عرض کیے
میری امت مین باہمی قتال نہو اس سے آپ منع کیے گئے ف شاید عدم غلبہ دشمن سے غلبہ
تام ورہمی مراد ہو اونہین انشاء اللہ عیسیٰ نہ آئیگا کبیر کہا بعض نے کہ آیات پر نظر و استدلال کرنا چاہیے
تاکہ باہمی مخالفت پیدا نہو لیکن یہ اونکی نافہمی ہے اوسی کے بعد فرمایا لعلہم یفقہون شاید وہ
سوچین سمجھین صحابہ مین اختلاف کثیر تھا مگر مخالفت نہ تھی یہ ایک عذاب ہی جو ہماری بدکرداریون سے
ہمکو نفاق و شقاق پر مجبور کیے ہوے ہی مخلص یہی ہی جو اصحاب نے کیا یعنے بعد وفات شریف
سبنے حضرت ابو بکر کی اطاعت کر لی اور اسیطرح حضرت عثمان تک صحابہ وفا قائم رہے گو
موافق ہو یا مخالف اور درمیان مین گو باہمی مخالفین نہ رک سکین اور بعضونے پیشقدمی
کروی تاہم قرون خیر تھا تھوڑے زمانے مین وہ آگ فرو ہوگئے پھر جب کام نالایقون کے
ہاتھون مین گیا اس سرکش خود سر گھوڑے کی باگ نہ رک سکی اختلاف روز افزون ہی میدان مسلمانونکے
لہو سے بحر خون رہا مذہبًا متعدد فرقے ہوگئے خلافت نہی حکومتین بٹ گئین اسباب اس آیت کے بعد آپنے
فرمایا میرے بعد کافر نہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارے بعض نے تعجب کہا یہ کیونکر ہوگا ارشاد ہوا

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝
اور جھٹلایا اوسے قوم نے تیری اور وہ حق ہی کہدے مین نہین تمپر داروغہ اور واسطے ہر چیز کے ایک قرارگاہ ہی اور اب جان لوگے

جھٹلایا اسے تیری قوم نے حالانکہ وہ سچ ہی اور ہر چیز کے لیے ایک وقت معین ہی اب معلوم
ہو جائیگا ف شان نزول کے موافق تو قوم سے وہ شخص مراد ہے جسنے کہا کہ ہم کیونکر لڑینگے اور
حق سے مراد خبر نزاع باہمی مگر سیاق قرآنی یہ چاہتا ہی کہ قوم سے مراد منکرین مکہ اور حق سے
مراد قرآن ہی اور خبر سے مراد خواہ عذاب دنیا ہو جسکا قرارگاہ حکم جہاد یا عذاب اخروی ہی جسکا
قرارگاہ بعد موت ہی اور جان لینے سے بھی یہ مراد ہی کہ بوقت جہاد یا بعد موت معلوم ہوگا

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ
اور جب دیکھے تو اونکو جو جھگڑتے ہین آیتون مین ہماری تو منہ پھیر اونسے یہانتک کہ مشغول ہون دوسری بات مین

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
اور اگر بھلا دے تجھے شیطان پس نہ بیٹھ بعد یاد کرنے کے ساتھ قوم ظالم کے

جب آپ دیکھیں اونہیں جو آیات قرآنی اور احکام اسلامی سے تمسخر کرتے ہین تو روگردانی کیجیے اون کے ساتھ نہ بیٹھیے جب وہ دوسری باتون مین مشغول ہون اور وہ ذکر چھوڑ دین اوسوقت اختیار ہی اور اگر یہ ممانعت شیطان دل سے بھلا دے اور سہواً آپ وہان بیٹھے رہین تو پھر جب یاد آئے معاً اوٹھ کھڑے ہون اور وہان نشست نکرین اسلیے کہ وہ قوم ظالم ہے خوض باتین کرنا اور کسی کام مین مشغول ہو جانا۔ مگر یہان باتفاق مفسرین خوض سے مراد تمسخر وضحک ہے یعنے احکام الٰہی سے تمسخر کرین یا بیہودہ اور لغو باتون مین احکام دین کو بدون تعظیم واہتمام ذکر کرین۔ اہل مکہ اکثر قرآن سے تمسخر کیا کرتے مومنین نے کہا ہمارے اور اون کے یکجائی اچھی نہین یہ آیت اوتری اور ممانعت آگئی اعراض سے اگر سکوت اور درگذر مراد ہے تو آیات قتال سے منسوخ اور اگر نفرت واجتناب مقصود ہو تو بعینہ واجب العمل ہو فـ بعض مفسرین کے نزدیک کتاب وسنت مین تاویل وبحث ممنوع ہی مگر مطلقاً ایسا نہین اسلیے کہ تاویل مولنظر اصحاب سے ماثور اور حکم تفقہ وتدبر سے مفہوم ہے البتہ وہ تاویل جو جاہل نا قابل وفاسق متہم سے سرزد ہو یا ظاہر ومحکمات کے خلاف مذہب مختار ومجمع علیہ کے مخالف ہو یا ماول کی نفسانیت وخودغرضی اقرار یا قرائن قویہ سے ثابت ہو۔ یا بعض امور لہو ولغو کے لئے تاویل کی جاے خوض ممنوع اور نامشروع ہی اور اوس سے اجتناب وتنفر لازم مسئلہ فقہاے حنالہ خائض وماول ناجائز ہین مسئلہ جہان قرآن یا اور مسائل دین سے تمسخر ہو یا لہو ولعب اور تفریح کے طور پر آیات الٰہی اور عبارات فقہا کا استعمال کیا جائے یا اون سے بی ادبی کیجاے یا اونپر شاعرانہ قیاس ودلائل مرتب ہون وہان بیٹھنا اور اوس سے راضی ہونا حرام ہی مسئلہ سہو ونسیان معاف ہی مگر جب یاد آئے یا کوئی اور مسئلہ بتا دے فوراً گمرنیدہ پیہ نیزہ واجب ہوگا اقتباس چونکہ ہر معصیت توہین وانکار شرع پر مبتنی ہی الزاماً ہول لزوماً لہذا دوسرے مجالس فسق ولہو کا بھی اسی پر قیاس ہے در منثور عمرو بن عبد العزیز نے اوس روزہ دار کو جو مجمع خورد ونوش مین بیٹھا تھا مارا اور کہا فلا تقعد الخ

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝
اور نہین اونپر جو ڈرتے ہین حساب سے انکے کچھ مگر نصیحت کرنا شاید وہ ڈرنے لگین

کبہی اصحاب نے کہا کفار مسجد کعبہ مین تمسخر و استہزا کرتے ہین ہم نماز و طواف کیونکر کرین ارشاد ہوا جو لوگ ڈرتے ہین مخالفت سے بچتے ہین اونکے ذمے ان منکرون کا حساب اور عذاب کچہہ نہین ہان اسقدر ضرور ہے کہ نصیحت کردین شاید وہ بہی ڈرنے لگین اکلیل سورۂ نسا مین ہے کہ تم اون کے ساتہہ بیٹہوگے تو اون کے مثل ہوجاؤگے اور یہان اجازت نہین ہوا اجازت منسوخ ہے اسلیے کہ سورۂ نسا موخر ہی لیکن اسکی ضرورت نہین اسلیے کہ وہ حکم مطلق ہو اور یہ مقید یعنی اگر کسی ضرورت سے اوٹہہ نسکو یا جانیکو تو نفرت و اجتناب کے ساتہہ مسئلہ جہان گناہ و ثواب دونو مجتمع ہون وہان اعلے اور احتیاط پر نظر رکہنا چاہیے مثلاً ایک مسجد مین لوگ دنیا کی باتین کررہے ہین یا بیع و شرا مین مشغول ہین یا عیدگاہ کے گرد میلے کا ہجوم ہی ارباب ملاہی و معاصی کی دہوم ہی یا امام محتاط و عالم سنن و آداب نہین مگر جماعت کثیرہ و نمونۂ شوکت اسلام و اتفاق مؤمنین احتیاط اسی مین ہے کہ وہ جماعت ترک نکیجاے۔ یا کسی وعظ مین سامان جو حد اسراف تک پونہچے نہیا ہی یا بعض امور اوسکے مکروہ و ممنوع ہین لیکن واعظ نہایت محتاط خداپرست عالم ہی تو برکت و استفاضہ نچہوڑنا چاہیے۔ ایسے ہی اگر کسی میلے یا مجمع مین منافع تجارت کی امید ہی اور ہمارے ہونے سے رونق کافی و اعانت معتبر نہین اور ہم اوسکے تمام ممنوعات سے بچکر بیع مبرور سے فائدہ اوٹہا سکتے ہین تو کچہہ مضائقہ نہین لیکن جبکہ ضرر اسکا قوی اثر اوسکا متعدی یا موجب اہانت اسلام ہو مثلاً ناچ راگ کی صحبت ہی یا احکام الٰہی و ائمہ دین پر استہزا ہو رہا ہی یا امام مسجد سنتون کا تارک ضروریات سے ناواقف بد اعتقاد مطعون آدمی ہی ایسی صورت مین ترک اولی بلکہ لازم ہوگا مسئلہ اگر یہ شخص اون لوگون سے ہی جنکا قول و فعل حجت ہوتا ہی تو زیادہ احتیاط کرے مسئلہ جہان اہل بدعات و معاصی کو نصیحت کرنا لازم ہی ورنہ فاعل و ساکت دونو ایک رسی مین باندہ دیے جائینگے جیسا کہ فرمایا میر اونکا موخذہ نہین مگر نصیحت کرنا لازم ہی مسئلہ جبکہ نصیحت مین احتمال ضرر ہو سکوت نفرت دلی کے ساتہہ جائز ہی

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ

اور چہوڑ۔ اونہین جنہون نے بنالیا دین اپنا کہیل کود اور بہکا دیا اونکو حیات دنیا نے اور نصیحت کر ساتہہ اسکے

أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ

یہ کہ ہو کی حوالگی جان ساتہہ اوسکے کیا نہین ہے اوسکے لیے سواے اللہ کے حمایتی اور نہ سفارشی

چھوڑ دو اونہین جو اپنے دین کو لہو و لعب بناتے ہین اور دنیا کی زندگی نے اونہین فریب مین ڈالدیا ہی اور اونہین نصیحت کیجیے ساتھہ اسی بیان کے کہ دنیا جیا سے غرور و فریب ہی ایسا نہو کہ جان بلا مین پھنسے جو افعال کر گئے ہین اون کی شامت سے دوزخ مین اسیر ہو اور اللہ کے سوا کوئی اوسکا معین و مددگار نہوگا **ف** ذر و اسے اگر یہ مراد ہی کہ اونسے کچھ تعرض نکرو تو آیۂ قتال سے منسوخ ہی اور اگر نفرت اور دوری مراد ہے یعنے اونکی صحبت اونسے میل جول اونپر ترس کہانا چھوڑ دو تو کوئی ضرورت نسخ کی نہین کہیں لہو و لعب سے مراد تمسخر و استہزا ہے یا بت پرستی یا بحیرہ وسایبہ اور خوشی اور ضرورت سے حلت حرمت ثابت کرنا یا کھیل کود کے لیے عیدین معین کرنا (جیساکہ سواے اہل سنت اکثر مذاہب مین معمول ہی کہ صرف ہوا پرستی و بدمستی سے عید معین کرتے ہین کوئی عبادت مقصود نہین ہوتی جیسے نوروز ہولی وغیرہ) یا علم و تدین و حسن عمل کو وسیلہ حصول جاہ و منصب و رجوع خلق بنانا **ف** باپ دادا کی رسمین اور اپنے خوشی کے کام عین دین یا مثل دین ضروری بنا لینا لہو و لعب فی الدین ہی اصل یہ ہی کہ ہر دین اور خصوصًا اسلام اسی لیے ہی کہ انسان حوائج بشری و ضروریات انسانی سے مختصر یا متوسط طور پر فارغ ہو کر صرف اللہ ہی کو پکارے اوسی کی تعظیم و بندگی کرے اوسی سے دل لگائے سب چھوڑ کر اوسیکا ہو جاے مقصود و محبوب و معبود بلکہ موجود غیر خدا نرہے اسطرح کہ جملہ خیر و شر جب اوسی کی طرف سے ہین تو کسی وجود فانے اور فاعل لا یعنی کے ذکر و فکر و اعتبار سے ہمکو غرض قصدًا و حقیقۃً نفی ماسوا کرین اس طور پر اثبات توحید کر دیا کرین لیکن کمال فضل و کرم سے ہمارے ضعف و بیتا بیو نکے موافق بہت کچھ رخصتین عطا فرمائے ہین جسکی انتہا اور تفصیل کتب مذہب مین موجود ہی ان دونو حدون سے ہمکو دور ہو کے کوئی بات اپنی خوشی یا فائدے کے دین مین داخل کر لینا گویا دین کو کھیل بنا لینا ہی غرضکہ ایسے دنیا مین ایسا دل لگانا کہ آخرت بھولجائے یا معاذ اللہ موت و حشر و نشر کو لاشی جانے (وذکر بہ) انہین امور سے نصیحت کیجیے کہ احکام الٰہی کو دل لگی نہ بناؤ دین کو دنیا کے لہو و لعب نہ ملاؤ مرنے کو نہ بھلاؤ پھر یہ کہیے کہ ہر جان اپنے افعال کے سزا مین محبوس اور جنت سے محروم رکھی جاےگی مسئلہ فاسق فاجر بندہ درہم و دنیا کا ترک واجب ہی مسئلہ نصیحت لازم ہی مسئلہ دین کو ذریعہ تحصیل دنیا یا رسوم دنیاوی اور اپنے خواہشون کو دین بنا لینا

حرام ہو سکتا جو جواسیر ایل بدعت سے ایجاد کیا اور ڈہیٹوں نے بنا قرار دیا ثابت سے
نہین کیسے مگر اعزاز و احترام وغیرہ اوسکا حسب کسطرح کرتے ہین اگر و لفظ صحیح جواز اصول اسلامیہ سے
نہ نکلے تو حکم آیت مین داخل ہین اور بعد از الہام و خواب و مکاشفہ ورسم آبائی و ذوق قلبی
وحصول برکات و اجابت دعا و معائنہ تجارب و سنت شیخ و ارشاد کامل لغو و باطل

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا
اور اگر بدلا دے پورا بدلا نلیا جائیگا اوس سے یہ وہی ہین کہ روکے گئے بسبب اوسکے
كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝
کہ کمایا اونکے لیے شربت ہے گرم پانی سے اور مار دردناک ہے بسبب اوسکے کہ تھے کفر کرتے

عدل کسی چیز کا فدیہ یا بدلا ابسال روکنا منع کرنا ہلاکی مین سونپنا حرام کردینا تحجب
حمیم آب گرم کہا ابن عباس نے حمیم وہ آب گرم ہے جو جلا دے۔ کہا ضحاک نے جب سے
آسمان اور زمین پیدا کی گئی اوسی دن سے آب حمیم اوٹہایا جاتا ہے جو دوزخیوں کو پلایا جائیگا
اور اون کے سرون پر ڈالا جائیگا۔ اور کہا گیا کہ آگ سے جو غاروں مین دوزخیوں کے آنسو
جمع کیے جاتے ہین وہی حمیم ہے کہ پہر اونکو پلائینگے **حاصل** قیامت مین مجرمین اپنی جان
بچانے کے لیے ہر قسم کا پورا فدیہ اور بدلا دین توبہی نلیا جائیگا وہی لوگ ہین جو اپنے
شامت اعمال سے محبوس و جنت سے محروم ہین اور میدان حشر مین خوار و ذلیل اون کے
لیے آب حمیم ہے اور عذاب الیم یہ سزا ہے کفر کی **ف** بدلے کا ذکر مبالغۃً فرمایا کہ جو تکو آنکہین کہولو
فکر کار کرو ایک تو سب کے سب قیامت مین تہیدست بیکس ہونگے اور بالفرض کچہ ہوتا بہی تو بیکار محض

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى
کہدیجیے کیا پکارین ہم سوائے اللہ کے اوسے کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر اور پہر جائین ہم
اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ
ایڑیون پر اپنے بعد اسکے کہ راہ دکہائی ہمین اللہ نے مثل اوسکے کہ بہکایا اوسے شیطان نے
فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ
زمین مین حیران ہے اوسکے لیے یار ہین بلاتے ہین اوسے طرف ہدایت کی کہ آ تو ہماری طرف

آپ کفار سے کہدین کیا ہم اللہ کے سوا اوسے پکارین جو ہمارا نہ بہلا کرسکے نہ برا اور جیسے کافر ہین
پہر ویسے ہی کافر ہوجائینگے اور کب جبکہ اللہ نے ہمکو راہ راست دکہادی اور ہم ایسا کرین

تو ہماری مثال اوسکی ہی جیسے شیطان گڑہے مین ڈالدے اور وہ متحیر ادہر ادہر ڈہونڈہتا پہرے ۔ اور اوسکے دوست مددگار غمخوار اوسے بلائین کہ آ ہماری طرف چلا آ یہ راہ ہدی ہی یہ طریق مصطفےٰ ہی دوسری جگہ فرمایا وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ مشرک باللہ گویا آسمان سے گر پڑا ف حیران کے کلمہ سے سمجہا گیا کہ اہل باطل کو اطمینان وتسکین نصیب نہین ہوتے اور اسکے مراتب ہین ابتدائے حالت مین دل کفر ومعاصی اور تمام قبیح امور سے متنفر ہوکر صاف طور پر نہایت بلند آواز سے کہتا ہو اسے چہوڑ ۔ درمیان کی حالت مین تردد اور چراغ سحر کے طرح بار بار اشتعال اوسمین ہوتا ہو اگر ہدایت نے دستگیری کی توہم گیا نہین تو حرص وہوا ۔ فریب شیطان ۔ ولولہ نفس کے سامنے بقول قائل کیا قدر ہو ضعیفت کی ہوگی زمانہ مین + سنتا ہو کون طوطی کی نقارخانہ مین + یہ بیچارہ مارے مضمحل ساکت ہوجاتا ہی اور یہ مادۂ ہدایت ونور معرفت ہی جو ہر بشر کو عطا ہوا ہی اور جسکی وجہ سے حجت الٰہی اور الزام شاہنشاہی اسپر قائم ہوگا ۔ آخر کار دلکی اعوان وانصار اس کارزار مین کچہ ملکے کچہ کہیت رہی قانون شیطانی اور احکام نفسانی جاری ہوگئے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ اب کوئی امید نرہی اور اسکے شواہد فرعونی حالات سے جو باوجود زعم خدائی بار بار موسیٰ کی طرف جہکنے پر مائل تہا مگر ہامان اور اوسکا استاد شیطان غالب رہا اور قریش ویہود کے متردد خیالات سے ظاہر ہین اور اب بہی اکثر فاسق وعاصی متردد ومذبذب پائے جاینگے ۔ مگر وسوسۂ شیطانی اور شہادت قلب مین امتیاز دشوار ہی ۔ اسکی شناخت مرد متقی وصالح وعالم کو ہوسکتی ہی ہان نیت خالص ۔ طلب حق ۔ ہمت صادق کرے کسی امر خاص کا جویا ہو صرف بطلب امر حق غور وفکر کرے ذہن تمام خیالات سے خالی کرے امید قوی ہے کہ نور فیضان ازلی جو ہر دل مین امانت ہی چمکی اور فکر کی اندہیری رات کو نورانی کردے دل کلمۃ الحق بول اوٹہی وسوسے اور شہادت قلب کی مثال بعینہ صبح صادق اور کاذب چاندنی کی مثال ہی اوسکے ساتہ ساتہ تردد اور بزدلی کی سیاہی اپنا سیاہ کہاتی رہتی ہی اور اوسکی اطراف وجوانب نور عقل وآفتاب معرفت سے نورانی اور اسپر اطمینان وتسکین کی ضوفشانی ہوتی ہی ۔ انہین مراحل کے لیے اولاً شیخ حکم ثانیاً شیخ علم کی ضرورت ہے

قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ وَأَنْ

کہدے بیشک ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی اور ہم کو حکم ہوگیا ہی کہ تابعدار ہوں پروردگار عالم کے اور

اونکی خواہش کے رد کرنے کے بعد آپ یہی کہدین کہ ہمکو تو ہمارے

أَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِىٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

قائم کرو نماز اور ڈرو اوس سے اور وہی وہ ہے جسکی طرف جمع کیے جاؤگے

معبود کا یہی حکم ہے کہ بندۂ فرمانبردار حضرت پروردگار بنجائین (اور حکم ہے) کہ نماز پڑہا کرو اور اللہ سے ڈرو (اور یقین رکھو) کہ اوسکے حضور مین سب کے سب جمع کیے جاؤگے بھلائی برائی کا عوض پاؤگے ف آیت خلاصۂ تعلیمات اسلامی ہے فرمایا کہ اطاعت کرو اسلیے کہ اطاعت سے بندگی اور خدائی ظاہر ہوتی ہے بخلاف محبت یا خلوص وغیرہ کے کہ وہ صفت احباب مین بہی پائی جاتی ہے اور افعال قلبی مین بندگی ہی اصل ہے اور ایمان مقدم ہے نماز پڑہو اسلیے کہ افعال اعضا مین نماز افضل وجامع ہے اور تمام عبادتین اسکی جزاور اسکے تابع ہے تقوی نکرنے والے امورمین اصل تقوی ہے اور اسکا تعلق دل ور اعضا دونوسے تہا اور تقوی زینۂ تقرب حق وقاطع وسوسۂ باطل ملاک حسنات تاج کرامات ہے ان سبکے بعد ذکر آخرت جس سے کام پڑتا ہی بغرض تکمیل مراتب ایمان وکمال خوف وغایت امید فرمایا۔ اور بعد اتمام مدارج ایمان واسلام وہ صفات جلیلہ مذکور فرمائے جنسے اعتقاد مستحکم قلب مستفیض لذت ذکر طاری کیفیت خوف غالب غیر کی نفی کلمۃ الحق قوی ہو

وَهُوَ الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ

اور وہی وہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین ساتھ حق کے اور جسدن کہیگا کن پس ہوجائیگا ارشاد اوسکا حق ہے

وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى الصُّورِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

اور اوسی کے لیے ملک ہے جسدن پہونکا جائیگا صور مین داناہے غیب وحاضر کا اور وہی حکمت والا خبردار ہے

وہی ذات پاک ہے جسنے آسمان وزمین بنائی اور سرسری واعتباری نہین بلکہ ایک کام کے لیے اور واقعی طور پر (اسمین رد ہے سوفسطائیہ کا جو کہتے ہین کہ عالم امر اعتقادی ہے جیسا خیال کرو ویسا ہی کوئی خاص حقیقت نہین اور رد ہے اونکا جو کہتے ہین کہ ہم عبث ہین نہ حساب ہے نہ کتاب) جسدن فرمائیگا (کن ہوجا) پس تمام فناشدہ مخلوق دوبارہ موجود ہوجائیگی (اسمین رد ہے

[illegible] ذات ثابت [illegible]

[illegible]

ثلثه اسرار [illegible]

منکرین قیامت و حیات [illegible] دشوار جانتے ہین
اسلیے کہ ہر ممکن سے [illegible] اور اثبات ہے
قدرت کاملہ [illegible] بتادینگے نکتہ کسی شئے کے
بنانے والے پر [illegible] آسمانونکا ذکر فرمایا جنکا نظیر
نہ وہم مین ہے نہ نظر مین [illegible] سے بنا ہوگا اسکے لیے حصر و
تخصیص کے طور پر فرمایا [illegible] کسی چیز سے بنایا ہوگا بے مادہ وہ اصل
کیونکر بن سکتا ہو فرمایا کن فیکون [illegible] جیسے والد بلا کی ولد ہر قادر
نہین ہے اگر مثنا یا تو [illegible] اتفاقیہ بن پڑا - فرمایا مثا دینگے
پہر بنا دینگے پہر [illegible] منکرین کو انکار کا مزا چکہا دینگی
فرمایا اوسی کی بادشاہت ہے [illegible] ملک حقیقی و مجازی یا معناً و صورۃً
سب اوسی کے لیے ہوگی بخلاف دنیا کے [illegible] زید و بکر برائے نام سہی مالک تو بن بیٹھے ہین
اور رد ہے مشرکین کا جو اوسکے ساجہی ٹھہراتے ہین مخصوص آتش پرست جو یزدان کو خالق خیر
اور اہرمن کو خالق شر قرار دیتے ہین - اور ثبوت ہے صور کا اور یہ کہ وہ ایک ظرف مجوف ہے
تاکہ نفخ صادق آئے - غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے اسمین رد ہے بعض فلسفہ کا جو کہتے ہین
کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہین اسلیے کہ ہر معلوم یا غائب ہے یا حاضر بس نہ جزئیات انسے
خارج ہین نہ علم الٰہی سے باہر - وہ حکمت والا خبردار ہے - اسمین رد ہے جو عالم کو فرضی و اعتباری
بتاتے ہین اسلیے کہ حکمت واقعیات سے ہے نہ اعتبارات سے ربط چونکہ قریش کہتے تھے کہ ہم
دین ابراہیم پر ہین اور یہ تمام کفریات عزی و لات اوسی طرف منسوب کرتے تھے حق سبحانہ تعالیٰ
نے حضرت خلیل کا دین متین اور آپکا مناظرہ بیان فرمایا **قصہ ولادت ابراہیم**
علیہ الصلوۃ والتسلیم روایتین اسکی مختلف اور تقریرین طویل تہین بقدر ضرورت
عرائس تہا لسنے انتخاب کیا یا ابراہیم حضرت نوح کی اولاد اور آپکی ایکہزار دو سو تریسٹھ برس بعد
پیدا ہوئے - وطن آپکا خاص بابل یا اوسکے اطراف - باپ کا نام آزر ملقب بہ تارخ
صنعت بت گری مین ایسا ہی استاد و مشہور تہا جیسا کہ ابراہیم بت شکنی مین - بادشاہ وقت

نمرود جو خدائی کا دعوی کرتا تھا ۔ عموماً اوس عہد مین شرک جہل بت پرستی شائع تھی ۔ نمرود سے
نجومیون نے بتا دیا تھا کہ فلان شب ایک لڑکا حمل مادر مین آئیگا جو تیرے خدائی خاک مین ملائیگا
اسنے تدبیر مین بڑا اہتمام کیا اور چاہا کہ وہ مولود مسعود مخلوق و موجود ہونے پائی چنانچہ حکم عام
دیدیا کہ مردون سے شہر خالی ہوجائے کوئی عورت کے پاس نہ جانے پائے ادہر تو یہ سب انتظام
ہوا مگر تقدیر عزیز و قدیر کون مٹا سکے نمرود کو ایک ضرورت پیش آئی مضطر ہوا آزر کو بڑا معتمد
اور مصاحب خاص سمجھتا تھا بلا کر فرمایا خبردار گھر نہ جانا حکم شاہی کے تعمیل کر کے سیدہے چلے آنا
آزر گیا اور حکم شاہی بجا لایا بوقت واپسی تقدیر الٰہی نے عنان عزیمت پھیر دی دلمین آیا ذرا
گھر ہولون لڑکے بالون کی خبر لون ۔ آنا تھا کہ بی بی پر نظر پڑی اور قابو نہ رہا ہم بستر ہوا اور حضرت
ابراہیم رحم مادر مین آگئے ۔ پھر نجومیون کے بتانے سے نمرود نے دائیان معین کین حاملہ عورتون پر
قیامت اور کچھ نہ ہلاکت آئی حمل گرائے گئے مگر اپنے خلیل کا محافظ خدا تھا ادہر نظر بد آنی ہے
نہ پائی جب آپ پیدا ہوے مان نے کسی غار مین چھپا دیا غیب سے تربیت و محافظت کا سامان تھا
آپ کے نمو نے ایک دن مین ایک مہینے کی ترقی کی کسی دن آپنے اوسی غار مین ماسے پوچھا
تیرا رب کون ہے بولی تیرا باپ آزر فرمایا اوسکا رب بولی نمرود فرمایا اوسکا رب مان نے خفا ہو کر
کہا چپ یعنی بی ادبی ہے ۔ پھر اسیطرح باپ کو بھی معقول کیا جسکی خبر اللہ تعالی نے یون دی

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کیا بنائیگا تو بتونکو معبود بیشک دیکھتا ہون تجھے اور قوم کو تیرے گمراہی ظاہر مین

آپ یاد کیجیے اور سنائیے وہ قصہ کہ جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو تصویرونکو پوجے گا
(ایسا ہی تو) مین تجھے اور تیری قوم کو صاف صاف گمراہی مین دیکھتا ہون اصنام جمع صنم
بمعنے بت و تصویر آزر معالم مین ہے کہ یہ لقب ہے اور نام تارخ ہے سلیمان تیمی نے کہا آزر بمعنے عیب
دیکھی ۔ کہا گیا بزبان عجمی بمعنے پیر فرتوت ۔ کہا سعید بن جبیر نے آزر نام ہے اونکے بت کا بہر کیف
عجمی غیر منصرف ہے ف معلوم ہوا کہ خرد بزرگ کو سمجھائیے اور اللہ کے معاملے مین دب بچا نکرے

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝

اور ایسی ہی دکھائی ہمنے ابراہیم کو عجائب آسمانون اور زمین کے اور تاکہ ہوجاوے وہ یقین والون سے

یعنی جسطرح ابراہیم کو بمقابلہ آزر کے دلائل القا فرمائے ایسے ہی آسمانون کے عجائبات اور زمین کے
غرائب اونہین دکھائے (تاکہ اور زیادہ قوی دلائل سے مشرکین کو عاجز کرین) اور تاکہ خود

یقین والے ہو جائیں یعنی عالم ملک ملکوت جبروت لاہوت [illegible] بزیادت [illegible] مقصد ہی یقین سے مراد عین الیقین ہی ورنہ نفس یقین تو موجود ہی تھا معالم کہا سعید بن جبیر نے کہ آپ پر عرش سے فرش تک سب کھل گیا تھا اور جنت میں اپنا مکان دیکھ لیا لطیفہ ارباب کشف وشہود نے مکاسب مشاغل ومجاہدات شاقہ اختیار زمانی باوجود کمال طلب ذات وترک تعلقات عالم صفات جبروت میں سیر ان وطیران رکھتے ہیں اور کشف تجلیات وملاحظہ عجائبات پر اونکی نظر خدا بین اور دل خدا پرست کو توجہ ہوتی ہی اسی لیے کہ ایسا آثار قدرت اور مرآت جبروت میں عکس جمال محبوب اور تصویر لقا ہی رکھتے ہو ایک لطف اور ہی حسن وادا دکھاتی ہی زیبایش سادگی تکلفات کے پردوں میں نظر آتی ہی نور عرفان اور کمال تعیین میں قوت واستحکام ذات بحت اور صفات بے کیف کی حضوری کی صلاحیت تام پیدا ہوتی جاتی ہی ظاہر ہی کہ گوہر شاہوار جہارسے ہاتھ میں رکھدیا جاوے اور اوسکی قدر وقیمت بھی بتادیجاوے مگر وہ قدر وہ وقعت وہ معرفت جو کسی نظر باز جوہری کو ہوتی ممکن ہے نہیں اسیکی طرف اشارہ ہی (لیکون من الموقنین) ابراہیم ہمارے پورے یقین والوں میں ہو جاویں

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ۝

پھر جب چھا گئی اوسپر رات دیکھا تارا کہا یہ رب ہی میرا پھر جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپنے والوں کو

عرائس جب آپ کچھ ہوشیار ہوے غار سے نکلے بوقت شب زہرہ کو دیکھا کہا رب یہ ہی تھوڑی دیر بعد وہ چھپ گیا کہا میں چھپنے والوں کو پسند نہیں کرتا لطیفہ رب محبوب ہونا چاہیے خالی عبادت طعام بے نمک ہی یہی فرق بشر وملک ہی لطیفہ نور توحید مخفی نہیں بے حجاب ہی حجاب میں آپ ہی گو کوئی [illegible] وہاں بی پردہ جمال آرائی ہی دیکھے جیسے کچھ بینائی ہی کیونکر ابراہیم پیغمبر تھے اونسے صورۃ یا ایک ساعت کے لیے کلمہ شرک کا صادر ہونا محال ہی پس یہ معنی ظاہر کہ آپنے اعتقاداً ایسا کہا مقصود نہیں اور بقرائن قرآنی ودلائل مقبولہ درست نہیں ہو سکتے اسلیے کہ اس سے قبل آپ آزر کو زک دیچکے تھے غار سے نکلکر آفتاب بھی دیکھا جسطرح زمینی چیزوں کو فانی اور رب کا محتاج جانتے تھے وہی قیاس جملہ سمٰوات پر ایک ادنی آدمی کرسکتا ہی شبہ یہ کہ خلیل پروردگار محرم اسرار اور کب جبکہ ملکوت کے سیر کے عرش سے فرش تک معاینہ فرما چکے۔ بات یہ ہی کہ قوم نجوم کی تعظیم کرتے اور پوجتے آپنے اونکی ہستی اور حقیقت دکھانیکو ایسا فرمایا اور خود ہی رد کردیا کہ وہ قائل و معتقد ہو کر اثر ہدایت قبول کریں انکی بے اختیاری اور نقصان دیکھیں اور قابل عبادت و [illegible] کے طرف جھکیں جمہور مفسرین کا قول اسی کے مناسب ہی اور جسقدر شبہات اس تاویل سے

مخالف ہوسکتی ہین اون سکو صاحب تفسیر کبیر نے نہایت پر زور تقریر سے دفع کردیا **ف** یہ تاویل
مسلم و قول جمہور تمام خدشون سے دور ہی مگر ظاہر قرآن پر بھی کفایت مضر نہین اسلیے کہ نصی
نہ حدیث صحیح ہین نہ مجملات کی تفسیر۔ انہین چھوڑ کر دیکھیے قرآن بتارہا ہی کہ یہ پہلا ہی موقع تہا کہ
خلیل جلیل نے رات کی اندھیری اور تارون کی روشنی دیکھے غلام گردش پر شاہی بارگاہ کا
دہوکہا خصوصًا نو وارد کے لیے عجب کا مقام نہین اور غول بیابان پر جو یاے تجلی کو شمع طور کا
گمان قابل الزام نہین خصوصًا جبکہ غایت شوق و کمال بے تابی سے بقول جامی
بسکہ در جان فگار و چشم بیدارم توئی ۞ ہرچہ پیدا میشود از دور پندارم توئی ۞ کا معاملہ ہو
اور مراتب و مقامات مین تدریج و ترتیب قدیم عادت الٰہی ہی بیان کسطرح خلاف ہوتا حضرت کلیم
باوجود صحبت دراز و معرفت قدیم کے نور کو نار سمجھے مسافر اور مشتاق منزل کو کچھ نظر آیا اور سمجھا
کہ منزل مراد ہی منتظر نے ذرا آہٹ سنی دل پھڑک اوٹھا کہ وہ آئی دولت خداداد ہے دلیل
کا جو یا ہر شے پر حقیقت کا گمان کرتا پھر مدارج تحقیق طے کرتا ہوا کامیاب ہوتا ہی البتہ اگر ان
تارون پر اعتماد و اطمینان ہوتا اسطرح کہ آپ تجسس و نظر ترک فرماتے اوسی پر اکتفا کرتے تو ضرور
جاے گفتگو تہی بیان تو برابر نظر متصل جستجو تہی سعدی خورند از برا ے گلے خارہا ۞ برند از برا ے
دلے بارہا + اسمین بہی حضرت خلیل مستحق اجر و آفرین ہین اور پیشواے عارفان حق بین نہ محل چنان و چنین

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝
پھر جب دیکھا چاند روشن کہا یہ رب میرا ہی پھر جب چھپ گیا کہا اگر نہ راہ دکہاوے مجھکو رب میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہ سے

پھر چاند نکلا اوسے دیکھکر کہا یہ رب ہی پھر جب وہ بھی چھپ گیا کہا اگر میرا رب مجھے ہدایت نکریگا تو مین راہ سے بہک جاؤن گا

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ
پھر جب دیکھا آفتاب چمکتا کہا یہ رب میرا ہی یہ بڑا ہی پھر جب چھپ گیا کہا اے قوم مین
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بری ہون اوس سے کہ تم شریک کرتے ہو مین نے کیا متوجہ منہ اپنا واسطے اوسکے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
طالب حق ہوکر اور نہین ہین مشرکون سے

پھر جب آفتاب نکلا اور دیکھا تو کہا یہ بڑا ہی یہ رب ہی پھر جب وہ بھی ڈوب گیا کہا اے لوگو مین بیزار ہون اوس سے جو تم
معبود حقیقی کے ساتھ ملاتے ہو مین نے اپنا منہ اوس ذات کی طرف کرلیا جو آسمان و زمین کا خالق
ہی حق کی طرف جھکا ہوا اور باطل سے رکا ہوا اور مین مشرک نہین جب دلائل ختم ہوگئے تو صاف

فرمادیا ای لوگو مین تو انہین نہ پوجونگا اور مین انسے بیزار ہون اور مین آسمان وزمین کے خالق کا فرمانبردار ہون لطیفہ شب وقت مجاہدہ ہی اور صبح وقت برکت وقبول نکتہ قرص آفتاب قمر سے بڑا ہی کلمہ (اکبر) سے مفہوم ہوا

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ

اور جھگڑے اوس سے قوم اوسکی کہا کیا جھگڑتے ہو مجھسے اللہ مین اور بیشک رہنمائی کی میری اور نہین ڈرتا مین اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو ساتھ اوسکے

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۗ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

مگر یہ کہ چاہے اللہ رب میرا کچھ گھیر لیا رب نے میرے ہر شئے کو علم سے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم

اور ابراہیم سے اوسکے قوم نے جھگڑا کیا تو کہا تم مجھسے اللہ تعالی کے باب مین جھگڑتے ہو اور اوسنے مجھ کو توحید کی طرف رہنمائی فرمائی اور مین ان سے ڈرتا نہین جنہین تم میرے اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو مگر اللہ چاہے کوئی امر (کہ تمہارے بتون یا تارون کے ذریعے سے مجھے گزند پہنچے تو ہوسکتا ہی اسلیے کہ) میرے رب نے اپنے علم مین ہر شئے کو گھیر لیا ہی کیا تمہین اتنا بھی فہم نہین ہے

وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ

اور کیونکر ڈرون مین اوس سے کہ شریک کرتے ہو تم اور تم نہین ڈرتے کہ تم شریک کرتے ہو ساتھ اللہ کے اوسکو کہ نہین اوتارا

بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ساتھ اوسکے تمپر حجت پس کون دو گروہ ہو نکا سزاوار زیادہ امن کا اگر ہو تم جانتے

اور مین کیون ڈرنے لگا تہا حالانکہ تم تو ڈرتے نہین کہ اللہ کے ساتھ غیر کو شریک کیا ہی جسکے لیے اللہ نے کوئی دلیل نہین اوتاری پس کون گروہ موحدین ومشرکین سے سزاوار تر ہے کہ امن مین رہے اگر تم جانتے ہو یعنے جو گروہ بے حجت ودلیل کام کرتا ہی وہ سزاوار امن ہی یا وہ جو دلیل وحجت سے کام کرے اگر تم جانتے ہو تو جان لوگے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

جو ایمان لائے اور نہ خلط کیا ایمان اپنا شرک سے وہی ہین واسطے اونکے امن ہی اور وہ راہ پر ہین

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ

اور یہ دلیلین ہماری ہین کہ دین تہین ہمنے ابراہیم کو اوسکی قوم پر بلند کرتے ہین درجے جسکے ہم چاہین بیشک رب تیرا حکمت والا دانا ہے

جولوگ ایمان لائے اور اپنا ایمان ظلم یعنی شرک سے نہین ملایا اونکے لیے امن اور بیخوفی ہے
اور وہی راہ پر ہین ہمارے توحید اور الوہیت کے یہ دلایل ہین جو ہمنے ابراہیم کو عطا کیے
اون کے قوم کے مقابلے ہین جسکے درجے ہم چاہتے ہین مرتفع کرتے ہین پروردگار عالم حکمت والا
دانا ہی بخاری جب یہ آیت نازل ہوئی اصحاب نے عرض کی یا رسول کون ہی جسنے ظلم یعنی
گناہ نہین کیا فرمایا ظلم سے مراد شرک ہی جیسا کہ وارد ہوا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ حجت
سے مراد یہ دلائل ونظائر ہین (رفع درجات) سے خواہ مراتب یقین یا منازل کمال یا قوت
نبوت یا لذت حضور وقبول خاص یا خطاب خلت یا یہ کہ اونکی اولاد مین نبوت اور سلطنت
عطا فرمائی جس سے تا قیامت نام نیک وثواب اونہین ملیگا اور موجب رفع درجات ہوگا
مسلم انس سے مروی ہی کہ ایک مرد حضور مین آیا اور کہنے لگا یا خیر البریہ فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہین

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط كُلًّا هَدَيْنَا ج وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ
اور بخشا ہمنے اوسے اسحق اور یعقوب سبکو راہ دکہائی ہمنے اور نوح کو راہ دکہائی ہمنے پہلے سے اور اولاد سے اوسکی

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
داؤد اور سلیمن اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اور ایسے ہی انعام دیتے ہین

الْمُحْسِنِيْنَ ۙ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ
نیکی کرنیوالون کو اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور الیاس سب تھے نیکون سے

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ط وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ
اور اسمعیل اور الیسع اور یونس اور لوط اور سبکو فضیلت دی ہمنے تمام عالم پر اور باپون سے اونکے

وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ج وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور اولاد سے اونکی اور بہائیون سے اونکے اور مقبول کیا ہمنے اور رہنمائی کی ہمنے طرف راہ کشادہ کے

یعنی ابراہیم کو اسحق اور یعقوب عطا فرمائی اور ہدایت کی اور نوح وغیرہ تمام انبیا کو ہدایت و مراتب
عطا کی اور اون کے آبا واجداد اور اولاد اور بہائیون مین بہی بعضون کو ہدایت فرمائی
اور اونہین مقبول کیا اور راہ راست دکہائے ذریتہ سے مراد ذریت نوح علیہ السلام ہی
اسلیے کہ لوط اور ایوب ابراہیم کے اولاد سے نہ تھے اور نوح ان سب کے جد اعلی ہین ہدایت
اول یعنی نبوت ہی جو سزاوار شان انبیا ہی اور ثانی عام ہی یعنے معرفت و راہ راست
و طریق جنت و خوشنودی محسنین سے مراد جملہ حضرات مذکور نہ صرف ابراہیم ومن آبائہم الخ

سے خواہ یہ مراد ہی کہ ان حضرات کے اقارب سے اور بھی پیغمبر ہوئے جنکا ذکر بیان نہین ہوا
اور یہ تقریر تمام تاویلات سے پاک ہی خواہ یہ کہ ان کے اقارب سے بعضون کو ہدایت و ایمان
یا ولایت عطا ہوا ۔ اسمین خلط ہی اجتبیٰ سے مراد قبول و رضا (علی العالمین) سے اگر وہی
لوگ مراد ہین جو اوس زمانے مین تھے تو کسی تاویل کی ضرورت نہین اور اگر تمام عالم مراد ہی
تو اور بھی صاف بے تکلف ہی اور معنی یہ ہوے کُلًّا فَضَّلْنَا یعنے تمام گروہ انبیا کو ہمنے تمام
عالم پر جو پیغمبر نہین فضل عطا فرمایا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور اسمین بلا تکلف شرف
و فضل انبیا جمیع مخلوق اور فرشتون پر ثابت و متحقق ہی نکتہ آیت مین ہدایت ۔ احسان
صلاح ۔ فضل ۔ اجتبیٰ کے ذکر مین اشارے ہین کہ بعض انبیا بعض صفات مین دوسرون سے
بڑہے ہوے تھے اصل آیت شاہد ہی کہ واو ترتیب کے لیے نہین ہوتا بلکہ جمع کے لیے ہی
جیسا کہ مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا اور تسلیم کر لیا اسکو امام فخر الدین رازی نے ف آیت
مین اشارہ ہی کہ تفاخر بالنسب اگر باعتبار کمال ہو تو اوس شخص کو زیبا ہی جو خود بھی کمال رکہتا ہو
اور اسی لیے ان کاملونکا ذکر ابراہیم علیہ السلام کے انعامات مین فرمایا انبیا کے ساتھ نسبت
موجب فخر دنیا و فلاح عقبیٰ ہی بشرط ایمان یہ آیت دلالت کرتی ہی کہ ہمارے حضور کے بہائی جیسے
عبداللہ بن عباس اور علی شیر خدا اور اعمام جیسے عباس و حمزہ وغیرہ اور ذریات جیسے حضرت
خاتون جنت و حسنین دوسرے اشراف سادات رضی اللہ عنہم اجمعین کمال قرب و ہدایت و اجتبا
سے سرفراز تھے اسلیے کہ جب انبیا کے اقارب مین یہ شرف ہی تو سید الانبیا کے اقارب مین بدرجہ
اولی ہوگا اسی لیے فرمایا کُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ ہر نسب و
سبب قیامت مین منقطع ہو جاینگے مگر میرا نسب اور سبب نسب وا والا سبب ناتا
(در منثور) اکلیل حجاج جو بادشاہ ظالم دشمن اہل بیت تہا اسنے یحیی بن یعمر کے پاس کہلا بہیجا
کہ مین نے سنا ہی تم کہتے ہو حسن حسین پیغمبر کے ذریت ہین یحیی نے کہا یہ تو قرآن مین ہے
حجاج نے کہا کہ مینے تمام قرآن پڑہا اوسمین کہین نہین یحیی نے کہا تو نے سورۂ انعام مین
مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عیسیٰ تک نہین پڑہا حالانکہ عیسے بن مریم نوح اور ابراہیم کے نواسی مین
اور دو ربیان مین بہت پشتین گزرین اور یہ امام تو حضرت سے متصل تھے حجاج مانگیا ۔

ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ
یہ رہنمائی اللہ کی ہو رستہ بتاتا ہے اسکو جسے چاہے بندون سے اپنے اور اگر شرک کرتے تو ضائع ہوتا

عہ اشارہ طرف تذکرہ بیان کے ۱۲
عہ مراد اس سے ...

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

اوسنے وہ کہ تھے کرتے یہ لوگ ہین کہ دی ہمنے اونکو کتاب اور حکم اور نبوت

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝

پس اگر کفر کرین اس جماعت سے یہ لوگ پس تحقیق مقرر کی ہے ہمنے ساتھ اوسکے وہ قوم کہ نہین ہین اوس کے کفر کرنے والے

یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جسے چاہے اپنے بندون سے اسطرف رہنمائی کرے اور اگر یہ لوگ جنکا ذکر ہو گیا شرک کرتے تو انکے سب اعمال باطل ہو جاتے (پس تم اے اہل مکہ کس گنتی مین ہو کیا تمہارے اعمال نہ مٹ جاوینگے) یہ وہ حضرات ہین جنہین ہمنے کتاب اور حکمت یا خلافت اور نبوت عطا فرمائی تو اگر اسکے یہ لوگ یعنے منکرین مکہ و کفار اطراف انکار و کفر کرین اور انکی راہ پر نہ چلین (تو کیا حرج ہے اس نبوت اور ہدایت اور تعلیم کی تصدیق کے لیے) ہمنے مقرر کر لی ایک اور قوم جو اسکے کفر کرنے والے ہی نہین صحابہ مراد انصار و مہاجرین ہین جو حضرت پر ایمان لائے۔ کہا گیا ملائکہ مراد ہین جنہین مادہ کفر و معصیت نہین ہے۔ یا اللہ کی اور مخلوق مراد ہے یعنے اگر قریش یا تمام آدمی منکر ہو جائین تو ہو جائین ہماری عبادت کے لیے بہت مخلوق موجود ہے جنہین کفر کا مادہ ہی نہین ف۔ شرک جملہ اعمال کو ضایع کر دیتا ہے اور خطاب انبیا کی طرف اسلیے ہے کہ عوام دیکھین کہ جب خواص پر یہ تشدد ہے تو ہم کس شمار و قطار مین ہین اور جان لین کہ تکلیفات شرعی کسی کو معاف نہین گو وہ نبی معصوم و ملک نورانی کیون نہو افسوس اوس قوم پر جو اعتقاد کر لیتے ہین کہ اولیاء اللہ اور فقرائے فانی جو چاہین کرین انپر کچھ گرفت نہین حالانکہ یہ حضرات اتباع شریعت کے بدولت حضرت ہوے اور ہمیشہ لرزان خائف مشتبہات و مباحات سے بچتے رہے سدا آنحضرت کے انکار کو تمام انبیا کا انکار فرمایا۔ ورنہ وہ ان تمام پیغمبرون کے منکر نہ تھے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ

یہ وہ ہین کہ راہ دکھائی اونکو اللہ نے پس اونکی ہدایت کی پیروی کر کہہ نہین مانگتا مین تمسے اس ہدایت پر کوئی مزدوری

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

نہین یہ ہدایت مگر نصیحت واسطے عالم والونکے

یہ گروہ انبیا کا جنکا ذکر ہوا وہی ہے جنہین اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور راہ راست دکھائی تو آپ بھی اوس راہ پر جو اونہین دکھائی گئی چلین اور اس رفتار مین اون کے قدم بقدم رہین اور کہدین کہ اے لوگو مین تمسے اس رہنمائی پر کوئی مزدوری نہین مانگتا (جسطرح اگلے پیغمبرون نے نہین مانگی) یہ تو آدمیون کی لیے نصیحت ہے اسمین دو بحثین ہین بحث اول آنحضرت مامور تھے کہ اگلی

پیغمبرون کے طریقے پر چلین تو آپ نہ صاحب شریعت جدید ہوئے نہ افضل انبیا ۔ بلکہ تابع و مقلد ہین
جواب ملا نہ کسی پیغمبر کی یہ شان تھی نہ آپکی کہ اگلے پیغمبرون کی شریعت کا مقلد ہو کر رہے اسلیے
کہ اعتقادیات اور اخلاق سب کے ایکسان تھے تو جس طرح اور سب انبیا تابع نہ قرار پائے آپ بھی
نہوینگے ۔ اقتدا خواہ کل احکام مین ہوگی خواہ بعض مین ۔ کل مین ممکن نہین اسلیے کہ شرائع
انبیا باہم مختلف تھے پس جمع اضداد محال ہی ۔ اور بعض احکام مین تعین چاہیے اور تعین کہین
مذکور نہین پس ضرور ہی کہ اصول مراد لیے جائین تاکہ فروع بھی ضمناً و تبعاً داخل رہین ۔ اور
اقتدائے اصولی سنت قدیم ہی کوئی حکم جدید نہین ۔ اگر حکم اقتدا نہوتا تو لازم آتا کہ شرائع قدیم
بالکل مٹ جائین اور تمام مخلوق وحشت مین پڑے اور اگلون کی غلطی کا وہم ہو اور آپکا ہونا
ایک جدید امر قرار پائے اور یہ ہدایت نہوتی بلکہ اضلال ہے آپ خاتم اور متمم اور مکمل امر نبوت
تھے تو ضرور تھا کہ اون کے باقی ماندہ کام کو پورے کرتے تو یہ تکمیل ہی نقص نہین ۔ جبکہ انبیائی
سابق اللہ کے بتائی ہوئی راہ پر چلی ہین جیسا کہ فرمایا هَدَى اللّٰهُ تو یہ اقتدا باعتبار اتباع
الٰہی ہی نہ اتباع غیر حق یہ ہی کہ آپ اصول مین مثل تمام اور انبیا کے ایک ہی روش اور رستہ
پر تھے اور جو جو مراتب تکمیل و تعلیم دوسرون سے رہگئے آپنے پورے کردیے جیسا کہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ یا حدیث مین آیا کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ
مین اسی لیے بھیجا گیا کہ اچھے اخلاق کامل کردون ۔ اور فروع بعض دین ابراہیم پر ہین اسلیے
کہ آپکے جد امجد کی راہ ہی ؏ پدر اگر نتواند پسر تمام کند ۔ اور بعض بحسب مصلحت جدید اور مخصوص
تھے الحمد للہ کہ یہی اقتدا آپکی افضل و اکمل اور خاتم ہونے کے گواہ ٹھیرے اور ممکن ہی کہا جائے کہ
آپ عدم طلب اجر مین اقتدا کرین ۔ اور قول بعض کا کہ اگلی شریعتین ہمارے لیے حجت اور واجب العمل
ہین جبتک کوئی ناسخ نہ پایا جائے ۔ ہماری تقریر سے رد ہوگیا اسلیے کہ امر مبہم واجب العمل
نہین ہوتا پس اصول باتفاق واجب العمل ہین اور فروع بشرط تقریر و تصریح **بحث دوم**
ترک اجر تعلیم اسمین کئی مسئلے ہین **مسئلہ** ثواب تعلیم غیر دوسرون کے عمل اور تسلیم پر موقوف نہین
بلکہ نفس تعلیم و ہدایت موجب ثواب ہی **مسئلہ** آپ کل عالم کے پیغمبر تھے جیسا کہ فرمایا لِلْعٰلَمِيْنَ
مسئلہ نصیحت کی صلاحیت اجر اور عوض دنیاوی کے نہین رکھتے اسی لیے فرمایا کہ یہ تو نصیحت ہی
نصیحت کی مزدوری نہین ہوتی **مسئلہ** معلم ۔ بانی ہو یا خطیب ۔ ناصح کو اس اعتبار
سے کہ تعلیم کر رہین کچھ طلب کرنا یا قرار دینا نہ جائز ہے نہ واجب ۔ جائز اسلیے نہین ۔۔۔

علہ یہ لیے کہ تکمیل کام ناتمام ہی اور دوسرے ... سے ... نہین

کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ اور بعد قرار داد واجب الادا اسلیے نہین کہ نصیحت صلاحیت اجر
و عوض کے نہین رکہتے مسئلہ ایسی لوگونکی خدمت مستحب ہے اسلیے کہ نفع بدون عوض احسان ہی
وَهَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ مسئلہ انکی توقیر و عظمت لازم۔ اسلیے کہ شکر نعمت واجب ہی
اور تسلیم عطاے نعمت ہی مسئلہ اگر بے طلب ایسے حضرات کو کچہ ملجاے تو لینا ممنوع نہین اسلیے
کہ سوال کی نفی ہی لینے کی نفی نہین البتہ استغنا اولی ہی مصلحت نصیحت بے غرض اور احسان
بلا عوض زیادہ تر موثر اور مکرم ہوتا ہی اور لینے دینے سے اعتبار و توقیر تشریف لیجاتی ہی معالم
مالک ابن ضیف نامی یہودی عالم آپ کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ مین تجہے اوس ذات کی
قسم دلاتا ہون جسنے موسی پر توریت اوتاری کیا توریت مین ہی کہ اللہ موٹے عالم کو
مبغوض رکہتا ہی۔ مالک موٹا تازہ تہا کہنے لگا کہ اللہ نے بشر پر کوئی چیز نہین اوتاری
سدی نے کہا کہ فنحاص نے یہ کہا تہا۔ بہرحال جوابًا ارشاد ہوا

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ
اور نہ پہچانا اللہ کو حق پہچاننے کا اوسکے جب کہا نہین اوتارا اللہ نے کسی آدمی پر کچہ کہدیجیے کسنے اوتاری
الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا
وہ کتاب جسے لائے موسے نور اور ہدایت واسطے آدمیون کے کرتے ہو اوسکو ورق ورق ظاہر کرتے ہو اوسکو
وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ
اور چہپاتے ہو بہت اور سکہائے گئے تم وہ کہ نہ جانتے تہے تم اور نہ باپ دادا تمہارے کہدیجیے اللہ پہر چہوڑ دے اونکو بحث مین کہیلتے ہوے

اللہ کی تعظیم نکی جیسا کرنا چاہیے تہا اور کہنے لگے اللہ نے کسی آدمی پر کچہ نہین اوتارا آپ
کہدین کہ وہ کتاب جو موسے لائی جسمین نور و ہدایت تہی کسنے اوتاری (یعنے موسی بہی بشر تہے
جب اونپر توریت کی اوترنیکا انکار کرو تو یہودیت گئے اور اقرار کرو تو بشر پر اوترنا ثابت
ہوا معالم مین ہے کہ یہود نے مالک سے کہا تو نے یہ کیسی بات بے تکی کہدی تہی بولا مجہے
محمد رسول اللہ نے غصہ دلایا بے تحاشا میرے منہ سے نکل گیا وہ بولے تو غصے مین اللہ پر جہوٹہ
بہی بولتا ہی پہر اوسے منصب (مقتدائیت) سے معزول کرکے کعب بن اشرف کو مقرر کیا) اور
وہ کتاب نور و ہدایت تہی آدمیون کے لیے جسے تم لوگ ورقون پر لکہہ کر کچہ ظاہر کرتے ہو اور
اکثر چہپاتے ہو اور تمہین وہ علوم بذریعہ توریت سکہائے گئے جو تم نہ جانتے تہے اور نہ تمہارے
باپ دادے۔ (اے نبی کریم اسکے جواب مین آپ ہی کہدیجیے اللہ نے وہ کتاب موسی پر اوتاری تہی)

ربع پارہ
ذکر اول سورہ میں کیا گیا (تفسیر کبیر ۱۲)

پھر یہ جواب دیکر اونہیں چھوڑ دیجیے اپنی بک بک مین لگے ہین (ما قدروا) سے تعظیم - یا وصف یا معرفت مراد ہی - کہا ابوحنیفہ نے ہم اللہ کو پہچانتے ہین جیسا اوسنے اپنا وصف کیا ہی یعنے واحد صمد - قادر وغیرہ اور کہا ابن عباس نے قدر سے مراد ایمان ہی یعنے جب کتاب کا اور اوسکی نبوت کے منکر ہوے نبوت کی منکر ہوی جب نبوت کے منکر ہوے اللہ کا ایمان نہ رہا اسی لیے فرمایا (حق قدرہ) یعنے پورا ایمان نہ رہا اگرچہ توحید یا بعض صفات کا ہو پس معرفت الٰہی دو طرح پر ہی باعتبار خلق کہ اللہ کو احد صمد - قادر - خالق - مالک یقین کرین اور نبوت وکتاب پر تمام ایمان لائین یا باعتبار خالق وہ غیر منتہی ہی ابتدا وانتہا کو محیط ہی وہان نہ ادراک کی دال گلتی ہی نہ عقل وقیاس کی چلتی ہے اسی کی نسبت کہا گیا مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ (تخفون کثیرا) سے خواہ یہ مراد ہی کہ بڑا حصہ کتاب کا چھپا ڈالا یا تا ویلات باطلہ سے امور حقہ کو مخفی کر دیا یا یہ کہ وہ اعظم امور چھپا ڈالے جو لفظاً کم اور معنے نہایت وسیع تھے جیسے خاتم النبیین کے فضائل اور اوصاف جو شیرازہ فتر ایمان اور خلاصہ نسخہ سعادت تھے (علمتم) سے مراد احکام ربانی اور اخبار آسمانی ہین (آباؤکم) مراد وہ بنی اسرائیل ہین جو بعد محو شریعت ابراہیمی تھے اور محض لا علم ہوگئے تھے (ذرھم آہ) یہ منسوخ ہی آیت جہاد سے اسلیے کہ کافر پر جہاد اور عاصی پر احتساب واجب ہی

وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ ٱلْقُرَىٰ
اور یہ کتاب ہم کہ اوتارا ہمنے اوسے مبارک ہی سچا کرنیوالی ہی اوسے جو اوسکے سامنے ہی اور تا کہ ڈرا اؔ تو مکے والوں کو

وَمَنْ حَوْلَهَا وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ
اور اوسی کے گرد اوسکے ہی اور جو ایمان لاتے ہین آخرت پر ایمان لاتے ہین اوسپر اور وہ نماز وپر اپنی محافظت کرتے ہین

اور یہ یعنی قرآن کتاب ہی جسے ہمنے اوتارا مبارک کثیر النفع - دائم الخیر ہے سچا کرتی ہی توریت وانجیل وغیرہ کو اسطرح کہ وہ آسمانی کتابین ہین یا اسطرح کہ اصول واعتقاد صفات الٰہی اور اخبار مین اوسکے موافق ہی اور احکام مندرجہ کتب سابقہ کو بھی حق ومنجانب اللہ بتاتی ہی گو اب منسوخ ہوجائین اور اسلیے اوتارا کہ ڈرائے تو اس سے مکے والونکو اور اوسکے گردا گرد کے آدمیونکو ڈرائے اور جو لوگ آخرت پر ایمان لاتے ہین اس کتاب یا پیغمبر پر بھی ایمان لاتے ہین اور اپنی نمازون کی محافظت کرتے ہین (ام القری آہ) یہ نام ہی مکے کا اسلیے کہ زمین مکے کے تلے سے پھیلائی گئی یہ قول ابن عباس کا ہی - اور کہا ابوبکر اصم نے یہ قبلہ تمام دنیا کا ہے پس یہ اصل اور تمام بستیان فرع ہین اور آپکے نبوت کی تخصیص مکے کے ساتھ ذکر آتا ہی

ف تفسیر کبیر [illegible] کہ آیات مذکورہ بالا مدنی ہیں پس یہ آیت بھی مدنی ہوگی اور [illegible]

اور کلمہ (من حولہا) سے واضح ہے کہ آپ تمام عالم کے پیغمبر تھے فرمایا بُعِثْتُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ یا
سیاہ و سفید سبکا میں پیغمبر ہوں۔ (من) کلمہ عام ہے سبکو شامل اور حول خاص ہے بمعنی گرداگرد
اب کسی بیان کی حاجت نہیں کہ کہاں تک بلکہ شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً منتہا ئے خلق کو شامل ہے
و ہم محاورات میں حول کا اطلاق قرب و جوار پر آتا ہے نہ کل پر دفع اسی لیے فرمایا کہ ام القری
جب مکہ تمام بستیوں کی اصل ہے تو گرداگرد اوسکا اون سبکو بدرجۂ اولی شامل نکتہ ہم کہہ سکتے ہیں
کہ آپ پیغمبر ہیں ما فوق و ما تحت مکہ کے بھی یعنی سموات و الارض میں آپکی نبوت اور سیادت مسلم ہے اسلیے کہ
تخصیص (حول) کی اطراف اربعہ کو ساتھ لازم نہیں بلکہ باعتبار مختلف ہر ایسی شے پر صادق آسکتا ہے جو ایک جانب ہو
ف اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے دو وصف بیان فرمائے ۱ ایمان بالآخرۃ ہے جو اصل ہے خوف و
رجا کی ۲ حفاظت نماز جو مدار ہے بقائے اسلام و ایمان کا اور مراد حفاظت سے حفظ اوقات
رعایت سنن و آداب و لحاظ ارکان واجبہ یا حفظ قلب خطرات غیر سے و حفظ جوارح ممنوعات و مفسدات
صلوٰۃ سے اور اسلیے حدیث میں وارد ہوا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ
اور کون ظالم زیادہ اوس سے جسنے باندھا اللہ پر جھوٹ یا کہا وحی آئی طرف میری اور نہیں وحی کیا گیا طرف اوسکے کچھ

آیت جھوٹوں کی شان میں ہے
کرے جیسے مشرک اور یہود

وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
اور جسنے کہا اوتارتا ہوں مثل اوسکے جو اوتارا اللہ نے

پہلا وہ جو اللہ پر افترا
و نصارا دوسرا وہ جو

دعوی کرے کہ مجھپر وحی آتی ہے اور نہ آتی ہو جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ جنہوں نے
دعوی نبوت کیا اور منہ کی کھائی۔ اور اسمیں اشارہ ہے کہ اللہ پر افترا اور نبوت کا جھوٹا دعوی
ظلم ہے اگر آپ معاذ اللہ ایسے ہوتے تو یہ تمام برکات کہاں سے آتی تیسرے جو کہے کہ قرآن کا سا
کلام بنائے دیتا ہوں جیسا کہ بعض کفار سحر اپنی کرتے اور کہتے

وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَکُمْ
اور اگر دیکھے تو جب ہوں ظالم سختیوں میں موت کے اور فرشتے کھولنے والے ہاتھ اپنے نکالو جانیں اپنی

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ
آج عوض دیے جاؤگے عذاب رسوائی کا بسبب اوسکے کہ تھے تم کہتے اللہ پر ناحق اور تھے تم

ای نبی کریم کبھی آپ دیکھیے جب
جانکنی کی حالت میں ہوں ملائکہ

عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ ۝
آیتوں سے اوسکی تکبر کرتے

ان جھوٹوں کی موت آتی ہے اور
عذاب کرتے ہیں اور طمانچہ

قہر سے انکو مارتے ہین اور کہتے ہین نکال اپنی جان آج وہ دن ہی کہ تجھے ذلت کی مار پڑیگی اور
حضرت شاہنشاہ برحق سے گستاخیون کی سزا ملی اوس ذات پاک پر افترا اور اوسکے احکام اور
آیتون سے تکبر کرنیکا آج مزا چکہہ در منثور میں ابن عباس سے مروی ہی کہ آپنی یہ آیت پڑہی
اور فرمایا قسم بخدا کوئی نہین مرتا جبتک اپنا ٹہکانا دوزخ یا جنت سے نہین دیکہہ لیتا پہر مرتے
مومن کی ذکر کی کہا اگر مرنے والا کافر ہوتا ہی تو ملک الموت دو صفین ملائکۂ عذاب کے اوتارتے
ہین جو زمین کے کنارون کو بہر لیتے ہین اس مجرم کو حیرت ہو جاتی ہی تم جانتے ہو کہ وہ تمہین دیکہتا
ہی مگر اوسکی ٹکٹکی اونہین فرشتون کی طرف لگی ہوگی ہی فرشتے اوسپر سختی کرتے ہین اگر تم اوسی آمائی
مین بہی دیکہتے ہو پہر اوسپر لعنت کرتے ہین اور کہتے ہین اے نفس خبیث نکل اور داخل ہو اوس
عذاب اور بلا مین جو تیرے لیے مہیا ہی اور اسیطرح جہڑکتے رہتے ہین اور رگ رگ سے جان نکالتے
ہین جب روح ہنڈلی تک آجاتی ہی اور یہ نہایت سخت وقت ہی تو ہر فرشتہ بچتا ہے اور
کراہت کرتا ہی کہ اوسکے نجس روح کے قبض کا متولی ہو پہر خود حضرت ملک الموت اوسکی جان نکال
لیتے ہین اور اوسے بدبودار کفن جہنم مین لپیٹتے ہین اور بدبو اوسکی پہیل جاتی ہی اور کہتے ہین ہی اللہ
لعنت کرا ایسی روح اور ایسے جسم پر جب فرشتے اوسے آسمان پر لیجاتے ہین تو دروازے بند
ہو جاتے ہین پہر فرشتے اوسے آسمان سے چہوڑ دیتے ہین جب زمین کے قریب آجاتی ہی لیک کر
گرز آہنی پر روک لیتے ہین اسیطرح تین بار بہڑیان دیجاتی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ آیت پڑہی وَمَنْ يُّشْرِكْ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ شرک کرنے والا گویا گر پڑا آسمان سے
پہر حضرت بادشاہ جبار کے سامنے پیش کی جاتی ہی خطاب ہوتا ہی نہ مرحبا ہو تجھے ملے روح
خبیث اور وہ جسم جس سے تو نکلے پہر ارشاد ہوتا ہی لیجاؤ اسے جہنم کی طرف اور اسے اوسکا ٹہکانا
اور وہ سب عذاب دکہادو پہر حکم ہوتا ہی زمین پر لیجاؤ پہر اوسے زمین پر لاتے ہین اور جسم
اور اوسکے کفن مین داخل کردیتے ہین اور قبر مین دو فرشتے سیاہ رنگ کرنجے آنکہون والے
نہایت بدمزاج تند خو گرز آہنی اور زنجیر وطوق لیے ہوے آکر کہتے ہین بیٹہہ جا پوچہتے ہین تیرا
رب کون ہی گہبرا کر کہتا ہی تم ہو پہر کوڑے پڑنے لگتے ہین اور وہ چلاتا ہی کہ سوائے جن و بشر
کے سب سنتے ہین پہر دبایا اور نکا کوڑا اتنا بہاری ہوتا ہی کہ جن و انس ملکر نہ اوٹہا سکین
پہر کہتے ہین تیرا نبی کون ہی کہتا ہی مین نے لوگون سے سنا تہا کہ محمد ہین وہ کہتے ہین تو تا
تیرا کیا قول ہی کہتا ہی مین تو نہین جانتا اسوقت اسقدر پسینا نکلتا ہی کہ زمین تلے کی

پھیلک جاتی ہے اور نہایت بدبو ہوتی ہے پھر اوسکی قبر اوسے دباتی ہے اودھر کی پسلی اودھر ہو جاتی ہے
پھر سانپ اور بچھو دوزخ کے اوسے کاٹا کرتے ہیں (مختصر انتخاب کیا گیا)

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ
اور بیشک آئے تم ہمارے پاس تنہا جسطرح پیدا کیا ہمنے تمکو پہلے بار اور چھوڑ دیا تمنے وہ جو دیا تھا ہمنے تمکو

وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ
پیچھے پشتوں کے اپنے اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہارے سفارشی تمہارے وہ کہ گمان کرتے تھے تم وہ تم مین

شُرَكَاءُ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ
شریک ہین البتہ کٹ گیا علاقہ تم مین اور کھو گیا تمسے وہ کہ تھے تم دعوے کرتے

بعد موت یا بروز قیامت ارشاد ہوگا (کبیر) ملے کافرو تم ہمارے حضور مین اکیلے آئے جیسا ہمنے
تمکو دنیا مین اکیلا بھیجا تھا اور تم وہ مال و اولاد اور تمام جھگڑے جنکے لیے خدا کو بھلا یا تھا وہین
چھوڑ آئے آج تو ہم تمہارے ساتھ سفارشی حمایتی وہ معبود جنہین خدا کو چھوڑ کر پکارتے تھے نہین دیکھتے بیشک
وہ تمام علاقے اور تعلقات منقطع ہو گئے اور جو تم دعوی کیا کرتے تھے وہ سب باطل ور غلط نکلے

إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ
بیشک اللہ پھاڑنے والا دانے اور گٹھلی کا ہے نکالتا ہے زندہ مردے سے اور نکالنے والا مردے کا ہے

فالق مراد اس سے | مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ | خالق (در منثور)
حب دانہ | زندہ سے یہ تمہارا اللہ ہے پھر کہان بہکے جاتے ہو | نوی تخم یعنے گٹھلی

مراد حب سے مقصود اور فرع ہے اور نوی سے ذریعہ اور اصل - یہ تمام امور فرع ہون یا اصل
مقصود ہون یا وسائل کچھ ہون وہی موجود کرتا ہے حی زندہ یعنی درخت یا سبزہ یا حیوان
یا شے موجود میت سے مراد تخم - یا زمین خشک - یا بیضہ - یا نطفہ - یا شے معدوم
حاصل دانہ اور تخم کا پیدا کرنا مردے کو زندہ کرنا اور زندے کو مردہ موجود کو معدوم
اور نیست کو ہست کرنا اوسیکا کام ہے اور تمہارا اللہ ایسا قدرت والا ہے اب تم کدہر بہکے
جاتے ہو کس عاجز و ہیچ کو معبود بناتے ہو جو نہ خود موجود ہو سکے نہ دوسرے پر قادر

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ
پیدا کرنے والا صبح کا اور بنایا رات کو آرام اور آفتاب اور ماہتاب کو حساب یہ اندازہ ہے غالب دانا کا

معالم اہل کوفہ کی قرارت (جعل) ہے - اور ابراہیم نخعی کی قرات مین (فلق) ہے - کبیر سوائے

قرأت عاصم اور کسائی کے (جاعل) آیا ہی اصباح جمع صبح یا مراد ہر دن کے صبح یا باعتبار اختلاف مطالع صبح کو جمع فرمایا۔ یا اسلیے کہ صبح کاذب ہی اور صادق در منثور فالق الاصباح پیدا کرنیوالا رات دن کا کہا ابن عباس نے (اصباح) نور آفتاب حسبان مصدر ہے جیسے حساب شمار کرنا اللہ تعالیٰ روشن کرنیوالا صبح کا ہی اور بنانے والا رات کا موجب تسکین و راحت اور چاند سورج کو حساب یعنی پیمانہ حساب روز و شب و ماہ و سال بنایا (چونکہ انکی رفتار ایک اندازہ معینہ سے بیش و کم نہین ہوتی) فرمایا یہ اندازہ کرنا ہے اوس ذات کا جو اپنے ارادون و رتمام عالم پر غالب ہی اور ہر چھپی کھلی امر کا جاننے والا۔ نہ اوسکے حکم مین مخالفت ممکن ہی نہ اوسکے علم و حساب مین نقصان و زیادت **مسئلہ** رات دن ایک ماہیت موجود اور وجود خارجی ہی محض ذہنی نہین یعنے یہ نہین کہ طلوع آفتاب دن اور غروب رات ہو اسلیے فرمایا کہ ہم پیدا کرنے والے ہین رات اور دن کے جسطرح تخم سے درخت اور درخت سے پہل پیدا ہوتا ہے مگر وہ ایک وجود غیر ہی الحبائک رات دن اللہ کے مخلوق ہین انکے خزانے پر فرشتہ مقرر ہے **شراہیل** نامی ایک فرشتہ آفتاب ڈوبتے وقت مغرب کی جانب سے رات کی تاریکی لٹکاتا ہی اور آفتاب کو حکم ہی کہ رات کو دیکھتے ہی ڈوب جائے اور رات فوراً دنیا کو گھیر لی صبح کو دوسرا فرشتہ **ہراٸیل** نامی دن کی روشنی لٹکاتا ہی آفتاب کو حکم ہی کہ اوسی دیکھتی ہی فوراً نکل پڑے اور رات کا نور اور تمام عالم پر روز ہو در منثور جب چاند سورج کا حساب پورا ہو جائیگا وہی آخر دن اور روز قیامت ہی

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اور وہی وہ ہی جسنے بنائے واسطے تمہارے تارے تاکہ راہ پاؤ اوس سے تاریکیون مین خشکی اور تری کے بیشک ظاہر کردین ہمنے نشانیان قوم دانا کے لئے

وہی اللہ ہی جسنے تمہارے لیے تارے بنائے تاکہ تمکو خشکی اور تری کے اندھیرون مین راہ ملجائے ہمنے اپنی قدرت اور ربوبیت اور الوہیت کی نشانیان کہولدین ہین مگر اونکے لیے جو عقل سے کام لیتے ہین اسمین کئی بحثین ہین اول النجوم جمع نجم لغۃً ہر تارے کو کہتے ہین چاند سورج ہو یا اور تارہ مگر سیاق عطف و ذکر شمس و قمر چاہتا ہی کہ سوائے چاند سورج کے اور تارے مراد ہون دوم تہتدوا اپنی ظاہر اور لغوی معنی پر ہے یعنے راہ رست پا جانا اور تاویل و مجاز یعنے ہر مشکل مین راہ پا لینے ہر شے کا کشود کار جیسا کہ موضوع و منشا ہی علم نجوم کا۔ اسجگہ جائز نہین اسلیے کہ ما اہتدا لنفسہ اور راہ پانا

لفظ خاص ہی محتمل بیان نہیں ہے قرینہ ذکر بر و بحر ارادہ مجاز سے باز رکھتا ہی دوسرے احادیث و آثار
مانع وارد ہین جیسا کہ ابھی مذکور ہونگے **سوم** ظلمات اگر اپنے معنے لغوی پر ہی یعنی اندھیرا اور
نجوم عام ہی شمس و قمر ہو یا اور تارے تو روشن ہی کہ ہر مقام تر ہو یا خشک انہین سے روشن
ہوتا ہی اور اگر ظلمات استعارہ ہی طرق مشتبہ اور جوانب مجہول سے اسلیے کہ جہان راہ
اور اطراف کے لیے کوئی نشان نہین گویا وہ مقام تاریک ہی تو نجم سے سوائے شمس و قمر کے
اور تارے مراد ہین اور یہی تاویل صحیح تر ہی پس رات کو تارون کے ذریعے سے راہ نظر
آتی ہی اور جہان راہ اور سمت کے پہچاننے کی کوئی سبیل نہین تارے بتاتے ہین احکام
فوائد اور احکام متعلقہ نجوم و شمس و قمر تین درجہ پر ہین اول (**فرض**) یعنے اوسکا انکار کفر ہی
اسلیے کہ قرآن سے ثابت ہین جیسے زینت آسمانی۔ رجم شیطانی۔ عالم کی نورانیت۔ راہ
و جانب کی معرفت۔ حساب ایام حج و رمضان و افطار۔ ماہ و سال وغیرہ کا شمار دوسرے (جائز)
وہ جو مشاہدے اور قواعد سے ثابت اور شرع اوسکی مخالفت سے ساکت ہو مثلاً علامات سے
جان لینا کہ پانی برسیگا یا نہ۔ یا یہ موسم بارش ہے یا فصل گرمی کے اسکے مثل بہت قواعد و
آثار متعلقہ علم نجوم ہین اور تارون کی نظیر بعینہ آگ۔ پانی وغیرہ کی نظیر ہے جسطرح یہ تمام
اشیا بعض تاثیرون کے آلے سمجھے گئے ہین اور خدا ہی کے حکم سے۔ ایسے ہی تارے اللہ نے
بعض تاثیرون کے لیے بنائی **موطا مالک** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَنْشَأَتْ
بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غَدِيقَةٌ جب اٹھے ابر دریا کی طرف سے پھر ملک شام کیطرف چلے
تو یہ چشمہ سیراب ہی۔ اس سے ظاہر ہی کہ حضور نے ابر دریائی کا شام کی طرف جانا علامت بارش
قرار دیا **در منثور** فرمایا کہ آدمی نجوم سے اوسقدر پڑھے جس سے تری و خشکی کی راہ پا سکے پھر
چھوڑ دے۔ اور مجاہد سے ایک روایت مین یہ بھی منقول ہی کہ منازل قمر بھی سیکھے۔ کہا قتادہ نے
اگر کوئی غیب جانتا تو آدم علیہ السلام جانتے جنہین اللہ تعالی نے اپنے ید قدرت سے پیدا کیا
فرشتون نے سجدہ کیا۔ علم اسما تعلیم ہوا **عقائد نسفی** اگر کوئی کہے کہ بذریعہ ہالہ قمر مجھے
معلوم ہوا کہ پانی برسیگا نہ مدعی غیب ہو نہ یہ کہنا عیب ہے سوم (حرام و کفر) اور وہ علم کہانت
اور نفسانیات منجمین ہی **در منثور** خطیب سے مروی ہی کہ فرمایا حضرت علی نے کہ نجوم کی اصل یہ
ہے یوشع بن نون پیغمبر سے اونکی قوم نے کہا جب تک آپ ہمین ابتدا خلق اور موت و حیات
تعلیم نفرمائین ہم ایمان نلائینگے اللہ نے ایک ابر کو حکم بھیجا جسنے صاف پانی ایک پہاڑ پر چھ

کر دیا پھر چاند اور سورج اور تارون پر وحی کی کہ اس پانی مین چلین پھر یوشع کو حکم ہوا کہ قوم لیکر پہاڑ پر آئین جب یہ پہاڑ پر آئے اور پانی پر ٹھہرے رفتار نجوم دیکھی اونہین اتبدا خلقت اور موت و حیات کا حساب معلوم ہو گیا۔ یہ لوگ حضرت داؤد کے زمانے تک اسی حساب سے امور مخفیہ دریافت کر لیتے پھر انکی کفر کی وجہ سے حضرت داؤد نے اپر جہاد کیا اونہون نے اپنی قوم کے دو حصے کیے جنکی موت آگئی تھی اونہین گھر مین چھوڑا اور جنکی زندگی تھی اونہین سقابلے مین لائے جو لڑائی ہوتی وہ صحیح و سالم رہتی فوج داؤدی کی صفائی ہوتی آپنے حق سبحانہ تعالی سے دعا کی ارشاد ہوا کہ اونکو علم عطا ہوا ہے مرنے والے اونکے ساتھ نہین ہین جو مارے جائین پھر حضرت داؤد نے دعا کی تو آفتاب رک گیا اور اونکا حساب غلط غلط ہو گیا۔ فرمایا حضرت علی نے تب سے نجوم مین نظر مکروہ ہو گی **بخاری** آپنے فرمایا کہ جو کہتے ہین اللہ کے ہمپر فضل و رحمت سے پانی برسا یا وہ مومن ہین اور جو کہتے ہین کہ فلان نکھت سے پانی برسا وہ تارون کے ایمان لانے والے منکر کافر ہین **مسلم** مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً جو کسی کاہن کے پاس آئے اور اوس سے کچھ پوچھے اوس کی چالیس راتون کی نماز قبول نہو گی **مشکوۃ** ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی جسنے اوس مقدار کے سوا جو اللہ نے ذکر فرمایا علم نجوم سیکھا اوسنے جادو کا ایک جز سیکھا کرما ربیع نے اللہ نے تارون مین موت و حیات اور رزق نہین رکھا مگر لوگ اللہ پر افترا کرتے ہین **در منثور** ابو نعیم اور طبرانی نے مروی کہ آپنے فرمایا جب میرے صحابہ کا ذکر آوے زبان درازی نکرو اور مسئلہ قدر و نجوم کی بحث سے سکوت کرو (اسلیے کہ یہ مسائل نازک فہم عوام سے باہر حکمت دقیق پر مبنی ضرورت سے زائد ہین) مسئلہ علم نجوم اسقدر پڑھنا کہ جانب قبلہ اور حساب ماہ و سال اور دریا اور جنگلون کی راہ کا امتیاز ہو سکے اولی ہے اور اس سے زیادہ جبتک اخبار غیب در تاثیر مستقل اور گذشتہ و آیندہ کی خبرون سے متعلق نہو جائز ہے زیادہ اسکے ممنوع اور اعتقاد اوسکا کفر۔ **فقہ** دنیا مین ہر شے ایک اثر رکھتی ہے قوی و جلی ہو جیسے آگ برف سنکھیا یا ضعیف جیسے گرم سرد دوائین یا افیون۔ پھر جب یہ کہا جاوے کہ آگ نے جلایا سنکھیا نے مارا دوا نے گرمی یا سردی کی تو کوئی الزام نہین اور تارون کا نام لیا اور کفر کا خوف سے موجود بیشک اسمین ایک فرق لطیف ہے یعنی چشم کوتاہ بین اور دل کم معرفت عجائبات عالم اور تاثیرات نجوم کو دیکھکر یہ تو سمجھتا ہے کہ یہ کارنمایان کسی زبردست حکمت والے کی ہین مگر اوسکے یہ مخلوق

آسمانی اور اجرام نورانی اپنے بلکہ تمام محسوسات سے لطیف و شریف نظر آتی ہین یہ سمجھتا ہو کہ
یہ تمام نیرنگیاں اسی زمردین خیمے کے رہنے والونکی ہین اور دیکھتا بھی یہی ہو کہ انہین سے نور
و ظلمت قسم قسم کی تاثیرین عیان ہین گو یہ گھڑی کسی اور کنجی کی کوک سے چلی مگر نظرین تو
یہی نورانی پرزے چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہین اوسکے خیال انکی طرف ایسے ہو جاتے ہین
جو ربوبیت و الوہیت کے سزاوار ہون چنانچہ ہزارون علم غیب کے مدعی لاکھون مستقل
تاثیر اور معبودیت کے قائل ہو گئے ایک بڑا گروہ حکما کا انہین نقطۂ دائرہ انتظام و مدار عالم
سمجھ گیا غیرت توحید و جلال ربوبیت جوشزن ہوے انکی طرف آنکھ اوٹھانے والون کے
دشمن ہوے حکمت شرعی اور اقتدار نبوت نے اس خون فاسد کے اخراج کا قطعی حکم دیا اگرچہ
اور بھی چند قطرے اوسکے ساتھ نکل جائین۔ اور ایسا نہوتا تو جمال قدرت چھوڑ کر عکس کے
فریفتہ ہو جاتے اونہین آفتاب حقیقت تک رسائی کہان تھی زمین کے کثیف ٹکڑے بھی
پرتو سے نورانی نظر آتے۔ بخلاف زمینی چیزون کے کہ نہ اونکی طرف ایسے اعتقاد ہین اور نہ وہ مستقل
اثر والے سمجھے گئے بلکہ اونہین کے عقلا نے اونہین مجبور قرار دیدیا اب کوئی آگ پانی پوجے
تو پوجا کرے نظرین اپنی محققانہ ہین تاثیرین انکی معمولی اور قوتین عین مجبور سمجھے گئین
دربار شاہی گو عام ہو مگر باغیون کے لیے نہین اور مجاز گو جائز ہے مگر قرینہ چاہیے

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ
اور وہی وہ ہو جسنے پیدا کیا تمکو جان واحد سے پھر جاے قرار ہو اور امانت گاہ بیشک کھول دیا ہمنے آیتونکو قوم سمجھدار کیلئے

وہی اللہ ہو جسنے ایک جان یعنی آدم سے تم سب کو پیدا کیا پھر تمہارے لیے ایک قرار گاہ
(جہان عبادت اور کسب منافع کرو) اور امانت گاہ (جہان ایک ہی حالت پر رہو نقصان
و زیادت نہو) مقرر فرمایا یہ نشانیان ظاہر کر دی گئین جو سمجھدار ہین سمجھ لینگے کہ ایسا قادر مطلق
قابل پرستش ہو یا نقوش خود کشیدہ (مستقر و مستودع) دونو لفظ مشترک معنوی ہین
یعنے اسلیے کہ معنی حقیقی مقصود نہین اور مرادین متعدد ہین پس ہر شخص نے ایک اعتبار سے
نازل کیا **معالم** ابن مسعود نے کہا مستقر رحم مادر مستودع صلب پدر۔ کہا مجاہد نے دنیا
مستقر ہے اور آخرت مستودع۔ حسن نے کہا مستقر قبر ہے اور دنیا مستودع۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَ[illegible]
وہی ہے جسنے اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالے ہمنے اوس سے روئیدگی ہر شے [illegible]

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ
اوس سے سبزی نکالتے ہین ہم اوس سے دانے تلے اوپر اور کھجور کے گابھے سے خوشے

دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ
ملے ہوئے اور باغ انگور اور زیتون اور انار کے یکسان اور مختلف

انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝
دیکھو طرف اوسکے پہل کے جب پہلے اور اوسکے پکنے کے بیشک اسمین نشانیان ہین اوس قوم کیلئے جو ایمان لاتے ہین

وہ ایسا رب قادر ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا پہر اوس پانی سے درخت اوگائے پہر اونمین پتیان پیدا کین اور دانے پیدا کیے جو بہرے ہوئے تلے اوپر ہین اور خرمہ کے درخت سے گابہون مین خوشے متصل اور گہنے پیدا کیے اور نکالے باغ انگور اور زیتون اور انار کے جنکے پہل پتی متحد بہی ہین اور مختلف بہی غور و نظر کرو پہلونکو جب پہل آئے اور پکنے لگے وحدت تخم نے جلوہ کثرت دکہایا اور جمال قدرت نے کیسے کیسے صورتین بدلین ذرات وجود نور افشانی ربوبیت سے کیسے گرم اوج ہین اور قطرات شہود فیضان غیب سے سراپا موج

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ
اور بنائے واسطے اللہ کے شریک جن حالانکہ پیدا کیے اونہین (اللہ نے) اور گڑھ لیے واسطے اوسکے بیٹے اور بیٹیان بے علم کے پاک ہے وہ اور برتر ہے اوس سے کہ بیان کرتے ہین وہ

اور ان مشرکین نے اللہ کے لیے شریک بنائے ہین جنون سے حالانکہ اللہ نے اونہین پیدا کیا اور اللہ کے لیے ولسے بیٹے بنائے ہین جیسے عیسائی عیسیٰ کو اور یہودی عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین اور بیٹیان بناتے ہین جیسے مشرکین فرشتون کو اللہ کی بیٹیان کہتے ہین اور انہین اپنے اس خرافات پر کوئی دلیل کوئی علم نہین پاک ہی وہ اور برتر ہی اون تمام اتہامات سے جو یہ لوگ لگاتے ہین یا پاک و برتر ہی اون تمام اوہام و عقول اور رسائیون سے جو کسی مخلوق سے ممکن ہون

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۖ
ایجاد کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کیونکر ہوگا اوسکے لیے لڑکا اور نہین ہی اوسکے لیے زوجہ اور پیدا کیا ہر شے کو

آسمان و زمین کا بنانے والا اوسکے لڑکا کیونکر ہو گا اور بلا نہین ہی اور ہر شے کو پیدا کیا

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝
اور وہ ہر شے سے خبردار ہے

اوسکے لڑکا کیونکر ہو گا اور بلا ... اور ہر شے سے خبردار ہے

یعنی دلائل الوہیت اور ربوبیت کے بعد مشرکین کا رد فرمایا کہ جب اللہ تعالی خالق آسمان و زمین ہے تمہیں تو دیکھکر یہ مخلوق ہو تو بیٹا بیٹی جو ہم جنس ہوتے ہین کہاں سے آئینگے اور جب ایجاد بعید پر قادر ہے تو

تو الد و تناسل کیطرف جو ممکنات مین ہی

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
یہ اللہ رب تمھارا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ

یہ قدرت والا مقدس تمھارا پروردگار
جو پیدا کرنے والا ہر شے کا ہی پس

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ
نہین پاتین اوسے بینائیان اور

اوسے بینائیان اور ادراک احا
گھیرے ہوے اونکی اصل و حقیقت کا
احاطہ کرنا ابصار جمع بصر۔ بینائی
یہان تمام ہی بشر ہو یا ملک یا اور کوئی
قدوس نہین لطیف نیکو کار اور نار
اور تمام عوارض سے منزہ ہی نہ عرض۔ بد
محروم رہنے والے ہین کہ ظاہر آیت
ادراک نہ سوجھا بیشک منتہا اور ادر
نہین اور ثبوت وعدۂ دیدار جسپر اوسے
ہی ہم سب اہل سنت ایمان لائے ہین
آنکھون سے مشرف بدیدار ہون
حسن تو بسیار ÷ گل چین جمال تو ز
سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا تم اپنے پرو
رنگ وصورت۔ قرب و بعد۔ جہت
عقل مین آئے یا نہ آئے جو ہاتھ پا
لطیفہ آیت سے مفہوم ہوتا ہی کہ
ہی ایسے ہی ہر وصف و عرض وذا
ادراک کے ساتھ اسم

ہی کیون توجہ ہوگی اور ہمسر اوسکا کون ہوسکیگا کہ نہ وجہ نحو

كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ
پیدا کرنیوالا ہر شے کا پس بندگی کرو اوسکی اور وہ ہر شے پر وکیل ہے

کوئی تعظیم و عبادت کے قابل نہین مگر وہی
کرو اوسکی اور وہ ہر شے پر وکیل ع کارساز ہی

لُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ
پالیتا ہی بینائیون کو اور وہ ہے لطیف خبردار ہے

ن کرسکتین وہ لطیف و نازک ہی وہ تمام بینائیونکو
ہی اسلیے کہ وہ خبیر ہی ادراک دریافت کرنا
وہ قوت جس سے رنگ وصورتین محسوس ہون
یکی بصر قابل ادراک جمال قدیم و احاطہ حضرت
سلیے کہ آمیزش حدوث اور رنگ و جسم وصورت
ہر کہا معتزلہ نے اور وہ جو دولت دیدار سے
دیدار پروردگار ممکن نہین مگر اونہین کلمہ
حاطہ اوسکا بصر کیا بصیرت سے بھی ممکن
دالون کے بقا کا دار مدار ہے خبر مشہور سید ابرار
سکائے ہوے قائل ہین کہ قیامت مین انہین
مین تو کچہ نہ پوچھیے داماں نگہ تنگ گل
رد ÷ صحیحین مین روایت ہی کہ فرمایا
کھون سے دیکھو گے البتہ کم و کیف
ن وہ قادر ہے جو چاہے کرو کہا کہ ہمارے
نا ہی کیا وہ آنکھ کو بینا نہین کرسکتا
ح تمام اشیا کی حقیقت و ماہیت جانتا
اور ہمارا ایسا صرف دیکھنا نہین بلک
تشد لطیف و خبردار ہے

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۱۰۴

بیشک آگئین تمہارے پاس بینائیان تمہارے رب کے پاس سے پس جو دیکھے اپنی ذات کیلیے اور جو اندھا ہو بس اسپر اور میں نہین ہون تمپر محافظ

بصائر دلائل - علامات - علم - عقل - معرفتے (دلیل جمع) - البصر عارف - مومن - حق پسند ہو

عمی جاہل - کافر - منکر - حفیظ نگہبان - وغیرہ - ذمہ دار - حاصل (قرآن اور معجزات)

تشبیہ لیے آنکھین ہین اللہ نے تمکو عطا فرمائین عقل اور تمام عجائبات قدرت اللہ کے پہچاننے یکسان سارے کرسے وہ اپنی ذات کے فائدے کے

تو جوان آنکھون سے کام لے اور جمال حق کا بینت پر ہو اور مین رسان ہون تمہارا

لیے کرتا ہو اور جو اندھا رہے تو اوسکا ضرر اوسکی جان پر ہے (بیان ہین الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ)

نگہبان نہین دوسرے مقام پر فرمایا بل الانسان سے درنے ف آیت سے رد جبریون کا جو کہتے ہین

آدمی اپنے نفس پر خود بینائی ہے اگرچہ عذر کرے تو خرسمان ارشاد ہے کہ جسنے بینائی دیدی کہو یا نہ

ہم کچھ نہین کرسکتے جیسے شجر و حجر ویسے ہی بشر سوا زیتون سنت سے بیان

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۱۰۵

اور ایسے ہی پہیرتے ہین ہم آیتین اور تاکہ کہین پڑھین آپ اور تو بیان کرین ہم اسکو اور تمام علم کیلیے کہ جانتے ہین

تصرف پہیرنا مراد یہ ہے کہ لفظ و معانی و تر... فیضا... امثال پہیر لیپ بدل کر سمجھاتے ہین کہ ایک

نسمجھین تو دوسرے سہی یہ اثر نکرے تو وہ سہی پڑھنا تفسیر آیت مین عبارتین

پیچیدہ ہین ابو سعود ایسے ہی پہیرتے ہین... پر حجت قائم ہو اور منکر شقی

فصاحت و بلاغت قرآنی سے متحیر ہو کر کہ... کا یہ کام نہین علما اہل کتاب یا جن

تعلیم یا سحر کے تاثیر سے یہ مضمون عالی ... صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے

اور جو علم و عقل رکھنے والے ہین اونپر ... ہم غرض قرآن ہدایت

ہے نہ ضلالت اور بیان دونو غرضین ... وقع غرض تو محذوف ہے یعنی

حجت لازم کرنا مگر اثر مختلف ہو جا...) اور عالم مومن کے

لیے اظہار حق ہوگا - یا کہو کہ یقولوا مین لام عاقبت انجام اونکا یہ ہوگا اور

(لنبینہ) مین لام کے ف یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان بے علم کا یہ کام نہین آپ بڑے

عالم تعلیم یافتہ حضرت ہین

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۱۰۶

پیروی کر اوسکی جو وحی کی گئی طرف تیری تیرے رب سے ... اور پہیر لے منہ مشرکین سے

اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ

چاہتا اللہ نہ شرک کرتے اور نہیں بنایا ہمنے تجھے اونپر محافظ اور نہیں تو اونپر وکیل

پر چلتی کی کسی آدمی کی ابتلع اور تعمیل تجھے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ... تجھے

... اللہ تو ... ورنہ تجھے اونپر نگہبان نہیں بنایا اور نہ تو اونپر وکیل ہے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ

اور نہ گالی دو اونکو ... (شرک) پکارتے ہین سوائے اللہ کے پس وہ گالی دینگے اللہ کو زیادتی سے بن علم ایسے ہی

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

... ہرگروہ کو کام اونکے پہر طرف اون کے رب کے مرجع اونکا ہے بتادیگا اونکو جو کچھ کرتے

... اونہیں جنہین مشرکین پکارتے ہین کہ وہ بہی انہین اللہ کو عداوت اور ... سے

... ہمنے ہرگروہ پر اون کے اعمال یونہین اچھے کردکہائے ہین (جیسے وہ لوگ ...

شرک کو محبوب جانتے ہین) پہر اونکا پہرنا رب کی طرف ہو وہ اونکے کام کے ... سے

اونکو مطلع کردیگا **معالم** جب ابوطالب بڑھے ہوے اور موت کا زمانہ قریب آ ... نے

کہا کہ ابوطالب محمد کے بڑے حامی اور محافظ تھے اگر ہم اون کے بعد محمد کو مارڈالین تو لوگ یہی

... انکا چچا بچاتا تہا اوس کے مرتے ہی مارڈالا پہر ابوسفیان اور ابوجہل وغیرہ ...

گئے اور کہا ... تم ہم مین بڑے بوڑھے اور سردار ہو اور محمد نے ہمکو سخت تکلیف

دی ہی ہمارے بتونکو برا کہتا ہے ہم چاہتے ہین کہ تم اونکو بلاکر منع کرو کہ ہمارے معبودونکو

برا ... انکو مین اپنے اللہ کو پکارے ... بلایا اور درخواست قوم عرض کی آپنے

فرمایا اگر مین یہ بات تمہاری مان لون تو تم میری ایک بات مان لوگے ... عرب

اور خراج عجم ملے ابوجہل نے کہا ہان بلکہ ... فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ ... سنکر

انکار کیا ابوطالب نے کہا اے بھتیجے کوئی اور ... فرمایا اے چچا ... کہ اسکے سوا

ہون اگرچہ سورج لاکر میرے سامنے رکہدین تو ... بولے یا تم ہمارے معبودون کے

برا کہنے سے باز آؤ نہین تو ہم تمہارے اللہ کو ... کہینگے ارشاد ہوا یا رسول اللہ آپ

اونہین چھوڑدیجیے ایسا نہو کہ وہ اللہ تعالی سے گستاخی کرین ... کا سبب کیا

ستا کیا اللہ ... نہین ... پہر ... نظر ... جیسے

ابوسفیان اور ... ابوجہل ... اصحاب ... علیہ ... اللہ

ور رسول پر فدا ہو جانے والیاں موجود تھیں سے یہ سب حد [illegible] حالت کی طرف نظر [illegible]
محبوب تھے عنایت الٰہی نے نچاہا کہ زیادہ گستاخی کرکے ایکدم سے [illegible] لیے جاتے ہیں او [illegible]
پیغمبرون کی امتون او آپکے ہم نسب و ہم وطن قوم میں کو [illegible] زنرہے ایک [illegible]
ہو کہ کفار بد زبانی کرینگے وہان مسلمانون کو سکوت چاہیے اور [illegible] جب دیکھا جاے
کوئی مفسدہ قوی ہونے والا ہو تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے سکوت اولی ہے اسلیے
کہ جو فساد موجود ہو اوس سے عظیم برپا ہونیکا خوف ہو **ف** [illegible] اوسی کے زمانے
مین ایسے مطاعن نکرنا چاہیے جس سے عموماً مسلمانون کی جان پر [illegible] نا پڑے
یا جس سے کہنا [illegible] اور زیادہ ایذا رسانی کرین ہان قوت واختیار [illegible]
نہ یہ حالت موجود ہو گی نہ حکم باقی **معالم** قریش نے کہا آپ ہم سے حضرت موسی [illegible]
حضرت عیسی کے معجزات بیان کرتے ہین آپ بھی ہمکو کوئی معجزہ دکھائین کہ ہم آپ پر ایمان
لائین فرمایا تم کیا چاہتے ہو بولے کوہ صفا سونیکا ہو جاے یا ہمارے بعض مردے
جی اوٹھین جنسے ہم آپ کا حال پوچھکر مسلمان ہون۔ اور فرشتے دکھائیے کہ گواہی دین فرمایا
اگر ایسا ہو تو کیا ایمان لاؤگے بولے ہان واللہ۔ اور مسلمانون نے بھی عرض کی
یا رسول اللہ ایسا ہی ہو آپ کھڑے ہوے اور دعا کرنے لگے کہ جبرئیل آئے اور کہا
آپ اگر [illegible] ہین کہ پہاڑ سونا ہو جاے ہو جائیگا پھر اگر ایمان نہ لاے تو عذاب
آجائیگا [illegible] چاہین تو اونہین چھوڑ دون تاکہ سعادتمند توبہ کرین آپ نے
عرض کی ا[illegible] چھوڑ دے تاکہ توبہ کرنے والے توبہ کرلین پھر یہ آیت اوتری

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
اور قسم کہائی ساتھ اللہ کے سخت قسمین اپنی اگر لائے اونکے پاس نشانی البتہ ایمان لائینگے ساتھ اوسکے کہدے سوائے اسکے نہین

الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
نشانیان مگر نزدیک اللہ کے اور کون جتاویگا تمکو یہ جب آئے وہ ایمان لائینگے

اسوقت وہ بڑی کڑی قسمین کہا رہے ہین کہ نشانی دیکھے اور ایمان لائے مگر اسے
مومنین تمہین یہ کیسے جتا دیا کہ جب معجزہ ظاہر ہو وہ ایمان ضرور لائینگے بلکہ نہ لائینگے
یا اے مشرکو تمکو کون جتائیگا جب معجزہ ظاہر ہو وہ بہ منجانب اللہ ہے تم ایمان نہ لاؤگے
[illegible] کفار کی دروغ [illegible]

وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ

اور ہم بدل دیتے ہین دل اون کا اور بینائیان اون کی جسطرح نہ ایمان لائے ساتھہ رسول کے پہلی مرتبہ اور چھوڑ دینگے ہم

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۠

اون کے طغیان مین آنکھین بہکے ہوے

ع ۱۳/۱۰/۱۹ ہم اون کے دل اور آنکھین بدل دینگے حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھین جسطرح اس معجزہ مطلوبہ سے پہلی معجزات متواتر دیکھے اور ایمان نہ لائے مثلاً معراج ۔ شق القمر وغیرہ مگر اونپر کچھ اثر نہوا اور ہم اونہین طغیان وافترا مین بہکا ہوا چھوڑ دینگے ۔ یعنی ان معجزون سے اشقیاے ازلی کو کچھ فائدہ نہوگا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ خلاصۃ التفاسیر کا ربع اول الم سے واذا سمعوا تک ماہ جمادی الآخر ۱۳۰۹ ہجری مین چھپکر تیار ہوگیا اور ربع ثانی زیر طبع ہے ۔ بعد ختم تفسیر فہرست جو ہر ایک قرآن مین مضامین نکالنے کے لیے بکار آمد ہوگی اور تفسیر ہذا کے خاص فوائد بھی بتلائے گئے جسکے ذریعے سے آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ مثلاً نماز کے احکام کہاں کہاں اور کس طریق سے ہین ۔ بوقت اختتام تفسیر کامل مرتب ہوکر چھپے گی یہ فہرست بجاے خود ایک مستقل رسالہ ہوگا اور مقدمہ بھی ایک ایسی عنوان وترتیب پر ہوگا جس سے قرآن سمجھنے کی استعداد اور تفسیر کا لطف حاصل ہو انشاءاللہ تعالی اوسکے معالعہ سے ناظرین کو وہ لطف حاصل ہوگا کہ وہ کہینگے سبحان اللہ آج قرآن پڑہا اور تفسیر سمجھی یہ بھی بجاے خود ایک رسالہ ہوگا ۔ اب اون کتابون کے نام جنسے اسوقت تک مدد لی گئی تہی اجمالاً درج کرتا ہون

تفاسیر معالم التنزیل تفسیر مظہری در منثور تفسیر احمدی تفسیر زاہدی تفسیر کبیر تفسیر ابن کثیر تفسیر بیضاوی تفسیر جامع البیان تفسیر غرائب القرآن مشہور بہ تفسیر نیشاپوری تفسیر عزیزی سراج المنیر تفسیر اتقان تفسیر حسینی تفسیر ابو سعود تفسیر جلالین اکلیل اسباب نزول ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب

متعلق حدیث بخاری شریف مسلم شریف ترمذی شریف ابن ماجہ مشارق الانوار مشکوۃ صحاح موطا امام محمد موطا امام مالک تیسیر القاری ترغیب [illegible] انباء الملائکۃ آثار امام محمد البدور السافرہ فی احوال الآخرہ شرح الصدور [illegible]

متعلق فقہ شرح وقایہ عمدۃ الرعایہ ہدایہ عالمگیری نور الایضاح در مختار شامی حجج امام محمد نور الانوار مسلم الثبوت توضیح تلویح

دیگر کتب روضۃ الاحباب واقدی شریف عرائس التیجان اسکے علاوہ اور بھی کتب لغت وغیرہ سے مدد لی گئی واضح رہے کہ حوالون مین نام بطور خلاصہ درج ہین مثلاً جامع البیان جامع اور تفسیر کبیر کبیر [illegible]

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تاریخ طبع ازنتیجۂ فکر [illegible] و طبع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

پس از عذر ثنا ہی حق و نعت شاہ [illegible]
بحمد اللہ کہ کیا ہی چہپی تحقیق [illegible]
مفسر ہوا ہے [illegible] [illegible] [illegible]
مثال [illegible] اونکا دل [illegible] [illegible]
نکار [illegible] صنعت شاطلی کلک [illegible]
سخندانی سخن [illegible] [illegible] [illegible]
ہر آیت کے [illegible] اور [illegible] [illegible]
مگر [illegible] [illegible] [illegible] عالم [illegible]
وہان [illegible] قرآن و حدیث [illegible]
بتادی مذہب تحقیق حق [illegible] [illegible]
فصاحت اور [illegible] [illegible] تفسیر
یہ ہی معجز نما اعجاز [illegible] بیانی [illegible]
[illegible] کہین ار باب فضل اسکی [illegible]
کہین شرح روایت اور کہین صحیح قرارت ہی
کہین احقاق حق ہی اور کہین ابطال باطل ہے
سواد لفظ سے [illegible] جلوہ گر [illegible] [illegible]
یہی تفسیر [illegible] ادا وسے اور اہل ہمت کے
[illegible] اسمین شریک [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] آؤ جاری کرنیوالو خیر جاری کے
[illegible] سے کر و اسکی مدد ایسی
[illegible] دنیا کا یہ ہی سرمایۂ ایمان
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] تفسیر قرآنی [illegible] [illegible] [illegible]
حدیث اور فقہ [illegible] [illegible] [illegible]
تکلم کرتا ہو اونکا مثل [illegible] [illegible] انشا لی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] اس مفسر کی [illegible]
[illegible] ہے چشمۂ آب روان فقہ نعمانی
[illegible] [illegible] تحقیق [illegible] کی جولانی
[illegible] فارسی عربی کی حاصل ہی [illegible]
اگرچہ ہی زیادہ [illegible] مین تفسیر حقانی
ہر اولی [illegible] اصحاب علم اسکی ثناخوانی
کہین تفسیر [illegible] اور کہین ہی رسم عثمانی
کہین ہی علم ایمانی [illegible] فن یونانی
عیان جسطرح [illegible] گیسون مین شکل نورانی
جو اسلامی جماعت کی ہو [illegible] [illegible]
[illegible] اسکا ملیگا تا بقاے عالم فانی
[illegible] اوسکے پا [illegible] نقد اجر احسانی
ثواب دائمی اسکا [illegible] اخوان [illegible]
کہ ہو پوری یہ تفسیر کلام پاک ربانی
[illegible] تکمیل اسکے طبع کی تا [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] آیاتہ تاریخ قرآنی

شکریہ اعانت

عطیۂ نقد

جناب شاہ عبد اللطیف صاحب سو روپیہ
جناب وزیر اعظم بھوپال امتیاز علیخان بہادر حامی جماعت پانسو روپیہ
جناب حاجی محمد تیغ بہادر صاحب مالک مطبع نول کشور دو سو روپیہ
جناب منشی اظہر علی صاحب کیل جماعت اسلام ایکسو روپیہ
جناب شیخ اصغر علی صاحب جماعت اسلام بیس روپیہ
جناب داراشکوہ خان صاحب تعلقدار بیس روپیہ
جناب سید حاجی محمد مصطفے علی صاحب خوشنویس کاتب تفسیر ہذا بیس روپیہ
جناب مولوی فتح محمد صاحب نائب منتظم مدرسہ و جماعت بیس روپیہ

جنھونے کتابین عنایت فرمائین

جناب مولوی محمد خادم حسین صاحب ساکن فرنگی محل دو سو روپیہ
جناب مولوی عبد العلی صاحب مدراسی محافظ دستور العمل جماعت بیس روپیہ
جناب حافظ عبد الستار خانصاحب تاجر کتب و معین المساجد بیس روپیہ
جناب حافظ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی و امین جماعت بیس روپیہ

جنھونے فروخت مین اعانت کی

جناب مولوی شاہ محمد بدر الدین صاحب خانقاہ پھلواری شریف
جناب مولوی محمد سلیمان صاحب خانقاہ پھلواری شریف
جناب مولوی محمد اشرف علی صاحب مدرس مدرسہ کانپور
جناب مولوی محمد امان اللہ صاحب معلم کلکتہ سابق مدرس مدرسہ
جناب محمد عابد الزمان خان صاحب الہ آباد
جناب مولوی سید علی صاحب مدرس اسکول لکھنؤ
جناب حضرات جماعت اسلام قصبہ اونام
جناب عبد الرحمن خان صاحب انسپکٹر ضلع بریلی
جناب میر علی حسین صاحب محکمۂ زراعت و تجارت